Provincial Assembly of West Pakistan Debates

25th June, 1968.

28th Rabi-ul-Awwal, 1388 A.H.

Vol. VII—No. 41

OFFICIAL REPORT

Assembly of the LIBRARY 4-8-72

PROVINCIAL ASSEMBLY WEST PAKISTAN

CONTENTS

Tuesday, the 25th June, 1968 Page

Recitation from the Holy Qur'an 9941

Starred Questions and Answers. 9942

The West Pakistan General Budget for the year 1968-69—

Discussion on Demands for Grants for Expenditure other than New Expenditure (General Budget) 9986

Price Rs. 4.20

Printed by Western Printers, Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SEVENTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 25th June, 1968.

سہ شنبہ - ۲۸ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H. K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari of the Assembly) and its translation.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی
الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا
نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ ۚ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ مَا خَلْقُکُمْ وَلَا بَعْثُکُمْ
اِلَّا کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ۚ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُوْلِجُ الَّیْلَ
فِی النَّھَارِ وَیُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ کُلٌّ یَّجْرِیْ
اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّاَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ
وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ۝

پ ۲۱ - ع ۱۲ - آیات ۲۶ تا ۳۰ (س ۲۱)

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے بیشک اللہ بے پرواہ اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔ اگر ایسا ہو کہ زمین پر جتنے درخت ہیں سب کے سب قلم ہوں اور سمندر کا تمام پانی سیاہی ہو اور اسکے بعد سات سمندر اور سیاہی ہو جائیں تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے اللہ کو تمہارا سب کا پیدا کرنا اور دوبارہ اٹھانا ایک شخص کے پیدا کرنے اور جلا اٹھانے کیطرح ہے۔ بلاشبہ اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ یہ ایک ایک وقت مقررہ تک گردش کرتا ہے اور اسی نے تمہارے تمام اعمال سے خبردار ہے۔ یہ اسلئے کہ اللہ کی ذات برحق ہے اور جنکو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہیں۔ اور یہ کہ اللہ ہی عالی رتبہ کبریائی قدر ہے۔ وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Chaudhri Muhammad Idrees.

CANAL IRRIGATED AREA

***11078. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Revenue be pleased to state : –

(a) the canal irrigated area in the Province during *Kharif* 1967 and *Rabi* 1968, separately ;

(b) the amount of water rate assessed to be recovered during each of the said periods ;

(c) the amount of water rate recovered during each of the said periods ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (a)

		Acres
(i) Kharif 1967	...	14,413,.61
(ii) Rabi 1968	...	14,160,310

(b) Amount assessed for Kharif 1967 is Rs. 11,44,99,187. The demand of Rabi 1968 has not so far been created.

(c) Amount recovered for Kharif 1967 is Rs 9,54,84,507. Recovery of Rabi 1968 is due in July.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ ۱۱ کروڑ کی رقم میں سے ۹ کروڑ کی رقم وصول ہوئی ہے ۔ ۲۰ فیصد بقایا جات ہیں ۔ میں وزیر مال صاحب سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وصولی کی رفتار اتنی سست کیوں ہے ؟

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ اس لحاظ سے وصولی کی رفتار سست

تو ہے ۔ بہر حال کمشنروں کو کہا گیا ہے کہ بقایا جات جس قدر جلدی ہو سکے وصول کریں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ وزیر مال صاحب کے نقطہ نگاہ سے مالیہ کی وصولی کی سست رفتار ان کی اپنی تشریح اور تعریف کے مطابق کسے کہتے ہیں ؟

وزیر مال ۔ میں اس رفتار کو fair کہوں گا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں محترم وزیر مال صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اگر بقایا جات ۱۰ فیصد سے زیادہ ہوں تو ان افسران کے خلاف جن کے حلقہ سے ۱۰ فیصد بقایا جات ہوں serious action لیا جاتا ہے ۔ کیا یہ بات صحیح ہے ؟

وزیر مال ۔ ۱۰ فیصد بقایا جات سے متعلق مجھے اس وقت علم نہیں ہے ۔ ممبر صاحب لیا سوال دے دیں ۔ میں اس کے متعلق بتا دوں گا ۔

ALLOTMENT OF REGAL CINEMA LYALLPUR

*11556. Chaudhri Muhammad Idrees : Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state :—

(a) the names of the allottees of Regal Cinema, Lyallpur alongwith the amounts of their verified claims under Schedule F and III, separately ?

(b) the names of applicants who had applied for the transfer of the said cinema ;

(c) whether it is a fact that one Umar Daraz Khan had also applied for the transfer of the said cinema but his application was not considered at the time of transfer of this property ; if so, reasons therefor ;

(d) whether it is a fact that the Assistant Settlement Commissioner concerned had recorded a note on 17th October 1959 in the matter of transfer of the said cinema but the same has been tampered with by erasing certain words; if so, whether any action was taken in this respect ;

(e) whether it is a fact that the Enforcement Directorate had recommended to the Claims Commissioner that the claims of Azim Bakhsh, one of the transferees of the said cinema, be cancelled as it was a bogus claim; if so, the action taken on this report and if no action has been taken so far, reasons therefor and a copy of the report of the Enforcement Directorate be laid on the Table of the House ;

(f) whether it is a fact that a report was called by the Rehabilitation and Works Division, Government of Pakistan, in respect of transfer of Regal Cinema, Lyallpur from the Chief Settlement Commissioner, Lahore, in the month of September, 1957 ; if so, (i) the date on which the said report was submitted and (ii) reasons of delay in the submission of the report, if any ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : As mentioned in part (f) of the Question, the question of the disposal of Regal Cinema, Lyallpur is at present under consideration of the Central Government to whom a report in the matter has already been submitted. Since the Central Government are seized of the matter, I am not in a position to furnish detailed replies to the question.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ آپکو معلوم ہو گا کہ پہلی مرتبہ جب میں نے یہ سوال پوچھا تھا تو اس دن آپ نے حکم دیا تھا کہ یہ سوال repeat کیا جائے کیونکہ میں نے request کی تھی کہ فائل محکمہ کے پاس موجود ہے اور اسکا جواب نہیں دیا گیا ۔ بلکہ جناب وزیر مال صاحب

نے یقین دلایا تھا کہ وہ انکوائری کرنے کے بعد اس ہاؤس کو مطلع کریں گے کہ فائل اس وقت کہاں ہے ؟ اگر مرکزی حکومت کو بھیجی گئی ہے تو کس تاریخ کو بھیجی گئی ہے ؟ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جس روز اسمبلی سیکرٹریٹ کو جواب دیا گیا ہے اس روز یہ فائل آپکے پاس موجود تھی ؟

وزیر بحالیات (خان غلام سرور خان) ۔ جناب والا ۔ اگر اس سوال کا جواب بغور دیکھا جائے تو ساری بات واضح ہو جاتی ہے اس کا جواب یہ ہے :-

"As mentioned in part (f) of the Question, the question of the disposal of Regal Cinema, Lyallpur, is at present under consideration of the Central Government to whom a report in the matter has already been submitted."

رپورٹ بھیجی گئی تھی ۔ پھر آگے یہ ہے کہ :-

"Since the Central Government are seized of the matter, I am not in a position to furnish detailed replies to the question."

بعد میں معلوم ہوا کہ پہلے فائل دفتر میں تھی لیکن ٦ تاریخ کو بھیج دی گئی تھی یعنی جس تاریخ کو میں نے جواب دیا تھا اس روز فائل ہمارے پاس نہ تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس تاریخ کو جواب دیا گیا تھا ؟

وزیر بحالیات ۔ ٧ تاریخ کو جواب دیا گیا تھا ۔ اس سے ایک روز پہلے ٦ تاریخ کو فائل بھیج دی گئی تھی ۔ میں نے عرض کیا تھا کہ فائل

ہمارے پاس نہ تھی حقیقتاً ہمارے پاس فائل نہ تھی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ پوزیشن یہ ہے کہ ۷ تاریخ کو یہ سوال ہاؤس میں پیش ہوا تھا اور اس سوال کا جواب سوالات کی کاپی میں چھپا ہوا تھا ۔ ظاہر ہے اسمبلی سیکرٹریٹ کو یہ جواب ۷ تاریخ سے پہلے پہنچا ہو گا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ نے یہ چھوٹا سا جواب اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھیجا تھا اس وقت آپ کے پاس فائل موجود تھی آپ نے اسکا اس وقت صحیح جواب کیوں نہیں دیا ؟ آپ نے فرمایا ہے کہ ۷ تاریخ کو جب ہم نے جواب دیا تھا اس وقت ہمارے پاس فائل نہ تھی اس لئے ہم یہ جواب نہیں دے سکتے تھے ۔ اسکو آپ کس طرح reconcile کرتے ہیں ؟

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ مرکزی حکومت نے رپورٹ مانگی تھی اور مرکزی حکومت کو رپورٹ بھیج دی گئی تھی ۔ انہوں نے فائل نہیں مانگی تھی اس لئے فائل نہیں بھیجی گئی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب جہاں تک مجھے یاد ہے اس روز غالباً چودھری ادریس صاحب نے کہا تھا کہ فائل موجود ہے اور آپ نے فرمایا تھا کہ میں اس کے متعلق انکوائری کروں گا ۔ پہلے آپ نے فرمایا تھا کہ فائل ہمارے پاس نہیں ہے اس لئے ہم جواب نہیں دے سکتے ۔ دوبارہ یہ الزام لگانے پر آپ نے کہا تھا کہ میں اسکے متعلق تحقیقات کروں گا ۔

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ میں اس کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔

یہ کہا گیا تھا کہ انہوں نے فائل مانگی ہے ۔ اگر آپ سوال کو دیکھیں تو اس سے ظاہر ہوگا کہ انہوں نے رپورٹ مانگی تھی :۔

"(f) Whether it is a fact that a report was called by the Rehabilitation and Works Division, Government of Pakistan, in respect of transfer of Regal Cinema, Lyallpur from the Chief Settlement Commissioner, Lahore, in the month of September 1967 ; if so, (i) the date on which the said report was submitted and (ii) reasons of delay in the submission of the report, if any ?"

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب ۔ آپ نے غالباً ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ فائل چونکہ نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر بحالیات ۔ مجھے علم نہیں تھا اس لئے عرض کیا تھا کہ بعد میں پتہ لگا کر جواب دوں گا ۔ اب جواب یہ ہے کہ ۶ تاریخ کو فائل بھیجی تھی ۔ جو میں نے اسی روز جواب دیا تھا کہ فائل ہمارے پاس موجود نہیں تھی وہ صحیح ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں دو ٹیلیگرام آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ۔ ۴ ۔ ۶ ۔ ۱۹۶۸ء تک ان کے محکمہ کی طرف سے اسمبلی سیکرٹریٹ کو جواب آ چکا تھا ۔ ۷ ۔ تاریخ کو ہاؤس میں سوال پیش ہوا ۴ تاریخ کو جواب چھپ چکا تھا ۔ میں نے ۴ تاریخ کو Ministry of Rehabilitation اسلام آباد کو ٹیلیگرام دیا تھا :۔

"I want to inspect Regal Cinema Lyallpur file.
Kindly confir n its receipt by you from Lahore."

۴ تاریخ کو ٹیلیگرام میں نے دیا تھا ۔ ۵ تاریخ کو میں نے ٹیلیفون پر سیکشن آفیسر سے confirm کیا کہ کیا ان کے پاس فائل پہنچ چکی ہے ۔

انہوں نے یہ فرمایا کہ فائل ان کے پاس نہیں پہنچی ہے ۔ میں definite ہوں کہ ۷ تاریخ کو فائل یہاں موجود تھی ۔ جب ہاؤس میں ہم نے اسکے متعلق assert کیا کہ فائل یہاں ہے تو اسکے بعد انہوں نے ہی ۔ آئی ۔ اسے کی flight سے فائل بھیجی تھی ۔ اب بھی جو ٹیلیگرام مجھے وزارت بحالیات کی طرف سے ملا ہے اس میں یہ ہے کہ :-

"Approach Settlement Commissioner for inspection of Settlement record."

جس روز اس ہاؤس میں جواب آیا ہے یا جس روز وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ یہ فائل ان کے پاس نہیں ہے اس لئے وہ ہمیں انفارمیشن نہیں دے سکتے ۔ اس روز definitely فائل ان کے پاس تھی اور اگر نہیں بھی تھی تو جس دن انہوں نے اس سوال کا جواب اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھیجا ہے اس دن تو لازمی طور پر یہ فائل ان کے پاس تھی ۔ ان کے کہنے کے مطابق انہوں نے یہ فائل چھ تاریخ کو بھیجی ہے ۔ تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب چھ تاریخ کو فائل ان کے پاس تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے رپورٹ بھی نہیں بھیجی تھی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ رپورٹ تو انہوں نے بھیجی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے رپورٹ کے متعلق دریافت کیا تھا اور ان کا جواب بھی رپورٹ ہی کے متعلق تھا اور چونکہ آپ نے فائل کے متعلق سوال ہی نہیں پوچھا تھا اس لئے ان کا جواب بھی فائل

کے متعلق نہیں تھا کیونکہ مجھے یاد ہے کہ خانصاحب نے ضمنی سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ فائل چلی گئی ہے اور آپ نے کہا تھا کہ یہیں ہے اور اسی بناء پر اس سوال کو repeat کیا گیا تھا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اب جو stand جناب وزیر مال صاحب نے لیا ہے کہ انہوں نے چھ تاریخ کو فائل بھیجی ہے تو میں ان کے اس stand کو accept کرتے ہوئے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب چھ تاریخ کو فائل ان کے پاس موجود تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کونسی تاریخ بتائی تھی ؟ کیونکہ انہوں نے پہلے تو یہ نہیں فرمایا تھا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ نہیں جناب انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ انہوں نے رپورٹ کے ساتھ یہ فائل بھیج دی ہے ۔ ۱۳ اپریل کو انہوں نے فائل بھیجی ہے ۔

وزیر بحالیات ۔ میں نے یہ نہیں کہا ہے بلاوجہ ایک چھوٹی سی بات کو اتنی زیادہ اور غیر ضروری اہمیت دی جا رہی ہے آپ نے فائل کے متعلق اطلاع مانگی ہے جو ہم نے دیدی ہے ۔ جو کچھ ہمارے پاس موجود تھا اس کے بارے میں ہم نے آپ کو صحیح اطلاع دیدی ہے ۔ اب اس بارے میں تو میرا خیال ہے کہ کسی stand لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے کہ جس کے متعلق کوئی stand لیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب ۔ لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ فائل موجود ہو اور محکمے کی طرف سے یہ اطلاع دی جائے کہ فائل موجود نہیں ہے ۔

Then this House will take a serious view of that.

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے اس سوال کے سلسلے میں اپنے محکمے کا ناطقہ بند کر رکھا ہے ۔ اور آپ یقین کریں کہ آج بھی میں نے اس کے Head کو اس سلسلے میں بلایا ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ فائل پی ۔ آئی ۔ اے ۔ کے ذریعے کیوں بھیجی گئی اور اسے عام ڈاک میں کیوں نہ بھیجا گیا ؟

وزیر بحالیات ۔ اب اس کے متعلق میں کیا عرض کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی اتنا اہم مسئلہ نہیں ہے ۔ وہ فائل پی آئی اے کے ذریعے بھی بھیج سکتے ہیں اور عام ڈاک کے ذریعے بھی بھیج سکتے ہیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ اسکی اہمیت اور ضرورت کا احساس بھی اسی وقت ہو سکے گا کہ جب یہ معلوم ہو سکے کہ آیا اس سوال کے بعد انہوں نے پی آئی اے کے ذریعے یہ فائل بھیجی ہے ورنہ تو یہ ایک معمولی بات ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ چونکہ یہ معاملہ اب طول پکڑ گیا ہے تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا مرکزی حکومت نے اس

رپورٹ کے ساتھ فائل بھی مانگی تھی اور آپ نے انکو صرف رپورٹ بھیج دی تھی ؟ اگر مرکزی حکومت نے فائل بھی مانگی تھی تو آپ نے فائل تاخیر سے کیوں بھیجی ؟

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ ادریس صاحب جو کچھ معلوم کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ آپ جواب کے حصہ (ج) کو ملاحظہ فرمائیں تو اس میں بھی یہ درج کیا گیا ہے کہ ایک شخص عمر دراز نامی نے ایک درخواست دے رکھی تھی جس پر تحقیقات ہو رہی تھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن جدون صاحب نے یہ دریافت کیا تھا کہ کیا یہ فائل مرکزی حکومت نے مانگی تھی ؟

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ یہ فائل کچھ عرصہ کے بعد مانگی گئی تھی لیکن وہ اس لئے رک گئی تھی کہ اس مذکورہ عمر دراز نے درخواست دی ہوئی تھی اور اسی لئے تاخیر سے یہ فائل بھیجی گئی ۔

BOGUS ALLOTMENT OF LAND IN THATTA

***11954. Mr. Zain Noorani : Will the Minister for Revenue please refer to the answer to my starred question No. 100067 given on the floor of the House on 1st May, 1968 and state :—**

(a) what is the total acreage of land allotted fictitiously in Thatta by the officers and employees of the Revenue Department against whom cases have been initiated by the Anti-Corruption Establishment ;

(b) whether fictitious allotment was made through one allotment order or more ;

(c) the names and addresses of person or persons to whom the said land was allotted alongwith the acreage in each case ;

(d) what is the total amount of fictitious *taccavi* loan sanctioned by the officials mentioned in (a) above alongwith the names of persons to whom sanctioned and the amount so sanctioned in each case ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (a) 5536 acres.

(b) The fictitious allotments were made to 173 persons under individual allotment orders and not through one allotment order.

(c) List is placed on the table of the House.*

(d) Rs. 62,000/-

List of persons with the amount of Taccavi Loan advanced to each is placed on the table of the House.*

LAND OF MST. ULFAT IN CHAK NO. 48/N3, TEHSIL SARGODHA

*1I967. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that agricultural land was allotted to Mst. Ulfat in Chak No. 48/NB, Tehsil and District Sargodha about 11 years ago against her claim ; if so, the date of final confirmation of this allotment ;

(b) whether it is a fact that about 10 months ago, an appeal was filed in the court of Khan Saifullah Khan, RA/DSC Sargodha by one Ijaz Hussain which is pending in his court for decision ;

**Please see Appendix I at the end.*

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, (i) the date of filing the appeal, (ii) the number of adjournments in this appeal alongwith reasons of adjournments and (iii) the summary of the orders be placed on the Table of the House ;

(d) date on which the *Patwari* of the Circle attended the court with the record in the said case ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (a) Yes, the land was allotted on 3.4.1957.

(b) Yes.

(c) (i) 2.3.1967.

(ii) 31.

(d) 21.12.1967.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں محترم وزیر بحالیات کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ بعض افسران دس سال سے مہاجرین کے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہیں کہ دس سال کے بعد بھی ایک اپیل کا فیصلہ نہیں ہوتا ۔ تو کیا آپ ان افسران کو اس قسم کی ہدایات جاری کریں گے کہ وہ دس سال کے بعد ہی سہی لیکن مقدمات کا فیصلہ تو کر دیا کریں ؟ کیونکہ جواب کے حصہ (ج) میں بتایا گیا ہے کہ اکتیس تاریخیں لگنے کے بعد بھی اس اپیل کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہو سکا ۔

وزیر بحالیات (خان غلام سرور خان) ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ اس میں اکتیس تاریخیں لگی ہیں ۔ اور اب تو فیصلہ ہو چکا ہے ۔ لیکن میں اس کی تحقیقات کروں گا کہ اگر اس پر فیصلہ نہیں ہو سکا تو میں اس تاخیر کے

لئے ذمہ دار اشخاص کے خلاف کارروائی کروں گا ۔ اور یہ بھی معلوم کروں گا کہ یہ اکتیس adjournments کیوں کی گئی تھیں ۔

IRRIGATED AND UNIRRIGATED GOVERNMENT LAND

*12633. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Revenue be pleased to state the tehsil-wise total area of the irrigated and unirrigated Government land in the District of Sargodha, Sahiwal, Multan, Sheikhupura, Jhang and Lyallpur ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : The requisite information is being collected from the local officers and reply will be given as soon as it is received.

Mr. Speaker : Is this reply expected during this session ? If the session is over, the answer to this question may be supplied to the Member concerned, or to the Assembly Secretariat for onward transmission to the Member concerned.

Minister of Revenue (Khan Ghulam Sarwar Khan) : Alright Sir.

EVACUEE AGRICULTURAL LAND IN FEROZEWALA AND SHEIKHUPURA TEHSILS

*12634. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state the area of the evacuee agricultural land in each village of Ferozewala and Sheikhupura Tehsils of Sheikhupura District not allotted to any displaced person so far alongwith its classification ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : A statementshowing the information in respect of Rakh Branch, Tehsil and District Sheikhupura is laid on the Table.* The information with regard to

---

**Please see Appendix II at the end.*

remaining villages is still awaited from District Authorities and will be laid on the table of the House in due course.

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ اسمبلی کا اجلاس ختم ہو جائے گا تو پھر یہ مطلوبہ فہرست کس ایوان کے میز پر رکھیں گے ؟ اس لئے بہتر ہو گا کہ یہ بھی متعلقہ رکن کو پہنچا دی جائے ۔

وزیر بحالیات (خان غلام سرور خان) ۔ جناب والا ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ہر گاؤں کے متعلق اس میں اطلاعات مانگی گئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب اس کی اطلاعات مکمل ہو جائیں گی تو متعلقہ رکن کو بھیج دی جائیں گی ۔

EVACUEE AGRICULTURAL LAND IN TEHSIL GUJRANWALA

*12635. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state the area of the evacuee agricultural land in each village of Tehsil Gujranwala of District Gujranwala not allotted to any displaced person so far alongwith its classification ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : A statement is laid on the table.

STATEMENT

Sr. No.	Name of village	Un-allotted area of evacuee agricultural land in tehsil Gujranwala (in acres).						
		Chabi	Nehri	Barani	Banjar Jadid	Banjar Qadim	Ghair Mumkin	Total
1	2	3	4	5	6	7	8	9
1.	Chak Joya.	—	—	—	—	1	2	3
2.	Noinke.	32	40	3	—	—	13	88

3. Rajewala.	—	1	—	—	—	4	5
4. Kot Lachman Dass.	1	—	—	—	—	—	1
5. Kotli Wahga.	1	—	—	—	—	—	1
6. Kotli Nagra.	10	—	—	—	—	—	10
7. Sheeniwala.	3	—	—	—	—	—	3
8. Thatha Manak.	—	1	—	—	—	—	1
9. Gobindpura.	—	—	—	—	3	—	3
10. Babu Chak.	1	—	—	1	1	—	3
11. Lambanwali.	3	—	—	—	—	—	3
12. Mandiala Warriach.	—	1	—	1	2	1	5
13. Gagewali.	2	4	—	—	—	—	6
14. Butranwali.	—	—	—	—	—	2	2
15. Kotli Sahib Singh.	5	—	—	—	—	—	5
16. Battoki.	1	—	—	—	—	—	1
17. Kot Bhano Shah.	1	—	—	—	—	—	1
18. Eminabad.	260	143	—	17	201	16	637
19. Ghameer.	—	—	—	2	16	2	20
20. Sanatpura.	—	1	—	—	11	—	12
21. Ghhanian.	—	—	1	—	7	—	8
22. Nangal Duna Singh.	—	2	1	—	—	—	3
23. Ghoman.	1	—	—	—	1	—	2
Total :—	321	193	5	21	243	40	823

NAIB-TEHSILDARS OF PESHAWAR AND DERA ISMAIL KHAN DIVISIONS

*12762. **Syed Abdul Khaliq** : Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that many posts of Naib-tehsildars are lying vacant in Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions ;

(b) whether it is a fact that persons whose names are not borne on the approved list have been appointed on *ad hoc* basis against these posts ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for not filling these vacant posts on regular basis ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (a) No.

(b) Some of the persons whose names are not borne on the approved list of Naib-tehsildar Candidates are reported to have been appointed as officiating Naib-tehsildars.

(c) Proposal for increasing the sanctioned strength of Naib-tehsildar Candidates in Peshawar and D.I. Khan Divisions made by the Commissioners are under examination in the Board of Revenue and will be finalized as soon as confirmation of officiating Tehsildars of those Divisions have been notified after necessary vetting by the Comptroller.

سید عبدالخالق ۔ جناب والا ۔ انہوں نے سوال کے حصہ (ج) کا یہ جواب فراہم کیا ہے کہ بورڈ آف ریونیو اس پر غور کر رہا ہے میں وزیر مال صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ غور کب تک ہوتا رہے گا ؟ آخر اس کے لئے کوئی وقت کا تعین بھی کیا جا سکتا ہے ۔

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ جناب والا ۔ جواب کے حصہ (ج) کے آخر میں اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ جس وقت تحصیل داروں کی منتقلی کے سلسلے میں، فیصلہ ہو جائے گا اور جب ان کی substantive تقرریاں ہو جائیں گی تو اس کے بعد اور لوگ لئے جائیں گے ۔

APPOINTMENT OF READERS IN BOARD OF REVENUE

*12997. **Mr. Hamza :** Will the Minister for Revenue please refer to the answer to my starred question No. 10578 given on the floor of the House on 1st May 1968 and state :—

(a) whether it is a fact that Messrs Ahsan Farooqi and Muhammad Shafi were not holding the posts of Assistants in Urdu office of the Board of Revenue, West Pakistan at the time of their promotion as Readers as required by clause (ii) of the Appendix to Rules 3, 5 (3) and 7 (i) of the West Pakistan Board of Revenue Ministerial Service Rules, 1962 ;

(b) whether it is a fact that Mr. Anzar Hussain Zaidi was not even an accepted Naib Tehsildar candidate at the time of his promotion to the rank of Reader whereas according to clause (i) of the Appendix to the afore-mentioned Rules vacancy of Reader can only be filled from amongst suitable Tehsildars, Mukhtiarkars and Naib Tehsildars ;

(c) whether it is a fact that Rana Muhammad Sharif served as Reader for eleven months and his appointment was notified,—*vide* Gazette Notification No. 14636-67/4016-Adm, dated 16th September 1967, though he was also not considered eligible for appointment as such ; if so, why his name was not included under item (b) of the answer to my question referred to above ;

(d) whether it is a fact that Mirza Abdul Qadeer, T.K., Tehsildar, Mr. Shamshad and many other eligible persons who were affected by the said promotions submitted a large number of petitions representations but could not succeed ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (a) Yes.

(b) Mr. Anzar Hussain Zaidi was holding the post of Consolidation Officer (Non-Gazetted) at the time of his appointment as Reader, which is treated at par with the post of Naib Tehsildar.

(c) Rana Muhammad Sharif was not eligible for the post of Reader. In the absence of the Reader to MBR (LU&Con) who had been deputed on Revenue Training and his successor having been posted out as Tehsildar, the then Member (LU&Con), Board of Revenue, decided to try his Stenographer Rana Muhammad Sharif as Reader temporarily as a purely stop-gap arrangement. He worked on the post of Reader for the period from 18th December 1965 to 20th October 1966 but drew his own pay as Stenographer. On relinquishing the charge of Reader on 21st October 1966 he was again posted to his original post of Stenographer and has been working as such since then. Though ineligible for the post of Reader he continued making representations for re-appointment as such. His case was placed before the Board of Revenue and in order to save him from financial loss the Full Board ultimately granted *ex-post-facto* sanction on 16th September, 1967 on compassionate grounds, to his appointment as Reader only for the period mentioned above. As he did not hold a regular appointment the question of inclusion of his name in item (b) of the answer to the previous Assembly question did not arise.

(d) Mirza Abdul Qadeer, T. K., Mr. Shamshad Ahmad, nor any body else made any representation against the appointment of Rana Muhammad Sharif, because it was not a regular appointment, but only a stop-gap arrangement and the rights of any other official were not at all adversely affected.

مسٹر حمزہ۔ جناب وزیر مال یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مسٹر احسن فاروقی اور مرزا محمد شفیع کو جس وقت ریڈر کے عہدہ پر ترقی دی گئی اس

وقت وہ بورڈ آف ریونیو کے اردو دفتر میں اسسٹنٹ کی اسامی پر مامور نہیں تھے - لیکن ۱۹۶۲ء کے قواعد نمبر ۳ اور ۷ (I) میں یہ واضح طور پر دیا گیا ہے - کہ جن لوگوں کو ریڈر کے عہدے پر ترقی دی جائے گی ان کے لئے لازمی ہو گا کہ وہ اس عہدے پر تعینات رہے ہوں - پھر آپ نے ان اشخاص کو ترقی کیوں دی ؟

وزیر مال (خان غلام سرور خان) - آپ نے ترقی کا سوال تو کیا ہی نہیں ہے - آپ نے صرف یہ پوچھا ہے کہ جب مسٹر احسن فاروقی اور مرزا محمد شفیع کو ترقی دی گئی تو کیا وہ اسسٹنٹ کی اسامی پر مامور تھے ؟ یہ ٹھیک ہے کہ وہ اردو دفتر میں اسسٹنٹ کی job پر نہیں لگے ہوئے تھے - جب ان کو ریڈر promote کیا گیا تھا -

مسٹر حمزہ - میں نے یہ سوال کیا ہے - کہ آپ نے پچھلے سوال کے جواب میں تسلیم کیا تھا کہ اسے ریڈر کے عہدے پر ترقی دی گئی ہے - میں نے پوچھا ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے جو رولز مرتب کئے ہیں (جن کا میں حوالہ دے چکا ہوں) - ان میں یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ اردو دفتر میں اسسٹنٹ کے عہدہ پر یا - - - -

Minister for Revenue: He has not asked this question. Let him give a fresh notice. If he had asked why he was promoted against the spirit of the instructions, then I would have replied. However, for his satisfaction it has been given here that it is correct that M/S Ahsan Farooqi and Muhammad Shafi were not holding the posts of Assistants at the time of their appointment as Readers but when the existing provisions of the rules were examined it was observed that it would be anomalous to interpret the rules too strictly because if an Assistant having worked as Assistant for years in the Judicial Office was transferred a day before

the occurrence of the vacancy he could not be treated to have become ineligible. It was, therefore, considered that if a person was eligible for transfer to the Judicial Office he should be treated eligible even for appointment as Reader.

مسٹر حمزہ ۔ وزیر مال نے بہت کرم کیا ۔ مہربانی کی کہ انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ جب انہیں ترقی دی تھی ۔ تو یہ حکم بھی جاری کیا گیا تھا ۔ کہ ان رولز پر سختی سے عمل درآمد نہیں کرنا چاہئے ۔ تو کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہ رولز پھر کس لئے ہیں ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ رولز میں لچک ہوا کرتی ہے ۔ جس چیز کے متعلق یہ پوچھ رہے ہیں ۔ وہ ایک تیسرے فرد رانا محمد فرید ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں تیسرے فرد کے متعلق نہیں کہہ رہا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر مال ۔ یہ کوئی قرآن کے الفاظ نہیں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس میں رولز کے خلاف کچھ کہا گیا ہو ذرہ بھر بھی نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ تھوڑی بہت لچک کا سوال نہیں ۔ واضح طور پر اگر رولز میں اس امر کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ ان میں تھوڑی بہت لچک ہونی چاہئے تو پھر آپ یہ تمام چیز کو بورڈ آف ریونیو کے ممبران کی صوابدید پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے ۔

وزیر مال ۔ میں نے اس کا جواب دے دیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے اس سوال کے جواب میں یہ فرمایا ہے ۔ کہ مسٹر الذار حسین زیدی کو جس وقت ریڈر کے عہدے پر ترقی دی گئی اس وقت

وہ افسر اشتمال کے عہدے پر مامور تھے ۔ اگر آپ کو میں یہ ثابت کر دوں ۔ کہ وہ صاحب officiating قانون گو تھے تو کیا آپ اس سلسلے میں کوئی کارروائی کریں گے ؟

وزیر مال ۔ قانون گو کا status نائب تحصیلدار کے برابر ہوتا ہے ۔

Assistant Consolidation Officer in the Consolidation Department is almost equal to Naib Tehsildar.

مسٹر حمزہ ۔ نائب افسر اشتمال یا افسر اشتمال کا سوال نہیں ۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا ۔ کہ وہ محض officiating قانون گو تھے ۔ کیا اس حقیقت کے پیش نظر آپ اس معاملہ پر دوبارہ غور کریں گے ؟

Minister for Revenue : Assistant Consolidation Officer is treated at par with the Naib Tehsildar.

LAND GRANTED UNDER TRACTOR SCHEME IN TAPA JHIRK N DISTRICT THATTA

***13065. Mr. Hamza :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(a) the acreage of land granted under Tractor Scheme in Tapa Jhirk in District Thatta during 1966 and 1967 alongwith (i) the names of grantees of such land (ii) the date on which the land was granted to each of them and (iii) a copy of the said scheme be placed on the Table of the House ;

(b) the special qualifications of the persons if any for the allotment of the said land be given ;

(c) whether it is a fact that only uncultivated land can be given under the said scheme ;

(d) if answer to (b) above be in the affirmative, whether it is a fact that some of the land mentioned in (a) above had remained under cultivation for a pretty long time; if so, its duration ;

(e) the names of person or persons who were cultivating the said land at the time of allotment alongwith the period for which they cultivated the said land ;

(f) reasons for the cancellation of allotment of the cultivators ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) :

Year	*Area allotted*	*Name of grantee*	*Date of allotment*
(a) (i) (ii) 1966	Nil ...	Nil ...	Nil.
1967	249·19 acres ...	(1) Mr. Nabi Bux M. Uquaili	15-4-67
	251·19 acres ...	(2) Mrs. Nabi Bux M. Uquaili	Do.
	500·38 acres ...		

(iii) A copy of the Scheme at Annexure 'A' is placed on the Table of the House.*

(b) None.

(c) No.

(d) No.

(e) List is placed on the Table of the House.*

(f) Since seasonal leases were sanctioned in respect of the area in favour of the persons mentioned under (e) above, without any right to claim the area on permanent/quasi permanent leases.

---

*Please see Appendix III at the end.

مسٹر حمزہ ۔ وزیر مال نے میرے سوال کے حصہ (ب) کا جواب دیتے ہوئے یہ بتایا ہے ۔ کہ جن افراد کو یا جس فرد کو آپ نے تقریباً ۲۰ مربعے اراضی دی ہے ۔ ان میں کوئی خصوصی خوبیاں نہیں تھیں ۔ تو ان ۱۵ یا ۱۶ کنبوں کو جن کی فہرست آپ نے مجھے دی ہے جو اس اراضی کو پہلے کاشت کرتے تھے کیوں علیحدہ کر دیا ؟

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ جناب والا ۔ حصہ (ب) میں جواب دیا گیا ہے ۔ "جی نہیں" کیونکہ اس مقصد کے لئے special qualification کی ضرورت نہیں تھی ۔ اگر special qualification کی ضرورت ہوتی ۔ تو ہم یہاں لکھ دیتے "جی ہاں" چونکہ special qualification کی ضرورت نہ تھی ان لوگوں کو اس لئے نہیں دی گئی کیونکہ ان کو ایک سال کے لئے دی گئی تھی اور ان کا مستقل لینے کا حق تھا ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ زرعی اصلاحات کے نفاذ کے بعد حکومت کی یہ واضح پالیسی ہے کہ غیر حاضر مالکان کی حوصلہ شکنی کی جائے ؟ کیا آپ مجھے بتائیں گے ۔ کہ جب حکومت غیر حاضر مالکان کی حوصلہ شکنی کرتی ہے ۔ تو مسٹر عقیلی اور بیگم عقیلی کو ۲۰ مربعے زمین کیوں دی گئی ؟

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah): They belong to Thatta.

مسٹر حمزہ ۔ میں غیر حاضر مالکان کی بات کر رہا ہوں جو اراضی کو مزارعوں سے کاشت کروانے ہیں ۔ آپ میری بات سمجھ تو لیں ۔

وزیر مال ۔ آپ کی بات سمجھ لی ہے ۔ یہ زمین ٹریکٹر سکیم کے تحت

دی گئی ہے اگر حمزہ صاحب یہ کہیں کہ وہ خود ٹریکٹر پر بیٹھ کر اسے چلائیں تو یہ کچھ زیادتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ حصہ (د) کا جواب 'No' ہے ۔ اور حصہ (ہ) کے جواب میں کاشتکاروں کے ناموں کی لسٹ ایوان کے میز پر رکھ دی گئی ہے ۔ میرے خیال میں دونوں جواب ایک دوسرے کے متضاد ہیں ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : In (b), it is asked :

> " special qualifications of the persons if any for the allotment of the said land be given; "

and in part (d)

> "if answer to (b) above be in the affirmative whether it is a fact that some of the land mentioned in (a) above had remained under cultivation for a pretty long time; if so, its duration ; "

Malik Muhammad Aslam Khan : And Sir, in (e) Hamza Sahib has asked :

> "(e) the names of person or persons who were cultivating the said land at the time of allotment alongwith the period for which they cultivated the said land ; "

Minister for Revenue : Please read the question again and you will follow it then. The answer of part (d) is 'No', i e. they were not cultivating the land for a long time.

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں ۔ کہ جو رقبہ الاٹ کیا گیا ہے اور جس کے اعداد و شمار مجھے مہیا کئے گئے ہیں ۔ اس میں بیگم عقیلی کو ۲۵۱۰۱۹ ایکڑ ۔ اور مسٹر عقیلی کو ۲۴۹۰۱۹ ایکڑ اراضی دی گئی ہے ۔

بیگم عقیلی کو دو ایکڑ زائد کیوں دی گئی ہے ؟

Mr. Speaker : This is a trivial question.

وزیر مال ۔ جناب یہ سوال حمزہ صاحب ہی کر سکتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جو شرائط عائد کی گئی ہیں ان میں نمبر ۴ پر یہ بتایا گیا ہے :-

"The grantee shall pay the occupancy price of the land granted to him at the rate fixed by the Government from time to time."

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے کیا قیمت مقرر کی تھی ؟

وزیر مال ۔ آپ اس سکیم کو پھر پڑھ لیں ۔ اس میں جواب دے دیا گیا ہے ۔ Please go through the scheme دراصل اس کے لئے fresh notice دینا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اس کے رولز میں price نہیں ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ یہ ان کی صوابدید پر ہے ۔ اگر اس میں واضح شرح ہوتی تو سوال پوچھنے کی ضرورت نہ ہوتی اور میں ان کو جواب دینے کی زحمت نہ دیتا ۔

وزیر مال ۔ یہ کس کے متعلق ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ مسٹر عقیلی کو ۲۰ مربعہ زمین کس شرح پر دی گئی ہے ؟

وزیر مال ۔ آپ سوال کا جواب پڑھ لیں اس میں دیا گیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں نے پڑھ لیا ہے ۔

PROPERTY NO. 180 SHAHRAH RAZA SHAH PEHLVI, RAWALPINDI

*13095. Mr. Hamza : Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that property No. 180, Shahrah Raza Shah Pehlvi, Rawalpindi, belonged to one Attar Chand Madan Lal, son of Amir Shah Jain, who is an evacuee ;

(b) whether the said property has been declared as an evacuee property ;

(c) whether the said property has been transferred to any person ; if so, his name and the amount assessed as its value ;

(d) whether it is a fact that one Sher Bahadur, Vice-President, Islamabad Muslim League, is in illegal possession of the said property and one Maulvi Muhammad Farooq of Rawalpindi brought this matter to the notice of the settlement authorities concerned through an application dated 2nd May 1968 ;

(e) whether it is a fact that the said application was forwarded to the Additional Settlement Commissioner, Rawalpindi for necessary action on 22th May 1968 ;

(f) if answer to (d) and (e) above be in the affirmative, whether it is a fact that the Deputy Settlement Commissioner, Rawalpindi issued a notice to the said illegal occupant of the said property requiring him to stop further construction on the said house forthwith and appear before him on 22nd May 1968 ;

(g) whether the said Sher Bahadur has stopped the said construction; if not, what action the authorities concerned have taken in this behalf?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani): (a) Yes.

(b) The occupant of the property has been claiming it to be non-evacuee property. The matter is, however, under investigation.

(c) The property has not been transferred to any person as it has not yet been finally determined whether or not it is evacuee property. Its evaluation price as evacuee property would be Rs. 5760/-.

(d) Yes.

(e) Yes.

(f) Yes.

(g) The construction has not been stopped by Sher Bahadur on the plea that the property was not evacuee property having been purchased by him from a Muslim owner. The matter is sub-judice to determine the status of the property and is fixed for hearing of the parties on 3-7-68, in the court of the Addl. Settlement Commissioner, Rawalpindi.

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جب پاکستان کو بنے ہوئے ۲۱ سال گذر گئے ہیں اور اس جائداد کے بارے میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر نے فیصلہ نہیں کیا کہ آیا یہ متروکہ جائداد ہے یا غیر متروکہ ۔ اس کے باوجود بھی آج تک اسے بے دخل نہیں کیا گیا اور وہ مزید تعمیر کر رہا ہے ۔ آپ نے اسے ایسا کرنے سے کیوں نہیں روکا ؟

وزیر بحالیات (خان غلام سرور خان) ۔ اس کا جواب (جی) میں دیا ہوا ہے ۔

"The construction has not been stopped by Sher Bahadur on the plea that the property was not evacuee property having been purchased by him from a Muslim owner....."

اس کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ جائداد اس کی ہے ۔ اس کے پاس registered deed ہے ۔ اور یہ جائداد اس نے ہندوؤں سے خریدی ہوئی ہے ۔ اس کے پاس کسٹوڈین کے محکمہ کا آرڈر بھی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ تو یہی کہے گا کہ یہ زمین میری ہے ۔ اگر یہ کسی اور شخص کی نہ ہوتی تو یہ سوال پیش نہ کیا جاتا ۔ آپ قومی دولت کے محافظ ہیں ۔ جو جائداد ہندو سکھ یہاں چھوڑ گئے یا جو متروکہ ہے ۔ آپ نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا کہ یہ جائداد متروکہ ہے یا غیر متروکہ ۔ جب فیصلہ ہی نہیں ہوا تو نئی تعمیر کو آپ نے کیوں نہیں روکا ؟

وزیر بحالیات ۔ یہ case ابھی چل رہا ہے ۔ اس کا فیصلہ جلدی ہو جائے گا اور دیکھا جائے گا کہ اس کا claim جائز ہے یا نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ بہتر نہیں تھا کہ جب یہ معاملہ subjudice ہے ۔ اور جہاں آپ پر یہ پابندی ہے کہ آپ دوسرے شخص کو منتقل نہیں کر سکتے ۔ تو جو شخص قابض ہے کیا آپ اسے اس جگہ پر عمارت تعمیر کرنے سے نہیں روک سکتے تھے ۔ اگر روک سکتے تھے تو وہ راستہ کیوں اختیار نہیں کیا ؟

وزیر بحالیات ۔ کونسا راستہ ۔

مسٹر حمزہ ۔ جب آپ نے فرمایا ہے کہ وہ تعمیر کر رہا ہے تو اسے تعمیر کرنے سے کیوں نہیں روکا ؟

وزیر بحالیات ۔ اس سلسلہ میں اس زمین پر اسے تعمیر کرنے سے روکا ہوا ہے ۔ اسی لئے تو یہ معاملہ subjudice ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے جواب کے حصہ (جی) میں لکھا ہے :۔

"The construction has not been stopped by Sher Bahadur....."

یہ شیر بہادر اسلام آباد مسلم لیگ کا نائب صدر ہے ۔ یہ مسماۃ مسلم لیگ ہی ہے جس کی وجہ سے وہ تعمیر کر رہا ہے ۔

وزیر بحالیات ۔ مسلم لیگ مسماۃ نہیں ہے بلکہ بالکل نر ہے ۔

اس نے نہیں روکا بلکہ ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ محکمہ نے روک دیا ہے ۔ آپ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ رکتا نہیں آپ کہتے ہیں کہ آپ کا محکمہ نر ہے ۔ پھر یہ کارروائی کیوں نہیں کی گئی ۔

وزیر بحالیات ۔ مسلم لیگ نر ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ بھی تو مسلم لیگی ہیں ۔

Mr. Speaker : No discussion about Muslim League please. The Member may put his supplementary question.

مسٹر حمزہ ۔ آپ وزیر مال بھی ہیں اور وزیر بحالیات بھی ۔ کیا آپ

بتائیں گے کہ آپ کو جو اختیارات حاصل ہیں آپ نے ان کے تحت جب حکم دیا اور اس نے تعمیل نہ کی تو آپ نے ان اختیارات کو استعمال کیوں نہیں کیا ؟

وزیر بحالیات ۔ قانون کے مطابق اگر اسے displace کرنا ہو گا تو ضرور کریں گے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ کیا محترم وزیر بحالیات بتائیں گے کہ ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر کسی پراپرٹی کی nature کے متعلق کہ آیا وہ متروکہ ہے یا نہیں فیصلہ دینے کا مجاز ہے ۔ اگر نہیں تو پھر یہ معاملہ آپ نے ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر کے پاس کیوں رکھا ہوا ہے کسٹوڈین کے پاس کیوں نہیں بھیجا ۔

وزیر بحالیات ۔ اس نے کہا ہے کہ اس نے ہندوؤں سے خریدا ہوا ہے ۔ ایک پوائنٹ یہ ہے کہ ایسی رپورٹ بھی ہے کہ یہ پراپرٹی زرعی زمین میں واقع ہے ۔ اس لئے یہ معلوم کیا جائے گا کہ یہ زرعی زمین کس کی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ کسی پراپرٹی کے متعلق کسی کو سوائے کسٹوڈین کے فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں کہ وہ متروکہ ہے یا نہیں جب یہ dispute arise ہو گیا ہے تو پھر سیٹلمنٹ کمشنر نے اسے کیوں اپنے پاس رکھا ہوا ہے ۔ کسٹوڈین کے پاس کیوں نہیں بھیجا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔ اگر اس کے پاس ڈیکلریشن بھی ہے اور

registered deed بھی ہے -

Then why this inquiry ?

وزیر بحالیات - حمزہ صاحب اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اس لئے انکوائری ہوئی ہے -

Mr. Speaker : If he has got the certificate from the Custodian as well as the Registered Deed, then there should be no hitch.

وزیر بحالیات - جناب ہمارے دوست اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - معاملہ تو وزیر بحالیات کے محکمہ کے روبرو پیش ہے اور پیچھے ان کے میں لگا ہوا ہوں - یہ عجیب بات ہے عرض یہ ہے کہ تمام دستاویزات جعلی ہیں اور یہ شخص وہی ہے کہ جب جنرل محمد موسیٰ نواب کالا باغ کے بعد گورنری کے عہدہ پر متمکن ہوئے ہیں - - - -

Mr. Speaker : No discussion about that please seek an information.

مسٹر حمزہ - تو اس کو ہتھکڑیاں لگا کر بازاروں میں پھرایا گیا تھا یہ شیر بہادر اسلام آباد والا شیر بہادر ہے -

---

PARKASH CINEMA, RAWALPINDI

*13096. Mr. Hamza : Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Parkash Cinema, Rawalpindi (now Khurshid Cinema) evacuee property, was auctioned in 1959 for Rs. 12,10,000 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the name of the person who purchased the said cinema ;

(c) whether the purchaser of the said cinema has paid the total auction money ; if not, the amount paid by him and the amount still outstanding against him, alongwith the conditions of the said auction ;

(d) whether it is a fact that the Settlement Organization issued notice to the said purchaser on 21st March 1968 to the effect that the payment of the balance Rs. 5,29,079.81 should be made within 30 days otherwise the said cinema would be sealed ;

(e) whether it is a fact that the said cinema was sealed in default of the said payment on 30th April 1968 ;

(f) whether it is a fact that the said purchaser broke open the seals on the very day and the matter was reported to the local Settlement Authorities ; if so, the action taken against the illegal possession of the said cinema ;

(g) whether the said cinema has been sealed again ; if not, why and if so, the date on which it was resealed ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (a) The Parkash Cinema, Rawalpindi, now Khurshid Cinema is an evacuee property and it was auctioned on 28.12.59, for Rs 12,11,000/-.

(b) S. M. Saeed.

(c) The total payment made by the auction purchaser (including certain adjustments allowed by the Chief Settlement Commissioner) amounts to Rs. 7,54,183.80. The Compensation Books tendered by him for payment of the auction price are, however, under scrutiny. The balance outstanding against him is Rs. 4,56,816.20. A Printed Book-let containing the Terms and Conditions of the auction is laid on the table of the House.*

**Placed in the Assembly Library under L.T. No. 6/68.*

(d) Yes. But on further scrutiny, however, the amount outstanding against him was found to be Rs. 4,56,816.20.

(e) Yes.

(f) Yes. The matter was immediately reported to the local Police and a case has been registered with them. A Police Guard was also posted at the premises. The cinema has not been functioning since then.

(g) The re-sealing of the cinema was postponed as the entire record of the case had been called for by the Central Government, on receipt of certain representations from the auction purchaser. It has recently been received back from them and further necessary action is being taken.

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ جب ۱۹۵۹ء میں سینما نیلام کیا گیا کیا نیلام کی یہ شرائط نہیں تھیں کہ مقررہ میعاد کے اندر اگر یہ رقومات ادا نہیں کی جائیں گی تو یہ سینما بحق سرکار ضبط کر لیا جائے گا اگر یہ شرائط تھیں تو ان پر آپ نے کیوں عمل نہیں کیا ؟

وزیر بحالیات (خان غلام سرور خان) ۔ رول کا interpretation سختی سے نہیں کیا جاتا ہے ہمیشہ محکمہ کی طرف سے اس کو توسیع دی جاتی رہی ہے اور موقع دیا جاتا رہا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے میرے سوال کے حصہ (ای) میں فرمایا ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ اس کو seal کیا گیا تھا اور جو شخص قابض ہے اس نے seal کو توڑ ڈالا تھا ۔ میں آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ آپ نے محض پولیس کو اطلاع دی سینما کو آج تک آپ نے دوبارہ seal کیوں نہیں

کیا ۔ میں نے پوچھا تھا whether it is a fact that the cinema was sealed in default of the said payment on 30th April 1968. آپ فرماتے ہیں کہ "ہاں" seal کیا تھا ۔ پھر میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ seal توڑ دی گئی تھی آپ نے فرمایا تھا کہ "ہاں" کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ سینما اس شخص کے قبضہ میں ہے اور اگر ہے تو بتائیے کہ آپ نے اس کو دوبارہ seal کیوں نہیں کیا اور ساتھ ہی جب ایک شخص کے ذمہ ۴ ۔ لاکھ ۵۶ ۔ ہزار ۸ ۔ سو ۱۶ ۔ روپیہ ہے تو کیا یہ حکومت اور قومی مفاد میں ہے کہ یہ جائداد اسے بحال کی جائے ؟

وزیر بحالیات ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ سینما seal ہوا ہے اور seal ٹوٹنے کے باوجود یہ function نہیں کر رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب آپ نے (جی) میں فرمایا ہے :۔

"The re-sealing of the cinema was postponed as the entire record of the case had been called for by the Central Government, on receipt of certain representations from the auction purchaser."

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت sealed نہیں ہے ۔

Minister for Rehabilitation : The local police did not allow the cinema to function and the cinema has not been functioning since 30.4.1968.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو وزیر صاحب سمجھائیں گے یا میں سمجھاؤں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے خیال میں وہ دونوں کو سمجھائیں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ این خیال است و محال است و جنون ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا سوال یہ تھا کہ جب ایک دفعہ سینما seal کر دیا گیا اور اگر seal کو توڑ دیا گیا تو حمزہ صاحب یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا یہ معاملہ پولیس کے پاس گیا اور اگر نہیں گیا تو کیوں نہیں گیا ؟

وزیر بحالیات ۔ اس کے متعلق رپورٹ کی گئی پولیس اتھارٹی نے کارڈ کھڑی کر دی وہ sealed ہے اور اس وقت function میں نہیں ہے ۔ یعنی ۳۰ ۔ اپریل ۱۹۶۸ء سے function نہیں کر رہا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض ہے کہ ان کا یہ فرمان بجا ہے کہ وہاں پولیس تعینات کر دی گئی لیکن یہ فرمانا کہ دوبارہ seal کر دیا گیا یہ بالکل غلط ہے ۔ یہ خود فرماتے ہیں ۔۔

"The re-sealing of the cinema was postponed as the entire record of the case had been called for by the Central Government....."

میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آپ کی پولیس باہر تماشائی کی حیثیت سے کھڑی ہو گی لیکن سینما پر قبضہ اسی شخص کا ہے جس نے seal توڑی لیکن پھر بھی وہ سینما نہیں چل رہا جب تک وہ پوری رقم ادا نہ کر دے یہ ہماری قوم کی دولت ہے اس کو ہماری حکومت کی تحویل میں ہونا چاہئے جو شخص ساڑھے چار لاکھ کی رقم ادا نہیں کرتا اس کے قبضہ میں مشینری کو یا سینما کو دینا کہاں تک مناسب ہے ؟

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ یہ case سنٹرل گورنمنٹ کے پاس گیا انہوں نے کہا کہ اس کا status quo maintain کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ status quo maintain کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سینما اس کی تحویل میں ہے ۔ اور وہ چل رہا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں وہ پڑھائیں گے اب آپ دیکھ لیں کہ یہ آپ کو پڑھانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ فرماتے ہیں :-

"It has recently been received back from them and further necessary action is being taken."

میں یہ دریافت کرونگا کہ آخر یہ status quo کی اطلاع آپ کو کہاں سے موصول ہوئی اور اگر موصول ہوئی تھی تو آپ نے پہلے ہمیں اطلاع کیوں نہیں دی ؟

وزیر بحالیات ۔ کیا جناب ؟

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ ہمیں یہ اطلاع کیوں نہیں مہیا کی گئی ؟

وزیر بحالیات ۔ اس لئے کہ آپ کو بولنے کا موقع دیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ عجیب استدلال ہے کہ اس ایوان کو غلط اطلاع دی جائے تاکہ معزز ارکان اسمبلی غلط جوابات کی وجہ سے سوالات کریں ۔

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ یہ اس وجہ سے کہ حمزہ صاحب کا شوق پورا ہو جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ مجرمین کو قبضہ دے کر آپ کا شوق پورا ہو سکتا ہے اور پورا ہو گا ۔ میرا نہیں ۔

WATER LOGGING IN VILLAGES OF DISTRICT CAMPBELLPUR

*13309. **Malik Muhammad Aslam Khan** : Will the Minister for Revenue be pleased to state the total area affected by water-logging in each of following villages of District Campbellpur :—

(i) Musa Kothlathy ;

(ii) Chichian ;

(iii) Bahadar Khan ;

(iv) Sadden ;

(v) Jatial ;

(vi) Samer ;

(vii) Derya ;

(viii) Shemsabad ;

(ix) Basia ;

(x) Kotha ;

(xi) Kalu Kala ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : The total area affected by Water-logging in each of the following villages of District Campbellpur, is as under :—

		Acres
(i) Musa Kudlathi	...	391
(ii) Chechi	...	157
(iii) Bahadar Khan	...	278

(iv) Sadden	...	152
(v) Jatial	...	99
(vi) Saman	..	41
(vii) Derya	...	110
(viii) Shamsabad	...	43
(ix) Vaisa	...	Nil
(x) Kotha	...	Nil
(xi) Kalu Kalan	..	Nil

There is no village Musa Kothlathy, Chichian, Samer, Basia and Kalukala in the Campbellpur District and the correct names are Musa Kudlathi, Chechi, Saman, Vaisa and Kalu Kalan respectively.

ملک محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کل ایریا بن جاتا ہے ایک ہزار ۲۷۱ ایکڑ ۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کو re-claim کرنے کی کوئی سکیم حکومت نے بنائی ہے یا کوئی ایسی سکیم حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ نہیں ۔یہ چیز لینڈ اینڈ واٹر ڈیویلپمنٹ بورڈ کے ذمے ہے ۔ ہمارا کام تو شماریات کا جمع کرنا ہے ۔ پھر بھی ہم یہ معاملہ ان کے نوٹس میں لے آئیں گے ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ تو کیا ریونیو ڈیپارٹمنٹ محکمہ متعلقہ کو فرمائیں گے کہ وہ اس کام کی طرف توجہ دیں تاکہ water-logging کی بیماری کی روک تھام کی جا سکے ۔

وزیر مال ۔ جی ہم ان کے نوٹس میں لائیں گے ۔

RESIDENTIAL PLOTS IN CHAK 46-N.B., TEHSIL AND DISTRICT SARGODHA

*13404. Mr. Hamza: Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(a) the number of residential plots owned by Government in Chak 46-N.B., Tehsil and District Sargodha ;

(b) whether it is a fact that these plots have been illegally occupied by some persons who have built their houses on these plots ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, when these constructions were made and by whom and the steps Government has so far taken to eject these trespassers, and if no steps have been taken, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (a) 146.

(b) 14 plots of the following categories have been illegally occupied by some persons ;

Residential Sites	4
Shops Sites	4
Sites meant for manure pits	6
Total	14

(c) On II sites constructions have been made during the last 12 months while constructions on the remaining 3 sites are two to three years old. These plots are under the illegal occupation of Trespassers the list of whom is placed on the Table of the House.

Orders have been issued to the Tehsildar, Sargodha for the ejectment

of the unauthorized occupants by force, if necessary. The Tehsildar has also been directed to demolish the structure raised on these sites.

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF ILLEGAL OCCUPANTS OF GOVERNMENT OWNED PLOTS IN CHAK No. 46/NB, TEHSIL AND DISTRICT SARGODHA.

Sl. No.	Plot No.	Name	Particulars
1	13	Rehmat s/o Mirza	Residential.
2	50	Muhammad Aslam) s/o Nabi Bakhsh Muhammad Akram) —do—	"
3	192	Nasir Ahmad s/o Gul Muhammad Awan	"
4	203	Umar Din s/o Arju	"
5	73	Muhammad Qasim Telephone Operator Sargodha.	" Shop
6	74	Ibrahim s/o Ali Muhammad Gujar	"
7	76	Qamar Din) s/o Arju Ibrahim) s/o Qadar Nawaz	" "
8	189	Nasir Shah	"
9	104	Inayat s/o Alf Din	Manure pits
10	138	Khan Muhammad Carpenter	"
11	157	Muhammad Salim s/o Shadi Khan	"
12	158	Saghir Ali s/o Shadi Khan	"
13	159	Muhammad Din s/o Jalal Gujjar	"
14	140	Mst. Sharifan widow of Shera	"

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ میرا سوال موصول ہونے سے پہلے آپ کے محکمہ نے ان افراد کے خلاف جنہوں نے زمین پر ناجائز قبضہ کیا تھا کون سی کارروائی کی تھی ؟

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ تحصیل دار کو کہا گیا کہ جن اہلکاروں نے رپورٹ نہیں کی ان کے خلاف ایکشن لیا جائے اور جنہوں نے ناجائز قبضہ کیا ان کو بیدخل کیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں ان کا جواب سمجھا نہیں ہوں ۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ جن اہلکاروں نے رپورٹ نہیں کی ان کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا کیا آپ کی حکومت نے اور خصوصی طور پر آپ کے محکمہ نے اس کے کسی افسر کو آج تک سزا دینے کی زحمت گوارا کی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہیں کی ۔ پنڈی سیٹلائٹ ٹاؤن میں بڑے بڑے افسروں نے ناجائز قبضہ کیا ہے ۔ کیا آپ ان کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں ؟

وزیر مال ۔ اس سوال کے جواب میں کیا خاموشی بہتر نہیں ہو گی ؟

مسٹر سپیکر ۔ بہر حال اس سوال کا جواب وقت آنے پر دیا جا سکتا ہے ۔

EVACUEE URBAN LAND

*13 32. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state :—

(a) the total acreage of evacuee urban land in West Pakistan lying

unallotted upto 30th April, 1968 ;

(b) the balance entitlement in acreage in West Pakistan of urban land claims requiring adjustment upto 30th April 1968 ;

(c) what steps have been taken to adjust the pending urban land claims in West Pakistan ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (a & b). It is not in the public interest to lay the required information on the table of the House.

(c) Allotment Committees have been constituted for each urban area throughout the Province. Allotment work in Urban Areas is in progress.

مسٹر حمزہ ۔ شہری متروکہ اراضی جس کے بارے میں آپ نے فرمایا ہے کہ آپ نے الاٹمنٹ کمیٹیاں مقرر کر دی ہیں ۔ کیا آپ کے علم میں ہے کہ بہت سے ایسے افسران ہیں جو غریب مہاجرین سے جو پچھلے ۲۱ سالوں سے زمین حاصل نہیں کر سکے یونٹ خرید کر اپنے رشتہ داروں کے نام منتقل کرا رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ زمینیں ان کو ملنی چاہئیں جن کا ان پر حق ہے جو ۲۱ سال سے دھکے کھاتے پھرتے ہیں اس کے باوجود ان کو ان کا حق نہیں مل رہا ۔

وزیر بحالیات (خان غلام سرور خان) ۔ اس سوال کا جواب ہے "جی نہیں" اور نہ ہی دیا جا سکتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حمزہ صاحب خود بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اپنی بات کی وضاحت نہیں کر سکتے ۔ جو انہیں کہنا چاہئے وہ بھی وہ نہیں کہہ سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال تو حمزہ صاحب کا جنرل سا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میرا خیال ہے کہ اس کا جواب مشکل ہے ۔

APPOINTMENT OF NAIB-TEHSILDARS IN PESHAWAR DIVISION

*13444. **Sardar Gul Zaman Khan**: Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some months ago the Commissioner, Peshawar Division recommended the names of 42 persons to the Board of Revenue for appointment as Naib-Tehsildars ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that no decision has so far been taken regarding the said appointments ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (a) No.

(b) Question does not arise.

COMPENSATION REHABILITATION BOOK No. 324708/LHR IV CB-3978

*13473. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Compensation Rehabilitation Book No. 324708/LHR-IV-CB-3978 bearing the names of Messrs Fazal Haq and Sharaf Din, sons of Fazal Elahi was deposited by the claimants concerned with the Deputy Settlement Commissioner, West Pakistan,—*vide* receitp No. LHR-IB-141, dated 12th September, 1963 for the satisfaction of their claim ;

(b) whether it is a fact that the said claim has not yet been satisfied even after the lapse of about 5 years ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons therefor and when the payment against the said claim is likely to be made to the said claimants ?

Parliamentary Secretary (Agha Saje-ud-Din Khan Durrani): (a) Yes.

(b & c) The Compensation Book of Fazal Haq etc. was stolen from the office of the Deputy Settlement Commissioner, Centre-IV, Lahore and a case of loss was registered with the S.H.O., Mozang under FIR 311 dated 31.5.64. The enquiry has since been entrusted to the C.I.A. It has been reported that the Compensation Book has been traced at Quetta. Efforts are being made to obtain the Compensation Book from the Police Authorities and payment will be made as soon as it becomes available and is other wise in order.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس چوری شدہ کتاب کا سراغ کوئٹہ میں ملا ہے ؟

وزیر بحالیات (خان غلام سرور خان) جون ۱۹۶۴ء میں After sometime DC Quetta in his letter informed that it was in his office

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا آپ سمجھ رہے ہیں کہ جناب وزیر موصوف کیا پڑھ رہے ہیں ؟ مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ۔ جناب سپیکر ۔ کم از کم وہ اتنا اونچا تو پڑھیں کہ ہم سن سکیں اور سننے کے بعد پھر سمجھنے کا سوال پیدا ہوتا ہوگا ۔

وزیر بحالیات ۔ کیا یہ بھی ضمنی سوال ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ اونچی آواز سے پڑھیں ۔

وزیر بحالیات ۔ اگر وہ سن نہیں سکتے تو اس میں میرا کیا قصور ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ یا تو ان کی قوت گویائی جاتی رہی ہے یا ہمارا ذہن کام نہیں کر رہا ۔

وزیر بحالیات ۔ بہت باتیں کرنے سے ان پر اثر ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ آپ کی قوت گویائی درست ہے اور ان کی قوت سماعت درست ہے ۔ (قہقہے)

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ یہ Compensation Book جب ۱۹۶۴ء میں مل گئی تو غریب آدمیوں کو ان کا معاوضہ دینے کی کیوں کوشش نہیں کی گئی ۔ کیا آئندہ کے لئے اس معاملے میں ذاتی دلچسپی لی جائیگی تاکہ غریبوں کا حق مل جائے ۔

وزیر بحالیات ۔ ضرور دلچسپی لی جائیگی ۔

THE WEST PAKISTAN GENERAL BUDGET FOR THE YEAR 1968-69

DISCUSSION ON DEMANDS FOR GRANTS FOR EXPENDITURE OTHER THAN NEW EXPENDITURE (GENERAL BUDGET)

Mr. Speaker : The House will now have discussion on Demands for Grants for Expenditure other than New Expenditure (General Budget).

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلہ میں یہ گذارش کرونگا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ آج کے آرڈر پیپر میں بہت سی کٹوتیوں کی تحریکیں موجود ہیں ۔ ہم نے آپس میں مشورہ کیا ہے کہ ہم صرف محکمہ تعلیم کے متعلق کٹوتی کی تحریک پیش کریں گے جو کہ نمبر ۱ پر

حاجی صاحب کے نام پر درج ہے ۔ اور ان کی تائید میں میرے دوست اور میں بھی کچھ گذارشات اس ایوان میں پیش کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گویا اس سے پہلے اور اس کے بعد جتنی تحریکات ہیں وہ آپ پیش نہیں کریں گے ۔ خواجہ صاحب ڈیمانڈ نمبر ۵ ، نمبر ۹ ، نمبر ۱۲ اور نمبر ۱۹ پر آپ نے جو کٹ موشنز کے نوٹس دیئے ہیں کیا ان میں سے آپ کوئی بھی پیش کرنا نہیں چاہتے ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ ٹائم اتنا نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : All these Cut Motions are not moved. Now, we pass on to Demand No. 19 and the first Cut Motion is by Haji Sardar Atta Muhammad.

Minister for Home : I had not finished my speech yesterday. Shall I be given an opportunity to finish my speech ?

Mr. Speaker : I am sorry, under the rules every question has to be put within the prescribed time. That stage was over at 1.30 P.M. yesterday. Now, we have passed on to the next item of the Budget.

Minister for Home : Are they moving Cut Motions regarding General Administration.

Mr. Speaker : No, they are not. The Minister can still carry on on the 28th or 29th.

Khawaja Muhammad Safdar : He can make a speech on the 29th.

Mr. Speaker : Yes, on the 29th. The Minister will have an opportunity on the 29th.

Yes, Haji Sahib.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :۔

کہ ۶۷۰ ، ۴۵ ، ۳۴ ، ۳۲ روپے کی کل رقم بسلسلہ مد

۳۷ ۔ تعلیم ۔ دیگر اخراجات (متوالی) میں بقدر

ایک سو روپیہ تخفیف کی جائے ۔

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the item of Rs. 32,32,45,670 on account of 37-Education-Other Expenditore (Recurring) be reduced by Rs. 100.

Minister for Education : Opposed.

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور ۔ ۲) ۔

رب شرح لی صدری ویسرلی امری

جناب سپیکر ۔ میں نے اپنی تمام تحریکات اسلئے پیش نہیں کیں کیونکہ تعلیم سب چیزوں کی بنیاد ہے یہ تمام چیزوں کو بگاڑتی یا بناتی ہے گذارش میری یہ ہے کہ تعلیم پر جتنی ہی باتیں کی جائیں وہ مہینے اور سال بھر چلتی رہیں گی ، وہ ختم نہیں ہوں گی ۔ لیکن جناب صحیح مفہوم جو تعلیم کا ہے وہ تو بیس برس میں اس پاکستان کے علاقہ کو یہاں کے لوگوں کو ابھی تک نصیب نہیں ہوا ۔ جو صحیح تعلیم ہے ۔ جب یہ لوگ صحیح تعلیم کی طرف دھیان نہیں کرتے ، رجوع نہیں کرتے تو ان کو کوئی حق نہیں کہ ایسا بجٹ پیش کریں ۔ جس سے بجائے بھلائی کے برائی پھیلے کیونکہ یہ تعلیم ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔

و علم ادم اسمآء کلہا

علم دیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو ان چیزوں کے اسماء کا ۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرشتوں کے روبرو ان کو رکھا اور ان سے کہا کہ وہ ہر چیز کا نام لے لیں یعنی ان کی ضرورت اور خواص کو بیان کریں ۔ اگر وہ سچے ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ وہ تعلیم تھی خلفائے راشدین کے وقت کی جب تک مسلم مملکت اور بادشاہ تھے ۔ انہوں نے اسی تعلیم کی تربیت دیتے ہوئے انسان کو انسان بنانے کی کوشش کی ۔ افسوس یہ ہے کہ یہ تعلیم جو یہاں اس وقت رائج ہے ہمیں کہاں سے ملی اور کس سے ملی ؟ اس کے جو نقائص تھے ان کو بھی ابھی ہم نے دور نہیں کیا ۔ یہ تعلیم ہمیں انگریز سے ملی ۔ انگریز نے یہ حربہ اس وجہ سے استعمال کیا کہ لوگوں کے دل و دماغ سے اسلام کا نام مٹ جائے ۔ لاکھوں انسانوں نے اپنی جانیں ، اپنی عصمتیں لٹائیں ، اپنی جاگیریں چھوڑیں ۔ محلات چھوڑے ، اپنے وطن چھوڑے ۔ بزرگان دین کے مزار چھوڑے مگر ان سب کا فائدہ نہیں ہوا ۔ ایک انگریز گیا ہے دوسرا ہم پر مسلط ہے ۔ ان میں کوئی فرق نہیں اور اگر کوئی مجھے بتائے کہ ان میں کیا فرق ہے تو میں اس کا احسان مند ہوں گا ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو زمین کے اوپر اپنا خلیفہ پیدا کیا ہے ۔

و اذاقال ربک للملکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ

خلیفہ کے معنی نائب ہیں ۔ یہ کس نے دعا مانگی تھی کہ کوئی خلیفہ بنا ۔ جو قوم کی رہبری کرے اور انسان کے حقوق کو قائم کرے ۔

ربنا وابعث فیھم رسول منھم

اے ہمارے پروردگار ان میں ایک پیغمبر مقرر کیجئے ۔ جو انکو بھی آپ کی

آیات پڑھ کے سنایا کرے اس لئے جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے ۔ وہ قرآن سے ہے ۔ جہاں تک اخلاق کا تعلق ہے وہ قرآن سے ہے یا نبی کریم کی سوانح سے ملتا ہے ۔ ہماری گورنمنٹ دعویٰ کرتی ہے مساوات کا بھی اخوت کا بھی لیکن انکو اس سے دور کا کوئی واسطہ نہیں نہ قرآن سے اور نہ نبی کریم کی سنت سے ۔ اس لئے میں گذارش کرونگا کہ ایسے لوگوں کو کوئی حق نہیں کہ وہ اس اسلامی ملک کی حکومت چلائیں یہ اس کے اہل نہیں ہیں ۔ انہوں نے اگر نجات حاصل کرنی ہے تو اپنی حالت کو تبدیل کریں ۔ ان کو حکومت انگریز سے ورثہ میں ملی ہے ان کو استعفیٰ دے دینا چاہئیے ۔ اور اس قوم پر ظلم نہیں کرنا چاہئیے اب تک یہاں جیسی تعلیم رائج ہے وہ ہمیں اسلام سے دور لے جا رہی ہے ۔ یہ تعلیم نہیں ایک ہنر اور کسب ہے ۔ جیسے درزی کا کام ہے ۔ وہ مشین سے کپڑے سیتا ہے اور روزی کماتا ہے ۔ اسی طریق سے یہ بھی روٹی کمانے کا طریقہ ہے ۔ اخوت اور اسلام کا اس سے دور کا واسطہ نہیں ۔ انگریز کی چھپی ہوئی کتابیں آپ نے رائج کی ہیں اور وہ ابھی تک چل رہی ہیں آپ ان کو تبدیل نہیں کرسکے ۔ خوش فہمی کی تعلیم یہ ہے ۔ خوش فہمی کی تعلیم میں ان کو پاک کریں افسوس ہے ہم اس کے نزدیک نہیں جاتے کہ ہم میں خوش فہمی پیدا ہو ۔ ہم میں اخلاق پیدا ہو ۔ ہم میں مساوات پیدا ہو ۔ ہم کو تعلیم پاک کرے ادھر بھی پاک کرے اور ادھر بھی پاک کرے ۔ کونسی آپ کو تعلیم ملی ہے جس کو آپ پکڑ کر بیٹھ گئے ہیں ۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى
الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

ترجمہ اس طرح سے ہے ۔

(اور علم دے دیا اللہ تعالے نے آدم (علیہ السلام) کو کل چیزوں کے اسماء کا پھر وہ چیزیں فرشتوں کے روبرو پیش کر دیں ۔ پھر فرمایا مجھ کو ان چیزوں کے اسماء بتلا ۔ اگر تم سچے ہو)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(اور جس وقت حکم دیا ہم نے فرشتوں کو (اور جنوں کو بھی) کہ سجدہ میں گر جاؤ آدم علیہ السلام کے سامنے سو سب گرگئے سوائے ابلیس کے ۔ اس نے کہنا نہ مانا اور غرور میں آ گیا اور کافروں میں سے ہو گیا)

اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر آپ اس تعلیم کے اوپر نہیں چلتے ہیں یا اسکی پروا نہیں کرتے ہیں یا اس کو نہیں اپناتے ہیں یا اس سے انکار کرتے ہیں ۔ انکار ایک تو زبان سے کرنا ہوتا ہے اور ایک دل سے نفرت کرنا ہے اگر انکار کرتے ہو تو کافروں میں سے ہو گے ۔ اس لئے میں گذارش کروں گا کہ تعلیم کو صحیح رستے پر لائیں تعلیم جو دنیا اور آخرت دونوں کیلئے نجات ہے ۔ جس وقت اللہ تعالے نے یہ فرمایا :-

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ
مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝

(ہم نے حکم فرمایا کہ نیچے جاؤ۔ سب کے سب اس بہشت میں پھر اگر آؤ تو تمہارے پاس میری طرف سے کسی قسم کی ہدایت ہو سو جو شخص پیروی کرے گا میری اس ہدایت کی تو نہ کچھ اندیشہ ہو گا اس پر نہ ایسے لوگ غمگین ہوں گے)

دوسرے اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ۔

الرحمن علم القرآن

(رحمن نے قرآن کی تعلیم دی)

اس لئے اس وقت کی تعلیم سے مجھے انکار ہے مجھے رائے زنی کا حق ہے۔ جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے گذارش کرتا ہوں کہ ایسی گورنمنٹ سے مجھے انکار ہے جس نے ۲۰ برس تک اپنی صحیح تعلیم کو نہیں اپنایا۔ اس گورنمنٹ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ یہ دس سالہ جشن منائے۔ اس کو سوگ منانا چاہئے۔ جو خرابیاں اس بجٹ میں ہیں اس کے متعلق کچھ کہنے کو جی نہیں چاہتا۔ مشورہ آپ کے لئے ایسا ہے جیسے پانی کے اوپر فوٹو۔ بہر حال جتنی ہمدردی آپ نے قوم کے ساتھ کی اس کے متعلق گذارش کروں گا اس بناء پر آپ کا حق نہیں ہے کہ

آپ بجٹ یہاں پیش کریں ۔ بجٹ میں جتنی رقومات مختص کی ہیں وہ صوبائی لیول پر مختص کی ہیں علاقائی سطح پر مختص نہیں کی ہیں ۔ ان کو حق پہنچتا ہے کہ جتنے صاحب اقتدار لوگ ہیں یا جتنے وزیر صاحبان ہیں یا جتنے سیکرٹریز ہیں وہ اپنی مرضی سے اس کو استعمال کریں جس علاقے میں چاہیں استعمال کریں ۔ یہ اس علاقہ کی قسمت ہے کہ اس کو زیادہ پیسہ مل جائے یا جس علاقہ میں طاقت زیادہ ہو گی وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا ۔ جو علاقے کمزور ہوں گے وہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے ۔ اس کے متعلق میں کئی ایسی مثالیں پیش کر سکتا ہوں ۔ اب ۹۶ کروڑ سے زائد رقم صوبائی سکیموں کیلئے رکھی گئی ہے یعنی ایک ارب کے قریب رقم رکھ دی ہے ۔ بہتر یہی ہوتا کہ آپ یہ تکلیف نہ کرتے کیونکہ بجٹ کی چھپائی کے اوپر قوم کا روپیہ کیوں ضائع کرتے ہیں ۔ آپ بجٹ کا کوئی حساب نہیں دیتے ہیں ۔ یہ ۹۶ کروڑ روپیہ ان کی اپنی جیب کا خرچ ہے ۔ یا جو آئندہ انتخابات ہونے والے ہیں اس پر ۹۶ کروڑ روپیہ خرچ کریں گے ؟ اس سے لوگوں کی خودداری خریدیں گے ۔ ان کی آزادی خریدیں گے اس لئے آپ نے یہ رقم مختص کی ہے ۔ اس کے متعلق میں نے بجٹ میں دیکھا ہے کہ انہوں نے صوبائی سطح پر رقم مختص کی ہے علاقائی سطح پر رقم نہیں رکھی ہے ۔

جناب والا ۔ پرائمری تعلیم کیلئے انہوں نے جتنی رقوم مختص کی ہیں وہ صوبائی سطح پر ہیں علاقائی سطح پر نہیں ہیں ۔ اس بات سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ یہ پسماندہ علاقے کے لوگوں کے حقوق چھین کر اپنی

مرضی اور اپنی من مانی سے رقم خرچ کریں گے ۔ ایسی کئی مثالیں آپ کو بجٹ میں ملیں گی ۔ یہ ہر سال بڑا بجٹ دکھا دیتے ہیں لیکن چھوٹے چھوٹے علاقوں پر خرچ نہیں کرتے وہ پیسے پھر واپس لے آتے ہیں ۔ انہوں نے ایسے افسران مقرر کئے ہوئے ہیں اور ان کو یہ ہدایات ہیں کہ وہاں روپیہ خرچ نہ کرو ۔ روپیہ واپس کرنے پر یہ اپنی مرضی سے جہاں جی چاہے خرچ کر لیں گے ۔ اب میں دوسرے چھوٹے علاقوں کے متعلق گذارش نہیں کرتا کیونکہ ہمارے دوستوں نے اپنے اپنے علاقے کے متعلق فرمایا ہے ۔ اب میں اپنے ریجن حیدرآباد یعنی سابقہ صوبہ سندھ کے متعلق گذارش کروں گا ۔ وہاں محکمہ تعلیم نے ترقیاتی کاموں پر ۱۴ کروڑ ۹ لاکھ کی رقم رکھی ہے اس میں حیدرآباد ڈویژن کو ۲۹ لاکھ ۱۹ ہزار روپیہ ملا ہے ۔ خیرپور ڈویژن کو صرف ایک لاکھ روپیہ دیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس چیز کیلئے ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ جو نئے ترقیاتی کام ہیں اس کیلئے روپیہ دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ محکمہ تعلیم کے لئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ ایک لاکھ روپیہ خیرپور ڈویژن کیلئے دیا ہے اس لئے کہ یہ بڑا ترقی یافتہ علاقہ ہے ۔ اور یونیورسٹیز کو ۱ کروڑ ۲۲ لاکھ روپے ملے ہیں اس ترقیاتی رقم میں سے سندھ یونیورسٹی کو ۲۹ لاکھ روپیے ملے ہیں ۔ حالت یہ ہے کہ ۲۹ لاکھ روپیہ جو آپ نے دیا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ بھی آپ نہیں دیں گے ۔ پچھلے سال

دو لاکھ روپیہ یونیورسٹی کی عمارت کیلئے مختص کیا گیا تھا اس میں دو ہزار روپیہ خرچ کیا باقی روپیہ خرچ نہیں کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ کی کٹوتی کی جو تحریک ہے وہ غیر ترقیاتی کاموں کے متعلق ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جی جناب ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے کٹوتی کی جو تحریک دی ہے وہ غیر ترقیاتی اخراجات سے متعلق ہے ۔ آپ ترقیاتی اخراجات کے متعلق فرما رہے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ سیکنڈری تعلیم پر ۳ کروڑ ۸۸ لاکھ روپیہ کی رقم رکھی ہے ۔ اس میں سے ۳ لاکھ ۵ ہزار روپیہ صرف کیڈٹ کالج پشاور جس میں رائل فیملی کے بچے پڑھتے ہیں غریب کا بچہ کوئی نہیں پڑھتا ہے اور وہ تعلیم کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے ۔ ہمارے وزیر صاحب کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ دو سال ہوئے انہوں نے بارہ سو اساتذہ کو جو کہ پرائمری سکولوں سے تعلق رکھتے تھے نکال باہر کیا ہے ۔ ان میں ایسے ایسے اساتذہ بھی شامل تھے کہ جن کو ملازمت کرتے ہوئے پانچ پانچ دس دس سال گذر چکے تھے لیکن اس کے باوجود بھی ان کی ملازمت کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا اور انہیں ملازمت سے نکال دیا گیا ۔ میں نے اس مسئلے کے متعلق قرار دادیں بھی اس معزز ایوان میں پیش کی تھیں لیکن ان کے جواب میں صرف زبانی دلاسا ہی دیا گیا ۔ اسی طرح کئی سالوں سے لیکچراروں کی اسامیاں خالی پڑی ہیں لیکن ابھی تک پبلک سروس کمیشن نے اس بارے میں کسی قسم کا کوئی امتحان نہیں لیا ۔ جو

لوگ ۶۷ - ۱۹۶۶ء میں کامیاب ہوئے ہیں ان کو بھی اس لئے مقرر نہیں کیا گیا کہ دوسرے علاقے کے لوگوں کو confirm کر لیا جائے تاکہ ان کی سینیارٹی ان سے بڑھ جائے اور اس کے بعد ہی ان لوگوں کو مقرر کیا جائے - آپ کا موجودہ جو نظام تعلیم ہے اس کے تحت جو غریب اساتذہ پنشن پر چلے جاتے ہیں ان کو کافی عرصہ تک پنشن نہیں ملتی حالانکہ ان بیچاروں کا گذارہ ہی تنخواہ پر ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی ان کو پنشن نہیں ملتی اور بیچارے ملک کے دور دراز علاقوں سے اپنی پنشن کے سلسلے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ کو آتے جاتے رہتے ہیں - اور مرنے سے پہلے ان کا پنشن سے زیادہ پنشن حاصل کرنے پر خرچ ہو جاتا ہے - اسی طرح جی - پی فنڈ کا بھی آپ کا کوئی حساب نہیں ہے اور نہ آپ کسی کا حساب ٹھیک رکھ سکتے ہیں جس کے لئے وہ چیختے رہتے ہیں - اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ خیر پور میں کوئی پولی ٹیکنیک سکول نہیں ہے - آپ ان سکولوں میں ساٹھ فیصد مقامی طلباء کو لیتے ہیں اور چالیس فیصد باہر سے لیتے ہیں لیکن آپ بیس سے پچیس فیصد تک مقامی طلباء کو بھی ان سکولوں میں نہیں لیتے - اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ جو پرنسپل ان سکولوں میں لگاتے ہیں یا وہاں پر جو افسر متعین کئے جاتے ہیں تو ان کے ذہن میں یہ بات رچی بسی ہوتی ہے یا پھر آپ خود ہی ان کو یہ بات سمجھا کر بھجواتے ہیں کہ وہ ایسا کریں جس کی وجہ سے لوگوں میں ان کے خلاف تو خیر لیکن حکومت کے خلاف نفرت پھیلتی ہے اس لئے لوگ چیختے ہیں کہ یہ کیا بولٹ بنایا ہے - لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو کسی ایک فرد کے لئے یا کسی سندھ ، سرحد یا پاکستان کے لئے خلیفہ نہیں بنایا بلکہ اس نے اسے ساری دنیا کے لئے خلیفہ بنایا ہے - لیکن لوگوں کو آپ اتنا تنگ کر

رہے ہیں کہ وہ یہ بات کہنے پر مجبور ہیں کہ آپ صرف اپنا گھر سنوار رہے ہیں اور باقی قوم کو اللہ کے حوالے کر دیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ہمارے وزیر تعلیم صاحب بڑے ایماندار اور راست گو ہیں اور وہ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ وہاں پر اردو انگریزی ، فارسی یا عربی ہے اور جو شخص اردو فاضل کا امتحان پاس کرتا ہے تو اس کو پانچ increments دیتے ہیں لیکن جس مقامی زبان کو آپ نے تسلیم بھی کیا ہے اور جو وہاں کی سالہا سال سے مقامی زبان چلی آ رہی ہے اس کو آپ وہ ترقی نہیں دینا چاہتے اس لئے کہ آپ کو اس زبان سے محبت نہیں ہے بلکہ آپ کو اس سے نفرت ہے ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے پنجاب یا دوسرے علاقوں کا تو علم نہیں ہے لیکن سندھ میں انگریزوں کے زمانے میں ملا سکول کھولے تھے لیکن اب ان کو بند کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور یہ اس لئے کر رہے ہیں کہ وہاں پر قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ لوگ قرآن شریف کی تعلیم سے بہرہ ور ہو گئے تو ان کو یہ ڈر ہے کہ وہ اپنے آپ کو پہچان لیں گے اور اگر وہ اپنے آپ کو پہچان گئے تو پھر یہ لوگ ایک منٹ کے لئے بھی غلط طریقے سے ان پر مسلط نہیں ہو سکیں گے ۔ اس لئے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو نہ پہچانیں ۔

جناب سپیکر ۔ اسی طرح انگریزوں نے یہاں پر اپنے ملک کے مطابق چھٹیاں مقرر کی تھیں اور یہ بھی اسی طرح دو دو مہینے کی چھٹیاں بچوں کو دیتے ہیں ۔ حالانکہ ہمارے ملک میں نہ تو گرمی اتنی شدید ہوتی ہے اور نہ ہی سردی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ جس کی وجہ سے بچے نہ پڑھ سکیں اس لئے اس طرح سے ان کا وقت بیکار چلا جاتا ہے ۔ اگر آپ نے ان کو چھٹیاں دینی ہی ہیں تو آپ رمضان شریف یا اسی طرح کسی اور مہینے میں چھٹیاں دے

دیا کریں ورنہ اتنی زیادہ چھٹیاں دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے - اسی طرح آپ نے اساتذہ کی چھٹیاں بھی کم کر دی ہیں - اس سے کیا فائدہ ہے - ان کو پوری چھٹیاں دیں جس طرح کہ آپ دیگر ملازمین کو دیتے ہیں - لیکن آپ نے ان کی چھٹیاں کم کرکے دھ کر دی ہیں -

جناب سپیکر - آپ نے گیس پیپرز کی اجازت دے رکھی ہے جس کی وجہ سے آپ کی تعلیم کا یہ عالم ہے کہ اب ہر آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کا گھر پورا ہو اور اسے پیسے ملیں - وہ یونیورسٹی والوں سے مل کر اور وہ ان سے رشوت لے کر ان کو اجازت دے دیتے ہیں کہ وہ ایک دو مہینے پہلے اپنے گیس پیپرز شائع کر دیں اور ان ہی گیس پیپرز سے عموماً سوالات آتے ہیں - اسی وجہ سے آپ کا تعلیمی معیار گر رہا ہے - لڑکے اس لئے محنت نہیں کرتے کہ ان کو پتہ ہے کہ وہ ان گیس پیپرز کے ذریعے پاس ہو جائیں گے - آپ یقین کریں کہ آپ کا کلاس ۱ افسر بھی خود ایک سطر نہیں لکھ سکتا اور وہ اپنے ماتحت کلرکوں سے کام نکالتا ہے - یہ تو ان کا تعلیمی معیار ہے - تو پھر ان کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ بجٹ یہاں پر پیش کریں اور قوم کے خون پسینے کی کمائی کو اس طرح سے ضائع کریں - ان کو اس کا کوئی حق نہیں ہے اور میں اس سے کبھی اتفاق نہیں کروں گا - لڑکے آوارہ گھومتے پھرتے رہتے ہیں - ہماری حکومت نے ہماری نئی پود کو خراب کر دیا ہے - خدا جانے اس سے آگے کیا ہوگا - اس کے علاوہ ٹیکسٹ بک بورڈ جو نصابی کتابیں شائع کرتا ہے وہ اپریل میں شائع کرتا ہے - حالانکہ وہ جنوری میں امتحان لیتے ہیں - خدا جانے یہ ناشر لوگ کس طرح چوری چھپے مارکیٹ میں وقت سے پہلے کتابیں لے کر آتے ہیں جن کو بھاری قیمتوں کے عوض بیچا جاتا ہے - تو اگر وہ اپریل میں طلباء کو کتابیں مہیا کریں تو یہ تعلیم لڑکوں میں کس طرح مقبول ہو گی - اس کے علاوہ جب

لڑکے امتحان دینے کے لئے جاتے ہیں تو باہر دروازے پر یا گلی کوچے میں ممتحن کو کہا جاتا ہے کہ فلاں لڑکے کو نقل کرنے سے مت روکو یا اس کے ساتھ زیادتی کی تو ہم تم سے نمٹ لیں گے ۔ یہ تو آپ کا لاء اینڈ آرڈر ہے ۔ چونکہ وہ لوگ اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے اس لئے وہ کسی سے تعرض نہیں کرتے ۔ اس کے علاوہ جب پرچے check کرنے والوں کے پاس جاتے ہیں تو جتنے بااثر لوگ ہوتے ہیں وہ سفارش کروا کے یا پیسے دے کر اپنی ڈویژن بنا لیتے ہیں ۔ اس لئے جتنے بھی غریب طلباء ہیں وہ آپ کے اس نظام تعلیم سے مایوس ہو چکے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ اب تعلیم سے کیا حاصل ہے ۔ جب پیسہ دے کر کام نکلتا ہے تو یہ ہمارے بس سے باہر ہے ۔ چونکہ نظام حکومت تعلیم یافتہ طبقہ کے بغیر نہیں چل سکتا اس لئے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم معیار تعلیم کو گرنے نہ دیں اور طلباء کے لئے ضروری مراعات کا بندوبست کریں ۔ اسی سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کے پبلک سکولوں کی یہ حالت ہے کہ وہاں پر ہر بچہ دو اڑھائی سو روپے ماہوار خرچ کرتا ہے تو اس کے بعد ہی اسے داخلہ مل سکتا ہے جو کہ ایک غریب آدمی کی بساط سے باہر ہے ، یہ ایک مزدور کی طاقت سے باہر ہے اور نہ ہی اس قسم کا خرچ آپ کے کلاس ۳ اور کلاس ۴ کے ملازمین برداشت کر سکتے ہیں ۔ ان کے مقابلے میں آپ یہ دیکھیں کہ جو پرائمری سکول آپ نے کھولے ہوئے ہیں اس پر آپ کا کتنا خرچ ہوتا ہے ۔ آپ اس طرح قوم کی اسی پچاسی فیصد آبادی کی کمائی کا پیسہ بڑے لوگوں کے بچوں پر صرف کرتے ہیں ۔ اور آپ کو غریب لوگوں کے بچوں کی تعلیم کا کوئی احساس نہیں ہے ۔ اسلامی تعلیم کے متعلق ہمارے وزراء صاحبان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسے لازمی قرار دے دیا گیا ہے شاید وہ صحیح کہتے ہوں ۔ انہوں نے پرائمری کلاسوں کے چوتھے درجے تک قرآن کے ۱۶ سپاروں کی حد قائم کر رکھی ہے مگر ہمارے معاشرے میں عموماً بچوں کو پندرہ

سولہ سپارے تو گھر میں ہی پڑھا دیئے جاتے ہیں لہذا ان کو چاہئے کہ وہ چوتھی پانچویں کے درجے تک ان کو پورا قرآن پڑھائیں ۔ روز بچوں کو اس کے معنی سمجھائیں ۔ آپ کو قرآن کے مطابق نظام تعلیم قائم کرنا چاہئے قرآن آپ کو ہر چیز کے متعلق بتاتا ہے ۔ لیکچراروں کی اسامیوں کو پر کرنے کا جو طریقہ آپ نے رائج کیا ہے وہ صوبائی تعصب سے خالی نہیں ۔ میرے خیال میں یہ علاقائی بنیادوں پر ہونا چاہئے تاکہ کسی خاص علاقے کے لوگ جو کم تعلیم یافتہ ہوں ان کو بھی فائدہ ہو اور ان کا کام کرنے کا شوق بڑھے ۔

دوسرے جناب والا ۔ آپ کو یہ مخلوط تعلیم کا نقشہ کہاں سے مل گیا قرآن تو اس کے متعلق یہ فرماتا ہے کہ آنکھیں بند کر لو اور نہ دیکھو ایک دوسرے کو ۔ اس طریقے سے اپنے پاؤں چلاؤ کہ پاؤں کی آواز باہر نہ جائے ۔ ہم اسلام کے نام پر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں مگر آپ خود تو پہلے مسلمان نہیں اور قوم کو مسلمان بنانے کی کوشش کریں ہم خود مسلمان تو بنتے نہیں دوسروں کے لئے تبلیغ کیا کریں گے ۔ اگر آپ نے لڑکیوں کو تعلیم دینی ہے تو ان کے لئے علیحدہ سکول اور کالج قائم کریں اور پھر میں جناب والا ۔ آپ کی وساطت سے وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ لائبریریوں میں رکھی گئی کتابوں کا بھی معائنہ کریں کہیں ان میں ایسا مواد تو شامل نہیں کر دیا گیا جو بچوں کو مذہب سے دور کر دے ۔

اس کے بعد میں عرض کروں گا کہ آپ نے ۱۹۶۳-۶۴ء یا ۱۹۶۴-۶۵ء میں جو سکول بنائے ہیں ان کی حالت بھی خاطر خواہ نہیں ہے حکومت ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہی ہے ۔ سکولوں میں ہوسٹل نہیں ہیں اور انہیں اور کئی دوسری سہولتوں سے بھی محروم رکھا جا رہا ہے اس سلسلے

میں میں گذارش کروں گا کہ ان سکولوں کا معائنہ کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ اپنی تقریر ختم کریں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں جناب والا ۔ ایک حوالہ دے کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Haji Sahib may please take his seat. The Finance Minister may please move over to his seat (*a pause*).

کرمالی صاحب ۔ اسمبلی سیکرٹریٹ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری نے اسمبلی سیکرٹریٹ کے سٹاف سے misbehave کیا ہے ۔

I take a serious notice of it and the Minister should also take a very serious notice of it.

Minister for Finance : I am very sorry. Did it happen today Sir?

Mr. Speaker : Just now.

Minister for Finance : I will check up the matter.

آپ بھی اس کی مزید تسلی کر لیں ۔

If he is found guilty .....

Mr. Speaker : I have been informed just now.

Minister of Frinance : I am very sorry to hear it.

Mr. Speaker : He has absolutely no right to intimidate the Assembly staff, and he should behave in future.

Minister of Finance : Very well Sir.

حاجی سردار عطا محمد ۔ شرم و حیا کے متعلق عرض کروں گا ۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط

پ ۱۸ ۔ س ۲۴ ۔ آیت ۳۰ و ۳۱

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ ۔

میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے گذارش کروں گا کہ یہ سن لیں ۔

کہہ دیجئے مسلمان مردوں کو نیچی کر لیں اپنی نگاہیں ۔ اور حفاظت کریں اپنی شرم گاہوں کی ۔ کہہ دیجئے مسلمان عورتوں کو کہ نیچی کر لیں اپنی نگاہیں ۔ اور حفاظت کریں اپنی شرم گاہوں کی اور نہ ظاہر کریں اپنی زینت کو ۔ آپ دیکھتے ہیں کہ عورتیں اپنے لباس سے بے حیائی کی دعوت دیتی ہیں ۔ کیا یہ آپ کی تعلیم ہے ۔ پھر فرمایا ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۔

(اے نبی کہہ دیجئے اپنی بیبیوں اور بیٹیوں
اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہ لٹکا لیا کریں
اپنے اوپر چادریں ۔ یہ بات زیادہ قریب ہے اس
سے کہ وہ پہچانی جائیں ۔)

اب آپ اندازہ لگائیں کہ کون نہیں پہچانا جاتا کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی ہے یا عورت ہے ۔ آپ نے یہ سبق کہاں سے سیکھا ہے ۔ اس تعلیم کو ٹوکری میں پھینک دیں ۔ یہ کس کام کی تعلیم ہے یہ تو پیسہ ضائع کرنا ہے ۔ دراصل اسلامی تعلیم حاصل کرنی چاہئے اور اس کے علاوہ آپ دوسری زبانوں میں بھی تعلیم دیں ۔ اس سے ہمیں گریز نہیں ہمارا تو یہ مقصد ہونا چاہئے کہ اخلاق صحیح ہو اور یہ چیز آپ کو صرف اسلامی تعلیم سے ملے گی جس کو آپ نے پرایا سمجھ کر چھوڑ دیا ہے ۔

آپ آزادی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو لوگوں کو اخلاق سکھائیں ۔ لوٹ کھسوٹ سے بچائیں ۔ غیر اسلامی تعلیم سے زیادہ محبت نہ ہونے دیں ۔ رشوت لینے سے گریز کریں ۔ چوری ، ڈاکہ اور غیر اخلاقی کام سے پرہیز کریں ۔ ان کو ایسی تعلیم دیں جس سے ان کے دل میں خدا کا خوف ہو ۔ آپ کو تو کسی کا ڈر نہیں ۔ جب آپ خود ایسے کام کرتے ہیں تو آپ دوسروں کو کیسے منع کر سکتے ہیں اس کا تو یہاں کوئی ذکر نہیں ۔ آپ کبھی کبھی سکریننگ کر لیتے ہیں اور وہ بھی چھوٹے اہلکاروں کی سکریننگ کرتے ہیں ۔ آپ پر فرض ہے کہ پہلے آپ اپنی سکریننگ کریں بعد میں دوسروں کی سکریننگ کریں ۔ میں اس بجٹ کی سخت مخالفت کرتا ہوں ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔ سپیکر صاحب آپ کی بڑی بڑی مہربانی ہے کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی - ۱) - جناب والا - محکمہ تعلیم چار سال کی لگاتار کوشش کے باوجود تیسرے پنج سالہ منصوبہ کے آدھے سے کم target تک پہنچ سکا ہے اور میرے خیال میں عوام کے لئے یہ محکمہ تعلیم اپنے اس کام میں انتہائی بری طرح ناکامیاب ہوا ہے - اس کی کیا وجہ ہے کہ وہ کیوں کامیاب نہیں ہوئے - جب تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں target تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی - چار سال میں صرف ۱/۳ حصہ تک پہنچے ہیں پورے target تک پہنچنا تو درکنار - شاید اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لئے اب ہائی سیکنڈری تعلیم میں سائنس اور حساب کو modernize کر رہے ہیں اور اب امریکن طریقہ پر پڑھانے کا بندوبست کر دیا ہے -

جناب والا - تعلیم کا کوئی مقصد ہوتا ہے - تعلیم کے پس منظر میں کوئی فلسفہ ہوتا ہے مثلاً آپ روس کو لیجئے - وہاں پر نصاب اور سیلیبس اور کتب تیار کی جاتی ہیں تو ان کا کوئی مقصد ہوتا ہے - ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کمیونزم یا فاشزم کو رائج کیا جائے - اسی طرح امریکہ یا برطانیہ کی طرز تعلیم میں capitalist democracy کو فروغ دینے کی کوشش کی جاتی ہے - لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے نصاب یا طرز تعلیم کو جب ترتیب دیا جاتا ہے تو اس بات کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے - جیسا کہ قائد اعظم نے فرمایا تھا کہ پاکستان کا مطلب ہے - لا الہ الا اللہ - اپنے بچوں کو اس مقصد کے حصول کے لئے تعلیم دیں - اب دیکھنا یہ ہے کہ اس میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اور ہمارا نصاب جو ہم ترتیب دیتے ہیں کیا وہ اس کے مطابق ہے - غور سے دیکھیں تو ہم جب اپنا نصاب ترتیب دیتے ہیں تو ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم یورپ اور امریکہ کی بھونڈی نقل کرتے ہیں - جس طریقہ سے

وہ پڑھا رہے ہیں اسی طریقہ سے ہم پڑھانے کی کوشش کرتے ہیں ہم اس طریقہ تعلیم کو modernize کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ چاہے وہ mathematics ہو یا science ہو ۔

جناب والا ۔ ہماری آنے والی نسلیں اس modernization کو اپنانے کے بعد اس کے اصول کو جان لیں گی ۔ نہ تو ان کا کوئی کلچر ہو گا نہ کوئی moral ethics ہوں گے ۔ وہ بھی دونوں ہاتھوں سے رشوت اور دولت بٹورنے کی طرف دوڑنے لگیں گے ۔

جناب والا ۔ ہائی سکول تین قسم کے ہوتے ہیں گورنمنٹ ہائی سکول ۔ لوکل باڈیز یا ڈسٹرکٹ اور میونسپل کمیٹیوں کے ہائی سکول ۔ تیسرے وہ سکول جو privately managed ہوتے ہیں ۔ ان تمام میں صرف ۳۳ فیصد سرکاری ہوتے ہیں ۔ ۶۷ فیصد لوکل باڈیز کے یا وہ جو privately managed schools ہیں ان ۶۷ فیصد سکولوں میں بہ مشکل صرف ۵ فیصد qualified graduates ہوتے ہیں ۔ جو سائنس اور ریاضی کے لئے مقرر ہوتے ہیں ۔ جو ان طلباء کو تعلیم دیتے ہیں ۔ باقی صرف graduates یا under graduates ہوتے ہیں جو ان ضمونوں میں طلباء کو تعلیم دیتے ہیں ۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ جب وہ خود سائنس یا ریاضی کو نہیں سمجھتے تو وہ بیچارے غریب طلباء کو کیا تعلیم دیں گے ۔ اب جناب والا ۔ یہاں کیا جدید یا ماڈرن یا امریکن طریقہ جو ہم نے رائج کیا ہے وہ mathematics اور سائنس کے لئے ہے ۔ جب یہاں پر اساتذہ خود ان مضامین کو باوجود اس کے کہ وہ mathematics اور سائنس کے گریجوایٹ ہیں ان کے لئے

سمجھنا اور سمجھانا آسان نہیں تو وہ جو ان مضمونوں کے گریجوایٹ نہیں ہیں وہ ان کو کیا سمجھیں گے ۔ اور پھر طلباء کو کیا تعلیم دیں گے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارا ۸۰ فیصد طبقہ وہ ہے جو دیہات میں رہتا ہے ۔ mathematics اور سائنس کے اس ماڈرن طریقہ سے سب سے زیادہ یہ دیہاتی طبقہ متاثر ہوگا ۔ میرے خیال میں آئندہ پانچ چھ سالوں میں یہ دیہاتی طبقہ کوئی ایسے طلباء آپ کے پاس بھیج سکے گا جو medicine اور engineering کالجوں میں داخلہ لے سکیں کیونکہ جب ان کے گریجوایٹ اساتذہ qualified نہیں تو ان مضامین کو امریکن طرز پر پڑھائیں گے تو وہ کیا پڑھائیں گے یا کیا تعلیم دیں گے ۔ admission کے لئے جو ان کی requirements ہوں گی وہ بھی پوری نہیں کر سکیں گے ۔ جناب والا ۔ یہاں یہ کیا جا رہا ہے کہ نئی طرزتعلیم جاری ہے اس کے تحت یہ مضامین یعنی mathematics اور science طلباء کو نئی اور جدید روشنی میں پڑھائے جائیں گے ۔ انہیں سائنٹیفک ریسرچ discoveries اور inventions سے روشناس کرایا جائے گا اور انہیں space age کے لئے تیار کیا جائے گا ۔ اب جو دسویں جماعت کے طالب علم ہیں ان کا یہ aptitude ہے یا نہیں کہ سائنس کے اس قدر مضامین جو ماڈرن طریقہ پر پڑھائے جانے والے ہیں ان کو سمجھ سکیں یا نہ سمجھ سکیں ان کے دماغ ان مضامین کو قبول کر سکیں یا نہ کر سکیں لیکن آپ ان پر ان مضامین کو ٹھونسنے کی کوشش کریں گے اسکا نتیجہ یہ ہو گا کہ انہیں ان مضامین سے ایک نفرت سی ہو جائے گی اور بجائے اس کے کہ وہ طلباء space age کے لئے تیار ہوں وہ نہ space age کے لئے تیار ہوں گے اور نہ ہمارے کام کے

رہیں گے ۔ مثلاً آپ دیکھیں کہ trignometry وغیرہ کو انٹرمیڈیٹ سے نکال کر اب اسے ایڈوانس لیول پر لا کر میٹرک کے نصاب میں داخل کیا گیا ہے اور اسکو بھی modernise کر کے داخل کیا گیا ہے یعنی modernization یہ ہے کہ لائین یہ ہے اور سرکل یہ ہے تو اب ان چیزوں کو omit کر دیا گیا ہے ۔ اب اس کو لائین نہیں کہیں گے اور اس کو سرکل نہیں کہیں گے بلکہ دوسرے سائنٹیفک طریقہ پر اب atomic structure کو پڑھائیں گے اور اسی طرح نویں اور دسویں جماعت میں physics میں راکٹ اور atomic structure بھی رکھا گیا ہے جب کہ ان مضامین کی اصل بنیاد ہی ان طلباء کو نہیں معلوم ہو گی کہ راکٹ کی اصل اور بنیاد کیا ہے تو نویں اور دسویں جماعت کے طلباء کے لئے اس کا سمجھنا آسان بات نہیں ہے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ modernise تعلیم نہ دیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ جس طریقہ سے آپ ان کو modernise کر رہے ہیں کیا وہ اس وقت ان حالات کے مطابق مفید ہے یا نہیں ۔ جناب والا ۔ atomic structure پر جو سائنس میں کتب ہیں اگر آپ ان کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ شروع میں محکمہ تعلیم کے کچھ افراد کے ایک گروہ نے modernise کے نام پر اس نصاب کی تبدیلی حکومت سے اجازت لے لی مگر انہوں نے یہ کیا مگر انہوں نے پرانے تجربہ کار سائنسدان ریاضی دانوں اور وہ پروفیسرز جنہوں نے سائنس پر تصنیفات کی ہیں ان کو اس گروپ سے علیحدہ کر دیا اور خود غیر ممالک سے اور خاص طور پر امریکہ سے کتابیں حاصل کر کے ان کے اوراق پھاڑ پھاڑ کر stencil کرنا شروع کر دیا اور صرف یہی نہیں بلکہ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ "نقل را عقل باید" امریکہ سے ان کتب کو لے کر ان کے اوراق پھاڑ کر جیسے ان

کے دماغ میں آیا کیا اور اس میں ربط پیدا کرنے کے لئے اور ان کو چلانے کے لئے کچھ نہ کچھ خود بھی لکھا تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نہ یہ تیتر ہے اور نہ بٹیر ۔ یہ بچوں کو کیا سمجھائیں گے اور بچے اس کو کیا سمجھیں گے اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ جن اصحاب نے یہ کتب اور syllabus نصاب کے لئے بنایا ہے ان کو ہائی سکول اور سیکنڈری سکول میں پڑھانے کا تجربہ نہیں تھا اگر انہیں تجربہ تھا تو یونیورسٹیوں اور کالجوں میں پڑھانے کا تھا ۔ اب آپ یہ دیکھئے کہ انٹرمیڈیٹ میں atomic structure پر جو مضمون ہے وہ اتنا advanced ہے کہ اسے آج کل ایم ۔ ایس ۔ سی میں پڑھایا جاتا ہے اس سے اندازہ لگائیے کہ ایک ایف ۔ اے کا طالب علم ایم ۔ ایس۔ سی کے مضامین کو کیسے آسانی سے سمجھ سکتا ہے ۔ پہلے جو ہمارا تصور تھا اس کو ہم بھول گئے ہیں اور اب ہمنے یہ کوشش شروع کر دی ہے کہ ہم ایک دم سے چھلانگ مار کر اس جگہ پر پہونچ جائیں جہاں پر امریکہ نے اپنا طرز تعلیم رائج کیا ہے ۔ آپ کو بخوبی علم ہے کہ طلباء نے دیہات میں تھرمامیٹر بھی نہیں دیکھا ہے چہ جائیکہ آپ ان کو atomic research کا طالب علم بنانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اس کی implication یہ ہو گی کہ سائنس کے جو experiment رائج کئے جائیں گے اس کو سکھانے کے لئے ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں اور جب ہمارے وسائل محدود ہیں تو یہ جو نیا طرز تعلیم رائج کیا گیا ہے اس سے ۹۰ ۔ فیصد ہماری جو سائنس کی laboratories ہیں انکے آلات فرسودہ ہو جائیں ۔ آپکو معلوم ہے کہ یہ آلات عام طور پر بازار میں نہیں ملتے ہیں ان کو لینے کے لئے ہم کو پھر امریکہ کا محتاج ہونا پڑے گا اور جو سائنس کے آلات ہمیں امریکہ وغیرہ سے مل

رہے ہیں وہ پہلے ہی ناکافی ہیں اور آپکو یہ بھی معلوم ہے کہ ۷۰ - ۸۰ برس سے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سائنس کے لئے laboratories کو equip کیا گیا تھا ماڈرن equipment نہ ہونے کی وجہ سے وہ کیسے equip ہوں گی ۔ اب تعلیم کے سلسلے میں مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے ہمیں اور چیزوں میں امریکہ کی محتاجی ہے ویسے ہمیں تعلیم کے معاملہ میں بھی امریکہ کا محتاج ہونا پڑے گا کیونکہ کوئی ایسا پراویژن نہیں ہے کہ جس کے تحت ہم یہ آلات اور یہ سامان اپنے ملک میں بنا سکیں اور اس نصاب کو خاص طور پر پڑھانے کے لئے ہم زیادہ زور دے رہے ہیں اور وہاں پر پہلے ہی qualified اور ٹرینڈ ٹیچر نہیں ہیں تو جہاں پر ہماری ۸۰ - فیصد آبادی ہے وہاں جب qualified ٹرینڈ ٹیچر کم سے کم جو گریجویٹ ہوں وہی دیہاتی علاقوں میں پڑھا سکیں گے وگرنہ ان مضامین کو وہاں نہیں پڑھایا جا سکے گا ۔ جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ کیا ہو گا ۔ پھر یہی نہیں جیسا کہ آپکو معلوم ہے کہ پرائیویٹ انسٹی ٹیوشن اور لوکل باڈیز کے جو انسٹی ٹیوشن ہیں ان میں پہلے ہی اس قدر کم تنخواہ ملتی ہے کہ وہاں پر ٹیچر نہیں جاتے آپکو یہ بھی معلوم ہے کہ اب ہمارے یہاں ٹیچر کافی پڑھے لکھے ہو گئے ہیں ۔ لیکن آپ کے پاس ان کو engage کرنے کے لئے اور انہیں ملازم رکھنے کے لئے فنڈز نہیں ہیں اس لئے بیشتر سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے تو qualified ٹیچرز کو جب آپ ۱۰۰ یا ڈیڑھ سو پر نوکر رکھنا چاہیں گے تو یہ ان کا وقت ضائع ہو گا کہ وہ اس تنخواہ پر ایڈوانس سائنس اور ریاضی پڑھائیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کا جو سائنٹیفک سامان ہے وہ ہمارے ذریعہ تعلیم میں صرف ہو گا ۔ یہاں پر ان کا

سول ایجنٹ مقرر کر دیا گیا ہے کیونکہ جب تک ہمارے پاس اپنا سامان نہ ہو گا ہمیں ان سے سامان خریدنا پڑے گا اور محتاج رہنا پڑے گا ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں ایک اور عرض کروں گا ۔ مجھے معلوم ہے کہ جناب محمد علی صاحب انتہائی کوشش کرتے ہیں کہ اس محکمے کو بہتر سے بہتر بنایا جا سکے اور زیادہ سے زیادہ ٹیچرز مہیا کئے جا سکیں ۔ سکول بنائے جائیں مگر مشکل یہ ہے کہ بغیر فنڈز کے کوئی بھی چیز نہیں کی جا سکتی ۔ اس لئے جو ایجوکیشن سیس کے متعلق قرار داد منظور ہوئی اس کو کیوں جان بوجھ کر آپ نے التواء میں رکھا ہوا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیوں ٹال مٹول کی جا رہی ہے کیا اس لئے کہ چند سیٹھ اور بڑے بڑے تاجر اور جاگیرداروں کو نقصان نہ پہنچے اور دوسری طرف تعلیم کو چاہے کتنا ہی بڑا نقصان کیوں نہ پہنچے ۔ جناب والا ۔ تقریباً دو برس ہوئے کہ ایک ضلع کے ایک حاکم اعلیٰ کے بیٹے نے ایف ۔ اے کا امتحان دینا تھا اور جب وہ اپنے ایف ۔ اے کے امتحان کے لئے اپنے سنٹر میں بیٹھا تو کوشش یہ کی گئی کہ ایگزامینیشن سپرنٹنڈنٹ اس کو امتحان میں نقل کرنے دے مگر اس نے نقل نہیں کرنے دی تو تمام قوانین کو بالائے طاق رکھ کر راتوں رات اس لڑکے کا سنٹر تبدیل کیا گیا اور کسی دوسرے سنٹر پر اس نے امتحان دیا اور باہر سے تمام پیپرز حل کرکے دیئے جاتے تھے اور اس طرح وہ امتحان میں پاس ہوا ۔ جناب والا ۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے اس مثال کے دینے سے میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ طریقہ امتحانات میں کوئی یا ان کے سسٹم میں کوئی غلطی ہے ایگزامینیشن سسٹم میں کوئی غلطی نہیں اگر برائی ہے تو یہ کہ یہ ممتحن یعنی ایگزامینرز بد دیانت ہیں ۔ ہمارا معاشرہ بد قسمتی

سے دن بدن بد دیانتی اور رشوت ستانی کی طرف بڑھتا جا رہا ہے ۔ یہ حالات پہلے نہ تھے جو آج ہیں ۔ پہلے شائد ہی کبھی سنا ہو کہ کسی حاکم اعلیٰ نے اپنے بیٹے کے لئے جس نے کہ امتحان دینا ہو اسکے لئے ایسی کوشش کی ہو کہ اس نے اپنے اثر و رسوخ سے ایگزامینیشن سپرنٹنڈنٹ پر کوئی دباؤ ڈالا ہو کہ وہ اس کو ایگزامینیشن ہال میں نقل کرنے کی اجازت دے دے ۔ یہ بات آج کل عام ہے ۔ اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ایگزامینرز کی تنخواہیں اتنی کم ہیں کہ وہ اپنی ضروریات زندگی بھی پوری نہیں کر سکتے ۔ ان کو سال میں ایک موقع ایسا ملتا ہے جبکہ وہ دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے افسر حکمران دن رات اپنے ہاتھ رنگ رہے ہیں تو وہ سوچتے ہیں کہ وہ کیوں ایسے موقع کو اپنے ہاتھ سے جانے دیں ۔ میرا خیال ہے کہ یہ انتہائی ظلم اور سب سے بڑا گناہ ہے لیکن وہ بھی مجبور ہیں اور وہ اس کام پر تل جاتے ہیں ۔ بجائے اس کے کہ ہم اس سسٹم کو اس طریقہ کار کو اس قسم کے امتحانات کے طریقہ کار کو stream line کریں یہ جو ریٹائرڈ قسم کے لوگ ہیں ان کی خدمات حاصل کرتے ہیں اور انہی کو ایگزامینرز بناتے ہیں اور انہی سے پرچے سیٹ کراتے ہیں جس کی وجہ سے یہ leakage ہوتی ہے ۔ ویسے انگلینڈ جیسے ملک میں بھی leakage ہوئی اور یہاں تو مشکل یہ ہے کہ جو لڑکے امتحانات پاس کرکے آئیں گے ان کی ڈگریوں کو دوسری یونیورسٹیاں recognize نہیں کر رہیں ۔ آپ اس کے برعکس کیا کرنے لگے ہیں کہ بجائے اس کے کہ آپ امتحانوں کے سسٹم کو stream line کریں آپ نے ایک نیا طریقہ اختیار کیا ہے جس کی رو سے آپ طلباء کی گریڈ بندی کریں گے ۔ مثال کے طور پر دسویں جماعت کے طلباء کو اے ۔ بی ۔ سی

یا ڈی گریڈ دے دیں گے اور وہ بغیر امتحان میں بیٹھے ہوئے وہ سرٹیفیکیٹ لینے کے بعد وہ کسی جگہ اپنے لئے نوکری کی تلاش کر سکتے ہیں ۔ اس میں خطرات جو ہیں وہ آپ کو معلوم ہیں ۔ پہلے ہی بااثر لوگوں نے موجودہ نظام تعلیم اور امتحانوں کے سسٹم کو مفلوج کرکے رکھ دیا ہے ۔ ان حالات میں ہم کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ جو طالب علم امتحانوں سے فارغ ہو کر آئیں گے وہ اس قابل ہوں گے کہ وہ اپنے علم کو سمجھنے کے قابل ہوں یا جو سرٹیفیکیٹ ان کو دیا گیا ہے وہ محض ردی کے ایک کاغذ سے زیادہ وقعت نہیں رکھے گا ۔ پہلے یونیورسٹی میں یہ تھا کہ سیشنل ورک کے لئے ۲۵ فیصد مارکس دیئے جاتے تھے جو کہ سالانہ امتحان میں شامل کر دیئے جاتے تھے لیکن اس چیز کو نا جائز طور پر استعمال کیا گیا تو یونیورسٹی نے وہ ۲۵ فیصد مارکس ٹیچرز سے واپس لے لئے ۔ اگر یونیورسٹی میں ان کا نا جائز استعمال ہو سکتا ہے تو کیا چھوٹی کلاسوں میں ان کا نا جائز استعمال نہیں ہو سکتا کیونکہ ٹیچرز انتہائی تھوڑی تنخواہ لیتے ہیں اور وہ اپنی خراب مالی حالت کے پیش نظر کسی وقت بھی کسی دباؤ کے نیچے آ سکتے ہیں ۔ اس لئے میری عرض یہ ہے کہ اگر آپ کا ارادہ اسی قسم کا سسٹم رائج کرنے کا ہے تو آپ اس سے گریز کریں ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں نے ایک اور عرض کرنی ہے ۔ ۱۹۶۰ء میں حکومت نے پرائمری اور مڈل سکولوں کو اپنی تحویل لے لیا لیکن ان کی بد قسمتی یہ ہے کہ ان کے سٹاف کو وہ مراعات نہیں دی جاتیں جو دوسرے سرکاری ملازمین کو دی جاتی ہیں اور ان کو پنشن کا بھی حق نہیں دیا گیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نا جائز چیز ہے اور ایک طرح کا ظلم ہے جو پرائمری اور مڈل سکول کے

ٹیچروں پر روا رکھا جا رہا ہے ۔ اب جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ انجینئرنگ یونیورسٹی کی طرف دلاتا ہوں ۔ اس یونیورسٹی میں ایک ڈیپارٹمنٹ آف مائننگ ہے ۔ جناب والا ۔ ۱۹۴۸ء میں ملک میں ۲۰۰ mines تھیں جن میں کہ تقریباً سات ہزار افراد کام کرتے تھے پھر ۱۹۶۵ء میں ان مائنز کی تعداد تقریباً ۵ ہزار ہو گئی اور تقریباً ۴۰ ہزار افراد وہاں کام کرتے تھے ۔ جناب والا ۔ ۱۹۶۱ء میں یونیورسٹی کے ڈیپارٹمنٹ آف مائنز کی ایک کمیٹی بیٹھی اور اس میں چند ایجوکیشنسٹس اور حکومت کے کچھ افسران تھے جو مائننگ اور انڈسٹری سے تعلق رکھتے تھے ۔ کچھ فائننشل ایڈوائزر بھی تھے ۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ ۵ سالوں میں ہمیں ۴۵۰ تربیت یافتہ مائننگ انجینئرز کی ضرورت ہو گی ۔ ۱۹۵۴ء میں اس یونیورسٹی میں ، جو اس وقت انجینئرنگ کالج تھا ، مائننگ کا ایک نیا ڈیپارٹمنٹ کھولا گیا اور وہاں پر پندرہ طالب علم داخل کئے گئے جو فارغ التحصیل ہوئے ۔ اس کے بعد ۱۹۶۶ء میں ان کی تعداد بڑھا کر چالیس کے قریب کر دی گئی ۔ جناب والا ۔ یہ پہلا کورس جو تھا ۔ تین برس کا تھا ۔ اب جب سے انجینئرنگ یونیورسٹی کا قیام ہوا ہے یہ بڑھا کر چار سال کا کر دیا گیا ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے جو طالب علم اس یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو کر باہر آئے ہیں کیا انہیں مائنز میں نوکری ملی ہے جس کے لئے یہ ڈیپارٹمنٹ کھولا گیا تھا ۔ ایسا نہیں ہوا ۔ جناب والا ۔ بلکہ ویسٹ پاکستان انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن میں کچھ آدمی جو تھے ان کو ملازم رکھا گیا ۔ ۱۹۶۶ء تک اس طریقہ سے ایک سو ترپن طالب علموں نے مائننگ گریجوایشن کا چار سال کا کورس پاس کیا یہاں ان طالب علموں کو لیا جاتا ہے ۔ جو ایف ۔ ایس ۔ سی

فرسٹ ڈویژن ہوں - یا بی - ایس - سی ہوں - اس کے بعد جناب والا - ۱۵۳ طالب علم فارغ التحصیل ہوئے تھے - ان میں سے صرف ۴۱ کو ویسٹ پاکستان انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن نے نوکر رکھا - ۱۹۶۷ء میں ۱۷۷ طالب علموں نے یہ گریجوایشن کی - یونیورسٹی ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ نے مختلف محکموں اور دوسرے اداروں اور پرائیویٹ سیکٹر کے لوگوں کو ان کی ملازمت کے لئے لکھا مگر ہر طرف سے یہی جواب آیا کہ کوئی vacancy نہیں - آپ نے یہ جو ڈیپارٹمنٹ کھول رکھا ہے بی - ایس - سی کو یہاں آپ لیتے ہیں اس کے بعد ۴ برس کا کورس ہے اور بالآخر وہ بیکار بیٹھے ہیں - اگلے روز یہاں بتایا گیا تھا کہ مغربی پاکستان میں ایک لاکھ آدمی بے روزگار ہیں - بہر حال لیکن اب آپ یہ دیکھیں کہ ایک اور کالج کوئٹہ میں کالج آف منرل ٹیکنالوجی زیر تعمیر ہے - یہاں پر ۱۰۵ طالب علم دو سال کی تعلیم سے فارغ ہو کر نکلا کریں گے - اب تک یونیورسٹی انجینئرنگ کالج سے جو طالب علم فارغ التحصیل ہو کر نکلے ہیں آپ نے ان کو نوکری نہیں دلوائی تو کوئٹہ میں ایک اور کالج کھولنے کا کیا فائدہ - لوگوں کی تو یہ آواز ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے اس کو بھی بند کر دیں - ۴ برس زندگی کے یہ طالب علم ضائع کرتے ہیں - اور پھر بے روزگاری میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں - اب آپ لاکھوں روپے خرچ کرکے کوئٹہ میں ایک کالج کھول رہے ہیں - اس کی مجھے کوئی سمجھ نہیں آ رہی - ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں - شکریہ -

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - میں ممنون ہوں قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کا جنہوں نے ہمیں اس بار تعلیم کے لئے ایک دن

مقرر کرکے اس نہایت ہی اہم سماجی مسئلہ پر مکمل اظہار خیال کرنے کا موقع دیا ۔ دراصل یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر بنیادی اختلافات نہ تو حکمران طبقہ کے نہ آپوزیشن کے ہو سکتے ہیں ۔ یہ جنرل ویلفیئر آف سوسائیٹی کا مسئلہ ہے ۔ ہم اس بارے میں اپنے مشورے پیش کریں گے ۔ اور جن چیزوں کو ہم زہر قاتل سمجھتے ہیں ان کی نشاندہی کریں گے ۔ یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے وزیر تعلیم نہایت ہی جمہوریت نواز ہیں انہیں اگر کوئی بات سمجھا دی جائے تو وہ کم از کم اس پر دیانت داری سے عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

جناب صدر ۔ تعلیم پر کافی ایسا لٹریچر موجود ہے جو حزب اختلاف کی جانب سے بھی ہے اور حکومت کی جانب سے بھی ۔ بلکہ خود صدر مملکت نے اس کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اپنی کتاب "فرینڈز ناٹ ماسٹرز" میں اس بارہ میں بعض امور کی نشاندہی کی ہے جن پر موجودہ نظام حکومت میں فوری طور پر توجہ مبذول کرنا ضروری ہے ۔

جناب والا ۔ قیام پاکستان کے بعد ہر حکومت نے تعلیمی کمیشن مقرر کئے اور سب سے پہلا تعلیمی کمیشن نومبر ۱۹۴۷ء میں قائم کیا گیا ۔ اس کمیشن نے چھ سال کے لئے نیشنل ڈیولپمنٹ پلان پیش کی ، جس کا قیام ۱۹۵۲ء میں عمل میں لایا گیا ۔ اس کے بعد جناب والا پہلے پالچ سالہ منصوبہ میں تعلیمی میدان میں کافی ترقی کی گئی ۔ پھر جناب والا ۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں موجودہ حکومت نے ایک لاء کمیشن مقرر کیا اس کے بعد ایک اور کمیشن مقرر کیا گیا ۔ اس کے بعد ایک اور کمیشن طالب علموں کے مسئلہ اور ان کی بہبودی کے لئے مقرر کیا گیا ۔ اس نے اپنی رپورٹ

مرتب کی جو پندرہ باب اور دو سو صفحات پر مشتمل تھی - اس طرح ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۷ء تک تین کمیشنوں کا قیام اور ایک نیشنل ڈیولپمنٹ پلان پر عمل اس چیز کا شاہد ہے کہ جو بھی حکومت یہاں رہی وہ اس چیز کا تقاضا کرتی رہی کہ ہم تعلیمی لائن میں زیادہ سے زیادہ ترقی یافتہ ہوں - لیکن مجھے افسوس سے ایسے اعداد و شمار پیش کرنے پڑتے ہیں اگرچہ میں ان کے لئے کسی کو ملزم نہیں گردانتا جن سے ہماری ترقی کی حوصلہ افزاء رفتار ظاہر نہیں ہوتی - یہ نہایت ہی مصدقہ کتاب سے لئے گئے ہیں - جناب والا - ہماری ۱۰۵ ملین آبادی میں سے ساڑھے چودہ ملین یعنی ۱۷ فیصد خواندہ ہیں ناخواندگی کی سب سے زیادہ شرح دیہات میں ہے - ۱۹۴۷ء میں محکمہ تعلیم کا خرچ ایک فیصد گراس نیشنل پروڈکٹ پر تھا - اگلے دس سالوں میں ۱٫۴ فیصد ہوا اور ۱۹۶۴ء میں ۲٫۶ فیصد ہے ۶۵ - ۱۹۶۴ء میں یہ تعداد دوسو پچاس ملین سے بڑھ کر سات سو تیس ملین ہو گئی - یہ فکر ۱۹۷۰ء میں اگر تین گنا ہوئی تو ہم اپنا نظام تعلیم چلا سکیں گے - یعنی جناب والا - اپنی آمدنی کا ۱٫۴ حصہ جو ہم ۱۹۴۷ء میں تعلیم پر خرچ کرتے تھے - اور ۲٫۶ حصہ جو ہم ۱۹۶۴ء میں خرچ کرتے تھے - اب جناب والا - یہ دو سو پچاس ملین سے بڑھ کر سات سو تیس ملین ہوگا - یعنی تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں یہ کل آمدنی کا آٹھ فیصد کے قریب بن جائیگا - جناب والا - اب آپ اندازہ فرمائیں (مجھے تھوڑے سے اعداد و شمار اور دے دینے دیجئے) کہ ہمارے ملک کے آئین میں پرائمری تعلیم کو عوام کا constitutional right گردانا گیا ہے - ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ جہاں پرائمری تعلیم پڑھے لکھے اور ان پڑھ

لوگوں کے خانہ جات ہیں اس میں بھی انہوں نے غلطی یہ کی ہے کہ ان کی بنیادی تعلیم چوتھی یا چھٹی پاس نہیں لی گئی ہے بلکہ جو شخص بھی پڑھنا لکھنا جانتا تھا اس کو انہوں نے educated گردانا ہے۔ جو اعداد و شمار ہیں ان میں پانچ سال سے نو سال تک جانے والے بچے ہیں یا جو صحیح عمر میں پرائمری سکولوں کو join کرتے ہیں ان کی تعداد ۱۰۶۷ تھی جبکہ over-all تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد ۱۹۶۲ فیصد ہے۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ لوگوں کی یہ تانی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کریں وہاں ہمارے سکولوں کی تعداد ۱۹۶۰ء تا ۱۹۶۵ء میں دو ملین تھی اس میں دو ملین اضافہ ہوا اور ۱۹۷۰ء میں مزید ۷۰ فیصد کا اضافہ ہوا۔ یہ جو اعداد و شمار میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اس وقت ہمارے teacher producing سکول جو ہیں (میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں میں اس موضوع کو جلد ختم کئے دیتا ہوں۔ میں پاکستان کی تعداد دے رہا ہوں) ان میں محض تین ہزار طالب علم ہیں جو آنے والے سالوں میں استاد بنیں گے۔ اس کے بعد ۶۵-۱۹۶۴ء میں ہماری adult education جس کے لئے نظام بنیادی جمہوریت نے پروویژن کی ہے کہ ہماری میونسپل کارپوریشن نے میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کے تحت adult education کو لازمی قرار دیا ہے اور ۱۹۶۷ء تک ان سکولوں کی تعداد ۵۳۳ تھی اور ان میں صرف ۱۲ ہزار ۶۰۰ adult اشخاص تعلیم پاتے تھے۔ یہ ہمارے اعداد و شمار اور مسائل ہیں جن سے ہم دو چار ہیں۔ اگرچہ یہ document پچھلے سیشن میں بھی پڑھا تھا لیکن وقت کم ہونے کے باعث اس پر بحث نہ ہو سکی۔ یہ ایک نہایت ہی زرین document ہے۔

یہ سنٹرل ایجوکیشن سیکرٹری مسٹر قدرت اللہ شہاب کی سٹیٹمنٹ ہے - میں اس کو دوبارہ اس ایوان میں دھرانا چاہتا ہوں - انہوں نے اپنی چھوٹی سی سٹیٹمنٹ میں ان problems کا سارا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے - جو میں نے اعداد و شمار پیش کئے ہیں ان میں ۱۷ فیصد خواندگی ہے اس میں ۹ سال کی عمر کے بچے ۱۰ فیصد کے قریب ہیں جو پرائمری سکولوں میں جاتے ہیں - آپ کے جو adult سکولز ہیں ان کی تعداد کم و بیش پانچ چھ سو کے قریب ہے- اس وقت teachers production institutions میں صرف ۱۳ ہزار اساتذہ ہیں - مسٹر قدرت اللہ شہاب کہتے ہیں :-

"82 lakhs boys and girls were studying in various schools and colleges in two Wings. They include 60 lakh primary schools, 20 lakh secondary schools and 2 lakh college students."

اب آپ اندازہ فرمائیں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ خواندگی ۱۹۶۱ء کی census کو شمار کرتے ہوئے ۱۷ فیصد ہے اس میں وہ تمام لوگ شامل کر دئیے گئے ہیں جو محض پڑھنا لکھنا جانتے ہیں - بلکہ صحیح حالات سیکرٹری ایجوکیشن جو بڑے لائق - قابل اور اہل ذوق ہیں انہوں نے بتائے ہیں - ان کے اعداد و شمار کے مطابق ۸۲ لاکھ لڑکے یا لڑکیاں دونوں صوبوں میں جو مختلف سکولوں میں تعلیم پا رہی ہیں ان میں سے ۶۰ لاکھ پرائمری سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں - ۲۰ لاکھ سیکنڈری کلاسز میں پڑھتے ہیں اور ۲ لاکھ کالجز میں پڑھتے ہیں -آپ ہی فرمائیں کہ یہ اعداد و شمار تعلیم کے اعتبار سے حوصلہ افزا ہیں ؟ کیا ہم ان اعداد و شمار کی روشنی میں یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہمارا ملک خواندگی کے اعتبار سے ایک متمدن ملک ہے یا

یا ہم دیگر مہذب ممالک کے شانہ بشانہ چل سکتے ہیں ؟ انہوں نے نہایت ہی صحیح بات کہی ہے ۔ میں حکومت کے ریونیو پر الزام نہیں دیتا ہوں ۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے کہ حکومت کے ریونیو میں سے تعلیمی تقاضوں کو پورا کیا جا سکے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ :

"The annual expenditure on them amounts to rupees thirty-four crores. Mr. Shahab estimated that during the next fifteen years the number of primary school students will rise to 2½ crores."

اگر آپ نے پرائمری تعلیم کو لازمی قرار دینا ہے تو آپ کے اعداد و شمار ۶۰ لاکھ سے بڑھ کر اڑھائی کروڑ ہو جائیں گے ۔ وہ پھر فرماتے ہیں کہ سیکنڈری ایجوکیشن میں طالب علموں کی تعداد ۲۰ لاکھ سے ۱ کروڑ ۲۵ لاکھ ہو جائے گی ۔ یعنی پرائمری جماعتوں میں لڑکوں کی تعداد چار گنا ہو گی اور سیکنڈری ایجوکیشن میں طالب علموں کی تعداد چھ گنا ہو جائے گی ۔ کالجوں کے متعلق نا معلوم انہوں نے کیوں اعداد و شمار نہیں دیئے بہر حال وہ کہتے ہیں کہ اس کے لئے ۱۴۸ کروڑ روپیہ کی ضرورت ہو گی ۔ وہ کہتے ہیں کہ :-

"The total annual expenditure on them would have gone to rupees 148 crores."

یہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے اختتام پر ۱۴۸ کروڑ روپیہ کی پروویژن ہو گی اس کے علاوہ وہ فرماتے ہیں :-

"In addition to that an amount of rupees fifteen crores would be required for new buildings and this he said would be necessary for universities, technical institutions and professional colleges.

Mr. Shahab said that to meet such a huge expenditure, obviously, it was beyond the means of the future Government. He requested the wealthy people who have become rich mainly after Independence and called upon them to step forward. In Lahore alone he could see palatial buildings which appeared to him like mausoleums and could inhibit only soleless people. All these were the creations of Independence he said. He regretted while wealth was seen flowing in many families no Janki Devi and no Ganga Ram Trusts had been set up. Anjuman-e-Himatyat-e-Islam was the solitary organization and that too was conceived and set up 83 years ago.

He felt that the Planning Commission or semi-Government industrial and commercial organisations should drop their needs and levy such taxes and surcharges on the industrialists to meet this 15 crores of rupees which would be required in the coming 15 years.

اب جناب والا ۔ یہ حالت ہے اور میں نے اپنی بساط کے مطابق ایک نقشہ پیش کر دیا ہے جس میں سارے پاکستان کی تعلیم کی تصویر کھینچ دی ہے ۔ یہ حالات ہیں کہ جن کے لئے میں نے قدرت اللہ شہاب صاحب کی مستند اور قابل تعریف دستاویز سے ان کے ایک بیان کا جائزہ اس ایوان میں لیا ہے کہ ان کے کہنے کے مطابق ہماری ضروریات کیا ہیں ۔

جناب والا ۔ اب میں کمیشن کی رپورٹ کے متعلق عرض کروں گا جو رپورٹ کہ ہمیں وقتاً فوقتاً حاصل ہوتی رہی ۔ ۱۹۵۸ء کی کمیشن کے متعلق جناب صدر مملکت کا جو ارشاد گرامی ہے میں وہ عرض کروں گا اور موجودہ حکمران طبقہ جو کہ اس وقت مغربی پاکستان میں بر سراقتدار ہے ان کو یہ عرض

کروں گا کہ صدر مملکت کے خیالات ہیں اور ان کا جو منشور ہے وہ اس سے کس قدر ہٹ کر کام کر رہے ہیں ۔ صدر مملکت فرماتے ہیں :۔

"At my first conference, two days after the promulgation of Martial Law, I had defined three immediate tasks that would have to be undertaken: namely, land reforms, refugees resettlement, and educational reforms".

جناب والا ۔ زرعی اصلاحات تو حکومت کر چکی ہے یا کم از کم اس حد تک کر چکی ہے کہ جس حد تک وہ کرنا چاہتی تھی ۔ انہوں نے اپنے سیاسی حریفوں کو پچھاڑا ۔ مہاجرین کی آباد کاری میں کافی پیچیدگیاں تھیں اور گذشتہ حکومتیں ان کی آباد کاری نہیں کرسکی تھیں لیکن انہوں نے ان کو کچھ نہ کچھ حد تک ضرور آباد کرلیا ہے۔ اگر چہ اس مسئلے میں کافی پیچیدگیوں کا اضافہ ہوا ہے لیکن اس موجودہ حکومت نے اسکو حل کرنے کی کوشش ضرور کی ہے ۔ اس حکومت نے earnestly تعلیمی اصلاحات کے سلسلے میں صدر مملکت کے ارشاد گرامی کے مطابق مغربی پاکستان میں عمل نہیں کیا ۔ صدر مملکت نے یہ تبصرہ فرمایا ہے ۔ صدر مملکت نے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد دو ماہ کے اندر اندر کمیشن برائے قومی تعلیم ۳۰ دسمبر ۱۹۵۸ء بٹھایا اور اس کمیشن نے آٹھ ماہ میں اپنی رپورٹ پیش کی ۔ اس کمیشن کا term of reference یہ تھا کہ وہ نوجوان لوگوں اور طلباء کے لئے کچھ اس قسم کی اصلاحات کریں کہ جس کے ذریعے طلباء اپنا زیادہ سے زیادہ وقت دلجمعی کے ساتھ اپنی تعلیم میں لگا سکیں ۔ جناب صدر مملکت نے چند دیگر جملے بھی کہے ہیں جن کو میں یہاں پر دہراتا ہوں :۔

"The mother in the nursery, the wife in the home, the teacher in some remote primary school, the doctor in a rural dispensary, the clerk in a small municipal office, the tiller of the soil, and the worker in a factory, each one of them had to be a leader in his or her own line, able to do the job adequately and constructively. What we needed was a sound and sensible system of education to liberate the talent for leadership in every sphere of national life. At the same time, I was clear in my mind that the purpose of educational reform should not be demolish unnecessarily and good or valuable traditions built up over long years."

جناب والا ۔ صدر مملکت کی نظر میں تعلیم کی یہ اہمیت ہے اور ۱۹۶۷ء کے یہ اعداد و شمار ہیں جو کہ میں نے اس کمیشن کے مقرر ہونے کے دس سال بعد ان کی خدمت میں پیش کئے ہیں ۔ مشرقی پاکستان کا حوالہ دینا تو میرے دائرہ اختیار میں نہیں ہے لیکن اس سے آپ اندازہ لگائیے کہ مغربی پاکستان کی حکومت اس معاملے میں کس حد تک بے عمل رہی ہے اور ان کے لئے جو target مقرر کیا گیا تھا وہ انہوں نے حاصل نہیں کیا ۔ اب میں اس کمیشن کی سفارشات کا ایک پیرا پڑھے دیتا ہوں :۔

"The Commission formulated a Plan which was aimed at raising academic standards, at encouraging the bright, and not only the rich, child, and at solving, through education, the problems of mutual ignorance and suspicion between the two wings of the country and between the peoples of different language background."

یہ تھی کمیشن کی سفارش اور اس کی دوسری سفارش یہ تھی :۔

"To improve the qualification of teachers already in service, and as part of a permanent progr-

amme through which college teachers could bring their knowledge up todate and acquaint themselves with new and improved techniques and to stimulate their thinking, the Commission recommended that a series of summer courses be instituted to cover various academic discipline in each course."

اور اس کی تیسری سفارش یہ تھی کہ فنی مہارت پیدا کروائی جائے ۔ میں وہ پیراگراف بھی پڑھے دیتا ہوں :۔

"Regarding secondary education, the Commission pointed out that the nation-building needs required a large number of people with a variety of technical skills relating to industry, commerce, and agriculture and that the new State required men of great integrity, patriotism, and dedication to the ideals of service. The secondary schools programme in the past had paid little attention to these matters and in fact, their tradition of aiming at a literary, or arts, education had been so strong that resistance to any change had frustrated all previous attempts at reform. The main emphasis of the secondary school programme had been on the preparation of the students for joining the universities, only but industries as well."

تو اس ۱۹۵۸ء کے کمیشن کی یہ تین سفارشات میں نے پڑھی ہیں کہ اساتذہ کے معیار کو زیادہ بلند کرنا اور بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن سے فارغ التحصیل ہونے پر طلباء کو صنعتوں میں زیادہ سے زیادہ کھپانا بلکہ ان کو فنی تعلیم کی طرف مائل کرنا اور ان کو مزدور بننا سکھانا یعنی ان میں کلرک پیدا کرنے کی بجائے ان کو فنی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دینا یعنی وہ ایف ۔ اے یا بی ۔ اے پاس کرنے کے بعد فنی تعلیم حاصل کرکے کسی فیکٹری یا بڑی انڈسٹری میں بطور اپرینٹس داخل ہوں ۔ لیکن میں یہ عرض

کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت ان تینوں سفارشات پر عمل کرنے سے قاصر رہی ہے ۔ میں وزیر تعلیم سے معذرت چاہتے ہوئے عرض کروں گا کہ آخر وزیر تعلیم جادوگر نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے پاس کوئی جادو کی چھڑی ہے ۔ یہ نہایت اہم معاملہ ہے اور اس کمیشن کی اگلی سفارش بھی میں پڑھے دیتا ہوں :-

> "As for primary education, the Commission was of the view that economic development would require for its rapid achievement a generally literate population who would be able to understand and apply the new discoveries of improved technical and agricultural practices, and who could, as in any democratic system, understand local and national issues and could choose wisely from among alternative candidates and courses of action."

یعنی اس کے تحت وہ یہ کہتے ہیں کہ موجودہ نصاب بالکل ناقص ہے اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے طالب علم میں مزدوری یا صنعت کی جانب توجہ کرنے کا رجحان پیدا ہو سکے ۔ میں اس معاملے میں کافی پیچھے رہ گیا ہوں اور مجھے کبھی کسی بیرونی ملک میں جانے کا اتفاق نہیں ہوا لیکن مجھے اپنے کسی عزیز کے ایک بچے سے ملاقات کا موقع ملا کہ جس کی پیدائش ہی ولایت میں ہوئی اور جو اس وقت چیفس کالج میں ہے ۔ وہ لڑکا کہہ رہا تھا کہ ہمیں پاکستان میں بڑی دقت ہے ۔ لیکن ولایت میں ہمارے پاس جو پیسہ تھا ہم اس کو invest کرکے پیسہ کما سکتے تھے اور میں اپنے تعلیمی اخراجات اخبارات کی فروخت سے پورا کرتا تھا ۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ آپ کے والد کے ولایت میں پانچ

ہوٹل ہیں ان کی کافی آمدنی ہے تو پھر آپ کیوں مشقت کرتے تھے تو اس نے مجھے سیدھا سا جواب دیا کہ ہم خواہ کسی عمر کے ہوں ہمیں اپنی عمر کے مطابق کوئی پیشہ اختیار کرنا پڑتا ہے ہمارے لئے ممکن ہی نہیں کہ ہم فارغ رہ سکیں اور ہم موقعہ سے فائدہ اٹھا کر بوجھ نہیں بننا چاہتے ۔ اپنی تعلیم سے فارغ ہوکر فالتو وقت میں کوئی مصروفیت ڈھونڈ لیتے ہیں اور اپنے اخراجات پورے کرتے ہیں ۔ اور وہ "Chief" یعنی لارڈ کہہ رہا تھا کہ ہم ان سکولوں میں تعلیم مکمل ہی نہیں کر سکتے جس جگہ ہمیں فرصت کے اوقات میں کوئی کام نہ مل جائے ۔

جناب والا ۔ اگلی جو ان کی سفارش ہے وہ بہت ہی ضروری ہے وہ کہتے ہیں کہ :-

> "The major objective of the educational reforms really was to prepare our people for sharing the burden of developing their country and defending it. It is going to be a slow process, but I would like to believe that we have made a start in this respect (direction)....."

اب اس کے بعد میں اس رپورٹ کو جلدی پڑھتا ہوں ۔ کیونکہ میرے پاس اور بہت سی باتیں ہیں ۔ جناب والا ۔ اب جناب صدر مملکت کا ایک پیرا پڑھنا چاہتا ہوں ۔ کمیشن کی رپورٹ ہے ۔ وہاں صدر مملکت کے متعلق fit in کروا کر ان کو ٹائپ کروایا ہے ۔ اس پر کمیشن نے کہا کہ یہ ایک بڑی hindrance ہے ۔ جناب صدر نے اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے ۔ جناب صدر کا جو تبصرہ ہے "Friends Not Masters" میں وہ پڑھتا ہوں :-

"The language problem has been a major hindrance in the development of a sound and uniform educational system in the country. The Commission advocated teaching through both the national languages, Bengali and Urdu, and referred also to the question of the two scrips but did not go into the difficulties which teaching in two languages and two scrips presents to a developing society seeking to build itself into a unified community professing a common ideology and committed to a common destiny. The language problem has to be viewed essentially as an academic and scientific problem. Unfortunately it has become a highly explosive political issue and the result is that one one wishes to talk about it for fear of being misunderstood. The intellectuals who should have been vitally interested in the matter have remained on the touch-line lacking the moral courage to face up to the problem. Their attitude has been to leave it to the political leaders to come up with some solution and face the odium, so that they may be able to sit back in comfort and criticize whatever solution is offered"

جناب والا ۔ میں معافی مانگتے ہوئے جناب صدر مملکت کی خدمت میں یہ گذارش کرتا ہوں ۔ کہ یہ جو language کا مسئلہ ہے یہ ان کا خود پیدا کردہ ہے ۔ ۱۹۶۲ء کی Constitution سے یہ واضح طور پر languages کا فیصلہ لے سکتے تو ہے لازماً ہماری دو ہی languages ہوں گی پاکستان میں اردو اور مشرقی پاکستان میں بنگالی ۔ لیکن یہ languages کا مسئلہ انہوں نے اغلباً ۷۲ - ۱۹۷۱ء تک کے لئے معرض التواء میں رکھا ہے ۔ انگریزی کو re-place کرنے کے لئے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ موجودہ حکومت نے ۱۰ سال میں languages کے لئے کوئی قابل قدر کام نہیں کیا ۔

جناب والا ۔ یہ انگریزی تعلیم ہمیں اس حکومت اور دور غلامی کی یاد دلاتی ہے جو کہ آج سے ۲۰ سال پہلے اس ملک میں قائم تھی ۔ جناب والا ۔ میں کمیشن کی ایک realistic قسم کی رپورٹ پڑھتا ہوں :-

"The present defects of our secondary school system are well known, but it will be useful to summarize them here as the starting point for the reforms we propose :

(a) It has mainly served the purpose of training civil servants and office workers, with completion of the school course as the passport to government service."

جناب والا ۔ کتنی خوبصورت انگریزی ہے ۔ realistic پکچر ہے کہ وہ کہتے ہیں :-

"It is only a passport to the government service.

Designed along these lines, the curriculum was over-loaded with literary subjects."

پھر وہ کہتے ہیں کہ :-

"(b) When in this century our society underwent a rapid series of changes, our schools remained static, isolated from the social, economic and industrial evolution around them, and failed to meet contemporary demands."

پھر آگے وہ کہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کیا ہی پیارے الفاظ میں انہوں نے تبصرہ کیا ہے ۔ کہ ملک میں انقلاب آ گیا ۔ صنعتی انقلاب آیا ۔ سیاسی انقلاب آیا ۔ لیکن تعلیم میں جمود رہا ۔

تعلیم وہیں کی وہی رہی ۔ نظام تعلیم میں کوئی انقلاب نہیں آیا ۔

جناب والا ۔ وہ کہتے ہیں :۔

"When in this century our society underwent a rapid series of changes, our schools remained static, isolated from the social, economic and industrial evolution around them, and failed to meet contemporary demands. The main weakness of our secondary education is the absence of full opportunities for training in technical and other vocational subjects and its inflexibility and lack of diversification, which fails to correspond to social needs and individual aptitudes and interests."

جناب والا ۔ اس کے بعد پیرا (سی) میں وہ کہتے ہیں کہ :۔

"Matriculation has come to be regarded as the qualification for the University admission and not as a terminal examation. The result is that the schools have become increasingly dominated by universal requirements despite the fact that most children drop out at points along the secondary school route and never enter a University."

جناب والا ۔ اب یہ دیکھئے کہ کتنی معنی خیز بات ہے کہ وہ کہتے ہیں ۔ کہ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ پھر فرسٹ ایئر میں admission مل جائے ۔ وہ کہتے ہیں کہ اس نصاب کو terminal نہیں بنایا گیا ۔ یعنی ان کا مقصد ہے کہ اگر پرائمری کے بعد ہائی سیکنڈری ایجوکیشن حاصل کرنی ہے تو وہ terminal ہو ۔ ۔ ۔ ۔

جناب والا ۔ industries میں ترقی ہو گئی سوشل حالات بدل گئے ہیں لیکن نظام تعلیم پر جمود ویسے ہی طاری ہے ۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے :۔

"The prevailing teaching methods, can only be described as the mechanical communication of theoretical book learning to the reluctant children. Too much stress is laid on modernization and far too little on initiative, independence of thought, habits of industry, and imaginative use of knowledge and self-reliance."

یعنی جناب والا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچوں پر گدھے کی طرح کتابیں لاد دی جائیں لیکن ان کے character کو develop کرنے کے لئے یا یہ کہ وہ صنعت کاری کی طرف رجوع کریں اس میں یہ چیز lack کرتی ہے ۔ یہاں میرا حکومت کے ساتھ بنیادی اختلاف ہے ۔ خواجہ صاحب نے ذکر کیا تھا ۔ یہاں پر جواب دیئے گئے اور پھر جواب الجواب چلتے رہے ۔ میں نے دیکھا کہ اس بحث کا معیار بڑا بلند رہا ہے ۔ اگرچہ مجھے بولنے کا کم موقع ملا ہے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ بڑی اچھی بحث رہی ہے ۔ اور مجھے اس پر فخر ہے ۔ میرا جو حکومت سے بنیادی اختلاف ہے وہ یہ ہے جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا تھا یہاں ایک سیاسی مخالف اخبار ہے ۔ اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ حکومت کی imagination کے مطابق شاید مخالف ہو میری مراد "نوائے وقت" سے ہے ۔ دراصل وہ مخالف اخبار نہیں وہ ایک اعتدال پسند اخبار ہے یا وہ اخبار نہیں بلکہ ایک مکتبہ فکر ہے ۔ وہ ہر چیز کو constructive نقطہ نظر سے دیکھتا ہے ۔ میرے جیسا اس طرح دیکھنے والا شخص بعض اوقات آپ کی تعریف کرتا ہے اور بعض اوقات پھول کی بجائے پتھر پھینکتا ہے ۔ میں نے زیادہ تعداد میں پتھروں سے کام لیا ہے ۔ میں وہ بات کرتا ہوں کہ جو میرے ذہن اور میری نیت کے مطابق constructive

ہو ۔ اگر بچے میٹرک کے terminal تک پہنچیں گے تو ان کی سوشل اور political development کیسے ہوگی جب تک آپ ان کو independent رسائل اور اخبارات نہیں دیں گے ۔ کیا آپکو معلوم ہے کہ اسکے دور رس نتائج کیا ہیں ۔ اسکے نتائج یہ ہیں کہ آپکے سکولوں کی لائبریریوں میں جو political development کے مواقع تھے یا برے اور اچھے میں تمیز کر سکنے کی spirit یا energy یا instinct ہے وہ مردہ ہو جائے گی ۔ مملکت کے قیام اور قوم کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت کا ساوک عدل پر ہونا چاہئے ۔ آبوزیشن کے اخبارات کا داخلہ ہر جگہ ہونا چاہئے ۔ میں اس سے بھی ایک قدم آگے جاتا ہوں ۔ حکومت نے جیسی بھی لنگڑی لولی (معاف کیجئے پنجابی زبان کے الفاظ ہیں) لیکن ان سے اظہار خیال بہتر طور پر ہوتا ہے) بنیادی جمہوریت رائج کی ہے اس پر کروڑوں روپیہ خرچ کئے جا رہے ہیں ۔ اسمبلی پر تقریباً ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوا ہے ۸۱ آرڈیننس تھے جو اب غالباً ۹۰ ہو گئے ہیں یا کوئی سات آٹھ بل پاس ہوئے ہیں اور باقی کو صرف introduce کیا گیا ہے ۵۰ تو اس اسمبلی میں نہیں آ سکے ۔ آپ نے متمدن ممالک سے رابطہ رکھنے کے لئے ایک کروڑ روپیہ اڑھائی سال میں خرچ کیا ہے ۔ اور ڈیپارٹمنٹ کے قوانین میں ۵۰ ترامیم کی گئی ہیں ۔ یعنی دو لاکھ روپیہ ایک ترمیم پر خرچ آیا ہے ۔ اگر ۱۰۰ فیصد آزاد اخبارات کی تعداد ہو جائے یا تین یا چار اخبارات ایک category کے ہوں تو مناسب ہے ۔ میں نے بات برسبیل تذکرہ کی ہے ۔ معافی چاہتا ہوں ۔ پرائمری تعلیم کے لئے ایک long term objec- tive ہونا چاہئے تاکہ تمام بچوں کے لئے free & compulsory educa-

tion ہو سکے ۔ اس سلسلہ میں میں یہ عرض کروں گا کہ یہ تو ہمارے بنیادی مسائل ہیں اور ان سے موجودہ حکومت سے قبل کی حکومتوں نے اتفاق کیا ہے ۔ جن سے پریذیڈنٹ صاحب نے بھی اتفاق کیا ہے اور مارشل لاء کے نفاذ سے دو ماہ کے اندر کمیشن نے رپورٹ دی تھی ۔ اس کے بعد ۱۹۶۴ء میں طلباء کی بہبود کے مسائل کے لئے مرکزی حکومت نے کمیشن قائم کیا اور پھر حمود الرحمن کمیشن رپورٹ کو تین مرکزی وزراء کے حوالے کر دیا ۔ مجھے شکوہ یہ ہے کہ اس رپورٹ کو نومبر ۱۹۶۵ء میں صدر مملکت کے سامنے پیش کیا گیا ۔ اس کو سارا نہیں اپنایا جس جس حصہ کو اپنایا ہے ان حصوں کی تعداد بہت کم ہے ۔ جناب والا ۔ اس رپورٹ کا پس منظر جو تھا ۔ اس وقت ملک میں خوش نصیبی ہے میں سمجھتا ہوں کہ گذشتہ پندرہ ماہ میں کوئی ایسا سنگین واقعہ نہیں ہوا لیکن اس سے قبل جناب والا ۔ یہ انتظامیہ کا روز مرہ ہو چکا تھا کہ لڑکوں نے اگر کوئی جلوس نکالا تو اس کو teargas کیا جاتا تھا اور ان پر لاٹھیاں برسائی جاتیں اور ان پر گولیاں چلائی جاتی تھیں اور بچے اگر اٹھتے تھے تو کسی burning topic پر اٹھتے تھے مثلاً کسی ملک کی جانب سے پاکستان کے ساتھ کوئی ایسی زیادتی ہوئی ہے تو وہ اٹھ کھڑے ہوتے تھے ۔ اگر وہ سمجھتے تھے کہ کوئی ایسا ناانوس ملکہ ایسی باتیں کر رہا ہے جو ہمارے لئے باعث نقصان ہے تو وہ اٹھ کھڑے ہوتے تو ان پر گولیاں چلائی گئیں ۔ ایسے معاملات میں بچوں کی اس ذہنیت کو ختم کرنے کے لئے کمیشن نے حکومت کے سامنے رپورٹ لکھی لیکن اس میں کچھ ایسے مسائل بھی تھے جن سے بچوں کو

آزادی ملتی تھی تو جناب والا ۔ انہوں نے اس رپورٹ کو سرد خانے میں رکھ دیا ۔

اب جناب مجھے ان کی یونیورسٹی اور بورڈ کی غیر جمہوری تشکیل پر گذارش کرنی ہے ۔ بورڈ اور سیکنڈری ایجوکیشن پر یا امتحانات کے سلسلے میں جو باتیں ہیں ان پر میں کچھ گفتگو نہیں کروں گا ۔ یہ معمولی قسم کے واقعات ہیں مگر میں کچھ گہرے مسائل کی طرف جاتا ہوں اور گہرے مسائل ہمارے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری مغربی پاکستان کی اسمبلی میں جو لائبریری ہے اس میں ایک Yellow Book ہے جس میں تمام کے تمام یونیورسٹی آرڈیننس کو یکجا کرکے رکھا گیا ہے اس کتاب میں میں نے دیکھا ہے کہ یونیورسٹی آرڈیننس میں بہت سی ترامیم آئی ہیں ۔ میں نے بحیثیت ایک نوارد ممبر کے اس کتاب میں ایک عجیب و غریب ترمیم دیکھی ۔ اس وقت آپوزیشن آرڈیننس کا بائیکاٹ کئے ہوئے تھی کیونکہ آرڈیننس کے ڈسکشن پر بڑی restrictions تھیں ۔ جناب والا ۔ اس میں دفعہ ۱۳ ۔ یا ۱۴ ۔ میں ایک ترمیم کی گئی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے آپ نے وائس چانسلر کی بڑی تضحیک و تذلیل کی ہے جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ دونوں صوبوں میں جو گورنر ہوتے ہیں وہ یونیورسٹیوں کے چانسلر مقرر کئے جاتے ہیں اور یہی سسٹم تمام دوسرے ممالک میں بھی ہے تو ہمارے گورنر بیک جنبش قلم کوئی show cause نوٹس دینے والس چانسلر کو جب چاہیں نکال سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ ہمارے یونیورسٹی کے ملازمین میں چپراسی یا ایک لائبریرین یا اسسٹنٹ لائبریرین کو ملازمت سے نکالنے کے لئے کچھ قوانین موجود ہیں لیکن وائس چانسلر کو بیک جنبش قلم نکال دیا جائے گا ۔ جناب والا ۔ ۱۹۵۴ء میں جو ہمارے پنجاب یونیورسٹی کے قواعد تھے ان کا اور ہندوستان میں جتنی یونیورسٹیاں تھیں ان کے قواعد کا مطالعہ نہیں کیا گیا اور ان میں جتنی باڈیز تھیں مثلاً یونیورسٹی سنڈیکیٹ اور دوسری باڈیز یا faculties اور وہ کمیٹیاں جن کے ذمے ایگزیکٹو functions تھے جسے آسان زبان میں یونیورسٹی کی ایگزیکٹو کونسل کہہ لیجئے ان کا مطالعہ کیا گیا ۔ جناب والا ۔ مارشل لاء سے پہلے رجسٹرڈ گریجویٹ جن کی تعداد پنجاب میں ۵ ۔ یا ۶ ۔ ہزار تھی وہ اپنا ووٹ بذریعہ ڈاک بھیجتے ہیں اور رجسٹرڈ بیلٹ کے ذریعہ پنجاب یونیورسٹی اور دیگر یونیورسٹیوں کے لئے کونسل کا قیام عمل میں آتا تھا اور وہ اعلیٰ اختیارات رکھنے والی کونسل ہوتی تھی ۔ اور وہ کونسل تمام یونیورسٹی کے ایگزیکٹو functions کو چلاتی تھی ۔ اب آپ اندازہ فرمائیے کہ یہ حق بورڈ میں ایک حد تک رائج تھا ۔ لیکن جناب والا ۔ اب ہمارے گورنر یا چانسلر تمام کی تمام سنڈیکیٹ کے ارکان اور دیگر ارکان اور faculties کو نامزد کرتے ہیں یہ درست ہے کہ ان کا بھی ایک sphere ہے کہ وہ تمام ہیڈ ماسٹروں یا تمام Principals میں سے nomination کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ تینوں تعلیمی کمیشنوں نے سفارشات کی ہیں کہ یونیورسٹیز کو زیادہ سے زیادہ خود مختار قرار دیا جائے لیکن ان کی سفارشات پر عمل کرنے کی بجائے یونیورسٹی کے بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن پر محض صوبے

کے حاکم اعلیٰ کو جو عام طور پر چانسلر ہوتا ہے اس کا حاکم بنا دیا گیا ہے اور بورڈ کو اس کا غلام بنا کر رکھ دیا گیا ہے اب آپ اندازہ فرمائیے کہ کوئی حکومت بھی آئے خواہ وہ پرانے سیاستدانوں کی حکومت ہو خواہ وہ موجودہ سیاست دانوں کی حکومت ہو وہ جو بھی nomination کرے گی nomination کے معاملہ میں دیانتداری نہیں برتے گی اس کو بھی اچھے افراد نظر نہ آئیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ nomination میں یہ یونیورسٹیوں اور بورڈ کے جو ادارے ہیں ان کو autonomous ہونا چاہئے ان میں داخل نہیں ہونا چاہئے ان کا اپنا فریم ورک ہونا چاہئے جن میں اچھے لوگ اور پڑھے لکھے لوگ ہونا چاہئیں جو تعمیری باتیں کریں لیکن ہماری حکومت نے اس میں سیاست کو داخل کر دیا انہوں نے سنڈیکیٹ باڈیز میں اپنے افراد کا nomination رائج کر دیا ہے۔ اب جناب والا ۔ میں اپنے دو نکات پر عرض کروں گا ۔ پہلا نکتہ میرا یہ ہے کہ پیسک ڈیما کریسی کے سسٹم کو یونیورسٹی یونین میں داخل کر دیا گیا ہے یعنی طلباء کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ یونین کے انتخابات براہ راست کر سکیں ان کو وہاں بھی بالواسطہ سسٹم سے انتخاب کرنا ہو گا ۔ اس سسٹم کو چانسلر نے پنجاب یونیورسٹی میں کم سے کم جیسا کہ اخبارات میں آیا تھا رائج کر دیا ہے ۔ گذشتہ دنوں ہم نے اس پر ایڈجورنمنٹ موشن بھی دیا تھا کہ اس طرح سے وہ طلباء کی یونین پر مکمل طور پر قابض ہو جائیں ۔ جناب والا ۔ ان سٹوڈنٹس یونین کی نشو و نما ایک آزادانہ ماحول میں ہونی چاہئے ۔ سٹوڈنٹس کی وہ تنظیم ہے جس نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں حکومت کے

ساتھ تعاون کرکے یہ بات ثابت کر دی کہ وہ محب وطن ہیں انہوں نے گولہ بارود کی ترسیل اور ملک کی حفاظت اور اس کے دفاع میں پورا پورا حصہ لیا اور تعاون کیا ۔ ان کے اپنے social contacts ہیں ان کا اپنا نصب العین ہے وہ ایک ایسا طبقہ ہے جو کہ آزادانہ ماحول میں اپنی قوم کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے تو سٹوڈنٹس میں indirect elections جاری کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ فعل نہایت برا فعل ہے ۔ حکومت اس چیز کی کیوں حمایت کرتی ہے ۔ اس وقت ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت ۲۰ اشخاص مغربی پاکستان میں جناب والا ۔ نظر بند ہیں اور یہ اعداد و شمار میں نے سٹرل اسمبلی کے مباحثات میں سے لئے ہیں اور وہ ۲۰ افراد میں سمجھتا ہوں کہ وہ طالب علم ہی ہیں ۔ تو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے جواز میں یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ ہم غیر ملکی جاسوسوں کے لئے یہ قانون بنا رہے ہیں لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو مجھ سے اور آپ سے زیادہ محب وطن ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ طالب علموں پر ان قوانین کا برتنا حد درجے کی زیادتی ہے ۔ جناب والا ۔ اب میں صرف ایک اور پوائنٹ لینا چاہتا ہوں اور جناب والا ۔ میں اس کا بھی شکوہ کرتا ہوں کہ ہماری حکومت نے اسلامی یونیورسٹیوں کے قائم کرنے کے سلسلے میں خاطر خواہ کام نہیں کیا ۔ بہاول پور ایک ایسی یونیورسٹی قائم کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا جناب والا ۔ یہ دراصل ذہنی طور پر اور بنیادی طور پر اس بات پر اعتبار نہیں کرتے ہیں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو عرض کروں ۔ انہوں نے اینگلو اورینٹیل اسلامیات کی طرز پر نصاب

کو رائج کیا ہے اور حقیقت میں وہ نصاب اسلام پر مبنی نہیں ہے گو انہوں نے اسلامی یونیورسٹی کے قیام کے لئے تگ و دو کی ہے ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ بھی گذارش کرنی ہے اور میں صرف یہ آخری پوائنٹ عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے میڈیکل اور انجینئرنگ کالجوں میں داخلوں کا ایک سخت پرابلم ہے ۔ عام طور پر فرسٹ ڈویژن کے طالب علم ان کالجوں میں داخل ہوتے ہیں ۔ بہت سخت مقابلہ ہوتا ہے ۔ سابقہ وائس چانسلر نے یہ کہا تھا کہ انہوں نے ۱۵ طالب علم جو کہ سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژن کے تھے محض سپورٹس basis پر لئے گئے ہیں ۔ ایک کو Swimming کی وجہ سے لینا جانا تھا اور جب اس کا تیراکی کا ٹیسٹ ہوا تو وہ ڈوب جانے لگا تھا ۔ جناب والا ۔ میری یہ گذارش ہے کہ آپ سختی سے merits کا خیال فرمائیں اگر کوئی انٹرنیشنل شہرت کا لڑکا ہو تو اس کو لے لیں اور میں سب سے بڑا حامی اس بات کا ہوں کہ آپ میڈیکل اور انجینئرنگ کالجوں میں جو پسماندہ ریجنوں کا کوٹہ ہے اس کو بڑھائیں اور چار گنا دیں اور قابلیت کے اعتبار سے داخلے ہوں ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد مجھے صرف ایک گذارش کرلی ہے کیونکہ میں اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہوں ۔ میں مغربی پاکستان کی حکومت پر یہ الزام لگاتا ہوں کہ وہ پچھلے دس سالوں میں ملکی ترقی کا دعویٰ تو کرتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ۔ میں جناب والا ۔ زیادہ اعداد و شمار میں نہیں جانا چاہتا کہ فلاں جگہہ کتنے سکول ہیں کتنے کالج ہیں یا یہ کہ ان کو بڑھا دیا جائے میں اس چیز کو کوئی اہمیت نہیں دیتا میں جناب والا ۔ ایک قسم کی بنیادی تبدیلی چاہتا ہوں اور جہاں آپ نے سکولوں اور کالجوں کی تعداد میں اضافہ کرنا ہے وہاں میری یہ بھی

گذارش ہے کہ تربیت یافتہ ٹیچرز میں بھی اضافہ کرنا ہوگا ۔ آپ terminal مقرر کر دیں ۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جونہی کسی کی مالی حالت خراب ہو جائے وہ تعلیم کو چھوڑ دیتا ہے ۔ آپکے terminal ایسے ہونے چاہئیں جس کے بعد آپکے بچوں کو تجارت اور انڈسٹری میں رغبت ہو ۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت صدر مملکت کے ارشادات گرامی کے باوجود بنیادی تبدیلیاں کرنے سے قاصر رہی ہے ۔ نیشنل زبان کا جو مسئلہ ہے آپ اس کو ۱۹۷۲ء تک التواء میں نہ رکھیں بلکہ جب آپکے آئین میں بھی اس قدر ترامیم ہو چکی ہیں آپ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی ٹھوس لائحہ عمل اختیار کریں ۔ شکریہ ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ مسئلہ تعلیم ایک ایسا موضوع ہے جسے قومی سطح پر حل کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس پر بحث کرتے ہوئے آپوزیشن کے نقطہ نظر کو یا حکومت کے نقطہ نظر کو خصوصیت سے اس وقت project نہیں کرنا چاہئے ۔ میں اسی خیال spirit اور کے تحت اس وقت محض نکتہ چینی کی غرض سے نہیں بلکہ ایک پاکستانی کی حیثیت سے اس صوبے کے اہم ترین مسائل پر جن میں تعلیم بھی ہے اپنے خیالات کا اظہار کروں گا ۔ جناب والا ۔ نبی اکرم کی حدیث ہے ۔

اطلبوا العلم ولو کان بالصین

عرب سے اگر چین تک چل کر بھی آپکو علم مل سکے تو بھی حاصل کیا جائے ۔ کتنی شدید تاکید ہے ۔ جہاں تک علم و حکمت کا تعلق ہے قرآن

مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رب کریم کی صفت ہے ۔ ہمارے مذہب کی رو سے ہمیں بار بار یہ تلقین کی گئی ہے کہ ہر فرد علم حاصل کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ۔ علم کے حصول کی بار بار تاکید کی گئی ہے اور جب تک مسلمان اس تلقین پر عمل کرتے رہے انہوں نے ابی سینا ، فارابی ۔ ابن رشد ۔ سہروردی اور ابن عربی جیسی شخصیتیں پیدا کیں جو علم و حکمت کے آسمان پر ستارے اور چاند بن کر چمکے اس کے بعد جب ہم نے اپنے مذہب کی تلقین کو فراموش کر دیا تو ہم جو اقوام عالم کے استاد تھے جنہوں نے علم کے ہر شعبہ میں اقوام عالم کو درس دیا صدیوں تک یورپ جن کی تصانیف کو پڑھ کر اپنے علم میں اضافہ کرتا رہا جن کی تصانیف صدیوں تک یورپ کی یونیورسٹیوں میں درسی نصاب میں شامل رہیں جن کی یونیورسٹیاں قرطبہ میں ہوں یا بغداد میں ۔ قیروان میں ہوں یا دمشق میں علم و حکمت کی شمع روشن کرتی رہیں ۔ لیکن جب ہم نے اس تعلیم سے روکشی کی تو ہمارے شاگرد ہمارے استاد بن گئے حتیٰ کہ ہم یہ بھی بھول گئے کہ ہمیں کسی علم و فن میں کوئی ملکہ حاصل تھا ۔ یہ دور انحطاط کا دور تھا ۔ اس دور میں سے ہندستانی مسلمان گزر رہے تھے ۔ جب یہاں انگریز حکمران آئے تو لاڈ میکالے نے اپنے مشہور منٹس میں یہ لکھا کہ یہاں ایسا نظام تعلیم رائج کیا جائے کہ جس سے اس برصغیر کے نوجوانوں کو ۔ اگرچہ یہ رنگ کے سیاہ ہیں ان کو ذہنی طور پر انگریز بنا دیا جائے یہ انگریزوں کی طرح اٹھیں ۔ بیٹھیں ۔ انگریزی ان کا ذریعہ تعلیم ہو ۔ نتیجہ جو ہونا چاہئے تھا وہی نکلا ۔ ہم انگریزوں کے لئے کارک اور چھوٹے موٹے ایڈمنسٹریٹر مہیا کئے ۔ اس سے زیادہ ہماری تعلیم کا منتہائے مقصود کچھ نہ تھا ۔ پھر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قائد اعظم کی قیادت میں مسلمانان ہند نے آزادی کے لئے جد و جہد کی اور اس میں کامیاب ہوئے ۔ آج ہمیں آزاد ہوئے تقریباً اکیس سال ہو گئے ہیں لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ تعلیم کے میدان میں ہماری ڈگر اب بھی وہی ہے ۔ اگرچہ بارہا ہم نے اپنی منزل متعین کی ہے ۔ لیکن ان منزلوں کی طرف اگر ہمارے قدم اٹھ رہے ہیں تو اتنے سست ہیں کہ منزل دن بدن دور ہوتی جا رہی ہے ۔

جناب والا ۔ اس موقع پر میں ایک اور بات اس موضوع کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں ایک زمانہ تھا جب دنیا بھر میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ تعلیم انسان کے لئے اچھی چیز ہے ۔ تعلیم انسان کا زیور ہے ۔ لیکن حکومت کا تصور یہ ہوتا تھا کہ محکمہ تعلیم ایک رفاہی ادارہ یا محکمہ ہے جس پر جو کچھ صرف کیا جائے گا اس میں سے واپس کچھ نہیں ہو گا اس کی واپسی کچھ نہیں ہو گی جیسا کہ دوسرے محکموں مثلاً بجلی کے کارخانے لگانے سے یا کوئی نہر کھودنے سے منافع حاصل ہوتا ہے ۔ تعلیم پر اخراجات کے متعلق یہ تصور تھا کہ یہ غیر پیداواری ہے لیکن وہ زمانہ گزر گیا ۔ اب باہر کی دنیا ہی میں نہیں بلکہ اپنے ملک میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں بھی یہ تصور پیدا ہو رہا ہے کہ تعلیم پر روپیہ صرف کرنا غیر پیداواری نہیں ہے بلکہ یہ پیداواری ہے ۔ ایک طرف جیسا کہ میں نے عرض کیا مذہبی نقطہ نظر سے اور دوسری طرف معیشت کے اعتبار سے ہمارے لئے اور کوئی راستہ نہیں ۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ملک کی ترقی ہو تو اس کے لئے تعلیم لازمی ہے ۔ تو پھر میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہم نے گذشتہ اکیس سال کے دوران

تعلیم سے یہ توجہی کیوں برتی ۔ جناب والا ۔ ہمارے موجودہ یا سابقہ حکمرانوں نے تعلیم کی اہمیت کو قبول نہیں کیا یہی وجہ ہے انہیں جتنی توجہ تعلیم کی طرف دینی چاہئے تھی انہوں نے نہ دی ۔ اس صورت میں ان کی عدم توجہی کی کوئی توجیہ سمجھ سکتا تھا ۔ لیکن ایسا نہیں ۔ میں آپ کی خدمت میں پہلے پنجسالہ منصوبہ کی چند سطور پیش کرتا ہوں ۔ جو کہ اس بات کی دلیل ہے ۔ کہ ہمارے اس زمانہ کے حکمران ۱۹۵۵ء میں اس بات سے پوری طرح آگاہ تھے کہ تعلیم کے بغیر ہم کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکیں گے پہلے پنجسالہ منصوبہ کے صفحہ ۵۳۹ پر یہ فرماتے ہیں :-

"A programme for the improvement and expansion of education is a vital part of the national development Plan. Not only is it necessary to enlarge rapidly the number of trained persons in the country in order to carry out the various development schemes and to provide the specialised and technical services needed to conduct the activities of a progressive nation, but also the provision of educational opportunities is one of the primary goals of a society believing in equality or opportunity and the paramount worth of the individual."

یہی نہیں بلکہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں تعلیم کی ضروریات سے متعلق منصوبہ کے صفحہ ۳۳۷ پر فرماتے ہیں : -

"Upon education falls the supreme task of preserving the national ideals and building up the national character on strong foundations of faith, unity and discipline, without which no nation can aspire to greatness. The essential goals must be to provide an informed leadership, a responsible

citizenry, and trained manpower. It is through the advancement of education alone that these goals can be achieved. No un-educated....."

اس ملک میں معیار ترقی کیا ہے ۔ اس میں آگے بڑھنے کا معیار کیا ہے ۔ دوسرے پلان میں کہا گیا ہے کہ تعلیم کے بغیر آگے نہیں بڑھا جا سکتا البتہ پیچھے تو ہر وقت جایا ہی جا سکتا ہے ۔ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں کہیں اس سے زیادہ زور کے ساتھ اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ تعلیم کے بغیر ہماری ترقی نا ممکن ہے ۔ تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے صفحہ ۱۸۵ پر فرماتے ہیں :-

"No un-educated community has progressed far in the modern world, and no educated community with initiative and leadership has remained backward".

جیسا کہ میں نے اقتباسات آپ کے سامنے پیش کئے ہیں ان میں آپ دیکھیں گے کہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں لگا تار اس بات پر زور دیا جاتا رہا ہے بلکہ اسکی اس بنیاد پر عمارت استوار کی جاتی رہی ہے کہ تعلیم ہمارے لئے لازم ہے ۔ لیکن یہ تو وہ دعاوی تھے ۔ یہ تو وہ مواعید تھے جو ہمارے سابقہ حکمرانوں نے یا موجودہ حکمرانوں نے اس قوم کے ساتھ یا اس ملک کے ساتھ یا اس صوبہ کے ساتھ کئے تھے ۔ ان مواعید کو کس شکل میں پورا کیا گیا ہے اور ان کو کس حد تک پورا کیا گیا ہے ذرا اس کی جانب بھی توجہ فرمائیں :-

"The concept of education as a vital national investment and a major determinant of the nation's economic growth under-lay the recommendations of the Commission on National Education and

of the Second Five-Year Plan. The Third Plan takes even greater recognition of this concept of education, and has kept in view the following basic and inter-related objectives of the educational planning in the country".

جناب والا۔ ۱۹۵۵ء میں پہلے پنجسالہ منصوبہ میں دیئے گئے اعداد وشمار کے مطابق اس ملک میں پرائمری سکولوں میں جانے کی عمر کے بچوں میں سے ۴۳ فیصد بچے سکولوں میں جاتے تھے باقی بچوں کے لئے تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا ۔ پہلے پنجسالہ منصوبہ میں قوم سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ پنجسالہ منصوبہ کے اختتام تک ۴۳ فیصد بچوں کی بجائے ۶۰ فیصد تک بچے سکولوں میں جائیں گے اور ان کے لئے ان پانچ سالوں میں سکولز کی عمارتیں اور استاد مہیا کئے جائیں گے ۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا ۱۹۶۰ء میں اس ملک میں پرائمری سکول جانے کی عمر کے بچے یعنی چھ سال سے گیارہ سال کی عمر کے بچے محض ۴۳٫۲ فیصد تھے یعنی ان پانچ سالوں میں اضافہ اعشاریہ دو فیصد ہوا تھا ۔ دعویٰ یہ تھا کہ ۶۰ فیصد بچوں کے لئے پہلے پنجسالہ منصوبہ میں سکولوں کا اجراء ہو گا ۔ وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا ؟

جناب والا ۔ جب دوسرے پنجسالہ منصوبہ کی باری آئی تو حکمرانوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ۔ اس دوران میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اس وقت نیشنل ایجوکیشن کمیشن مقرر ہو چکا تھا ۔ انہوں نے کچھ سفارشات کی تھیں اور انہوں نے اس بات پر انتہائی زور دیا کہ ۱۰ سال کے اندر اندر ۱۰۰ فیصد پرائمری سکول کی عمر کے بچوں کی تعلیم کا انتظام لازمی ہے اور اس ملک میں ۱۰۰ فیصد پرائمری سکول کے بچوں کے لئے لازمی اور مفت

تعلیم کا مہیا کیا جانا ضروری ہے ۔ ان سفارشات کو پیش نظر رکھتے ہوئے پھر قوم سے وعدہ کیا گیا کہ اچھا ۴۳۶۲ فیصد اس وقت بچے سکولوں میں جا سکتے ہیں یا جا رہے ہیں تو آئندہ پانچ سالوں میں ہم اس کو ۶۵ فیصد تک لے جائیں گے لیکن جب پانچ سال ختم ہوئے تو اس کا نتیجہ یہ تھا کہ صرف ۴۵ فیصد بچے سکولوں میں جا رہے تھے ۔ جب تیسرا پنجسالہ منصوبہ شروع ہوا تو اس وقت یہ وعدہ کیا گیا کہ سابقہ باتوں کو جانے دیجئے اگرچہ دوسرے پلان کے متعلق کہا گیا بلکہ یہ دعویٰ کیا گیا کہ اس موجودہ حکومت نے ہر قسم کے plan target پانچ سال میں نہ صرف پورے کئے ہیں بلکہ اس سے ہم آگے بڑھ گئے ہیں ۔ کم از کم میں یہ عرض کروں گا میں دوسرے شعبوں کے متعلق بات نہیں کر رہا ہوں میں صرف پرائمری تعلیم سے متعلق بات کر رہا ہوں ۔ یہ اپنا وعدہ ۵ فیصد تک بھی ایفاء نہیں کر سکے ۔ بہر حال جب تیسرا پنجسالہ منصوبہ شروع ہوا تو اس میں بھی اس قوم اور اس ملک سے وعدہ کیا گیا کہ اس وقت تو ۴۵ فیصد بچے پرائمری جماعتوں میں تعلیم پا سکتے ہیں اور ہم اس سے زیادہ انتظام نہیں کر سکے لیکن آئندہ پانچ سالوں میں ۷۰ فیصد بچے پرائمری سکولوں میں جا رہے ہوں گے ۔ ان کی تعلیم کے لئے اساتذہ بھی موجود ہوں گے ۔ ان کے لئے سکولز کی عمارتیں بھی مہیا ہوں گی لیکن افسوس اس وعدہ کا کیا حشر ہوا یہ بھی منصوبہ بری طرح ناکام ہوا ۔ ابھی پانچ سال پورے نہیں گذرے ہیں Mid Plan Review میں اس بات کا اقرار کیا گیا ہے کہ جہاں تک تعلیم کے مسئلہ کا تعلق ہے (میں پرائمری تعلیم کی بات کر رہا ہوں) وہ ناکام

ہو رہا ہے ۔ Mid Plan Review کے صفحہ ۵۴ پیراگراف ۸۴۶ میں فرماتے ہیں :-

"In West Pakistan, the performance has not been encouraging as far as the opening of new primary schools is concerned. Only one thousand schools have been opened during the period under review....."

یعنی ۶۶ - ۱۹۶۵ء اور ۶۷ - ۱۹۶۶ء ان دو سالوں میں ۱۰۰۰ سکولز کھولے گئے ہیں :-

"____ against the Plan target of twenty-five thousand, showing an achievement of four percent in two years."

اگر یہ سارے سکولز کھولے جاتے یا کوئی ایسی صورت ہوتی کہ ہم مغربی پاکستان میں ۲۵ ہزار سکولز پانچ سالوں میں کھول لیتے تو پھر اس صورت میں توقع کی جا سکتی تھی کہ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں جو وعدہ کیا گیا ہے وہ ایفاء ہو جائے گا اگرچہ وہ بھی یقینی نہیں تھا مشکوک تھا ۔ لیکن جس صورت میں دو سال کے عرصے میں وہ ایک ہزار سکولز کھولتے ہیں جبکہ ان کو دس ہزار سکول کھولنے تھے اور آئندہ سال کے دوران ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ پندرہ سو نئے سکول کھولیں گے تو جب ہم تین سال میں صرف پچیس سو نئے سکول کھولتے ہیں جبکہ ہمیں پچیس ہزار سکول کھولنے تھے تو اس حساب سے ان سکولوں کے اجراء کے لئے ہمیں تیس سال کا عرصہ درکار ہوگا اور ۔ اب تو باقی ایک سال ہی رہ گیا ہے تو اس صورت میں مجھے یہ خدشہ ہے اور نہ صرف خدشہ ہی ہے بلکہ میرے پاس وجوہات ہیں کہ ستر فیصد

تک تو کجا ۱۹۶۵ء میں جب ہمارے پاس پینتالیس فیصد بچوں کے لئے گنجائش تھی تو بچوں کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے وہ تناسب پینتالیس فیصد سے گر کر کہیں چالیس فیصد سے بھی نیچے نہ آ جائے اور ہم اس مقام پر واپس پہنچ جائیں جہاں پر کہ ہم ۱۹۴۷ء میں تھے - ۱۹۴۷ء میں جب اس صوبے میں افراتفری ہوئی تو اس کے بعد کچھ سکولوں کو rehabilitate کیا گیا تو اس وقت بچوں کے لئے اڑھتیس فیصد تعلیم کا انتظام موجود تھا اور اب ٹھیک بیس سال گذر جانے کے بعد مجھے یہ خدشہ ہے کہ کہیں ہم واپس اسی مقام کو نہ لوٹ جائیں جس مقام سے کہ ہم آج سے بیس سال پہلے چلے تھے - تو گذشتہ بیس اکیس برس میں اسی تناسب سے ہماری تعلیمی ترقی مڈل سکولوں ، ہائی سکولوں ، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہوئی - یعنی ہم بجائے آگے بڑھنے کے وہی معیار قائم رکھ رہے ہیں اور آبادی میں اضافہ ہونے کی وجہ سے ہم پیچھے جانے پر مجبور ہو رہے ہیں - اس اسمبلی کے اجلاس کے دوران اور پچھلے اجلاس میں بھی محترم وزیر تعلیم صاحب نے بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے روپے کی کمی کا گلہ کیا تھا اور جیسا کہ میں نے ابتداء ہی میں عرض کیا تھا کہ میں آج کی بحث کے دوران سیاسی امور کو داخل نہیں کرنا چاہتا اس لئے میں یہ تفصیل بیان نہیں کروں گا کہ روپیہ کیوں کم ہوا یا اس کی کیا وجوہات ہیں - لیکن پھر بھی سوال یہ ہے کہ روپیہ کم تھا - ضرور کم ہو گا اور میں بھی اسے تسلیم کر لیتا ہوں - لیکن وزیر خزانہ نے ہمیں جو یہ بڑی عمدہ سی کتاب دی ہے میں نے جب اس کا مطالعہ کیا ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو تھوڑا بہت روپیہ ان کو ملا بھی تھا تو اس کے استعمال سے بھی یہ محکمہ قاصر رہا ہے

میرے پاس ۶۱ - ۱۹۶۰ء سے لے کر موجودہ سال تک کے اعداد و شمار موجود ہیں ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ انہیں تعلیم کے لئے ۶۱ - ۱۹۶۰ء میں چار کروڑ چالیس لاکھ روپے دیئے گئے تھے لیکن انہوں نے اس میں سے صرف چار کروڑ تین لاکھ روپیہ صرف کیا اور پینتیس لاکھ روپیہ انہوں نے استعمال نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب ۔ وہ کیسے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ وہ اس طرح کہ بجٹ کی revised allocation چار کروڑ چالیس لاکھ روپے ہے اور انہوں نے اس میں سے سینتیس لاکھ روپیہ کم خرچ کیا ۔ لیکن ۶۲ - ۱۹۶۱ء میں ان کا خرچ ان کی allocation سے زیادہ ہے لیکن ۶۳ - ۱۹۶۲ء میں ان کے لئے گیارہ کروڑ چالیس لاکھ روپے مختص کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس میں سے صرف نو کروڑ چورانوے لاکھ روپے خرچ کئے ۔ یعنی تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ انہوں نے کم خرچ کیا ۔ ۶۴ - ۱۹۶۳ء میں ان کے لئے تیرہ کروڑ چون لاکھ روپے مختص کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس میں سے بارہ کروڑ اڑھتالیس لاکھ روپے خرچ کیا ۔ ۶۵ - ۱۹۶۴ء میں انہوں نے دو کروڑ روپیہ اپنی allocation سے کم خرچ کیا اور ۶۶ - ۱۹۶۵ء میں انہوں نے ایک کروڑ روپیہ اپنی allocation سے کم خرچ کیا ۔ اسی طرح ۶۷ - ۱۹۶۶ء میں بھی انہوں نے اپنی allocation سے ڈیڑھ کروڑ روپیہ کم خرچ کیا اور ۶۸ - ۱۹۶۷ء میں تو انہوں نے اپنی allocation سے ساڑھے چار کروڑ روپیہ کم صرف کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب ۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ آیا ان کو ملا ہی کم تھا یا انہوں نے واقعی خرچ کیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ اس کی دونوں ہی صورتیں ہو سکتی ہیں ۔ یا تو محکمہ خزانہ نے اس ایوان پر اور اس ملک کے عوام پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ہم تعلیم پر اتنا صرف کر رہے ہیں اپنے میزانیے میں اتنی بھاری بھر کم رقوم کی allocation کر دی ۔ لیکن بعد ازاں وزیر تعلیم کے کان میں کہہ دیا کہ یہ رقم لکھ تو دی ہے لیکن آپ کو اتنی رقم ملے گی نہیں ۔ اور اس کی دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ رقم ان کو ملی تو تھی لیکن انہوں نے اپنی بد نظمی کی وجہ سے اور ان کے پاس بہتر سکیمیں نہ ہونے کی وجہ سے ان رقوم کو استعمال نہ کیا اور وہ Lapse ہو گئیں ۔ یہ اپنے محکمے کو اس طرح gear نہ کر سکے کہ ان رقوم کو صرف کیا جا سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب ۔ اس میں surrendered رقوم کا تو کوئی اندراج نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اس کا اندراج تو واقعی نہیں ہے ۔ لیکن میں ایک اور وجہ بھی آپ کی خدمت میں تعلیم کے سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ انہوں نے ایک اور وجہ بھی بتائی ہے کہ خرچ کیوں کم ہو رہا ہے ۔ میرے پاس ۶۹ - ۱۹۶۸ء کا Annual Plan ہے اس کے صفحہ نمبر ۴ پر پیراگراف نمبر ۱۵ میں یہ دیا گیا ہے کہ :-

"In the social sectors, performance has been considerably below expectation both in physical and financial terms In education sector, the major programme like the primary education did not make much progress as compared to the Plan target. Out of the Plan target of additional enrolment at the primary stage, the progress has been only 8% in West Pakistan and 9% in East Pakistan. Programme of technical education recorded slow progress."

This is the second reason.

"Delays in the preparation of schemes by executing agencies, submission of incomplete and defective schemes to the sanctioning authorities....."

This is the third reason.

" ... and non-availability of funds for certain sub-sectors were the major causes of the slow progress in education."

یہ تین وجوہات بیان کی گئی ہیں ۔ جہاں وہ محکمے کی اہلیت پر بھی حرف لائے ہیں وہاں پر انہوں نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ہمیں روپیہ کم ملا ہے ۔ میں ایک لطیفہ بھی عرض کئے دیتا ہوں جس میں کہ میں اور آپ دونوں ہی شامل ہیں ۔ پچھلے سال میں نے وزیر تعلیم کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے حلقہ نیابت میں ایک مڈل سکول کو upgrade کرکے اسے ہائی سکول کا درجہ دے دیا جائے اتفاق کی بات ہے کہ آپ نے بھی ان کو کہا تھا کہ آپ کے ضلع میں بھی اس کی ضرورت ہے ۔ تو ان کے محکمے کی اقتصادی حالت اس قسم کی تھی اور اس کی مالی حالت اتنی خطرناک تھی کہ میں تو بہر حال ان کا بڑا نیاز مند تھا لیکن وہ آپ کی بھی بڑی قدر کرتے

ہیں ۔ تو انہوں نے یہ کہا کہ آپ دونوں ٹاس کر لیں ۔ تو آپ خوش قسمت تھے آپ ٹاس جیت گئے لہذا وہ سکول آپ کو مل گیا اور مجھے نہ مل سکا ۔ یہ میں شکایت نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں ان کے محکمے کی مالی حالت بیان کر رہا ہوں کہ حالات اتنے خراب ہیں کہ جس سے ہم گذر رہے ہیں ۔ تو جب محکمے کی حالت یہ ہو تو ان سے یہ توقع کرنا کہ وہ کسی صورت میں بھی تھرڈ پلان کے target کو حاصل کر لیں گے ۔ جناب والا ۔ میں ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ روپیہ کی کمی نہیں ہونی چاہیئے ۔ کل اور پرسوں گذشتہ تین چار روز میں محترم وزراء صاحبان نے خواہ وہ قائد ایوان تھے یا وزیر خزانہ ۔ انہوں نے بار بار ہمیں یہ یاد دلایا ہے کہ ہماری قومی آمدنی میں تین سو گنا اضافہ ہو گیا ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ ضرور ہوا ہو گا ۔ اگرچہ میرے ذہن میں کچھ شکوک ہیں ۔ کہ قومی آمدنی کو جس طرح ناپا جا رہا ہے ۔ میں بھی اس میں اضافہ ظاہر کر سکتا ہوں ۔ اور دوسرے لوگ بھی کر سکتے ہیں بہر حال ان کو چھوڑیئے ۔ مان لیا کہ قومی آمدنی میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ اگر قومی آمدنی میں اضافہ ہو رہا ہے تو کیا ہمارے لئے لازم نہیں تھا کہ اس سیکٹر پر جس پر تین منصوبہ سازوں نے اس قدر زور دیا جیسا کہ میں نے اپنی تقریر میں اظہار کیا ہے گورنمنٹ معقول رقم صرف نہ کر سکی ۔ جناب والا ۔ یقیناً آپ کو اس کا علم ہو گا لیکن ممکن ہے بعض دوستوں کو اس کا علم نہ ہو کہ دنیا بھر کے ممالک میں سے ہم نسبتاً اپنی قومی آمدنی کے مقابلے میں سب سے کم تعلیم پر صرف کرتے ہیں ۔ غور فرمائیے تقریباً ہر ملک ہم سے زیادہ تعلیم پر صرف کرتا ہے ۔ مثال کے طور پر میں پہلے عرض کروں گا ۔ کہ ہم اپنی مجموعی قومی آمدنی کا ۲۰ فیصد

استعمال کر رہے ہیں ۔ تعلیم کے لئے مختص کر رہے ہیں ۔ خواہ وہ آپ کے کہنے کے مطابق فنانس ڈیپارٹمنٹ بعد میں دکھا کر واپس لے لے ۔ تو اور بات ہے ۔ یہ رقم بھی شاید دکھا کر وہ واپس لے لیتے ہیں ۔ جس طرح گھانا ۱۶۵ ہم سے زیادہ ، بھارت ۱۶۷ ہم سے زیادہ ، یوگنڈا ۵۶۹ ہم سے زیادہ بلکہ تین گنا اور امریکہ اور روس کو تو جانے دیجئے ۔ ان سے ہمارا مقابلہ نہیں ہے ۔ ہمیں کہا جاتا ہے ہمارے پاس دولت ہے ۔ تو پھر کیا وجہ ہے ۔ ہم یہ اقرار کرتے ہوئے کہ اس سیکٹر کی ترقی کے بغیر قوم کی ترقی ناممکن ہے اس سے رو گردانی کیوں کر رہے ہیں ۔ اسے فراموش کیوں کر رہے ہیں جناب والا ۔ ابھی اس ایوان میں گذشتہ روز یہ کہا گیا تھا ۔ کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن پر زور دیا جائے ۔ آج میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے یہ بڑا لمبا مسئلہ ہے ۔ اس پر دلوں گفتگو کی جا سکتی ہے ۔ لیکن میں اختصار کے ساتھ عرض کروں گا ۔ چند مسائل کی طرف بڑا زور دیا گیا ۔ بعض دوستوں کی جانب سے ٹیکنیکل ایجوکیشن پر زور دیا گیا ۔ میں ان کے علم کے لئے یہ عرض کر دوں کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن میں اس حد تک ترقی ہوئی ہے کہ ہم نے ابھی دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے مواعید بھی پورے نہیں کئے ۔ چہ جائیکہ تیسرے پانچ سالہ منصوبے میں جو ہم نے مواعید کئے تھے ان کو پورا کر سکیں ۔ تیسرا پانچ سالہ منصوبہ بنے ہوئے تین سال گذر گئے ہیں ۔ ہم نے جو وعدے تیسرے پانچ سال منصوبے میں کئے تھے وہ بھی پورے نہیں کئے ۔ چہ جائیکہ ہم یہ کہیں ۔ کہ آئندہ تیسرے پانچ سالہ کا کوئی پروگرام جہاں تک ٹیکنیکل ایجوکیشن کا تعلق ہے ہم پورا کریں گے ۔ جناب والا ۔ یہ جو میں نے عرض کیا ہے اس کے حوالے کے لئے

صفحہ ۵۷ کی طرف جناب وزیر تعلیم کی توجہ دلاتا ہوں ۔ اس میں لکھا ہے :-

"Most of the development work carried out during the first two yeasr of the Third Plan related to the projects initiated during the Second Plan, which were scheduled to be completed within the Second Plan period. If the Third Plan targets for the output of technicians is to be realized, maximum efforts will have to be made to expedite the work on the various projects of technical education"

لیکن یہاں ایک ٹیبل درج ہے ۔ اس کی طرف بھی ان کی توجہ دلا دینا مناسب ہو گا :-

Education and Training : Development Expenditure by executing Agency itself - Physical Targets and achievements.

اس کو آپ ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۹۶ ہے تیسرا پانچ سالہ منصوبہ یہ سارے ملک کے اعداد و شمار ہیں :-

Expansion of existing Polytechnics		= 8
	Achievement	Nil
Establishment of new Polytechnics		= 2
	Achievement	Nil
Polytechnics		= 10
	Achievement	Nil
Women Polytechnics		= 2
	Achievement	Nil
Establishment of Vocational Schools		
	Boys	= 25
	Girls	= 10
	Achievement	Nil

یہ دو سال کے لئے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ میں اس لئے گذارش کرتا ہوں کہ تیسرے پانچ سالہ منصوبے کا کوئی بھی مقصد کوئی target مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ہمیں حاصل نہیں ہوگا ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ خواہ وہ target پرائمری ایجوکیشن خواہ مڈل یا میٹرک یا کالج ایجوکیشن میں یا ٹیکنیکل ایجوکیشن میں ہو اس کے ساتھ ایک اور مسئلہ بھی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں غیر شعوری طور پر بے جانے بغیر سوچے سمجھے کہ جہاں ہم نے سکول کھولنے بند کر دئے ہیں وہاں اساتذہ کی ٹریننگ کا پروگروام جاری رکھنا یعنی آج تقریباً ساڑھے دس ہزار اساتذہ مغربی پاکستان میں سالانہ ٹریننگ حاصل کرتے ہیں تقریباً اڑھائی ھائی سکول کے اساتذہ ٹریننگ حاصل کرکے نکلتے ہیں ۔ چونکہ ان کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سکول تو نئے کھلتے نہیں نتیجہ یہ ہے کہ ہم نے ایک فوج کی فوج بے کار لوگوں کی اس صوبے میں پیدا کر دی ہے ۔ جو F.A. C T, ہیں ۔ J.V; S.V, B.A.B.T; M.A.B.T; M Ed. پاس ہیں مگر سب بے کار ہیں ۔ اور فوج کی فوج ہاتھوں میں سرٹیفیکیٹ لئے ہوئے گھوم رہی ہے ۔ اگر ہم نے سکول کھولنے بند کئے تھے تو ان کلاسز کو بھی بند کر دیتے تاکہ یہ لوگ اتنی تعداد میں ٹریننگ حاصل کرکے بے کار نہ پھرتے ۔ اب ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نوکری دلائی جائے ۔ ان کی تعداد میں بدستور اضافہ ہو رہا ہے ۱۹۶۴ - ۶۵ء کے بعد جس حد تک ان استادوں کی ٹریننگ ہو رہی تھی اس سے آگے نہ بڑھتے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ترقی ہے تو یہ lop side imbalanced progress ہے اور اس وجہ سے ہے کہ پڑھے لکھے لوگوں کی بے روزگاری میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ اس کے بعد میں آپ کی خدمت

میں ایک دوسرا مسئلہ پیش کرتا ہوں ۔ لازمی طور پر جب ہم یہ چاہتے ہیں کہ ملک میں تعلیم ہو تو دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تعلیم کیسی ہو۔ اس کے متعلق بابائے ملت کے ارشادات کیا ہیں اس سے بہتر میرے ذہن میں اور کوئی guide line نہیں ۔ ۱۹۴۷ء میں آزادی کے فوراً بعد قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے ایک ایجوکیشنل کانفرنس طلب کی اس میں انہوں نے جو پیغام بھیجا اس کے الفاظ اس طرح تھے :-

"The importance of education and the right type of education cannot be over-emphasised. Under foreign rule for over a century, sufficient attention has not been paid to the education of our people and if we are to make a real, speedy and substantial progress we must earnestly tackle this question and bring our educational policy and programme on the lines suited to the genius of the people, consonant with our history and culture and having regard to the modern conditions and vast developments that have taken place all over the world. There is no doubt that the future of our State will and must greatly depend on the type of education we give to our children and the way in which we bring them up as future citizens of Pakistan. Education does not merely means academic education. There is immediate and urgent need for giving scientific and technical education to our people in order to build up our future economic life and to see that our people take to science, commerce, trade and, particularly, well-planned industries. We should not forget that we have to compete with the world which is moving very fast in this direction."

آگے چل کر فرماتے ہیں :-

"At the same time, we have to build up the

character of our future generation. We should try, by sound education, to instill into them the highest sense of honour, integrity, responsibility and selfless service to the nation. We have to see that they are fully qualified and equipped to play their part in the various branches of national life in a manner which will do honour to Pakistan."

بابائے ملت کا تعلیم کے متعلق یہ تخیل تھا ۔ کیا ہم نے اس تخیل اور بیان کی ہدایات پر عمل کیا ہے ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ۲۰ سال گذر جانے کے بعد ہم نے آج بھی اپنی منزل متعین نہیں کی ۔ ہم آج بھی تجرباتی دور میں سے گذر رہے ہیں ۔ ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ پرائمری کا سیلبس کیا ہو ؟ مڈل کا سیلبس کیا ہو ؟ میٹرک کا سیلبس کیا ہو ؟ یا کالج کا سیلبس کیا ہو ؟ آج بھی ہم تجربات کر رہے ہیں اور قوم کو ان تجربات میں رکھ کر برباد اور تباہ کر رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ اس سارے سیلبس میں درسی کتابوں میں جو نئی چیز دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی سوانح حیات کو شامل کیا گیا ہے ۔ لیکن یہ بات کہیں بھی نہیں کہ پاکستان کیوں معرض وجود میں آیا ۔ اس کے محرکات کیا تھے ؟ اس تحریک کے مقاصد کیا تھے ؟ پاکستان بننے کا یا بنانے کا مقصد کیا تھا ؟ میں پوچھتا ہوں کہ بچوں کے اخلاق سنوارنے کے لئے اور ان کو بہتر شہری بنانے کے لئے ہمارے پاس کوئی شے ہے ؟

جناب والا ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ برسراقتدار طبقہ ۱۲ کروڑ افراد کو اپنی لیبارٹری سمجھے ہوئے ہے اور مختلف تجربات

کے لئے پاکستانیوں کو guinea pigs بنایا ہوا ہے ۔ ان پر تجربات ہوتے رہتے ہیں ۔ لیکن اگر کوئی نتیجہ برآمد کر لیتے تو شاید میں سمجھتا کہ چند سالوں کے لئے اگر ہمیں guinea pigs بنا لیا گیا ہے تو کوئی بات نہیں تھی لیکن ہنوز روز اول والا معاملہ ہے ۔

جناب والا ۔ تعلیم کیسی ہو کا جواب میرے محترم دوست جناب وزیر تعلیم نے خود ارشاد فرمایا ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو اچھی بری تعلیم تھی اگرچہ وہ national aspirations کے مطابق نہیں تھی ۔ لیکن جو بھی تھی اس کا معیار اب اس حد تک پست کر دیا گیا ہے کہ گریجویٹ جو آپ پیدا کر رہے ہیں وہ ان پڑھ معلوم ہوتا ہے ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں پبلک سروس کمیشن کی سال رواں کی رپورٹ سے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں ۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے امتحانات میں جو لوگ جاتے ہیں وہ بڑے اونچے نمبر لے کر امتحانات پاس کرتے ہیں ۔ جو قابل سمجھے جاتے ہیں ۔ جنہوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہوتی ہے ۔ عام طور پر ایسے ہی طالب علم وہاں جاتے ہیں ۔ میرے جیسا غبی کوئی نہیں جاتا اگر بہترین طلباء کے متعلق ان کا یہ خیال ہے تو بدترین کیسے ہوں گے :-

"With very few exceptions the standard of majority of examinees in most of the fields continued to be poor. Among the exceptions, some of them had startlingly fresh ideas which were indicative of the range of their reading and analytical mind. Some candidates evinced considerable awareness of current problems and gave biblica-

tion of lively and imaginative minds but their language, from the view points of grammar and idioms was decidedly sub-standard. Nothing to speak of the misuse of articles, many of the examinees had no idea of the tenses. They made spelling mistakes like school children and could not spell even simple words like 'control' correctly. Some wrote such horrible English that one begins to wonder how such candidates at all manage to pass their B.A. Examinations. The following are a few of the instances....."

یہ سرٹیفیکیٹ ہمارے گریجوایٹس کو نہیں دیا گیا ۔ یہ محکمہ تعلیم کو دیا گیا ہے جنہوں نے کارخانہ بنایا ہوا ہے اور جو ایسے گریجویٹ پیدا کر رہا ہے ۔ جہاں تک معیار کا تعلق ہے وہ اس سے زیادہ پست نہیں ہو سکتا ۔ یہ آخری حد ہو گی کہ ہمارے بچے گریجویشن کے بعد سیدھی سادی انگریزی یا اردو نہ لکھ سکیں ۔ یہاں اردو کی ہی مثال زیادہ بہتر ہو گی اس لئے کہ اردو ہماری زبان ہے یعنی ہمارے بچے اردو الفاظ کے ہجے نہیں جانتے ۔ انگریزی تو پھر غیر ملکی زبان ہے ۔ ایسے حالات میں ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے لئے تعلیم کی حد یا تعلیم کا کوئی معیار مقرر کیا ہے یا اس کی کوئی سمت مقرر کی ہے یا کریں گے اور اس کی منزل مختص کی ہے ۔ جس طرف جس کا دل چاہتا ہے وہ چلا جا رہا ہے ۔ نہ کوئی گورنمنٹ کی پالیسی ہے اور نہ کوئی اس نے راستہ متعین کیا ہے ۔ جناب والا ۔ قائداعظم نے اپنے اسی پیغام میں تعلیم کی کیفیت اور کمیت کے متعلق ہی نہیں بلکہ اخلاق پر بڑا زور دیا تھا ۔ آج ۲۱ ۔ سال کی ترقی کے بعد اور ۲۱ ۔ سال کی آزادی کے بعد ہمارے بچوں کی کیا کیفیت ہے آج ان میں بد اخلاقی سرایت کر گئی ہے آج وہ امتحانات میں رشوت دے کر کھلے بندوں یا بعض اوقات زبردستی

دھمکا کر اور ڈرا کر جوابات نقل کرتے ہیں اور سڑکوں پر مستورات کے purse چھینتے رہتے ہیں ۔ وہ ringo bingo اور ٹیڈی تو بن سکتے ہیں لیکن وہ پاکستان کے ایک اچھے شہری نہیں بن سکتے اس کی ذمہ داری بھی محکمہ تعلیم کے سر پر ہے اور اس حکومت کے سر پر ہے انہوں نے طالبعلموں کے اخلاق کی طرف سے بالکل آنکھیں بند کر لی ہیں انہوں نے ان کے اوقات کو درست طور پر صرف کرنے کے لئے کچھ انتظامات نہیں کئے ۔ بتائیے کیا گوجرانوالہ میں کوئی ایسا سکول ہے جس کے پاس ایسی گراؤنڈ ہے جہاں وہ کھیل سکیں شاید ایک آدھ سکول ہو جہاں ایسی صورت ہو یا بچوں کے لئے extra curricula مشاغل مہیا کئے جا سکیں ۔ ان کے لئے لائبریری نہیں ان کے لئے کھیل کے میدان نہیں ۔ ان کے لئے درسی کتابوں میں وہ چیزیں پڑھانے کے لئے نہیں جو ان کے اخلاق کے لئے لازمی ہیں ۔ کیونکہ بیکار شخص کا دماغ شیطان کا گھر ہوا کرتا ہے وہ جونہی کالج سے نکلیں گے بلکہ کالج کے دوران میں ہی کالج سے بھاگ جائیں گے اور سڑکوں پر غلط قسم کی حرکات کرتے دیکھے جائیں گے آخر اس قوم کو سدھارنے کے لئے ذمہ داری کس پر ہے ۔ یقیناً محکمہ تعلیم اس کا ذمہ دار ہو سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ اب میں اساتذہ کی مشکلات کی جانب آپ کے توسط سے وزیر تعلیم کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ اس صوبے کے محکمہ تعلیم میں عجب قسم کی افراتفری ہے انتشار ہے کبھی آپ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ فلاں قسم کے سکول گورنمنٹ اپنی تحویل میں لیگی ۔ پھر کہتے ہیں کہ روپے کی وجہ سے بتدریج تحویل میں لے گی اور پھر اس بتدریج کو بھی بند کر دیتے ہیں ۔ لہذا ایک واضح ایسی بنائیں خواہ اساتذہ کو اپنے پاس رکھیں یا لوکل باڈیز کے پاس دیدیں

اور ان اساتذہ کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ کبھی ان سے کہا جاتا ہے کہ تم کو پنشن نہیں ملے گی کبھی ان میں سے کسی کی ۶ سال کے بعد سینیارٹی مقرر کی گئی ہے اور وہ مختلف قسم کی مشکلات میں مبتلا ہیں وہ low paid ہیں اس مہنگائی کے زمانے میں ان کی انتہائی قلیل تنخواہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ چند سال ہوئے کہ ان کے pay scale کو revise کیا گیا تھا لیکن کیا وہ کافی تھا؟ اگر آپ اس سوسائٹی میں استاد کو اس کا مقام نہیں دیتے تو وہ یقیناً احساس کہتری میں مبتلا ہو گا۔ استاد کے لئے سوسائٹی میں جو اعلیٰ مقام تمام متمدن ممالک میں ہے۔ لازمی ہے کہ حکومت اور محکمہ تعلیم اس کا مقام متعین کرے۔ آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہمارے بہترین طلباء کوشش کرتے ہیں کہ مقابلہ کے امتحان میں بیٹھ کر سی۔ ایس۔ پی اور پی۔ سی۔ ایس۔ بن جائیں لیکن جو نچلے درجے کے طالب علم ہیں وہ بی۔ ٹی اور سی۔ٹی پاس کرتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس حکومت نے ایسی سوسائٹی ڈھال دی ہے کہ سوسائٹی کی نظر میں استاد ایک رذیل شے ہے ایک گھٹیا شے ہے۔ اس حکومت نے ہمارے معیاروں کو ایسے غلط طور پر ڈال دیا دیا ہے کہ استاد جس کو سوسائٹی میں باعزت مقام دیا جانا چاہئے تھا وہ ایک ہلکا سا انسان رہ گیا ہے پھر ہم اس سے یہ توقع کریں کہ وہ ہمارے اور آپ کے بچوں کو درست تعلیم دے جب اس کا پیٹ بھوکا ہے اور جب وہ دنیا کی نظروں میں ذلیل ہے تو وہ اپنی ذہنی توجہ کا وہ معیار قائم نہیں رکھ سکتا جو توجہ اسکو بچوں کو دینی چاہئے۔ دوسری وجہ ہماری تعلیم میں اس موجودہ نقص کی یہ ہے کہ سو سو طالب علم ایک ایک کلاس میں بیٹھے ہیں اور ان کے لئے ایک استاد ہے تو ایسی صورت میں بچوں اور استاد میں وہ

رشتہ ہی نہیں قائم ہوتا جو بچوں اور استاد میں قائم ہونا چاہئے اور ہونا لازمی ہے ۔ آج عملی حالت یہ ہے (برسبیل تذکرہ اس کو عرض کرتا ہوں) کہ آج والدین کا سب سے بڑا اور اہم مسئلہ یہ ہے اور والدین کے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ بچے کو سکول میں کیسے داخل کرائیں کیونکہ داخلہ نہیں ملتا معمولی معمولی سکول میں داخلہ نہیں ملتا ۔ معمولی سے کالج میں داخلہ نہیں ملتا یونیورسٹی کلاسز میں داخلہ نہیں ملتا ۔ اس کی وجہ پھر وہی ہوگی کہ ہمارے پاس اس قدر سرمایہ نہیں ۔ جہاں تک اساتذہ کی مشکلات کا سوال ہے اس کے لئے میں نے عرض کیا ہے اور پھر عرض کرتا ہوں کہ ہم کو بلا تاخیر اولین فرصت میں ان کی مشکلات کو رفع کرنا چاہئے ۔ اس معاملہ میں محکمہ نے حد درجہ کوتاہی برتی ہے کہ وہ ۸ سال تک ان کی سینیارٹی تک نہیں متعین کر سکا ۔ پھر اور بھی جھگڑے ہیں اور بہت سی ان کے راستے میں مشکلات ہیں لہذا میں وزیر تعلیم کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی اولین فرصت میں ان کا سد باب کرنے کی کوشش فرمائیں تاکہ اساتذہ کو اطمینان ہو جائے ان کو اطمینان خاطر حاصل ہو جائے اور وہ اپنے کام کی طرف توجہ دیا کریں ۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے قومی کردار کو جس طرح پر یہ حکومت لے آئی ہے اسکا اثر استادوں پر بھی ہے ۔ آج جب میں اخبارات میں پڑھتا ہوں کہ فلاں استاد کو ہتھکڑی لگا دی گئی اور اسکو بازار سے لے جایا گیا کہ اس نے لڑکوں کو نقل کرنے کی اجازت دی تھی تو میرا سر شرم سے جھک جاتا ہے جس قوم کا یہ عالم ہو کہ اس کے اساتذہ ایسی قبیح حرکات کے مرتکب ہوں اس قوم کے کردار کا کیا پوچھنا ۔ ظاہر ہے کہ اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ہماری قوم کو کدھر

لے جایا جا رہا ہے ۔ لہذا میں پھر درخواست کروں گا کہ یہ اساتذہ کے مسائل پر فوری طور پر توجہ دیں ۔ اب میں طالب علموں کے مسائل کے متعلق کچھ گذارشات کروں گا۔ لیکن کیا میں جناب وزیر تعلیم سے دریافت کر سکتا ہوں کہ یونیورسٹی کے پوسٹ گریجویٹ طلباء وہ تو با شعور ہوتے ہیں وہ بے شعور نہیں ہوتے تو خدارا مجھے یہ بتائیے کہ وہاں بھی آپ نے کیوں بنیادی جمہوریت جاری کر دی ہے۔ بی ۔ ڈی کا نظام تو محض ہماری سوسائٹی کے لئے آیا تھا کیونکہ کہ ہم بے شعور تھے لیکن یہ چیز پوسٹ گریجویٹ کلاسوں میں کیوں جاری کی جا رہی ہے ۔ وہ تو با شعور ہیں ۔ یہ تو پڑھے لکھے لوگ ہیں یا شعور ہیں ۔ میرے دل میں ان کا بڑا احترام ہے ۔ میں وائس چانسلر صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں لیکن شاید وہ مجبور ہیں کہ طالب علموں کی یونینیوں کو توڑ دیا گیا جو ان کے اپنے منشور کے مطابق بنائی گئی تھیں ۔ آج سٹوڈنٹس کی کوئی یونین پنجاب یونیورسٹی میں نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ مارشل لاء ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ وہاں ایک قسم کا مارشل لاء ہے تو ان طلباء میں کیوں بے چینی پیدا ہوئی ہے ان میں بے چینی کیوں پیدا کی جاتی ہے ۔ آپ ان کو اکٹھا بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتے اس کی کیا وجہ ہے کوئی وجہ تو بتائیے کہ آخر کیا وجہ ہے ۔ جب بی ۔ ڈی نظام قائم کیا گیا تو اس وقت بھی تو یونینیوں کے عہدے دار منتخب ہوئے تھے لیکن بعد ازاں وہ یونینیں توڑ دی گئیں ۔ یعنی سرے سے ہی درخت اکھاڑ دیا گیا ہے ۔

ان باتوں سے ہم صرف یہی نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ یہ پابندیاں ناجائز ہیں جن کا کوئی جواز نہیں ۔ لڑکے پریشان ہوں بے اطمینان ہوں اس کے علاوہ اور کیا نتیجہ ہم نکال سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ یونیورسٹی کا ذکر کرتے ہوئے میں یہ عرض کروں کہ یونیورسٹی اور بورڈ کو ملا کر بورڈ بدل ہے یونیورسٹی کا ۔ پہلے آپ کو معلوم ہے کہ یونیورسٹی ہی یہ سب امتحانات لیا کرتی تھی ۔ اب ہائر سیکنڈری امتحانات بورڈ کے سپرد ہو گئے ہیں ۔ دنیا بھر کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ یونیورسٹیاں خود مختار ادارے ہوتی ہیں ۔ انگریزوں کے زمانے میں بھی یہ خود مختار ہوا کرتی تھیں ۔ لیکن یونیورسٹی آرڈیننس نے ان سے ان کی خود مختاری چھین لی اور یہی صورت بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کی ہے ۔ تو آج صورت حال یہ ہے کہ یونیورسٹی گورنمنٹ کا ایک ڈیپارٹمنٹ سا بن کر رہ گیا ہے محکمہ تعلیم ہیں ۔ ایک نیا طریقہ یہ بنایا گیا ہے کہ سنڈیکیٹ تمام گورنمنٹ کے نامزد کردہ افسروں پر مشتمل ہے لیکن اس چیز پر بحث نہیں کی گئی سنڈیکیٹ اپنی گھڑی گھڑالی ہے اور اپنے من کے مطابق تیار کردہ ہے مگر اسی پر اکتفا نہیں صورت حال یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ وائس چانسلر سیکرٹری محکمہ تعلیم کے ماتحت ہو گئے ہیں جس طرح کہ ڈویژنل انسپکٹر ہو گا ۔ میرے خیال میں یہ آخری ضرب ہے جو لگائی گئی ہے اس سے زیادہ ان کے اختیارات کو محدود نہیں کیا جا سکتا کہ ایک وائس چانسلر کو اس طرح محکمہ تعلیم کا ایک تتمہ بنا دیا جائے یہ کہاں تک مناسب اور درست ہے ۔ ایک سیکشن آفیسر ہوتا ہے اس کا اپنا مقام ہوتا ہے اور وائس چانسلر کا اپنا ۔ لیکن وائس چانسلر کو اس سطح پر لے آنا اس قسم کی حرکت بھی حکومت کر سکتی ہے ۔ شاید کسی اور کے

ذھن میں یہ بات نہ آئی ہو اور نہ کبھی اس سے پہلے آئی ہوگی ۔ جناب والا ۔ افسوس ہے کہ اس طرح بورڈ اور یونیورسٹیوں کو ختم کر دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ ہماری تعلیم میں کئی قسم کا انتشار ہے ۔ مختلف تعلیماتی ادارے چل رہے ہیں جہاں انگریزی ذریعہ تعلیم ہے ۔ سرکار کی طرف سے لاکھوں روپے ان کو دیئے جا رہے ہیں اور ان تعلیمی اداروں میں بڑے بڑے امیروں ۔ جاگیرداروں اور کارخانہ داروں کے لڑکے پڑھتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ۲ سال ہوئے یا پچھلے سال کی بات ہے کہ اس ھاؤس میں ایک سوال پوچھا گیا تھا ایچیسن کالج کے متعلق ۔ ایچیسن کالج کو ۸۰ لاکھ کی گرانٹ دی جا رہی تھی اور صوبے میں جتنے سکول اور کالج ہیں ان کو مجموعی طور پر بھی اتنی نہیں دی جاتی جتنی کہ ایچیسن کالج کو دی جاتی ہے وہ اس لئے کہ اس میں امراء کے لڑکے پڑھتے ہیں ۔ اگر امراء کے بچے پڑھتے ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ وہ امراء کیوں نہیں اپنے بچوں کی تعلیم کا خرچ برداشت کرتے ۔ ہمارے ھاں تو حالت ہی عجیب ہے ۔ سابق پنجاب کے سکولوں اور ھائی سکولوں کو سالانہ گرانٹ ۶ ہزار سے زیادہ نہیں ملتی ۔ یہ زیادہ سے زیادہ حد ہے ۔ ایک ھائی سکول کے لئے ۶ ہزار اور پھر دوسری طرف اس قسم کے سکول ہیں کہ اس کے امتحانوں کے پرچے بھی انگلینڈ سے بن کر آتے ہیں ۔ کتابیں وھاں کی نصاب تعلیم وھاں کا ۔ میکالے کہا کرتا تھا کہ ھمیں لوگوں کو غلام رکھنے کے لئے اس قسم کی تعلیم چاہئے ۔ انگریز تو چلے گئے ہیں مجھے بتائیں کہ اب یہ کس کے غلام بننا چاہتے ہیں تو اس قسم کی ذھنیت میکالے اپنے ذھن میں لالے تھے ۔ آپ امراء کے سکولوں پر لاکھوں روپیہ صرف کر رہے ہیں کثیر زرمبادلہ آپ کا خرچ ہو رہا ہے ایک

طرف تو یہ حالت ہے اور دوسری طرف جناب والا ۔ اگلے روز میں نے ایک اخبار پڑھا کہ ایک شہر کے سکول کی معلمہ جمعہ کے روز ایک تحریری درخواست جامع مسجد میں لائی یا اس نے وہ درخواست وہاں بھیجی کہ سکول میں ٹاٹ نہیں ہیں خدارا نمازیوں سے چندہ اکٹھا کیا جائے تاکہ ہمیں ٹاٹ مہیا ہو سکیں ۔ وہ گورنمنٹ سے مدد یافتہ سکول تھا تو یہ کیسی سرکاری مدد ہے کہ نمازیوں کے چندہ سے ٹاٹ لئے جاتے ہیں اور دوسری طرف میں دیکھتا ہوں کہ عالی شان عمارتیں کھڑی ہو رہی ہیں مال روڈ پر ۔ اسی طرح لائلپور میں بھی ایک سکول قائم کیا گیا ہے اس کی عمارت پر ۶۰ لاکھ خرچ آئے گا اور گورنمنٹ سے مدد لی جا رہی ہے بلکہ اس کا انتظام بڑے بڑے افسران کے ہاتھ میں ہے ۔ لوکل باڈیز سے روپیہ فراہم کیا جا رہا ہے ۔ اگر اپنے شہروں کی گلیاں صاف ستھری نہیں رکھ سکتیں ۔ اپنے سکولوں میں ٹاٹ نہیں مہیا کر سکتیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ آخر یہ افراتفری کیوں ہے ۔ اس ملک میں ہم سب مساوی ہیں ۔ ہمارے لئے ایک ہی قسم کی سہولت مہیا کی جانی چاہئے کیا وجہ ہے کہ میرا بچہ ٹاٹ پر پڑھے بلکہ وہ اپنے گھر سے اپنے ساتھ بوری لائے اگر نہ لائے تو مٹی پر بیٹھے ۔ اور میرے ساتھ اسی شہر کا رہنے والا اسی محلہ کا رہنے والا ایک پبلک سکول میں اپنے بچے بھیجے جہاں اسے ہر قسم کی سہولتیں میسر ہوں اور وہ نیلی پگڑی باندھے اور گھوڑے پر سواری کرے اور اس صورت میں جبکہ میرے گاڑھے پسینے کی کمائی اسے گھوڑا مہیا کرنے کے لئے صرف ہو رہی ہے ۔ تو اس لئے میں جناب والا ۔ نہایت درد مندی سے جناب وزیر تعلیم کی خدمت میں یہ درخواست کروں گا

کہ ایسی تفریق کیوں پیدا ہو رہی ہے ۔ جتنی جلدی ہو سکے ایسی تفریق کو جو کہ ہم میں مختلف طبقات پیدا کر رہی ہے جو غریب کو یہ کہتی ہے کہ تم اچھوت ہو ۔ جلد از جلد ختم کیا جائے تاکہ ہم سب کے بچے ایک جگہ پڑھیں ۔ عوام کے بھی اور بڑے افسروں کے بھی ۔ تاکہ بڑے افسر بھی عام سکولوں کی طرف توجہ دیں ۔ انہیں یہ خیال ہو کہ ان کے بچے بھی یہیں پڑھتے ہیں ۔ یہ نہیں کہ میرے بچے ایچیسن سکول میں پڑھیں پھر مجھے ضرورت کیا ہے کہ میں عام سکولوں کی طرف توجہ کروں ۔ جب تک غریب اور امیر کو ایک طرح کی تعلیم نہیں دی جائے گی ۔ جب تک انہیں ایک طرح کے سکولوں میں داخل نہیں کیا جائے گا اس وقت تک نا ممکن ہے کہ ہماری زندگی ایک ہی سطح پر آئے ۔

جناب والا ۔ اس سے پہلے میجر محمد اسلم جان صاحب نے آپ کو اس طرف توجہ دلائی تھی ۔ کہ انجینئرنگ یونیورسٹی کے شعبہ معدنیات کے فارغ التحصیل بیکار پھر رہے ہیں ۔ میں آپ کی توجہ انجینئرنگ کالج کی ایک اور کلاس کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ ٹاؤن پلاننگ کی کلاس ہے ۔ جب سے یہ کلاس بنی ہے گذشتہ تین سالوں میں صرف دو طالب علموں کو ملازمت ملی ہے ۔ باقی سب بیکار پھر رہے ہیں ۔ آخر اس قسم کی منصوبہ بندی سے کیا حاصل ۔ چاہئے تو یہ کہ ہماری منصوبہ بندی اس طرح ہو کہ جس قدر ہمیں مین پاور کی ضرورت ہو اس قدر manpower کو ہم مختلف قسم کے شعبوں میں تربیت دیں اور اس سے زیادہ ہم پیدا نہ کریں تاکہ بیکاری میں اضافہ نہ ہو اور نہ ہم اس سے کم پیدا کریں کہ ہماری ضرورت پوری نہ ہو ۔

جناب والا ۔ آخر میں میں ایک اور امر کی طرف وزیر تعلیم کی توجہ دلاتا ہوں ۔ میں نے اگلے روز اس ایوان میں ڈائریکٹر محکمہ تعلیم راولپنڈی کا ایک گشتی مراسلہ پڑھا تھا جس میں یہ درج تھا کہ حکومت کے فیصلہ جات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے لازم ہے کہ تمام سکول اور لائبریریاں جو اس زیجن میں ہیں صرف فلاں فلاں اخبارات اپنے سکولوں اور اپنی لائبریریوں کے لئے منگوائیں اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ خرچ یونین فنڈ سے کیا جائے ۔ اب میں جناب وزیر تعلیم سے یہ پوچھتا ہوں کہ یونین فنڈ کہاں سے آتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر بچے سے تھوڑا تھوڑا چندہ لے کر ہر ماہ یہ فنڈ اکٹھا کیا جاتا ہے اور ہر بچے کی ضروریات پر صرف ہوتا ہے ۔ جناب وزیر تعلیم ۔ فرمائیں کہ گورنمنٹ کے لئے کہاں تک انصاف کی رو سے یہ حکم جاری کرنا درست ہے ۔ جب میرے بچے نے بھی یونین فنڈ میں چندہ دیا ہے اور وزیر تعلیم کے بچے نے بھی دیا ہے ان سب نے مل کر سکول میں یہ رقم جمع کی ہے اب اگر میرا بچہ "نوائے وقت" پڑھنا چاہتا ہے تو وزیر تعلیم کے حکم سے وہ اس سے محروم ہو گیا ۔ اگرچہ اس نے بھی اس فنڈ میں اسی طرح چندہ دیا ہے جس طرح ان کے بچے نے ۔ میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ گورنمنٹ کا روپیہ تو ہمارا روپیہ ہے اور اس کا صرف انصاف اور عدل کے مطابق ہونا چاہیئے لیکن آپ گورنمنٹ کے روپے کو چھوڑ کر بچوں کے پیسے پر بھی قدغن لگا رہے ہیں کہ آپ فلاں اخبار پڑھ سکتے ہیں اور فلاں نہیں ۔ اپنے پیسے سے بھی نہیں پڑھ سکتے ۔ کیا اس سے انصاف کے تقاضے پورے ہوتے ہیں ۔ یہ حکومت

اس بات پر تلی ہوئی ہے کہ اس قوم کی brain washing کر دی جائے ۔ کوئی ایسی بات جو ان حکمرانوں کے مزاج عالی کے خلاف ہو خواہ وہ کتنی اچھی کیوں نہ ہو نہ یہ خود سننے کے لئے تیار ہیں نہ یہ چاہتے ہیں کہ قوم کا کوئی فرد یا بچہ اسے سنے ۔یہ brain washing ان کے حق میں مہلک ہو گی ۔ ان کی بربادی کا باعث ہو گی ۔ کب تک یہ brain washing سکولوں میں اور کالجوں میں اور دیگر تعلیمی اداروں میں اور اخبارات میں چلے گی کہ ہر معاملہ کو صرف اسی رنگ سے دیکھا جائے جس رنگ سے حکمران دیکھتے ہیں ۔ یہ کام کب تک اس طرح چل سکتا ہے ۔ اس طرح نہیں چل سکتا ۔ ان کے پاس ایسے سرکلر کا کیا جواب ہے کیا وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ دیانت پر مبنی ہے ۔ آخر میں، میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ اس قسم کے لغو سرکلر کو واپس لیا جائے ۔ شکریہ ۔

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan): Mr. Speaker Sir, I am very happy that the Leader of the Opposition .....

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ہم نے تقریر اردو میں کی تھی اس کا جواب وزیر صاحب کو اردو میں دینا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ان پر منحصر ہے ۔

Minister for Education: Sir, when I will come to the demands made by Haji Sahib, I will try to tell him about them in Urdu.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب جہاں تک آپ کے مطالبات کا تعلق ہے ان کا جواب وہ اردو میں دیں گے ۔

Minister for Education : Sir, I am happy that the Leader of the Opposition picked up Education for discussion today because on an earlier occasion, he along with his colleagues had lost such an opportunity though they had come prepared for that day. I am grateful to the Members for having discussed this topic today because it has afforded me an opportunity to highlight all the achievements which we have made in this very vital sector.

Sir, the Leader of the Opposition along with some of my other friends sitting on the opposition benches, have tried to paint a very gloomy picture and have tried their best to spread dismay not only among the Members of this august House but also amongst the people of West Pakistan. I would venture to state that the picture so painted, is not at all based on facts. Sir, under the dynamic leadership of Field Marshal Muhammad Ayub Khan, the allocation of budget for Education has increased by about 4 times and this point has been stressed by the Leader of the Opposition in his earlier speech and has also been appreciated by most of the Members who took part in the debate during the General Discussion. Sir, I have got figures to show that during this period, the increase in the educational institutions has been phenomenal. Primary schools were increased from 17,600 to 37,900, i.e., increased by more than 100% during the last ten years. Secondary schools increased from 3,003 to 4,890, i e increased by 60% ; the number of colleges increased from 110 to 271, i.e , by 150%. We did not have a single Polytechnic Institute and today, by the Grace of Almighty God, we have got 17 Polytechnics functioning in the country. Similarly, the number of commercial institutes from nil has gone upto 22. During 1958 we just did not have a single professional university. Today we can boast of two such Universities (i) Agricultural University at Lyallpur and (ii) University of Engineering and Technology at Lahore.

It has been said by some of the Members of the Opposition that a lot of expenditure has been incurred in this sector but it has not shown results as it ought to have and the Government has been beating drums all along with very insignificant results. I have just given you figures

and facts as far as the increase in the number of Educational institutions is concerned. Increase in the number of institutions is only a very rough indication of the growth of education or rate of educational progress. The real criterion is the increase in the enrolment and we have achieved phenomenal results as far as enrolment is concerned. During the last decade at the primary stage enrolement had gone up from 17·81 lakhs to 35·57 lakhs. This is more than one hundred percent. At the Middle stage from 3·98 lakhs to 7·71 lakhs. one hundred percent. At the High School stage from 1·41 lakhs—to 3·22 lakhs—128%. At the Intermediate stage from forty thousand to 120 thousand i.e, two hundred percent. At the Degree stage from fifteen thousand to forty thousand. This is 135%. At the Post Graduate level from 4,900 to 10,500, This is 150%. At the polytechnic institute from nothing to seven thousand. At the Engineering Colleges from one thousand to four thousand—300%. This is a collossal increase. It is upto330% At the Agricultural Colleges and University from nine hundred to 3,100 that is 240%. At the two professional Universities the most impressive increase has been at the Post—Graduate level. Enrolment increased—for M.Sc and Ph.D level—at the Agricultural University from 80 to 520. At the time when we were establishing the Post Graduate level in the Engineering University we had nothing. Today we can boast of 94. All these figures would show that enrolment in these educational institutions of all types has increased—from 23 lakhs in 1958 to over 48—5 lakhs in 1967—that is by 110%. Yet some people choose to say that the increase in the enrolement has not been upto the mark. Sir, enrolment for the technical and professional courses has been much greater than in the institutions for general education. This increase is from 300% to 400%. I would like to inform the House that from 1961—65, the figures have been taken by UNESCO about other countries in Asia which show, that their great growth rate in the Engineering education is much lower than ours. In Burma it is 13·6%. Thailand 5·3%. Burma—8%. The Leader of the Opposition had just said that expenditure on education in Burma is higher than what we are spending here in West Pakistan. I have got figures to show that it is not so. Our expenditure on Education.....

Khawaja Muhammad Safdar : You mean to say that my figures are incorrect.

Minister for Education : Our expenditure on education is 19·5% and not 1·2 or 1·5% as as he has said. Our total Revenue Expenditure is 206·86 crores and education has been allocated 40 91 crores of rupees. This, if he does a bit of calculation, would show that this expenditure would come to 19 5% of the Revenue. In India this increase is 18·5%. In the Peoples Republic of China 23·5% Japan 20%. While we can boast of an increase of 28 9%. This is the highest growth rate in Asia as far as this Education is concerned.

Sir, I am glad to note that my friend the Minister for Finance very aptly spot-lighted this achievement in his Budget speech. Is it not a matter of gratification that we have surpassed all the countries in Asia as far as Engineering education is concerned.

It has been said by Haji Sahib that we have not acheived results as we ought to have as far as our expenditure goes. That is, in other words the quantitative expansion has not matched the rise in expenditure. I have given you enough figures and facts to show that we have increased the number of educational institutions and we have also increased the enrolment and the enrolment has not only by-passed our expectations in some sectors but has by-passed other countries in Asia which are developing countries and others like Japan which are fully—developed countries.

Sir, as far as educational institutions are concerned we are trying our best that all the school-going children should benefit from our existing facilities. We have introduced evening programmes and second shifts and we intend to extend this programme wherever it has not been started. So, Inshaullah, as we go on pursuing this policy we would be fully utilising all our educational institutions as for as possible within the shortest possible time and results would be achieved. But you cannot expect results overnight. It has to take some time.

Then, Sir, our idea in education is not to have quantity along but we want to stress on quality as well. Government has not shut its eyes towards this side. We are proud of it. We have done our best and I can say with certainty that we have made a great break-through as far as qualitative education is concerned. This is the most important thing in Education. Mere expansion in educational institutions is not the aim of the Government. The aim of the Government is to produce really talented and patriotic people.

Then, Sir, as far as educational policies are concerned we are laying more stress on technical and scientific studies. In 1958 we had compulsory General Science puto the 8th Standard in one region of West Pakistan and today we have extended this facility to all the regions in your Province and we have started General Science course in all the high schools in West Pakistan. Since 1964 we have been trying our best to build laboratories and to equip those laboratories with scientific instruments. We hope that by 1970 we will be able to hit the target and extend these facilities of laboratories wherever they are not possible or wherever they are not available at the present moment. This also has involved a lot of expenditure, but we cannot expect that this expenditure should also result in increase in the enrolment of various insti tutions.

Then Sir, at the college level, it is the policy of the Government to open all new science colleges. Wherever we want to open colleges, they would all be science colleges. Whereve such facilities are non-existent, we are conducting an exercise that all the arts colleges be turned into science colleges, or if it is not possible, we must introduce science and economics in those colleges where these subjects are not taught. Similarly, at the University level, more students are now taking up science and we are incurring a lot of expenditure, because, Sir, you would know that to teach science in an institution is more expensive than to concentrate on arts. Specially the expenditure per boy is four to six times higher as far as the science education is concerned, and the Government is not sparing any effort towards this end.

Sir, you will be glad to know that in three Universities out of four, the increase in enrolment in science subjects has gone up by 900 percent in the last ten years. It is a very high figure and I am sure the Leader of the Opposition in his heart appreciates what I am saying, or I would pray to God Almightly that he comes out with it too.

Then, Sir, it has been stated that no attention has been paid to libraries. I would stress this point that we have been spending a lot of money on equipping libraries and opening new reading rooms for the students as well as staff study rooms, where they did not exist before. This has also involved a lot of expenditure without any resultant increase in our enrolment in various educational institutions.

Then we have other technical courses in the high schools where workshop equipment and tools have been provided to boys. I have already stated that we are laying stress on technical education. This is the age of technology and science and we do not want to be left behind. That also involves a lot of expenditure.

Sir, much has been said against the modernization of syllabi in the country. Had we not done it, even then there would have been criticism that we are sitting tight while other countries of the world have been advancing, and that we have been left behind. Sir, we found that our courses were very old, very antique and out of date, and as this is the age of technology and science, in this atomic age we must catch up with the highly developed countries. And, Sir, I am proud to say that these courses were changed entirely by our own educational experts from the Universities, colleges and the Boards of Education. We did not ask for a single foreigner to come and help us. We did not consult any foreign book, as was said by Mr. Aslam Jan that we have copied the books from America. He may have been given wrong information by someone. I would again stress that these books were written by our own scientists, by our own mathematicians of repute, and we are proud of their work. This change in syllabi was highly appreciated by Prof. Salam, and he told the President that he just could not expect this much from our people, and that he was very happy.

The President sent a letter of appreciation for what had been done in West Pakistan, and then we were asked to help our brothers in East Pakistan, so that they may also effect these changes in their syllabi.

Then Sir, we have extended the facilities of B.Sc. (Honours) and M.Sc. (Education) to those institutions, which are far-flung and wehre they did not exist befroe. We conducted an exercise, and under expert guidance of the people, who went and made on the spot inspections, they formulated a scheme and we have now extended these facilities to those colleges, which did not have these facilities earlier. We are trying our best to be self-sufficient not only in technology any secience, but in a very vital field of economics education, administrative science and business administration, post-graduate facilities have also been offered for these subjects in our various Universities. We have also allocated new subjects to various Universities and we thought that if every University takes up teaching these subjects simultaneously, there would be duplication. Ours is a poor country and we cannot afford the luxury of all this. We allocated certain fields to various Universities. To the University of the Punjab, we gave Solid State Physics and Applied Mathematics. They are now conducting these courses and the boys, who are taking up Ph. D. courses, would soon be coming out with degrees. To the University of Sind, we gave Analytical Chemistry Mathematics and Chemical Crystallogreply. To the University of Karachi, we have allotted Botany, Zoology and Marine Biology. And to the Peshawar University we have given Physical Chemistry and Geology. Sir, apart from this we have tried to afford opportunities to talented boys, because it is said that we must catch the scientists while they are young.

Sir, much has been said about two-three kinds of education in the country. We have started a scheme of comprehensive high schools in the country so that people coming from poor homes may be able to get good and quality education at cheaper rates. So, those friends of mine, who are very vehement against public schools in the country would now know that we must not deny this right to those parents, who would like to give education, good quality education to their children in those schools. As far as poor sector of our population is concerned, we .....

Khawaja Muhammad Safdar : Why at our cost ?

Minister for Education : Not at your cost ; we have opened comprehensive schools for those people, who are poor and cannot afford the luxury of sending their childern to puplic schools. Those boys would get quality education and we are going to have very competent teachers, we are already having competent teachers to look after the students there. Besides that, we have got superior science colleges, so that when the boys get out of these comprehensive schools, they would go to the superior science colleges, and the courses there are not of low order, as my friend, Mr. Aslam Jan has said, but they are of a very high order. We have kept them intentionally at a different level from other institutions, because they are subsequently to continue their studies in the superior science colleges. The talented boys would be given admission there, and they would learn a lot, and that continuity should remain. We have opened those superior science colleges so that when the boys come out of these superior comprehensive schools, they would continue their studies unhampered.

Sir, as far as science education is concerned we have a scholarship scheme for the poor people and during the Second Five-Year Plan we had allocated a sum of rupees one and half crores Fifty thousand students were benefitting from that scheme and, this year too, we have a supplementary scheme for scholarships. These scholarships would be awarded to those intelligent and bright boys whose parents cannot afford their education. Then there are certain students who belong to far flung areas and they just can't come to schools or collegs which are situated in the cities. For that purpose we have allocated huge amounts for building hostels so that those boys or girls could come to stay in those hostels and pursue their studies in a calm and peaceful atmosphere. Similarly, there was no provision for the quarters or houses of University Professors and College Lecturers. We have now a scheme in hand to provide such facilities to at least 25%, or even more than that, if our funds permit us to do so. If we have the funds available we would build these houses and even at this stage we are in the process of building such houses. This would give peace of mind to our teaching community and a student-

teacher relationship would develop when they would stay in colleges. This is most important because the because the boys get admission in the colleges at a very impressionable age. If they have contacts with their teachers and they sit in their tutorial groups, then definitely they would pick up the good qualities of their teachers. So, for that purpose we have allocated larger funds. I have just briefly narrated what actions we intend to take in order to bring a significant change in our educational structure. We have given opportunities to gifted students We have laid stress on science education and we have given more facilities for B Sc. (Honours) and M.Sc classes in the far flung areas. Now we intend to become self-sufficient as far as our engineers, agriculturists, engineers, scientists and economists are concerned so that we may be able to man the highest executive posts in the country; which our expanding economy requires. This much was for the material side.

Now, alongwith the material side, we have not lost sight of the other side. I mean the spiritual side. We created Pakistan and it was the urge of the people to mould themselves according to their own ideals. We live for those ideals and Inshaallah we would die for those ideals. (*applause*) We had introduced Islamiat as a compulsory subject. (*hear, hear*) It was compulsory up to the 8th standard and now we have given this facility up to the 10th class. Some of my friends may choose to call it Anglo-Islamiat but they have not taken the trouble to go and see those books and to read the contents of the course. If they take this trouble then and only then would they be able to say whether it is Anglo-Islamiat or some other Islamiat or the correct Islamiat for which we have made Pakistan. (*applause*) We have also introduced Islamiat in our polytechnic institutes as a compulsory subject as well as in all other professional colleges within the province. Besides, the introduction of this very important subject, we have not lost sight of our own ideology. As my friend has just stated that our educational policy is aimless but my submission is that we have a very great aim and that is to bring up the students as good Mussalmans and good Pakistanis. (*applause*) So, for that purpose we have courses of social studies and languages in which the ideology of Pakistan is given the most prominent place and we want to inspire our students community so that they may know their heroes and they may know how and under

what circumstances Pakistan was created and which thing led to the creation of this new State. How we are going to manage this State and what is our aim and place in the Committee of Nations. We have also shown them the life history of our great ancesstors and have also included the life history of those martyrs who laid their lives while defending the sacred soil of Pakistan in September 1965. (*applause*).

Mr. Speaker : Just a minute please. Has the department made any programme for the boys to read Holy Qur'an before they pass their Matriculation Examination ?

Minister for Education : Yes, we have a scheme from the 5th to the 8th standard. They are taught Nazara.

Mr. Speaker : Whole of the Holy Qur'an up to the 8th class ?

Minister for Education : Parts of the Holy Qur'an but now we intend that up to the Matric they should finish the entire Holy Qur'an. Sir, I am extremely grateful to you for pointing this thing out to me. In this connection I would like to inform the Members of this House that some of our teachers had just no idea of this Nazara. They had not read the Holy Qur'an themselves and we made it compulsory on them to learn it during the holidays. I have been receiving telegrams, mostly from the area from where Haji Sahib comes, who is a learned and a very pious man, from the people of his area that during the hot summer they should not be made to learn the Holy Qur'an but I insisted ... .

صاحبزادی محمودہ بیگم - میں وزیر تعلیم سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے پروگرام بنایا ہے - اس پر کب سے عمل ہو گا ؟ میں نے ایک ریزولیوشن دیا تھا - وہ بدقسمتی سے قرعہ اندازی میں نہیں نکلا - اس ریزولیوشن میں یہ تھا کہ قوم کی ڈیمانڈ یہ ہے کہ کلام پاک چوتھی جماعت سے با ترجمہ پڑھایا جائے - اس کو باقاعدہ نصاب میں شامل کیا جائے تا کہ

بچوں کو یہ سمجھ آئے کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں تو وزیر تعلیم صاحب اس کی وضاحت فرمائیں ۔

Mr. Speaker : Will the Minister throw some light on it ?

Minister for Education : We teach them Nazara. As far as reading of the Holy Qur'an is concerned it is being taught up to the 8th standard and some of the Suras and Aayat are taught with translation as well.

Mr. Speaker : Has the Government decided to teach the whole of the Holy Qur'an up to the 10th class ?

Minister for Education : We have a scheme that they should finish the Holy Qur'an Nazara up to the 10th class. This is being done this year.

As far as the languages are concerned, we want to develop regional languages alongwith Urdu and a National Commission on Languages is studying as to when to switch over from English to Urdu completely. In some of the schools and colleges we have Urdu as medium of instruction and examinations are being conducted in that language. At the same time, side by side, we intend to pay our attention to, and spend a lot of money on, regional languages so that they may not die. Then we have another system of education which was prevalent before the advent of the Britishers. Those are Madrissas and Dar-ul-Ulooms. Our religious education was being imparted in those institutions but when the Britishers came here they started their own schmes and some how or other those schools went out of fashion. In fact, they just could not cope with the present day time. Now, we have a scheme to bring them at par with other schools which are functioning in the country so that the education of the people studying in those institutions may become purposeful and be related to our socia-economic needs. We have also mosque schools in the ten districts of the Province. There are about 800 mosque schools and we intend to add 400 more to them so that they may become feeders for

our primary schools. Then Sir, our difficulty is that in West Pakistan, some of the areas are highly developed as far as education is concerned, and some other parts of West Pakistan are slightly backward. We intend to allocate more funds for them as we are working on the principle of equalisation that expenditure should be available progressively so that these people who are far behind, may come up. We have tried our best to make this gap as narrow as possible and we have achieved our aim to a very great extent. Whatever little difference is left, Inshallah this will also not be there in another 4 or 5 years' time.

Sir, most of our population in West Pakistan lives in the rural areas. It is said that about 85 per cent of them belong to rural areas. We have a scheme and we are working on certain schemes that similar facilities should be given to the rural area students as are being extended to the students living in big cities. We have made hostels in schools and colleges so that those boys may come and study there. It is just a make-shift arrangement and we are going to provide these facilities to rural area students as are being enjoyed by the students in big cities. We have also to see that these students apply for admission to the Agricultural Colleges and in some of the academic institutions too. Last year, a Resolution was passed by this House that special quota be given to the students community from rural areas. We had accepted that Resolution. In fact, we have acted upon that Resolution and we intend to give as many facilities as possible so that these students may come up at par with the students of big cities. We have scholarship schemes and we are giving proportionate scholarships to the student community of the rural areas.

As far as female education in the rural areas is concerned, extreme difficulty was experienced in sending lady teachers to the far-flung areas because of lack of residential accommodation etc. there. Besides this, some of the lady teachers who are un-married did not go to the villages as their parents refused to send them there. At the same time, the husbands of the married lady teachers refused to part with their wives. We have now build about 200 houses and we intend to extend this programme of building houses so that the lady teachers may go there and teach the rural area girls of primary schools. Previously there was no

scheme of raising primary schools for girls for rural areas. Now we have given 2,000 rupees for primary schools along with one thousand for school equipment. We want to encourage primary education among the girls in the rural areas.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ قبل اسکے کہ وزیر تعلیم اپنی تقریر دلپذیر ختم کریں میں ان سے التجا کروں گا کہ انگلش میڈیم سکولوں اور اس گشتی مراسلہ کے بارے میں ، جس کے متعلق خواجہ صاحب نے ذکر کیا تھا ، وضاحت کریں ۔

وزیر تعلیم ۔ آپ باہر تشریف لے گئے تھے ۔ میں اسکا جواب دے چکا ہوں ۔

Sir, as far as laboratories are concerned, we are trying our best to equip the rural area high schools first so that they may have scientific equipment.

We have also started agricultural courses along with the general Science in the rural high Schools and for that we have made facilities available to teachers to go and get training in the agricultural sector from the University at Lyallpur, Agricultral Colleges at Tando Jam and Peshawar. After training, these teachers would go to these rural area shools and teach the students agriculture as part of General Science. Side by side, we have started a voluntary course known as Farm Guide Movement. This was done specifically with the purpose that after the boys in the rural areas have passed their matriculation and normally go to the cities and run after clerical jobes and should lend a helping hand to their parents in the field of agriculture. So we want to instill in them the habit of agriculture and teach them general agriculture. Upto 8th class, it was compulsory but now we intend to introduce it as a compulsory subject up to 9th and 10th classes. So when these boys pass their matriculation, they would not feel hesitant to lend helping hand to their fathers and brothers who are engaged in the vital field of agriculture.

Then Sir, we have also introduced Farm Machinery Technology in various Polytechnics Institutes so that the boys after having passed their matriculation, go there and learn this very art and may be able to look after and repair the tractors working in the fields. It was stated that people have purchased tractors, farm machinery etc. but they have to go to the cities if they require certain repairs and purchase spare parts etc. For that too, we are making arrangemants to set up workshops in the villages and the boys released from the Polytechnics would be there to look after the farm machinery.

Sir, it is said that if you educate the boys, you educate just an individual but if you educate a girl, you educate the entire family. So Sir, we are laying greater stress on female education (*thumping of tables*).

خواجہ محمد صفدر ۔ لڑکوں کا کام تو تمام ہوا اب لڑکیوں کا کام تمام کرنا چاہتے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ وہ تو آپ کرنا چاہتے ہیں ہم نہیں کرنا چاہتے ۔

Sir, we have opened one Polytechnic Institute for girls in Lahore, and we intend to have another in Karachi. Similarly, Sir, the subject of Home Economics was compulsory up to the 8th class and now we intend to extend it up to 10th class and special stress is going to be laid on this very vital subject. We are extending all facilities and have extended these facilities to B. Sc. and M.Sc. classes for girls in all the regions and we have opened Regional Superior Science Girls Colleges in 6 regions of the Province.

Sir, it was stated here that the boys who are studying in the Schools and Colleges, wander aimlessly and they have become teddy body ; they have lost touch with their religion and culture and for this, the Education Department is responsible. Sir, I beg to differ. The boys or the girls, for that matter, spend hardly 4 to 5 hours in the educational institutions and about 19 hours they spend outside the educational institutions, in theis houses. The parents have also some responsibility towards their children. I can say this that most of the parents are

unaware of the fact and they do not know in which standard their children are studying. Even here are some of my friends who do not know.

Khawaja Muhammad Safdar : I can't believe that the parents are so callous.

Minister for Education : Sir, for this vital sector of Education, the Government has not, and will never have, enough funds at its disposal. The private sector should also come forward and play a vital role in this connection. In other countries of the world, burden on education is not on the Government ; it is on the people. But here those people who became rich overnight and other well-to-do people have not come forward. I am sorry to say this ; it is high time now that they come out and gave or donate something out of whatever the nation has given to them.

Sir, there are many other points which were raised during the discussion by my friends.

Mr. Speaker : The Minister may please try to conclude now because I have to put the questian.

Minister for Education : Then Sir, I conclude.

Mr. Speaker : The question is :

> That the total of Rs. 32,32,45,670 on account of 37-Education-Other Expenditure (Recurring) be reduced by Rs. 100.

The motion was lost.

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again tomorrow at 8.00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 8.00 a.m on Wednesday, the 26th June. 1968.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 11954)

THE LIST SHOWING THE NAMES AND ADDRESSES OF THE PERSONS, ALONGWITH ACREAGE OF LAND, WHO HAVE BEEN GRANTED LAND FICTITIOUSLY IN THATTA DISTRICT.

S. No.	Name	Area allotted.
1	2	3
1	Aminullah S/o Ahedullah Pathan R/o Village Zaida Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32 Acres.
2	Imadadul Mabood S/o Mohd Ikam R/o Village Zaida Taluka Sawabi Distt. Mardan	32 —do—
3	Rashid S/o Saleem R/o Village Zaida Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32 —do—
4	Ikram Khan S/o Mukrab Khan Village Zaida Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32 —do—
5	Saleem S/o Mukrab Khan Village Zaida Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32 —do—
6	Village Punjgur Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32 —do—
7	—do—	32 —do—
8	Fazul Rahim S/o Majid R/o Mukhana Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32 —do—

1	2	3	
9	Mohammad Abbas Mohbat Khan R/o Lahore Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32	—do—
10	Khbja Mohammad Taj Muhammad R/o Lahore Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32	—do—
11	Eashur Wali Lal Wali R/o Village Zaida Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32	—do—
12	Rehmat Ullah S/o Sharif Khan R/o Thana Nawaz Mardan.	32	—do—
13	Ghulam Akbar S/o Noor Mohd R/o Thana Nawaz Mardan.	32	—do—
14	Ghulam Rasool S/o Sujawal Khan R/o Chak Taluka Pind Dadan Khan Distt. Jhelum.	32	—do—
15	R/o Chak Taluka Pind Dadan Khan Distt. Jhelum.	32	—do—
16	Khuda Bux Mir Hassan R/o Chak Taluka Pind Dadan Khan District Jhelum.	32	—do—
17	Mohammad Sidiq Suleman R/o Roll Kot Taluka Azad Kashmir Distt. Poonch.	32	—do—
18	A Razzak S/o Suleman address as above.	32	—do—
19	Mohammad Ashraf Dost Muhammad Khilan R/o Fateh Pur Taluka Poonch.	32	—do—

2	3	
20 Mohammad Aslam Dost Muhammad Rajpur R/o Fateh Pur Taluka Poonch.	32	—do—
21 Pasha Khan S/o Khan Mohammnd R/o Punjpir Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32	—do—
22 Mohammad Yousif S/o Ghulam Haider Mora Kiri Cheshim Taluka Chakwal Distt. Jhelum.	32	—do—
23 Mohammad Younus S/o G. Haider address as above.	32	—do—
24 Sardar Mohammad S/o Mohd Akbar Chak Taluka Pak Patan Distt. Montgomery.	32	—do—
25 A. Majid Sardar Mohammad Arain Chak Nind 248 Pak Patan Distt. Montgomery.	32	—do—
26 Sabiul Qadir Attaullah Khan No. 93 Rpan Pipk Pattan Distt. Montgomery.	32	—do—
27 Mohammad Sadiq Mohammad Amin As above.	32	—do—
28 Shah Mohammad Fazauldin Chak No. 245 Taluka Pak Patan Distt. Montgomery.	32	—do—
29 Sharif Mohammad Abbas R/o Village Visal Taluka Daburi Distt. Jamo.	32	—do—

1	2	3	
30	Mohammad Khan Mohd Ramzan address as above.	32	—do—
31	Mohammad Ramzan Mir Hassan address as above.	32	—do—
32	Ahmad Khan Muhammad Ramzan address as above.	32	—do—
33	Mohammad Yaseen Khuda Bux address as above.	32	—do—
34	Barkat Ali S/o Pir Muhammad Chak No. 270 Taluka Samundri Distt. Jamoo.	32	—do—
35	A. Latif Lal Din R/o Zamra wah Taluka Passroor Distt. Sialkot.	32	—do—
36	Moula Bux Lal din address as above.	32	—do—
37	Mansoor Ahmad Sharif Ahmad Jat R/o Choor Chak No. 117 Taluka Distt. Sheikhupura.	32	—do—
38	Sharif Ahmad Sardar Ahmad address as above.	32	—do—
39	Nazir Ahmad Ahmad Allottee R/o Agha Distt. Sialkot.	32	—do—

2	3	
40 Naim Ahmad Mohammad Ahmad address as above.	32	—do—
41 Nasir Ahmad Mahmood Ahmad address as above.	32	—do—
42 Mohammad Shafi Mahar Shah Chak No. 312 Taluka Tobatek Distt. Lyallpur.	32	—do—
43 Khushi Mohammad Mehar Shah address as above.	32	—do—
44 Khan Mohammad Ajab Khan R/o unjpir Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32	—do—
45 Mustafa Kamal G. Rasool R/o Village Chak Shafi Taluka Pindadan Khan Distt. Jhelum.	33	—do—
46 Mohammad Sadiq Saleem Village Zaida Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32	—do—
47 Bakhtiar Shah Asghar Shah Village Thatta Distt. Mardan.	32	—do—
48 Asghar Shah Habib Shah address as above.	32	—do—
49 Akbar Khan Misri Khan Village Refri Taluka Talbugah Distt. Campbellpur.	32	—do—

1	2	3	
50	Mohammad Ramzan Saeed Ahmad Chak No. 16 Taluka Behari Distt. Multan.	32	—do—
51	Sadiq Tufail Ahmad R/o Rahimyar Khan Distt. Rahimyar Khan.	32	—do—
52	Sultan Mohammad Abdullah Village Chak No. 110 Taluka Distt. Rahimyar Khan.	32	—do—
53	Mohammad Gul Pani Gul Village Langundak Distt. Rahimyar Khan.	32	—do—
54	Jamal Khan Nasir Khan Ghulam Rasool Village Chak Shafi Taluka Pind Dadan Distt. Jhelum.	32	—do—
55	Sumandar Khan Mohammad Mir Khan Village Fateh pur Taluka Poonch.	32	—do—
56	Abdul Majid Slam Khan address as above.	32	—do—
57	Mirza Khan Ahmad Ali Village Panjpir Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32	—do—
58	Abdul Rahim Mohammad Yasin Village Gulpira Distt. Mardan.	32	—do—
59	Mohammad Yaseen Mohd Yaseen address as above.	32	—do—

1	2	3	
60	Azimul Haq Fazuldin village Gulpira Distt. Mardan.	32	—do—
61	Mohammad Din Mohammad Yaseen Village Zaida Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32	—do—
62	Abdul Qadir Abdul Majid Village Panjpir Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32	—do—
63	Taj Wali S/o Ahmad Wali address as above.	32	—do—
64	Fazal Khan Ahmad Wali Village Zaida Taluka Sawabi Distt. Marden.	32	—do—
65	Aziz-ur-Rahman S/o Abdullah Jan Vill : Punjpir Taluka Sawabi Distt. Mardan.	32	—do—
66	Sher Hassan Khan S/o Pir Khan address stated as above.	32	—do—
67	Khurasan Khan S/o Pir Khan addsess stated as above.	32	—do—
68	Pir Khan S/o Ajab Khan Village Thana Tal Kund Distt. Mardan.	32	do—
69	Fazal Ahmad S/o Fazal Rahim address as above.	32	—do—

1	2	3	
70	Ismail S/o Ahmed Ullah Village Zaida Tal Sawabi Distt. Mardan.	32	—do—
71	Muhammad Tariq S/o Ahmad Ullah address stated as above.	32	—do—
72	Hamayun S/o Salim Khan address stated as above.	32	—do—
73	Abdul Wahid S/o Abdul Majid Village Thana Khan Akbar Distt. Mardan.	32	—do—
74	Fazal Kadir S/o Fazal Rahim address as stated above.	32	—do—
75	Samandar Khan S/o Muhbat Khan Village Lahore Distt. Mardan.	32	—do—
76	Sher Ayaz Khan S/o Abbas Khan Chak No. Jhor TI/Distt. Sheikhupura	32	—do—
77	Muzhar Ahmad S/o Bashir Ahmad Village Khaki Taluka Manser Distt. Hazara.	32	—do—
78	Abdul Qayum S/o Sikandar Khan address stated as above.	32	—do—
79	Mohd Hassan S/o Mohd Khan Chak No. 1174, Taluka Distt. Kashmore.	32	—do—

1	2	3	
80	Israr-ud-Din S/o Samundar Din Village Deh Bahadur Distt. Peshawar.	32	—do—
81	Samandin Ismail Khan address as above.	32	—do—
82	Sada Bux Sharif Khan address as above.	32	—do—
83	Noor Bux Sharif Khan address as above.	32	—do—
84	Banars Khan Hukum Khan address as above.	32	—do—
85	Haffuddin Samandin address as above.	32	—do—
86	Gul Bar Khan Muqubar Khan address as above.	32	—do—
87	Muhammad Sarwar S/o Muhammad Shafi Muza Uncha Distt. Sialkot.	32	—do—
88	Muhammad Zafar Muhammad Malik Hyderabad.	32	– do—
89	Muhammad Ashraf S/o Muhammad Shafi Chak No. 101 Sialkot.	32	—do—
90	Rehmat Ali S/o Shakar Din Chak No. 101 Distt. Montgomery.	32	—do—
91	Muhammad Ibrahim S/o Usmzn Khan Chak 101 Distt. Montgomery.	32	—do—

1	2	3	
92	Rehmat Ali S/o Shakar Alam, Distt. Montgomery	32	—do—
93	Abdul Ghafoor S/o Mohammad Hassan Chak No. 32 Chicha Watni Distt. Montgomery.	32	—do—
94	Noor Mohammad S/o Alim Din Distt. Montgomery.	32	do—
95	Habib Ullah S/o Mohammad Hassan Chak Fateh Ali Distt. Sargodha.	32	—do—
96	Ghulam Muhammad S/o Sarwar Address as above.	32	—do—
97	Noor Muhammad Chak No. 26 Distt. Montgomery.	32	do—
98	Rehmat Ullah S/o Khuda Bux Chak No. 78 Distt. Montgomery.	32	—do—
99	Muhammad Ashraf S/o Ghulam Mohd as above.	32	—do—
100	Khan Muhammad S/o Ahmad Khan Distt. Rawalpindi.	32	—do—
101	Fateh Muhammad S/o Dilasa Khan Talagan Distt. Campbellpur.	32	—do—

2	3	
102 Anar Khan S/o Sultan Khan Distt. Jehlum.	32	—do—
103 Jalaluddin S/o Sajad Khan Chak No. 70 Montgomery.	32	—do—
104 Ali Muhammad S/o Elahi Bux as above.	32	—do—
105 Ghulam Muhammad S/o Ilam Din as above.	32	—do—
106 Mohd Boota Chak 27 Distt. Taluka Sargodha.	32	—do—
107 Ghulam Mohammad S/o Sarwar as above.	32	—do—
108 Abdullah S/o Ghulam Mohammad as above.	32	—do—
109 Bashir Ahmad S/o Mohammad Din Chak No. O Distt. Montgomery.	32	—do—
110 Ultaf Hussain S/o Mohammad Mannan Chak 27 Distt. Montgomery.	32	—do—
111 Mohammad Akram S/o Tareem Dad Distt. Sialkot.	32	—do—
112 Mohammad Muslim S/o Karam Dar as above.	37	—do—

1	2	3	
113	Ghulam Mohammad Shafi Chak 11 C Montgomery.	32	—do—
114	Sardar Mohammad S/o Alam Din Chak 78 Distt. Sialkot.	32	—do—
115	Maqsood S/o Mohammad Hassan.	32	—do—
116	Akbar Ali S/o Ashraf Ali Nabi Sher Distt. Sialkot.	32	—do—
117	Mohammad Bux S/o Karam Hussain as above.	32	—do—
118	Mohammad Asal S/o Rehmat Ali as above.	32	—do—
119	Ghulam Qadir S/o Moula Bux as above.	32	—do—
120	Sardar Ali S/o Muhammad Din Zaida Distt. Mardan.	32	—do—
121	Gul Muhammad S/o Kalay Khan Distt. Mardan.	32	—do—
122	Sagheer Hussain S/o Muhammad Ali Shah Distt. Mianwali.	32	—do—
123	Khushi Mohammad S/o Allah Ditta. Chak No. 171 Montgomery.	32	—do—

2		3	
124	Qasim Ali S/o Dang as above.	32	—do—
125	Allah Ditta S/o Dilasa Khan as above.	32	—do—
126	Rahim Bux S/o Bundo as above.	32	—do—
127	Sanaullah S/o Nazir Ahmad Chak 11-C Montgomery.	32	—do—
128	Mushtaq Ahmad S/o Rehmat Ali Gul Pur Distt. Montgomery.	32	—do—
129	Asghar Ali Son of Lal Din Chak 1557 Distt. Bahawalpur.	32	—do—
130	Ibrahim S/o Fazal Din Chak 55 Bahawalpur.	32	—do—
131	Sardar Muhammad S/o Nizam Din Toba Tek Singh Lyallpur Distt.	32	—do—
132	Noor Muhammad S/o Mohd Din.	32	—do—
133	Mohammad Boota S/o Muhammad Din Chak 77 Distt. Sargodha.	32	—do—
134	Abdul Karim S/o Karam Din Distt. Rawalpindi.	32	—do—
135	Asad Shah S/o Muhammad Shah.	32	—do—
136	Ali Mold S/o Sultan Khan, Chakwal Distt. Jhelum.	32	—do—

1	2	3	
137	Wali Mohd S/o Masta Khan Distt. Lyallpur.	32	—do—
138	Muhammad Riyasat S/o Sardar Distt. Lyallpur.	32	—do—
139	Abdul Khaliq S/o Karam Din Distt. Jhelum.	32	—do—
140	Muhammad Hayat S/o Dilasa Khan Grouri Distt. Jhelum.	32	– do—
141	Ghulam Muhammad S/o Dilasa Khan Distt. Rawalpindi.	32	—do—
142	Karam S/o Sardar.	32	—do—
143	Chak Sumali Distt. Sargodha.	32	—do—
144	Barkat S/o Siddique Kalagang Distt. Campbellpur.	32	—do—
145	Mohammad Siddiq S/o Mnhammad Ibrahim as above.	32	—do—
146	Basharat Ahmad S/o Siddiq, Chak 11-C Montgomery.	32	do—
147	Abdul Ghafoor S/o Mnhammad Siddiq Chak No. 11-C Distt. Montgomery.	32	—do—
148	Alim Din S/o Ghulam Din as above.	32	—do—
149	Bashir Ahmad S/o Umar Din as above.	32	—do—

1	2	3	
150	Noor Muhammad S/o Mohammad Nabi Sher Distt. Sialkot.	32	—do—
151	Ghulam Nabi S/o Pir Mnhammad as above.	32	—do—
152	Abdullah S/o Moula Bux as above.	32	—do—
153	Karam Hussain S/o Ghulam Ali Distt. Jhelum.	32	—do—
154	Abdullah S/o Moula Bux Distt. Jhelum.	32	—do—
155	Karam Hussain S/o Ghulam Ali Distt. Jhelum.	32	—do—
156	Muhammad Aslam S/o Karam Hussain.	32	—do—
157	Ahmad Ghulam Ali Chak 11-C Montgomery.	32	—do—
158	Muhammad Sabir S/o Mohammad Din Chak 70 Distt. Montgomery.	32	—do—
159	Muhammad Shafi S/o Rahim Bux Distt. Sialkot.	32	—do—
160	Manzoor Ahmad S/o Sher Dil Distt. Tharparkar.	32	—do—
161	Muhammad Ayub S/o Chanal-Din Distt. Mardan.	32	—do—
162	Muhammad Mazar S/o Fateh Khan.	32	—do—
163	Ismail Shah S/o Rehmat Ali Ditt. Montgomery.	32	—do—
164	Abdul Qayyum S/o Allah Ditta as above.	32	—do—
165	Allah Rakha S/o Sher Khan Distt. Montgomery.	32	—do—

1	2	3	
166	Muhammad Ullah Spo Kamal Khan Distt. Montgomery.	32	—do—
167	Mohammad Farooq S/o Muhammad Amin as above.	32	—do—
168	Muhammad Tasiq S/o Mohammad Amin as above.	32	—do—
169	Kalay Khan S/o Qasim Khan.	32	—do—
170	Abdul Razak S/o Abdul Hameed Zaida Mardan.	32	—do—
171	Sher Khan S/o Nawaz Khan.	32	—do—
172	Moula Bux S/o Mohammad.	32	—do—

LIST SHOWING THE NAMES OF PERSONS WITH THE AMOUNT OF TACCAVI LOAN ADVANCED TO EACH.

Serial No.	Name of the person	Taccavi loan advanced Rs.
1.	Fazal Rahim Abdul Majeed.	1000/-
2.	Sher Wali Sajid Wali.	,,
3.	Khan Muhammad Ajab Khan.	,,
4.	Rehmatullah M. Sharif.	,,
5.	Abdul Razak Suleman.	,,
6.	Muhammad Siddiq Suleman.	,,
7.	Ghulam Rasul Sujawal Khan.	,,
8.	Khuda Bux Mir Hasan.	,,
9.	Sali Khan Muqarab Khan.	,,
10.	Mohammad Aslam Dost Mohammad.	,,
11.	Sardar Muhammad Akbar.	,,
12.	Abdul Majeed Sardar Mohammad.	,,
13.	Abdul Qadir Ataullah.	,,
14.	Mohammad Sadiq Amir.	,,
15.	Shah Mohammad Fazal Din.	,,
16.	Mohammad Khan M. Ramzan.	,,

17.	Ahmed Khan M. Ramzan.	,,
18.	Barkat Ali Peer Mohammad.	,,
19.	Abdul Latif Lal Din.	,,
20.	Mola Bux Lal Din.	,,
21.	Mohammad Shafi Mehar Shah.	,,
22.	M. Sadiq M. Tufail	,,
23.	Saeed Ahmed Mahmood Ahmed.	,,
24.	Naeem Ahmed Mahmood Ahmed.	,,
25.	Masud Ali Hussain Khan.	,,
26.	Aminullah Saadullah.	,,
27.	Saadul Mabud Mohammad Akram.	,,
28.	Akram Khan Muqurab Khan.	,,
29.	Astam Khan Mohammad.	,,
30.	S. Jalal Abdul Ghafoor.	,,
31.	Mohammad Abbas Sobhat Khan.	,,
32.	Khawaja Mohammad Taj Mohammad.	,,
33.	Ghulam Akbar Noor Mohammad.	,,
34.	Sher Dail Sujawal Khan.	,,
35.	Mohammad Ashraf Dost Mohammad.	,,
36.	Badshah Khan Khan Mohammad.	,,
37.	M. Yousaf Ghulam Haider.	,,

38.	M. Yousaf Ghulam Haider.	,,
39.	Mohammad Khan Fazal Ahmed.	,,
40.	Mohammad Ramzan Mir Hassan.	,,
41.	M. Yasin Khuda Bux.	,,
42.	Manzoor Ahmed Sharif Ahmed.	,,
43.	Sharif Ahmed Sardar Khan.	,,
44.	Nasir Ali Ahmed Ali.	,,
45.	Khushi Ali Mehar Shah.	,,
46	Asghar Shah Habibullah.	,,
47.	Bahadur Shah Asghar Shah.	,,
48.	A. Qayoom Sikandar Khan.	,,
49.	Sultan Ali Abdullah.	,,
50.	Abdul Majid Bostan.	,,
51.	Abdul Majid Alam Khan.	,,
52.	Aziz-ur-Rehman Abdullah.	,,
53.	Abdul Qadir A. Majid.	,,
54.	Sher Ahmed Abbas Khan.	,,
55.	Samand Khan Sobat Khan.	,,
56.	Fazal Wahid Abdul Majid.	,,
57.	A Karim Yasin.	,,

58.	Mohammad Din Mohammad Yasin.	,,
59.	Muzafar Ahmed Bashir Ahmed.	,,
60.	Aslam Hussain Khan.	,,
61.	M. Yasin M. Yasin.	,,
62.	Samand Khan Sher Khan.	,,

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 12634)

LIST OF VILLAGES AND AREA AVAILABLE FOR ALLOTMENT IN TEHSIL SHEIKHUPURA (RAKH BRANCH)

Serial No.	Tehsil	Village	Chahi	Nehri	Nehri-Ghalari	Brani	Salabi	Banjar Jadid	Banjar Qadim	Ghair-mumkin	Total
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
1.	Sheikhupura	Chak No. 51/RB	—	6	—	—	—	2	3	3	14
2.	—do—	Chak No. 27/RB	—	1	—	—	—	—	—	—	1
3.	—do—	Manawala Johad Singh	—	97	—	—	—	4	19	107	227
4.	—do—	Chak No. 169/RB	—	26	—	1	—	—	1	—	28
5.	—do—	Chak No. 120/RB	—	6	—	—	—	—	—	25	31
6.	—do—	Manawala Karpil Singh	—	14	—	1	—	4	20	12	51

APPENDIX

10100

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12
7.	—do—	Manga	—	6	2	3	—	—	3	47	61
8.	—do—	Chak No. 12/RB	—	11	—	—	—	2	61	1	75
9.	—do—	Chak No. 14/RB	—	24	—	—	—	4	51	1	80
10.	—do—	Chak No. 80/RB	—	4	—	—	—	1	12	2	19
11.	—do—	Jhabran	—	8	—	—	—	—	12	39	59
12.	—do—	Esharke	—	2	—	—	—	—	7	58	67
13.	—do—	Ajnianwala	—	10	—	—	—	—	12	30	52
14.	—do—	Kaloke	—	5	—	10	—	—	20	85	120
15.	—do—	Bahar	—	25	—	—	—	40	70	80	215
16.	—do—	Jhamke	2	5	—	11	—	1	11	34	64
17.	—do—	Chak No. 6/RB	—	—	—	—	—	—	2	1	3

18.	—do—	Chak No. 7/RB	—	12	—	—	—	1	8	10	31	
19.	—do—	Kot Ranjait	—	14	—	—	—	—	7	15	36	
20.	—do—	Kot Sondah	123	1	—	—	—	—	6	116	246	
21.	—do—	Thata Qadir Shah	—	—	—	—	—	1	—	4	5	
22.	—do—	Chak No. 34/RB	3	1	—	—	—	2	26	6	38	
23.	—do—	Chak No. 74/RB	5	—	—	—	—	—	33	2	40	
24.	—do—	Chak No. 85/RB	—	1	—	—	—	2	1	6	10	
25.	—do—	Chak No. 83/RB	—	—	—	—	—	1	2	1	4	
26.	—do—	Chak No. 44/RB	—	—	—	—	—	1	8	2	11	
27.	—do—	Chak No. 175/RB	—	1	—	—	—	—	—	—	1	
28.	—do—	Chak No. 167/RB	—	2	—	—	—	—	—	—	2	
29.	—do—	Chak No. 176/RB	—	1	—	—	—	—	1	—	2	
30.	—do—	Chak No. 177/RB	—	6	—	3	—	—	25	9	43	

1	2	3	4	5	6	7	8	9
31.	—do—	Chak No. 287/RB	—	1	—	—	—	—	14	—	15
32.	—do—	Chak No. 38/RB	—	8	—	—	—	—	—	9	17
33.	—do—	Chak No. 10/RB	—	2	—	—	—	—	—	5	7
34.	—do—	Chak No. 170/RB	—	—	—	—	—	—	4	—	4
35.	—do—	Chak No. 181/RB	1	—	—	—	—	—	1	—	2
36.	—do—	Chak No. 180/RB	—	4	—	—	—	—	—	—	4
37.	—do—	Chak No. 33/RB	—	—	—	—	—	—	5	—	5
38.	—do—	Chak No. 15/RB	—	6	—	—	—	—	—	—	6
39.	—do—	Chak No. 35/RB	—	73	—	—	—	—	—	—	73
40.	—do—	Chak No. 286/RB	—	1	—	1	—	—	—	—	2
41.	—do—	Chak No. 29/RB	—	2	—	—	—	-	—	—	2

42.	—do—	Chak No. 37/RB	—	1	—	—	—	—	16	1	18
43.	—do—	Chak No. 41/RB	—	14	—	—	—	—	8	—	22
44.	—do—	Chak No. 292/RB	—	—	—	—	—	—	1	—	1
45.	—do—	Chak No. 110/RB	—	2	—	—	—	—	3	1	4
46.	—do—	Chak No. 3/RB	—	2	—	10	—	3	15	—	30
47.	—do—	Chak No. 4/RB	—	3	—	—	—	—	2	3	8
48.	—do—	Chak No. 40/RB	—	7	—	—	—	—	—	—	7
49.	—do—	Chak No. 43/RB	—	64	—	8	—	3	7	—	82
50.	—do—	Chak No. 15/RB	—	58	—	—	—	6	6	—	70
51.	—do—	Chak No. 111/RB	—	9	—	—	—	—	13	3	25
52.	—do—	Chak No. 117/RB	—	12	—	—	—	3	—	—	5
53.	—do—	Chak No. 13/RB	—	205	—	—	—	111	64	5	285

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 13065)

ANNEXURE

The Gazette of West Pakistan

Published by authority

LAHORE, SUNDAY, MAY 12-63

LAND UTILIZATION DEPARTMENT
NOTIFICATION

The 9th May, 1963

No. 1387/63-1260-GMRIV. In pursuance of the powers conferred on him under Section 62 of the Sind Land Revenue Code, 1879, the Governor of West Pakistan is pleased to make the following rules for grant of land in the Ghulam Muhammad Barrage Area to persons other than Peasants.

1. (1) These rules may be called the Grant of Land (Ghulam Muhammad Barrage Area) Rules, 1963.

(2) They shall come into force at once.

2. Government land in the Ghulam Muhammad Barrage area shall be granted by the Revenue Officer of the Barrage, subject to these Rules and the provision of the Sind Land Revenue Code, 1879, and other Rules made thereunder.

3. (1) Any person who, on the date of the application does not held.

(i) more than 400 acres of land; where the land to be granted is to be cultivated by mechanized means ;

(ii) more than 240 acres, where the land to be granted to be cultivated by their means, shall be eligible to apply to the Revenue Officer of the Barrage for grant of land under these Rules.

(2) No person shall, as of right be entitled to the grant of land.

(3) The area that may be granted to any person under these Rules :—

(i) where the land to be granted is to be cultivated by mechanized means, shall, subject to the limitations imposed by the Martial Law Regulation No. 64, be not less than 100 acres or more than 500 acres ;

(ii) In other cases, shall not exceed such area as may make up the difference between 240 acres and the area of the land held by him at the time of making the application.

4. (1) The grantee shall pay the occupancy price of the land granted to him at the rates fixed by Government from time to time.

(2) Ten per cent of the amount payable under Sub-Rule (1) shall be paid within the week of the communication of the order sanctioning the grant of land to the applicant and the balance shall be paid in twelve equated annual instalments bearing simple interest at the rate of 6¼ per cent per annum, the first instalment being payable immediately on the expiry of four years from the date on which physical possession of the land is given to the grantee of or on which water has started flowing into the channel designed for the irrigation of such land, whichever is later.

(3) Where an instalment is paid after its due date, penal interest at the rate of 8 per cent per annum shall be charged.

5. The grantee shall pay the total amount of development fee in 12 equated annual instalments bearing simple interest at the rate of 4 per cent per annum. Each such instalment shall be payable along with the instalments referred to in Sub Rule (2) of Rule 4.

6. The grantee shall pay the price of trees, if any, standing on the land, which shall be charged for separately on valuation made by the Revenue Officer or the Assistant Revenue Officer.

7. The grantee with the prior approval of the Canal Officer shall construct or cause to be construeted at his own expense the water courses on the land granted to him. In the even of default by the grantee to do so, his grant shall be liable to forfeiture. On sudh

forfeiture, pending the future arrangements regarding the land and the water courses, the Irrigation Department, shall, if the construction of water courses cannot be deferred without causing injury to the adjoining, lands, undertake to construct the watercourses thereon.

8. (1) The grantee shall pay his share of the expenses of all existing water courses as determined by the Revenue Officer or the Canal Officer. This amount shall be paid within one week of the intimation to the grantee of such determination by the Revenue Officer or the Canal Officer.

(2) If at any time Government decides to undertake the alteration of extension of existing watercourses or the construction of new water courses, the grantee shall pay his share of the cost of such alteration, extension or construction.

9. The grantee shall pay all expenses for survey and demarcation of the land and construction of its boundary marks.

10. The grantee having made the payments mentioned in sub-rule (1) of Rule 4, Rule 5, Rule 6 and sub-rule (1) of Rule 8 shall execute an agreement in the prescribed form and thereon shall be entitled to receive from the Revenue Officer of the Barrage an Ijazatnama authorizing him to occupy the land permanently on the conditions mentioned in the agreement. In default of any such payment or in the event of refusal to sign such agreement, the grant shall be liable to cancellation.

11. All the payments under these Rules shall be made at the office of the Barrage Mukhtiarkar of the Taluka in which the land is situated. If the Revenue Office or any other Officer authorized in this behalf so permits in writing, payment may be made into any Government treasury or sub-treasury.

12. The land granted under these Rules shall be subject to all rights of water and other easements, if any, substating thereon.

13. The grantee shall, in respect of the land granted to him pay land revenue and all other charges leviable under the law for the time being in force.

14. The grantee shall plant and maintain at least six trees per acre.

15. The grantee shall maintain at least one cow or or one buffalo or four sheep per forty eight acres or part thereof of the land granted to him.

16. ( ) The Revenue Officer shall on payment by the granted of a sum of Rs. 5 allow him a site, measuring 600 sqr. yards in the village abadi for his residence.

17. (2) The grantee shall reside permanently in the village abadi. He shall, within twelve months of the date of execution of the agreement or delivery of possession of the site, build a residential house to the Revenue Officer. If the grantee is not able to reside in the village abadi, he shall appoint an agent to reside there permaently.

18. The grantee shall agree to have his land rectangullated when so rcouired by proper authority.

19. The land granted under these Rules shall be used for agricultural purposes only.

19 (i) The grantee shall bring under cultivation twenty five per cent of the culturable area of his grant within one year from the date of commencement of the grant, the next fifty percent of the grant within the second year and the balance during the third year and thereafter shall keep the said land under cultivation by rotation subject to the designed intensitp and the cropping pattern fixed for the canal on, which the land is situated.

Provided that the Revenue Officer may, at the time of grant, fix a higher percentage and the grantee shall comply therewith.

(2) The Revenue Officer may relax the extent of cultivation in respect of any grant if he is satisfied that in the circumstances of a particular case departure from the extent mentioned in sub-rule (1) is justified.

20. The grantee shall not grow rice or pubbin in any part of the land irrigated from perennial canals without previous permission in

writing of the Revenue Officer.

Provided that if the Deputy Director of Agriculture having jurisdiction in the area certified that the reclamation of the soil can be achieved only through rice cultivation and the Executive Engineer certifies the availability of adequate water the Colonization Director may authorise the cultivation of rice in the area for a period not exceeding two years.

21. The grantee shall, with regard to irrigation of his land, be bound by the provisions of the Sind Irrigation Act, 1889, and the Rules made thereunder.

22. If the whole or part of the land is at any time required for a public or special purpose, Government shall be entitled to resume it and refund to the grantee the price paid by him therefor and pay to him the cost of improvements. If any, made by him. Such cost shall be determined by the Revenue Officer whose decision shall be final.

23. The grant shall be liable to resumption at any time :—

(i) if it is found that the grantee was ineligible at the time the land was granted to him ;

(ii) if any of the provisions of these Rules is contravened.

When the grant is so resumed, any amount already paid under those Rules shall stand forfeited to Government.

24. When all the payments on account of occupancy price or otherwise have been made and all other conditions attached to the grant have been fulfilled, the grantees shall be entitled to full rights of occupancy as recognised by the said Code ;

Provided that all rights of water or other easements, if any, subsisting on the land shall continue.

25. The grantee or his heirs, executors and assignees shall not, without previous permission in writing of the Revenue Officer, in any way gift, lease, mortgage, sell or otherwise encumber the land or any part thereof granted under these Rules unless the whole amount due has been paid or before the expiry of five years from the date of the execution of the agreement in case all amounts due have been paid earlier.

BY ORDER OF THE GOVERNOR OF WEST PAKISTAN.

M. W. ABBASI.

Secretary to Government of West Pakistan, Land Utilization Department

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF LAND LEASED OUT ON YAKSALO LEASE IN DEH LAKHI TALUKA THATTA.

Sr. No.	Name of lessee	Year of lease	B. Nos.	Area	Amount recovered
1	Arbab Bhai Khan S/o Umer Khan.	1965-66	535,536,389 390	18-17	—
2	Ali S/o Siddique.	—do—	534	3-0	Rs. 15.00
3	Mohammadali S/o Ahmed	—do—	181 and 577 to 579	21-4	Rs. 67.13
4	Sikandar S/o Soomar	—do—	162,204	13-30	—
5	Allah Bachayo S/o Haji Saleh.	—do—	179,203 and 221	14-31	Rs. 35.75
6	Ismail S/o Wali Mohd	—do—	632	12-31	—
7	Tayab S/o Haji Sulleman	—do—	202,220,223 and 226	26-18	—
8	Haji Mooso S/o Mohd Siddique.	—do—	207,208	8-21	Rs. 42.62
9	Wali Mohammad S/o Kassim.	—do—	159,160	10-35	—
10	Allah Bux S/o Haji Zakri	—do—	209,210	13-26	—
11	Mohammad Hafeez S/o Mohammad.	—do—	158	6-31	Rs. 34.62
12	Hyder S/o Siddique	—do—	582,583	12-3	—
13	Tahir S/o Minhwassayo	—do—	185,188	10-26	Rs. 53.25

	S/o			6-2	
	ique.				
15	Haji Allah Bachayo S/o Lakhano.	—do—	477	3-39	Rs. 78.38
16	Mohammad Ishaque	—do—	190.191 and 198 to 200	23-4	Rs 115.50
17	Mohammad Ishaque	1966-67	190,191,198 200,537 479 and 480	35-9	Rs 200-52
18	Arbab Bhai	—do—	389,390,535	11-19	—
19	Haji Mooso & others	—do—	207,208	10-21	—
20	Ismail S/o Wali Mohd	—do—	632	1231	—
21	Sikandar	—do—	163,630 and 185	21-19	—
22	Allah Bachayo	—do—	221	4-4	—
23	Tahir S/o Minhwassayo	—do—	110,185,188	26-39	—
24	Kassim S/o Fateh	—do—	201,224	10-36	—
25	Tayab Haji Sulleman	—do—	226	7-1	—
26	Mohammad Bux	—do—	209	6-18	—
27	Mallahdint	—do—	212	3-17	—
28	Akbar S/o Sulleman	—do—	569	3-16	—
29	Malik Jaffar	—do—	617	7-5	—
30	Umedali	—do—	476	5-11	—
31	Wali Mohammad	—do—	159,160	10-35	—

END

Wednesday, the 26th June, 1968.

چہار شنبہ - ۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

(پ ۳- س ۲- ع ۲- آیات ۲۵۴ و ۲۵۵)

اے ایمان والو جو مال ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے پہلے (نیکی کی راہ) میں خرچ کر لو جس دن نہ اعمال کا سودا ہو گا اور نہ دوستی ہو سکے گی۔ نہ سفارش چلے گی اور کافر ہی ظالم ہیں۔

اللہ وہ معبود برحق ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے کسی کی سفارش کر سکے۔ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے وہ لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے اس قدر وہ معلوم کرا دیتا ہے اس کی بادشاہت و علم آسمانوں و زمین سب پر حاوی و محیط ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں وہ بڑا عالی رتبہ اور جلیل القدر ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

INTER REGIONAL TRANSFER OF LECTURERS

***10155. Mr. Hamza** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the normal procedure for inter Regional transfer of lecturers ;

(*b*) the number of applications of lecturers for inter Regional transfers received during 1966 and 1967 and the action taken thereon ;

(*c*) whether there has been any inter Regional transfer of lecturers during 1966 and 1967 without following the normal procedure ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Normally the inter Regional transfer for a Lecturer is approved by the Education Department in consultation with the Director of Education concerned.

(*b*) The number of applications of lecturers for inter Regional transfers received by the various Directors of Education during 1966 and 1967 is 154 out of which only 42 matured.

(*c*) In 1966 the Department, after considering the difficulties of numerous selectees of the West Pakistan Public Service Commission, carried out a general exercise of re-allocation of officers to home Regions as far as possible.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر تعلیم مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ ۴۲ لیکچرر صاحبان جن کی درخواستوں کے متعلق انہوں نے بتایا کہ وہ سن بلوغ تک پہنچی تھیں ۔ آپ فرماتے ہیں کہ ۱۵۴ درخواستوں میں سے صرف ۴۲ mature ہوئیں ۔ کیا ان کو ان کی منشاء کے مطابق ایک ریجن سے دوسرے میں تبدیل کر دیا گیا ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ انہوں نے درخواستیں دی ہیں کہ

انہیں ایک ریجن سے دوسرے میں تبدیل کر دیا جائے۔ ابھی وہ اسامیاں خالی نہیں ہوئیں جب خالی ہو جائیں گی تو انشاء اللہ ان کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا۔

RETIREMENT OF MRS. LATIF MAHMOOD, LADY TEACHER IN LADY MACLAGAN GIRLS HIGH SCHOOL, LAHORE

*10157. **Mr. Hamza :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) on what grounds Mrs. Latif Mahmood, a former lady teacher, who served in the Lady Maclagan Girls High School, Lahore, was compulsorily retired from service with effect from May 15,1965 ;

(*b*) whether any leave salary was due to her on the date of her retirement ; if so, whether the same has been paid to her and when ;

(*c*) whether her pension case has been finalised ; if so, when and if not, reasons thereof and the approximate time she required for the same ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Mrs. L. Mahmood was compulsorily retired on account of—

(*i*) bad record of service ;

(*ii*) having been placed in category "D" being medically unfit.

(*b*) Yes. This payment was due to her and has been made on 26th February 1968.

(*c*) Yes. It was finalised on 8th February 1968.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر تعلیم کو یہ احساس ہوگا کہ سوال کر کے کسی کو پنشن دلانا خوشگوار فرض نہیں ہے ۔ اس قسم کے کیسوں میں محکمہ کو جلد از جلد کاغذات تیار کرنے چاہئیں ۔ آپ نے اس سلسلہ میں

کیا اقدامات کئے ہیں تاکہ ہمیں یہاں سوالات نہ کرنے پڑیں اور متاثرہ لوگ زیادہ پریشان نہ ہوں ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) - پنشن کیسز میں لمبی چوڑی خط و کتابت کرنی پڑتی ہے - اس کیس میں لیڈی میکلیگن سکول لاہور اور گورنمنٹ گرلز سکول بہاول پور سے clarification مانگی گئی تھی - اب پنشن کے کاغذات تیار ہوگئے ہیں اور انہیں جلد پنشن مل رہی ہے -

---

TERMS AND CONDITIONS OF WEST PAKISTAN LECTURERS STUDYING IN ISLAMABAD UNIVERSITY

***10158. Mr. Hamza :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Muhammad Hussain Musaddiq, Mr. Muhammad Siddiq Ansari and Ch. Munawar Hussain, Lecturers have been selected by the West Pakistan Government for doing their Ph.D. at the University of Islamabad in the subjects of Mathematics and The oratical Physics and they have been granted study leave on half average pay for that purpose ;

(*b*) whether it is a fact that the East Pakistan selectees doing their Ph. D. in the same institution are treated as on deputation and they draw full pay from their parent departments ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of reconsidering the terms and conditions of West Pakistan lecturers studying in the said University ; if so, when, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) The Vice-Chancellor of the University of Islamabad has informed that the East Pakistan Government has considered them on duty and has allowed them full pay.

(*c*) Yes. At present the case is under consideration of the Finance Department.

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر تعلیم کو یہ علم ہے کہ مرکزی سطح پر ایک یونیفیکیشن کمیٹی بنائی گئی ہے جو مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے ملازموں کو ایک ہی قسم کا مشاہرہ اور مراعات دینے کے لئے مقرر کی گئی ہے - کیا آپ کے علم میں ہے کہ مشرقی پاکستان کے بعض لیکچرر صاحبان جو اسلام آباد میں پی - ایچ - ڈی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کو بعض مراعات حاصل ہیں اور مغربی پاکستان کے طلباء کو وہ مراعات حاصل نہیں - آپ کے محکمہ نے اس سلسلہ میں کیا کچھ کیا ہے اور آپ کتنے عرصہ میں محکمہ مالیات سے clearance لے لیں گے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) - جناب والا - سیکرٹری محکمہ تعلیم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو اس بارہ میں دو دفعہ لکھا ہے کہ مغربی پاکستان کے ان طلباء کو بھی یہ مراعات حاصل ہونی چاہئیں جو مشرقی پاکستان سے آئے ہوئے طلباء کو حاصل ہیں - محکمہ فنانس نے لکھا ہے کہ چونکہ انہیں نصف اوسط تنخواہ کے علاوہ اسلام اباد یونیورسٹی کی طرف سے بھی ۳۵۰ روپے ماہوار دئیے جا رہے ہیں اس لئے وہ اس پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں - وہ کہتے ہیں کہ جب ان کی کوالیفیکیشن اعلیٰ تر ہوجائے گی تو ان کی تنخواہ بڑھے گی تو ان کے لئے ترقی کی مزید راہیں کھلیں گی اور اس سے بھی انہیں بالواسطہ فائدہ پہنچے گا - پھر ہم نے دوسری بار انہیں اس کیس کے بارہ میں لکھا کہ جو مشرقی پاکستان کے لیکچرر صاحبان کو تنخواہ مل رہی ہے وہ ہمارے لیکچرر صاحبان کو بھی ملنی چاہئیے - انہوں نے اس پر یہ کہا کہ انہیں اس عرصے کے لئے رخصت مطالعہ دینی چاہئیے - تین نے مان لیا اور وہ چلے گئے اور تین نے انکار کیا اور وہ رہ گئے - اب پھر

انہوں نے ایک عرضداشت بھیجی ہے جس پر وائس چانسلر اسلام‌آباد یونیورسٹی نے سفارش کی ہے ۔

We are trying our level best.

ہم نے دو دفعہ پہلے اس بارہ میں محکمہ فنانس کو لکھا ہے اور اب تیسری بار لکھا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ محکمہ مالیات نے یہ لکھا ہے کہ یہ لیکچرر صاحبان جب پی ۔ ایچ ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کر لیں گے تو ان کے لئے ترقی کی مزید راہیں کھل جائیں گی ۔ کیا یہ راہیں مشرقی پاکستان کے زیر تربیت لیکچرر صاحبان کے لئے نہیں کھلیں گی ؟ ان کے لئے یہ نرالی نہیں ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ اسی لئے ہم نے ان کو تیسرا خط لکھا ہے ۔

CLASS I AND II OFFICERS UNDER THE ADMINISTRATIVE CONTROL OF EDUCATION DEPARTMENT RETIRED AND GRANTED EXTENSIONS IN SERVICE

***10252. Mr. Hamza** : Will the Minister for Education be pleased to state the names and designations of Class I and Class II Officers under the administrative control of the Education Department who were (*i*) retired and (*ii*) granted extensions in service from time to time after attaining the age of retirement from 1st February 1963 to 31st December 1967 alongwith reasons for granting extension each time ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The requisite information is contained in the attached list.*

**Please see Appendix I at the end.*

مسٹر حمزہ ۔ میں نے بڑی جلدی میں گنتی کی ہے جہاں تک میرا خیال ہے پچھلے چار سال میں محکمہ تعلیم کے تقریباً ۲۰۰ مختلف افسران اساتذہ یا پرنسپل صاحبان یا لیکچرر صاحبان کو ملازمت میں توسیع دی گئی ہے ۔ کیا میں وزیر تعلیم سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ نے بذات خود اس ایوان میں متعدد بار فرمایا ہے کہ پڑھے لکھے طبقے میں بیروزگاری بہت زیادہ ہے ۔ میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا اس کے پیش نظر آپ کی یہ پالیسی موزوں ہے اور قومی مفاد کے مطابق ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ حتی‌الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے یہ مراعات نہ دی جائیں کیونکہ اس سے ملک میں اور بیروزگاری پھیلنے کا اندیشہ ہے trained لوگوں کی اللہ‌تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہاں کمی نہیں ۔ مگر بعض ایسی مشکلات ہوتی ہیں مثلاً کسی کی پنشن پوری نہیں ہوتی ، عمر پوری ہو جاتی ہے ۔ اور سال ڈیڑھ سال کی توسیع سے اسے full pension حاصل ہو سکتی ہے ۔ بعض عیالدار لوگ ہوتے ہیں ان کے بچوں کی تعلیم مکمل نہیں ہوتی پھر وہ درخواست کرتے ہیں تو پھر ازراہ ترحم ان کو ملازمت میں توسیع دے دی جاتی ہے یہ یقینی بات ہے ۔

It is a fact of life Hamza Sahib.

بعض آدمی مشکلات میں ہی پھنسے ہوتے ہیں تو کبھی کبھی انہیں ازراہ ترحم یہ رعایت دے دی جاتی ہے ، مگر اس کے لئے ان کا ریکارڈ بھی دیکھا جاتا ہے ۔ اگر excellent ہو تو تین سال کی توسیع دیتے ہیں مگر کوشش یہی ہوتی ہے کہ تین سال کی توسیع نہ دی جائے اگر ریکارڈ good ہو تو دو سال کی توسیع دیتے ہیں اور اگر fair ہو تو ایک سال کی

لیکن یہ کوشش کی جاتی ہے کہ جن کو توسیع دی جائے وہ ان کی ترقی پر جو ان سے پیچھے ہوتے ہیں اثر انداز نہ ہو ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر تعلیم نے نئی بات بتائی ہے میں ان کا مشکور ہوں ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ اچانک یا فوری طور پر ۵۵ سال کے ہو جاتے ہیں میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیسے اچانک ۵۵ سال کے ہو جاتے ہیں کیا وہ ۵۳ اور ۵۴ کو چھلانگ لگا کر پھاند جاتے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ ان کی سروس اتنی نہیں ہوتی مگر ان کی عمر ۵۵ سال کی ہو جاتی ہے ۔

which should entitle them to full pension.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر موصوف نے اعتراف فرمایا ہے کہ ہمارے پاس اللہ کے فضل سے تربیت یافتہ لوگوں کی اب کمی نہیں ہے اور آپ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ بیروزگاری کا شکار ہیں ۔ اگر یہ حقیقت ہے تو کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ادارہ برآمدات کے ساتھ کوئی رابطہ پیدا کیا ہوا ہے تا کہ دوسرے ممالک میں انہیں برآمد کر دیا جائے ؟

Mr. Speaker : Next question, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ ۔ اگر وہ اس ملک میں نہیں کھپ سکتے ہیں تو وہ دوسرے کسی ملک میں بھیجے بھی جا سکتے ہیں ۔

Posts of B.Ed. Teachers in Government Middle School, Chak No. 30/J.B., District Lyallpur

*10348. Mr. Hamza : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the present number of students on roll in each class in Government Middle School, Chak No. 30/JB., Tehsil and District Lyallpur alongwith the date since when the said school is functioning there ;

(*b*) whether it is a fact that two posts of B.Ed. teachers were created for the said school ;

(*c*) whether it is a fact that one post of B.Ed. teacher was downgraded subsequently to that of a C.T. Teacher ;

(*d*) if answer to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, (*i*) the date on which the posts were created (*ii*) the date on which the post was downgraded and (*iii*) reasons for down-grading the post ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Enrolment :—

Classes

I	II	III	Iv	V	VI	VII	VIII	Total
45	32	51	22	41	157	117	96	561

Year of functioning ... 1st April 1918.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) (*i*) One post was created on 1st April 1918 and another in the year 1955.

(*ii*) 25th October 1967.

(*iii*). According to the existing policy of the Department, two posts of English teachers (one B.Ed. and one C.T.) are provided in a Middle School. There were two B.Ed. Teachers in the Middle School in question. One post of B.Ed. teacher, being surplus, was transferred to Middle School. Chak No. 303/J.B., District Lyallpur where no B.Ed. teacher was working and the instructional condition of the school was suffering for want of the

same. A post of C.T. teacher was shifted to Middle School, Chak No. 30/J.B. against the B.Ed. teacher transferred from there.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ اعداد و شمار جو مہیا کئے گئے ھیں ان سے ظاھر یہ ھوتا ھے کہ چک نمبر ۳۰ جے ۔ بی کے مڈل سکول میں جماعت ششم ۔ ھفتم اور ھشتم میں ۳۷۰ طلباء ھیں ۔ کیا محکمہ نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ اتنی بڑی طلباء کی تعداد کے پیش نظر ایک بی ۔ ایڈ استاد کی بجائے دو بی ۔ ایڈ استاد دیئے جائیں ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ فی الحال ھمارے پاس دو اسامیاں ھیں ۔ ایک اسامی بی ۔ ایڈ استاد کی ھے اور ایک سی ۔ ٹی استاد کے لئے ھے ۔ ھم دو بی ۔ ایڈ استاد ایک سکول میں نہیں رکھتے ۔

Mr. Speaker : Irrespective of the number of students studying there ?

Minister of Education : Yes Sir.

Mr. Speaker : Even if the number is one thousand or two thousand ?

Minister of Education : It is never one thousand or two thousand in a Middle School. If any case comes to our notice where the number of students is over a thousand we are open to conviction and we are prepared to act accordingly.

Mr. Speaker : That means that the policy is not rigid.

Minister of Education : It is not rigid.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ فرماتے ھیں کہ پالیسی روز بروز حالات کے تقاضوں کے مطابق تبدیل ھوتی رھتی ھے ۔ کیا میں ان سے یہ التجا کرنے میں حق بجانب ھوں کہ جیسا کہ آپ فرماتے ھیں کہ جماعت ششم میں ۱۵۷ ۔ جماعت ھفتم میں ۱۱۷ اور جماعت ھشتم میں ۹۶ طلباء

زیر تعلیم ہیں ۔ کیا حالات کا تقاضا نہیں ہے کہ اس سکول کو ایک اور بی ۔ ایڈ استاد دیا جائے آپ فرماتے ہیں کہ آپ کے محکمہ نے تمام ایشیائی ممالک کے مقابلے میں زیادہ ترقی کی ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یقیناً ترقی کی ہے جیسا کہ میں یہاں اعتراف کر چکا ہوں ۔ اور آپ نے سنا ہو گا کہ جب کسی علاقہ میں بچوں کی تعداد ایک حد سے بڑھ جائے تو وہاں ہم دوسرا مڈل سکول کھولتے ہیں اس میں بی ۔ ایڈ استاد ہوتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر موصوف مجھے بتا سکتے ہیں کہ جب تین کلاسز میں طلباء کی اتنی بڑی تعداد ہے تو آپ نے کسی ملحقہ گاؤں یا چک میں مڈل سکول کھولنے کا فیصلہ کیوں نہیں کیا ؟

وزیر تعلیم ۔ جب بجٹ پاس کر لیں گے تو ہمیں پیسے مل جائیں گے ۔ انشاء اللہ کافی مڈل سکولز ہم کھولیں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کچھ ادھر بھی ؟

Mr. Speaker : The Member is hoping to have a Middle School instead of a B.Ed. teacher.

Minister of Education : The cat is out of the bag.

RURAL PILOT DEMONSTRATION CENTRES FOR THE BLIND

***10575. Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the amount provided by Government to the Society for the welfare of the blind in Lahore during the years 1966-67 and 1967-68;

(*b*) the present estimated number of blind persons in the Province ;

(*c*) the number of Rural Pilot Demonstration Centres in the Province alongwith their names and places where the blind persons are being or would be trained alongwith the method of training and purpose ;

(*d*) the amount spent so far and was likely to be spent in the near future on each of the said Centres ;

(*e*) whether Government intend to open more such Centres in the Province ; if so, when and where and in case no such Centre is intended to be opened, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : This question has been transferred to the Basic Democracies Department.

UPGRADING MIDDLE SCHOOL FOR BOYS, DOBRANI KALAN AS A HIGH SCHOOL

*12296. **Raja Ghulam Sarwar Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a middle school for boys is functioning in Dobrani Kalan, Tehsil Kahuta ;

(*b*) whether it is a fact that there is no high school for boys within a radious of about 15 miles of the said village ;

(*c*) whether Government is aware of the fact that the students of the said village and its surrounding areas are forced to discontinue their studies beyond middle standard as they cannot afford to bear the expenses of going to the places where high schools are situated ;

(*d*) whether it is a fact that the authorities concerned have been recommending to the Government for the last so many years to upgrade the said middle school as high school ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of raising the status of the said middle school to that of a high school ; if so, when and if not reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) No. ADistrict Council High School is functioning at Ghoha Khalsa which is at a distance of only 3 miles from Dobrani Kalan.

(*c*) The students are not forced to discontinue their studies since they can seek admission in the D.C. High School at Ghoha Khalsa.

(*d*) No.

(*e*) In view of the existence of a high school at such close proximity, the question of upgradation of the middle school Dobrani Kalan does not arise for the present.

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے گذارش کروں گا کہ مجھے اس جواب سے بالکل اتفاق نہیں ہے ۔ کیا آپ اس بات کی تحقیقات فرمائیں گے کہ اگر اس سکول کی سفارشات صوبہ میں عرصہ دس سال سے آ رہی ہوں تو پھر اس کو ہائی سکول کا درجہ کیوں نہیں دیا گیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں اپنے فاضل دوست کی اطلاع کے لئے عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جتنی سفارشات نئے سکولز کھولنے کے سلسلہ میں آتی ہیں یا جتنی سفارشات ڈسٹرکٹ اور تحصیل کونسل سے آتی ہیں اس ضلع کا priority کے basis پر جو کوٹا ہوتا ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے priority ہوتی ہے اور اس کے مطابق جو نئے سکولز ہیں ان کو upgrade کیا جاتا ہے ۔

راجہ غلام سرورخان ۔ جناب والا ۔ میری یہ استدعا ہے کہ عرصہ دس سال سے اس کی سفارشات آ رہی ہیں اور آج تک اس کو کیوں نظر انداز

کیا گیا ہے ۔ وہ سفارشات آپ کے دفتر میں موجود ہیں مجھے ذاتی طور پر ان کا علم ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ وہ سفارشات یقیناً آئی ہوں گی اور وہ دفتر میں وجود ہوں گی لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ priority کا مسئلہ ہوتا ہے اور بھی سفارشات آئی ہوں گی اور جہاں ضروری سمجھا گیا اور جہاں justification زیادہ تھی وہاں سکولز کھول دیئے گئے ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ اگر واقعی دس سال سے اس سکول کے لئے سفارشات آتی رہی ہیں تو آخر priority میں کوئی ایک مقام دیا ہوتا ۔ کیا دس سال میں بھی اس کا نمبر نہیں آ سکتا تھا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ تعداد پر دارو مدار ہوتا ہے پہلے یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ ریجن کو سالانہ کوٹا کتنا ملتا ہے ریجن کے بعد ڈسٹرکٹ کو کتنا کوٹا ملتا ہے ۔ تعلیمی اداروں کی تعداد کے مطابق ہی اس کا کوٹا مقرر ہوگا ۔ میں نے یہ بات بہ وضاحت عرض کی تھی غالباً میرے دوست نے سمجھنے کی کوشش نہیں کی ہے ۔ priority ضلع کے کل تعلیمی اداروں اور طلباء کی تعداد کے مطابق دی جاتی ہے ۔ سارے مغربی پاکستان کے کوٹا سے یا دوسرے ڈویژن کے کوٹا سے اس کو نہیں مل سکتا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ ویسے میرے سوالات کے سلسلہ میں کسی نے ضمنی سوال نہیں پوچھا لیکن میں ایسا تنگدل واقع نہیں ہوا ہوں ۔ ۔ ۔ (قہقہہ)

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ ہمیں بھی یہ گلہ ہے کہ کسی محکمہ کے بھی سوالات ہوں پہلے پانچ سوال یقیناً جناب حمزہ صاحب کے ہوں گے ۔

Mr. Speaker : Now he is becoming an opening batsman.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جیسا کہ وزیر تعلیم صاحب نے اعتراف کیا ہے کہ اس سکول کو upgrade کرنے کے لئے سفارشات وصول ہو رہی ہیں ۔ لیکن آپ اپنی مجبوریوں کے پیش نظر اس کو upgrade نہیں کرسکے اگر کوئی دولت مند آدمی پرائیویٹ ادارہ کھولے تو کیا آپ اس کو کوئی گرانٹ دے دیں گے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان)۔ جناب والا۔ دولت مند اور غریب پر انحصار نہیں ہے ۔ جو بھی اس طرح کا پرائیویٹ اداوہ کھولے گورنمنٹ عموماً اس کو گرانٹ دے دیا کرتی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اگر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس بات کو شروع کیا جائے تو میں اپنے فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس پر پوری ہمدردی کے ساتھ غور کرے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سے راجہ صاحب مطمئن نہیں ہوں گے ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا۔ میں وزیر موصوف سے گذارش کروں گا کہ آپ ہماری اس درخواست پر تحقیقات فرمائیں اگر یہ سفارشات موجود ہیں بلکہ ایک افسر کے اسی سلسلہ میں وہاں باقاعدہ explanation call ہوئے تھے ۔ کہ آپ نے اس کو کیوں نظر انداز کیا ہے ۔ یہ آٹھ سال کی بات ہے ۔ اور عرصہ آٹھ سال سے اس کو کسی مقام پر بھی ترجیح نہیں دی گئی ۔ میں تحقیقات کے متعلق دوبارہ گذارش کروں گا ۔ اگر ہمارا حق ہے تو آپ اس کی کیوں تحقیقات نہیں فرماتے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں اپنے فاضل دوست کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ پچھلے سال سامنی کے مقام پر نیا گورنمنٹ گرلز ہائی سکول راولپنڈی کے ضلع میں کھولا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ ایک گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کو upgrade کیا گیا ہے یعنی یہ دو سکولز پچھلے سال راولپنڈی کے ضلع میں آ چکے ہیں ۔ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ممکن نہیں ہے کہ اس کو بھی upgrade کیا جا سکے ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے تو جواب میں مشرق و مغرب کی باتیں سنا دی ہیں ۔ میں نے تو صرف ایسے مقام کے متعلق سوال کیا ہے کہ جس کا تین میل کا فاصلہ بھی اسی میل کے برابر ہے ۔ نارا کے مقام پر ایک سکول کی upgradation ہوئی تھی جس کے لئے مسٹر سلیمانی کی جواب طلبی بھی ہوئی تھی کہ اس کو کیوں upgrade نہیں کیا گیا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ آپ کو احساس ہوگا کہ وہ اپنے علاقے کے پانچوں مڈل سکولوں کی upgradation کے متعلق فرما رہے

ہیں اور یہ ہمارے بس سے باہر ہے کہ ہم اس بارے میں پانچوں سکولوں کے لئے واضح یقین دہانی کرا سکیں یہ ہمارے لئے نا ممکن ہے جہاں تک ممکن ہوا وہاں کے زیادہ سے زیادہ سکولوں کو upgrade کیا جائے گا لیکن یہ سب کچھ ایک phased programme کے مطابق اور روپے کی فراہمی کے مطابق ہوتا ہے ہماری یہ خواہش ضرور ہے کہ ہمارے فاضل دوست کی تمام شکایات رفع ہو سکیں لیکن ان پانچوں سکولوں کا upgrade کیا جانا مشکل بات ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ یہ تو بالکل بجا طور پر فرمایا گیا ہے کہ ان پانچوں سکولوں کو upgrade کرنا مشکل ہے ۔ لیکن کیا جناب وزیر تعلیم یہ یقین دہانی فرما دیں گے کہ آئندہ سال میں کم از کم ایک سکول کو ضرور upgrade کر دیں گے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ ضلع راولپنڈی کا کوٹا پورا ہو چکا ہے اس لئے یہ ذرا مشکل سی بات ہے ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا میرا یہ ضمنی سوال میرے پانچوں سوالوں کے لئے ہے آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ دراصل میرے علاقے کی چار تحصیلوں کے مطالبات ہیں ۔ میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے ان کے اس جواب سے اتفاق نہیں ہے کیوں کہ انہوں نے یہ فاصلہ پکی سڑک کا بتایا ہے لیکن اس سکول کے گرد و نواح میں جو دیہات ہیں ان کو بالکل ہی نظر انداز کیا گیا ہے ۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ

میرے سوال نمبر ۱۲۲۹۶ اور ۱۲۳۰۰ کے جوابات کے بارے میں دوبارہ تحقیقات کی جائے اور صرف وہ فاصلہ نہ بتائیں جسے کہ بس کے ذریعے طے کیا جا سکتا ہے بلکہ اس مرکز کے ارد گرد جو علاقہ ہے اور جہاں سے لوگ پیدل چل کر وہاں آتے ہیں اور جو دس پندرہ میل کی دوری پر واقع ہیں ان کو بالکل نظر انداز نہ کریں جیسا کہ آپ نے کیا ہے ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ برائے مہربانی آپ دوبارہ اس سلسلے میں تحقیقات کریں اور یہ دیکھیں کہ آپ کو یہ کیوں بتایا گیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ ضمنی سوال ایک درخواست کی شکل میں پوچھا گیا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ ہم نے تو یہ فاصلہ ایک سکول سے دوسرے سکول کے درمیانی فاصلے کے حساب سے دیا ہے ۔ دس بارہ دیہات کے بچے تو صرف ایک ہی سکول میں نہیں آتے ۔ بہر حال اگر راجہ صاحب فرماتے ہیں تو ہم دوبارہ اس کے بارے میں اطلاع بہم پہنچا دیں گے ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ شکریہ ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ کیا جناب وزیر تعلیم یہ یقین دلائیں گے ۔ کہ وہ اس اجلاس سے فارغ ہونے کے بعد بہ نفس نفیس اس جگہ کی پیائش کر دیں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اسے ہی مدعی سست گواہ چست کہتے ہیں ۔

LATE PUBLICATION OF TEXT BOOKS OF WEST PAKISTAN TEXT BOOK BOARD

*12538. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the text books published by the West Pakistan Text Book Board reach the market in the second or third week of April every year ;

(*b*) whether it is a fact that the text books by unauthorised publishers, published on clandestine basis in the same form and shape, appear in the market earlier than the books referred to in (*a*) above ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for (*i*) the late publication of books by the Text Book Board (*ii*) allowing the sale of books mentioned in (*b*) above and (*iii*) the action intended to be taken by the Government in this respect ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Normally the books reach the market in March every year. However when certain urgent and important changes have to be made in the syllabus at a short notice, the new/revised text books reach the market in later parts of the year ;

(*b*) Yes, some such text books appear in the market either simultaneously with or earlier or later than the genuine text books ;

(*c*) (*i*) The Text Book Board has sometimes to publish books at emergency level at a very short notice, hence the late publication of such books cannot be avoided ;

(*ii*) No agency of the Government allows the sale of books mentioned in (*b*). They are published secretly and sold by underhand means ;

(*iii*) Whenever a case is detected, suitable action is taken under the provisions of the law. Government has also issued strict instructions to the Board and field staff to be vigilant that pirated editions of text books do not find their way to the Educational institutions.

رئیس خان محمد خان نظامانی ۔ جناب والا ۔ کیا یہ ہر سال تبدیل کرتے ہیں ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ جب کبھی بھی کوئی تبدیلی کرنا ہوتی ہے تو اس میں وقت لگتا ہے ۔

ADVERTISEMENT OF POSTS OF LECTURERS

*12541. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the region-wise number of posts of lecturers in W.P.E.S. Class II advertised during the years 1966-67 and 1967-68 in the Province ;

(*b*) the number of posts, out of those mentioned in (*a*) above, which were filled in each of the said years ;

(*c*) whether it is a fact that a number of said posts are still lying vacant ; if so, reasons for not filling the said posts ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The posts of lecturers in W.P.E.S. Class II, Collegiate Branch are not advertised by the West Pakistan Public Service Commission region-wise. The Commission forward its recommendations according to the Block System which contains different zones in the Province ;

(*b*) The total number of posts of Lecturers in W.P.E.S. Class II, Collegiate Branch advertised in 1966 was 191 and the Commission have already made recommendations against 53 posts only. The remaining cases are in the process of being finalised.

The total number of posts advertised during 1967 was 740 and the Commission have since started interviewing the candidates and the recommendations are still awaited. No posts have been advertised so far in the year 1968.

(*c*) Yes, the vacant posts are unfilled because of the non-receipt of the recommendations of the Commission. In the meantime, a number of *ad hoc* appointments have been made with the approval of the *ad hoc* Appointment Committee.

CO-EDUCATION IN N.E.D. ENGINEERING COLLEGE, KARACHI

*12705. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that co-education has been introduced in the N. E. D. Engineering College, Karachi ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the date on which it was introduced (*ii*) the present number of girl students on roll in each class of the said college and (*iii*) the marks obtained by each girl student in the last examination passed by them before admission to the said college ;

(*c*) whether girl students have been allowed admission in any other Engineering College of West Pakistan ; if so, the name of that college ; if not, reasons for introducing co-education in N. E. D. College, Karachi ;

(*d*) whether Government is aware of the fact that experience the world over and particularly in the developed countries shows that the female sex that has not been successful in the fields of Engineering and Technology ;

(*e*) what are the reasons for allowing admission to girl students in the N. E. D. Engineering College in preference to boy students with much better record of education ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes, but not from this year.

(*b*) (*i*) From 1964-65.

(*ii*) 1st Year =3.
2nd Year =5.
3rd Year =3.
Final Year=1.

Total : 12.

(*iii*)

Roll No. 1964-65.	Name	Marks	Division.
19	Miss Asfia Aleem	591/1000	IInd

1965-66.			
59	Miss Afroz Fatima	558/1000	IInd
75	Miss Naheed Waheed	594/1000	IInd
78	Miss Habiba Zafar Sultana	515/1000	IInd
1966-67.			
73	Miss Jamila Sala-ud-Din	581/1000	IInd
36	Miss Hameeda Muhtram	592/1000	IInd
15	Miss Rukhsana Siddidiqui	504/1000	IInd
67	Miss Rafida Siddiqui	475/1000	IInd
66	Miss Farida Ali	537/1000	IInd
1967-68.			
33	Miss Rehan Altaf	649/1000	Ist
76	Miss Mehar Afroz	470/1000	IInd
102	Miss Ferozana Ali	468/1000	

(*c*) Yes, West Pakistan University of Engineering and Technology Lahore.

(*d*) No.

(*e*) Not in perference, but side by side to provide equality of opportunity to an extent.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر یہ اتنا اچھا اقدام ہے یا اتنی اچھی پالیسی ہے تو پھر لڑکیوں کو دوسرے کالجوں میں داخلے کی اجازت کیوں نہیں دیتے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ اگر وہ جواب کے حصہ (ج) کو

پڑھ لیں تو میرا خیال ہے کہ ان کو ضمنی سوال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ کیا وہ یہ بتا سکیں گے کہ این ۔ ای ۔ ڈی ۔ کالج کے علاوہ کسی دوسرے انجینئرنگ کالج میں کتنی لڑکیاں زیر تعلیم ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ پوچھا یہ گیا تھا کہ کس کالج میں اور ہم نے جواب میں کہا ہے یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ، لاہور میں ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں نے اب یہ پوچھا ہے کہ کتنی لڑکیاں وہاں پر زیر تعلیم ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ سات لڑکیاں انجینئرنگ کالج میں زیر تعلیم ہیں ۔

SENIORITY OF SECONDARY SCHOOL HEADMASTERS

*12706. **Mr. Mahmood Azam Farooqi**: Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the seniority list of Headmasters of Secondary Schools and other Class II posts in the Education Department is maintained on regional basis ;

(*b*) whether it is also a fact that the seniority list of the Secondary School Teachers in Class III service is also maintained on regional basis ;

(*c*) whether the vacancies in Class II service of the said Department in a Region are normally filled in by promotions from Class III service of the same region ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the negative, reasons therefor ;

(*e*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, the total number of vacancies caused by retirement or resignation in Class II service in the said Department in Karachi Region in 1966 and 1967 and the names of persons who were promoted to fill in the said vacancies together with their length of service and the order of their seniority in Class III service in Karachi Region ;

(*f*) whether it is a fact that certain number of Class II employees in Education Department were transferred from other Regions to Karachi in 1966 and 1967 with the result that the chances of promotion of Class III employees of the said Department in Karachi Region have been adversely affected ; if so, the steps taken to redress the grievances of the said Class III employees of Karachi region ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) The question does not arise.

(*e*) There were 40 vacancies in Class II in the Administration Branch Men/Women Sections in the Karachi Region, 27 during 1966 and 13 during 1967.

Against the above vacancies 37 SES officials of Karachi Region were regularly promoted to Class II with the approval of the West Pakistan Public Service Commission. Their names are given in the attached list* alongwith other particulars. The cases of the remaining 3 SES officials are still under the consideration of the Government and the West Pakistan Public Service Commission and as soon as their cases are approved they will be promoted to Class II.

(*f*) Yes. One Class II Officer was transferred from Quetta Region to Karachi Region during 1966 and the other from Hyderabad Region to Karachi Region during the year 1967.

Both the above transfers were ordered in the exigencies of service and the Officers concerned are on deputation from their parent Region to

*Please see Appendix II at the end.

Karachi Region as long as the exigencies exist. These Officers, however, retain their liens in their parent Regions. Such transfers are ordered very rarely and it is always ensured that the rights of promotion of Class III officials of that Region are not affected by such transfers.

حاجی سردار عطا محمد۔ جناب والا ۔ نمبر ۴ پر دبیر علی قادری کا معاملہ زیر غور ہے ۔ یہ کب سے زیر غور ہے ۔ اور کب اس کا فیصلہ ہو گا ؟

Parliamentary Secretary, (Education) : I am replying to Question No. 12706.

Mr. Speaker : He is asking about Mr. Dabir Ali Qadri at serial No. 4 of the list given in the answer.

حاجی صاحب آپ سوال پوچھیئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں نے پوچھا ہے ۔ کہ معاملہ کب سے زیر غور ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کا جواب دے دیا ہے ۔

ADMISSION OF STUDENTS IN N.E.D. GOVERNMENT ENGINEERING COLLEGE, KARACHI

12708. Mr. Mahmood Azam Farooqi : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of students admitted in the first year class of N.E.D. Government Engineering College, Karachi, in 1948 alongwith the present number of students in the same class of the said College ;

(*b*) the sanctioned strength of permanent teaching staff of the said College immediately before Independence in 1950, at present and the actual number of teaching staff at present ;

(*c*) whether it is a fact that the Second Five Year Plan envisaged the building of a Modern Government Engineering College in Karachi but this scheme was shelved later ; if so, reasons therefor ;

(*d*) the amount allocated by the Government to meet the recurring expenditure of the N.E.D. Government Engineering College, Karachi during each of the academic years 1964-65, 1965-66 and 1966-67 alongwith the expenditure actually incurred out of these allocations during each of the said year ;

(*e*) whether it is a fact that there is no hostel for students of the said College and the accommodation allocated to the students of this College in a hostel owned by a Trust is completely inadequate resulting into great deal of congestion therein ;

(*f*) if answer to (*e*) above be in the affirmative, the action Government intend to take to improve the present condition of the said College ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) 1948 ... 95 Students.
1967 ... 251 Students.

(*b*) Before Independence 24 Students.
In 1950 25
Sanctioned (at present) 51
On Roll at present. 37

(*c*) Yes. But the scheme has not been shelved.

(*d*) Year	Grant in aid.	Actual expenditure (Recurring)
1964-65	6,24,358 (Under the Board of Governors).	7,85,859/-
1965-66	10,37,768 (-do-) (Rs. 4,75,000 released) (under the direct control of Govt.)	8,47,332/-
1966-67	Budget 10,77,160	7,80,028/-

(*e*) There are two Hostels for the exclusive use of the NED Government Engineering College, Karachi.

(*f*) In addition, a scheme for the construction of Hostel at a total cost of Rs. 38,00,000/- has already been approved by the Planning & Development Department and certain amount has been placed at the disposal for the current financial year. The work of the construction is in progress.

مسٹر حمزہ۔ حصہ(سی) کاجواب دیتے ہوئے پارلمینٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے ۔ کہ دوسرے پنج سالہ منصوبے میں کراچی میں انٹر کالج قائم کرنے کا منصوبہ تھا ۔ کیا اب تک اس قسم کا کوئی کالج وہاں بنایا گیا ہے ۔ جب کہ تیسرا پانچ سالہ منصوبہ بھی تین سال کی عمر ختم کر چکا ہے ۔ آپ نے اس کا کیا کیا ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ ان کے لئے جو پہلے نقشے مرتب کئے گئے تھے ۔

They were not in accordance with the plans of the UNESCO. They asked for new plans according to their recommendations. Those plans are being prepared and as a first phase of that construction we have allocated a sum of Rs. 38 lakhs for the construction of hostel. After that construction of the Academic Block would be started.

مسٹر حمزہ ۔ وزیر تعلیم نے کیا ہی خوبصورت فرمایا کہ پہلے ہوسٹل تعمیر کریں گے بعد میں تعلیم کی سہولتیں مہیا کریں گے آپ نے یہ پالیسی کب اختیار کی ۔

وزیر تعلیم ۔ وہاں پہلے ایک کالج چل رہا ہے ۔ اور ادھر تیسرا ہوسٹل بن رہا ہے ۔ کیونکہ اس کے پلان پر UNESCO نے کوئی اعتراض نہیں اٹھایا ہے ۔ اور اکیڈمک بلاک کے بارے میں کوئی اعتراضات نہیں کئے تھے ۔ اب پلان بنا رہے ہیں جو انشاء اللہ دوسرے مالی سال تک مکمل ہو جائیگا ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے فرمایا ہے ۔ کہ UNESCO نے اکیڈمک بلاک کے بارے میں اعتراض کیا تھا ۔ یہ اکیڈمک بلاک کسی ہوسٹل کا نام ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ کیا کہا آپ نے ؟

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے فرمایا ہے ۔ کہ اکیڈمک بلاک کے بارے میں اعتراض کیا تھا ۔

وزیر تعلیم ۔ اکیڈمک بلاک اسے کہا جاتا ہے ۔ جہاں پڑھائی ہوتی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اگر انہوں نے اعتراض کیا تھا کہ یہاں پڑھائی ہو یا اس میں کوئی نقص ہے ۔ تو آپ نے پہلے ان نقائص کو رفع کرنے کا اہتمام کیوں نہیں کیا ؟

Minister for Education : One learns by experience.

PAY SCALES OF TEACHING STAFF OF N.E.D. ENGINEERING COLLEGE, KARACHI

*12709. **Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the pay scales of the teaching staff of N.E.D. Engineering College, Karachi ;

(*b*) whether it is a fact that the pay scales of the teaching staff of the said College are much lower than those of qualified engineers employed in other Departments of the Government of West Pakistan ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, what steps have been taken to bring the pay scales of qualified engineering teaching staff of the said College in line with the pay scales of equally qualified persons employed in other Departments of the Provincial Government ;

(*d*) if answer to (*b*) above be in the negative, the pay scales of engineers employed by P.W.D., WAPDA and K.D.A. ;

(*e*) whether it is a fact that no service rules have been framed for the teaching staff of N.E.D. Engineering College, Karachi and if the answer be in the negative, the particulars of the Gazette in which the said rules were notified ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) (1)	Lecturer (Engineering)	Rs. 450-50-1050 plus Rs. 50/- p.m. as Tech. pay
(2)	Leecturer (Non-Engg.)	Rs. 450-50-1050.
(3)	Assistant Prof :/Reader (Engg. Subjects).	Rs. 750-75-1,500 plus Rs. 100/- p.m. as Tech. pay.
(4)	Asstt : Prof :/Reader (Non-Engg.)	Rs. 750-75-1500
(5)	Prof : & Associate Prof : (Engineering).	Rs. 1325-75-2000
(6)	Prof : (Non-Engg.)	Rs. 1100-75-2000

(*b*) No. In the case of Professors/Associate Professors these are much better than the qualified personnel holding the posts of Superintending Engineers.

(*c*) Question does not arise.

(*d*) Question does not arise. The pay scales of qualified engineers employed by WAPDA., P.W.D., and K.D.A. are, however, the same which are detailed below :—

Junior Engineer	Rs. 400-30-1000 plus Tech. pay of Rs. 50/- p.m. for Graduates in Engineering.

Senior Engineer	Rs. 750-75-1 C0 plus Tech. pay of Rs. 100/- per mensem for Graduates in Engineering.
Superintending Engineer	Rs. 1700-50-1900 (13 years experience)

(*e*) The West Pakistan NED., Govt. Engineering College, Karachi (Gazetted Teaching Posts) Service and Recruitment Rules, 1968 are under the scrutiny of the Service Rules Sub Committee on the finalization of which these will be notified.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جو اعداد و شمار pay scale کے بارے میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے دیئے ہیں وہ توکافی مرعوب کن ہیں۔ کیا وزیر تعلیم کو یہ علم ہے کہ یہ لوگ جو اس کالج میں پروفیسر یا لیکچرار ہیں یا جو اس کالج میں تعلیم دیتے ہیں ۔ وہ فنی تعلیم کے ماہر ہوتے ہیں ۔ کیا ان کو یہ علم نہیں ہے ۔ کہ دوسرے محکمہ واپڈا K.D.A. پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی اور تعمیرات کے محکمہ جات میں تنخواہ کے علاوہ بہت زیادہ رشوت موصول ہوتی ہے ۔ کیا ان کو رشوت الاؤنس بھی دیا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ میں پہلے ہی سمجھتا تھا کہ آپ ایسے سوال کریں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کراچی میں ملک کے دوسرے حصوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ رشوت وصول ہوتی ہے ۔ خصوصاً محکمہ تعمیرات کے۔ڈی۔اے تو بڑے ہاتھی ہیں ۔ میں آپ سے التجا کروں گا کہ اس کا بندوبست کیا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہاتھی سفید ہے یا کالا ۔

Mr. Speaker : Next question.

ANNUAL GRANT GIVEN TO MUSLIM SCHOOLS (MULLA SCHOOLS) IN HYDERABAD REGION

*12775. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the annual grant given to Muslim schools (Mulla Schools) in Hyderabad Region is generally 35 to 50 per cent less than that which was actually recommended for them by the local authorities ; if so, reasons thereof ;

(*b*) the present annual grant being given to the said schools alongwith the year in which the said grant was first sanctioned ;

(*c*) whether it is a fact that the Government, keeping in view the rising prices of essential commodities, has enhaneed the salaries of its employees as well as increased the grant of other educational institutions except the said Mulla Schools ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to increase the amount of grant presently being given to the said Mulla schools ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes. The amount of grant paid is subject to the availability of funds and as such the amount actually recommended by Local authorities could not be paid.

(*b*) An annual grant of Rs. 13,55,710/- is being paid to these schools at present. The grant to these schools was sanctioned in the year 1922.

(*c*) The reply is in the affirmative in so far as the salaries of the employees is concerned. As regards the grants for other type of Institutions no increase has been made.

(*d*) Subject to the availability of funds, Government will like to increase the amount of grant given to Mulla Schools.

حاجی سردار عطا محمد - یہ جو سکولوں میں تعلیم دی جاتی ہے - آپ کی توجہ اس کی طرف نہیں ہے -

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) - یہ بالکل غلط ہے - ہم کافی پیسہ خرچ کر رہے ہیں - جب فنڈز ملیں گے اگر وہ زیادہ ہوں گے تو اس ملا سکول کو ضرور دیں گے -

حاجی سردار عطا محمد - یہ فنڈز ۱۹۲۲ء میں منظور کئے گئے تھے - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ گذشتہ دس سال کے عرصہ میں کوئی فنڈ منظور کیا گیا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - اس قسم کے سکولوں میں کمی ہوئی ہے اضافہ نہیں ہوا - دوسروں شعبوں میں زیادہ تعداد میں سکول کھولے گئے ہیں - لیکن ایسے سکولوں کی تعداد میں کمی ہوئی ہے اور دوسرے سکولوں میں اضافہ ہوا ہے -

حاجی سردار عطا محمد - کیا گرانٹ ملنے پر اضافہ کیا جائے گا جب ایسے سکولوں کی طرف آپ توجہ نہیں دیتے تو پھر غلط وعدہ کیوں کرتے ہیں ؟

وزیر تعلیم - اگر توجہ نہیں ہوتی تو ہم وعدہ نہیں کرتے -

SPECIAL COMMITTEE TO PROBE INTO AFFAIRS OF PRIVATE EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN KARACHI

*12785. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some time ago the Governor appointed a Special Committee to probe into the affairs of private Educational Institutions in Karachi ; if so, whether the said Committee has submitted its report ;

(*b*) whether it is a fact that there is a General unrest among the staff of private Colleges in Karachi ;

(*c*) whether Government have received any complaints against the managements of such Colleges in connection with indiscriminate termination of services of teachers in utter disregard of the established practices and conditions of employment ;

(*d*) whether it is a fact that the West Pakistan College Teachers Association, Karachi Region, submitted a representation to him in August, 1967 ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, (*i*) when the report of the said Committee is expected to be published and (*ii*) whether Government intend taking any action to prevent the managements of private Colleges from indiscriminately terminating the services of College teachers ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The Committee is for the entire province ;—Yes.

(*b*) No.

(*c*) Yes, against some.

(*d*) Yes.

(*e*) (*i*) Decision to publish will be taken on the receipt of the report from the Committee.

(*ii*) Decision to take action on merits will be taken on the receipt of the said Report.

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ حتمی طور پر بتا سکتے ہیں کہ اس کمیٹی کی رپورٹ کب موصول ہو جائے گی ۔ جب یہ کام اس کے سپرد کیا گیا تھا تو کیا کوئی تاریخ مقرر کی گئی تھی ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ ہم نے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی

تھی - یہ اب ان پر موقوف ہے کہ کب واپس کرتے ہیں - جب آ جائے گی تو سب کو معلوم ہو جائے گا -

Mr. Zain Noorani: Is it not a fact that the report originally submitted by this Committee has been referred back to them for examining these proposals which affect the financial aspects of education in private educational institutions ?

Minister for Education : We have not referred that report back to the Committee but we asked them to elucidate further certain recommendations of theirs. They had enumerated difficulties and troubles but had not suggested any remedy for them and we have asked them to submit a fuller report as to what could be done. Of course, mis-management is there and they have not shown us the way. There are financial implications as well and some of the problems for implementing them are there.

Mr. Zain Noorani : Is there not a general demand not only from the Member of this Committee but even from other people in Karachi, that the aspect of the original report where remedies have been suggested but no financial implications are involved, should be implemented at once ?

Minister for Education : We would be implementing the report in toto and not in piece-meal.

مسٹر حمزہ - اس سوال کے حصہ (ب) کا جواب دیتے ہوئے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا تھا کہ پرائیویٹ کالجوں کے اساتذہ میں بے اطمینانی اور پریشانی نہیں لیکن حصہ (د) میں یہ جواب دیا ہے کہ مغربی پاکستان کے کالجوں کے ٹیچرز خصوصاً کراچی کے اساتذہ کی طرف سے ایک عرضداشت موصول ہوئی ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس میں کیا لکھا ہے - اور کونسے مسائل آپ کے سامنے پیش کئے ہیں ؟

وزیر تعلیم - وہاں کوئی بے چینی نہیں بعض اساتذہ کافی خوش ہیں اچھی تنخواہیں لے رہے ہیں لیکن بعض جگہ کچھ خرابیاں بھی ہیں - اس

کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ اور اس معاملہ پر غور ہو رہا ہے۔ اس کی classification ضروری ہے ۔ جب وہ سفارش کرے گی اور رپورٹ مرتب کرکے واپس بھیجے گی جو امید ہے عنقریب ہی واپس آ جائے گی تو پھر ان کی سفارشات کو implement کر دیا جائے گا ۔

CONSTRUCTION OF SIND UNIVERSITY BUILDINGS

*12832. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the amount that had been allocated as grant to the University of Sind for the construction of buildings during 1967-68 ;

(*b*) whether it is a fact that only two lakh rupees out of the said amount, have been released to the said University and the remaining amount has been withheld ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Rs. 28,00 lacs (Rs. 20 00 lacs for Sind University Campus and Rs. 8,00 lacs for Engineering College, Hyderabad which is a constituent college of Sind University.

(*b*) No ; Rs. 4.00 lacs have been released to the Sind University so far. Efforts are being made to release the balance.

جناب والا ۔ اس سلسلہ میں حاجی صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل ہی یہ تمام رقم release کر دی گئی ہے ۔ اور ۲۸ لاکھ میں سے باقی رقم بھی تمام یونیورسٹیوں کو دے دی گئی ہے ۔

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Will the Minister Incharge be pleased to state whether the amount that is released only yesterday can be used next year because this very grant is for the year 1967-68 ?

خواجہ محمد صفدر ۔ سال رواں کی گرانٹ اب کیوں release کی

گئی ہے ۔ جب کہ سال ختم ہونے میں صرف دو دن رہتے ہیں ۔ سابقہ جولائی یا اگست میں کیوں ادائیگی نہیں کی گئی ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ بعض دفعہ release میں دیر ہو جاتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

But his question was not like that of Mr. Hamza.

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ جولائی میں کیوں نہیں کیا گیا ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ یا اب سے پہلے کیوں release نہیں کیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ lapse نہیں ہو جائے گی ؟

وزیر تعلیم ۔ نہیں ہوگی ۔ This has been given

Parliamentary Secretary, (Education) : Sir, the position is that the grants for developmental works given to the Autonomous Bodies do not lapse. So this grant will not lapse accordingly.

حاجی سردار عطا محمد ۔ پورا سال گذر چکا ہے اور صرف ۴ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں ۔ ۲۸ لاکھ میں سے صرف ۴ لاکھ خرچ ہوا ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ باقی ۲۴ لاکھ روپیہ کیوں خرچ نہیں کیا گیا ؟

وزیر تعلیم ۔ اس لئے کہ روپیہ release نہیں ہوا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب اس کا تو جواب دے دیا گیا ہے ۔ البتہ

آپ یہ پوچھ سکتے ہیں کہ کیوں release نہیں کیا گیا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں ۔

میاں محمد شفیع ۔ ۱۹۶۷-۶۸ء کی رقم اگر جولائی میں ہی release کر دیتے تو سارے سال میں خرچ ہو سکتی تھی اب دو تین روز میں خرچ نہیں ہو گی کیا اسے دوبارہ release کرنا پڑے گا اپ کو چاہئے تھا کہ اگست ستمبر یا اکتوبر میں release کر دیتے یہ کس کی ذمہ داری ہے ؟

Minister for Education : The releases depend upon the ways and means position of the Provincial Government and whenever the position is such that they are in a position to release the money, it is done.

پھر کن وجوہ کی بناء پر یہ پیسہ release نہیں ہوا یہ خود مختار ادارے ہیں ان کا پیسہ ضائع نہیں ہوتا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا یہ صرف کراچی یونیورسٹی کے لئے ہے یا کسی اور یونیورسٹی کے لئے بھی ہے ۔ میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ آپ نے اتنی تاخیر کیوں کی ہے ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ میں حاجی صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ یہ سارے تعلیمی اداروں کی گرانٹ ہے اور انہی دنوں میں ادا کی گئی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ تمام یونیورسٹیوں کا جو بقایا پیسہ تھا وہ ۱۸ لاکھ روپیہ تھا وہ کل ہی ادا کیا گیا ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ یہ جو اتنا late کر کے گرانٹ release

کی گئی ہے اس سے یونیورسٹیوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہو گا ۔ کیا آپ اس چیز کا اہتمام کریں گے کہ وقت پر پیسہ release ہو جائے کیونکہ ان اداروں کے اساتذہ کی تنخواہوں اور دوسرے معاملات کے لئے اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے ۔

وزیر تعلیم - ضرور کریں گے اور کوشش کریں گے کہ بروقت release ہو بعض اوقات کچھ دشواریاں پیش آتی ہیں جن کا پہلے پتہ نہیں ہوتا ۔

Mr. Speaker : Will the Member put this Question to the Finance Minister ?

میاں محمد شفیع - کیا یہ رقم جو کل یا پرسوں release ہوئی ہے lapse تو نہیں ہو جائے گی ؟

وزیر تعلیم - اس کا میں ذکر کر چکا ہوں کہ یہ amount lapse نہیں ہو گی ۔

ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی - جناب والا۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جن کالجز کی بلڈنگ کے لئے ابھی جون میں amount release ہوئی ہے وہ بھی کیا lapse نہیں ہو گی ۔

Parliamentary Secretary : It requires fresh notice.

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا ۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو رقم انہوں نے ۱۹۶۸-۶۹ء میں رکھی ہے کیا اس کو بھی یہ دوسرے سال دیں گے ۔

وزیر تعلیم - پھر فرمائیے میں نے سنا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب وہ آئندہ جون میں سوال کیجئے گا اگر آئندہ سال کے بجٹ تک یہ رقم خرچ نہ کی جائے ۔ کیا آپ کو یہ یقین ہے کہ یہ رقم اگلے سال تک خرچ نہیں ہو گی ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جی ہاں مجھے یقین ہے اگلے سال بھی نہیں خرچ ہو گی ۔

Minister for Education : Sir, this is an unwarranted assumption.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب یہ صرف میرے حلقہ سے برتاؤ کیا جاتا ہے ۔

CONSTRUCTION OF A GIRLS HOSTEL FOR GOVERNMENT COLLEGE FOR WOMEN, GUJRANWALA

***12870. Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that administrative approval of Rs. 1,49,000 was issued by the Education Department for the construction of a girls hostel for the Government College for Women, Gujranwala in May, 1959; if so, what was the accommodation proposed to be provided for this hostel by spending the above said amount ;

(*b*) whether it is a fact that the construction work was taken in hand in 1963-64 and an expenditure of Rs. 1.11 lakh was incurred upto June, 1964 ; if so, the accommodation built by spending the said amount and the accommodation which is yet to be built to meet the requirements of the hostel ;

(*c*) whether it is a fact that the walls of the Dining Hall and Common Hall have been raised but the roofs have yet to be laid and the finishing is yet to be done ; if so, reasons thereof ;

(*d*) whether it is a fact that on 21st January, 1962 the Additional Chief Engineer, Lahore forwarded a revised rough cost estimate amounting to

3.21 lakh or this work to the Director of Education, Lahore ; if so, has this revised estimate been administratively approved ; if so, when ; if not, reasons therefor ;

(*e*) whether it is a fact that no amount has been earmarked or allotted for the said work since 1964 and an amount of Rs. 75.000 only was received on 22nd June, 1967 which could not be utilized in a short period of eight days and the allotment lapsed ; if so, reasons for this delayed allotment ;

(*f*) whether it is a fact that the partly completed work is standing in an abandoned state for the last four years and is fast deteriorating and depreciating at a rapid pace ; if so, the steps the Department has so far taken or proposes to take for the completion of construction of this hostel ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes ; 29 cubicles with ancillary facilities like common room, dining room etc. The administrative approval was subsequently revised reducing the cost from 1,49,000 to Rs. one lac.

(*b*) Yes ; 22 cubicles and kitchen block have been completed. Roofs are to be laid on dining, and common room.

(*c*) Yes ; the remaining work will be completed shortly. Funds would be provided for completing the remaining work since the previously sanctioned amount has already been exhausted. The department has asked for estimates for completion of work, reasons of excess expenditure as well as for not raising a viable unit in the first instance.

(*d*) The revised scheme at a cost of Rs. 3.21 lac was not approved as the proposed expenditure was far in excess of the amount sanctioned for the hostel.

(*e*) Education department did not sanction a sum of Rs. 75,000. More than one department are involved in this case. The matter is being looked into.

(*f*) The matter is being looked into. However, funds would be provided immediately on the preparation of estimates for speedy completion.

چودھری محمد سرورخان ۔ جناب والا۔ یہ ایک سادہ ممبر کا سادہ سا سوال تھا جسے سردار اشرف صاحب نے پر پیچ بنا دیا ہے وہ (اے) میں فرماتے ہیں کہ ایک لاکھ ۹۴ ہزار کی رقم منظور کی گئی تھی جس کو کم کر کے ایک لاکھ کیا گیا اور (سی) میں فرماتے ہیں کہ زیادہ رقم کے خرچ ہونے کے باوجود یہ یونٹ مکمل نہیں ہوا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ زیادہ رقم کونسی خرچ کی گئی ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ اس سادے ممبر کے سادے سے سوال کا سادہ جواب یہ ہے کہ ایک لاکھ ۹۴ ہزار سے یہ رقم کم کر کے ایک لاکھ کی گئی ۔ پھر ایک لاکھ سے یہ رقم زیادہ خرچ ہو گئی ۔ اسی کو زیادہ رقم کہا جا رہا ہے ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ اس کام کے لئے پہلے آپ نے فرمایا ہے کہ ایک لاکھ ۹۴ ہزار منظور ہوئے تھے ۔ پھر revised estimate میں اس کو ایک لاکھ کر دیا گیا اور اسطرح جب یہ کام ختم نہ ہوا اور مزید رقم کی ضرورت ہوئی تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جو پہلے estimate لگایا گیا تھا اس کو پھر گھٹانے کی کیا وجہ تھی ۔

وزیر تعلیم ۔ اس کے لئے انجینئروں کا یہ خیال ہو گا کہ ایک لاکھ ۹۴ ہزار زیادہ ہے اور ایک لاکھ میں کام ختم ہو جائیگا لیکن وہ کام ایک لاکھ میں نہیں ختم ہو سکا اور اس پر ایک لاکھ گیارہ ہزار روپے صرف ہو گئے ۔

That eleven thousand was in excess of that revised estimate of one lakh. Any way I could say on the floor of this House that we would provide money for this hostel and, Inshaullah, it would be completed this year.

چودھری محمد سرور خان۔ جناب والا۔ اس سادہ ممبر کے سوال کا جواب دیکر مطمئن کرنیکی کوشش کی گئی ہے ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ جولائی ۱۹۶۳ء سے جو بلڈنگ کی تباہی ہو رہی ہے کیا اس تباہی کو اس سال ختم کر دیا جائے گا ۔

وزیر تعلیم ۔ کاش وہ میرے جواب کو سنتے میں نے کہا ہے کہ ہم اس سال کریں گے لیکن انہوں نے سنا نہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ اس سال سے کیا مراد ہے ۔ کیا کسی تاریخ کا تعین کرینگے کہ اگلے سال جون تک ہو گا یا اس دسمبر تک ہو گا ۔

وزیر تعلیم ۔ یکم جولائی کے بعد ہو گا ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ میں جناب منسٹر صاحب کے جواب سے بہت مطمئن ہوا ہوں لیکن میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ اس میں ایک سے زیادہ محکمے متعلق ہیں تو انہوں نے اپنا جواب دینے سے پیشتر یہ چیز پیش نظر رکھ لی ہو گی کہ اور محکمہ اس میں hinderance نہیں پیدا کریگا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اس سال اسے مکمل کرنا ہے اور انشاءاللہ ضرور مکمل کریں گے اور اس کے لئے رقم

مختص کریں گے اور یہ کام ختم ہو جائیگا ۔ لہذا مزید سوالوں کی ضرورت نہیں ہے ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ میرے سادے سے سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔ میرا سوال یہ تھا کہ اس کام کو کرنے کے لئے جب ایک لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ رکھا گیا تو اس کو گھٹا کیوں دیا گیا ۔ جب پہلے estimate لگایا گیا تھا تو کیا اسوقت یہ پتہ نہیں چلا تھا کہ اس رقم میں کام نہیں ہو گا ۔ تو یہ فیصلہ کسی دلیل یا معقول وجہ پر مبنی ہونا چاہئے کہ پہلے آپ ایک رقم مختص کرتے ہیں اور پھر اس کو گھٹا دیتے ہیں کم کر دیتے ہیں یعنی کوئی اس کے لئے اصول نہیں ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ وزیر تعلیم صاحب نے وضاحت فرمائی ہے کہ اگلے سال ہم اس کو مکمل کر دیں گے ۔ جناب والا۔ رائے منصب علی خان نے جو کچھ فرمایا ہے اس کے جواب میں عرض ہے کہ اسکا پہلے جو اندازہ لگایا گیا تھا وہ ایک لاکھ ۴۰ ہزار تھا لیکن پھر یہ اندازہ ہوا کہ یہ ایک لاکھ ہو جائیگا ۔ لیکن چونکہ اس کی administrative approve دینے کا مجاز ایجوکیشن سیکرٹری ہے لہذا اس بناء پر میرا خیال ہے کہ اس فنڈ میں سے ہم اس کو مکمل کر دیں گے ۔

GRANT OF GOVERNMENT SCHOLARSHIPS FOR HIGHER STUDIES ABRORD

*12941. **Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the year-wise number and names of students belonging to former Sind, Punjab and N. W. F. P. who were granted Government scholarships

for higher studies abroad from 1965 to 1968 alongwith the names and location of schools from which they passed their Matriculation Examination ;

(*b*) in case the former Province of Sind was given very small number of such scholarships during the said period, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Under the On-Going Scheme of Internal Merit Scholarships and different schemes of External Scholarships, no student is provided any facility for higher studies abroad in any region *i. e.* Sind, Punjab and N-W.F.P. hence the reply to the query is nil.

(*b*) In the light of answer at (*a*) the question of giving less number of such scholarships does not arise.

SINDHI ADABI BOARD LIBRARY

*12952. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister for Education please refer to the answer to my starred question No. 10629 given on the floor of the House on 24th May, 1968 and state the purpose for which the library of the Sindhi Adabi Board has been set up alongwith its rules and regulations and the date of their enforcement ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*i*) The Library of the Sindhi Adabi Board was set up to provide research facilities to scholars of Sindhi language.

(*ii*) This being a private library of a private body, no specific rules and regulations have been formulated so far.

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا گورنمنٹ کی طرف سے اس کو امداد دیجاتی ہے ؟

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علی خان) ۔ جی ہاں عم دیتے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کتنی ؟

وزیر تعلیم - ایک لاکھ روپیہ -

حاجی سردار عطا محمد - پھر قواعد و ضوابط کا سوال کیوں پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہ لائبریری آپ نے بنائی ہے -

وزیر تعلیم - یہ پبلک لائبریری نہیں ہے -

رائے منصب علی خان کھرل - پرائیویٹ ادارے کو آپ نے ایک لاکھ کی رقم دے دی کیا یہ زیادہ نہیں کیا یہ ضروری نہ تھا کہ آپ ان کے حالات اور قواعد کا جائزہ لیتے اور کام کا بھی جس کے لئے کہ وہ روپیہ حاصل کرتے ہیں اور یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا وہ ادارہ اس رقم کو خرچ بھی کرتا ہے یا نہیں ؟

وزیر تعلیم - پہلے قواعد و ضوابط دیکھ لئے جاتے ہیں - جہاں تک سوال کا تعلق ہے تو انہوں نے تو اسکے لئے لائبریری کے قواعد و ضوابط پر سوال کیا تھا - میرا خیال ہے کہ رائے منصب علی سوال کو سمجھے نہیں - اس ادبی بورڈ کے اپنے قواعد و ضوابط ہیں - تو جو ان کی لائبریری ہے - - -

That is a part of that Sindhi Adabi Board.

تو اس کے لئے خاص قواعد و ضوابط نہیں -

حاجی سردار عطا محمد - میں جناب وزیر تعلیم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ کو علم ہے کہ ادبی لائبریری اور سندھی بورڈ میں کس کس قسم کی کتابیں ہیں ؟

وزیر تعلیم - اسکے لئے آپ علیحدہ نوٹس دے دیں -

مسٹر سپیکر - اسکے لئے آپ علیحدہ نوٹس دیدیجئے -

The Question Hour is over now.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up Short Notice Questions. The first question is from Sahibzada Noor Hassan, No. 13727. The Member may please read out his question.

REPAIR OF SERAI IN OLD CHISHTIAN TOWN

*13727. **Sahibzada Noor Hassan :** Will the Minister for Auqaf be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a *Serai* in old Chishtian town which is under the management of the Auqaf Department is in a very deplorable condition and requires immediate repairs ;

(*b*) whether it is a fact that a sum of Rs. 11,000 which has already been allocated for the said purpose has not so far been utilised and is a very insignificant amount as compared with the requirements of repairs ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the steps taken by Government to save this valuable building from complete demolition ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes. The 'Sarai' needs repairs but it is incorrect to say that it is in a very deplorable condition.

(*b*) An estimate amounting to Rs. 10,020 for repair of the Sarai was approved on the 16th April, 1968 and the Deputy Commissioner, Bahawalnagar, has been asked to have the repairs carried out under the supervision of the S. D. M., Chishtian. This amount is sufficient for repairs of the Sarai.

(*c*) In view of the action already taken for the repairs of the Sarai, no further steps are necessary.

صاحبزادہ نور حسن - جناب والا - اس سرائے میں جو کہ نواب محمد صادق عباسی نے بنوائی تھی ۱۰۰ سے زیادہ کمرے ہیں - یہ سرائے ایک تاریخی مقام ہے اور اسکی حیثیت بھی تاریخی ہے - میں ذاتی طور پر گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی حالت انتہائی خستہ ہے اور یہ جو انہوں نے ارشاد فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ناکافی ہے - ۱۰ ہزار روپیہ کافی نہیں ہے - تمام کمروں کی چھتیں گر چکی ہیں - پھر انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ۱۹۶۸-۴-۱۶ کو رقم کی منظوری دیدی ہے لیکن میری گذارش ہے کہ ابھی تک ایک پائی بھی خرچ نہیں ہوئی اس کی کیا وجہ ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ۱۶ اپریل کو منظوری ہوئی - ڈی سی بہاول نگر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس رقم کو خرچ کریں - حال ہی میں منظوری دی گئی ہے کوئی ۲ مہینے ابھی ہوئے ہیں میں یقین دلاتا ہوں کہ جلد ہی اس رقم کو خرچ کر دیا جائیگا - یہ رقم ہمارے اندازے کے مطابق کافی ہے - فاضل ممبر یہ فرماتے ہیں کہ یہ رقم کافی نہیں ہے لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر مزید رقم کی ضرورت پڑی تو مہیا کر دی جائے گی -

Mr. Speaker : Even after the lapse of a period of two months the Parliamentary Secretary considers it is not a very long time.

پارلیمنٹری سیکرٹری :- یہ جناب والا ممکن ہو سکتا ہے کہ ڈی سی صاحب نے کسی صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے یا کوئی تخمینہ جات حاصل کرنے کے لئے اس مسئلے کو زیرغور رکھا ہو لیکن میں ایوان کو

یقین دلاتا ہوں کہ مزید تحقیقات کر لیں گے اور ڈپٹی کمشنر کو ہدایت کر دیں گے کہ مزید تاخیر نہ کی جائے۔

صاحبزادہ نور حسن - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتا سکتے ہیں کہ محکمہ اوقاف نے یا اس محکمہ کے مینجر نے کتنا تخمینہ بنا کر مرمت کے لئے بھیجا ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - جو رقم ضروری سمجھی گئی وہ مہیا کر دی گئی ہے۔

صاحبزادہ نور حسن - انہوں نے پچاس ہزار سے زیادہ تخمینہ بھیجا تھا یہ رقم خرچ نہیں ہوئی - اب جو رقم ۱۰ ہزار کی مختص کی گئی ہے کیا وہ آئندہ مالی سال میں خرچ ہو جائے گی۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - اس چیز کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے - رقم کی منظوری دیدی گئی ہے خرچ ہو جائیگی۔

خواجہ جمال محمد کوریجہ - جس سرائے کے ۱۰۰ کمرے ہوں کیا ایک کمرے کے لئے ایک سو روپیہ کافی ہو گا۔

وزیر تعلیم - ۱۰۰ نئے کمرے نہیں بنانے - اگر کام نہ چل سکا تو ہم مزید رقم دینے کے لئے تیار ہیں۔

PAYMENT OF SCHOLARSHIPS TO STUDENTS

*13772. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the scholarships awarded by the Director of Education, Lahore to M.A. and M.Sc., students on the results of B.A./B.Sc. and B.A /B.Sc. (Hons) examinations of the Punjab University held in 1967 have not so far been paid to them although the academic year has come to a close ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for delay in the payment of the said scholarships and the time by which these will be paid ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes, but now most of the awards have been issued in this month and some are under preparation.

(*b*) The delay in the payment of scholarships occur due to the fact that the awards involve a lengthy procedure explained below which cannot be avoided :

(*i*) University of the Punjab took quite some time in supplying the merit list.

(*ii*) The eligibility or otherwise could not be decided till admissions were completed.

(*iii*) After this Provisional Award Rolls (P.A.R.) were issued to eligible candidates.

(*iv*) Students eligible for the award of scholarships took quite some time in returning the papers.

(*v*) This year, the award of scholarships involved rural/urban domicile issue and reservation thereof.

The number of scholarships at the Postgraduate stage are very small for each subject, hence the Director of Education, referred the case to this Department for necessary guidance. The decision was taken in May, 1968.

(*vi*) Most of the awards have been issued and the rest are being issued.

(*vii*) Regional Directors have been instructed to take suitable steps to ensure prompt payment of the scholarships.

Payment will be made before the end of current financial year.

Malik Muhammad Akhtar : Will the Parliamentary Secretary refer to the answer to part (*a*) of the question where he has stated that most of the awards have been issued this month and some are under preparation ? May I know the number of awards, which are still under consideration, and by what time will they be issued ?

Parliamentary Secretary : Sir, for giving the exact number of total awards in different subjects, I will require fresh notice. I have clearly said that the decision of most of the awards has already been taken and payment of the remaining awards will be made before the close of the financial year, *i.e.* the 30th of June, only four days are left. It is very clear, and if he requires the number of awards in different subjects, then I require a fresh notice.

Malik Muhammad Akhtar : May I know whether the Parliamentary Secretary is aware of the fact that the candidates who are to be awarded these scholarships have not been intimated at all and they are uncertain whether they will be getting these scholarships or not ? In certain cases the students are quite poor and they can't take a decision whether they should join or discontinue their studies.

Parliamentary Secretary : I have already explained that it takes time and they have also been made informed. This information is always intimated....

Malik Muhammad Akhtar : To the students ?

Parliamentary Secretary : Yes.

ATTACK ON PROFESSOR RAFIQ AHMAD WITH HOCKEY STICKS

•**13813. Mr. Zain Noorani :** Will the Minister for Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that on the 27th May, 1968, the District Police, Lyallpur received a report/complaint that Professor Rafiq Ahmad was attacked with hockey sticks in broad daylight;

(*b*) whether it is a fact that a case was registered with the Police under sections 307, 332, 353 of P. P. C. and that one Muhammad Yunus Balli was also challaned under the Goonda Act ;

(*c*) what were the reasons that the accused were not arrested by the Police inspite of the fact that they were moving about in the area freely and in broad daylight ;

(*d*) whether it is a fact that the said accused persons applied for bail before arrest to the Sessions Judge, Lyallpur but that their bail was refused ;

(*e*) what were the reasons that made the S. S. P. Lyallpur to transfer the case to the Deputy Superintendent of Police, Headquarters, Lyallpur, when the Deputy Superintendent of Police, Toba Tek Singh was competent to investigate the case ;

(*f*) whether it is a fact that the Senior Superintendent of Police, Lyallpur removed section 307, against the accused and that subsequently re-imposed the same under instructions of the District Magistrate, Lyallpur; if answer be in the affirmative, the reasons for the same ;

(*g*) is it also a fact that Muhammad Yunus Balli against whom the District Magistrate has issued non-bailable warrant has not been arrested by the Police so far ; if answer to (e) above be in the affirmative, the reasons for the same ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) It is incorrect to say that the accused were moving about in the area freely. The accused were absconding and efforts were made to apprehend them. Action under section 87/88 Cr. P. C. was taken against them.

(*d*) The interim bail of the accused was granted by the High Court which was later on confirmed by the Sessions Court. In the meantime, efforts were made to arrest the accused and the warrants of arrest were obtained.

(*e*) It was considered necessary to depute DSP/Headquarters for the investigation of this case as one party was not satisfied with the local police. But eventually the investigation was completed by the local police and the DSP/Headquarters did not touch it.

(*f*) It is incorrect that section 307 P. P. C. was removed and later on re-imposed under the direction of District Magistrate, Lyallpur.

(*g*) Warrant against Muhammad Yunus Balli, was issued who is a proclaimed offender and action under sections 87/88 Cr. P. C. has been taken.

Mr. Zain Noorani : Sir, it is very painful to point out that part (*d*) of my question and the answer given for it are not related to one another in the sense that I had spoken of the application for bail before going to the High Court. First, they applied for bail to the Session Judge, Lyallpur and this was not granted. Obviously, the application for bail must have been made in broad-day light and not in the night. The answer says that they were not moving in the broad-day light. Now, Sir, these people were in the premises of the court where their bails were refused. Two days after that, they applied for bail in the High Court where interim bail was granted. Obviously, they were moving about to come to the court and then to go back after the refusal of the bail. So, they must have been moving about in the city. Why were they not arrested then ?

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : Sir, the law contemplates that the accused should surrender himself before the Session Court is moved for bail but it has been often times found that the accused do not appear before the Sessions Court and the application is rejected on the ground that the accused should surrender themselves. I do not know what happened in this case but, any way, my instructions are that the accused were not found moving freely.

Mr. Speaker : Does the Minister mean to say that the accused are not present at the time of the bail in some cases ?

Minister for Home : Yes, it is my own experience. In fact one of my friends Mr. Musa Khan Bhogio and his men were accused in a case of murder and they did not appear before the Sessions Court and, of course, the bail was refused. That does happen some times. The Advocate appears on their behalf, without surrendering the accused, in the Sessions Court and the bail is refused. This bail was also refused on this ground, though, I am not sure about it. They went to the High Court and they must have surrendered themselves to the High Court and that is why they were granted interim bail which was subsequently confirmed by the Sessions Court.

Mr. Zain Noorani : That is exactly my question that before going to the High Court they were present in the premises of the Sessions Court. If the police knew that and they saw them then why didn't they arrest the accused ?

Minister for Home : The Member has not said that in his question.

Mr. Zain Noorani : In my supplementary the first thing I said was that they were present in the premises of the court and that for two days they remained in the city moving about before going to the High Court and inspite of that they were not arrested.

Minister for Home : I don't know. My friend may be correct but my instructions are otherwise He may be knowing better than me but these are my instructions what I have stated. If it was so and they were not arrested, I am sorry for it but, anyhow, they have been granted bail and we have taken action against those who are absconding under Sections 87 and 88 of the Criminal Procedure Code. I assure my friend that we will see to it that justice is done.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

CHAIRMAN OF BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, HYDERABAD

†12956. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the name and academic qualifications of the Chairman of the Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad alongwith the date of his appointment as such ;

(*b*) whether it is a fact that the said Chairman recently applied to the authorities concerned for the grant of a house building advance ; if so, the amount applied for and the date of his application ;

(*c*) whether it is a fact that a scheme for the construction of a new building for the said Board has been approved ; if so, the progress so far made on the implementation of the said scheme ;

(*d*) whether it is a fact that after the approval of the scheme mentioned in (*c*) above, the said Chairman withdraw his application referred to in (*b*) above ;

(*e*) whether it is a fact that the said Chairman has constructed a bungalow of his own in Lyallpur ; if so, from where did he make the arrangement for meeting the building expenditure inspite of the fact that he has withdrawn his application for loan for house building advance ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Mr. Muhammad Ibrahim Shamim, Chairman, Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad :—

(*i*) M. A. (Psychology) Gold Medalist).

(*ii*) M. A. (Persian).

(*iii*) M. A. (Education) (London).

(*iv*) Teachers Diploma (London).

(*v*) Certificates in Educational Administration and Adult Education from North Carolina and Michigan (U.S.A.)

The date of appointment as Chairman is 18th February, 1966.

(*b*) The Chairman applied for House Building Advance to the Hyderabad Board for a loan of Rs. 40,000 on the 28th October, 1966. The request was dropped by the Board because of his being a permanent Government Servant. He applied for House Building Advance to the Education Department on the 3rd February, 1967 and was granted Rs. 12,792 out of his G. P. Fund.

(*c*) Yes. Work has been completely finished and the Office of the Board is working in the new premises.

(*d*) The application was not withdrawn but the request was dropped by the Board.

(*e*) Yes. The Chairman built his house at Lyallpur in 1967 through his own resources, loans and money borrowed from his G. P. Fund.

BOARDING HOUSE FOR GOVERNMENT GIRLS HIGH SCHOOL CHISHTIAN

*13009. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is no boarding house for the Government Girls High School, Chishtian ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether there is any proposal under consideration for building a boarding house for the said school?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) No.

DINYAT TEACHERS SERVING IN SCHOOLS IN KHYBER AGENCY

*13033. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of *Dinyat* teachers alongwith their educational qualifications serving in the schools in Khyber Agency ;

(*b*) the educational qualifications prescribed for the appointment of *Dinyat* teachers by Government ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Fifty-five Dinyat teachers are serving in schools of Khyber Agency. Forty-four teachers possess certificate from various Darul Alum Islamia and the rest are uncertificated.

(*b*)(*i*) Hons. in Arabic or equivalent certificate of a Religious Institution recognised by the Auqaf Department for appointment as Dinyat teachers in High and Middle Schools.

(*ii*) J.V. or equivalent qualification for appointment as Dinyat teachers in Primary Schools.

INSPECTION OF SCHOOLS IN KHYBER AGENCY

*13034. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister for Education be pleased to state whether any Officer of the Education Department conducted any inspection of the schools in Khyber Agency during the years 1966-67 and 1967-68 ; if so, the names and designations of those Officers along with the names of the schools they inspected and the dates of inspection ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : The requisite information is given in the enclosed statement separately for each Inspecting Officer concerned.*

RECOGNITION OF SCHOOLS IN LAHORE

*13040. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the names of Boys and Girls Schools in Lahore which were recognised during 1966 ;

(*b*) the names of Schools, out of those mentioned in (*a*) above, which (*i*) have been given and (*ii*) have not been given grants-in-aid ;

(*c*) whether Government intend to give grants-in-aid to the schools stated in (*a*) above; if so, when and if not, reasons thereof ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) List attached at Appendix 'A'.

(*b*) (*i*) List attached at Appendix 'B'.

(*ii*) List attached at Appendix 'C'.

(*c*) Yes, depending on availability of funds.

APPENDIX 'A'

LIST OF SCHOOLS RECOGNISED DURING THE YEAR 1966

Boys Secondary Schools—

1. Zubari Islamia High School, Garhi Shahu, Lahore.
2. Hatim High School, Kumharpura, P.O. Moghalpura, Lahore.

---

* *Please see Appendix III at the end.*

3. Sulemania Public High School, Samanabad, Lahore.
4. Tariq Middle School, Lahore Cantt.

Boys Primary Schools (Permanently Recognized)—

1. Standard Islamia Primary School, Baghbanpura, Lahore.
2. Kashmir Primary School, Baghbanpura, Lahore.
3. Islamia Azad Primary School, Misri Shah, Lahore.
4. Standard Model Primary School, Inside Taxali Gate, Lahore.
5. Muslim Model Primary School, Rajgarh.
6. Almadrassa Primary School, Lyton Road, Lahore.
7. M.N. Primary School, Shahi Mohallah, Lahore.
8. Islamia Primary School, Sanat Nagar, Lahore.

(PROVISIONALLY RECOGNIZED)

1. M.I. Happy Primary School, Sanda Road, Lahore.
2. Maqbool-e-Aam Primary School, Qila Gujar Singh, Lahore.
3. Standard Primary School, Tilk Nagar, Lahore.
4. M.P.E.H/S, Shahdara.
5. Aslam Primary School, Baghbanpura, Lahore.

Girls Secondary Schools—

1. APWA Darul-Niswan Girls High School Jail Road, Lahore.

Girls Primary School (Permanently Recognized).

1. Tanvir Girls Primary School, Bank Colony, Samanabad, Lahore.
2. Crecent Model Girls School, Ghore Shah Road, Lahore.
3. Khan Model Girls School, New Samanabad, Lahore.
4. Raja Girls Model School, Raj Garh, Lahore.
5. Moon Light Girls School, Sanat Nagar, Lahore.
6. Kashmir Girls Primary School, Shalimar Town, Lahore.
7. Pak Standard Girls Primary School, Baghbanpura, Lahore.
8. Mohammadia Girls Primary School, Shahdara, Lahore.
9. Islamia Girls Primary School, New Samanabad, Lahore.

10. Progressive Girls Primary School, Samanabad, Lahore.
11. Mumtaz Girls Primary School, Gulberg, Lahore.
12. Pak Mansoor Girls Primary School, Chunamandi, Lahore.
13. Imanat Girls Primary School, Jia Musa, Lahore.
14. Jadid Madrisa Islah-ul-Banat Girls School, Dharampura, Lahore.
15. Muslim Girls Primary School, Krishan Nagar, Lahore.

APPENDIX 'B'

LIST OF SCHOOLS RECOGNISED DURING THE YEAR 1966 AND AWARDED GRANT-IN-AID

Secondary Schools—(Boys)

1. Zubari Islamia High School, Garhi Shahu, Lahore.
2. Hatim High School, Kumharpura, P.O. Moghalpura, Lahore.
3. Sulemania Public High School, Samanabad, Lahore.
4. Tariq Middle School, Lahore Cantt.

(GIRLS)

1. APWA Darul Niswan Girls High School, Jail Road Lahore.

APPENDIX 'C'

LIST OF SCHOOLS RECOGNISED DURING THE YEAR 1966 AND NOT AWARDED GRANT-IN-AID

Boys Secondary Schools— ... Nil

Boys Primary Schools (Permanently Recognized)

1. Standard Islamia Primary School, Baghbanpura, Lahore.
2. Kashmir Primary School, Baghbanpura, Lahore.
3. Islamia Azad Primary School, Misri Shah, Lahore.
4. Standard Model Primary School, Inside Taxali Gate, Lahore.
5. Muslim Model Primary School, Rajgarh.
6. Almadrassa Primary School, Lyton Road, Lahore.
7. M.N. Primary School, Shahi Mohallah, Lahore.
8. Islamia Primary School, Sanat Nagar, Lahore.

Boys Primary Schools (Provisionally Recognized) :

1. M.I. Happy Primary School, Sanda Road, Lahore.
2. Maqbool-e-Aam Primary School, Qila Gujar Singh, Lahore.
3. Standard Primary School, Tilk Nagar, Lahore.
4. M.P.E. H/School Shahdara, Lahore.
5. Aslam Primary School, Baghbanpura, Lahore.

Girls Secondary School—Nil

Girls Primary School :—

1. Tanvir Girls Primary School, Bank Colony, Samanabad, Lahore.
2. Crecent Model Girls School, Ghore Shah, Road, Lahore.
3. Khan Model Girls School, New Samanabad, Lahore.
4. Raja Girls Model, School Raj Garh, Lahore.
5. Moon Light Girls School, Sanat Nagar, Lahore.
6. Kashmir Girls Primary, School, Shalimar, Town, Lahore.
7. Pak. Standard Girls Primary School, Baghbanpura, Lahore.
8. Mohammadia Girls Primary School, Shahdara, Lahore.
9. Islamia Girls Primary School, New Samanabad, Lahore.
10. Progressive Girls Primary School, Samanabad, Lahore.
11. Mumtaz Girls Primary School, Gulberg, Lahore.
12. Pak. Mansoor Girls Primary School, Chunamandi, Lahore.
13. Imanat Girls Primary School, Jia Musa, Lahore.
14. Jadid Madrasa Islah-ul-Binat Girls School, Dharampura, Lahore.
15. Muslim Girls Primary School, Krishan Nagar, Lahore.

FUNDS FOR CULTURAL AND ART INSTITUTIONS

*13043. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the amount received from the Central Government for distribution amongst the Cultural and Art Institutions of West Pakistan during 1966-67

and 1967-68 along with the amount spent therefrom, and reasons for the unspent amount, if any ;

(*b*) the names of the Institutions amongst which the said amount was distributed during each year ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Nil.

(*b*) Does not arise.

MAINTENANCE OF SCIENCE LABORATORY AND TECHNICAL EQUIPMENT IN TECHNICAL ASSISTANCE CENTRE, LAHORE

*13047. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the allocation made to the Technical Assistance Centre West Pakistan Gulberg III, Lahore for the maintenance of science laboratory and technical equipment during 1965-67 and 1967-68 ;

(*b*) the amount out of that which (*i*) was spent (*ii*) remained unspent and resons thereof ;

(*c*) the details of the equipment so far provided in the said centre ;

(*d*) in case the Centre is presently without any equipment, reasons therefor ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Nil.

(*b*) The question does not arise.

(*c*) Details of equipment are attached.

(*d*) The Centre has been provided with equipment required for the Centre.

LIST OF EQUIPMENT IN TEST AND QUALITY CONTROL LABORATORY OF WEST PAKISTAN EDUCATIONAL EQUIPMENT TECHNICAL ASSISTANCE CENTRE, LAHORE

1. Stainless steel screen (printing scales).
2. One set of glass M-1 weights.
3. Demonstration Balance.

4. Ganssmeter.
5. Leitz Laboratory Microscope.
6. P.S.S.C. Experimental Kits.
7. Triplelt Unimeter with interchange reng Kit.
8. Oven Tester.
9. Decode resistance box (Eico).
10. Mettler Analytical Balance 80 Gms.
11. Mettler Analytical Balance 1000 Gm.
12. Projector.
13. Hydrometer.
14. Sphnerometer
15. Crystal model.
16. Magnets.
17. St. Lovis Motor.
18. Turning Forks (Standard) different ranges.
19. Tripple beam balance.
20. Tripple beam balance W/St Pans.
21. Magrin Wire.
22. Slide Rule (Pemonstration).
23. Plastic Human sknll Kit.
24. Human Head and Neck Kit.
25. Eye Model Kit.
26. Ear Model Kit.
27. Skin Model Kit.
28. Heart Model Kit.

29. Pumping Heart Kit.

30. Scalpel. Remonable Handle.

31. Mokcular Model Kit.

32. Low Voltage Power Supply.

33. Cenco Experimental Appartus.

34. Balance Table (Antiviabration)

35. Refractometer.

36. Prism Systen.

37. P.H. Meter Partable E. I. l.

38. Resistance Thermometer.

39. Stroboscope E.M.I.

40. Regulated Power Supply 300 W.D.E.

41. 8 C Libration Oil Bath.

42. Polarising Eve Pieces.

43. Komlgansch Bridge.

44. Induction Coil.

45. Conduclinity Cell.

46. Universal Precision Polentiometer.

47. Kelyin Bridge.

48. Scale Lamp Oalvanometer.

49. Potenlial Divider Volt.

50. Four Decade Resistance Boxes.

51. Four Terminal Suspension Strip.

52. Gold Allot Suspension Strip.

53. Universal Measuring Microscope, and Cathetometor.

54. Telescope, Microscope Kit.

55. Stop Clock.

56. Standard Weston Cell.

57. Fine Decade Resistance Boxes.

58. Scalamp Galvanometer 7891/S3.

59. Portable Wheatstore Bridge.

DEVELOPMENT STANDARDISATION AND SUPPLY OF SCIENCE LABORATORY EQUIPMENT FOR EDUCATIONAL INSTITUTIONS

*13048. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the amount that was received from Ford Foundation and handed over to the Technical Assistance Centre, West Pakistan, Lahore for the development, standardisation and supply of Science Laboratory Equipment to about 100 or more Educational Institutions during the 2nd and 3rd Five Year Plan Periods and the amount (*i*) spent, (*ii*) remained unspent along with reasons for not spending and (*iii*) the names of the Educational Institutions to which the said equipment was supplied during the said plan periods and uptil now ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Rs. 47,325.00

(*i*) Rs. 25,360.00

(*ii*) Rs. 21,965.00

Rs. 25,360.00 have been spent on the manufacture of prototypes for Secondary Schools. The remaining Rs. 21,965.00 will be utilized on the production of prototypes for Higher Secondary Schools by the end of 1968-69, as the courses of science are being modernised.

(*iii*) Nil.

EXPENDITURE ON EDUCATION

*13049. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Education be pleased to state the present per *capita* expenditure on education and the per *capita* expenditure in 1958 in West Pakistan ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : The per capita expenditure on education in West Pakistan in 1958-59 and in 1967-68 is as under :—

Year	Expenditure	Population West Pakistan	Expenditure per capita
	Rs.		Rs.
1958-59	13.38 crore	4.02 crore	3.38
1967-68	39.28 ,,	5.13 ,,	7.65

CONDITION OF PRIMARY AND LOWER MIDDLE SCHOOLS FOR GIRLS IN PESHAWAR CITY

*13076. **Begum Mumtaz Safdar** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the condition of Primary and lower middle schools for girls in Peshawar City is deplorable ; if so, the action Government intend to take to improve conditions of the said schools ;

(*b*) whether there is any scheme with the Government for the opening of new schools for girls in Peshawar City ; if so, the number of such schools proposed to be opened by Government during the next financial year in Peshawar City ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) No. Some of the schools stand in need of minor repairs. All the girls primary schools of Peshawar City are housed in rented buildings and the owners of the buildings are being pressed to carry out necessary repairs as early as possible. There is no lower middle school for girls in Peshawar City.

(*b*) Opening of one new girls primary school in Peshawar City has been included in the Annual Development Programme 1968-69.

CUTTING REMARKS PASSED BY INSPECTRESS OF SCHOOLS, LAHORE DIVISION IN A FUNCTION OF SAYYED GIRLS HIGH SCHOOL, GUJRANWALA

*13081. **Mr. Mazhar Hussain Ghaloo** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the names of schools in Lahore Division running on commercial basis ;

(*b*) whether it is a fact that on 19th April 1 68 the Inspectress of Schools, Lahore Division, attended a function of the Sayyed Girls High School, Gujranwala, an unrecognised institution, eulogised its activities and passed cutting remarks against other schools ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, (*i*) whether these remarks are supported by anything on record in her office (*ii*) whether officers of the Education Department are allowed to attend functions of unrecognised schools and propagate in their favour ; if not, the action Government intend to take against the said Inspectress of schools, Lahore Division for acting as she did ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Information is being collected and will be placed before the House as soon as it is available.

(*b*) The Inspectress of Schools, Lahore Division presided over a function of Syyed Girls High School, Gujranwala on 19-4-68 and addressed the mothers and teachers present there. She did not pass any disparaging remarks against any institution.

(*c*) (*i*) Does not arise.

(*ii*) Inspecting Officers are not debarred from attending functions of educational institutions.

SCHOOLS FOR LAHORE, RAWALPINDI AND PESHAWAR DIVISIONS

13088. **Malik Muhammad Aslam Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state the number of middle and high schools for boys and girls which were opened in each district of Lahore, Rawalpindi and

Peshawar Divisions of West Pakistan during 1964-65, 1965-66, and 1966-67 separately ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : The requisite information is given in the attached statement.*

INTERMEDIATE AND DEGREE COLLEGES

*13089. **Malik Muhammad Aslam Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of Intermediate and Degree Colleges for Boys and Girls opened in the Province, since 1963 ;

(*b*) the number of Colleges out of those mentioned in (*a*) above, which are housed in rented buildings alongwith the locales thereof ?

Minister for Education (Mr Muhammad Ali Khan) : (*a*)

INTERMEDIATE COLLEGES		DEGREE COLLEGES.	
BOYS	GIRLS	BOYS	GIRLS
19	7	15	4

(*b*) One only, viz; Government Intermediate College, Alipur.

POSTS OF LECTURERS LYING VACANT IN HYDERABAD REGION

*13098. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of posts of lecutrers lying vacant in Hyderabad Region alongwith the period for which these posts have been lying vacant ;

(*b*) whether it is a fact that West Pakistan Public Service Commission was asked to advertise the said posts ; if so, the date on which the West Pakistan Public Service Commission was asked to do so, and reasons for delay in advertising the said posts ;

(*c*) in case posts are lying vacant since long, reasons for delay in making appointments against the same ?

---

* *Please see Appendix IV at the end.*

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) The number of posts lying vacant in the Hyderabad Region till the end of May, 1968 was 46. Against this demand, 34 candidates duly approved by the Ad-Hoc Appointment Committee have since been allocated on 11-6-1968 to the Hyderabad Region for appointment on ad-hoc basis ;

(*b*) The posts of lec urers are not advertised by the West Pakistan Public Service Commission on region-wise basis but in a consolidated form once a year. After the posts of lecturers had been advertised by the Commission for the year 1967, a further demand from the Director of Education, Hyderabad Region was received and forwarded to the Commission during the period September, 1967 and March, 1968, in piece-meal form The same was, however, returned for consolidation and further elucidation regarding the actual date of the occurrence of the vacancies and application of the Block System etc. The consolidated demand for the year 1968 will be sent to the Commission in due course.

(*c*) The posts have not been lying vacant since long but the position has been explained as in (*b*) above.

DEAF AND DUMB SCHOOLS IN THE PROVINCE

*13099. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of Deaf and Dumb Schools in the Province in the year, 1960, alongwith their present number and locations thereof ;

(*b*) the number of said schools proposed to be established during the next two years along with their proposed locations and the estimated amount to be spent thereon ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) The requisite information is given below :—

Government Schools in 1960

Government Deaf and Dumb High School, Lahore.

Non-Government Schools in 1960

1. Deaf and Dumb School, Gujranwala.
2. Sir Syed Deaf and Dumb School, Rawalpindi.

3. Deaf and Dumb School, Peshawar.
4. Deaf and Dumb School, Sargodha.
5. Deaf and Dumb School, Multan.
6. Deaf and Dumb School, Quetta.
7. Ida Rieu School for the Deaf, Karachi.

Schools opened after 1960

1. Deaf and Dumb School, Bahawalpur.
2. Deaf and Dumb School, Lyallpur.
3. Khyber School for the Deaf, Peshawar.
4. Deaf and Dumb School, Rawalpindi.
5. Deaf and Dumb School, Hyderabad.
6. Deaf and Dumb School, Sahiwal.
7. Absa School for the Deaf, Karachi.
8. Central School for the Deaf, Gulberg, Lahore.
9. Polytechnic for the Adult Deaf, Gulberg, Lahore.

(*b*) There is no scheme for the opening of such schools on the part of the Government during the next two years.

IMPROVING STANDARD OF GOVERNMENT HIGH SCHOOLS FOR BOYS AT LANDHI NUMBER I, KARACHI

*13120. **Mr. Zain Noorani**: Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the total strength of students in the Government High School for Boys at Landhi Number I, Karachi, alongwith the class-wise break up ;

(*b*) how many students of the above school appeared during 1968 for the Board Examination for 8th standard ;

(*c*) how many from those mentioned in (*b*) above passed the said examination ;

(*d*) in case result of pass students was poor what were the reasons

for this poor result and what steps does the Goverament intend to take to improve the standard of this School ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) 1239.

Class-wise breakup :

VI 249

VII 279

VIII 273

IX 229

X 209

(*b*) 269

(*c*) 114

(*d*) Poor pass percentage can be attributed to the following reasons :

(*i*) This is the only High School in the area and enrolment is thus exceptionally very high ;

(*ii*) Most of the students belong to poor class families and are compelled to seek side jobs to supplement their guardian's meager income in resulting in poor application to their studies ;

(*iii*) The Board's examination was a new experience for most of the students since they are not accustomed to the language used in the setting of papers especially the English Language Paper which was difficult for most of the students.

It is proposed to improve the standard of the School by :—

(*i*) introducing a system of monthly tests ;

(*ii*) keeping parents/guardians informed of the monthly progress of their wards :

(*iii*) The Parent Teachers' Association is striving to improve the school standards by holding periodical parent-teacher meetings and it is being stressed upon parents to see that their wards pay more attention towards their studies.

HIGH SCHOOLS FOR GIRLS IN BAHAWALPUR DIVISION

*13134. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of High Schools for Girls and for Boys (*i*) which were functioning in Bahawalpur Division during the year 1955 alongwith the names of the places where these were situated ;

(*b*) the number of such schools functioning at present ;

(*c*) the number of such schools which were proposed to be opened during the current financial year and how many of them have since been opened ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) 19. List attached at Appendix 'A'.

(*b*) 59.

(*c*) (*i*) 1.

(*ii*) Building grant for this School has been released and the school will start functioning from the next financial year.

APPENDIX 'A'

NAME OF PLACES

Boys—

1. S.D. High School, Bahawalpur.
2. Government Abbasia High School, Bahawalpur.
3. Government High School, Ahmadpur East.
4. Government High School, Uch Sharif.
5. Government High School, Mandi Yazman.
6. Government High School, Khairpur Tamewala.
7. Government High School, Hasilpur.
8. Government High School, Chistian.
9. Government High School, Haroonabad.

10. Government High School, Danra.wala.

11. Government High School, Chak No. 132/6-R.

12. Government High School, Dunga Bunga.

13. Government High School, Fort Abbas.

14. Government High School, Mandi Sadiq.

15. Government High School, Rahimyar Khan.

16. Government High School, Sadiqabad.

17. Government High School, Khanpur.

18. Government High School, Allahabad.

Girls—

1. Government Girls High School, Bahawalpur.

PRIMARY AND SECONDARY SCHOOLS IN BAHAWALPUR DIVISION

*13135. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of primary and secondary Schools which were functioning in Bahawalpur Division during the year 1956 alongwith the present number of such schools ;

(*b*) the number of primary and secondary schools opened by Government (*i*) in the Province and (*ii*) in Bahawalpur Division during each year from 1956 to date ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*)

	1956	At present
Primary Schools	610	1921
Secondary Schools	20	59

(*b*) The requisite information is given in Appendix 'A'.

APPENDIX 'A'

The number of Primary and Secondary Schools opened :

Year	(i) In the Province		(ii) In Bahawalpur Division	
	Primary	Secondary	Primary	Secondary
1956-57	578	22	60	1
1957-58	492	14	50	3
1958-69	312	25	75	6
1959-60	481	23	50	3
1960-61	3200	32	192	6
1961-62	4500	32	294	6
1962-63	3408	37	255	2
1963-64	2646	45	213	3
1964-65	1690	53	146	3
1965-66	—	10	—	—
1966-67	1000	39	99	4
1967-68	1500	18	108	1

COLLEGES FOR GIRLS FUNCTIONING IN BAHAWALPUR DIVISION

*13142. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of Colleges for girls in West Pakistan during the year 1957 ;

(*b*) the number of Colleges, out of those mentioned in (*a*) above as were functioning in Bahawalpur Division ;

(*c*) the number of Girls Colleges opened in the Province in each year since 1962 ;

(*d*) the number of those amongst (*c*) above which were opened in the Bahawalpur Division ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) 18.

(*b*) 21.

(*c*) 1962 ... 1.
1963 ... 3
1964 ... Nil
1965 ... Nil
1966 ... 3
1967 ... 1

(*d*) Nil.

PRIMARY SCHOOLS OPENED IN BAHAWALPUR DIVISION

*13143. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of primary schools in the Province in 1960 ;

(*b*) the number of primary schools opened in the Province in each year from 1960 up-to-date ;

(*c*) the number of those amongst (*b*) above which were opened in Bahawalpur Division ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : The required information is given in the attached statement.

STATEMENN SHOWING THE NUMBER OF PRIMARY SCHOOLS OPENED IN WEST PAKISTAN DURING THE PERIOD FROM 1960-61 TO 1967-68

No. of Primary schools in West Pakistan during 1960.	Number of Primary Schools opened in West Pakistan during 1960-61 to 1967-68.	No. of Primary Schools opened in Bahawalpur Division.
18,223	1960-61 — 3,200	192
	1961-62 — 4,500	294

1962-63	—	3,408	255
1963-64	—	2,646	213
1964-65	—	1,690	146
1965-66	—	Nil (No school was opened due to War Emergency)	Nil
1966-67	—	1,000	99
1967-68	—	1,500	108

APPOINTMENT OF LECTURERS CLASS I

*13190. **Syed Muhammad Murad Shah**: Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the West Pakistan Government has given up the policy of appointing lecturers in class I on the basis of regional quota ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the date on which the said decision was taken and reasons therefor ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Before the West Pakistan Education Service Class I (Collegiate Branch) (Men's & Women's Sections) Rules were promulgated in 1962, appointments to Class-I in the Collegiate Branch were made in the ratio of 50 : 50 between direct recruitment and promotion, subject to the conditions laid down in the S & G.A.D. to letter No. 871-Integ-55/4471, dated the 25th November, 1955. After promulgation of Service Rules, appointments to Class-I service in the Collegiate Branch are made in the ratio of 80 : 20 between promotion on all West Pakistan basis and direct recruitment through the West Pakistan Public Service Commission.

(*b*) The question does not arise.

UPGRADING PRIMARY SCHOOL FOR GIRLS, AKBARPURA

*13235. **Mr. Jalal-ud-Din Khan**: Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a primary school for girls is functioning at Akbarpura, Tehsil Nowshera, District Peshawar ;

(*b*) whether it is a fact that the population of Akbarpura and its adjoining areas is nearly 70 thousands ;

(*c*) whether it is a fact that many girls primary schools are functioning in the surrounding villages of Akbarpura ;

(*d*) whether it is a fact that no middle school for girls is functioning in the vicinity of these schools ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of upgrading the primary school for girls, Akbarpura as a middle school ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) No. A Girls Middle School at Pabbi is functioning at a distance of 5 miles from Akbarpura.

(*e*) The upgradation of Girls Primary School Akbarpura to middle standard will be considered on merit during 1968-69, provided the District Council/Divisional Council concerned recommend it for the purpose.

NATURE OF LIBRARY BOOKS OF GOVERNMENT SCHOOLS IN HYDERABAD DIVISION

•**13236. Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some time ago, a Committee was constituted by Government to enquire into the nature of library books of all the Government Schools in Hyderabad Division ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the Committee has submitted its report ; if so, a copy of the report be placed on the Table of the House ;

(*c*) in case the inquiry reports holds responsible any persons for piling up the said libraries with trash material which resulted in loss to Government, the action taken by Government against them ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) No.

(*b*) In view of (*a*) above question does not arise.

(*c*) In view of (*a*) above question does not arise.

BUILDINGS FOR VARIOUS EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN HYDERABAD

*13242. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that since 1958 grant for the construction of buildings was given twice or thrice to the managements of (*i*) Abbasia Primary School, (*ii*) Abbasia Middle School and (*iii*) Jamia Millia Middle School in Hyderabad ;

(*b*) whether it is a fact that managements of the said Institutions did not construct the requisite buildings ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the action Government intend to take in the matter ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Yes. It is a fact that building grant of Rs. 10,000 each was paid to the Abbasia Primary School, and Jamia Millia Primary School, Hyderabad during the year 1963-64 under the scheme "Upgrading of Primary School to middle standard". Another grant of Rs. 3,000 each was paid to the above schools during the year 1964-65, under the scheme "Improvement of Middle Schools". Abbasia Middle and Primary School is one and the same institution and not separate institution. No other grant before 1963 and after 1965 was paid to the above schools.

(*b*) The management of Jamia Millia Middle School has completed the construction of building as per condition for grant, but the management of Abbasia Middle School has not completed the construction. The matter is being looked into.

(*c*) Suitable action will be taken in case the management fails to comply with the condition of the grant.

ADVANCE INCREMENTS FOR TEACHERS QUALIFYING IN SINDHI

*13245. Mr. Muhammad Umar Qureshi : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that 5 advance increments are granted to such primary school teachers who qualify in Adeeb Fazil, Arabic, Persian and Urdu but on the contrary no such increments are allowed to teachers passing this examination in Sindhi ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to remove this disparity ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Teachers possessing qualifications of S. V. with honours in Sindhi who are at present working in Primary Schools have been allowed 5 advance increments.

(b) Question does not arise.

STUDENTS AWARDED SCHOLARSHIPS FOR RECIEVING INDUSTRIAL EDUCATION

*13246. Mr. Muhammad Umar Qureshi : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(a) the number of students hailing from former Sind area who were awarded scholarships for receiving industrial education during the period from 1960 to 1965 ;

(b) the number of stipends given to the students of Quetta and Kalat Divisions especially of Loralai and Sibi Districts for industrial education during the said years ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (a) Information is being collected from the quarters concerned. When received it will be tabled before the House.

(b) Information is being collected from the quarters concerned. When received it will be tabled before the House.

POLYTECHNIC INSTITUTE IN MARDAN DISTRICT

*13264. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is no Polytechnic Institute in Mardan District ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) In the first phase Government of West Pakistan converted the existing Technical Institutes into Polytechnic Institutes and new institutions were only established either in thickly populated areas or at places which were far-flung areas from the places where the institutions already exist. However, a scheme for establishment of 10 more Polytechnic Institutes in the Planning and Development Department. One of the Polytechnic Institutes out of these ten Polytechnic Institutes is likely to be established at Mardan.

GIRLS COLLEGE, DADU

*13341. **Mr. Mazhar Hussain Ghaloo** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that District Council, Dadu is running a College for girls for the last 2 years ;

(*b*) whether it is a fact that due to shortage of funds with the District Council the said College is not running properly at present ;

(*c*) whether it is a fact that the said District is already backward in respect of female education ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to take over the said College ; if so, when, if not, reasons therefor ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) No. The College is managed by the Collegiate Board, Dadu with D. C. as its President.

(*b*) Government has not received any complaint.

(*c*) No ; not as compared to other Districts in Hyderabad Region.

(*d*) No. Due to financial stringencies.

DEVELOPMENT OF EDUCATION

*13354. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the *per capita* expenditure on primary and secondary education, separately, in each district of the Province ;

(*b*) whether Government intend to take any action to provide free education to the children throughout the Province ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) The required information is given in Annexure 'A'.

(*b*) Primary Education is free throughout the Province and at secondary level in the selected areas. It is not possible to provide free education at secondary and higher levels throughout the Province without special financial allocations and is, therefore, not being considered at this stage.

ANNEXURE 'A'

Name of the District	Per capita cost or Exp. per student at primary level. Rs.	Per capita cost or Exp. per student at Secondary level. Rs.
1. Lahore	55.40	67.60
2. Sheikhupura	46.80	88.20
3. Gujranwala	49.10	62.70
4. Sialkot	54.80	89.00
5. Multan	55.70	74.10
6. Sahiwal	72.00	71.60

7.	D.G. Khan	66.80	145.20
8.	Muzaffargarh	67.80	114.80
9.	Bahawalpur	67.80	123.70
10.	Bahawalnagar	57.90	162.50
11.	Rahimyarkhan	54.30	108.10
12.	Rawalpindi	37.32	126.04
13.	Campbellpur	55.55	102.99
14.	Jhelum	36.64	106.99
15.	Gujrat	31.63	73.42
16.	Sargodha	45.78	115.92
17.	Lyallpur	48.54	126.32
18.	Mianwali	63.11	104.11
19.	Jhang	60.46	104.36
20.	Hazara	40.00	114.00
21.	Mardan	33.00	103.00
22.	Peshawar	44.00	122.00
23.	Kohat	37.00	113.00
24.	Bannu	72.00	162.00
25.	D.I. Khan	57.00	163.00
26.	Thatta	41.80	210.00
27.	Hyderabad	37.00	166.70
28.	Tharparkar	48.80	147.10
29.	Sanghar	45.10	197.30
30.	Dadu	42.60	168.40
31.	Nawabshah	49.30	171.40
32.	Larkana	53.90	153.02
33.	Jacobabad	52.70	182.20
34.	Khairpur	45.60	192.20
35.	Sukkur	46.50	136.90
36.	Quetta/Pishin	86.36	172.50

37.	Sibi	83.27	253.88
38.	Loralai	87.82	420.03
39.	Zhob	60.71	329.00
40.	Chagbai	75.76	Not available.
41.	Kalat	125.12	282.19
42.	Kachhi	125.12	282.19
43.	Kharan	125.12	282.19
44.	Makran	83.56	158.07
45	Karachi	67.50	147.11
46.	Lasbela	122.09	119.00

NOTE : Since statistical information is not normally compiled on these lines, and has been collected specially for replying the question, it should be treated as "tentative" in the sense that it has not been subjected to normal scrutiny. Should such scrutiny reveal any errors of calculations, the same will be intimated to the House.

PUNJABI AS MEDIUM OF INSTRUCTION IN SCHOOLS IN FORMER PUNJAB

*13363. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister of Education be pleased to state whether it is a fact that Government have agreed in principle to adopt mother tongues of the pupils as the medium of instruction in the schools ; if so, reasons for not adopting Punjabi which is the mother tongue of students of former Punjab as the medium of instruction in the schools in the former Punjab area ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : No.

GRANT-IN-AID TO UNIVERSITIES OF HYDERABAD, PUNJAB AND PESHAWAR

*13366. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that for the establishment of Social Works Department and Social Welfare Research Centres to carry out

research on social problems of primary importance in the Province certain funds were provided as grant-in-aid to the Universities of Hyderabad, Punjab and Peshawar in 1966-67 and 1967-68 ; if so, the actual amount provided to each University and the amount spent therefrom each year ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : No. Not by the Education Department.

MINISTERIAL STAFF OF DISTRICT COUNCILS

*13367. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the ministerial staff of the District Councils attached to the offices of District Inspectors of Schools, was amalgamated with the staff of the Education Department on the eve of provincialisation of primary education in July 1962 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the option of the said staff was not obtained in the matter ;

(*c*) whether service rights of the said staff were protected to the extent that their conditions of service should not be altered to their dis-advantage ;

(*d*) whether the entire service rendered by such officials in the District Council will be counted for the purpose of seniority and pension ; if not, reasons therefor ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) No. The Ministerial Staff of the District Councils transferred to Government as a result of the Provincialization of Primary Education in July, 1962, has not so far been amalgamated with the staff of the Education Department.

(*b*) Since the entire staff of the District Councils employed for the purposes of Primary Education was transferred to Government, en-block, the question of obtaining any option by the Government from the said staff did not arise.

(*c*) According to Section 6(*b*) of the West Pakistan Primary Education Ordinance, 1962, all teachers and other staff employed by a local council in connection with the Primary education were transferred to Government

on such terms and conditions including the terms regarding pay, pension and contribution to Provident Fund, as the Government may determine, shall not be less favourable than the terms and conditions on which such persons were employed by the local council.

(*d*) There is no law or commitment by Government that pension would be allowed to this staff for the period they did not serve Government or that they would be allowed seniority vis-a-vis those persons who were already in service.

UPGRADATION OF MIDDLE SCHOOLS, SHER KARA

*13418. **Mr. Jalal-ud-Din Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is no high school in Sher Kara, Urmour Payan and Jalo Zai area of Nowshera Tehsil ;

(*b*) whether it is a fact that presently three middle schools for boys are functioning in the said area ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to raise the status of Middle School, Sher Kara to that of a High School ; if so, when if not, reasons therefor ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) It will be considered on merit subject to the availability of funds and comparative urgency of the area.

GOVERNMENT COLLEGE FOR BOYS, CAMPBELLPUR

*13452. **Malik Muhammad Aslam Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) when the Government College for boys was opened in Campbellpur ;

(*b*) whether it is a fact that since the opening of the said College, no extension has been carried out to its buildings ; if so, reasons therefor ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan): (*a*) 1st May, 1924

(*b*) No .....Extension to the College building has been made from time to time.

POSTS OF LECTURERS IN JUNIOR CLASS I IN GOVERNMENT DEGREE COLLEGE, CAMPBELLPUR

*13453. **Malik Muhammad Aslam Khan** : Will the Minister for Education be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that two posts of Lecturers in Junior Class I in Government Degree College, Campbellpur are lying vacant since long ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for not filling up the said posts ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) The posts in question are included in the list referred to the West Pakistan Public Service Commission for approval. The elaborate details called for by the Commission are being collected. The posts will be filled in as soon as Commission's approval is received.

DEGREE COLLEGE FOR LYARI AREA

*13548. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is no Degree College in Lyari Area of Karachi the population of which is about half a million ; if so, reasons for which no College has been provided there ;

(*b*) the number of high schools which were proposed to be opened in Lyari Quarters during the Third Five Year Plan and the number of schools out of them which have been opened ?

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : (*a*) No.

(*b*) Not yet determined, as the location is decided after the provision of funds.

So far one High School has been opened in Lyari-Area.

THE WEST PAKISTAN GENERAL BUDGET FOR THE YEAR 1968-69.

VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS FOR NEW EXPENDITURE.

Mr. Speaker : We will now take up Orders of the Day *i.e.*, Demands for Grants for New Expenditure. The Minister for Finance.

Minister for Finance : I beg to move—

> That a sum not exceeding Rs. 2, 57, 890 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Agriculture.

Mr. Speaker : Demand moved is—

> That a sum not exceeding Rs. 2,57,890 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969, in respect of Agriculture.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed.

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Before Malik Muhammad Akhtar makes his speech I have a submission to make to the Leader of the Opposition as well as to you Sir. Sir, would you be able to arrange some time for us also because yesterday we experienced that the time left at our disposal was hardly sufficient to meet the criticism that was levelled against us. It will be fair to the Opposition as well as to us that we should also be given an opportunity so that we are able to meet the criticism which would be made by the Members of the other side against this Demand.

Mr. Speaker : How many speeches will be made from the Government side ?

Minister for Agriculture : How many speeches are going to be made on their side?

Mr. Speaker : They are—

(1) Malik Muhammad Akhtar.

(2) Major Muhammad Aslam Jan.

(3) Mr. Hamza.

(4) Khawaja Muhammad Safdar.

I don,t know how many more would like to speak on this Demand.

خواجہ محمد صفدر۔ جناب والا ۔ میری گذارش یہ ہے کہ اس ڈیمانڈ میں ۹ آئٹم ہیں ۔ جن میں سیب نرسری اور سورج مکھی کی کاشت وغیرہ چیزیں شامل ہیں ۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ میں ان کے متعلق کچھ کہہ ہی نہیں سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک اختر صاحب تو ضرور کہیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ رولز کے اندر رہتے ہوئے تو اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔

Mr. Speaker : We shall have to observe the rules.

حاجی صاحب کی کٹ موشن تو ہے ہی نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر ان کے لئے تھوڑا سا وقت نکل سکے تو وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Let us proceed.

Malik Akhtar may please move his Cut Motion.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That the total of Rs. 25,57,890 on account of 40—Agriculture—Total New Expenditure (Recurring and Non-Recurring) be reduced by Rs. 100.

Mr. Speaker : Demand under consideration, motion moved is :

That the total of Rs. 25,57,890 on account of 40—Agriculture—Total New Expenditure (Recurring and Non-Recurring) be reduced by Rs. 100.

Minister for Finance : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب صدر ۔ میں یقیناً اس چیز سے آشنا ہوں کہ آج کی ڈیمانڈ پر بولنے کے لئے دماغ ۔ عقل اور محنت کی

ضرورت ہے ۔ میں اپنے محدود علم کے مطابق کوشش کروں گا کہ یہ ڈیمانڈ زیادہ سے زیادہ discuss ہو سکے ۔ اس ڈیمانڈ کے بہت سے حصہ جات ہیں ۔ لیکن سب سے اول new expenditure کے صفحہ ۳۳۹ پر ایک رقم ہے جو اس heading کے تحت دی گئی ہے :-

"Research on Cultivation of Wheat under dry farming (conditions in Peshawar Region—Rs. 62,190 (Rs. 60,690 (recurring) and Rs 1,500 (Non-recurring)."

اس ڈیمانڈ کی تفصیل دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے ایک explan-atory نوٹ دیا گیا ہے :-

"In Peshawar Region, 2/3rd of the total acreage under wheat is barani. Very little research work has been done to develop wheat varieties for barani areas. Accordingly, extensive breeding and testing programme is necessary to evolve the desired types. The staff as shown in the schedule is proposed to be provided for the purpose."

جناب والا ۔ مقصد یہ ہے کہ پشاور کے بارانی علاقہ جات میں جو کہ کل قابل کاشت رقبہ کا ۲/۳ حصہ ہیں وہاں کس طور پر ریسرچ کی جائے ۔ یہ وہی ریسرچ ورک ہے جس کے لئے گراں قدر رقومات دی گئی ہیں ۔ یعنی ۶۲۱۹۰ ہزار روپے کی رقم اس ریسرچ ورک کے لئے مختص کی ہے ۔ مجھے اس سلسلہ میں یہ گذارش کرنا ہے کہ جس مقصد کے لئے یہ رقم مخصوص کی گئی ہے وہ مقصد حاصل کرنے سے ہم قاصر ہیں ۔ اگر آپ غور فرمائیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت ہم نے دنیا کی ریسرچ سے فائدہ اٹھایا ہے ۔ گذشتہ چند سالوں کے دوران ترقی پذیر ممالک میں سے میکسیکو نے بھی حیرت انگیز ترقی کی ہے ۔ ہم نے میکسیکو کی گندم کی اقسام کو

کاشت کیا ۔ میں دوبارہ اس ہاؤس کو یاد دلاتا ہوں کہ ہم گندم کی ریسرچ پر بول رہے ہیں اور میرا موضوع بھی گندم کی ریسرچ پر ہی رہے گا ۔ یہ موضوع مشکل ضرور تھا ۔ لیکن یہ ڈھونڈنے والے کو نئی دنیا مل جانے والی بات ہے ۔ میں اسکے متعلق کچھ لٹریچر حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہوں ۔ میکسیکو کا بیج جو ہم نے حاصل کیا ہے اس کی بھی ذرا سی تاریخ تھی ۔ جنگ عظیم کے بعد جاپان کے سخت جان چھوٹے سے تنے کو بعض لوگ میکسیکو میں لے گئے ۔ ۔ ۔ ۔ ہماری حکومت نے جو اس سال ۲۰ لاکھ ٹن bumper crops کا اضافہ کیا ہے ۔ جیسا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں negligence ہوئی ہے کہ ہم نے اس ریسرچ سے late فائدہ اٹھایا ہے ۔ اس کے بعد میں نے یہ عرض کرنا ہے کہ کینیڈا سے زرعی ماہر جن کا نام ولیم شانڈر ہے انہوں نے بھی آج سے کچھ عرصہ پہلے اس کی ریسرچ کی ۔ وہ سکاٹ لینڈ کا باشندہ تھا ۔ گلاسکو کی بندرگاہ پر جب وہ گھوم رہا تھا تو اس نے پولینڈ کے جہاز سے اترتے ہوئے گندم کے سٹاک میں سے ایک تھیلی بھر لی اور کینیڈا میں Mr. Five کو بطور تحفہ دی ۔ Mr. Five نے اس کی کاشت کی اور جو اس سے بیج حاصل ہوا وہ اس علاقہ میں نہایت ہی اعلیٰ قسم کی گندم کی افزائش کا باعث بنا ۔ اس کے بعد اسی ولیم شانڈر کو ایک اور مذہبی مشنری نے سرخ کلکتہ نامی قسم کی گندم بھیجی ۔ جو ہمالیہ میں کاشت ہوتی تھی ۔ اس کو بھی Mr. Five نے کینیڈا میں کاشت کیا ۔

Minister of Finance : I must take my hat off ; there is no speech and yet the Member is speaking.

Malik Muhammad Akhtar : It is regarding research.

Minister of Finance : It is research through research.

Malik Muhammad Akhtar : Let them appoint me a Research Officer then.

جناب صدر ۔ Mr. Five نے سرخ گندم کو جو سکاٹ لینڈ کے ایک باشندہ نے گلاسکو سے دی تھی اس کو بویا اور اس سے بڑے اچھے نتائج حاصل ہوئے ۔

جناب والا ۔ امریکہ میں بھی ایسی خشک سالی ہوئی ۔ جیسی گذشتہ سال ہمارے ہاں خشک سالی ہوئی ۔ جس کی وجہ سے ہمیں ۱۵ لاکھ ٹن گندم اور دس لاکھ ٹن کپاس امپورٹ کرنی پڑی تھی ۔ اس وقت جو ریسرچ کی گئی تھی وہ ۳۰ یا ۴۰ سال قبل کا واقعہ ہے ۔ مغربی امریکہ میں بھی خشک سالی کی وجہ سے ریسرچ کی گئی اور یہ پایا گیا کہ چند ایسے کھیت ہیں (جیسے مغربی پاکستان میں بھی ہیں) جہاں فصل مری پھری ہے ۔ محکمہ زراعت کے ایک نائب مسٹر مارک کارلٹسن نے ان کھیتوں کے بارے میں بڑی جستجو کی ہے ۔ یہ ظاہر ہوا کہ کچھ بیج ایسے لوگوں نے بویا تھا جو روس سے آ کر امریکہ میں آباد ہوئے تھے ۔ اور وہ گندم کا بیج اپنے آبائی ملک روس سے اپنے ساتھ لائے تھے ۔ مسٹر مارک کارلٹسن گندم کی اقسام کو حاصل کرنے کے لئے روس پہنچا .....

مسٹر سپیکر ۔ اس ہسٹری کی relevancy کیا ہے ؟

Malik Muhammad Akhtar : We are researching Sir and I am telling them how to research.

Mr. Speaker : We are not researching ; we are discussing something which is to be spent for research.

Malik Muhammad Akhtar : Let them be enlightened so that they make sure progress.

میں اس ریسرچ کے موضوع کو ختم کرنے لگا ہوں ۔ میں اس وقت جناب قائد ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ

''ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں''

گندم کے اوپر کافی باتیں ہوئی ہیں لیکن میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ گندم کی دنیا میں ۱۵ ہزار اقسام ہیں ۔ انہوں نے یہ select کرنی ہے کہ پشاور کے بارانی علاقہ میں آب و ہوا کے لحاظ سے کون سی موزوں اقسام ہوں گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگرچہ ہمیں یہ اختیار نہیں ہے کہ ہم expenditure کو بڑھا سکیں ۔ لیکن ہم تنقید ضرور کر سکتے ہیں ۔ یہ تمام کا تمام مسئلہ گندم کی ریسرچ کے لئے ہے ۔ inadequate پرووِیژن کرنی میں سمجھتا ہوں واجب نہیں ہے اور اس سے جو مقاصد حاصل کرنے کی توقع ہے وہ حاصل نہیں ہو سکیں گے ۔ میں یہاں پر صرف ایک اور جملہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گندم کی کہانی تہذیب کے ارتقاء کی کہانی ہے ۔ یہ گندم ہی ہے کہ جس نے انسان کے ذہن میں ذاتی ملکیت کا تصور پیدا کیا ستاروں کے علم کی ابتداء بھی گندم کی وجہ سے ہوئی ۔

مسٹر حمزہ ۔ اور حضرت آدم کو بھی اس گندم نے جنت سے نکلوایا ۔

Mr. Speaker : He is coming to that.

Minister of Finance : He must come to that.

ملک محمد اختر ۔ بہر حال حمزہ صاحب نے یہ کہہ دیا ہے کہ گندم آج کل دنیا میں ستر فی صد لوگ استعمال کر رہے ہیں اور پرانی تہذیبوں یعنی موہنجودارو اور بابل کی تہذیبوں کا دار و مدار بھی گندم ہی پر تھا اور چین میں بھی ۲۷۰۰ قبل مسیح میں اس کی کاشت ہوا کرتی تھی ۔

سوئٹزر لینڈ اور ہنگری کے باشندے پتھر اور دھات کے زمانے میں بھی گندم استعمال کیا کرتے تھے ۔ اس لئے ۱۹۶۸ء میں بھی گندم استعمال کیا کرتے تھے ۔ اس لئے ۱۹۶۸ء میں پاکستان کا اس کی ریسرچ کے متعلق سوچنا میری دانست میں ایسا ہے کہ ترقی تو آگے نکل گئی ہے اور ہم پیچھے رہ گئے ہیں یا یوں کہیئے کہ ترقی پیچھے رہ گئی ہے اور ہم آگے نکل گئے ہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ جناب والا ۔ آپ نے اس فقرے کی اجازت دے کر مجھے موقع بہم پہنچایا ہے کہ میں ترقی کے معاملات پر کچھ روشنی ڈال سکوں ۔

ملک محمد اختر ۔ ٹھیک ہے ۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اس پر بحث ہو جائے ۔ لیکن آپ مجھے chain تو نہ کریں ۔ میں قائد ایوان کے ارشاد گرامی اور ان کے اخباری بیانات اس ایوان میں عرض کئے دیتا ہوں ۔ ان کو امسال یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ ہمارے ہاں bumper crop ہوئی ہے ۔ جس کے لئے میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں ۔ انہوں نے گذشتہ سال کی خشک سال کی کمی کو امسال بڑی مستعدی ، اہلیت اور قابلیت سے پورا کیا ہے ۔ لیکن کیا جو متوقع نتائج تھے ۔ ہم نے وہ حاصل کر لئے ہیں ۔ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ پاکستان میں گذشتہ سال ۱۵ لاکھ ٹن اناج اور دس لاکھ ٹن کھاد جس کی قیمت ایک ارب روپے ہوتی ہے درآمد کی گئی ۔

Mr. Speaker : That has got nothing to do with the research or any other item. I do not want the Member to discuss it.

ملک محمد اختر - بہر حال مجھے ختم کرنے دیجئے - انہوں نے پچھلی بار ایک ارب روپے کا زر مبادلہ ضائع کیا ہے - اس کے بعد مغربی پاکستان کے وزیر خوراک ملک خدا بخش بچہ صاحب اسی طرح بیانات دے رہے تھے جس طرح کہ آج کل دے رہے ہیں - انہوں نے زرعی اصلاحات کمیشن کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم گندم کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے چھوٹے کاشت کاروں کو زمین دیں گے - آپ کو اور قائد ایوان کو بھی یاد ہوگا کہ زرعی اصلاحات پر عمل درآمد کرنے کے اختتام پر ضلع پشاور سے کم و بیش ستائیس ہزار ایکڑ اراضی حاصل کی گئی تھی - جب ۱۹۶۵ء میں Repealing Ordinance آیا جسے مائنڈ Land Utilization Ordinance کا نام دیا گیا تھا - یعنی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پشاور کے علاقے کو کس طرح فراموش کیا ہے اور آج یہ ریسرچ کر رہے ہیں - ۱۹۶۵ء میں ستائیس ہزار ایکڑ اراضی قابل کاشت موجود تھی - جسے گندم کی کاشت اور اس ریسرچ کے لئے استعمال کیا جا سکتا تھا - لیکن اس کو استعمال نہیں کیا گیا - قائد ایوان نے گذشتہ سال بلا شبہ فرمایا تھا کہ غلام محمد بیراج اور گدو بیراج کے علاقوں میں ہم چھوٹے چھوٹے کاشت کاروں کو اراضی دیں گے - لیکن انہوں نے ہزاروں بلکہ لاکھوں کاشت کاروں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی بجائے بڑے لوگوں اور ریٹائرڈ افسروں کو زمینیں دے کر غریب مزدوروں کو روزگار سے محروم کر دیا -

مسٹر سپیکر - کیا یہ زمینیں پشاور زیجن میں دی گئی ہیں ؟

ملک محمد اختر ۔ میں اس کے متعلق بھی عرض کروں گا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ڈیرہ اسماعیل خان اور دوسرے اضلاع میں اب بھی لاکھوں ایکڑ سرکاری اراضی موجود ہے اور وہ کاشت کاروں اور آباد کاروں کے لئے چشم براہ ہے ۔ تو جہاں یہ ریسرچ پر اتنی رقم خرچ کر رہے ہیں وہاں لازمی ہے کہ ان اراضی کے لئے بھی آبپاشی کا انتظام کرنے پر رقم خرچ کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن آبپاشی کا انتظام تو محکمہ زراعت کی ذمہ داری نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حالات ہیں جن کے تحت انہوں نے یہ وقوم خرچ کرنی ہیں ۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ محض اونٹ کے منہ میں زیرہ دینے والی بات ہے ۔ انہوں نے ریسرچ کے لئے کچھ provision کرنے کے بعد پشاور ڈویژن اور پشاور زیجن کے دو تہائی حصہ اراضی کو ویسے ہی چھوڑ دیا ہے ۔ محض ریسرچ کرنے سے تو یہ گندم کی درآمد بند نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس کے ذریعے اس علاقے کو خوش حال بنایا جا سکتا ہے ۔ اس کا بہتر طریقہ یہی ہے کہ اس کو چھوٹی چھوٹی holdings میں تقسیم کرکے ڈیرہ اسماعیل خان اور دوسرے علاقوں میں جو لاکھوں ایکڑ سرکاری زمین موجود ہے وہ ہزاروں آباد کاروں میں بانٹ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بھی محکمہ زراعت کی ذمہ داری نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر - بہر حال میں اس item کو چھوڑتا ہوں اور صفحہ نمبر ۵۹ پر جو item دی گئی ہے اس کے متعلق عرض کروں گا - اس میں یہ قرار دیا گیا ہے -

Research on sugar beat seed production in Peshawar Region-Rs. 67,740/—

2,000/-Non-recurring

65,740/-Recurring.

In the explanatory memorandum it is stated that the production of sugar beat seed is very essential for the development of sugar industry.

یہ شوگر انڈسٹری کے الفاظ معنی خیز ہیں اور اس سے میں یہ اخذ کرتا ہوں - اور اگر میں یہاں پر شوگر انڈسٹری کو touch کروں :-

"The production of sugar beat seed is very essential for the development of the sugar industry. In order to conduct research to produce the desired seed it is proposed to create the post as shown in the schedule."

جناب والا - اب یہ ستر سٹھ ہزار روپے کی گرانقدر رقم کے ذریعے سے پشاور ریجن میں جو سٹاف کا اضافہ کیا جا رہا ہے اور یہ شوگر انڈسٹری کو ترقی دینے کے لئے کرنا چاہتے ہیں - تو مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں کہ ہماری حکومت کس طرح ایک طرف تو اس صنعت کو نقصان پہنچا رہی ہے اور دوسری طرف اس کی ترقی کے لئے یہ نام نہاد رقومات رکھی جا رہی ہیں - شوگر کے متعلق اس ایوان میں بہت کچھ کہا گیا ہے لیکن مجھے اس بحث میں حصہ لینے کا موقع ہی نہیں ملا - اس لئے میں اپنے ریکارڈ میں سے صرف چند ایک سطور عرض کر دینا چاہتا ہوں - Economic Coordination Committee جو کہ ہمارے مرکزی وزراء پر مشتمل تھی انہوں نے ۱۶ فروری ۱۹۶۸ء کو یہ فیصلہ کیا کہ مارکیٹ میں چینی کی

سپلائی زیادہ کردی جائے تاکہ اس کی قیمت گر جائے ۔ چنانچہ انہوں نے مشرقی پاکستان سے بیس ہزار ٹن چینی منگوانے کی کوشش کی ۔ میرے پاس دستاویزات ہیں جو کہ ۲۴ جون ۱۹۶۸ء کی ہیں یعنی جو کہ اس سلسلے میں latest ہیں ۔ تو اس کے مطابق اس بیس ہزار ٹن میں سے چار ہزار ٹن پہنچ چکی ہے ۔ اسی طرح انہوں نے مغربی پاکستان کے لئے مزید دس ہزار ٹن چینی خریدنے کا فیصلہ کیا اور کمیٹی نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان اس سلسلے میں فوری اقدام کرے ۔ تاکہ وہ ۲۰ ہزار ٹن مزید شوگر امپورٹ کرے اور جناب والا ۔ اس کے لئے ٹینڈر call کئے گئے ۔ اور سویٹ یونین کو دس ہزار ٹن کا ٹینڈر اور ایک برٹش فرم کو ٹینڈر دیا گیا ۔ اور ۲۲ جون کو ۸۸۰۰ ٹن شوگر پہنچ گئی یعنی یہ اندازہ لگائیں کہ ۲۰ ہزار ٹن شوگر جو ہم نے مشرقی پاکستان سے اس رپورٹ کے مطابق حاصل کرنی تھی ۔ اس میں سے ہمیں چار ہزار ٹن شوگر حاصل ہوئی ۔ اور دس ہزار ٹن جو ہم نے سویٹ یونین اور برطانیہ سے حاصل کرنی تھی ۔ اس رپورٹ کے مطابق ۲۲ جون تک وہاں سے آٹھ ہزار آٹھ سو ٹن شوگر ہمیں موصول ہوئی ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ ۶۰ ہزار ٹن شوگر مل اونر سے سال رواں میں ۵۶ روپے per maund کے حساب سے حاصل کی جائے ۔ جب کہ ان کی ex-factory price جو تھی ۔ وہ ۶۴ روپے per maund تھی ۔ جناب والا ۔ میں شوگر فیکٹری کے مالکان کے نمائندے کی حیثیت سے بات نہیں کر رہا ہوں ان کی غیر متوازن شوگر پالیسی جس کے متعلق انہوں نے بڑے دعوے

کئے ہیں اور بڑی بڑی اچھی تقریریں ہوئی ہیں - بڑے بڑے انٹرنیشنل اقتصادیات کے ماہرین کی باتیں ہوئی ہیں - لیکن میرے جو facts ہیں یہ میں document ان کو پیش کردوں گا - یہ اس کی تردید کریں - جناب والا - نمبر ۱ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں - کہ ۲۰ ہزار ٹن شوگر انہوں نے ایسٹ پاکستان سے درآمد کی اس کے بعد سویٹ یونین اور برطانیہ کو ۱۰ ہزار کے ٹینڈر دیئے اور پھر دوسری بات جو ہے - اس امپورٹ کے علاوہ وہ یہ ہوئی - کہ پروونشل گورنمنٹ نے ۶۰ ہزار ٹن مل اونرز سے شوگر ۵۶ روپے فی من کے حساب سے اٹھانے کا فیصلہ کیا - جب کہ ان کی ex-factory price ۶۴ روپے per maund تھی - اس پر مل اونر مان گئے - کیوں کہ ان کو منوانے کا یہی طریقہ تھا کہ وہ imported شوگر سے سمجھتے تھے کہ ان کے سٹاک stagnate نہ ہو کر رہ جائیں اب جناب والا حکومت نے جو غلط اقدامات کئے ہیں ان کے متعلق عرض کروں گا کہ صوبائی گورنمنٹ نے وعدہ کیا ہوا تھا کہ وہ ایک لاکھ دس ہزار ٹن شوگر ۱۹۶۵-۶۶ء میں اٹھائیں گے ۵۱ روپے per maund کے حساب سے انہوں نے صرف - - -

Mr. Speaker : The Member is now discussing the entire sugar policy of the Provincial Government.

Malik Muhammad Akhtar : Because it has been discussed. The reason is that they want to develop the sugar industry.

Mr. Speaker : Because the words 'sugar industry' are there? Mr. Hamza supports the Member on the ground that the words 'sugar industry' are there, that is why he is discussing it.

Malik Muhammad Akhtar : That is the only reason.

Mr. Speaker : If that is the only reason, then I am afraid, the Member is not relevant.

Malik Muhammad Akhtar : Then, Sir, let me say one or two things.

تو جناب والا ۔ اس طرح سے ایک لاکھ ۱۰ ہزار ٹن کی بجائے انہوں نے ۱۹۶۵-۶۶ء میں ۵۶ ہزار ٹن صرف فیکٹریوں سے شوگر اٹھائی ہے ۔ اور جناب والا ۔ شوگر اونرز کو ۵۴ ہزار ٹن شوگر اپنی ٹھکانے لگانی پڑی ۔ جو انہوں نے ۶ روپے فی من کے حساب سے کم از کم گھاٹا کھایا اس طرح سے ایک آدھ بات اور ہے ۔ وہ عرض کر لینے دیں ۔ ایک اور حکومت نے زیادتی کی ۔ صرف حکومت کی دو تین کوتاہیوں کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ نمبر ۱ انہوں نے یہ کہا کہ ۱۹۶۵-۶۶ء میں کم rates پر شوگر اٹھائی ۔ اور صرف چینی کا ۵۰ فیصد شوگر اٹھایا ۔ اور جب ان پر ٹیکس لگایا گیا وہ جناب ۶۰۷۳ فی من کی بجائے ۱۷۰۰۲ یعنی ان کی production کی بجائے maximum production پر ٹیکس لگایا گیا ۔

جناب والا ۔ میں بڑی تیزی سے ختم کرتا ہوں ۔

I am grateful to you.

اس کے بعد حکومت کی تیسری کوتاہی یہ تھی کہ ان کے انسپکٹرز نے راشن ڈپو ھولڈروں کے ساتھ مل کر شوگر کی بلیک کی ۔ اور جناب والا کم از کم ۲۰ انسپکٹرز صرف کراچی میں arrest ہوئے ۔ اور حکومت نے ایک پریس نوٹ کے ذریعے سے ان کے خلاف جو کارروائی سے عوام کو مطلع کیا تھا ۔

جناب والا ۔ صرف دو الفاظ اور کہہ لینے دیجئے ۔ اس طرح سے جناب والا ۔ ان کی غلط پالیسیوں سے شوگر کی ۶۰ روپے من کی جو قیمت تھی ۔ وہ جناب والا ۔ ۷۰ روپے من پر جا پہنچی ۔ بلکہ ۱۲۰ روپے پر بھی چلد

دن رهی ۔ اب جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاهتا هوں ۔ که یه جو stocks ہیں ۔ جناب والا ۔ اس وقت شوگر کی موجوده prices جو ہیں وہ اس وقت بھی ۸۰ اور ۸۲ روپے فی من ہیں ۔ اجازت دیں تو یه بات بھی کہه دوں که مختلف اضلاع میں مختلف prices ہیں ۔ اس document کے مطابق cartle prices جو ۸۰ روپے تھے ۔ جون ۱۶ کو وہ جناب والا ۔ ۱۲۰ روپے تھے ۔ اس کے بعد جب انہوں نے اعلان کیا که امپورٹ کریں گے ۔ تو شوگر ۸۰ روپے آئی اور ۸۰ کے بعد جناب والا ۔ ۱۸ جون کو وہ ۸۶ روپے پر چل گئی ۔ اور اس کے بعد ۸۶ سے پھر ۸۲ پر آئی ۔ اور ۲۰ جون کو جناب والا ۔ وہ ۷۹ روپے پر چلی گئی ۔ اور جون ۲۱ کو پھر ۸۳ روپے پر چلی گئی ۔ اب جناب والا ۔ میں اس سے زیادہ بات نہیں کرنا چاهتا ۔ صرف اس کو wind up کرنا چاهتا هوں که شوگر کی ڈیلوپلپمنٹ کے سلسلے میں حکومت کی پالیسی غیر متوازن ہے ۔ اور گذشته تین چار سال سے گرانی کا باعث هوئی ہے ۔ جناب والا ۔ مجھے سب سے بڑا دکھ یه ہے ۔ میں هرگز شوگر کے مل اونرز کے کیس کو plead کرنے کے لئے یہاں پر کھڑا نہیں هوا هوں ۔ میں صرف عوام کو جس گرانی سے دو چار هونا پڑا ہے ۔ اس کے متعلق حکومت پر الزامات لگاتا هوں که نمبر ۱ انہوں نے گذشته سال ایک لاکھ دس هزار ٹن کی بجائے محض شوگر ۵۰ سے ۵۶ ٹن خرید کر شوگر فیکٹریوں کو مجبور کر دیا ۔ که وہ اپنی production کو کم کریں ۔ یه ان کو competition میں لا کر prices کو نیچے لے جا سکتے تھے ۔ نمبر ۲ ۔ انہوں نے ایکسائز ڈیوٹی maximum ریٹ پر لگائی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : That was not done by the Provincial Government.

ملک محمد اختر - ایکسائز ڈیوٹی کا اثر "Consumer" ultimately پر پڑا - جناب والا - اس چیز کو بھی چھوڑتے ہوئے اب انہوں نے یہ کیا کہ شوگر انڈسٹری کو kill کرنے کے لئے انہوں نے ٹینڈر انٹرنیشنل مارکیٹ سے حاصل کئے - اور ایسٹ پاکستان سے شوگر کو امپورٹ کیا - میں بہر حال ان کے بیان کی تردید تو نہیں کر سکتا لیکن بچہ صاحب سے گذارش کرتا ہوں - کہ کیا وہ اس حقیقت سے انکار کریں گے - کہ محض آمدنی کے لئے شوگر کی prices نیچے آئیں جیسا کہ میں نے تاریخ وار prices کو لیا ہے - اور اس کے بعد prices پھر بڑھ گئیں -

جناب والا - اس میں جو provision کی گئی ہے - Improvement of Barley in Hyderabad and Khair pur Divisions کے لئے ہے صفحہ ۳۵۳ پر ملاحظہ فرمائیں - انہوں نے ۲۱۳۰ روپیہ کے اخراجات کی provision کی ہے - اس کی وجوہات یوں بیان کی گئی ہیں :-

> "No research work has been conducted so far on the improvement of barley in this region. The varieties under cultivation are generally inferior and the yield is low. It is, therefore, necessary that a research sub-section should be opened at the Agricultural Research Institute, Tandojam which should handle the work of evolution of high yielding, early maturing, disease and pest resistant varieties of barley suitable for growing in saline soils as well as in rice tract of this region. It is accordingly proposed to create the posts as shown in the schedule"

اب جناب والا - آپ یہ دیکھیں - میں ایک حوالہ دوں گا - جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ بارلے کے مسئلہ میں کس قدر کوتاہی کی گئی ہے - میری

مراد ہے کہ یہ جو بارلے کے متعلق ۱۹۶۷ء میں research کرنے کے لئے ہیں اس کے لئے ایک حوالہ دوں گا :۔

"Barley is a most ancient food-grain and was used for making bread before the discovery of wheat in certain parts of the country. It is mainly grown in the Western Wing and covers about 1½ million acres and the production is 1,28,000 tons."

جناب والا ۔ آپ یہ اندازہ فرمائیں کہ یہاں بڑی بڑی تقریریں کرنے کا موقع ہوتا ہے لیکن جب ایسی demands ہوں تو یہ ہمارا فرض منصبی ہے کہ ہم دیکھیں کہ انہوں نے کس طرح justify کیا ہے ۔

سارے ملک میں بارلے کی production ۱۲۸۰۰۰ ٹن ہے یہ ایسا food stuff ہے کہ اس کی کہانی گندم کی کہانی کی طرح دنیا کی تہذیبی ارتقاء کے ساتھ ملتی ہے ۔ دنیا میں سب سے پہلے یہ main fodder تھا اب آپ اپنے ملک میں ۱۲۸۰۰۰ ٹن produce کر رہے ہیں ۔ یہ درست ہے کہ جناب ملک خدا بخش صاحب آج پھولے نہیں سماتے ۔ اب ان کے قدم زمین پر نہیں جمتے ۔ گندم حاصل کرلی تو ایسے ہے کہ سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر میں پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کی development پوری ہو چکی ہے ۔ یہ تو انتہائی بے حسی ہے انتہائی زیادتی ہے یہ اس دنیا کے غریب ترین ملک کے غریب عوام کے ساتھ زیادتی ہے ۔ یہاں روزانہ خوراک کا حصہ بارلے ہے جس کی مغربی پاکستان میں ۱۲۸۰۰۰ ٹن production ہے ۔ اس کے لئے جو ۲۱۳۲۰ روپیہ کی رقم مختص کی ہے وہ سراسر ناکافی ہے ۔

جناب والا ۔ میں گندم شوگر اور بارلے کے متعلق بات کر چکا ہوں اب فروٹس کی طرف آتا ہوں ـــ صفحہ ۱۴۴ میں یہ قرار دیا گیا ہے :۔

"Scheme for the establishment of Fruit Nursery Farm at Gadoon Merged Area of Mardan District - Rs. 11,650 (Rs. 2,000 (Non-recurring) and Rs. 9,650 (recurring)....."

اس کے لئے یہ کہا گیا ہے ۔ کیا ہی اچھے دلائل ہوں :۔

"...The soil and climatic conditions prevailing in the Merged Areas of Mardan District are congenial for growing fruit plants With a view to bringing more area under fruit orchards, it is proposed to establish a fruit nursery and arrange production of 20,000 standard fruit plants annually."

جناب والا ۔ اب آپ اندازہ فرمائیں میں ویسے بحث کی خاطر قطع برید نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی اسے غلط رنگ دینا چاہتا ہوں لیکن اتنا عرض کروں گا کہ شجرکاری کی رقومات صرف کاغذ پر ہوتی ہیں ان ۲۰ ہزار درختوں کی خرید کے لئے جو رقم دکھائی گئی ہے وہ محض دو چار ہزار درخت خریدے جائیں گے ۔ فائد ایوان چونکہ محکمہ خوراک کے متعلق ہیں اس لئے وہ اس چیز کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور بخوبی واقف ہیں ۔ اگر کبھی آپ فرنٹیئر ریجن میں جائیں تو وہاں آپ بارانی زمین پائیں گے ۔ اور کوئی پیداوار نہیں پائیں گے ۔ وہاں کا ماحول محض تمباکو اور فروٹ کے لئے ساز گار ہے ۔

Mr. Speaker : Has the Member been to the merged areas ?

ملک محمد اختر ۔ جی نہیں ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اختر صاحب کی تقریر سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بڑے ماہر زراعت و طبقات الارض ہیں ۔ اور انہوں نے سیاحی بھی کی ہے ۔ لیکن مجھے اس سے اتفاق نہیں کہ انہوں نے کبھی یہ علاقہ دیکھا ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اعتراف کیا ہے ۔ کہ میں نے نہیں دیکھا ۔

ملک محمد اختر ۔ merged areas فروٹ سے مالا مال ہیں ۔ اس لئے ایسے مواقع مہیا کئے جائیں اور باغات لگانے کی facilities عام ہوجائیں اس وقت فروٹ کی پوزیشن یہ ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں نے merged areas کو نہیں دیکھا لیکن یہاں جدون خان صاحب اور مسٹر محمد علی خان صاحب کو ہوزانہ دیکھ رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ فروٹ انڈسٹری کا ایک ایسا حصہ بن چکا ہے کہ میں اب فروٹ کے متعلق ذرا سی ایک quotation دوں گا ۔ اور بتاؤں گا کہ پاکستان کی کیا حالت ہے ۔ اس کا اگرچہ کئی جگہ ذکر کیا گیا ہے لیکن میں صرف ایک جگہ کی بات کرکے اس topic کو چھوڑ دوں گا ۔

> "The estimated annual production of fruit is worth more than 10 million rupees. The total area under fruit production in 1964-65 stood at 6,40,000 acres. Of this, 56.3% was in West Pakistan. And the rest 43.7 per cent is in East Pakistan. The total production of fruit was 2.7 million tons out of which 42.6 per cent is in West Pakistan."

جناب والا ۔ آگے وہ بتاتے ہیں اور مجھے صرف یہ بتانا ہے کہ فروٹ انڈسٹری سے کم و بیش ایک کروڑ روپیہ ہم حاصل کر رہے ہیں تو جناب والا ۔ جس انڈسٹری سے ہم ایک کروڑ روپیہ حاصل کر رہے ہوں اس کے اضافہ کے لئے جو رقومات انہوں نے رکھی ہیں ان میں سے مردان

merged ایریا کے لئے ۱۱ ہزار کی رقم ہے اور ہزارہ ڈسٹرکٹ میں فروٹ پھیلانے کے لئے ۳۶۵۹۰ روپے کی رقم ہے ۔ اس کے بعد سیب اور دوسرے فروٹ کے لئے پشاور میں ۲۹۵۸۰ روپے کی رقم کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ ریسرچ کے لئے یہ جو تمام کی تمام رقومات مہیا کی گئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ کافی نہیں ہیں ۔ جناب والا ۔ ون یونٹ کے قیام کے بعد ہمیں backward area کا ڈیولپمنٹ کرنا چاہئے تھا ۔ جہاں میں ون یونٹ کا انتہائی حامی ہوں وہاں میں پسماندہ علاقوں کے ڈیولپمنٹ کے لئے مطالبہ کرتا ہوں اور اصرار کرتا ہوں کہ ہم ان کی اکنامک اور ایجوکیشنل ڈیولپمنٹ اس حد تک کر دیں کہ وہ ہمارے لیول اور معیار پر آجائیں ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ لگائیے کہ ون یونٹ کے قیام کے دو باعث تھے ۔ ایک اس کا باعث یہ تھا ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Malik Akhtar is not relevant.

ملک محمد اختر ۔ Alright Sir ۔ جناب والا ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے جو باقی علاقہ جات ہیں ان کا اس حد تک اقتصادی ڈیولپمنٹ ہو جائے کہ وہ ہمارے لیول اور معیار پر آ جائیں ۔ جناب والا ۔ میں اب آخری نکتہ کہکر اپنی تقریر ختم کر دوں گا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ میں کافی باتیں آپ کی مہربانی سے کہہ چکا ہوں ۔ جناب والا ۔ آخری بات جس کو میں دو منٹ میں کہہ لوں گا وہ یہ ہے اور جناب قائد ایوان کی خدمت میں میں یہ گذارش کرتا ہوں اور یہ تھرڈ پلان کے صفحہ ۳ سے عرض کرتا ہوں کہ ان نئے اخراجات کے باوجود وہ نتائج اور target جو ہم حاصل کرنا چاہتے تھے وہ ہم حاصل نہ کر پائے ۔ جناب والا ۔ میری مراد

"Contribution of the Agriculture Sector to GNP is estimated to decline from about 60 per cent in 1949-50 to about 49 per cent in 1964-65 whereas that of manufacturing will increase from 6 per cent to 11 per cent.

جناب ، الا ۔ اس کو سیکٹر وائز دیا گیا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دوں تاکہ یہ ان کا جواب دے سکیں ۔ جناب والا ۔ زراعت کے سیکٹر میں ۱۹۴۹-۵۰ء میں ۶۰ فیصد تھا اور ۱۹۶۴-۶۵ء میں وہ ۴۹ء۱ رہ گیا ۔ مینوفیکچرنگ میں ۸ء۵ کی بجائے ۱ء۱۱ اور گراس نیشنل پروڈکٹ دگنا ہوگیا ۔ اس کے بعد تعمیرات میں ۱ء۰ سے ۴ء۴ ہوا ۔ اسی طرح ٹرانسپورٹ اور کمیونیکیشن میں ۱ء۵ اور ۶ء۰ ہوا ۔ دوسری researches میں ۱ء۲۸ اور ۹ء۵ ہوا ۔ اب مجھے دو لائنیں عرض کرنا ہیں ان میں تمہیدی بات کہی گئی ہے :۔

Mainly Peshawar Region Recurring and Non-recurring Total New Expenditure.

جناب والا ۔ یہ تعمیرات کے متعلق کئی دنوں سے بحث چلی آ رہی ہے کہ گراس نیشنل پروڈکٹ میں ہم نے ترقی کی ہے یہ ترقی نہیں ہے یہ short fall ہے ۔ یہ down fall ہے یہ decline ہے ۔ اس سے زیادہ میں نہیں کہنا چاہتا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ رقومات جو انہوں نے رکھی ہیں یعنی ۲۵،۸۹۰ ۔ خاص پشاور ریجن کے لئے recurring اور non-recurring ان اخراجات کے لئے رکھے گئے ہیں میں ان ضروریات کے لئے ان کو بہت کم بتاتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں زیادہ بہتر یہ سمجھتا ہوں کہ فارن ایکسپرٹ بلانے کی بجائے یا ان سے مشورہ کرنے کی بجائے یہ خود ہی ریسرچ کرنے والوں کو باہر بھیج کر پھلوں کے جو کے متعلق اور گندم کے متعلق زیادہ

ترقی کے ذرائع کی ٹریننگ دلائے اور ان کو ٹریننگ حاصل کرانے کے بعد زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد فرنٹیئر ریجن اور بالخصوص پشاور ڈویژن کو develop کر سکتے ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔۶) ۔ جناب سپیکر ۔ اس میں شک نہیں کہ پچھلے چند سالوں میں اجناس کی کمی کیوجہ سے اجناس کی قیمتوں میں انتہائی اضافہ ہوا اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے ملک کی آبادی بھی حکومت کی تمام تر بد دعاؤں کے باوجود اللہ کے فضل و کرم سے بڑھتی رہی ہے ۔ ہماری زرعی پیداوار میں اور محض زرعی پیداوار میں نہیں بلکہ زراعت میں ایک انقلاب آیا ہے ۔ لیکن میں اس انقلاب کا ذمہ دار یا موجب زیادہ آبادی کو گردانتا ہوں ۔ آپ کو اچھی طرح احساس اور علم ہے کہ زراعت جو کہ اس سے پہلے آبائی پیشہ تصور کی جاتی تھی اب کاروبار بن گیا ہے اور بہت سے کاروباری لوگ صنعتکار افسران اور زمینداران بھی اس میں دلچسپی اور ضرورت سے زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں ۔ اس مطالبہ زر میں پشاور کے علاقہ میں جہاں کہ کافی بڑا رقبہ بارانی ہے گندم کی تحقیقات کے لئے بعض رقومات مختص کی گئی ہیں تاکہ کامیابی کے ساتھ بارانی علاقہ میں کاشتکاری کی جا سکے ۔ سال رواں میں وزیر زراعت کو زیادہ پیداوار پر جو مبارکبادیں دی جاتی رہیں ہیں میں اس میں جزوی طور پر شریک ہوں ۔ اس کی وجہ یہ ہے آپ کو علم ہو گا کہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں جو رقومات محکمہ زراعت کے لئے مختص کی گئی تھیں وہ ۲۲ کروڑ ۱۵ لاکھ روپے تھیں اور ۱۹۶۷-۶۸ء میں نظرثانی تخمینہ کے مطابق ہم نے ۳۸ کروڑ

۷۷لاکھ کی رقم اس محکمہ پر صرف کی ہے۔ اور اس طرح ہم نے ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۱۰ لاکھ ٹن کیمیائی کھاد درآمد کی اور پچھلے سال ۱۳ لاکھ ٹن کی کھاد مہیا کرنے کی گنجائش رکھی تھی جیسا کہ قرطاس ابیض میں بتایا گیا ہے اس میں سے ۸ لاکھ ٹن حقیقتاً تقسیم کی گئی جس کی وجہ سے گورنمنٹ کو ۱۰ کروڑ تک زیر بار ہونا پڑا اور آئندہ سال حکومت کا خیال ہے کہ ۱۷ لاکھ ٹن کھاد مغربی پاکستان کے لوگوں کو مہیا کی جائیگی اور حکومت کو ۱۲ کروڑ ۷۵لاکھ کا زیر بار ہونا پڑے گا۔ جہاں تک ۱۹۶۶-۶۷ء کا تعلق ہے وزیر زراعت کے محکمہ نے ایک نوٹیفیکیشن جاری کیا تھا اس میں ۱۹۶۶-۶۷ء کی پیداوار کا ذکر ہے۔ ان الفاظ میں کیا تھا۔

"The Province is expected to produce thirty-eight lakhs thirty three thousand and one hundred tons of wheat as against forty-five lakhs and eighteen thousand tons of last years formal estimates. The production has thus decreased by I5 2%. This is due to the decrease in acreage, continued drought conditions during germination and growth of the crop."

جناب سپیکر۔ جیسا کہ میں نے اعداد وشمار سے ثابت کیا ہے کہ ہم نے پچھلے سال بھی معقول رقومات مختص کی تھیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ہم نے امسال ۹/۸ لاکھ ٹن کھاد بہم پہنچائی۔

مسٹر سپیکر۔ کون سا آئٹم اس چیز کا متعلقہ ہے۔

مسٹر حمزہ۔ جہاں تک گندم کی ریسرچ کا تعلق ہے بارانی علاقوں سے محکمہ زراعت کا ذرہ بھر بھی تعلق نہیں۔ ملک میں اچھی فصل اللہ کے فضل سے ہوئی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا وہ ریسرچ کر رہے تھے ؟

مسٹر حمزہ ۔ ریسرچ کرنیکا جہاں تک تعلق ہے اس کے لئے ہم حکومت امریکہ کے ممنون ہیں جنہوں نے ہمیں امداد دی ۔

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ بھارت کے بھی ممنون ہیں ؟

مسٹر حمزہ ۔ جب سے آپ آئے ہیں میں حیران ہوں کہ ہمیں کیسے کیسے دوست مہیا کئے گئے ہیں ۔

سردار محمد احمد خان ۔ خدا کے واسطے دشمن کا نام نہ لیا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپس میں باتیں نہ کیجئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کے وزیر نے لیا ہے ان سے پوچھئے ۔ عرض یہ ہے کہ محکمہ زراعت نے گندم کی جتنی اقسام مہیا کی ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں مثلاً ۵۹۱ سی ۲۷۳ وغیرہ ۔ تو یہ تمام اقسام آپ کے سامنے ہیں اور جہاں تک پیداوار کا تعلق ہے میں اس کے متعلق عرض کر چکا ہوں کہ اراضی فی ایکڑ پیداوار کیا دیتی ہے ۔ ۵۶-۱۹۵۵ء تا ۶۱-۱۹۶۰ء گندم کی اوسط پیداوار ۵۴۸ تھی اور یہ ۶۶-۱۹۶۵ء میں ۱۴۸ اور ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۸۴۸ تھی ۔ آپ کو علم ہے کہ ہمارے قابل صد احترام بزرگ جناب قائد ایوان جو کچھ عرصہ سے ہمارے وزیر خوراک اور زراعت بھی ہیں ۔ وہ پہلے حکومت مغربی پاکستان میں محکمہ زراعت کے سیکرٹری بھی رہ چکے

ھیں ۔ جہاں تک ان کے محکمہ کی کارگذاری کا تعلق ہے اور جو نتائج ہم نے آپ کے سامنے رکھ دئے ھیں کہ فی ایکڑ پیداوار کتنی ہوئی ۔ جہاں تک گندم کی تحقیقات کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے آج تک اس میں وہ انقلاب پیدا نہیں کیا وہ نتائج برآمد نہیں کئے جو دوسرے ممالک میں برآمد ہوئے ھیں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : There should be no cross talk. Please address the Chair.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ گندم کی تحقیقات کے لئے جو رقم مختص کی گئی تھی۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I am sorry the Member is not relevant.

مسٹر حمزہ ۔ جی ہاں ۔ ہماری حکومت نے پشاور ریجن کے لئے جو رقم مختص کی ہے وہ بیکار جائے گی ۔ نتائج ہمیں بتاتے ھیں کہ ہم پوری طرح ناکام ہوئے ھیں ۔ میں جناب وزیر زراعت سے پوچھتا ہوں کہ فی ایکڑ پیداوار کا جو حوالہ میں نے دیا ہے وہ پاکستان اکنامک سروے سے حاصل کیا ہے اور وہ آپ کے دعوؤں کی نفی کرتا ہے ۔ جبکہ یہ وسائل آپ کو پہلے ھی میسر تھے تو آپ نے اس کارنامے کو ان ایام میں کیوں سرانجام نہ دیا ۔ مجھے جناب قائد ایوان اور وزیر زراعت سے سخت اختلاف اور شکایت ہے اور میں آج ان کی خدمت میں عرض کئے دیتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے کہ آپ گندم اور بارانی علاقوں کی گندم کی کاشت کے سلسلے میں تحقیقات کرنے لگے ھیں لیکن میں آپ سے انتہائی مودبانہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ گندم

کے بعد جہاں تک اجناس خوردنی کا تعلق ہے مغربی پاکستان میں اور اس صوبے میں جو اہمیت چنے کو حاصل ہے وہ کسی بھی فصل کو حاصل نہیں - میں آپ سے انتہائی ادب سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کے علم میں ہے کہ اس سال چنے کی فصل کروڑوں روپیہ کی ضائع ہوئی اور آپ کا محکمہ اور آپ ریسرچ کر رہے ہونگے مجھے علم نہیں کہ آج تک چنے کی فصل کی حفاظت کے لئے کون سی موثر دوائی آپ نے ایجاد کی تاکہ وہ فصل تمام قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہ سکے - اس کے علاوہ چنے کی کوئی نئی قسم بھی ایجاد نہیں کی گئی - جہاں تک اس کی کاشت کا تعلق ہے ۱۹۶۷-۶۸ء میں تیس لاکھ ۹۳ ہزار ایکڑ کے رقبہ پر چنا کاشت کیا گیا اور ہم نے ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۵ لاکھ ۷۲ ہزار ٹن چنا پیدا کیا - میں جناب وزیرخوراک کو یہ کہتا ہوں کہ آپ نے گندم کی تحقیقات کا تو انتظام کیا تھا اسکی میرے خیال میں چنداں ضرورت نہ تھی کیونکہ دوسرے ممالک میں کافی تحقیقات ہو رہی ہے اور آپ ان سے استفادہ کرکے بڑی خوشیاں منا رہے ہیں مگر جہاں تک بارانی علاقے میں فصلوں کی کاشت کرنے کا تعلق ہے اس میں چنا نمبر ایک پر آتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ چنا ایک ایسی جنس ہے جس میں غذائی قوت دیگر غذائی اجناس سے زیادہ ہوتی ہے - سکھ تو اس کو بادام کہتے ہیں کیونکہ یہ بہت طاقت بخش ہوتا ہے - میں وزیر زراعت سے یہ کہوں گا کہ اگر آپ واقعی زراعت کو ترقی دینا چاہتے ہیں اور بارانی علاقوں کے متعلق آپ کو خاصی فکر ہے یا یہ کہ آپ اس کی طرف خصوصی توجہ دینا چاہتے ہیں -

میں الزام لگاتا ہوں کہ کیا اس کام پر قوم کا کروڑوں روپیہ ہر سال ضائع نہیں ہوتا رہا ؟ اور کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آج گندم ۱۵ روپے من فروخت ہو رہی ہے ۔ ملتان میں تو عام ریٹ ۱۳/۱۴ روپیہ فی من ہے ۔ سرگودھا ۔ لاہور ۔ لائلپور نرخوں کا جائزہ لیکر اور پڑھنے کے بعد میں یہ اعداد و شمار آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ۔ جناب سپیکر ۔ یہ تو عرض تھی گندم کے بارہ میں ۔ جہاں تک سورج مکھی کو پشاور اور حیدر آباد کے علاقہ میں مقبول بنانے یا اس کی کاشت کا اہتمام کرنے کا تعلق ہے ۔ میں جناب وزیر زراعت سے یہ استفسار کرتا ہوں کہ آپ کو دوسروں کی خبرگیری کرنے سے پہلے گھر والوں کی خبرگیری کرنی چاہئے ۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ہمارے ملکی خوردنی تیل کے بیج ۔ ان میں توریا ۔ تارا میرا ۔ مونگ پھلی ۔ رایا ہے یا بنولہ شامل ہیں ۔ جہاں تک بنولے کا تعلق ہے مجھے علم ہے کہ اس کے بارہ میں کچھ تحقیقات ہوتی رہی ہے ۔ لیکن میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں سرسوں اور تارا میرا کا تیل استعمال کرنے والے لوگ بہت زیادہ ہیں ۔ آپ کو یہ بھی علم ہو گا کہ سرسوں وغیرہ خوردنی تیلوں کو مشرقی پاکستان میں گھی کے مقابلہ میں زیادہ پسند کیا جاتا ہے ۔ اور آپ کے اعداد و شمار ہمیں بتاتے ہیں ۔ اگرچہ ہمارا ملک زرعی ہے لیکن پچھلے تین سالوں میں خوردنی تیلوں کی قیمتیں دن بدن بڑھتی رہی ہیں ۔ اور ہم مجبور ہیں کہ زر مبادلہ صرف کر کے غیر ممالک سے خوردنی تیل درآمد کریں ۔ جہاں تک سورج مکھی کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں ۔ ہمیں

چاہئیے ، چاہے وہ تیل سویابین کا ہو یا سورج مکھی کا ہمیں پہلے یہ کوشش کرنی چاہئیے کہ جو تیل ہمارے ہاں بہت مقبول ہیں ان کے بارہ میں خصوصی تحقیقات کریں ۔ مثلاً تارا میرا بارانی علاقوں میں بہت زیادہ رقبے پر کاشت ہوتا ہے ۔ یہی حال رایا کا ہے ۔ اس کا نرخ اس وقت کراچی میں ۸۵ سے ۹۰ روپے اور لاہور میں ۸۵ سے ۸۶ روپے تک ہے ۔ جہاں تک رایا کا تعلق ہے اس کو ایک کیڑا لگ جاتا ہے جسے تیلا کہتے ہیں یہ چارہ کے فصل کو بھی لگتا ہے ۔ اس سے اس فصل کو بہت نقصان پہنچتا ہے ۔ اس طرح سارا سال کاشت کار محنت کرتا ہے ، ہل چلاتا ہے ، کھاد ڈالتا ہے پانی دیتا ہے ۔ جب وہ تیار ہو جاتی ہے تو بعض اوقات وہ کہر سے ضائع ہو جاتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریسرچ کر کے ایسا بیج تیار کیا جائے جسے کہر سے کم سے کم نقصان پہنچتا مگر وہ بھی آپ نے نہیں کیا ۔ کیلے کے متعلق بھی آپ نے کوئی ریسرچ نہیں کی ۔ جہاں تک کیڑے مارنے والی دوائیوں کا تعلق ہے میری معلومات کے مطابق اس محکمہ سے صرف بارسوخ آدمی یا افسران مستفید ہوتے ہیں عام کاشتکاروں کو اس سے ذرہ بھر فائدہ نہیں ۔ میں یہ کہوں گا کہ ہم قومی دولت کو ضائع کرتے ہیں محض اس بناء پر کہ آپ ریسرچ نہیں کر سکے ۔

جناب وزیر زراعت نے بہت اچھا کیا کہ سورج مکھی کے متعلق تحقیقات شروع کی ۔ پاکستان اکنامک سروے میں درج ہے کہ ہمیں سالانہ ساڑھے تین لاکھ ٹن خوردنی تیلوں کی ضرورت ہے ۔ دو لاکھ ٹن ہم خود پیدا کرتے ہیں ۔ اور ایک لاکھ اور پچاس ہزار ٹن ہم باہر سے درآمد

کرتے ہیں۔ ۱۹۶۵-۶۶ء میں ہم نے سترہ کروڑ گیارہ لاکھ روپے کا زرمبادلہ خوردنی تیلوں کی درآمد پر خرچ کیا - ۱۹۶۶-۶۷ء میں دس کروڑ ۳۷ لاکھ روپے اور ۱۹۶۷-۶۸ء میں ہم ۶ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن خوردنی تیل درآمد کرنے کے انتظامات کر رہے ہیں - جس پر اس غریب قوم کا تقریباً ۲۰ کروڑ روپے کا زرمبادلہ صرف ہو گا - جہاں تک خوردنی تیلوں کی قیمتوں کا تعلق ہے پاکستان اکنامک سروے کے مطابق ان کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں عام غریب آدمی تو کیا متوسط طبقہ کے لوگ بھی جنہیں گھی میسر نہیں آتا اپنی ضروریات کے مطابق خوردنی تیل استعمال نہیں کر سکتے - کیا وزیر زراعت کو یہ علم ہے کہ اس وقت مارکیٹ میں بنولے کے تیل کا نرخ ۹۰ روپے سے زائد ہے -

جہاں تک وادی پشاور میں بیر اور سیب کی کاشت اور ان پر ریسرچ کا تعلق ہے میں یہ اعتراف کرتا ہوں کہ وادیٔ پشاور دنیا کی زرخیز ترین وادیوں میں سے ہے - اور ہم اس وادی میں زراعت کے میدان میں جتنی زیادہ مشقت کریں یا روپیہ صرف کریں وہ اکارت نہیں جائے گا - حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہو سکتے ہیں - صرف ایک شرط ہے کہ ہم نیک نیتی - دیانتداری اور محنت سے کام کریں - لیکن مجھے جناب وزیر زراعت سے ایک شکایت ہے کیا ان کے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ یہ بیر مغربی پنجاب کی معروف اور مشہور فصل ہے اور یہاں کے لوگ اسے بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں اور بیر کا درخت بھی کم بارش کے علاقوں میں آسانی سے کاشت ہو سکتا ہے - بلکہ یہ بارانی علاقوں میں بھی پھلتا پھولتا ہے اور بارانی

علاقوں میں بسنے والے لوگ بیر کا کافی مقدار میں استعمال کرتے ہیں ان کے لئے یہی ایک قیمتی پھل ہے ۔ جہاں تک میری ذاتی معلومات کا تعلق ہے بیر پر ایک سونڈی لگتی ہے جسے ہم بھبو کتا کہتے ہیں ۔ پچھلے پانچ سات سال میں یہ بہت نقصان کرتی رہی ہے پھر یہ محض بیری کے درخت تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے پاس جتنے درخت ہوں ان پر بھی چڑھ جاتی ہے اور اس کے قریب سے گذر جانا انسان کے لئے بھی تکلیف دہ ہوتا ہے ۔ آپ ایک جانب پشاور کے علاقہ میں بیر کو مقبول بنانا چاہتے ہیں ۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ وہ علاقے جہاں پہلے بیر مقبول تھا یا پہلے کامیابی سے اگایا جاتا تھا اور کافی مقدار میں اگایا جاتا تھا آپ کے محکمہ نے وہاں کیا کیا ہے ۔ اس قسم کی موذی مرض یا موذی قسم کا کرم جو اس کو لاحق ہے آپ نے ان پودوں کو محفوظ رکھنے کا کیا انتظام کیا ہے ؟ جو پودے موجود ہیں ان کا آپ کوئی انتظام نہیں کر سکے ؟ میں آپ سے یہ گلہ کرتا ہوں ۔ میں آپ سے بھی شکایت کرتا ہوں اور میں شکایت کرنے میں حق بجانب ہوں گا کہ جو پہلے پودے تھے آپ ان کی حفاظت نہیں کر سکے پنجابی میں کہتے ہیں کہ ''اگا دوڑ تے پچھا چوڑ'' اس صورت حال کے پیش نظر مجھے یہ شبہ ہے کہ آپ کے جو دعوے ہیں وہ پورے نہیں ہوں گے ۔

جہاں تک امرود کا تعلق ہے مجھے یقین ہے کہ اس علاقہ میں جسے merged ایریا یا جدون ایریا کہتے ہیں ۔ اس کے امرود میرے جدون ساتھی کی طرح بڑے میٹھے اور لذیذ ہوں گے ۔ لیکن میں جناب وزیر زراعت

صاحب سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ امرود کے درخت کو کہر بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہے ۔ اس علاقہ میں امرود کا پودا نیا نہیں بلکہ آپ اسے بہتر بنانا چاہتے ہیں ۔ لیکن جو پودے پہلے موجود ہیں ان پر جس سال کہر پڑ جاتا ہے وہ تمام کے تمام پودے تقریباً بے کار ہو کر رہ جاتے ہیں ۔ اس کے علاوہ اگر آپ کو یہ بھی احساس ہے کہ ہمارے صوبہ میں اس وقت اور خصوصی طور پر مجھے سندھ کے بارے میں عام نہیں ہے کہ وہاں امرود کی کاشت کی جاتی ہے یا بڑی مقدار میں پیدا ہوتے ہیں یا نہیں لیکن مجھے سابقہ صوبہ پنجاب اور سابقہ صوبہ سرحد کے بارے میں علم ہے کہ امرود کے جتنے پودے اس وقت وہاں موجود ہیں ۔ ہمارے ہاں اس پھل کا بیشتر حصہ ضائع ہو جاتا ہے ۔ جو پھل سردیوں میں پیدا ہوتا ہے ۔ اس کی معقول رقم اس صورت میں ملتی ہے ۔ اگر کہر زیادہ نہ پڑ جائے ۔ کہر زیادہ پڑ جانے سے یہ ضائع ہوجاتا ہے ۔ لیکن جو پھل گرمیوں کے موسم میں لگتا ہے اس میں برسات کی وجہ سے کیڑے پڑ جاتے ہیں ۔ اگر ایک آدھ واردات ہیضے کی ہو جائے اور لوگوں کو پتہ ہے کہ یہ پھل ثقیل ہوتا ہے اور اس کے استعمال سے ہیضے کے مرض کا شدید خطرہ لاحق ہو جاتا ہے ۔ اس لئے اس کو استعمال نہیں کیا جاتا اگر آپ نے اس کو بہت مقبول بنانا ہے یا اس کے لئے نئے فارم قائم کرنے ہیں تو پہلے ایسی کوئی نئی قسم ایجاد کی جائے جس کا کہر زیادہ نقصان نہ کر سکے ۔ دوسرے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت اس کی پیداوار زیادہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کاشت کرواکر بعد میں درختوں کو کاٹنا کار خیر نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ سیب کی جتنی بھی کاشت کروائیں ہم اس کے لئے آپ کے ممنون ہوں گے ۔ ہماری قومی دولت میں اضافہ ہوگا ۔ سیب کے متعلق سنا ہے کہ اس میں فولاد بہت ہوتا ہے ۔ غریب قوم کو آپ سستے داموں دیں ۔ اگر آپ سٹیل مل نہیں لگا سکے اور لوگوں کو مکان بنانے کے لئے لوہا زیادہ مہنگا میسر آتا ہے ۔ لیکن وہ اس سے کم از کم اپنے جسم کی تعمیر کے لئے یا اپنے پیلے چہروں کی بجائے سرخ چہرے بنانے کے لئے استعمال کریں گے ۔ اگر سستا سیب فولاد کی کمی کو پورا کرنے کے لئے میسر آ جائے تو یہ آپ کا بڑا احسان ہوگا ۔ میں آپ کی خدمت میں انتہائی مودبانہ عرض کروں گا کہ سیب جو بیر جتنا ہوتا ہے وہ غریب آدمی کبھی کبھی ایک دو آنے کا کھا لیتا ہے ۔ اعلیٰ سیب پشاور اور کشمیر کے علاقہ میں پیدا ہوتا ہے ۔ بلکہ افغانستان میں بھی ہوتا ہے اور اس کو قائد ایوان جیسا دولت مند آدمی خرید کر استعمال کرنے کی جرأت کر سکتا ہے ۔

جناب والا ۔ حکومت نے اب چقندر کے بیج کی تحقیقات کا بیڑا اٹھایا ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ چینی کی پیداوار میں دنیا کے بعض ممالک میں مثلاً جرمنی اور ہنگری وغیرہ میں بہت اہم رول ادا کر رہا ہے ۔ میں پہلے وزیر زراعت صاحب سے ایک بات دریافت کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں کہ ہماری زرعی پالیسی بہت کامیاب رہی ہے اور حکومت کی کوشش سے بہت تیزی سے زرعی سیکٹر میں ترقی ہو رہی ہے ۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ پچھلے سال گنا کیوں کم پیدا ہوا اور آپ کی تمام تر کوششوں کے باوجود دوسرے ممالک سے آپ کو چیزیں کیوں درآمد کرنی پڑی ۔ میں مودبانہ التجا کروں گا کہ جہاں تک گنے کا تعلق ہے ۔ میں یہ تسلیم کرتا

ہوں کہ گنا جس آب و ہوا میں پھلتا پھولتا ہے ۔ وہ آب و ہوا مغربی پاکستان کے بیشتر علاقوں میں میسر نہیں ہے ۔ یہ میرا ذاتی خیال ہے ۔ آپ ماہر زراعت ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خوبیاں دی ہیں وہ ایسی خوبیاں بہت کم لوگوں کو دیتا ہے ۔ میرے حصے میں آپ کی ایک خوبی بھی نہیں آئی ۔ کاش آ جاتی ۔ لیکن ایک علاقہ جو گنے کی کاشت کے لئے تھا مقابلتاً موزوں ہے ۔ شاید چودھری صاحب آپ بھی مجھ سے اتفاق فرمالیں گے ۔ وہ علاقہ سیالکوٹ کا ہے ۔ میرے خیال میں سیالکوٹ کی آب و ہوا گنے کی کاشت کے لئے دوسرے اضلاع کے مقابلہ میں زیادہ موزوں ہے ۔ آپ نے سنا ہوگا کہ پچھلے سال پسرور میں گنے کی ایک مل نصب کی جا رہی تھی ۔ لیکن حکومت نے اسکو اٹھا کر منڈی بہاؤالدین بھیج دیا ہے ۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہندوستان سے حملے کا شدید خطرہ تھا ۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ اگر ہندوستان سے حملہ کا شدید خطرہ ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ یہ کروڑھا کروڑ کی خوبصورت کوٹھیاں جو آپ نے گلبرگ میں ہمیں ترسانے کے لئے یا ہمیں دکھ دینے کے لئے بنائی ہیں ۔ رشوت سے ہی اس قسم کے محل تعمیر ہو سکتے ہیں یہ آپ نے کیوں تعمیر کروائے ہیں ؟ میں نے یہ ضمناً عرض کر دیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ آپ نے گنے کی فی ایکڑ پیداوار میں کیا اضافہ کیا ہے ؟ آپ کہیں گے کہ فلاں ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں فی ایکڑ اتنی پیداوار ہوئی ۔ کیا آپ کو یہ علم ہے کہ پچھلے سال سابقہ صوبہ سرحد میں زیادہ کہر پڑنے کی وجہ سے گنے کی فصل کم از کم ۵۰ فی صد حد تک تباہ ہو گئی اور کہر سابقہ صوبہ سرحد کے

مقابلہ میں پنجاب میں کم پڑتی ہے ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ یہاں بھی ۳۰ سے لے کر ۴۰ فی صد تک گنے کی فصل کہر کی وجہ سے تباہ ہوئی ۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام تر اختیارات آپ کو دے دئے ہیں ۔ اور آپ کو کہر پر کنٹرول نہیں ہے ۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس کا کنٹرول اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس تعمیر و ترقی کے زمانہ میں ۔ اس تحقیقات کے زمانہ میں لوگوں نے بہت بڑے کارنامے سرانجام دئے ہیں ۔ اگر آپ کے محکمے کو یہ احساس ہوتا اگر آپ کو اس کی اہمیت کا احساس ہوتا اور اس قسم کی اقسام ایجاد کی ہوتیں جن کا کہر اتنا نقصان نہ کرتی یا جو کیڑی آج کل لگتی ہے وہ بالکل نہ لگتی ۔ آپ لوگوں کو بہت سمجھاتے پھرتے ہیں کہ اچھی فصل کے لئے ان چیزوں کا اہتمام و انصرام کیا جائے ۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ کہہ دوں کہ کیڑوں کو تلف کرنے کے لئے آپ کے محکمہ نے جو اہتمام کیا ہے یا عام کاشت کاروں کو سہولتیں مہیا کی ہیں وہ بالکل ناکافی ہیں ۔ یہ آپ کے اعداد و شمار محض نمائشی ہوتے ہیں ۔

جناب والا ۔ چقندر کے بارے میں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ بہت اچھی فصل ہے جس سے کافی بڑی مقدار میں ہم چینی پیدا کر سکتے ہیں ۔ سابقہ صوبہ سرحد میں اسے آسانی سے کاشت کیا جا سکتا ہے اور اس وقت کاشت بھی کیا جا رہا ہے ۔ لیکن کیا میں وزیر زراعت و خوراک سے یہ دریافت کرنے میں حق بجانب ہوں حالانکہ اس علاقے کے لوگوں نے چقندر کی کاشت میں کافی دلچسپی لی ہے ۔ اگر چقندر کو مقبول بنانے میں کوئی

چیز مانع ہے تو وہ حکومت کی پالیسی ہے ۔ حکومت کی پالیسی نہیں بلکہ مل والوں کی پالیسی ہے اور حکومت کی پالیسی مل والوں کی پالیسی کے تابع ہوتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ چقندر سے بارہ اور پندرہ فی صد کے درمیان چینی حاصل کی جا سکتی ہے ۔ لیکن ہمیں جو اعداد و شمار مہیا کئے جاتے ہیں ان کے مطابق ہمارے سابق صوبہ سرحد میں صرف چھ یا سات فی صد تک چینی چقندر سے مل سکتی ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ محض ہمارے کارخانہ داروں کی ہیرا پھیریاں ہیں ۔ لیکن آپ کہیں گے کہ حمزہ تو روزانہ یہاں پر الٹی سیدھی باتیں کرتا رہتا ہے ۔ تجھے علم بھی ہے کہ ہم کارخانہ داروں کو کنٹرول نہیں کر سکتے ۔ پھر ہمارے سامنے ایسی باتیں کیوں کہتے ہو ۔ میں اس خیال سے یہ سب کچھ کہتا ہوں شاید آپ کو بھی کچھ احساس ہو جائے ۔ شاید آپ کی حکومت کو بھی یہ خیال پیدا ہو کہ ہم باہر کچھ کہتے ہیں اور عمل کچھ کرتے ہیں ۔ کتنی دیر تک آپ نے کارخانہ داروں کو ہم پر مسلط رکھنا ہے ۔ آخر کل عوام کی طاقت ابھرے گی تو آپ کو ان کے سامنے جوابدہ ہونا پڑیگا ۔ لہذا آپ اس بات کی بھی فکر کر لیں ۔ جناب سپیکر ۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ چقندر کے سلسلے میں آپ کی تحقیقات اتنی مفید اور کارآمد ثابت نہیں ہو سکتی جتنی کہ ان کارخانہ داروں کو کنٹرول کرنا مفید ہو سکتا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ اگر سابق صوبہ سرحد میں چقندر کی معقول اور مناسب اور موزوں قیمت کاشتکاروں کو دی جائے جو کہ ان کو نہیں دی

جا رہی ہے ۔ تو آپ یقین کریں کہ چینی کی ضروریات کو صوبے کے بعض حصوں میں اسی بیج کو استعمال کرکے کاشت کار پوری کر سکتے ہیں ۔ کاشت کار تو خدمت کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ کی حکومت ان کی راہ میں پہاڑ کی طرح حائل ہے ۔ آپ ہم سے رقومات لینا تو کیا آپ تو محض حکم کرتے ہیں اور ہم لوگ تو آپ کے راستے میں حائل ہو ہی نہیں سکتے ۔ بلکہ یہاں پر ہاتھ باندھے آپ کے حکم کے منتظر رہتے ہیں ۔ پچھلے روز میرے ایک بزرگ جو کہ صاحب اقتدار ہیں فرماتے تھے کہ حزب اختلاف والے کہتے ہیں کہ یہاں آزادی تقریر نہیں ہے ۔ حالانکہ وہ دیکھیں حمزہ اور خواجہ صفدر اور ملک اختر تو روزانہ ایوان میں تقریریں کرتے ہیں ۔ ویسے تو ہم آپ کی سمع خراشی کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں ۔ لیکن ہماری باتوں کا برا نہ منائیے ۔ کیونکہ اگر آپ غضب میں آ گئے تو کم از کم مغربی پاکستان میں تو ہمارے لئے کوئی جگہ نہیں ہو گی ۔

جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ آپ محض چقندر کی تحقیقات کرنے پر ہی اکتفاء نہ کریں بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ چقندر کاشت کرنے والے کاشت کاروں کے مفادات کا تحفظ کریں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی التجا کروں گا کہ اگر چقندر سے چینی حاصل کرنے کی غرض سے کوئی پلانٹ درآمد کرنا ہو تو اس کی اجازت صرف genuine اصلی صنعت کار ہی کو دیں ۔ کیونکہ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آپ سیاسی مفاد کے پیش نظر ایسی چیزوں کی درآمد کی اجازت ایسے لوگوں کو دیتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن یہ مطالبہ زر تو اس کے متعلق نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر چقندر کی پیداوار میں معتدبہ اضافہ کرنا ہے تو ان کو اس پالیسی پر نظر ثانی کرنی ہو گی ۔ اگر چقندر سے چینی پیدا کرنے والا پلانٹ ہی ایسے آدمیوں کو دے دیں ۔ اگر بسم اللہ ہی غلط ہو ۔ اگر یہ غلط آدمیوں کو دے دیں تو بعد میں کاشت کاروں کو پوری قیمت نہیں ملے گی اور نہ ہی لوگ اس کو کاشت کرنے میں دلچسپی لیں گے اور اگر وہ اس میں دلچسپی نہ لیں گے تو محض ''دب کے وا تے رج کے کھا'' کا نعرہ لگا کر اور محض تقاریر کرکے اس کی زیادہ کاشت نہیں ہو سکتی جب تک کہ لوگوں کے جائز مطالبات کو پورا نہ کیا جائے اور ان کے مفادات کا تحفظ نہ کیا جائے ۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ پچھلے سال جن کاشت کاروں کے پاس تھوڑی بہت گندم تھی ان کو پتہ تھا کہ گندم نہیں ملے گی ۔ اس لئے انہوں نے اپنی گندم مہنگے داموں بیچی ۔

Mr. Speaker : The Member is not relevant.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کا فرمان بالکل بجا ہے اور ویسے بھی میں کافی وقت لے چکا ہوں ۔ میں نے یہ معروضات جناب قائد ایوان کی خدمت میں اس لئے پیش کی ہیں اور بالخصوص جب کہ اس سال ملک میں زرعی پیداوار میں انقلابی اضافہ ہوا ہے اور سارے ملک میں اس کا چرچا ہے ۔ مجھے امید ہے میری معروضات کو برا نہیں مانیں گے ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور۔۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں اپنی معروضات پیش کرنے سے پہلے جناب وزیر زراعت کو آپ کی وساطت سے مبارک باد دیتا ہوں کہ ان کے آنے کے بعد قدرتاً گندم کی پیداوار میں

اضافہ ہوا ۔ انہوں نے جو بیج لوگوں کو مہیا کیا اس سے پہلے پہل ملک کے عوام کو کوئی دلچسپی نہ تھی اور وہ اسے بیچنے پر خوش نہ تھے لیکن خدا کی مہربانی سے انہوں نے اس بیج کے ذریعے جو فصل برداشت کی ہے اس کی وجہ سے اب لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا ہے کہ وہ اس بیج کو کاشت کریں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ لیکن میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ میزانیہ پیش کرتے وقت یہ فرمایا گیا تھا کہ صدر پاکستان کا بھی یہ خیال ہے کہ غیر ترقی یافتہ علاقوں کی طرف زیادہ توجہ دی جائے اور ساتھ ہی ہمیں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ گورنر صاحب بھی اسی بات کی تلقین کر رہے ہیں اور انہوں نے اس سلسلے میں تین باتوں کے متعلق خاص ہدایت فرمائی ہے ۔ اول تو یہ کہ لوگوں کو خوراک کی چیزیں سستے داموں میسر ہوں ۔ دوئم یہ کہ غیر ترقی یافتہ علاقوں کی طرف زیادہ توجہ دیں اور انہوں نے آخری ہدایت یہ فرمائی ہے کہ آبادی کے لحاظ سے ترقی کی راہیں بڑھائی جائیں تو زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے جن امور پر توجہ دینی چاہئے میں ان کے متعلق عرض کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ آج جو امر زیر بحث ہے وہ محکمہ زراعت کے لئے مصارف ہیں اور ان کی تفصیل صفحہ ۳۲ پر دی گئی ہے ۔ ان میں نو سکیمیں وہ شامل ہیں جن کے لئے جناب وزیر زراعت نے رقومات مانگی ہیں ۔ تو آپ ان کے متعلق ہی تقریر فرما سکتے ہیں ۔ اگر آپ زراعت کے متعلق عام بحث کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس وقت متعلقہ نہیں ہو گی ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس کے متعلق ہی عرض کروں گا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ میرے علاقے میں جن جن چیزوں کی ضرورت ہے میں ان سے بھی جناب وزیر زراعت کو آگاہ کروں گا ۔ وہ یہ کہ ہمارے سابق صوبہ سندھ میں ضلع لاڑکانہ ، دادو ، ٹھٹھہ اور حیدر آباد میں چاول پیدا ہوتا ہے اور ٹھٹھہ کے ایک ضلع میں ان بقیہ تین اضلاع کے مقابلے میں زیادہ چاول پیدا ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہاں پر چاول کی کوئی مد نہیں ہے اور نہ وہ چاول پر ریسرچ کر رہے ہیں اور نہ ہی اس کے لئے روپیہ مانگ رہے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میری گذارش یہ ہے کہ جس چیز پر وہ ریسرچ کر رہے ہیں میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس سے بڑھ کر ان کو چاول کی طرف توجہ دینی چاہئے ۔ کیونکہ وہاں سے گذشتہ پانچ سال سے جراثیم چاولوں کو تباہ کر رہے ہیں ۔ جس کی وجہ سے کاشتکار صرف ایک تہائی فصل ہی حاصل کر پاتے ہیں ۔ آخر یہ بھی تو اس ملک کے عوام ہیں ۔ ان کو اس کے لئے دوائی مہیا نہیں ہے تو میں اس لئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ اس کے متعلق ریسرچ بھی کریں اور دوائیں بھی مہیا کریں ۔ کیوں کہ صرف ریسرچ سے کوئی فائدہ نہ ہوگا ۔ میں نے اس سلسلے میں کئی ایک تحاریک التواء بھی پیش کی تھیں لیکن ملک صاحب صرف اغماز سے کام لیتے ہیں اور اس طرف کوئی توجہ نہیں دیتے ۔ وہ جو دوائیں اس وقت وہاں پر دے رہے ہیں ۔ ان کا کوئی اثر دھان کی فصلوں پر نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ ابھی تک آپ کی تقریر بالکل ھی غیر متعلقہ ھے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر انہوں نے کسی بات پر تحقیقات ھی کرنی ھے تو وہ پہلے چاولوں کے متعلق ریسرچ کریں ۔ یہ وھاں کی ضرورت ھے اور ان کو اس طرف توجہ دینی چاھئیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب وہ تو سورج مکھی حیدر آباد میں پشاور میں ، لائل پور میں اس کے علاوہ وہ پشاور کے علاقے میں گندم کی کاشت کے متعلق کچھ ریسرچ کرنا چاھتے ھیں ۔ اس کے لئے روپیہ مانگا ھے ۔ اس کے علاوہ وہ حیدر آباد اور خیر پور ڈویژن میں جو کی ترقی کے لئے بھی کچھ رقم مانگ رھے ھیں تاکہ اس کے بیج کو ترقی دی جائے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میری گذارش ھے کہ ان کے لئے مانگ رھے ھیں ۔ باقی کو کیوں انہوں نے چھوڑا ھے ۔ اس لئے جناب سپیکر ۔ میں سمجھتا ھوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کسی اور وقت پر ذکر کیجئے گا ۔ آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ھے کہ آپ کی ڈویژن میں جو کے بیج کو ترقی نہ دی جائے ۔ اس کے متعلق آپ فرمائیے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ بالکل دی جائے ۔ لیکن ھم چاول کے لئے کچھ نہ کہیں ۔ ان کے نوٹس میں نہ لائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اس وقت غیر متعلقہ ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے گذارش کروں گا ۔ جیسا کہ انہوں نے شیخوپورہ اور گوجرانوالہ میں دوائی استعمال کی ہے ۔ وہاں بھی یہی استعمال کریں تو انشاء اللہ ان لوگوں کو فائدہ ہوگا اور یہ جراثیم بالکل ختم ہو جائیں گے ۔ جناب والا ۔ مزارعین کو جس چیز کے اچھے دام نہیں ملتے ۔ تو ان پر آپ کی اس تبلیغ سے کوئی اثر نہیں پڑتا ۔ ہمارے ملک میں دھان کی قیمت پہلے ۱۷ روپے دیتے ہیں اور ادھر ۳۱ روپے ہے اور ادھر ۱۷ روپے سے نہیں بڑھاتے ۔ حالانکہ مشرقی پاکستان میں زیادہ قیمت پر بیچتے ہیں ۔ ان کا فائدہ مزارعین کو نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ کہ اگر آپ کی تقریر بار بار غیر متعلقہ ہوئی ۔ تو آپ کو تقریر ختم کرنے کے متعلق بھی کہا جا سکتا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میری گذارش یہ ہے کہ آبادی کے لئے زمین کو ہموار کرنا چاہئے یہ تو متعلقہ ہے نا جناب ۔ تو وہاں اس جنوبی علاقے میں ٹریکٹروں کا کوئی انتظام نہیں ہے ۔ اور اگر ہے تو وہ بڑے بڑے لوگوں کے لئے ہے ۔ اور جب تک آپ زمین کو ہموار نہیں کریں گے ۔ ریسرچ پر جو آپ خرچ کر رہے ہیں ۔ میری سمجھ میں یہ کوئی دانش مندی نہیں ہے ۔ اور ہمارے جنوبی علاقے ایسے ہموار نہیں ہیں ۔

جیسے شمالی علاقے ہیں ۔ وہاں زیادہ دام پر ٹریکٹر لینے پڑتے ہیں ۔ اور وہ یہ اخراجات برداشت نہیں کر سکتے ۔ پہلے تو آپ ان کے دام کو کم کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب تشریف رکھیئے ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میں آج ایک مشکل میں قدرے پھنسا ہوا ہوں ۔ میں آپ کی امداد معاونت اور محترم قائد حزب اختلاف کے حسن سلوک کا متمنی ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میری طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے ۔ سپیکر صاحب کی طرف سے کوئی پابندی نہ ہو ۔ میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ تو جناب والا ۔ آج جو تقاریر اس معزز ایوان کے سامنے ہوئی ہیں اس سے ایک بات تو آپ کو اظہرمن الشمس ہو گئی ہو گی کہ زراعت کے متعلق اعتراضات کی نوعیت کس قدر کمزور ہے ۔ میں اپنی تقریر کو مختصر کرتا اور اس کو بالکل متعلقہ رکھتا اگر ایک نہایت ہر دل عزیز ممبر ملک محمد اختر صاحب ایک ایسا نظریہ بیان نہ کرتے اور اس کی تائید میرے دوست حمزہ صاحب نہ کرتے انہوں نے جناب والا ۔ یہ فرمایا ہے کہ زراعت کے شعبے میں کوئی ترقی نہیں ہوئی کیوں کہ ان کا بیان بالعموم مغربی پاکستان کے عوام نہایت موثر سمجھتے ہیں اس لئے میرے لئے کوئی چارہ کار نہیں ۔ کہ میں تصویر

کا دوسرا رخ بھی آپ کی اجازت سے پیش کروں ۔ دوسرا حمزہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ترقی ہوئی ہے مگر وہ یا تو مرہون منت ہے بارش کی یا موسم کی یا نرخوں کے اچھے ہونے کی اور کسی چیز کو اس میں دخل نہیں ۔ اب میں قائد حزب اختلاف کی اجازت سے اور آپ کی اجازت سے چند ایک باتیں یہاں پر پیش کروں گا ۔ تو میں جناب والا آپ کی خدمت میں چند گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ اول تو سوال یہ ہے کہ کیا زراعت کے شعبے میں ترقی ہوئی ہے یا نہیں ۔ تو اس کے متعلق میں تو اعداد و شمار کا ہی صرف سہارا نہیں لے سکتا ۔ میں کچھ اور بھی اس کے متعلق کہوں گا ۔ اعداد و شمار تو میں یوں بیان کر دیتا ہوں کہ جناب والا ۔ ۱۹۴۷ء میں گندم کی پیداوار ۳۲ لاکھ ٹن ہوا کرتی تھی ۔ جو کہ اب ۳۵ لاکھ ٹن تک پہنچی ہے ۔ اور چند سال پہلے ۳۸ لاکھ ٹن ۔ ہمارا target تھا ۴۷ لاکھ ٹن اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۶۲ لاکھ ٹن ہوئی ۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ کیا ترقی نہیں ہوئی ہے میں یہ بھی کہہ سکتا تھا ۔ جناب والا ۔ کپاس ۱۱ لاکھ گانٹھ ہوا کرتی تھی پھر وہ ۷۰ لاکھ گانٹھ ۱۹۵۸ء میں ہوئی اور آج وہ اللہ کے فضل سے ۹۷ لاکھ گانٹھ کے قریب ہے تو یہ بھی میں ابھی ملک اختر صاحب کی خدمت میں بیان کرتا ہوں کہ ترقی نہیں ہوئی تو اور کیا ہے ۔ مگر اس کے علاوہ میں یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ گندم اور کپاس کے علاوہ چاول کی پیداوار ۶ لاکھ ٹن ہوا کرتی تھی اور ۸ لاکھ ٹن ۱۹۵۸ء میں اور آج ۱۴ لاکھ ٹن ہے اور ہمارا ۲۱ لاکھ ٹن کا target ہے مگر میں آج بڑا مجبور اور محدود ہوں میں یہ باتیں نہیں کر سکتا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میری گذارش ہے ۔ کہ ملک صاحب اب relevant ہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ کیا فرمایا آپ نے ؟

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ کہا ہے ۔ کہ یہ باتیں نہیں کر سکتے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں نے کہا تھا کہ میں کرسکتا ہوں فرق یہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہی فرق تھا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ مجھے ان باتوں کی طرف اس واسطے توجہ دلانی پڑی کیوں کہ ملک اختر نے یہاں ایک چیز بیان کی ہے کہ زراعت کے میدان میں ترقی نہیں ہوئی ہے مگر اللہ کے فضل سے اس معزز ایوان کے تمام ممبران صرف نہیں بلکہ ملک کی آبادی کا کثیر حصہ ہی نہیں پاکستان کے ارباب بست و کشاد نہیں ایک دنیا معترف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں حزب اختلاف کو بار بار دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس بات کا اعتراف کریں میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ کاشتکاروں کی محنت اور مشقت اور ان کی مستقل مزاجی کے لئے ان کو کیوں خراج تحسین پیش نہیں کیا گیا میں اپنی پارٹی کی طرف سے اور جناب کی اجازت سے یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری پارٹی کو کاشت کار برادری کے اس کارنامہ پر فخر ہے اور ہم اسے نہایت ہی افتخار سے دیکھتے ہیں میں ان کی طرف سے ان کو اس بات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ کہ انہوں نے

انواج پاکستان کی طرح زراعت کے محاذ پر کارنامہ کر دکھایا ہے ۔ کسی ایک، ملک نے بھی ایک سال میں ایسا نہیں کیا اور کسی ایک ملک نے نازک غذائی صورت حال پر ایک سال میں قابو نہیں پایا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

Minister of Finance : Sir, it may be noted that the Leader of Opposition is voluntarily appreciating and not under coercion.

Mr. Speaker : But he is not in his seat. Therefore, he is not recognizable.

وزیر زراعت و خوراک ۔ لہذا اس لئے کہ کاشت کار برادری مایوسی کا شکار نہ ہو جائے میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے نہایت ہی محنت مشقت ہوش مندی بردباری اور مستقل مزاجی سے یہ کارنامہ سر انجام دیا ہے جس پر آنے والی نسلیں فخر کیا کریں گی ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کی اطلاع کے لئے یہ بھی کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ان میں ایک ذہنی انقلاب آ گیا ہے اور نئی راہیں کھل گئی ہیں ۔ جن سے پاکستان نے اپنا مقدر حاصل کر لیا ہے وہ مقدر یہ ہے کہ کبھی یہ علاقہ اناج گھر ہوتا تھا اب انشاء اللہ پھر یہ اناج گھر ہو جائے گا ۔

جناب والا ۔ ان کے ذہنی انقلاب کو صحیح معنوں میں سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ آج صورت حال یہ ہے کہ کاشتکار بھائی صرف زرعی کارنامہ ہی نہیں کرتے بلکہ اب وہ زرعی سائنس دان بھی ہیں ۔ وہ ہر روز تجربات کرتے ہیں کہ زراعت کے لئے کونسا بیج ہو ۔ کونسی کھاد ہو ۔ جو زراعت کو زیادہ سے زیادہ ترقی دے سکے ۔ لہذا کاشت کار برادری کے متعلق

جو اچھی باتیں ہیں حمزہ صاحب نے وہ بتانے میں بخل سے کام لیا ہے ۔ میں ان سے توقع رکھتا تھا کہ وہ کاشت کاری سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی کاشت کار برادری میں ہیں ضرور خراج تحسین دیں گے ۔ لیکن اپنی اعادات کے مطابق انہوں نے ہر بات کو قابل اعتراض ہی سمجھا ہے ۔ وہ خود بھی محنت کرتے ہیں زراعت میں حصہ لیتے ہیں ۔

جناب والا ۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا میں اس چیز کے متعلق صرف دو تین باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ترقی تو ہوئی ہے لیکن یہ ترقی کیوں ہوئی ہے اور اس ترقی کی وجہ سے کس طرح اعداد و شمار بڑھے ہیں ۔

جناب والا ۔ کاشت کار کے اس ذہنی انقلاب کی وجہ سے ہماری شاندار زرعی ترقی ہوئی ہے ۔ اور یہ چیز زراعت کے درخشاں مستقبل کے لئے ایک نیک فال ہے ۔ حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ زرعی ترقی موسم کی وجہ سے ہوئی ہے نرخوں کی وجہ سے ہوئی ہے ۔ میکسی پاک بیج کے آنے کی وجہ سے ہوئی ہے ۔ تو بہر حال انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ہماری زراعت میں ترقی کیوں ہوئی ہے اور کس طرح ہوئی ہے لیکن میں جناب والا کی خدمت میں عرض کروں گا کہ زراعت کی ترقی کی راہ میں دو مشکلات درپیش تھیں ۔ ایک تو قدرتی طور پر ایسے عوامل تھے جن کی وجہ سے زراعت ترقی نہ کر سکی تھی ۔ پھر ایسے چند معاشی مسائل تھے جو آگے بڑھنے نہیں دیتے تھے اس کے علاوہ چند انتظامی مشکلات تھیں جن کی وجہ سے زراعت ترقی نہ کر سکتی تھی ۔ اب کیا ہوا ہے ۱۹۵۸ء سے پہلے ایک لاکھ ایکڑ زمین

ہر سال سیم اور تھور کی نظر ہو جاتی تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف ایک لاکھ ایکڑ زمین کو بچا لیا گیا ہے بلکہ جتنے رقبہ میں اصلاح اراضی کرلی ہے وہ ۲۲ لاکھ ایکڑ رقبہ ہے جو ۱۹۴۷ء میں ۳۲ لاکھ تھا اور آج کل ۲۸ لاکھ ایکڑ ہے دونوں طرف کوشش کی گئی ہے ایک لاکھ ایکڑ کو بچایا اور پھر پانچ چھ لاکھ ایکڑ رقبہ قابل اصلاح ہوگیا یہاں ایک اور چیز بھی تھی اور وہ پانی کی قلت تھی جدید زراعت بغیر پانی کے نہیں ہوسکتی اگر میں خواجہ صاحب کو یاد دلاؤں کہ گذشتہ بجٹ کی تقریر کے دوران پانی کی اہمیت کے متعلق بڑا زور دیا تھا انہوں نے جو اس وقت کہا تھا میں اب نہیں کہنا چاہتا اس لئے کہ انہوں نے تقریر نہیں کی میں صرف ان کی تقریر یاد دلاؤں گا شاید وہ پسند فرمائیں ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ حکومت اتنی نا اہل ہے کہ اپنی منتہا تک نہیں پہنچ سکتی ان کے پاس پانی کی مقدار بڑھانے کے لئے جو منصوبے ہیں وہ نا کافی ہیں اور نا تسلی بخش ہیں ۔ یہ ان کا مفروضہ تھا ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ۱۹۵۸ء میں ۴۸ million acre feet water course availability تھی ۔ ان کو اس بات کی بھی خوشی ہوگی ۔ کہ اب ۱۸ million acre feet ہوگئی ہے ۔ اور ۱۹۷۰ء میں ۹۶ million acre feet یعنی دو گنی ہو جائے گی ۔ یہ کیسے ہوگیا ۔

جناب والا ۔ ہمارے یہاں کل تین ہزار ٹیوب ویل تھے آج ۶۴ ہزار ٹیوب ویل ہیں اور اس کے علاوہ جو دیگر آبپاشی کے منصوبے ہیں ان سے با افراط پانی ملتا ہے اور جدید قسم کی زراعت اب معراج پر پہنچ سکے گی ۔

خواجہ صاحب نے جو تجزیہ فرمایا تھا کہ پانی کے بڑھانے کی طرف توجہ دی جائے ایک ت عرض کروں گا کہ ملک کو سیم اور تھور کی لعنت سے پاک کرنے کے منصوبہ سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ شیخوپورہ، لائل پور کی زمین جو ویران ہو گئی تھی بے آب و گیاہ تھی اب وہاں لہلہاتے کھیت ہیں اور وہ جنت کا نمونہ بن چکے ہیں۔ اسی طرح دوسرے علاقے ہیں۔ خیر پور جو حاجی صاحب کا علاقہ ہے وہاں اتفاق سے پینے کا میٹھا پانی ان کے تقدس کی وجہ سے نکل آیا ہے۔ وہاں بھی سیم اور تھور پر قابو پا لیا ہے اور پانی بڑھایا گیا ہے۔ لہذا یہ جو زراعت میں ترقی ہوئی ہے آخر کس نے کی ہے یہ آپ کی حکومت نے کی ہے۔ آپ کی حکومت کو اس بات پر ناز ہے۔

حمزہ صاحب نے فرمایا تھا کہ قیمتوں کی وجہ سے ترقی ہوئی ہے قیمتیں کس نے مقرر کی تھیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم نے پہلی دفعہ ۱۷/- روپیہ فی من گندم کی قیمت مقرر کی ہے۔ اور تین سال کے لئے مقرر کی اور ساڑھے ۱۴- روپے مکئی کی قیمت ۳- سال کے لئے مقرر کی اور چاول کے لئے بھی قیمتوں کا تعین اسی طریقہ سے کیا گیا اور ایسی چیزوں پر عمل کرتے ہوئے ہماری حکومت کو فخر ہے اور پہلے ہی دفعہ ہم نے یہ خیال کیا کہ جہاں تک کاشتکار کو اسکی کمائی کا مناسب معاوضہ یا صلہ میسر نہیں آتا وہ کبھی زراعت کو ترقی اور فروغ دینے کے لئے دلچسپی سے کاشت نہیں کرے گا اس لحاظ سے یہ اس حکومت کو فخر حاصل ہے اور اس نے ایسی پالیسی مرتب کی اور

جو صحیح اصول تھا وہ اس پر کار فرما ہوئی مجھے یہاں پر اجازت د یجئے کہ میں یہ کہوں کہ اس کا احساس ہمارے قائد فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور ان کو میں قائد زرعی انقلاب کہا کرتا ہوں اور ہمارے گورنر صاحب نے بھی اس کا احساس کیا کہ جب تک زمینداروں کو اور کاشتکاروں کو مناسب قیمت نہیں ملے گی زراعت کو فروغ حاصل نہیں ہو سکتا ۔ جناب والا یہ بھی ایک وجہ تھی جسکی بناء پر ترقی ہوئی ہے ۔ جناب والا ۔ ہمارے دوستوں نے بڑا اعتراض کیا تھا کہ تحقیقاتی میدان میں جس کو ریسرچ کہا جاتا ہے ہمارے لوگوں نے کچھ کام نہیں کیا ۔ میں بار بار حزب اختلاف سے یہ کہتا ہوں کہ ان کی ان باتوں سے مایوسی پھیلتی ہے ان کی باتوں سے بد دلی پھیلتی ہے مگر ان کو آج یہاں مجبوری تھی کیونکہ ان کو بات کرنے کا کوئی اور گوشہ نظر نہیں آیا تھا اگر آج وہ یہ کہتے کہ زراعت میں ترقی نہیں ہوئی ہے تو لوگ کہتے کہ بھئی یہ کونسے بزرگ ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں اور کیوں یہ فرما رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر مجھے آپ کی طرح غیر متعلقہ باتیں کرنی ہوتیں تو میں ضرور کرتا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ تو انہوں نے اس لحاظ سے مناسب نہیں سمجھا مگر بہر حال جیسا کہ قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے مجھے متعلقہ باتیں کرنا چاہئیں اور میں ان ٦ یا ٩ items کے متعلق اپنی گذارشات کروں گا ۔

جناب والا ۔ ملک اختر صاحب کا خیال یہ ہے کہ یہ رقومات کم رکھی

گئی ہیں حاجی صاحب کا خیال ہے کہ چاول کے متعلق کوئی رقم نہیں رکھی گئی ہے ۔ حمزہ صاحب کا خیال ہے کہ چنے کے متعلق کوئی رقم نہیں رکھی گئی ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ new expenditure میں ایک سکیم کے سلسلے میں ڈھوکر فارم میں اور کالا شاہ کاکو میں جو ریسرچ ہوئی ہے اور جو تجربات ہوئے ہیں اس کے نتیجہ میں ایسے بیج دریافت کئے جا رہے ہیں جن کی وجہ سے چاول کی پیداوار میں حیرت انگیز انقلاب آنیکی توقع ہے میں یہ اعلان کرتا ہوں اور مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ باسمتی کی ایک نئی قسم آپ کی خدمت میں اگلے سال پیش کیجائیگی ۔ وہ قد میں چھوٹی اور پیداوار میں زیادہ ہے جس سے کہ چاول کی پیداوار دگنی ہو جائیگی ۔ اور باسمتی کا چاول اس وقت جتنا ہو رہا ہے اس سے دگنا ہو گا لہذا یہ کہنا کہ ریسرچ نہیں ہو رہی ہے اور اس پر کام نہیں ہو رہا ہے غلط ہے جناب والا ۔ تحقیقاتی کام کچھ عرصہ لیتا ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے ۔

آہ کو چاہئے اک عمر اثر ہونے تک

جناب والا ۔ یہ تجرباتی تحقیقات جو ہوتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جناب والا ۔ ملک اختر صاحب کبھی ایوان کے اندر چلے آتے ہیں اور کبھی باہر چلے جاتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

وزیر زراعت و خوراک ۔ اچھا یہ کہنے کے لئے آپ جا کر پھر ایوان میں تشریف لے آئے تو جناب والا میں یہ عرض رہا تھا کہ تحقیقاتی کام ہمارے ماہرین جانفشانی سے کر رہے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ میکسی

سے بہتر بیج آ گیا ہے اور انقلاب ہو گیا ہے لہذا مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے مسرت ہوتی ہے کہ ہمارے تحقیقاتی اداروں نے دو یا تین قسم کے گندم کے مزید بیجوں کو دریافت کر لیا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ میکسی سے بہتر ہیں اور زیادہ پیداوار دیں گے اس لحاظ سے یہ کہنا کہ زراعت کے میدان میں تحقیقات نہیں ہو رہی ہے یہ بے انصافی ہے۔ ساتھ ہی میرے دوست حمزہ صاحب نے کہا اور ان کے قول کے مطابق چنا جو ایک بادام کی سی حیثیت رکھتا ہے یا چنا کو انہوں نے بادام کے لقب سے یاد کیا ہے اس کے لئے بھی ایک شعبہ قائم ہوا ہے اور اس نے دو تین قسم کے چنے دریافت کئے ہیں جو زیر تجربہ ہیں ۔ جناب والا۔ میری مجبوری ہے مجھ سے جناب خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ میں relevant ہی گفتگو کروں اس لئے میں کچھ اور باتیں نہیں کر سکتا اور انہوں نے مجھ کو گفتگو کرنے کی ہدایت فرمائی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اگر مجھے اس قسم کی تقریر کرنا ہوتی تو میں ضرور کرتا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ اس کے بعد بیر کے متعلق بھی کہا گیا ہے کہ بیر کے لگانے اور اس کی نشو و نما میں محکمہ کو دلچسپی لینا چاہئے تو میں عرض کروں گا کہ اگر سنٹرل زون کے بارانی علاقے میں آپ چلے جائیں تو آپ کو بیر کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں درخت لگے ہوئے ملیں گے جہاں پہلے ایسے علاقہ ہوا کرتے تھے کہ اس قسم کا کوئی درخت نہیں ہوتا تھا ۔ سیب کے متعلق آپ کو جناب والا ۔ یاد ہو گا کہ

۱۹۴۷ء میں جس وقت ہم آزاد ہوئے تو ہمارے پاس کوئی ایسا خطہ نہیں تھا جہاں پر کوئی سیب ہو اگر ہوتا تھا تو بہت قابل مقدار میں ہوتا تھا کچھ کوئٹہ میں اور کچھ قلات میں ہوا کرتا تھا ۔ آج صرف ایک نہیں دو نہیں بلکہ ۱۰ لاکھ کے قریب مری ایبٹ آباد اور دیگر علاقوں میں سیب کے درخت لگائے گئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد جب وہ پھل لے آئیں گے تو اس وقت سیب کی قیمت میں بھی خاطر خواہ کمی ہو جائیگی ۔ مگر بہر حال اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ سال بھر میں بہت کچھ امید ہے کہ سیب کی فصل بہتر ہونے لگے ۔ اسی طرح کیلے کے متعلق جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے تو کیلے کے متعلق عرض ہے کہ ہمارے پاس آزادی کے وقت کیلے کی کوئی اچھی قسم نہیں تھی ۔ یہ اسی حکومت کا کارنامہ ہے خواجہ صاحب کہ گذشتہ ۱۰ سال میں سندھ کے علاقوں میں کیلے پر رقومات صرف کر کے لوگوں کو تلقین کر کے اور آمادہ کر کے مغربی پاکستان کو بیرونی کیلے چاہے وہ مشرقی پاکستان کا ہو یا ہندوستان کا ہو اس سے بے نیاز کر دیا ۔ اس کے لئے ایک بات اور کہتا چلوں کہ یہاں پر کیا آم ہوتا تھا اور کس قسم کا ہوتا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ نے بتایا نہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ اب بفضل تعالیٰ اس کا معیار اس کا ذائقہ اس کی خوبصورتی اس کی دلکشی ، اس کی نفاست اور اس کی لذت تمام ممالک میں لہنا نی نہیں رکھتی ۔۔۔۔

خواجہ محمد صفدر - جب کھائیں گے تو مانیں گے - (قہقہہ)

وزیر زراعت و خوراک - کھلائیں گے اور ضرور کھلائیں گے - لیکن یہ کہنا کہ پھلوں کے متعلق کچھ نہیں کیا گیا یہ بالکل بے انصافی ہے میں سمجھتا ہوں کہ پھلوں کے میدان میں جتنی کارگذاری مغربی پاکستان نے گذشتہ ۱۰ سال میں کی ہے کسی اور شعبہ میں اتنی خاطر خواہ ترقی نہیں ہوئی ہمارے پھل اس قدر دلکش ہیں کہ میں کیا عرض کروں جناب والا - حال ہی میں مجھے باہر جانے کا اتفاق ہوا مجھے کسی جگہ کینوں دکھائے گئے تو اس کی شکل و شباہت کو دیکھ کر لوگ متحیر رہ گئے کہ پاکستان میں اس قسم کی بھی چیز ہوتی ہے - اس کی وضع قطع اس کی دلکشی اس کا ذائقہ اس کا flavour اس کا aroma غرض کہ جناب والا - وہ بھی اسی زمانے کی پیداوار ہے تو جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر یہ سمجھا جائے کہ پھلوں کے میدان میں کسی قسم کی ترقی نہیں ہوئی تو یہ بے انصافی ہوگی - جناب والا - ملک اختر صاحب نے ابھی بر سبیل تذکرہ عرض کیا کہ اشیاء کی قیمتیں مقرر ہیں مگر وہ میسر نہیں آ رہی ہیں -

جناب والا - مجھے بھی اس قسم کی شکایات پہنچی ہیں میں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ گورنر صاحب نے کل ہی مجھے اس بات کی ہدایت فرمائی ہے کہ ان شکایات کا ازالہ کیا جائے اور اس کی صورت حال یہ نکلی ہے کہ جس شخص کو قیمت پوری نہیں ملی اس کا حق ہے کہ وہ مجھے تار یا خط کے ذریعے اطلاع دے اور مجھ پر یہ فرض عائد کیا جائے کہ میں تحقیقات کروں - لہذا میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں اور میں اپنے قومی پریس سے بھی اس بات کی درخواست کروں گا کہ وہ اس اعلان

کو از راہ نوازش مناسب انداز میں چھاپ دیں کہ اگر کسی شخص کو اس بات کی شکایت ہو تو وہ حکومت کے نوٹس میں لائے گورنمنٹ اس بات کا تہیہ کر چکی ہے کہ زمینداروں کو سترہ روپے کا نرخ ملنا چاہئے اس جگہ جہاں منڈی ہے ۔ گھر میں اگر زمیندار بیچے گا تو اس کو ۱۶ روپے ملنے چاہئیں یا اس سے کچھ زیادہ مگر سترہ روپے اس کو منڈی میں ضرور ملنے چاہئیں کیوں کہ اس سے اس کو محصول چونگی وغیرہ ادا کرنا پڑتا ہے اور اسے کچھ نہ کچھ دینا پڑتا ہے ۔ میں یہاں ایک دوسری بات کرنی چاہتا ہوں جس کے متعلق اختر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ زراعت کے میدان میں زیادہ سے زیادہ یہ کوشش کرنی چاہئے کہ کاشتکاروں اور زمینداروں کے حقوق کی خاطر خواہ طریق پر نگہداشت کی جائے ۔ میں مشکور ہوں کہ ہمیں مفید ہدایات اور مشورے اپنے دوستوں کی جانب سے ملتے رہتے ہیں ۔ سچ مانیئے ۔

جناب والا ۔ میں نے اعلان کیا ہے اور آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ میں اس بات کا منتظر ہوں کہ میں ان کی مفید ٹھوس اور موثر تجاویز پر عمل کروں اور ایسا کرنے میں میں اپنی سعادت اور خوش قسمتی سمجھوں گا لیکن ان کی طرف سے جناب والا نے دیکھا ہوگا چاہے ٹیکنیکل وجوہات ہوں میں ان کے مفید مشوروں سے ایک سال تک محروم رہا ہوں لیکن باوجود اس بات کے میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ اگر کوئی چیز کسی وقت زراعت کے متعلق ان کو غلط ہوتی نظر آئے تو وہ اس قومی مسئلے میں حکومت کی اور کاشتکار برادری کی رہنمائی کریں اور ہمیں مشکور ہونیکا موقع دیں اور ہمیں آگاہی فرمائیں کیوں کہ اس میں ہم سب کا بھلا ہے ۔ پیشتر اس کے کہ میں

اپنی تقریر کو ختم کروں مجھے اس بات کے عرض کرنے کی اجازت دے دی جائے کہ اس وقت جو کامیابی ہمیں زراعت کے میدان میں حاصل ہوئی ہے اس نے ہمیں تن آسان یا بے فکر نہیں کردیا ۔ ہم اس کو ابتدا سمجھتے ہیں ۔ انتہا نہیں سمجھتے ہم نے ایک قدم اٹھایا ہے مگر منزل دور ہے ۔ اس منزل کی طرف آپ اور ہم اور حزب اختلاف کے دوستوں کے مشوروں سے اور ان کے تعاون سے ہم بڑھتے چلے جائیں گے ۔ جناب والا ۔ زراعت کاشت کاری کا بنیادی ستون ہے اس لئے ہم نے اس پر زیادہ توجہ دی ہے اور اپنے منصوبوں کو خدا کے فضل سے عملی جامہ پہنائیں گے ۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اور بھی ترقی ہوگی اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا تو ہم آئندہ سال بھی حزب اختلاف کی تائید اسی طرح حاصل کر لیں گے جس طرح آج ہم نے کر لی ہے اور اس لحاظ سے ہمارے اگلے منتہائے نظر انشاء اللہ پورے ہوں گے ۔ تو میں ان چند الفاظ کے ساتھ ملک محمد اختر صاحب کی تحریک کی مخالفت کرتا ہوں اور اس ایوان سے استدعا کرتا ہوں کہ معزز فائننس منسٹر نے جو تحریک پیش کی ہے ان کے مطالبہ زر کو منظور کر لیا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں وضاحت کے طور پر کچھ عرض کروں گا ۔ دراصل بات یہ ہے اور مجھے افسوس ہے کہ کل سے میں اپنی گذارشات زراعت کے متعلق جناب ملک صاحب کی خدمت میں آپ کے توسل سے پیش نہیں کرسکا حقیقت یہ ہے کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے میں پرسوں کے ایجنڈا کا مطالعہ آج تک بھی نہیں کر سکا ۔ کل کے کام کو آج رات کو دیکھوں گا ۔ ریسرچ کے متعلق ۹ کے قریب

آئٹم تھے جن کے متعلق مطالعہ ضروری تھا لیکن وقت نہ ملنے کی وجہ سے میں اس طرف توجہ نہ دے سکا ۔ چنانچہ میں نے دوستوں کو کہہ دیا کہ میرے پاس میٹریل نہیں ہے اگرچہ ڈیانڈ پر گورنمنٹ نے بحث کی دعوت دی تھی مطالبہ زر بھی میں نے مطالعہ نہیں کیا حالانکہ فرض میرا تھا کہ میں اس کا مطالعہ کرکے کچھ سمجھ سوچ کر اس معزز ایوان میں عرض کر دیتا کہ کوئی اور ڈیانڈ چن لی جائے تو وہ میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ بہتر ہوتا ۔ تو اس امر کا مجھے خود افسوس ہے اور دلی رنج بھی ہے کہ جو باتیں کرنی تھیں وہ نہ کر سکے ۔ تو اس کی ذمہ داری میں اپنے اوپر ہی ڈالتا ہوں کہ میں ان کو وقت پر مشورے نہ دے سکا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں ان کو اپنی دو کتابیں پیش کرنی چاہتا ہوں تاکہ وہ پڑھ لیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ انشاء اللہ ضرور پڑھوں گا ۔ آپ کا بہت بہت شکریہ ۔

Mr. Speaker : I will now put the Cut Motion to the vote of the House. The question is :

> That the total of Rs. 2,57,890 on account of 40 -Agriculture - Total New Expenditure (Recurring and Non-Recurring) be reduced by Rs. 100.

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the demand to the vote of the House. The question is :

> That a sum not exceeding Rs.2 ,57,890 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Agriculture.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next demand please.

Minister for Finance : Sir, I beg to move :

That a sum not exceeding Rs. 21,34,030 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Health Services.

Mr. Speaker : Demand moved is :

That a sum not exceeding Rs 21,34,030 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Health Services.

Mr. Speaker : The first cut motion in Demand No : 20 is from Mr. Hamza.

Khawaja Muhammad Safdar : I would request the Chair to postpone it till tomorrow. At least we were under the impression that we will take up this Demand tomorrow.

Minister for Finance : We agreed to this.

Minister for Food and Agriculture : This was arranged.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, this was the arrangement.

Mr. Speaker : If we finish the Demand which was first on the Order papar then naturally we have to pass to the next Demand. We have to apply the guillotine tomorrow at 1.30 p.m. at the conclusion of the sitting. Is the Leader ofthe Opposition not prepared to discuss this Demand today?

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir.

arrangement تو یہی تھا قائد ایوان کے اور میرے درمیان کہ محکمہ صحت پر بحث کل ہو گی ۔

Minister for Finance : That is right.

Mr. Speaker : Is that the sense of the House ? (*Voices—Yes.*) Then I will adjourn the proceedings till tomorrow.

The House is adjourned to meet again tomorrow at 8.00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 11.40 a.m.) till 8.00 a.m. on Thursday, the 27th June, 1968.

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 10252)

LIST OF W.P.E.S., I (SENIOR/JUNIOR) OFFICERS (COLLEGIATE BRANCH) (MENS' AND WOMENS' SECTIONS) WHO RETIRED/WERE GRANTED EXTENSION IN SERVICE FROM TIME TO TIME AFTER OBTAINING THE AGE OF RETIREMENT FROM 1ST JANUARY, 1963 TO 31ST DECEMBER, 1967

Serial No.	Name and designation	Whether retired/ granted extension	Reasons for the grant of the extension
1	2	3	4
1.	Kh. Abdul Hamid Butt, W.P.E.S. I (Senior), Director, Education, Rawalpindi.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
2.	Sh. Naseer-ud-Din Qureshi, W.P.E.S. I (Senior), Retired Principal, Government College, Jhang.	do.	do.
3.	S. Karamat Hussain Jafri, W.P.E.S. I (Senior), former Principal, Government College, Lyallpur.	do.	do.
4.	Sh. Habib Ullah, W.P.E.S. I (Senior), Retired Principal, Government College, Mianwali.	do.	do.
5.	Mr. Zaffar-ud-Din Ahmad, W.P.E.S. I (Senior), Late Principal, Government College, Campbellpur.	do.	do.
6.	S. Ghauhar Ali Shah W.P.E.S. I (Junior) former Principal, Government Intermediate College, Rawalpindi.	do.	do.

1	2	3	4
7.	Mr. M. A. Qadus, W.P.E.S. I (Junior), Principal, Government College, Talagang.	do.	do.
8.	Hafiz Nasim Ahmad, W.P.E.S. I (Junior), former Principal, Government Intermediate College, Kahuta.	do.	do.
9.	Mr. Amjad Hussain Malik, W.P.E.S. I (Junior), former Principal, Government Intermediate College, Lyallpur.	do.	do.
10.	Kh. Saeed-ud-Din, W.P.E.S. I (Junior), Principal, Government Intermediate College, Lyallpur.	do.	do.
11.	Mr. Noor-ud-Din, W.P.E.S. I (Junior), Principal, Government Intermediate College, Jhelum.	do.	do.
12.	Mr. Dilawar Hussain, W.P.E.S. I (Junior), Professor, Government College, Campbellpur.	do.	do.
13.	Mr. Ishtiaq Ali Abbasie, W.P.E.S. I (Junior), Principal, Government Intermediate College, Rawalpindi.	do.	do.
14.	Mr. Muhammad Noor-ud-Din, W.P.E.S. I (Junior), Professor, Government College, Rawalpindi.	do.	do.
15.	Pir Amanatullah, W.P.E.S I (Junior), former Professor, Government College, Rawalpindi,	do.	do.

1	2	3	4
16.	Mr. Iktirar Ahmad Khan, W.P.E.S. I (Junior), Professor, Government Intermediate College, Chakwal.	do.	do.
17.	Miss M. Abdullah, W.P.E.S. I (Senior), Principal, Government College for Women, Lyallpur.	do.	do.
18.	Dr. Muhammad Jan Khan, W.P.E.S. I (Senior), (on deputation), Chairman, Board of Intermediate and Secondary Education, Peshawar.	Retired	...
19.	Mr. Zia-ud-Din, W.P.E.S. I (Senior), on deputation to the Peshawar University.	Extension	Extension was granted in the interest of the administration and in view of his satisfactory record/health.
20.	Mr. Noor Ahmad Khan, W.P.E.S. I (Senior), on deputation to Peshawar University.	Retired	...
21.	Dr. Kh. Sakha Ullah, W.P.E.S. I (Senior), Section Officer (Colleges), Education Department.	Extension	Extension was granted in the interest of the administration and in view of his satisfactory record/health.
22.	Mr. Ghulam Sarwar Khan, W.P.E.S. I (Senior), Government College, Mardan.	do.	do.
23.	Mr. Muhammad Raza Khan, W.P.E.S. I (Senior), Principal, Government College, Bannu.	Retired	...

1	2	3	4
24.	Miss Ghauhar Sultan, W.P.E.S. I (Senior), Retired Principal, Government College, Abbottabad.	do.	...
25.	Mr. Muhammad Musa Khan Kalim, W.P.E.S. I (Senior), Principal, Government College, Peshawar.	Extension	Extension was granted in the interest of the administration and in view of his satisfactory record/ health.
26.	Mr. Abdul Wahid Khan, W.P.E.S. I (Junior), Retired Principal, Government Intermediate College, Haripur.	Retired	...
27.	Mr. Muhammad Yaqoob, Hashmi, W.P.E.S. I (Junior), Retired Principal, Government College, Nowshera.	do.	...
28.	Ch. Muhammad Sarwar, W.P.E.S. I (Junior), on deputation to Peshawar University.	do.	...
29.	Mr. B.H. Zubairi, W.P.E.S. I (Junior), Retired Principal, Government College, Swabi.	do.	...
30.	Mr. Muhammad Ilyas, W.P.E.S. I (Junior), Retired Professor, Government College, Abbottabad.	do.	...
31.	Mr. Niaz Muhammad W.P.E.S. I (Junior), Principal, Government Inter College, Lakhi.	do.	...
32.	Mr. Muhammad Abdullah, W.P.E.S. I (Junior), Retired Professor, Government College, Mansehra.	do.	...

1	2	3	4
33.	Syed Aziz-ud-Din, W.P.E.S. I (Junior), Professor, Government College, Quetta.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
34.	Mr. Karam Ilahi Khan, W.P.E.S. I (Junior), Professor, Government College, Quetta.	do.	do.
35.	Mr. Y.S. Tahir Ali, W.P.E.S. I (Senior), Retired Principal, Government College, Dadu.	Retired	...
36.	Moulvi Aziz-ul-Hasan, W.P.E.S. I (Junior), Professor, Government College, Shikarpur.	do.	...
37.	Mr. A.F. Kalbani, W.P.E.S. I (Junior), Professor, Government College, Hyderabad.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
38.	Mr. Muhammad Zia-ud-Din, W.P.E.S. I (Junior), Professor, Government College, Shikarpur.	do.	do.
39.	Mr. Mushtaq Ahmad, W.P.E.S. I (Junior), Professor, Government College, Hyderabad.	Retired	...
40.	Mr. S.S. Ahmad, W.P.E.S. I (Junior), Professor, Government College, Hyderabad.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
41.	Mr. J.B. Sidhwa, W.P.E.S. I (Senior), Principal, D.J. Sc. College, Karachi.	Retired	...

1	2	3	4
42.	Mr. Z.E. Naqvi, W.P.E.S. I (Senior), D.D. College, Karachi.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
43.	Mr. A.B. Kamali, W.P.E.S. I (Junior), Professor, Government Superior Science College, Karachi,	Retired	...
44.	Mr. Azhar Hussain, W.P.E.S. I (Junior), Professor, D.J. Sc. College, Karachi.	do.	...
45.	Dr. Syed Nazir Ahmad, Principal, Government College, Lahore.	do.	...
46.	Hafiz Muhammad Abdul Haq, Principal, Government Training College, Multan (now Chairman, Board of Inter. and Secondary Education, Multan).	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
47.	Mr. A.G. Butt, Principal, Central Training College, Lahore (now Chairman, Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore.	do.	do.
48.	Dr. M. Hameed-ud-Din, Senior Professor, Government College, Lahore (now Chairman, Board of Intermediate and Secondary Education, Sargodha).	do.	do.
49.	Dr. Abdul Hameed, Senior Prof., Government College, Lahore (on deputation to West Pakistan Text Book Board, Lahore).	do.	do.

1	2	3	4
50.	Dr. M.A. Azeem, Senior Prof., Government College, Lahore.	do.	do.
51.	Ghulam Raza, Senior Prof., Government College, Lahore (now S.O.)	do.	do.
52.	Kh. Iltaf Hassan, Deputy Director, P. and E. Cell, Education Department.	do.	do.
53.	Dr. Sultan Ahmad, Senior Prof., Government College, Lahore.	do.	do.
54.	Mr. G.M. Shah, Principal, S.E. College, Bahawalpur.	Retired	...
55.	Mr. Muhammed Anwar Malik, Principal, Government College, Sahiwal (now Section Officer, Education Department).	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in veiw of his satisfactory record/ health.
56.	Mr. Sher Muhammad Principal, Government College, Sheikhupura.	Retired	...
57.	Mr. Naseer-ud-Din, Prof., Government College, Lahore.	do.	...
58.	Mr. Abdul Majid, Principal, Government College, Bahawalnagar.	do.	...
59.	Mian Mahmud Ahmad, Principal, Government College, Multan,	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.

1	2	3	4
60.	Sh. Ijaz Ahmad, Principal, Government Training College, Multan.	do.	do.
61.	Sh. Abdul Haq, Vice-Principal, II Shift, Government College, Lahore.	do.	do.
62.	Syed Ahmad Afzal, Principal, Government College, Rahimyar Khan.	Retired	...
63.	Dr. M. Zia-ul-Haq Soofi, Vice-Principal, Government College, Lahore (II-Shift.)	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
64.	Agha Sadiq Hussain, Principal, Government College, Muzaffargarh.	Retired	do.
65.	Mr. Fazal Ali Shah, Senior Professor, Government College, Sahiwal.	Extension	Extension was granted in the interest of administration in view of his satisfactory record/ health.
66.	Mr. Fayyaz-ud-Din, Professor, Government College, Sahiwal.	Retired	...
67.	Mr. S.A. Haroon, Retired Principal Central Training College, Lahore.	do.	...
68.	Dr. Imdad Hussain, Senior, Professor, Government College, Lahore.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.

1	2	3	4
69.	Mr. Nazir Ahmad, Principal, Government Intermediate College, Alipur.	do.	do.
70.	Mian Muhammad Aslam, Principal, Government Intermediate College, Baghbanpura, Lahore.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
71.	Agha Abdus Satar Khan, Professor, Government College, Lahore (now on deputation with West Pakistan Text Book Board, Lahore).	do.	do.
72.	Mr. Muhammad Iqbal Ahmad Khan, Professor, Government College, Sheikhupura.	do.	do.
73.	Mr. Muhammad Azeem, Principal, Government Intermediate College, Alipur.	do.	do.
74.	Mr. Abdul Qayyum, Professor, Government College, Lahore.	Retired	...
75.	Mr. Muhammad Ashraf Khan, Professor, Government College, Lahore.	do.	...
76.	Mr. Taj Ali Qureshi, Professor, Government Intermediate College, Baghbanpura, Lahore.	do.	...
77.	Mr. Anis-ud-Din Ansari, Professor, Central Training College, Lahore.	do.	...
78.	Mr. Mumtaz Ahmad, Professor, Government Training College, Multan.	Died	...

1	2	3	4
79.	Mr. Muhammad Abdul Aziz, Professor, Government College, Sahiwal.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/health.
80.	Mr. Muhammad Ishaque, Professor Government College, Bahawalnagar.	do.	do.
81.	Mr. Abdul Moshsi, Professor, Government College, Bahawalpur.	do.	do.
82.	Mr. Fazal Ahmad Professor, Central Training College, Lahore.	do.	do.
83.	Mrs. Saeeda Aziz-Malik, Principal, Lady Maclagan Training College, Lahore.	do.	do.
84.	Mrs. S.J. Abdul Majid, Principal, Government College for Women, Sialkot.	do.	do.
85.	Miss Taj Begum Khan, Professor, Lahore College for Women, Lahore.	Retired	...
86.	Mrs. S. Mahmud, Principal, Government Intermediate College for Women, Dera Ghazi Khan.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of her satisfactory record/health.

LIST OF W.P.E.S. II OFFICERS (COLLEGIATE BRANCH) (MEN'S AND WOMEN'S SECTIONS) WHO RETIRED/WERE GRANTED EXTENSION IN SERVICE FROM TIME TO TIME AFTER ATTAINING THE AGE OF RETIREMENT FROM 1ST JANUARY, 1963 TO 31ST DECEMBER, 1967.

Serial No.	Name and designation	Whether retired/ granted extension	Reason for the grant of the extension
1	2	3	4
1.	Maulana Faqir Muhammad, Lecturer in Arabic (Peshawar Region).	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
2.	Dr. Nazir Hussain Mirza Birlas, Lecturer in Persian (Peshawar Region).	do.	do.
3.	Mr. S. Hussain Shah Fida, Lecturer in Persian (Peshawar Region).	do.	do.
4.	Mr. Abdul Ghafoor Khan, Lecturer in Urdu (Peshawar Region).	do.	do.
5.	Mr. Maqbool Ahmad Khan, Lecturer in Urdu (Peshawar Region).	do.	do.
6.	Mr. Abdul Hayee, Lecturer in Islamiat (Peshawar Region).	do.	do.
7.	Mr. T.H. Naqvi, Lecturer in Urdu, Government College, Nawabshah.	do.	do.
8.	Mr. Abdul Ghani, Lecturer in Persian, Government College, Jhelum.	do.	do.

1	2	3	4
9.	Mr. Muhammad Atique Ahmad, Lecturer in English, Government College, Campbellpur.	do.	do.
10.	Mr. M. Samiullah, Lecturer in Islamiat, Government College, Campbellpur.	do.	do.
11.	Mr. Murid Hussain Sheikh, Lecturer in Urdu, Government College, Lyallpur.	do.	do.
12.	Mr. Zaheer-ud-Din Qureshi, Lecturer in English, Government College, Lyallpur.	do.	do.
13.	Mr. Muhammad Tufail Naz, Lecturer in English, Government College, Sargodha.	do.	do.
14.	Mr. Manzoor Hussain Shore, Lecturer in Persian, Government College, Campbellpur.	do.	do.
15.	Mr. Akhtar Hussain, Lecturer in English, Government College, Jhelum.	do.	do.
16.	Mr. Khalid Yar Khan, Lecturer Government Teachers Training College, Karachi.	do.	do.
17.	Mr. Qayyum Nazar, Lecturer in Urdu, Government College, Lahore.	do.	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health. (On deputation with Art Council).

1	2	3	4
18.	Mr. Fazal Ahmad, Lecturer, Central Training College, Lahore.	do.	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
19.	Mr. Anis-ud-Din Ansari, Lecturer, Central Training College, Lahore.	Retired	...
20.	Mr. Muhammad Ibrahim, Lecturer in Botany, Government College, Lahore.	do.	...
21.	Ch. Rustam Khan, Lecturer in English, Government Inter. College, Sheikhupura.	do.	...
22.	Mr. Mumtaz Ahmad Khan, Government Training College, Multan.	Died	...
23.	Mr. Ashraf Ali Khan, Lecturer in Botany, Government College, Lahore.	Retired	...
24.	Mr. Muhammad Azam, Lecturer in Urdu, S. E. College, Bahawalpur.	do.	...
25.	Mr. Abdul Aziz, Lecturer in English, Government College, Sahiwal.	do.	...
26.	Mr. Kausar Hussain, Lecturer, Central Training College, Lahore.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
27.	Mr. Abdul Qadeer, Lecturer in English, Government College, Sahiwal.	do.	do.

1	2	3	4
28.	Mr. Akhlaq Ahmad, Lecturer in English, Government Inter. College, Multan.	Retired	...
29.	Mr. M.A. Jafri, Lecturer, Central Training College, Lahore.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
30.	Mr. Akbar Ali Shah, Lecturer in English, Government Inter. College, Sheikhupura.	do.	do.
31.	Mr. Ghulam Muhammad Khadam, Lecturer in Physics, Government College, Multan.	do.	do.
32.	Mr. Muhammad Afzal, Lecturer in Physics, Government College, Multan.	do.	do.
33.	Mrs. K.N. Ahmad, Lecturer in Urdu, Lahore College, for Women, Lahore.	Retired	...
34.	Dr. Sabir Ali Khan, Lecturer in Urdu, Queen Mary College, Lahore.	do.	...

LIST OF W.P.E.S. I OFFICERS ADMINISTRATION BRANCH (MEN AND WOMEN'S SECTION) WHO RETIRED/WERE GRANTED EXTENSION IN SERVICE FROM TIME TO TIME AFTER ATTAINING THE AGE OF RETIREMENT FROM 1ST JANUARY, 1963 TO 31ST DECEMBER, 1967.

Serial No.	Name and designation	Whether retired/ granted extension	Reasons of the grant of the extension
1	2	3	4
1.	Mian Muhammad Shafi, Inspector of Schools, Quetta Division, Quetta.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
2.	Sheikh Jaffar Ali, Deputy Director of Education (Schools), Quetta Region, Quetta.	do.	do.
3.	Mr. A.K. Rehman, Headmaster, Government Normal School, Kamalia.	Retired	...
4.	Khawaja M. Suleman, Deputy Director of Schools, Rawalpindi Region.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
5.	Sheikh Muhammad Shafi, Inspector of Schools, Rawalpindi Division.	do.	do.
6.	Mrs. M.S. Ahmad, Inspectress of Schools, Sargodha Division.	do.	do.
7.	Mr. Jan Muhammad Soomro, Inspector of Schools, Khairpur Division.	do.	do.

1	2	3	4
8.	Mr. A.J. Baluch, Deputy Director of Education (General), Karachi.	Retired	...
9.	Mr. Misbahul Haq, Inspector of Schools, Karachi.	do.	...
10.	Mr. S H.A. Jaffery, Inspector of Schools, Karachi.	do.	...
11.	Mr. Karamatullah Khan, Inspector of Schools, Karachi.	do.	...
12.	Mr. S.S. Mirza, Deputy Director of Education, Karachi.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
13.	Prof. Imdad Hussain Beg, Deputy Director of Schools, Frontier Region.	Retired	...
14.	Mr. Ahmad Nawaz Saleem, Inspector of Schools, D.I. Khan.	Retired and re-employed.	...
15.	Mrs. A. Asim, Inspectress of Schools, Multan Division, Multan.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
16.	Miss M.G. Haider, Inspectress of Schools, Sargodha Division.	do.	do.
17.	Miss Nazimuddin, Inspectress of Schools, Peshawar Division.	do.	do.
18.	Miss K. Qureshi, Deputy Directress of Educatiun (Schools), Peshawar Region, Peshawar,	do.	do.

1	2	3	4
19.	Malik Abdul Majid, Inspector of Training Institutions, Lahore Region, Lahore.	Retired	...
20.	Mr. Rashid Ahmad, Inspector of Training Institutions, Lahore Region, Lahore.	do.	...
21.	Mr. Gul Muhammad, Inspector of Training Institutions, Lahore Region, Lahore.	do.	...
22.	Mr. Nazar Muhammad Bokhari, Headmaster, Government Central Model School, Samanabad.	do.	...
23.	Sufi Muhammad Sharif, Principal, Government Comprehensive High School, Sahiwal.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
24.	Mr. Rashid Ahmad, Principal, Government Comprehensive High School, Multan.	do.	do.
25.	Mr. Muhammad Shabbir Ansari, Inspector of Training Institutions, Rawalpindi Region.	Retired	...
26.	Mian Abdul Aziz, Principal, Government Comprehensive High School, Gujrat.	do.	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
27.	Mr. Noor Ali Khan, Deputy Director of Education (Schools), Peshawar Region, Peshawar.	do.	do.

1	2	3	4
28.	Khawaja M. Iqbal, on deputation as Section Officer, Education Department, Civil Secretariat, Lahore.	do.	do.
29.	Miss Bashir-ud-Nizsa, Deputy Directress of Education, Rawalpindi Region.	do.	do.
30.	Mrs. R. M. Durrani, on deputation Section Officer, Education Department, Civil Secretariat, Lahore.	Retired	...

LIST OF W.P.E.S. II (OFFICERS ADMINISTRATION BRANCH (MEN AND WOMEN'S SECTIONS) WHO RETIRED, WERE GRANTED EXTENSION IN SERVICE FROM TIME TO TIME AFTER ATTAINING THE AGE OF RETIREMENT FROM 1ST JANUARY, 1963 TO 15TH DECEMBER, 1967.

Serial No.	Name and designation	Whether retired/ granted extension	Reasons for the grant of the extension
1	2	3	4
1	Mr. M.A. Javeed, Headmaster, Government High School, Chaman.	Retired	...
2	Mr. Gul Muhammad Mujahid, Headmaster, Government High School, Gulistan.	do.	...
3	Mr. Muhammad Akbar Khan, Director Inspector of Schools, Kalat, Mastung.	do.	...
4	Kh. Manzoor Hassan, Headmaster, Government High School, Tump.	do.	...
5	Mr. Rashid Ahmad Zuberi, Headmaster, Government Central High School, Quetta.	do.	...
6	Mr. Qasim Hassan Rizvi, Headmaster, Government High School, Nushki.	do.	...
7	Mrs. F.J. Samuels, Headmistress, Government Girls High School, Mach.	do.	...

1	2	3	4
8.	Kh. Maqbool Elahi, District Inspector of Schools, Nushki.	Extension	Extension was granted in the interest of the administration and in view of his satisfactory record/ health.
9	Mr. F.A. Siddiqui, on deputation with Auqaf Department.	do.	do.
10	Syed Aun, Subject Specialist, Extension Centre, Lahore.	do.	do.
11	Mr. Nausha Hussain Naqvi, Headmaster, Government Technical High School, Quetta.	do.	do.
12	Malik Muhammad Hussain, District Inspector of Schools, Loralai.	do.	do.
13	Mr. Asghar Ali Qureshi, Headmaster, Government High School, Gulistan.	do.	do.
14	Mrs. R. Inayat Masih, Headmistress, Government Girls High School, Sibi.	do.	do.
15	Mr. Atta Muhammad, Headmaster, Government High School, No. 1, Sargodha.	Retired	do.
16	Mr. Hamid Muslim Headmaster, Government High School, Khurrianwala.	do.	...
17	Qazi Abdus Salam, Headmaster, Government High School, D.A.V. College Road, Rawalpindi.	do.	...

1	2	3	4
18	Mr. Muhammad Abdul Aziz, Retired as Headmaster, Government High School, Jhang.	do.	...
19	Mr. Hamid Mohsin, Retired as Headmaster, Government High School, Sihala.	do.	...
20	Mr. Muhammad Abdullah Shah, Retired as Headmaster, Government High School, Bhagwal.	do.	...
21	Mr. Rehmatullah retired as Headmaster, Government High School, Nara.	do.	...
22	Mr. Sher Bahadur, retired as Headmaster, Government High School, Mianwali.	do.	...
23	Mr. Abdul Aziz Khan, retired Deputy Inspector of Schools, Sargodha.	do.	...
24	Mr. Abdul Majeed, retired as Headmaster, Government High School, Shahpur Sadar.	do.	...
25	Mr. Fida Hussain Shah, retired as Headmaster, Pind Dadan Khan.	do.	...
26	Mr. Aziz Hussain, retired as Headmaster, Government High School, Chakwal.	do.	...
27	Mr. Iftikhar Hussain Hyder, retired as Deputy Inspector of Schools, Rawalpindi.	do.	...

1	2	3	4
28	Mr. Ahmad Din, retired as Headmaster, Government Technical High School, Jauharabad.	do.	...
29	Mr. Abdul Qayyum, Qureshi, retired Deputy Inspector of Schools, Rawalpindi.	do.	...
30	Mr. Muhammad Akram, retired as Headmaster, Government High School, Nara.	do.	...
31	Mr. Abdur Rehman, retired as Headmaster, Government High School, Jhelum.	do.	...
32	Mr. Haider Raza, retired as Headmaster, Government High School, Tench Bhatta (R.W.P.)	do.	...
33	Mr. Shafi Ahmad, retired as Headmaster, Government High School, Pindi Gheb.	do.	...
34	Mr. Bashir Ahmad, retired as Headmaster, Government High School, Jaranwala.	do.	...
35	Mr. Muhammad Yaqoob, retired as Deputy Inspector of Schools, Sargodha.	do.	...
36	Mr. Muhammad Abdul Khaliq, retired as Deputy Inspector of Schools, Sargodha.	do.	...
37	Mr. Muhammad Sabir, retired as Headmaster, Government High School, Naushera.	do.	...

1	2	3	4
38	Mr. Sher Muhammad, retired as Headmaster, Government High School, Chakwal.	do.	...
39	Mr. Sultan Ahmad, retired as District Inspector of Schools, Gujrat.	do.	...
40	Mr. Muhammad Saeed, retired as Headmaster, Government High School, Jhelum.	do.	...
41	Mr. Muhammad Hayat, retired as District Inspector of Schools, Jhelum.	do.	...
42	Mr. Muhammad Bakhsh, Headmaster, Government Normal School, Kamalia.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
43	Mr. Mukhtar Ahmad, Headmaster, Government High School, Shorkot Road.	do.	do.
44	Mr. Abdul Hamid Khan, Headmaster, Government High School, Kamalia.	do.	do.
45	Mr. Abdul Hamid Khan Niazi, Headmaster, Government High School, Bakhar.	do.	do.
46	Mr. Muhammad Masud Khan, Headmaster, Government High School, Lilla.	do.	do.

1	2	3	4
47	S. Zia-ud-Din Ali Hussain, District Inspector of Schools, Jhang.	do.	do.
48	Mr. H.A. Abbasi, Headmaster, Government Normal School, Lalamusa.	do.	do.
49	Mr. Abdur Rehman Khan, Headmaster, Government Normal School, Shahpur City.	do.	do.
50	Ch. Muhammad Ibrahim, Headmaster, Government High School, Jhelum.	do.	da.
51	Mr. Muhammad Abdul Haq, Headmaster, Government High School, Nara.	do.	do.
52	S. Abbas Ali Shad, Headmaster, Government Normal School, Shahpur Sadar.	do.	do.
53	Mr. Mukhtar Ahmad Siddiqui, Headmaster, Government High School, Pindi Gheb.	do.	do.
54	Ch. Anwar Hussain, Headmaster, Government High School, Bhurch.	do.	do.
55	Mr. G.M. Sial, Assistant Director (Establishment) Rawalpindi Region, Rawalpindi.	do.	do.
56	Miss Z. Maula Bakhsh, W P E.S,-II, *Ex*-Headmistress, Government Girls High School, Bhera.	Retired	...
57	Mrs. H. Zia, W.P.E.S.-II *Ex*-Headmistress, Government Girls High School, Jalalpur Jattan.	do.	...

1	2	3	4
58	Miss A.B. Calib, W.P.E.S.-II, District Inspectress of Schools, Jhelum.	do.	...
59	Mrs. E.L. Nasir, W.P.E.S.-II, Deputy Inspectress of Schools, Rawalpindi, Division, was granted extension upto 4th March, 1968.	do.	...
60	Mrs. M.Q. Chaudhri, W.P.E.S. II, *Ex*-Principal, Government Comprehensive Girls High School, Sargodha was retired on 15th December, 1967.	do.	...
61	Mrs. B. Hamdani, W.P.E.S.-II, Headmistress, Government Girls High School, No. 1 Jhelum.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
62	Mr. M.M. Ursani, Registrar, Departmental Examination, Directorate of Education, Hyderabad Region.	Retired	...
63	Mr. Bashir Ahmad, Headmaster Government High School, Gambat.	Retired	...
64	Mr. Wali Muhammad Pathan, Deputy Inspector of Schools, Khairpur Division.	do.	...
65	Mr. Shafi Muhammad Talpur, Headmaster, Government Training School, Mirpur Bathero.	do.	...
66	Mr. S.A. Khalique, Headmaster Government High School, Kotri	do.	...

1	2	3	4
67	Mr. S.M. Anwarul Hassan Headmaster, Government High Shikarpur.	do.	...
68	Ms. S.M. Ghulam Ahmad Khan, Headmaster Government High School, Sukkur.	do.	...
69	Mr. Hadi Bakhsh Jatoi, Headmaster, Government High School, Dokri.	do.	...
70	Mr. Ghulam Siddique Baloach, Principal Government Comprehensive High School, Mirpurkhas.		
71	Miss T.H. Lalwani, Assistant Accounts Officer, Directorate of Education, Hyderabad Region, Hyderabad.	do.	...
72	Mr. Shuja-ud-Din Khan, Headmaster, Government High School, Mirza Qallech Beg, Hyderabad.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/health.
73	Mr. Muhammad Abdul Qayyum, Headmaster, Government High School, Darro.	do.	do.
74	Mr. Allah Bakhsh Lohar, Headmaster, Government High School, Ghouspur.	do.	do.
75	Mr. S.G. Rahujua, District Inspector of Schools, Dadu.	do.	do.
76	Mr. Abdul Wahid Chatha, District, Inspector of Schools, Hala.	do.	do.

1	2	3	4
77	Mr. Abdul Rehman Unar, Headmaster, Government High School, Khairpur.	do.	do.
78	Mr. Abu Talha, Headmaster, Government High School, Dokri.	do.	do.
79	Mr. Ali Asghar Shah, Headmaster, Government High School, Mehar.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
80	Mr. Shafi Muhammad Khan, District Inspector of Schools, Khairpur Sub-Division.	do.	...
81	Mr. Menghraj K. Dharma, Headmaster, Government High School, Khairpur Nathan Shah.	do.	...
82	Mr. Muhammad Sardar Khan, Headmaster, Government High School, Jamrud.	Retired	...
83	Mr. Ahsan Gul Khattak, Assistant Director, Science.	do.	...
84	Mr. Abdul Hamid Qureshi, Principal, Government Training School Peshawar.	do.	...
85	Mr. Raja Khan Bahadur, Principal, Government Training School, Haripur.	do.	...
86	Mr. Fazalur Rehman Butt, Headmaster, Government High School, Badaber.	do.	...

1	2	3	4
87	Mr. Nisarul Haq Qureshi, Assistant Director (P. E. & S) Peshawar.	do.	...
88	Mr. Muhammad Khan, Deputy Inspector of Schools, Peshawar Division.	do.	...
89	Mr. Muhammad Bashir, Headmaster, Government High School, No. 2, Bannu.	do.	...
90	Mr. Hazratullah Khan, Headmaster, Government High School, Tangi.	do.	...
91	S. Muhammad Hassan Shah, Headmaster, Government High School, No. 1, D.I. Khan, now re-employed as Headmaster, Government High School No. 2 Kohat.	do.	...
92	S. Amir Abdullah Shah, Headmaster, Government High School, Ghoriwala (Bannu)	do.	...
93	Mr. Muhammad Saeed Mashari, Subject Expert in the Bureau of Curricular Development, Lahore.	do.	...
94	Mr. Qutabdin Saqib, Headmaster, Government High School, Tehkal Bala.	do.	...
95	Mr. Abdur Rehman, Vice-Principal Islamia College Peshawar.	do.	...

1	2	3	4
96	Mr. Sheikh Noor Elahi, Vice-Principal, Islamia College Peshawar.	do.	...
97	Mr. Muhammad Gul, Headmaster, Government High School, Batkhela, retired on 30th September, 1966. He filed writ petition in the High Court. Stay Order given by the High Court but the same not yet vacated.	do.	...
98	Mr. Ghulam Ahmad Chughtai, Principal, Government Training School, D.I. Khan, now re-employed as Headmaster, Government High School, No. 1 D.I. Khan.	do.	...
99	Mr. Abdul Manan, Headmaster, Government High School, Turangzai.	do.	...
100	Mr. Ajab Khan, Headmaster, Government High School, Subhan Khawar.	do.	...
101	Mr. Fazal Karim, Headmaster, Government High School, Shakardare.	do.	...
102	Mr. Abdullah Jan, Headmaster Government High School, Lahore.		
103	Mr. Khan Gul Jan, Headmaster Government High School, Azimkilla.	do.	...

1	2	3	4
104	Abdul Rauf Shah, Headmaster, Government High School, Mathra.	do.	...
105	Mr. Muhammad Sharif, Headmaster, Government High School Bagnator.	do.	...
106	Mr. Muhammad Akram, Headmaster, Government High School, Thatti Nasratti.	do.	...
107	Mr. Muhammad Zia-ul-Haq, Headmaster Government High School, Balkote.	do.	...
108	Mr. Said Alam, Headmaster, Government High School, Serai Naimat Khan.	do.	...
109	Mr. Noor Ali Jan, Headmaster, Government High School, Damkila.	Retired	...
110	Mr. Hussain Bakhsh, Headmaster, Government High School, Akbar Pura.	do.	...
111	Mr. Q. Muhammad Rafiq, Headmaster, Government High School, No. 2, Nowshera Cantt.	do.	...
112	Mr. Lal Khan, Headmaster, Government High School, Latamber.	do.	...
113	Mr. Malik Hazrat Mir, Headmaster, Government High School, Manga Dargai.	do.	..
114	Mr. Mian Fazal Elahi, Headmaster, Government High School, Rustam.	do.	...

1	2	3	4
115	Mr. Athar Ali Kirmani, Headmaster, Government High School, Nizampur.	do.	...
116	Mr. Qadar Dad Khan, Headmaster, Government High School, Jahdola.	do.	...
117	Q. Mati-ud-Din, Headmaster, Government High School, No. 3, Kohat.	do.	...
118	Mr. Hafiz Aziz-ullah, Headmaster, Government High School, Shabqadar.	do.	...
119	Mr. Abdur Rahim, Headmaster, Government High School, Sherwan.	do.	...
120	Miss M.K. Singh, WPES-II.	do.	...
121	Miss Maqsood Jehan, WPES-II.	do.	...
122	Mr. S. Noor Ahmad Shah, District Inspector of Schools, Hazara.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/ health.
123	Mr. Sahibzada Muhammad Sadiq, Headmaster, Government High School, No. 1, Abbottabad.	do.	...
124	Mr. Muhammad Afzal, Headmaster, Government High School, No. 1, Bannu.	do.	do.
125	Muhammad Hayat, formerly District Inspector of Schools, Bannu now retired from Government service on the expiry of extension period.	do.	do.

1	2	3	4
126	Mr. Khalilur Rehman, Headmaster, Government High School, Mansehra.	do.	do.
127	Mr. S. Azmat Ali Shah, Principal, Government Training School, Kohat.	do.	do.
128	Mr. Younis Ali Khan, Headmaster, Government High School, No. 4, D.I. Khan, re-employed after the expiry of extension period.	do.	do.
129	Mr. Mir Afzal, formerly Headmaster, Government High School, No. 2, Haripur now retired on the expiry of extension period.	do.	do.
130	Mr. Nisar Muhammad, Headmaster, Government High School, Panian.	do.	do.
131	Mr. Abdullah Jan, Headmaster, Government High School, Shalozan.	do.	do.
132	Mr. Ghulam Muhammad, Registrar, Departmental Examinations.	do.	do.
133	Mr. Afzal Shah, formerly Headmaster, Government High School, Landi Kotal now retired on the expiry of extension period.	do.	do.
134	Mr. Mir Jaffar, Headmaster, Government High School, Nizampur.	do.	do.
135	Mr. Abdul Latif, Headmaster, Government High School, Pabbi,	do.	do.

1	2	3	4
136	Mr. Mahboob Ahmad, Headmaster, Government High School, No. 4, Kohat.	do.	do.
137	Muhammad Umar, Headmaster, Government High School, Garhi Habibullah.	do.	do.
138	Miss C. Newing Headmistress, Lady Anderson Government Girls High School, Sialkot.	do.	do.
139	Miss. M. Phailbus, Headmistress, Government Central Model Girls High School, Gulberg, Lahore.	do.	do.
140	Mrs. B. Jaremy, Assistant Mistress, Queen Mary College, Lahore.	do.	do.
141	Miss. G.A. Ghani, Headmistress, Government Girls High School, Bahawalpur.	do.	do.
142	Miss M. Kamal-ud-Din, Headmistress, Government Junior Model School, Samanabad, Lahore.	do.	do.
143	Mrs. I.B. Rafique, District Inspectress of Schools, Sheikhupura.	do.	do.
144	Mrs. F.S.M. Ahmad, Assistant Mistress, Lady Anderson Government Girls High School, Sialkot.	do.	do.
145	Mrs. N.B. Mansabdar, Headmistress, Government Girls High School, Sialkot Cantonment.	do.	do.

1	2	3	4
146	Miss Safia Begum Qureshi, Headmistress, Government Girls High School, Alipur.	do.	do.
147	Mrs. A. K. Mohy-ud-Din, Headmistress, Government Girls High School, Ravi Road, Lahore.	do.	do.
148	Miss Rabia Begum, Headmistress, Government Girls High School, Akalgarh (Gujranwala).	do.	do.
149	Mrs. Zohra Mubarik, Headmistress, Government Girls High School, No. 1 Multan.	do.	do.
150	Mr. Imam Bakhsh Bokhari, Deputy Inspector of Schools, Multan Division, Multan.	Retired	...
151	Rao Qadam Khan, Deputy Inspector of Schools, Multan Division, Multan.	do.	...
152	Mr. Ghulam Hussain Parwaz, Headmaster, Government High School, Taunsa.	do.	...
153	Mr. K. D. Massy, Headmaster, Government High School, Depalpur.	do.	...
154	Mr. Ghulam Nabi Khan, Headmaster, Government High School, Kot Adu.	do.	...
155	Mr. Sardar Masih, Headmaster, Government High School, Rajanpur.	do.	...

1	2	3	4
156	Mr. Ghulam Muhammad Juni, Headmaster, Government High School, Rangpur.	do.	...
157	Mr. Abdul Majid, Headmaster, Government High School, Haroonabad.	do.	...
158	Mr. Shakir Muhammad, Headmaster, Government High School, Leiah.	do.	...
159	Mr. Gulzar Muhammad Qureshi, Headmaster, Government High School, Qasur.	do.	...
160	Mr. Abdul Hamid Malik, Principal Government Teachers Institute, Gakhar.	Retired	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/health.
161	Sh. Muhammad Siddique, Assistant Director (Schools), Lahore Region.	do.	do.
162	Mr. Rashid Ahmad Khan, formerly Deputy Inspector of Schools, Multan, now Principal, Government Comprehensive High School, Multan.	do.	do.
163	Mr. Muhammad Sharif, formerly Officer Incharge, Scholarships, Education Department, Lahore.	do.	do.
164	Mr. Nazar Muhammad Bokhari, formerly Registrar. Departmental Examinations, Lahore Region, Lahore.	do.	do.

1	2	3	4
165	Mr. Ghulam Nabi Butt, Headmaster Government Central Model High School, Lahore.	do.	do.
166	Qazi Nawab Ali, formerly District Inspector of Schools, Lahore now Inspector of Schools, Bahawalpur Division Bahawalpur.	do.	do.
167	Mr. Masood Beg Mirza, formerly Subject Specialist, Education Department, now Headmaster, Government Central Model High School, Samanabad, Lahore.	do.	do.
168	Mr. Zahoor-ul-Haq Farooqui, formerly A.V.A.O., Lahore Region, now Inspector of Schools, Peshawar Division.	do.	do.
169	Mr. Muhammad Rashid Faridi, formerly Headmaster, Government High School, Lahore Cantt.	do.	do.
170	Mr. Muhammad Sultan, Headmaster, Government High School, Rasoolpur Tarar.	do.	do
171	Mr. Muhammad Khan, Deputy Inspector of Schools, Multan Division, Multan.	do.	do.
172	Mr. Muhammad Aslam, Subject Specialist, Directorate of Physical Education and Sports, West Pakistan, Lahore.	do.	do.
173	Mr. Muhammad Sadiq Malik, on deputation with B. D., Rawalpindi.	do.	do.

1	2	3	4
174	Mr. Din Muhammad Malik, on deputation with the University of the Punjab.	do.	do.
175	Mr. Sarfraz-ud-Din Wasti, Headmaster, Government Pilot High School, Rahim Yar Khan.	do.	do.
176	Mr. Abdul Hamid Kamboh, Subject Expert, Bureau of Curriculum Development, West Pakistan, Lahore.	do.	do
177	Mr. Muhammad Alamgir, District Inspector of Schools, Multan.	do.	do.
178	Mr. Abdul Hamid Butter, Assistant Director (Science), Lahore Region.	do.	do.
179	Mr. Ghulam Ahmad, Headmaster, Government High School, Shakargarh.	do.	do.
180	Mr. Abdur Rashid Khawaja, District Inspector of Schools, Sialkot.	do.	do.
181	Sh. Nasir Ali, Headmaster, Government High School, Gujranwala.	do.	do.
182	Mr. Mahmood-ul-Hassan Khawaja, Headmaster Government High School, Daska.	do.	do.
183	Agha Abdul Saeed, Subject Expert, Bureau of Curriculum Development.	do.	do.
184	Kh. Muhammad Rafique, Headmaster, Government High School, Sheikhupura.	do.	do.

1	2	3	4
185	Mr. Inayat Ali Gardezi, Headmaster, Government Pilot High School, Multan.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/health.
186	Mr. M. D. Zafar on deputation as Secretary, West Pakistan Text Book Board Lahore.	do.	do.
187	Mr. Shmas-ud-Din, Headmaster, Government High School, Akalgarh.	do.	do.
188	Mr. Manzoor Hussain, Malik, Headmaster, Government High School, Zafarwal.	do.	do.
189	Mr. Muhammad Ishaque, Headmaster, Government High School, Khairpur Tamewali.	do.	do.
190	Mr. Muhammad Ismail Khan Qadri, Headmaster, Government High School, Khanewal.	do.	do.
191	Mr. Muhammad Iqbal Qureshi, Headmaster, Government High School, Bahawalnagar Colony.	do.	do.
192	Mr. Muhammad Shafi, Headmaster, Government High School, Sahiwal.	do.	do.
193	Sh. Maqbool Ahmad, Headmaster, Government High School, Shahdara.	do.	do.
194	Mr. Karam Elahi, Headmaster, Government High School, Pasrur.	do.	do.
195	Sh. Karamat Ali, Headmaster, Government High School, Pasrur.	do.	do.

1	2	3	4
196	Ch. Abdur Rehman, Headmaster, Government High School, Pindi Bhattian.	do.	do.
197	Mr. Ghulam Nabi Muslim, Headmaster, Government High School, Pindi Bhattian.	do.	do.
198	Qazi Wahid Bakhsh Salim, Headmaster, Government High School, Yazman.	do.	do.
199	Qazi Abdul Qadeer, Headmaster, Government High School, Pakpattan.	do.	do.
200	Mr. Fateh Muhammad, Headmaster, Government High School, Zafarwal.	do.	do.
201	Sh. Abdul Hamid, Headmaster, Government High School, Khanbela.	do.	do.
202	Mr. Imam Bakhsh Kehal, Headmaster, Government High School, Khanpur.	do.	do.
203	Mr. Muhammad Afzal, Headmaster, Government High School, Rasoolpur Tarar.	do.	do.
204	Mr. Muhammad Bakhsh, Headmaster Government High School, Muzaffargarh.	do.	do.
205	Mr. Amir Muhammad, Headmaster, Government High School, Wan Radha Ram.	do.	do.
206	Mr. Shakir Muhammad, Headmaster, Government High School, Leiah.	do.	do.

1	2	3	4
207	Mr. Nazir Ahmad Akhtar, Headmaster, Government High School, Nankana.	do.	do.
208	Mr. Shamim Haider, Headmaster, Government High School, Kehror Pacca.	do.	do.
209	Agha Hafeez-ur-Rehman, Headmaster, Government High School, Jalalpur Pirwala.	do.	do.
210	Mr. Abdul Hakeem Usmani, Headmaster, Government High School, Jalalpur Pirwala.	do.	do.
211	S. Noor Ali Shah, Headmaster, Government Normal School, Pasrur.	do.	do.
212	Mr. Muhammad Anwar Khan, Headmaster, Government High School, Liaqatpur.	do.	do.
213	Mr. Faiz-ul-Islam, Principal, Government Technical High School, Bahawalpur.	do.	do.
214	Mr. K. M. Niaz, Headmaster, Government Technical High School, (Karachi).	Retired	do.
215	Mr. Dabir Ali Qadri, Headmaster. G.B.S.S., P & T., Colony, Karachi.	do.	...
216	Mr. S.M. Moidul Hasan, Headmaster, N.J.V. Government High School, Karachi.	do.	...
217	Mr. S.M. Jamil, Deputy Inspector of Schools, Southern Division.	do.	...

1	2	3	4
218	Khawaja Muhammad Siddique, District Inspector of Schools, District "B".	do.	...
219	Mr. Khalil Ahmad Khan, G.B.S.S., Kotwal Building No. 2.	do.	...
220	Ch. Sardar Muhammad, Headmaster, G.B.S.S. No. 1, Nazimabad.	do.	...
221	M. A. Jalil Khan, Headmaster, G.B. S.S. No. 2, Lyari Quarters.	do.	...
222	S. Haseeb Raza, Headmaster, G.B.S.S. Kotwal Building No. 1.	do.	...
223	Mr. Abdul Latif Khan, Headmaster, G.B.S.S. Firdous Colony.	do.	...
224	Mr. Abdullah Khan, Headmaster, G.B.S.S., Air Port.	do.	...
225	Mr. S. Ahsan Ali, Headmaster, G.B. S.S. No. 1, Jacob Lines.	do.	...
226	Mr. Aijaz Hussain Naqvi, Headmaster, G B.S.S. No. 1, Jail Road.	do.	...
227	Mr. Bashiruddin Ahmad, Headmaster, G.B.S.S., No. 1, P.E.C.H.S.	do.	
228	Hafiz Hafeezul Hassan, Headmaster, G.B.S.S., Keamari	do.	...
229	Mr. Hamiduddin Siddiqi, Headmaster, G.B S.S. No. 1, Lyari Quarters.	do.	...
230	Mr. Ali Muqaddus Rizvi, Headmaster, G.B.S.S., Saddar.	do.	...
231	Mr. Ghulam Hussain Naqvi, Headmaster, P.A.F., Malir Cantt.	do.	...

1	2	3	4
232	Mirza Muhammad Bashir, Headmaster, G.B.S.S., Drigh Raod.	do.	...
233	Mr. M. A. Ansari, Headmaster, G.B.S.S., Saddar.	do.	...
234	Mr. S.A. Arab, Headmaster, G.B. S.S. Saudabad.	do.	...
235	Mr. Muhammad Dabir Siddiqui, Headmaster, G.B.S.S., Mauripur.	do.	...
236	Mr. Mahmood-ul-Hassan Siddiqi, Headmaster, Teachers Training School.	do.	...
237	Syed Hashmat Ali, Headmaster, G.B.S.S., Korangi.	do.	...
238	Mr. Abrar Ahmad Khan, Headmaster, G.B.S.S., No. I, P.E.C.H.S.	do.	...
239	Mr. Sajjad Hussain, Headmaster, G.B.S.S. No. 2, Lyari Quarters.	do.	...
240	Mr. T.H. Qidwai, Headmastes, G.B.S.S. No. 2, Jacob Lines.	do.	...
241	Mr. Zamirul Hassan Abbasi, Headmaster, G.B.S.S. P. & T. Colony.	do.	...
242	Mr. K.A. Zubairi, Headmaster, G.B.S.S. No. 1, Kotwal Building.	do.	...
243	Mr. Sultan Mahmood, Headmaster, G.B.S.S., Malir Colony.	do.	...
244	Mr. Abdus Samad Khan, Headmaster, G.B.S.S. No. 3, Nazimabad.	do.	...
245	Sh. Abdus Samad, Headmaster, G.B.S.S, Mauripur.	do.	...

1	2	3	4
246	Mirza Muhammad Bashir, Headmaster, G.B.S.S. Drigh Road.	do.	...
247	Mr. Ziaul Hassan Zaidi, Headmaster, G.B.S.S., Senior Model.	Extension	Extension was granted in the interest of administration and in view of his satisfactory record/health.
248	Mr. Abdul Shakoor Qureshi, Headmaster, G.B.S.S. No. 1, Jacob Lines.	do.	do.
249	Mr. Hamid Ali Zaidi, Headmaster, G.B.S.S. No. 2, P.E.C.H.S.	do.	do.
250	Mr. Shamsul Hasan Faruqui, Deputy Inspector of Schools, Southern Division.	do.	...
251	S. Asif Hussain, District Inspector of Schools, District "D".	do.	...
252	Mr. M.S. Faruqi, Deputy Inspector of Schools, Northern Division.	do.	...
253	Mr. A.A. Sheikh, Assistant Director of Education.	do.	...
254	Mr. Qasim Hasan, Deputy Inspector of Schools, Southern Division.	do.	...
255	Mr. Muhammad Anwar Khan, Assistant Director of Education.	do.	...
256	Mr. Muhammad Noor-ul-Haq, District Inspector of Schools, District "A".	do.	...

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 12706)

SENIORITY LIST OF OFFICIALS PROMOTED TO CLASS II

S. No.	Name	Date of appointment	REMARKS
1.	Mr. J.V. Sayani	... 20-9-46	
2.	Mr. K.M. Niaz	... 1-11-47	
3.	Mirza Ishaq Beg	... 1-11-47	Refused to accept promotion.
4.	Mr. Dabir Ali Qadri	... 1-12-47	
5.	Mr. Abdul Khan	... 1-12-47	
6.	Mr. S.M. Hussain Zaidi	... 1-12-47	
7.	Mr. Hamiduddin Siddiqi	... 5-1-48	
8.	Mr. Hamid Ali Zaidi	... 7-2-48	Case under consideration with the Commission.
9.	Mr. M.A. Ansari	... 28-2-48	
10.	Mr. Zafrul Haq	... 3-3-48	
11.	Mr. M.A. Jalil Khan	... 15-4-48	
12.	Mr. Muhammad Nazirul Islam	... 17-4-48	Refused to accept promotion.
13.	Mr. S.A. Arbab	... 3-5-48	Case under correspondence with the Commission.
14.	Mr. Abdul Wasey	... 10-6-48	Ditto.
15.	Mr. Nasir Ahmad	... 12-7-48	Refused to accept promotion.
16.	Mr. Sajid Hussain	... 12-7-48	

1	2	3	4
17.	Mr. Abdus Samad Khan	... 12-7-48	
18.	Mr. Fariduddin Khan	... 12-7-48	
19.	Mr. Muhammad Moinuddin Siddiqi	... 12-7-48	
20.	Mr. M.F.R. Latifi	... 14-4-48	Refused to accept promotion.
21.	Mr. Sultan Mahmud	... 15-7-48	
22.	Mr. Sanaul Haq Siddiqi	... 15-7-48	Refused to accept promotion.
23.	Mr. Muhammad Ahmad Siddiqi	... 15-7-48	
24.	Mr. Mirza Irshad Beg	... 15-7-48	
25.	Mr. S. Shujaat Hussain	... 30-8-48	
26.	Mr. Agha Wasi Muhammad Jafry	... 1-9-48	
27.	Mr. Ibrar Ahmad Khan	... 3-9-48	
28.	Mr. Manzoor Alam	... 4-9-58	
29.	Mr. Sh. Masihullah Siddiqi	... 11-9-58	Case under correspondence with the Commission.
30.	Mr. Tawakkul Hussain Qadwai	... 29-10-48	
31.	Mr. Muhammad Bashir Sheikh	... 2-11-47	Case under correspondence with the Commission.
32.	Mr. Muhammad Yaqub Beg	... 5-11-48	
33.	Mr. Muhammad Asghar	... 29-11-48	
34.	Mirza Kasim Beg	... 3-1-49	
35.	Mr. Sh. Abdus Samad	... 4-2-49	

1	2	3	4
36.	Mr. Khaliq Ahmad Zuber	... 20-6-49	
37.	Mr. Zawwar Hussain	... 20-6-49	
38.	Mr. Ahmad Zussafain	... 20-6-49	
39.	Mr. Akhlaq Ahmad Alvi	... 20-6-49	
40.	Mr. S.M. Habibullah	... 21-6-49	
41.	Mr. Wajihuddin Siddiqi	... 22-6-49	
42.	Mr. Zamir-ul-Hassan Abbasi	... 16-7-49	
43.	Mr. Haji Muhammad Ahmad	... 22-7-49	Refused to accept promotion.
44.	Mr. Akhtar Abbas Siddiqi	... 11-8-49	
45.	Mr. S. Masood Ahmad	... 24-9-49	
46.	Mr. Muhammad Zahooruddin	... 27-9-49	
47.	Mr. Akhtar Hussain Farooqi	... 9-1-50	
48.	Mr. S.A. Tajani	... 1-6-50	
49.	Mr. R Benjamin	... 1-6-50	

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 13034)

LIST SHOWING THE NAMES OF THE SCHOOLS AND DATES OF INSPECTION CONDUCTED BY THE DISTRICT INSPECTOR OF SCHOOLS, FRONTIER REGION, PESHAWAR DURING THE YEAR 1966-67 AND 1967-68

Names of the Schools	Date of visit	Name of Officer
G.P.S. Hisara.	5-1-66	Mr. Noor Ali Khan
G.P.S. Abdul Latif Khan Killi.	8-1-66	do.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	9-1-66	do.
G.L.M.S. Jaffar Khan Killi.	17-1-66	do.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	23-2-66	da.
G.P.S. Kata Kushta.	24-2-66	do.
G.M.S. Kamshilman.	25-2-66	do.
G.M.S. Mohammad Khan Killi.	13-3-66	Mr. Abdur Rehman Khan.
G.M.S. Illamgudar.	14-3-66	do.
G.L.M S. Abdul Latif Khan Killi.	20-3-66	do.
G.P.S. Khewazai.	22-3-66	do.
G.L.M.S. Jaffar Khan Killi.	5-4-66	do.
G.M.S. Illamgudar.	6-4-66	do.
G.H.S. Jamrud.	14-5-66	do.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	18-5-66	do.
G.P.S. Sanzel Khel.	22-5-66	do.
G.P.S. Landi Kotal.	16-7-66	do.
G.M .S. Illamgudar.	3-9-66	do.

G.P.S. Hisara.	10-9-66	do.
G.L.M.S. Abdul Latif Khan Killi.	12-9-66	do.
G.P.S. Zintara.	14-9-66	do.
G.L.M.S. Jaffar Khan Killi.	15-9-66	do.
G.L.M.S. Abdul Ghafoor Khan Killi.	19-9-66	do.
G.M.S. Muhammad Khan Killi.	20-9-66	do.
G P.S. Amir Khan Killi.	21-9-66	do.
G.P.S. Gul Ahmad Khan Killi.	25-9-66	do.
G.P.S. Khewazai.	26-9-66	do.
G.P.S. Kata Kushta.	27-9-66	do.
G.P.S. Landi Kotal.	28-9-66	do.
G.P S. Gul Ahmad Khan Killi.	5-10-66	do.
G.P.S. Kata Kushta.	6-10-66	do,
G.L.M.S. Jaffar Khan Killi.	22-10-66	do.
G.P.S. Jamrud.	9-11-66	do.
G.P.S. Qadam.	28-11-66	do.
G.P.S. Usmani Khel.	14-12-66	do.
G.P.S. Jamrud & Landi Kotal.	17-12-66	do.
G.M.S. Illamgudar.	19-12-66	do.
G.P.S. Sama Gharhi.	—do—	do.
G.P.S. Gul Ahmad Khan Killi.	20-12-66	do.
G.P.S. Jamrud.	3-1-67	do.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	8-1-67	do.
G.M.S. Illamgudar.	9-1-67	do.
G.P.S. Hisara.	11-1-67	do.

G.M.S. Lowara Miana.	12-1-67	do.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	13-2-67	do.
G.M.S. Lowara Miana.	14-2-67	do.
G.M.S. Muhammad Khan Killi.	19-2-67	do.
G.M.S. Kamshilman.	20-2-67	do.
G.P.S. Kata Kushta.	22-2-67	do.
G P.S. Jamrud.	25-2-67	do.
G.L.M.S. Jaffar Khan Killi.	26-2-67	do.
G.P.S. Jaba.	27-2-67	do.
G.H.S. Jamrud.	22-4-67	Mr. Atlas Khan.
G.H..S. Landi Kotal.	22-4-67	do.
G.L.M.S. Shahgai.	24-4-67	do.
G.P.S. Jamrud.	30-4-67	do.
G.P.S. Kata Kushta.	6-5-67	do.
G.P.S. Zintara.	9-5-67	do.
G.M.S. Illamgudar.	10-5-67	do.
G.H.S. Jamrud.	11-5-67	Mr. Atlas Khan.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	26-6-67	do.
G.M.S. Lowara Miana.	28-6-67	do.
G.H.S. Jamrud.	29-6-67	do.
G.P.S. Landi Kotal.	8-7-67	do.
Regl. Children School, L/Kotal.	16-7-67	do.
G.P.S. Kata Kushta.	8-8-67	do.
G.P.S. Jamrud.	31-8-67	do.
G.L.M S. Latif Khan Killi.	31-8-67	do.

G.L.M.S. Shahgai.	5-9-67	do.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	4-2-68	do.
G.M.S. Lowara Miana.	17-2-68	do.
G.L.M.S. Jaffar Khan Killi.	20-2-68	do.
G.M.S. Muhammad Khan Killi.	21-2-68	do.
G.L.M.S. Shahagi.	4-3-68	do.
G.P.S. Chora.	6-3-68	do.
G.L.M.S. Abdul Ghafoor Killi.	7-3-68	do.
G.H.S. Jamrud.	8-3-68	do.
G.P.S. Hisara.	13-4-68	do.
G.P.S. Kata Kushta.	14-4-68	do.
G.M.S. Illamgudar.	7-5-68	do.
G.P.S. Jamrud.	8-5-68	do.
G.P.S. Landi Kotal.	20-5-68	do.
G.L.M.S. Latif Khan Killi.	21-5-68	do.
G.P.S. Charbagh.	22-5-68	do.
G.P.S. Amir Khan Killi.	23-5-68	do.

LIST SHOWING THE NAMES OF THE SCHOOLS AND DATES OF INSPECTIONS CONDUCTED BY THE A. D. I. S. KHYBER AGENCY DURING THE YEAR 1966-67 AND 1967-68

G.M.S. Illamgudar.	6-4-66	Mr. Atlas Khan.
G.P.S. Charbagh.	7-4-66	do.
G.P.S. Jabba.	10-4-66	do.
G.P.S. Qadam.	12-4-66	do.
G.P.S. Madgali Attari.	1-5-66	do.
G.P.S. Karna Khel.	2-5-66	do.
G.M.S. Kamshalman.	8-5-66	do.
G.P.S. Sani Khel.	9-5-66	do.
G.P.S. Jumabaz.	25-5-66	do.
G.M.S. Illamgudar.	26-5-66	do.
G.M.S. Kamshalman.	6-11-66	do.
G.M.S. Lowara Miana.	7-11-66	do.
G.P.S. Jamrud.	8-11-66	do.
G.L.M.S. A.G. Khan Killi.	21-11-66	Mr. Mian Amanul Mulk.
G.P.S. Charbagh.	22-11-66	do.
G.P.S. Juma Baz.	23-11-66	do.
G.M.S. Illamgudar.	24-11-66	do.
G.L.M.S. A. G. Khan Killi.	18-12-66	do.
G.P.S. Hisara.	19-12-66	do.
G.P.S. Ashraf Khan Killi.	20-12-66	do.
G.L.M.S. Shahgai.	22-12-66	do.
G.P.S. Chappari.	2-3-67	Mr. Minar Khan
G.P.S. Chora.	4-3-67	do.

G.P.S. Khewazai Killi.	7-3-67	do.
G.P.S. Gugari.	8-3-67	do.
G.P.S. Jani Garhi.	8-3-67	do.
G.P.S. Shaid Miana.	11-3-67	do.
G.M.S. Kamshalman.	18-3-67	do.
G.L.M.S. A. G. Khan Killi.	20-3-67	do.
G.P.S. Ashraf Khan Killi.	5-2-67	do.
G.P.S. Qadam.	6-2-67	Mr. Minar Khan.
G.P.S. Dora Maira.	8-2-67	do.
G.P.S. Karna Khel.	9-2-67	do.
G.P.S. Kamar Khel Attari.	11-2-67	do.
G.P.S. Shaid Maina.	12-2-67	do.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	13-2-67	do.
G.P.S. Jabba.	14-2-67	do.
G.L.M.S. Shahgai.	15-2-67	do.
G.P.S. Sama Garhi.	16-2-67	do.
G.P.S. Pranabara.	18-2-67	do.
G.P.S. Loi Shalman.	19-2-67	do.
G.P.S. Kata Kushta.	20-2-67	do.
G.P.S. Shinkai.	25-2-67	do.
G.L.M.S. Jaffar Khan Killi.	26-2-67	do.
G.P.S. Khawazi Killi.	2-4-67	do.
G.P.S. Zardad Killi.	16-4-67	do.
G.P.S. Jabba.	17-4-67	do.
G.P.S. Chora.	19-4-67	do.

G.P.S. Gurgorai.	23-4-67	do.
G.L.M.S. A. L. Khan Killi.	30-4-67	do.
G.P.S. Surkammer.	1-5-67	do.
G.P.S. Gul Ahmad Killi.	7-5-67	do.
G.P.S. Kata Kushta.	8-5-67	do.
G.M.S. Illamgudar.	9-5-67	do.
G P.S. Zintara.	13-5-67	do.
G.L.M.S. Shahgai.	14-5-67	do.
G.P.S. Ashraf Khan Killi.	22-5-67	do.
G.P.S. Khyber Rifles Landi Kotal.	4-6-67	do.
G.P.S. Tehsil School, Landi Kotal.	5-6-67	do.
G.P.S. Jamrud No. 2.	11-6-67	do.
G.P.S. Childern School, Landi Kotal.	12-6-67	do.
G.M.S. Lowara Miana.	13-6-67	do.
G.P.S. Jan Khan Killi.	19-6-67	do.
G.L.M.S. A. G. Khan Killi.	20-6-67	do.
G.M.S. Muhammad Khan Killi.	27-6-67	do.
G.P.S. Khawazi Killi.	16-7-67	do.
G.L.M.S. Abdul Khan Killi.	23-7-67	do.
G.P.S. Shaikhmal Killi.	30-7-67	do.
G.P.S. Zantara.	31-7-67	do.
G.P.S. Faizu Killi.	21-8-67	do.
G.P.S. Qadam.	29-8-67	do.

G.P.S. Khyber Rifles Landi Kotal	31-8-67	do.
G.L.M.S. Shahgai.	5-9-67	do.
G.P.S. Spinkabar.	7-9-67	do.
G.P.S. Qadam.	9-9-67	do.
G.P.S. Shurkamar.	12-9-67	do.
G.P.S. Jabba.	13-9-67	do.
G.P.S. Dora Maira.	16-9-67	do.
G.P.S. Khewazai Killi.	17-9-67	do.
G.P.S. Gudar.	18-9-67	do.
G.P.S. Chargai Dagarai.	20-9-67	do.
G.P.S. Gul Ahmad Khan Killi.	28-9-67	do.
G.M.S. Illamgudar.	30-9-67	do.
G.L.M.S. Abdul Khan Killi.	1-10-67	do.
G.P.S. Kata Kushta.	2-10-67	do.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	3-10-67	do.
G.P.S. Hisara.	5-10-67	do.
G.M.S. Illamgudar.	7-10-67	do.
G.P.S. Chappari.	8-10-67	do.
G.P.S. Kerna Khel.	8-11-67	do.
G.P.S. Madghari Attari.	23-11-67	Mr. Minar Khan.
G.L.M S. Shahgai.	26-11-67	do.
G.M.S. Mohammad Khan Killi.	5-12-67	do.
G.L.M.S. Abdul Khan Killi.	7-12-67	do.
G.P.S. Khewazai Killi.	10-12-67	do.
G.M.S. Kamshalaman.	12-12-67	do.

G.P.S. Amir Khan Killi.	13-12-67	do.
G.P.S. Jamrud No. 2.	14-12-67	do.
G.M.S. Illamgudar.	19-12-67	do.
G.P.S. Kata Kushta.	24-12-67	do.
G.P.S. Qadam.	26-12-67	do.
G.P.S. Kata Kushta.	9-1-68	do.
G.P.S. Sani Khel.	15-1-68	do.
G.P.S. Gudari.	18-1-68	do.
G.P.S. Madghali Attari	22-1-68	do.
G.P.S. Kammar Attari.	23-1-68	do.
G.P.S. Spin Kabar.	24-1-68	do.
G.P.S. Murdar Dhand.	25-1-68	do.
G.P.S. Sama Garhi No. 1.	27-1-68	do.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	28-1-68	do.
G.P.S. Jamrud No. 2.	29-1-68	do.
G.P.S. Zantara.	31-1-68	do.
G.P.S. Katta Kushta.	1-2-68	do.
G.P.S. Gul Ahmad Khan Killi.	3-2-68	do.
G.L.M.S. Abdul Khan Killi.	4-2-68	do.
G.P.S. Basti Khel.	5-2-68	do.
G.P.S. Sani Khel.	6-2-68	do.
G.P.S. Jan Khan Killi.	7-2-68	do.
G.P.S. Shinki.	8-2-68	do.
G.P.S. Sama Garhi No. 1.	10-2-68	do.
G.P.S. Sama Garhi No. 2.	11-2-68	do.

G.P.S. Sunzil Khel.	12-2-68	do.
G.P.S. Kerna Khel.	13-2-68	do.
G.P.S. Murdar Dhand.	14-2-68	do.
G.P.S. Doori Maira.	15-2-68	do.
G.P.S. Qadam.	17-2-68	do.
G.P.S. Faizu Killi.	18-2-68	do.
G.P.S. Jummabaz Killi.	19-2-68	do.
G.P.S. Jani Garhi.	25-2-68	do.
G.L.M.S. Abdul Khan Killi.	26-2-68	do.
G.P.S. Zardad Killi.	27-2-68	do.
G.P.S. Charbagh.	28-2-68	do.
G.P.S. Jabba.	29-2-68	do.
G.L.M.S. Jafar Khan Killi.	1-3-68	do.
G.P.S. Shahgai.	4-3-68	do.
G.P.S. Illamgudar.	5-3-68	do.
G L.M.S. Abdul Khan Killi.	6-3-68	do.
G.M.S. Lowera Maina.	12-3-68	do.
G.P S. Chappari.	15-3-68	do.
G.P.S. Beg Children School L/Kotal.	15-3-68	do.
G.M.S. Muhammad Khan Killi.	24-3-68	do.
G.P.S. Madghali Attari.	25-3-68	do.
G.P.S. Jabba.	31-3-68	do.

INSPECTED BY DISTT : INSPECTRESS OF GIRLS SCHOOLS (FRONTIER) PESHAWAR

G.G.P.S. Jamrud.	30-1-66	Miss Amina Begum.
G.G.P.S. Illamgudar.	5-4-66	do.
G.G.P.S. Landikotal.	21-4-66	do.
G.G.P.S. Jamrud and L/Kotal.	26-27-7-66	do.
G.G.P.S. Jamrud.	20-9-66	do.
G.G.P.S, Landi Kotal.	21-9-66	do.
G.G.P.S. Illamgudar.	21-11-66	do.
G.G.P.S. Illamgudar.	8-3-67	do.
G.G.P.S. Jamrud.	9-3-67	Miss Anayat Ara
G.G.P.S. Landi Kotal.	11-3-67	do.
G.G.P.S. Landi Kotal.	27-5-67	do.
G.G.P.S. Jamrud.	28-5-68	do.
G.G.P.S. Jamrud.	23-11-67	do.
G.G.P.S. Illamgudar.	21-12-67	do.
G.G.P.S. Jamrud.	3-3-68	do.
G.G.P.S. Landikotal.	4-3-68	do.
G.G.P.S. Illamgudar.	6-3-68	do.

LIST SHOWING THE NAMES OF THE SCHOOLS AND DATES OF INSPECTIONS CONDUCTED BY THE PHYSICAL SUPERVISOR, FRONTIER PESHAWAR DURING THE YEAR 1966-67 AND 1967-68

G.M.S. Illamgudar.	4-5-67	Mr. Sardarul Wahab.
G.L.M.S. Shahgai.	6-5-67	do.
G.H.S. Jamrud.	9-5-67	do.
G.P.S. Qadam.	16-5-67	do.
G.P.S. Gudar.	17-5-67	do.
G.P.S. Jan Khan Killi.	23-5-67	do.
G.H.S. Landi Kotal.	24-5-67	do.
G.H.S. Jamrud.	19-12-66	Mr. Ghulam Nabi.
G.H.S. Landi Kotal.	21-12-66	do.
G.H.S. Jamrud.	3-1-67	Mr. Raza Shah.
G.P.S. Gul Ahmad Khan Killi.	23-2-67	do.
G.H.S. Jamrud.	21-2-67	do.
G.H.S. Landi Kotal.	22-2-67	do.
G.P.S. Ashraf Khan Killi.	22-2-67	do.
G.P.S. Khyber Rifles.	22-2-67	do.
G.M.S. Muhammad Khan Killi.	23-2-67	do.
G.M.S. Kamshalaman.	6-3-67	do.
G.P.S. Charbagh.	8-3-67	do.
G.L.M.S. Shahgai.	9-3-67	do.
G.P.S. A.G. Khan Killi.	22-4-67	Mr. Sardarul Wahab.
G.H.S. Jamrud.	25-4-67	do.
G.L.M.S. Shahgai.	27-4-67	do.
G.P.S. Jan Khan Killi.	30-4-67	do.

G.L.M.S. Jaffar Khan Killi.	3-6-67	do.
G.P.S. Zantara.	7-6-67	do.
G.M.S. Mohammad Khan Killi.	8-6-67	do.
G.P.S. Ashraf Khan Killi.	10-6-67	do.
G.P.S. Jabba.	11-6-67	do.
G.L.M.S. Abdul Khan Killi.	14-6-67	do.
G.M.S. Kamshalaman.	15-6-67	do.
G.H.S. Jamrud.	17-6-67	do.
G.P.S. Amir Khan Killi.	18-6-67	do.
G.M.S. Illamgudar.	17-2-68	Mr. Muhammad Ashraf Khan.
G.P.S. Jan Khan Killi.	18-2-68	do.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	19-2-68	do.
G.P.S. Murdar Dhand.	20-2-68	do.
G.M.S. Lowara Miana.	21-2-68	do.
G.P.S. Kambela.	22-2-68	do.
G.P.S. Jamrud Saral.	27-2-68	do.
G.P.S. Jamrud Village.	28-2-68	do.
G.L.M.S. Shahgai.	15-5-68	do.
G.P.S. Kata Kushta.	20-5-68	do.
G.P.S. Zantara.	21-5-68	do.
G.M.S. Muhammad Khan Killi.	22-5-68	do.
G.P.S. Gul Ahmad Killi.	23-5-68	do.
G.P.S. A. Latif Khan Killi.	25-5-68	do.
G.P.S. Ashraf Khan Killi.	27-5-68	do.

LIST SHOWING THE NAMES OF THE SCHOOLS AND DATES OF INSPECTION CONDUCTED BY THE DEPUTY DIRECTOR OF EDUCATION, FRONTIER REGION, PESHAWAR DURINC THE YEARS 1966-67 AND 1967-68

Name of the schools	Date of visit	Name of Officer
G.L.M.S. Abdul Ghafoor Khan, Killi.	4-7-66	Mr. Imdad
G.H.S. Landi Kotal.	17-7-66	Hussain Beg.
G.H.S. Jamrud.	3-9-66	do.
G.H.S. Landi Kotal.	4-9-66	do.
G.T.S. Landi Kotal.	8-12-66	Mr. Muhammad
G.H.S. Landi Kotal.	11-2-67	Ismail Sethi.
G.M.S. Illamgudar.	10-5-67	Mr. Abdul Qadir
G.P.S. Sama Garhi.	do.	Khan.
G.H.S. Jamrud.	11-5-67	do.
G.H.S. Landi Kotal.	27-5-67	do.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	26-6-67	do.
G.M.S. Lowara Miana.	27-6-67	do.
G.H.S. Jamrud.	29-6-67	do.
G.H.S. Kamrud.	1-4-9-67	do.
G.L.M.S. Shahgai.	do.	do.
G.H.S. Landi Kotal.	12-8-67	do.
G.P.S. Landi Kotal.	do.	do.
G.G.P.S. Landi Kotal.	do.	do.
G.H.S. Landi Kotal.	31-10-67	do.
G.M.S. Kamshilman.	10-10-67	do.

G.M.S. Illamgudar.	14-10-67	do.
G.H.S. Jamrud.	15-10-67	do.
G.H.S. Jamrud.	18-11-67	do.
G.H.S. Landi Kotal.	19-11-67	do.
G.H.S. Jamrud.	11-12-67	do.
G.H.S. Landi Kotal.	13-12-67	do.
G.M.S. Illamgudar.	16-12-67	do.
G.M.S. Lowara Miana.	17-12-67	do.
G.L.M.S. Shahgai.	6-1-68	do.
G.L.M.S. Paindi Lalma.	28-1-68	do.
G.M.S. Lowara Miana.	18-2-68	do.
G.L.M.S. Jafar Khan Killi.	20-2-68	do.
G.L.M.S. Shahgai.	4-3-68	do.
G.L.M.S. Abdul Ghafoor Killi.	6-3-68	do.
G.H.S. Jamrud.	7-3-68	do.
G.M.S. Kamshilman.	22-3-68	do.
G.M.S. Illamgudar.	7-5-68	do.
G.H.S. Jamrud.	8-5-68	do.
G.M.S. Muhammad Khan Killi.	16-5-68	do.

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 13088)

STATEMENT

	District	1964-65				1965-66				1966-67			
		Middle		High		Middle		High		Middle		High	
		Boys	Girls	Boys	Girls	Boys	Girls	Boys	Girls	Boys	Girls	Boys	Girls
Lahore	Lahore	6	4	1	...	...	...	1	1	5	3	1	...
	Sheikhupura	7	2	...	...	...	...	...	...	2	1	...	...
	Gujranwala	4	5	...	1	...	...	...	...	2	1	...	1
	Sialkot	7	5	...	1	...	...	...	...	4	2	...	1
Rawalpindi	Rawalpindi	8	3	1	2	...	...	...	...	3	1	...	1
	Gujrat	9	3	2	...	...	...	...	...	4	1	2	...
	Campbellpur	9	2	...	...	...	...	...	...	1	1	...	1
	Jhelum	8	3	...	2	...	...	...	...	1	1	1	...
Peshawar	Peshawar	3	1	2	...	...	...	...	...	3	1	...	...
	Mardan	2	1	2	...	...	...	...	...	2	1	1	...
	Hazara	2	1	...	...	...	...	...	...	3	1	2	...
	Kohat	2	1	1	...	...	...	...	...	2	...	...	...

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(پ ۲۰ - س ۲۹ - ع ۱۳ - آیات ۱ تا ۷)

الم۔ کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائینگے اور انکی آزمائش نہیں کی جائیگی۔ اور جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں ہم نے انکو بھی آزمایا تھا۔ پس اللہ انکو ضرور معلوم کریگا جو اپنے ایمان میں سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔

کیا وہ لوگ جو بد اعمال ہیں یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ہمارے قابو سے نکل جائینگے جو یہ خیال کرتے ہیں برا ہے۔ جو شخص اللہ کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اللہ کا مقررہ وقت ضرور آئے گا اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔

اور جو شخص محنت کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے محنت کرتا ہے بیشک اللہ تو سارے جہانوں سے بے پرواہ ہے۔ اور جو لوگ ایمان لانے کے ساتھ ساتھ نیک عمل بھی کرتے رہے ہم ان سے انکی برائیاں دور کر دینگے اور انکو انکے اعمال کا بہت اچھا بدلا دینگے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Haji Sardar Atta Muhammad.

*۱۰۳۷۳- حاجی سردار عطا محمد - کیا وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۱۹۶۶ء و ۱۹۶۷ء کے دوران خیر پور ، ملتان ، کراچی ، سانگھڑ ، حیدر آباد اور ٹھٹھہ کی ہر ضلعی کونسل کے اراکین نے کتنے سوالات کے نوٹس دئیے - نیز ایسے سوالات کی تعداد کیا ہے - جنہیں (اول) پیش کرنے کی اجازت چیئرمین نے دے دی اور (دوئم) جن کو چیئرمین نے مسترد کر دیا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (میاں محمد یاسین خان وٹو) :

۱ - ڈسٹرکٹ کونسل خیرپور -

(i) کل تعداد سوالات جن کا ۶۷-۱۹۶۶ء کے دوران میں ارکان کی طرف سے نوٹس دیا گیا - ۳۲

(ii) کل تعداد سوالات جو چیئرمین کی طرف سے منظور کئے گئے - ۳۲

(iii) کل تعداد سوالات جو چیئرمین کی طرف سے مسترد کر دئیے گئے - ندارد

۲ - ڈسٹرکٹ کونسل ملتان -

سال ۶۷-۱۹۶۶ء کے دوران میں ڈسٹرکٹ کونسل کے کسی رکن کی طرف سے کوئی سوال نہیں پوچھا گیا تھا - تاہم ہر ایک رکن کی طرف

سے کسی بھی شکل میں جو جو بھی تجویز موصول ہوئی تھی - وہ چیئرمین کی طرف سے منظور کی گئی تھی اور ڈسٹرکٹ کونسل کے اجلاس میں اس پر بحث کی گئی تھی - چیئرمین کی طرف سے کبھی بھی کوئی تجویز مسترد نہیں کی گئی تھی -

۳ - ڈسٹرکٹ کونسل کراچی -

(i) کل تعداد سوالات جن کا نوٹس ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران میں ارکان کی طرف سے دیا گیا - ۳۸

(ii) کل تعداد سوالات جو چیئرمین کی طرف سے منظور کئے گئے - ۳۸

(iii) کل تعداد سوالات جو چیئرمین کی طرف سے مسترد کئے گئے - ندارد

۴ - ڈسٹرکٹ کونسل سانگھڑ -

(i) کل تعداد سوالات جن کا نوٹس ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران میں ارکان کی طرف سے دیا گیا - ۲۸

(ii) کل تعداد سوالات جو چیئرمین کی طرف سے منظور کئے گئے - ۲۸

(iii) کل تعداد سوالات جو چیئرمین کی طرف سے مسترد کئے گئے - ندارد

۵ ۔ ڈسٹرکٹ کونسل حیدر آباد ۔

(i) کل تعداد سوالات جن کا نوٹس ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران میں ارکان کی طرف سے دیا گیا ۔ ۱۰۶

(ii) کل تعداد سوالات جو چیئرمین کی طرف سے منظور کئے گئے ۔ ۱۰۶

(iii) کل تعداد سوالات جو چیئرمین کی طرف سے مسترد کئے گئے ۔ ندارد

۶ ۔ ڈسٹرکٹ کونسل ٹھٹھہ ۔

(i) کل تعداد سوالات جن کا نوٹس ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران میں ارکان کی طرف سے دیا گیا ۔ ۱

(ii) کل تعداد سوالات جو چیئرمین کی طرف سے منظور کئے گئے ۔ ۱

(iii) کل تعداد سوالات جو چیئرمین کی طرف سے مسترد کئے گئے ۔ ندارد

---

*۱۰۴۲۴ ۔ حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلعی کونسل تھرپارکر نے مورخہ ۲۰-۱۱-۱۹۶۷ء کو منعقد کئے گئے اپنے اجلاس میں ضلع تھرپارکر میں دیہی تعمیراتی پروگرام برائے ۱۹۶۶-۶۷ء کی منظوری دی تھی ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ پروگرام کے تحت تعلقہ عمر کوٹ کی سجھو اور بستان کی یونین کونسلوں کو کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی ۔ اگر ایسا ہی ہو تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بستان کی یونین کونسل کی سالانہ امداد اس وجہ سے روک دی گئی ہے کہ یونین کونسل کے چیئرمین نے جزو (الف) بالا میں متذکرہ اجلاس میں کی گئی بد عنوانیوں کی طرف کچھ عرصہ پیشتر گورنر کی توجہ مبذول کرائی تھی ۔ جو ڈپٹی کمشنر تھرپارکر کی صدارت میں منعقد ہوا تھا ۔

(د) ۱۹۶۵-۶۶ء اور ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران تعلقہ چھاچھرو کی یونین کونسلوں صرار ، پارٹو اور گندھارو اور تعلقہ نگرپارکر کی یونین کونسلوں ٹگوسہ ، نگرپارکر ، پٹھاپور اور ویرا ورئی ، کے لئے کون سی سکیمیں منظور کی گئی تھیں ۔ نیز ان میں سے ان سکیموں کے نام کیا ہیں ۔ جن پر متعلقہ انجنیئر کے جاری کئے گئے سرٹیفکیٹ کی مطابقت میں عمل درآمد ہوا ۔

(ہ) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تعلقہ نگرپارکر میں ویرواہ یونین کونسل کے شفاخانے کی توسیع کا کام جو کہ ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران منظور کی گئی سکیم میں شامل کیا گیا تھا ، ابھی تک شروع نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہی ہو تو ۱۹۶۷-۶۸ء کے لئے دیہی تعمیراتی پروگرام کی رقم میں سے متذکرہ یونین کونسل کے لئے حصہ دینے کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) یہ امر واقعہ ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے ۶۸-۱۹۶۷ء میں سبھو اور بستان کی یونین کونسلوں کے لئے دیہی ترقیاتی پروگرام کی گنجائش نہیں مہیا کی گئی ہے ۔ ایسا ان یونین کونسلوں کی سست روی کی وجہ سے کیا گیا ہے ۔ یہ یونین کونسلیں دیہی ترقیاتی پروگرام کی رقوم سے استفادہ کرنے میں ناکام رہی ہیں ۔ جو ان کو گذشتہ دو سالوں میں مختص کی گئی تھیں اور جو ان کے پاس ابھی تک غیر مستعمل پڑی ہیں ۔ یہ یونین کونسلیں گذشتہ سال کی ترقیاتی سکیموں کے لئے اپنا وعدہ کردہ مقامی حصہ مہیا کرنے میں بھی ناکام رہی ہیں جس کے نتیجے میں ان سکیموں کو ترک کرنا پڑا ہے ۔

علاوہ ازیں چیئرمین یونین کونسل سبھو نے یونین گھر اور پرائمری سکول کے علاوہ دو ترقیاتی سکیموں کی دیہی تعمیراتی پروگرام کی رقوم میں بیجا تصرف کیا جس کی تحقیقات کی جا رہی ہے اور اس معاملہ میں سرچارج کے لئے ڈائرکٹر لوکل فنڈ آڈٹ کراچی سے رجوع کیا گیا ہے ۔

(ج) جی نہیں ۔ پیرا (ب) بالا میں مندرج وجوہات کی بناء پر امداد روک لی گئی تھی ۔

(د) یونین کونسل ہرار ، پارتو ، گدرو ، تعلقہ ، چھاچھرو یونین کونسل تقوسر ، نگر پارکر ، پیتھا پور و ویر واہ تعلقہ ، نگرپارکر کی سکیموں کی فہرست جو دیہی ترقیاتی پروگرام ۶۶-۱۹۶۵ء اور ۶۷-۱۹۶۶ء کے تحت منظور کی گئی ہے ۔ جس میں عمل درآمد کی گئی ہے ۔ منسلک ہے ۔*

---

*Please see Appendix 1 at the end.

مسٹر سپیکر ۔ اگر حاجی صاحب اس کے متعلق بھی پوچھنا چاہیں تو پوچھ لیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ اتفاق سے اس سوال کے حصہ (ہ) کا اردو ترجمہ متعلقہ آدمی بھول گیا تھا ۔ اب اس کا ترجمہ کروا دیا گیا ہے ۔ اگر وہ ان کو نہیں پہونچا ہے تو میں حاجی صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ ہم سپلائی کر دیں گے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب کیا وہ ہمیں مل جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کو پڑھ دیجئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ جواب کے حصہ (ہ) کا ترجمہ نہیں کرایا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ پڑھ دیجئے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ یعنی جس میں آپ نے پوچھا ہے :—

"Whether it is a fact that extension work of the hospital belonging to Union Council Weerawahi, Taluka Nagarparkar, which was included in the scheme approved during 1966-67, has not so far been undertaken ; if so, the reasons for granting the amount of share to the said Union Council from Rural Works Programme for 1967-68 ?"

یعنی اس حصے میں حاجی صاحب نے ہسپتال کے متعلق پوچھا تھا کہ یونین کونسل ویراواٹی تعلقہ نگرپارکر کے ہسپتال کے متعلق کام شروع ہوا ہے یا نہیں ۔ کیوں کہ ۱۹۶۶-۶۷ء کی سکیموں میں یہ کام شامل تھا ۔ ابھی تک یہ کام مکمل نہیں ہوا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تکمیل کے

مدارج طے کر رہا ہے ۔ آٹھ ہزار پانچ سو میں سے پانچ ہزار صرف کئے جا چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ کیا آپ سوال نمبر ۱۰۴۲۴ کے متعلق فرمانے ہیں ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ اسی سوال کے متعلق عرض کر رہا ہوں انہوں نے فرمایا ہے کہ سکیم پر عمل درآمد کیا ہے لیکن اس حصے کا جواب منسلک نہیں ہوا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ حاجی صاحب آپ نے کس چیز کے متعلق ارشاد فرمایا کیا آپ کی اب مراد حصہ (د) سے ہے ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ جی ہاں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل کورنمنٹ ۔ اس کا جواب میں حاجی صاحب کو بھجوا دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے جواب میں correction slip جاری ہوئی تھی کیا وہ لگی ہوئی ہے یا نہیں ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ وہ جناب والا ۔ کسی اور حصے کا جواب ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ میں جناب والا ۔ حاجی صاحب کو پہنچا دوں گا ۔

*۱۰۴۲۵ - حاجی سردار عطا محمد - کیا وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے :-

(الف) ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران ڈسٹرکٹ کونسل تھرپارکر نے کون سی تواریخ کو ضلع تھرپارکر میں تحصیل کونسلوں کے چیئرمینوں کو منصوبہ دیہی تعمیرات میں سے رقوم دیں اور مذکورہ تحصیل کونسلوں کے چیئرمینوں نے کون سی تواریخ کو یہ رقوم آگے یونین کونسل کے چیئرمینوں کو دیں -

(ب) چیئرمین یونین کونسل ساقی ڈیرہ تعلقہ نگرپارکر نے ڈپٹی کمشنر تھرپارکر ، اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت تھرپارکر ، مختیار کار نگرپارکر اور متعلقہ ڈسٹرکٹ کونسل کے نائب چیئرمین کو اس امر کے بارہ میں کتنے مراسلات بھیجے کہ چیئرمین تحصیل کونسل نگرپارکر نے غیر کسی وجہ کے مذکورہ یونین کونسل کی سالانہ امدادی رقم برائے ۱۹۶۶-۶۷ء روک لی تھی -

(ج) مذکورہ سال کے دوران مذکورہ فنڈ میں سے متعلقہ انجینئروں کو جاری کردہ سندوں کے مطابق کتنے منصوبوں پر عمل درآمد ہوا - مزید برآں مذکورہ سال کے دوران مذکورہ ضلع میں منصوبہ دیہی تعمیرات کے تحت کتنے منصوبوں پر عمل درآمد نہیں کیا گیا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (میاں محمد یاسین خان وٹو) : (الف) ایوان کی میز پر رکھے گئے گوشوارہ میں ملاحظہ ہو -*

*Please see Appendix II at the end.

(ب) ڈپٹی کمشنر ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت تھرپارکر اور مختیار کار نگرپارکر کو مذکورہ یونین کونسل کے سال ۶۷-۱۹۶۶ء کے سالانہ عطیہ کو بغیر کسی وجہ کے روکنے کے بارہ میں چیئرمین یونین کونسل ساتیدرہ تعلقہ نگرپارکر کی طرف سے کوئی چٹھی موصول نہیں ہوئی ۔ بہر کیف ایسی چٹھی والس چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل تھرپارکر کو موصول ہوئی تھی ۔

(ج) انجینئر ڈسٹرکٹ کونسل تھرپارکر کے جاری کردہ سرٹیفیکیٹوں کے مطابق ۳۸ سکیموں پر عمل درآمد ہو چکا ہے ۔ اور متعلقہ یونین کونسل کے چیئرمین کی رپورٹوں کے مطابق باقی ۱۳۰ سکیموں پر کام ہو رہا ہے ۔

---

*۱۰۴۲۶ ۔ حاجی سردارعطا محمد ۔کیا وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل تھرپارکر نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۰-۱۱-۱۹۶۷ء کے دوران ضلع تھرپارکر کے لئے دیہی تعمیراتی منصوبہ برائے ۶۸-۱۹۶۷ء منظور کیا ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قاعدہ کے مطابق مذکورہ ڈسٹرکٹ کونسل کے ارکان کو متذکرہ منصوبہ کی نقول پیشگی فراہم نہیں کی گئیں ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ منصوبہ دستورالعمل منصوبہ

دیہی تعمیرات مندرج ترتیب اور محکمہ کے لحاظ سے تیار نہیں کیا گیا نیز آیا مذکورہ منصوبہ کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے گی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (میاں محمد یاسین خان وٹو) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پروگرام کی نقول ڈسٹرکٹ کونسل کے ارکان کو پیشگی مہیا نہیں کی گئی تھیں ۔ ڈسٹرکٹ کونسل کے اجلاس کی تاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۶۷ء مقرر کی گئی تھی اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ارکان کو پروگرام کی نقول مہیا کرنے کی خاطر ڈسٹرکٹ پروجیکٹ کمیٹی کا ایک اجلاس ۷ نومبر ۱۹۶۷ء کو رکھا گیا تھا ۔ لیکن صحرائی سب ڈویژن کی بھی یونین کونسلوں کی طرف سے سکیمیں تاخیر سے موصول ہونے کی وجہ سے اجلاس ۱۸ نومبر ۱۹۶۷ء پر ملتوی کر دیا گیا تھا ۔ مختلف لوکل کونسلوں کی طرف سے موصول شدہ سکیموں کا جائزہ ڈسٹرکٹ پروجیکٹ کمیٹی کے اجلاس منعقدہ ۱۸ نومبر ۱۹۶۷ء میں لیا گیا تھا ۔ پروگرام کی تدوین کے بعد اس کی کافی تعداد میں نقول ۱۹ نومبر ۱۹۶۷ء کو ڈسٹرکٹ کونسل کو بھیج دی گئی تھیں تاکہ انہیں ارکان کو مہیا کیا جا سکے ۔

(ج) دیہی تعمیراتی پروگرام سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۷-۶۸ء کے لئے سکیمیں بیشتر ان سکیموں میں سے منتخب کی گئی تھیں جو لوکل کونسلوں کی طرف سے دستورالعمل دیہی تعمیراتی پروگرام ۱۹۶۶ء کے مطابق فارم بی ۔ ڈی ۔ نمبر ۱ پر موصول ہوئی تھیں ۔ پروگرام کی ایک نقل ایوان کے روبرو پیش ہے ۔*

Please see Appendix III at the end.

حاجی سردار عطا محمد - میں وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں جب کہ ممبران کو یعنی ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبروں کو پروگرام کی کاپیاں نہیں ملی تھیں تو کیا اس کے بعد کوئی ایسا انتظام کریں گے جس کی رو سے ان کو یہ آئندہ مہیا ہو سکیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - ضرور کوشش کی جائے گی لیکن جیسا کہ حاجی صاحب اتفاق فرمائیں گے کہ یہ علاقے نگرپارکر تھرپارکر وغیرہ جو ہیں ان میں مواصلات کی تکلیف ہے - پھر اس کے علاوہ پراجیکٹ کمیٹی کی جو میٹنگ ۸ تاریخ کو رکھی ہوئی تھی - وہ اٹھارہ پر ملتوی کرنی پڑی اگر وہ ۸ کو ہو جاتی تو وقت سے پہلے وہ پروگرام ممبران کو مل جاتے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس علاقے میں مواصلات کی دقت ہے تو اس علاقے کے خصوصی حالات کی بناء پر پروگرام کی کاپیاں پہنچنے میں دیر ہوئی - کوشش کی جا رہی ہے کہ جتنی جلد ہو سکے ان مشکلات پر قابو پا لیا جائے تا کہ ممبران کو وقت پر پروگرام مل سکیں -

---

*۱۰۴۴۹ - حاجی سردار عطا محمد - کیا وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صحرائی سب ڈویژن کو اکثر قحط کا سامنا کرنا پڑتا ہے .

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۶۷-۶۸ء کے بجٹ میں ضلع تھرپارکر کی ترقی کے لئے جو ۱۷,۳۸,۰۶۰ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی اس

کا ۲۵ فیصد ڈسٹرکٹ کونسل تھرپارکر نے سڑکوں کی تعمیر کے لئے مختص کیا ۔ لیکن صحرائی سب ڈویژن میں ایک میل سڑک بھی تعمیر نہیں کی گئی ۔ اگر ایسا ہی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (میاں محمد یاسین خان وٹو) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) یہ امر واقعہ ہے کہ اس ضلع کی صحرائی سب ڈویژن کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام (آر ۔ ڈبلیو ۔ پی) ۱۹۶۷-۶۸ء سڑک بنانے کی کسی سکیم کی گنجائش نہیں رکھی گئی ۔ صحرا میں پختہ سڑک کی تعمیر پر غیر معمولی طور پر زیادہ خرچ ہوتا ہے ۔ اسی لئے کسی سرکاری ایجنسی نے اس علاقے میں ایسا کام کرنے کی ذمہ داری نہیں لی ۔ فاصلے بہت طویل ہیں اس لئے تعین کردہ [illegible] سے کسی بھی دو مقاموں کو نہیں ملایا جا سکتا جہاں تک کچی سڑ[illegible] کا تعلق ہے صحرا میں یہ بالکل بے معنی چیز ہے ۔ تاہم صحرائی سب ڈویژن کی تعین ان کے مطابق پوری فراہم کی جاتی ہے ۔ جو کہ اکثر پینے کا پانی مہیا کرنے کے منصوبوں سے متعلق ہے ۔ کیونکہ صحرا میں پانی کی بہت قلت ہوتی ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ صحرائی سب ڈویژن ہندوستان کی سرحد سے ملی ہوئی ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جی ہاں درست آپ مجھ سے اس ہے ۔ علاقے کو زیادہ جانتے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ تو اس چیز کے پیش نظر یہ اور بھی ضروری ہے کہ ہمیں اپنے علیحدہ راستوں کی ضرورت ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جیسا کہ حاجی صاحب کو معلوم ہوگا کہ دیہی ترقیاتی پروگراموں کا جہاں تک تعلق ہے سڑکوں وغیرہ کی تعمیر محکمہ تعمیرات عامہ کا اس سے تعلق ہے اور پھر طور پر مختلف علاقائی ضروریات کا جائزہ لیا جاتا ہے ۔ پھر یہ صحرائی علاقے ہیں جہاں پر کہ خصوصی طور پر اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے فاصلے لمبے ہوتے ہیں اور صحرا میں پکی سڑکوں کا بنانا کوئی آسان کام نہیں ہے کیوں کہ اس کے لئے غیر معمولی طور پر روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کچی سڑک کی تو صحرا میں کچھ وقعت ہی نہیں اور پھر جو روپیہ مختص کیا گیا ہے وہ سڑک کو مکمل بنانے کے لئے کافی نہیں ہو سکتا ہاں البتہ اس علاقے میں پانی کی قلت ہے اور پانی کی فراہمی کے لئے ہم ضرور رقم وہاں خرچ کرتے ہیں ۔

ESTIMATES OF POPULATION FOR GENERAL ELECTION

*11163. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in accordance with the instructions embodied in circular No. B. D. 1/8-35/67, dated 1-8-67 issued by the Deputy Secretary, Basic Democracies, Government of West Pakistan, the estimates of the population for general election to the electoral college 1969 are to be prepared by the members of the electoral college in their respective units ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative. whether it is a fact that the Authorities of Lahore Municipal Corporation issued instructions

on 16-1-68, 24-1-68 and 1-2-68 only to the Chairmen of Union Committees for the revision of estimates of population and the said instructions have not been sent to other members of the electoral college ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, copies of the sadi circular and instructions be placed on the Table of the House ;

(*d*) whether Government intend to direct the Lahore Municipal Corporation authorities to issue instructions to the effect that the Chairmen should submit the said estimates after getting the same prepared by the members of the electoral college ;

(*e*) whether it is a fact that instructions contained in the circular mentioned in (*a*) above have not been published by the Basic Democracies and Local Government Department with the result that the people of Lahore are unaware of the matter ;

(*f*) if answer to (*e*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of giving publicity to the instructions contained in the said circular ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Copies of the circular are placed on the table.*

(*d*) The population estimates have since been finalized by the Provincial Election Authority and there is no point in issuing any directions at this stage.

(*e*) The instructions were issued in compliance with the wishes of the Provincial Election Authority.

(*f*) The question does not arise.

Malik Muhammad Akhtar : Whether it is a fact that the Chairman Lahore Municipal Corporation, under direction of the Secretary, B. D. received through the Deputy Commissioner, Lahore, issued a letter to 16 Chairmen of Union Committees of Lahore, requiring them to submit population estimates in accordance with Form II which only related to preparation of population estimates by the Chairmen of the Union Com-

** Please see Appendix IV at the end.*

mittees. Original instructions contained in Form I related to the Members of the Electoral College to prepare these estimates, to be verified by the Chairmen. To be more clear, the Chairmen negligently ignored and did not issue Form No. I purposely to defeat the purpose of census being carried out.

Mr. Speaker: These observations are absolutely not necessary for seeking any information.

Malik Muhammad Akhtar: Then Sir, I ask what are the reasons for not applying Form I ?

Minister for B. D. & Local Government: Sir, as a matter of fact whenever the Government has to address anybody, it is done through proper channel. For example, the Secretary Basic Democracies, issues instructions to the Commissioners who issue them in turn to the Deputy Commissioner and so on. The Chairman of LMC also instructed the Chairmen of the Union Committees and by that naturally, it has to be implied that he would perform these functions. Actually the position is that where it is not possible, it is not exactly incumbent. The word used is not "shall" because according to my information only 11 Chairmen gave full details about the population to the Corporation and in the remaining areas, they had to employ other staff to get the needful done. As for the instructions of the authority which were issued by the Government, the position is that the preparation of estimates of population in Mohall as may be done on existing electoral unit basis, and this may be made the responsibility of the Members of the Electoral College of that Unit. So the word used is 'may'. The intention was that the function should be done as early as possible. Eleven Chairmen of Lahore did as was expected from them. Anyhow the needful has now been finalised and the Election Commission has finally accepted those things.

Malik Muhammad Akhtar: Whether it is a fact that the Chairman soon after realising the mistake, issued a fresh circular on 24th January, 1968 instructing the Chairmen of the Union Committees to take into confidence the Members of the Electoral College ?

Minister for B. D. & Local Government: Yes Sir, and I have placed both these letters on the Table of the House. I think the copies are already with the Member. So the answer is 'Yes'.

Malik Muhammad Akhtar: Whether it is also a fact that the Chairman subsequently on 1st February, 1968 issued instructions by which the

population estimates were to be completed on 31st January, and sent t e copies of the original circular containing Form I and II, to all the Members of the Union Committees so that they should properly conduct the census estimates ?

Minister for B. D. & Local Government : I have the impression that the time was extended for the collection of figures of population.

Malik Muhammad Akhtar : Whether it is a fact that only 11 Chairmen prepared the estimates, and the Chairman, Lahore Municipal Corporation, on his own accord, submitted population estimates to the Corporation which ranged up to 40 lacs and the Chairman, Provincial Election Authority, disagreed with him and gave the population number as 16 lacs.

Minister for B. D. & Local Government : That is not within my competence and I cannot say that but this is a fact that 11 Chairmen had submitted the figures about the population. In the remaining areas, the Corporation appointed Education Department's staff and the job has been done by this staff.

---

*۱۱۱۶۴ - ملک محمد اختر - کیا وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میونسپل کارپوریشن لاہور کے فرائض کو لاہور کی یونین کمیٹیوں کو منتقل کرنے کے متعلق سیکرٹری محکمہ بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ مغربی پاکستان کے جاری کردہ سرکلر پر غور کرنے کے لئے میونسپل کارپوریشن لاہور کے افسران اور ممبران کا اجلاس ۲۹-۱۱-۱۹۶۷ء کو منعقد ہوا جس میں چند فیصلے طے کئے گئے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا ان فیصلوں پر عمل کیا گیا ہے - اگر کیا گیا ہو تو اس کی تفاصیل کیا ہیں اور میونسپل

کارپوریشن لاہور نے کون سے فرائض یونین کمیٹیوں کو منتقل کئے ہیں اور اگر ان فیصلوں پر عمل نہ کیا گیا ہو تو تقریباً کون سی تاریخ تک مذکورہ فیصلوں پر عمل ہوگا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (میاں محمد یاسین خان وٹو) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) مورخہ ۱-۱-۱۹۶۸ء سے صفائی کا عملہ جس میں اس کی تنخواہوں کی ادائیگی بھی شامل ہے کا مکمل اختیار یونین کمیٹیوں کو منتقل کر دیا گیا تھا ۔ اصول برائے رہنمائی میں مندرج فرائض بتدریج یونین کونسلوں کو تفویض کئے جا رہے ہیں ۔ بلدیاتی انصرام کے میدان میں یونین کمیٹیوں کو مزید فرائض منتقل کرنے کے بارہ میں لاہور میونسپل کارپوریشن کی طرف سے حال ہی میں جاری کردہ ہدایات کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔*

Malik Muhammad Akhtar : Whether it is a fact that originally instructions received from the Government were not presented in any meeting of the Corporation and the Chairman on his own accord just parted with very insignificant functions and issued instructions without placing the matter before the Members of the Municipal Corporation because they would have definitely demanded the spirit to be implemented upon under which the Government issued these instructions ?

Minister for B.D. & Local Government : Sir, the Government issued instructions in accordance with that and I have placed this letter of the Corporation sent on behalf of the Chairman to all the Chairmen of the Union Committees in which practically all these instructions and guidelines which we have given, are mentioned and the action is taken on that.

**Please see Appendix V at the end.*

Regarding placing these guidelines before the House, I think the Member should put this question to the Chairman in the Corporation because that is the proper forum.

Malik Muhammad Akhtar : Whether it is a fact that no powers to execute works under Section 81(3) have been entrusted to the Union Committees as desired by the Government ?

Minister for B.D. & Local Government : If the Member refers to the letter of the Chairman, L.M.C. dated 10th April, 1968, which I have placed on the Table of the House, Section 81(3).....

یعنی دفعہ ۸۱(۳) اس دفعہ کے تحت جو کام بھی میزانیہ میں تجویز ہو کر منظور ہوں گے وہ یونین کمیٹیاں اپنے اپنے علاقہ میں خود کرائیں گی اور اس کے متعلق رقوم یونین کمیٹیوں کو بدیں صورت دی جائیں گی کہ وہ ضابطہ کے تحت مستفید ہونے والے علاقہ سے ان کے حصہ کا خرچ حسب قواعد وصول کریں ۔ حکومت عالیہ کی خواہش ہے کہ یونین کمیٹیاں سیکشن ۸۱(۳) سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں ۔ کیوں کہ اس طرح ترقیاتی کاموں کی تکمیل کم عرصہ میں ہو سکے گی ۔ اور وہ گلیوں اور سڑکوں وغیرہ کی پختگی اور درستی اور صفائی کی مہم کو کامیاب بنانے میں ممد و معاون ثابت ہوں گی ۔

یہ چٹھی ۱۰-۴-۱۹۶۸ء کو جاری ہوئی ۔

Malik Muhammad Akhtar : Whether it is a fact that under para 6 of Government instructions, the banks which are employed at present by the L.M.C. were given under the charge of the Chairman and still instructions are not being implemented by the officers of the L.M.C. and the Chairmen are not allowed to check up and scrutinise their work ?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ جو جواب انہیں پیش کیا گیا ہے ۔ اس کے مطابق یکم جنوری کو انہیں کچھ

کام سونپ دئیے گئے تھے - ۱۰-۴-۱۹۶۸ء کو انہیں صحت و صفائی کے بارہ میں تفصیل سے کہا گیا ہے - یہاں پر کل ہدایات ۹۹ ہیں اور ایک ایک کے بارہ میں ضروری احکام ہیں - ہماری ہدایات میں ۹۹ نکات درج ہیں - ان سب کا اردو میں ترجمہ کرکے چیئرمین کی طرف سے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں - اگر میرے فاضل دوست اس خط کو ملاحظہ فرمائیں تو جتنے ارشادات انہوں نے کئے ہیں ان کا جواب انہیں اسی سے مل جائے گا -

میاں محمد شفیع - جناب والا - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو کام یونین کمیٹیوں کو دئے گئے ہیں - ان کے بارہ میں آپ کے پاس جو رپورٹ پہنچی ہے کیا اس کے مطابق وہ صحیح طور پر کام کرتی ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - جناب والا - ہم اس سلسلہ میں رپورٹ منگواتے رہتے ہیں - یونین کمیٹیوں کی طرف سے یہ اطلاع دی گئی ہے کہ ایک ایک چیز پر عمل درآمد کر دیا گیا ہے - یہ اطلاع یونین کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی طرف سے بھیجی گئی ہے - اگر کسی جگہ صحیح طور سے عمل نہیں ہوا چیئرمین میونسپل کارپوریشن کی ہدایات کے باوجود تو ، ہم اس سلسلہ میں کارروائی کے لئے تیار ہیں -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - sanitation staff کی تقرری اور اس کے خلاف انضباطی کارروائی لینے کے اختیارات میونسپل کمیٹی کے پاس ہیں نہ کہ یونین کمیٹی کے پاس ہیں - ان حالات میں یونین کمیٹی کے ممبران ان کے اوپر صحیح طور پر نگرانی نہیں کر سکتے - اس پالیسی کے

تحت sanitation کی حالت متاثر ہو رہی ہے ۔ کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کو موثر بنانے کے لئے یا تو تقرری اور disciplinary action لینے کے اختیارات یونین کمیٹی کو دے دیجئے یا پھر sanitation staff میونسپل کمیٹی کو دے دیا جائے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ میں اپنے فاضل دوست کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ حکومت کے بہت سے محکموں میں یہی صورت ہے ۔ کمشنر کو یا ڈپٹی کمشنر کو ایک شخص کو سزا دینے کا اختیار نہیں ہے لیکن وہ اس سلسلہ میں کام لینے کا اختیار رکھتا ہے ۔ یہ کام بڑے اچھے طریقے سے اور سو سال سے چل رہا ہے اس لئے میں عرض کروں گا کہ جہاں تک ملازموں کا تعلق ہوتا ہے ان کی سروسز کے حقوق کا تحفظ بھی کیا جانا ضروری ہوتا ہے ۔ جہاں تک اس مقامی function کو منتقل کرنے کا تعلق ہے وہ بھی بڑا ضروری ہے کہ صفائی وغیرہ کو بھی ہم دیکھ سکیں ۔ اس سلسلہ میں آپ کے خدشات بے جا نہیں ہیں بلکہ جب ہم ان guide lines کو جاری کر رہے تھے ہمیں اس بات کا احساس تھا لیکن اس کا جائزہ کچھ عرصہ کے بعد لیں گے اگر پھر مناسب ہوا تو ترمیم کریں گے ۔ فی الحال اس صورت میں کام چلنے دینا چاہیئے تاکہ ہمیں مناسب تجربہ ہو سکے ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ ابھی وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یونین کمیٹیوں کو دفعہ ۸۱(۳) کے تحت کچھ کام کرنے کے اختیارات بھی دیئے گئے ہیں ۔ اور ان کو یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ جو کام کرائیں

تو وہاں collection بھی اپنے حصہ کی کرائیں۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یونین کمیٹی کے کسی چیئرمین نے دفعہ ۸۱(۳) کے تحت کوئی construction کرائی ہے اور انہوں نے اپنے حصے کا روپیہ وصول کرکے کارپوریشن کے خزانے میں جمع کروایا ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ۔ جناب والا۔ ۶۰ یونین کمیٹیاں ہیں۔۔۔۔

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

Malik Muhammad Akhtar : Whether the Minister is aware of the fact that according to the provisions of law all the directions received from the controlling authority are necessarily to be placed before the House of the Corporation and that this action was not taken in this respect. If it is so, what were the reasons ?

Minister for Basic Democracies & Local Government : I would submit that the Member should kindly try to differentiate. The Corporation Members themselves, have the right to put questions in the field which is in their jurisdiction. He should differentiate between the questions to be put to the Corporation and questions put to the Government in this House. If he puts in a bit of labour he will come to the conclusion that in this case it would have been proper if he had asked the Chairman to place the information before the Corporation Members, if he so intended.

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order. Sir, my supplementary has not been replied to. I only want to learn the reasons why the Chairman avoided to place this circular of the Government, containing the delegation of powers, which he received from the Government, in the House of the Corporation. It was a statutory obligation. I must say that that was deceit and fraud that the Chairman played with the Union Committees.

Minister for Basic Democracies & Local Government : I would submit that if something is out of the jurisdiction of a given body, say, for example if within the jurisdiction of the Provincial Assembly and a question about that is put to the Central Assembly the first answer is that it should be put to the proper forum. He wants to know the reasons why the Chairman of the Corporation did not put the circular before the Corporation

Members. Instead of putting this question in this House the Member, who is also a Member of the Corporation, should put this question in the Corporation.

Mr. Speaker : He has only asked whether it is a statutory obligation of the Chairman of the Lahore Municipal Corporation to place before the Members of the Corporation the circular of the Government containing the delegation of powers.

Minister for Basic Democracies & Local Government : I am not very sure about it

Mr. Speaker : Next question.

Malik Muhammad Akhtar : He could have sought information from the official gallery.

Mr. Speaker : Next question now.

SURVEY OF SCHOOLS OF THE LAHORE MUNICIPAL CORPORATION

*11165. **Malik Muhammad Akhtar :** Will the Minister for Basic Democracies & Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Director of Basic Democracies, Lahore Region has conducted a survey of the Schools of the Municipal Corporation recently and submitted a report to the Commissioner, Lahore Division ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, a copy of the said report be placed on the Table of the House ?

Minister for Basic Democracies & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. Director, Basic Democracies, Lahore Region, inspected 10, out of 249 schools of Lahore Municipal Corporation.

(*b*) A copy of the report is placed on the Table of the House.* Report containing action taken by Chairman, Lahore Municipal Corporation is also placed on the table of the House.*

**Please see Appendix VI at the end.*

Malik Muhammad Akhtar : This is a very long report of about twenty pages. Whether it is a fact that the Director of Basic Democracies has made a report that out of the ten schools inspected by him 25% are such as cannot be even repaired ?

Mr. Speaker : Is it not in the report itself ? If it is in the report then the Member has got the information.

Malik Muhammad Akhtar : I want to know the reasons for not demolishing those schools and saving the lives of the children.

Mr. Speaker : Then put the supplementary in that way.

Malik Muhammad Akhtar : What action has been taken on the report of the Director that 25% of the schools inspected by him are not suitable for being run as schools ?

Minister for Basic Democracies & Local Government : I have in reply to the question already stated that a copy of the report of the Director of Basic Democracies, Lahore Region is placed on the Table of the House. If you would like I can read the whole report.

Malik Muhammad Akhtar : Whether it is a fact that out of those 25% schools inspected, which are not suitable for students, none has been demolished so far ?

Minister for Basic Democracies & Local Government : I would again request that I may be allowed to read the whole report.

Mr. Speaker : Next question.

SCHEME FOR SUPPLY OF WATER AND LAYING OF MODERN DRAINAGE AND SEWERAGE SYSTEM IN LAHORE

***11166. Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that under the Greater Lahore Water Supply and Sewerage and Drainage Ordinance, a scheme has been prepared to make arrangements for the supply of water and laying of modern drainage and sewerage system in Lahore ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, details of the said scheme showing the total cost to be incurred on the same under the various heads of account and details of the staff engaged for the implementation of the said scheme ;

(*c*) the total foreign exchange component of the said expenditure to be incurred on the said scheme ;

(*d*) the amount already paid and yet to be paid to the foreign consultants ;

(*e*) the estimated cost per 1,000 gallons of water in the feasibility report ;

(*f*) the rate per 1,000 gallons of water to be supplied to the consumers for domestic and commercial purposes ;

(*g*) the total expenditure incurred so far on the new construction and the expenditure incurred on the staff of the project ?

Minister for Basic Democracies & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) The details of the scheme are as below :—

The Project will be executed in two phases. The first phase is to cover the period 1967-72 and the 2nd 1972-81. The first phase would cost Rs. 12.5 crores which has been approved by the Executive Committee of the National Economic Council.

The total Project including the 2 phases which will extend upto 1981, will cost Rs. 43 crores and will ensure provision of water supply and sewerge of facilities to the entire population covering an area of 192 square miles with projected population of 2.9 million people as against the present Lahore Municipal Corporation area of 118 square miles and population of 1.7 million people.

The total cost of the Project under various sub-heads is given in Statements A, B, C, and D placed on the Table of the House.*

The staff engaged for the implementation of the scheme including maintenance and operation is as follows :—

**Please see Appendix VII at the end.*

Common staff for operation and construction

1. Project Director.
2. Director Finance.
3. Director Procurement.
4. Director Administration.
5. Project Accountant.
6. Budget Officer.
7. Executive Engineers 4.
8. 12 S.D.Os. 30 Overseers, 3 Divisional Draftsmen and 6 tracers.

Staff meant exclusively for construction

1. Director Construction.
2. Director Planning and Design.
3. One Assistant Engineer.
4. One Divisional Draftsman.

Operation

1. Director Operation.
2. Director Customer Services.
3. 3 A. Es.
4. 4 Inspectors.
5. One Divisional Draftsman and Two Tracers.

Clerical support is given to the above staff as per work load basis.

(*c*) The total foreign Exchange component in the first phase is Rs. 2,92,00,000 (Rupees two crores ninety two lacs only).

(*d*) (*i*) Amount paid to the Consultants upto 6/1968.

	Foreign Exchange Rs.	*Local currency* Rs.
1. Engineering.	8,09,200	13,26,000
2. Management.	7,82,500	10,22,500
Total :	15,91,700	23,48,500
	Total : 39,40,200	

(*ii*) Amount still to be paid.

1.	Engineering.	7,88,800		12,74,000
2.	Management.	2,74,200		1,57,500
	Total :	10,63,000		14,31,500
			Total :	24,94,500
	Grand total :	29,40,200		
		24,94,500		
		64,34,700		

The foreign Consultants are associated with Pakistani counterparts. A large part of the rupee fee is payable to the Pakistani Associates.

(*e*) The feasibility report determines the cost of water at Rupees 1.50 per thousand gallons for metered connections and average of Rupees 5.70 per month for ferrule connections.

(*f*) The rate for supply to consumers based on meters is Rs. 1.50 per 1,000 gallons and Rs. 2.00 per 1,000 gallons for commercial purposes. The flat rate for domestic consumption is between Rs. 4.50 per month. This works out to a rate of Rs. 0.75 to Rs. 1.33 per 1,000 gallons. The average rate works to Rs. 1.22 per 1,000 gallons.

(*g*) The total expenditure incurred on new construction upto 30th May, 1968 is Rs. 86,19,870.

The total expenditure on staff is as under :—

	9th March, 1967 to 30th June, 1967	1st July, 1967 to 31st May, 1968	Total
A—Construction.			
(*i*) Supervisory staff including clerical support.	5,000	1,85,639	1,90,659
(*ii*) Survey and Investigation.	—	1,05,975	1,05,975
Total :	5,000	2,91,634	2,96,634

B—Maintenance and Operation.

1.	Supervisory staff including clerical support.	51,080	4,22,291	4,73,371
2.	Revenue and Customers services.	—	1,66,887	1,66,887
3.	Operation staff. (tubewell drivers, fitters & sewermen etc.)	2,95,742	14,51,411	17,47,153
	Total :	3,46,822	20,48,589	23,87,411
	Grand Total :	3,51,822	23,32,223	26,84,045
	Cost of administration staff.	8,30,957		

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ یہ لمبا چوڑا جواب پڑھنے اور اس ساری تفصیل میں جانے کی کیا ضرورت تھی ؟

Who is interested in this ? Nobody is interested.

Minister for Basic Democracies and Local Government : I am interested in it.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ یہ ہمارا حق ہے کہ جس سوال کے متعلق ضمنی سوال پوچھنا چاہیں پوچھیں اگر نہ پوچھنا ہو نہ پوچھیں ۔

Mr. Speaker : The Minister was keen to read the answer and this was his attention that the House should know it. I had allowed him.

Khawaja Muhammad Safdar : Alright.

Minister for Basic Democracies and Local Government : Don't be anxious. This is something in which two million people are keenly interes-

ted. Here is the question of 22 million people of Lahore, who are interested. Everything is important. Had the question.....

مسٹر حمزہ - آج سے چند ماہ پہلے اس ایوان میں ایک ہنگامی قانون کے سلسلے میں کئی دن اسی بارے میں بحث ہوتی رہی - لوگوں کا حافظہ اتنا کمزور نہیں ہے ان کو پتہ ہے کہ آپ کتنی رقم اس منصوبے پر خرچ کر رہے ہیں اور یہ کہ آپ نے غیروں کی غلامی کس طرح اختیار کی ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - جناب والا - اگر فاضل ممبران کی یہی منشاء ہے کہ جواب نہ پڑھا جائے تو میں نہیں پڑھتا ہوں وگرنہ تو اس سے آگے سب رقوم درج ہیں -

Mr. Speaker : This is upto the Minister.

Minister for Basic Democracies and Local Government : This is upto the House. If the House so feels. .....

Mr. Speaker : The Minister felt the necessity and I had allowed him. I have allowed the Minister and he is the best judge.

Minister for Basic Democracies and Local Government : Sir, if the supplementaries are going to be put, then I will have to read the whole thing. In deference to the wishes of the House, I don't read it, but if any supplementary is asked, it shall have to be read.

Malik Muhammad Akhtar : Would the Minister be pleased to state the work carried out so far by round about seven senior Officers, twelve S.D.Os, and 30 Overseers, and three Divisional Draftsmen, as they have been employed for the last one year ? I want the details of work done by them.

Minister for Democracies and Local Government : Uptil this time there are different stages of work. Something is being done by the consultants and something is being done by our staff. They have so far installed sixteen new tubewells, and in addition to that, they have put twelve old tubewells into commission, with the result that the water supply before they took over, which was 27 million gallons, has now been increased to 45 million gallons.

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جو سولہ ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں آیا ان میں سے سارے کے سارے ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں یا وہ کن مراحل سے گذر رہے ہیں ۔ یعنی ان میں سے کتنے مکمل ہیں ، کتنے کام کر رہے ہیں ، کتنے خراب ہیں اور کتنے دیگر مراحل سے گذر رہے ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ ان سولہ ٹیوب ویلوں میں سے بارہ اس وقت چل رہے ہیں ، چار پر کام ہو رہا ہے اور جو بالکل مکمل ہونے والے ہیں ان کی تعداد پانچ ہے اور آئندہ چار ماہ کے اندر اندر کام کرنا شروع کر دیں گے اور یہ ان سولہ ٹیوب ویلوں کے علاوہ ہیں ۔ اس کے علاوہ لاہور کارپوریشن کی طرف سے جو پرانے بارہ ٹیوب ویل دئیے گئے تھے ان کو درست کر کے چلا دیا گیا ہے ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ جواب میں یہ درج ہے کہ فروری ۱۹۶۸ء تک کل اخراجات چھیاسٹھ لاکھ پانچ ہزار روپے تھے ۔ تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چھیاسٹھ لاکھ روپیہ لاہور کی کن سکیموں پر اور کہاں کہاں خرچ ہوا ہے کیونکہ اس خرچ کے مقابلے میں عملے پر جو اخراجات کئے گئے ہیں وہ کافی زیادہ ہیں تو کیا کام سے خرچ کا تناسب کچھ زیادہ نہیں ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے فاضل رکن کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں گا کہ چونکہ یہ سکیم ابھی نئی نئی شروع ہوئی ہے تو جیسا کہ آپ کو بھی

علم ہے کہ ہر نئے کام پر اوائل میں اخراجات زیادہ ہوتے ہیں ۔ کیونکہ بہت سے کام پہلی مرتبہ کئے جانے ہوتے ہیں یا نئے کئے جانے ہوتے ہیں جن کو بعد میں کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ مثلاً ڈیزائننگ ہے پلاننگ ہے تو اس پر خرچ تو ہوتا ہے لیکن بعد میں ان کے کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور ان کو ایک ہی وقت میں کر لیا جاتا ہے جو کہ ہمیشہ کے لئے ٹھیک طور پر چلتی رہتی ہیں ۔ اسی وجہ سے ابتدا میں ہر نئے کام پر زیادہ ہی خرچ کیا جاتا ہے لیکن ہم مسلسل اس بات پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں اور اگر کسی جگہ عملے میں کمی کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی تو ہم کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ مجھے بتا سکتے ہیں کہ جو سولہ ٹیوب ویل اس سکیم کے تحت نصب کئے گئے ہیں آیا وہ اس وقت کام کر رہے ہیں یا انہیں نمائش میں بھیجا گیا ہے ۔ اگر وہ کام کر رہے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ لاہور کے شہری سخت گرمی میں پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہے ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ میں نے اس سلسلے میں عرض کیا ہے کہ امپروومنٹ ٹرسٹ کے جتنے نئے ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں یا پرانے ٹیوب ویلوں کو درست کیا گیا ہے ان کی ہی وجہ سے پانی کی سپلائی ستائیس ملین گیلن تک پہنچ گئی ہے میں نے کل اپنے عملہ سے اس سوال کے بارے میں دریافت کیا تھا تو مجھے یہ بتلایا گیا کہ اس وقت مشکل یہ ہے کہ بجلی کی کمی کے باعث ٹیوب ویل پوری

طرح کام نہیں کر رہے ہیں جسکی وجہ سے یہ دقت پیش آ رہی ہے ۔ انشاء اللہ جونہی حالات بہتر ہو جائیں پانی کی سپلائی درست کر دی جائے گی ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف کو اس بات کا علم ہے کہ جس قدر ٹیوب ویل بھی نئی سکیم کے تحت لگائے جا رہے ہیں اور جو ابھی چالو نہیں ہوئے یا ہو گئے ہیں ان سے پہلے جو ٹیوب ویل لاہور میں لگے ہوئے تھے اور وہ کام نہیں کر رہے ہیں اسی وجہ سے لاہور میں پانی کی دقت پیش آ رہی ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ میں اس سے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ تقریباً اٹھانوے ٹیوب ویل لاہور میونسپل کارپوریشن کی طرف سے لگائے گئے تھے جن میں سے بیالیس ٹیوب ویل ٹھیک طور پر کام کر رہے تھے اور پچیس ٹیوب ویل کام نہیں کر رہے تھے اور باقی ٹیوب ویل پچیس سے پچھتر فیصد تک کام کر رہے تھے ۔ میں نے یہ بھی عرض کیا ہے کہ سولہ ٹیوب ویل نئے لگائے جا چکے ہیں اور پانچ ٹیوب ویل آئندہ چار ماہ میں لگ جائیں گے اور بارہ ٹیوب ویل ہم نے ان ٹیوب ویلوں میں سے درست کئے ہیں جس کی بناء پر پانی کی سپلائی تقریباً دگنی ہو گئی ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : Will the Minister be pleased to state that according to him, a sum of Rs. 2,92,00,000 is to be spent on this scheme, and out of that it is proposed to spend about 14 lakhs on management. Why the foreign consultants are required for managing the affairs ? As far as their technical side is concerned, I may not even be agreeing with it,

but if he refers to his question the amount is (Rs. 6,20,720+8,65,000) Rs. 14,85,720. Sir, foreign exchange is to be spent on the management of this scheme by the foreigners. May I know the reasons therefor ?

Minister for B.D. & Local Govt. : Sir, two types of consultants have been..... .....

دیوان سید غلام عباس بخاری - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ملک اختر صاحب کے سوالات ایک تو بہت طویل ہوتے ہیں اور دوئم یہ کہ وزیر صاحب کی طرف سے جب ان کا جواب دیا جاتا ہے تو وہ بھی بہت طویل ہوتے ہیں اور پھر اس کے بعد ان پر جو ضمنی سوالات پوچھے جاتے ہیں وہ ان سے بھی طویل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ملک صاحب کے ایک سوال پر کافی وقت صرف ہوتا ہے حالانکہ اتنے ہی وقت میں چار پانچ سوالات کا جواب حاصل کیا جا سکتا ہے - اس لئے میں گذارش کروں گا کہ یا تو ملک صاحب کے سوالات کو مختصر کرنے کی کوئی صورت اختیار کی جائے یا پھر ان کے سوالات کو فہرست کے آخر میں رکھا جائے - کیونکہ جس طرح وہ اپنے سوالات کے بارے میں anxious ہوتے ہیں اسی طرح دوسرے معزز اراکین بھی اپنے سوالات کے متعلق anxious ہوتے ہیں -

مسٹر سپیکر - دیوان صاحب - ملک صاحب کے سوالات تو فہرست کے آخر میں نہیں رکھے جا سکتے کیونکہ ان کے ساتھ یہ امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جا سکتا - لیکن جہاں تک ضمنی سوالات کے پوچھے جانے کا تعلق ہے میں ملک صاحب سے بھی اور دیگر معزز اراکین سے بھی استدعا کروں گا کہ وہ اپنے ضمنی سوالات مختصر شکل میں پوچھیں اور ان کے جوابات بھی مختصر طور پر دیئے جائیں -

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ یہ دو طرح کے مشیر ہیں۔ ایک تو انجینئرنگ consultants ہیں اور دوسرے management consultants ہیں اور ان دونوں اقسام کے مشیر آئی۔ڈی۔اے نے بین الاقوامی معاہدات کے تحت مقرر کر رکھے ہیں لیکن دونوں ہی صورتوں میں پاکستانی مشیر بھی ان کے ساتھ ساتھ موجود ہیں اور اسی وجہ سے اس کی ضرورت ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : I am very sorry to ask this supplementary ; whether it is in the knowledge of the Minister that the Project Director, the head of this construction is already undergoing an anti-corruption enquiry, headed by the Anti-Corruption Special Judge, to whom this work has been entrusted ?

Minister for B.D. & Local Govt. : That is not in my knowledge. If the Member brings it to my knowledge.....

Malik Muhammad Akhtar : It is in my knowledge.

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے یہ عرض کروں گا کہ جس طرح اس وقت لاہور میں پانی کی دقت ہے اور جیسا کہ یہ ان کے اپنے علم میں بھی ہے تو میں ان کو یہ عرض کروں گا کہ کیا وہ اپنے عملے کو ہدایات جاری کریں گے کہ لاہور کو پانی کی مزید قلت سے بچایا جائے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ میں نے کل ہی اپنے محکمے کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ ہر ممکن کوشش کریں کہ جتنا بھی زیادہ سے زیادہ پانی مہیا کیا جا سکتا ہو مہیا کریں ۔

Mr. Speaker : Next question.

TRANSFER OF ARRANGEMENTS FOR SUPPLY OF WATER AND SEWERAGE FROM LAHORE MUNICIPAL CORPORATION

*11167. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether arrangements for the supply of water and sewerage have been transferred from Lahore Municipal Corporation to the Project constituted under the Greater Lahore Water Supply and Sewerage and Drainage Ordinance ; if so, the annual expenditure incurred on the maintenance of the existing water supply arrangements and sewerage system in Lahore since its transfer ;

(*b*) the cost of expenditure incurred on such maintenance by the Lahore Municipal Corporation from 1st July 1966 to 30th June 1967 ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

The expenditure since the date of transfer, *i.e.*, 9th March 1967 is as below :—

		Rs.
9th March 1967 to 30th June 1967	...	9,56,210
1st July 1967 to 29th February 1968	...	29,44,603
Total	...	39,00,813

(*b*) Lahore Municipal Corporation incurred an expenditure of Rs. 27,44,701 from 1st July 1966 to 8th March 1967. From 9th March 1967 the installations were transferred to L.I.T.

Malik Muhammad Akhtar : Will the Minister refer to the statement of expenditure incurred by the Greater Lahore Water Supply Project on the maintenance of the existing water supply arrangement from 1st July 1967 till 29th February 1968, *i.e.*, Rs. 29 lakhs for eight months, whereas the Lahore Municipal Corporation incurred an expenditure of Rs. 27 lakhs for one year ? That means Rs. 29 lakhs will be spent by the Greater Lahore Water Supply Project whereas the Corporation was spending Rs. 27 lakhs on the maintenance of these existing arrangements.

Minister for B.D. and Local Govt. : I am thankful to the Member, he has been quite brief Sir. Sir, the position about this is that the expenditure

figures of maintenance of supply by LMC are according to their annual audited accounts. They did not include expenditures like supervision by Officers, like the Chairman and the Chief Engineers, services rendered by the Secretariat and other agencies as well as leave, pensionary and medical charges in addition to the allowance for depreciation and regularization of loans. The annual expenditure during 1966-67 is Rs. 37 lakh and something out of which Rs. 27,44,000 were incurred by the L.M.C. and Rs. 9 lakh and some thousands by the L.I.T. The maintenance expenditure for 1965-66 is Rs. 34,44,283. At least 20% is to be added for supervision, medical leave pensionary and other charges, etc.

Malik Muhammad Akhtar : May I know whether the Minister is aware of the fact that the Project Director, about whom I have referred, is negotiating with a local bank to place all these 45 crore rupees in that bank and that the matter is to be taken up tomorrow ?

Mr. Speaker : This supplementary does not arise out the question.

REMOVAL OF SECRETARY MULTAN IMPROVEMENT TRUST

*11347. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Secretary Multan Improvement Trust is a dismissed Government servant ;

(*b*) whether it is a fact that his appeal against dismissal has been finally rejected by the Board of Revenue, West Pakistan ;

(*c*) whether it is a fact that the Commissioner, Multan Division has recently informed the Chairman, Improvement Trust, Multan that the present Secretary, Multan Improvement Trust cannot continue in Government service any longer and that the Chairman, Improvement Trust Multan should take action accordingly ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, (*i*) why was he employed, (*ii*) what action has so far been taken by the Chairman, Improvement Trust, Multan on the Commissioner's directive, (*iii*) in case the said Secretary is still in service, who is responsible for delaying the implementation of the Commissioner's directive ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) (*i*) According to the Local Officers, he was given a 'No Objection Certificate' by the Martial Law Administrator, Zone B, making him eligible for reemployment, in spite of his conviction by the Martial Law authorities. This is stated by the Local Officers to be the basis of his employment in the Multan Improvement Trust.

(*ii*) and (*iii*) Consequent to the letter of the Commissioner cited in answer to (*c*) above, which was dated 29th January 1968, the Deputy Commissioner/Chairman, Improvement Trust called the explanation of the Secretary as to why action should not be taken against him in the light of the Commissioner's letter The Deputy Commissioner/Chairman, Multan Improvement Trust has then forwarded the explanation of the Secretary, Improvemest Trust with his detailed observation to the Commissioner, Multan Division with his letter, dated 5th April 1968. He has endrosed a copy to the Government. The matter is, therefore, under examination of the Commissioner, Multan Division.

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ وہ کیا charges تھے ۔ جن کی بناء پر مارشل لاء اتھارٹی نے اس کو ملازمت سے علیحدہ کیا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ میں نے کل اس سلسلے میں انفارمیشن حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ بات ہمارے ریکارڈ میں نہیں تھی اتنا پتہ چل سکا ہے کہ اس سلسلے میں اس کو سزا بھی ہوئی ہے اور اس کو سروس سے بھی dismiss کر دیا گیا ہے میں نے اس سلسلے

میں دوبارہ اپنے محکمہ کو حکم جاری کر دیا ہے کہ دوبارہ انکوائری کی جائے - اور اس کے بعد پھر ساری چیز میں آپ کو بتا سکوں گا -

Mr. Zain Noorani : Can the Minister also inform us that when filing his appeal, which was rejected by the Board of Revenue, did he not submit this certificate from the Martial Law Authorities and the Board of Revenue did not consider that certificate as valid ?

Minister for Basic Democracies & Local Government : The position is that there are three important stages in this case The first one was the conviction of the man by the Martial Law Authorities. The second was the dismissal of the man from service and the third was the no objection certificate for appointment in any other service. His appeal before the Board of Revenue was naturally against the dismissal from service. This N.O.C. could not help him in that appeal because it was issued by the Martial Law Authorities about his re-employment in the service.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - اگر No Objection Certificate آپ کے پاس ہو تو اسے غور سے پڑھیں No Objection Certificate یہ تھا کہ اس کو دوبارہ ملازمت میں رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں بشرطیکہ رولز اس کی اجازت دیتے ہوں - آپ اس کا پہلا point پڑھ لیتے "بشرطیکہ رولز اس کی اجازت دیتے" رولز میں یہ ہے - کہ کسی dismissed گورنمنٹ ملازم کو دوبارہ نہیں رکھا جا سکتا - کیا آپ اس case کو دوبارہ examine کریں گے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - جناب والا - میں نے پہلے عرض کیا ہے ، کہ انہی aspects کو examine کرنے کے لئے دوبارہ انکوائری کا آرڈر دیا ہے کیونکہ میں خود اس نتیجہ سے مطمئن نہیں ہوں -

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کس تاریخ کو ان کو مطلع کیا کہ ان کو نکالا جائے وہ کون سی تاریخ ہے جس پر ان کو کمشنر نے نکالا تھا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ حاجی صاحب اسکو کمشنر نے نہیں نکالا تھا مارشل لاء کے افسران نے اس کو سزا دی اور پھر وہ نکالا گیا تھا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جی نہیں ۔ میرے سوال کا آپ نے مقصد نہیں سمجھا کہ یہ جو کمشنر ملتان کو حال ہی میں مطلع کیا گیا کہ وہ اس کو سرکاری ملازمت میں نہیں رکھ سکتا وہ کون سی تاریخ تھی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ ڈپٹی کمشنر کے خط میں اسکا حوالہ ہے جو انہوں نے کمشنر کے خط کے جواب میں ۲۹ جنوری ۱۹۶۸ء کو لکھا اس میں یہ چیز بڑی تفصیل سے لکھی گئی ہے کہ فلاں فلاں وجوہات کی بناء پر اسے نہیں نکالا جانا چاہئے ۔

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Will the Minister be pleased to state whether the decision of the Martial Law Administrator or the decision of the Martial Law Authority carries more weight ?

Mr. Speaker : Is there any difference between Martial Law Administrator and the Martial Law Authority ?

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Martial Law Authorities have dismissed him and the Martial Law Administrator. . . . .

Minister for Basic Democracies and Local Govt. : All those people were concerned in the Martial Law. So, naturally, the Martial Law Authority or the Martial Law Administrator took action. I think, the Martial Law Administrator might have been the more important person.

Mr. Speaker : There was no Authority like the W.A.P.D.A. Martial Law Authority and Martial Law Administrator are the same thing.

Minister for Basic Democracies & Local Govt. : I think so.

Mr. Zain Noorani : In answer to the question the Minister has kindly said that at this stage inquiries are being made or re-made Would he consider making a detailed statement on the Floor of the House with regard to this subject before the end of the session ?

Minister for Basic Democracies & Local Govt. : I am afraid that will not be possible before the end of this session because when the inquiry is again ordered then certain formalities have to be gone through.

Mr. Zain Noorani : We don't want detailed inquiries. In answer to certain supplementaries you said that you did not have the facts before you today as to what were the charges against him, whether this certificate was considered by the Board of Revenue or not and whether he submitted it to them or not. We are interested only in knowing the detailed factual position of this case. Whether you hold future inquiry or not against him or about his future employment is a different matter altogether.

Minister for Basic Democracies & Local Govt. : I would submit that that would be more relevant if an inquiry is made . . . . . (*interruptions*)

Mr. Speaker : Order please, order. That is not proper that the Members should go to the Official Lobby and have instructions communicated to the officers. If the Members want to have conversation with any official they should go out.

Minister for Basic Democracies & Local Govt. : I have already mentioned that we are again ordering an inquiry into the matter. If the Member is interested in knowing as to what was exactly the offence under which he was convicted I can inform him but I personally feel that the result of that detailed inquiry would be more important than just informing him.

RESOLUTION REQUESTING FIELD MARSHAL MUHAMMAD AYUB KHAN TO CONTEST THE NEXT PRESIDENTIAL ELECTION

*11379. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*). whether it is a fact that Divisional Council, Lahore, in its meeting

held on 8th February 1968 passed a resolution requesting Field Marshal Muhammad Ayub Khan, President of Pakistan, to contest the next Presidential election ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative (*i*) the name and designation of the person presiding over the meeting alongwith the names and designations of other Government officers present in the meeting and (*ii*) a copy of the resolution may kindly be placed on the Table of the House ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Watto) : (*a*) Yes. The meeting was held on the 6th February 1968 and not on the 8th February, 1968 as stated above. On 6th February 1968 the 7th Special and 8th Ordinary Meeting of the Lahore Divisional Council was held. Mr. Bashir Ahmad Khan Bakhtiar, a member of the Divisional Council, Lahore, moved a Resolution requesting the President of Pakistan to contest the coming Presidential Elections.

(*b*) (*i*) Mr. Mukhtar Masood, T.Q.A., C.S.P., Commissioner, Lahore Division, Lahore, who is also the Chairman of the Divisional Council, Lahore, presided over the meeting. The names and designations of other Government Officers, present in the meeting, are mentioned in the statement placed on the Table of the House.*

(*ii*) A copy of the Resolution is also placed on the Table of the House.*

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ ۲۲ افسران جو کہ اس اجلاس میں موجود تھے انہوں نے اس قرارداد کے حق میں یا مخالفت میں ووٹ دیا تھا ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ جو کچھ میری اطلاعات ہیں ان کے مطابق یہ اتفاق رائے سے پاس ہو گیا تھا کہ ۵۹ ممبر اس ڈویژنل کونسل کے elected ہیں جن میں سے ۳۹ elected ممبر بھی موجود تھے ۔

**Please see Appendix VIII at the end.*

مسٹر حمزہ ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ھے کہ وہ ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ھوا ۔ کیا یہ اس امر کا بین ثبوت نہیں کہ افسران کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رھا ھے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ یہ قطعاً غلط ھے میں نے عرض کیا ھے کہ وھاں ۳۹ منتخب ممبران موجود تھے اگر ۲۲ ممبران نے خلاف ووٹ نہیں دیا تو ۳۹ کے ووٹ کو کیسے کاٹ دیا جائے ھم افسران کو ۳۹ ممبران میں نہیں گنتے ۔ آپ ریزولیوشن کو پاس کرنے کے لئے ۳۹ ممبران کو ھی تصور فرمائیں اور افسران کو شامل نہ کریں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جب آپ نے فرمایا ھے کہ یہ ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ھوا ھے اس کا مطلب یہ ھے کہ افسران جو موجود تھے انہوں نے اس کے حق میں ووٹ دیا ھو گا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ عام طور پر یہ ھوتا ھے کہ افسر ایسی سیاسی قراردادوں میں حصہ نہیں لیتے ۔ اگر انہوں نے حصہ نہیں لیا تو یہ ضروری نہیں کہ ھم کہیں کہ وہ اسکے خلاف ووٹ دیتے ھیں ۔ اسلئے ان ۲۲ ووٹوں کو نہ گنیں ۔ ھم نہیں گنتے ۔ ھم اسے ۳۹ ممبروں کی متفقہ قرار داد قرار دیتے ھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس میں تو گننے کا سوال پیدا نہیں ھوتا ۔ انہوں نے تو کوشش سے اپنی کارروائی ڈالی ھو گی ۔ اور ظاھر ھے کہ انہوں نے اس میں ضرور حصہ لیا ھو گا کیونکہ کل کو انہوں نے ترقیاں حاصل کرنی

ہیں علاوہ ازیں ڈویژنل کونسل کے قوانین اور قواعد و ضوابط کے تحت اس قرارداد کو ایجنڈا پر نہیں رکھا جا سکتا ۔ اس قسم کی قرارداد کراچی ڈویژنل کونسل میں دی گئی تھی لیکن کراچی کے کمشنر نے اسے با ضابطہ قرار نہیں دیا ۔ اگر یہ با ضابطہ نہیں تھی تو اسے ایجنڈا پر کیوں رکھا گیا ۔ اگر رکھا گیا تو ان افسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ اگر ہر چیئرمین کو سزا دینے لگیں کہ فلاں فیصلہ اس نے کیوں کیا تو پھر کام نہیں چل سکتا ۔ چیئرمین نے رولز اور قانون کے مطابق سمجھا ہو گا اور اس نے اجازت دے دی ہو گی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ سرکاری ملازمین Service Rules Conduct کے تحت سیاست میں ملوث نہیں ہو سکتے ۔ لیکن صاف ظاہر ہے کہ اس معاملہ میں انہوں نے حصہ لیا کیا یہ اس امر کا بین ثبوت نہیں کہ انہوں نے سیاست میں حصہ لیا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ وہ سیاست میں کسی قسم کا حصہ نہیں لیتے ۔ فاضل ممبر کی convenience کے لئے ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس قرارداد کے لئے ان کے ووٹ نہیں گنے گئے ۔ آپ کیوں گنتے ہیں ۔ ان ۲۲ کو ان کے خلاف گن لیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ لیکن جنہوں نے ووٹ نہیں دئے انہوں نے بھی قرارداد پاس کرنے میں حصہ لیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب آپ کا خیال ہے کہ وہ اس کی مخالفت کرتے ۔ یہ مرحلہ اس وقت آتا جب قرارداد کے پاس کرنے کے لئے ووٹ لئے جاتے اور وہ اس کے خلاف ووٹ دیتے پھر آپ کسی حد تک حق بجانب تھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جب ایک قرار داد پیش ہوئی میٹنگ میں افسران موجود تھے ۔ انہوں نے ووٹ استعمال نہیں کیا اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا کہ انہوں نے بھی اس کے حق میں ووٹ دیا اور خاموش رہے ۔ اگر خاموش رہے تو اس سے لازماً یہ تاثر لیا جائے گا کہ انہوں نے حصہ لیا اور جرم کیا اور یہ ان کی مجرمانہ غفلت تھی ۔ ان کو کہنا چاہئے تھا کہ ہمارا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں اور ہمارا ووٹ نہ گنا جائے ۔ اول تو کمشنر اس کو ایجنڈا میں شامل نہیں کر سکتا تھا اگر کمشنر نے ایجنڈا میں شامل کیا تو یہ بھی سیاست میں ملوث ہونے کا ثبوت ہے ۔ اگر ایک نے غلطی کی تھی تو بقایا افسران کو چاہئے تھا کہ وہ اٹھ کر کہتے کہ جناب صدر ہمارا اس قرار داد سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اگر منتخب ممبران ووٹ دینا چاہتے ہیں یا حمایت کرنا چاہتے ہیں تو کریں ۔ اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تو کیا وزیر بلدیات بتائیں گے کہ جو افسران موجود تھے اور انہوں نے اس جرم کے خلاف آواز بلند نہیں کی آپ نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے یا کر رہے ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ :۔ کوئی سرکاری ملازم عملی طور پر سیاست میں حصہ نہیں لے سکتا نہ ہی اسکو اجازت دی

ہے اور نہ ہی دیں گے ۔ لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے میرے فاضل دوست نے ایسی ہینگ لگائی ہوئی ہے کہ ان کو قرار داد ایک جرم نظر آتا ہے تو ظاہر ہے کہ میں کیا کر سکتا ہوں ۔ کیونکہ یہ ذہن اور نگاہ سے متعلق باتیں ہیں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ۲۲ آدمیوں نے اس بارے میں نہ تو ہاں کی اور نہ ہی نہ کی ۔ کچھ نہیں کہا اور ۳۹ آدمیوں نے متفقہ طور پر اس قرارداد کو پاس کیا ہے اور اس کے بعد کیا ضروری ہے اس کا تو یہ مطلب ہے کہ یہاں جتنے فاضل ممبر بیٹھے ہیں اگر ہر ایک ممبر چاہے کہ میں بے رائے نہیں دینی مگر میرے فاضل دوست (مسٹر حمزہ) مجبور کرتے ہیں کہ وہ ہاں یا نہ ضرور کہے اس کو یہ حق نہیں کہ کچھ نہ کہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب یہاں اگر کوئی ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوتا ہے تو اس سے آپ یہ اندازہ لگائیں گے کہ منسٹر صاحبان نے ووٹ دیا ۔

مسٹر حمزہ ۔ ان کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ لیکن وہاں افسران ووٹ دے سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو اعتراض ہے کہ انہوں نے ووٹ کیوں دیا لیکن اگر آپ کی اس مثال کو لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر اعتراض نہیں کیا ۔ اعتراض تو یہ کر سکتے ہیں اس کا مطلب ہے انہوں نے ووٹ دیا اور حمایت کی ہے ۔

مسٹر حمیرہ ۔ سیاست میں حصہ لینا افسران کے لئے جرم ہے ۔ قرارداد کی کئی قسمیں ہوتی ہیں ۔ لیکن یہ قرارداد خصوصی طور پر سیاسی نوعیت کی تھی جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ افسران نے سیاست میں حصہ لیا ہے ۔ اس وقت ان کے لئے یہ کہنا لازم تھا ان کا فرض تھا کہ ہمارا اس قرارداد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اگر انتخابات ہو رہے ہوں اور پولنگ افسر وہاں موجود ہو تو وہ سرکاری ملازم ہے ان کے خیال کے مطابق ملازمین نے سیاست میں حصہ لیا ۔ اس طرح تحصیل کونسل کے اوپر جتنی bodies ہیں ان میں جو سرکاری ملازم ہیں کیا یہ سمجھا جائے گا کہ انہوں نے سیاست میں حصہ لیا ۔

TAKING OVER TREATMENT PLANT NO. 2 BY RMC

*11409. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some time back the K.D.A. requested the Karachi Municipal Corporation to take over the Treatment Plant No. 2 at Karachi but the latter has refused to take it over ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) It is a fact that K.D.A. requested K.M.C. to take over Treatment Plant No. 2. The K.M.C. did not refuse to take over Treatment Plant No. 2 but desired that before it is handed over to K.M.C., that K.D.A. should complete the whole system so that the sewage from the city area is pumped and treated at Treatment Plant No. 2. The K.D.A. has mostly completed the work desired to be done except a portion for which necessary steps have been taken to complete.

(*b*) The reasons are already given in (*a*) above.

Mr. Zain Noorani : What was the reason that the K.D.A. tried to hand over the Treatment Plant No. 2 without first completing it ?

Minister for Basic Democracies & Local Government : They should have completed it before the objection was raised. Anyhow, they are doing it now.

Mr. Zain Noorani : Sir, since the answer is in the affirmative, will the Minister kindly state whether the Engineers of the K.D.A. were aware that they did not complete the scheme, then why did they try to hand over the Plant inadvertently thinking that they had completed it.

Minister for B.D. & Local Government : It can be a question of opinion. It was pointed out and they have started completing it.

GREATER KARACHI SURFACE DRAINAGE SCHEME

*11410. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the K.D.A. has referred the Greater Karachi Surface Drainage Scheme to the K.M.C. for implementation within the area that falls in K.M.C. limits ;

(*b*) whether it is also a fact that the K.M.C. has returned the said scheme to the K.D.A. as being impracticable and not feasible due to technical flaws pertaining to Lyari Quarters, Gujro Nalla and Mahmoodabad, etc. ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the present position of the said scheme and whether it has been determined that the contention of the K.M.C. is correct or whether the scheme as prepared by the K.D.A. is technically correct ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) The K.M.C. has not returned the said scheme to the K.D.A. as being impracticable. There are however difficulties in the execution of some parts of the scheme and alignments of some drains will have to be altered

because of construction that had taken place and because of encroachments. Alternate alignments are still possible and the K.M.C. is carrying out a survey to work out alternative alignments. Portion of Lyari and Mahmoodabad are below high tide level and as such water from such areas cannot be drained out.

(*c*) The present position is given under answer to (*b*)-above. The Scheme prepared by K.D.A. is technically correct.

And Sir, there is one more thing which would require explanation and that is this that this scheme was submitted by the K.D.A. in 1960. Then there was certain objection. As a matter of fact, they included Mahmoodabad and Lyari Areas in the scheme which areas are below sea-level. For that lower level should have been raised and on that expenditure and of course, dislocation of the people was inevitable. It was decided at that time that it was not possible because the people would be disturbed and lot of inconvenience would be caused to them and that part of the scheme was not agreed to with the result that some changes here and there were made.

Mr. Zain Noorani : Have Lyari and Mahmoodabad overnight or suddenly become below high tide level so that water there cannot be drained out. If not, what were the reasons in 1960 and again in 1967 that the Engineers of the K.D.A. did not take cognizance of this fact and did not provide for proper drainage facilities in the scheme itself ?

Minister for B.D. & Local Government : In 1960 also they had mentioned that its level should be raised because it is below the sea level. Lot of money was required for that purpose. In addition the people who are now living there, would have been dislocated. It was, therefore, considered desirable that people should not be dislocated. The original scheme on this did include this aspect of the thing. Last year after the rains we had again instructed them that they should go into it and every local body concerned should take cognizance of that scheme. This place being at a low level-either the level should be raised or the water has to be pumped out.

Mr. Zain Noorani : Is it not a fact that while returning the scheme in 1967 to the K D.A. the K.M.C. authorities and Engineers had proposed an alternate scheme for the drainage of water in Lyari and Mahmoodabad without dislocating the residents there. And if that can be done why the highly-paid Engineers of the K.D.A. are incompetent and incapable of doing justice to the people of Karachi ?

Minister for B.D. & Local Government : I have mentioned in the answer that there are some places where they have recommended amendments about it because there are encroachments and some construction has taken place. They have recommended certain amendments in that.

Mr. Speaker : Next question. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari.

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ جو بنیادی جمہوریت کا محکمہ ہے یہ عوامی نقطہ نگاہ سے ایک بنیادی محکمہ سمجھا جاتا ہے اور یہ عوامی مفاد کے لئے بڑا اہم ہے تو آج کے سوالات جو ممبر صاحبان نے دئے ہیں وہ عوامی نقطہ نگاہ سے بہت اہم ہیں اس لئے ہاؤس کا یہ sense ہے کہ وقفہ سوالات کو آدہ گھنٹہ یا ۴۰ منٹ کے لئے اور بڑھا دیا جائے تاکہ سب ممبر صاحبان کو موقع مل جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کی آج تک کوئی مثال نہیں ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ یہ ہاؤس کی sense ہے اس کے لئے میں اپیل کرتا ہوں کہ سب ممبر صاحبان کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنے علاقہ کے مسائل کو منسٹر صاحب سے معلوم کریں ۔

Mr. Speaker : The Question Hour has never been extended.

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ تو جناب مثال قائم کر دیں ۔

Mr. Speaker : I am so sorry.

ELECTRIC FANS IN HOSPITAL AT JALALPUR PIRWALA

*11681. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a 12 beded hospital at Jalalpur Pirwala, District Multan ;

(*b*) whether it is a fact that the said hospital has already been electrified but no electric fans have been installed in the wards for the indoor patients, whereas summer season has set in ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to instal electric fans in the said hospital ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes, there is a 12 bedded dispensary at Jalalpur Pirwala.

(*b*) The electrifications of the dispensary building have been completed and ceiling fans installed in the building. Four more fans are required-3 for the male ward and one for the operation theatre

(*c*) The District Council, Multan which is maintaining it, intends to provide more ceiling fans in the said dispensary during the next financial year.

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ میں فکرمند ہوں کہ اس وقت جو مغربی پاکستان کے علاقوں میں گرمی پڑ رہی ہے جس کے متعلق ہمارے ہر دلعزیز وزیر صاحب بھی پوری طرح واقف ہیں اور اس ہاؤس کا ہر ممبر اور ایوان کا ہر فرد بھی جانتا ہے تو میں اس کے سلسلے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں نے ایک سوال بھی کیا تھا کہ ہسپتالوں میں مریضوں کے وارڈوں میں پنکھے لگے ہیں یا نہیں اور کب تک لگیں گے اور اگر لگا دیئے گئے ہیں تو کہاں لگا دیئے گئے ہیں ۔ براہ کرم گورنمنٹ

ڈسٹرکٹ کونسل کے بلکہ تمام مغربی پاکستان کے تمام ہسپتالوں میں گرمیوں میں مریضوں کے وارڈوں میں پنکھے اس سال کے بجٹ سے گنجائش نکال کر لگوائے۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ۔ جناب والا۔ آج ۲۷ تاریخ ہے۔ اس سال کے صرف تین دن باقی رہ گئے ہیں۔ اگلے بجٹ کے لئے جیسا کہ میں نے تفصیل سے عرض کیا ہے کہ گورنمنٹ نے ہدایات جاری کر دی ہیں کہ جلد سے جلد پنکھے لگوائے جائیں۔

Mr. Speaker : The Question Hour is over now. Will the Minister place on the Table of the House answers to the remaining questions.

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ۔ میں بقیہ سوال ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

راجہ غلام سرور خان۔ میں جناب والا کے توسط سے عرض کروں گا کہ میرے سوال نمبر ۱۳۰۷۸ کا جواب بالکل غلط دیا گیا ہے جس کی تائید وزیر تعلیم نے اپنے سوال نمبر ۱۲۲۹۲ میں کی ہے۔ جناب والا۔ بسالی مڈل سکول عرصہ تین سال سے ہائی سکول کے درجہ پر نہیں پہنچایا گیا ہے اور اس کے لئے عرصہ تین سال سے مطالبہ کیا جا رہا ہے اور میرے سوال کے جواب میں کہا گیا کہ ہم اس کو۔۔۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ راجہ صاحب ایوان میں سوال کا غلط جواب دینا استحقاق کو مجروح کرنا ہے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کے سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے۔۔۔۔

راجہ غلام سرور خان ۔ مجھے محکمہ تعلیم کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے یہ ہے کہ بسالی سکول کے لئے ہم غور کر رہے ہیں کہ اس کو ہائی سکول کا درجہ دیا جائے ۔ بنیادی جمہوریت کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ ایک سال سے ہائی سکول چلا آرہا ہے لہذا میں آپ کی وساطت سے یہ گذارش کروں گا کہ یہ دوبارہ جوابات منگوا دیئے جائیں کیونکہ یہ جوابات غلط ہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ اس کے لئے میں عرض کروں گا کہ ہم نے یہ اطلاع محکمہ تعلیم سے منگائی ہے ممکن ہے اس میں کوئی غلطی رہ گئی ہو یا محکمہ تعلیم کا جواب درست ہو ۔ اور آپ کے سوال کے حصہ (ج) میں جیسا کہ کہا گیا ہے Regarding upgrading Govt. Girls Middle School محکمہ تعلیم ہی کے زیر غور ہے اور اب جتنے مڈل سکول ہیں وہ گورنمنٹ کے ہیں لوکل باڈیز یا ڈسٹرکٹ کونسل کا کوئی سکول نہیں ہے تو ہو سکتا ہے کہ ہمارے جواب اور محکمہ تعلیم کے جواب میں تضاد ہو ۔ ہم نے ان ہی سے یہ جواب منگایا ہے ہو سکتا ہے کہ ہمارے یہاں غلطی ہو گئی ہو (قطع کلامیاں)

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker : We will now take up Short Notice Questions. The first question is from Sardar Manzoor Ahmed Khan Qaisrani. The Member may please read out his question.

MISAPPROPRIATION IN LEIAH MUNICIPAL COMMITTEE

*13856. **Sardar Manzur Ahmad Khan Qaisrani** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a case of misappropriation of lacs of

rupees has recently been detected in Leiah Municipal Committee District Muzaffargarh ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the actual amount misappropriated (*ii*) the names and designations of the officials responsible for it and (*iii*) the action taken or intended to be taken by the Government in the matter ;

(*c*) if no action has so far been taken by the Government, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Rs. 2,41,500/-. A case has been registered with the Leiah Police for investigation on 22nd instant. The names of the persons responsible will be known only after the investigation is completed by the Police.

(*c*) In view of (b) above, no action by the Government is called for at this stage.

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ ایف ۔ آئی ۔ آر میں کتنے ملزمان کے نام درج ہیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ آپ کو علم ہے کہ اس سلسلے میں پرسوں ہمیں اطلاع دی گئی تھی کل جو جواب ہمیں ملا ہے اس میں جو اطلاعات فراہم ہوئی ہیں وہ میں نے عرض کر دی ہیں ۔ اب یہ چیز کہ اس میں کون کون ملوث ہے اس کا پتہ تحقیقات کے بعد ہی چل سکتا ہے ۔

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ جناب میں اس جواب کی اطلاع سے بے حد شکر گذار ہوں لیکن یہ جو اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ ہے اور وہ اسی کام پر تعینات ہے تو یہ اتنی رقم کا معاملہ ہے کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ آپ یہ ان ہی کے سپرد کر دیں ؟

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ اس کے بارے میں تحقیقات ہو رہی ہے جونہی اس کے نتائج سامنے آئیں گے پھر ہم کہہ سکیں گے کہ گورنمنٹ کیا کریگی ابھی جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس مرحلے پر تحقیقات ہو رہی ہے اور جب وہ مکمل ہو جائیگی تب مناسب اقدام ضروری ہو گا اور وہ انشاءاللہ ہم ضرور کریں گے ۔

Mr. Speaker : Next question, Chaudhri Muhammad Sarwar Khan. (*The Member was not present*).

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

CONSTRUCTION OF BRIDGE OVER OLD COURSE OF RIVER BEAS ON SHUJABAD-JALALPUR PIRWALA ROAD

***11684. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Shujabad-Jalalpur Pirwala road in District Multan is presently under construction ;

(*b*) whether it is a fact that the large *pucca* bridge constructed over the old course of the River Beas between 18 and 19 miles on the said road from Shujabad side became decrepit due to passage of time and was consequently dismantled ;

(*c*) whether it is a fact that the said old river course is inundated due to floods or rains ;

(*d*) whether it is a fact that the District Council, Multan has now suggested the construction of a small bridge instead of a big one on the said site ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, further action taken in the matter ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) The plan of the said bridge has been drawn and approved. The component of the bridge has been designed and the estimate has been prepared which has now been sanctioned by the Deputy Commissioner-*cum*-Project Director. The construction of the bridge started.

TEACHERS WORKING UNDER DISTRICT COUNCIL GUJRANWALA

*12275. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the date on which the following teachers, working under District Council Gujranwala, retired from service—

(*i*) Mr. B. A. Aslam Bhatti, Headmaster, Qila Didar Singh,

(*ii*) Mr. Abdur Rehman Safvi, Headmaster, Sooianwala,

(*iii*) Mr. Muhammad Hassan Siddiqui, Headmaster, Ghakkhar Mandi, and

(*iv*) Ch. Muhammad Din, Second Master, Ghakkhar Mandi ;

(*b*) whether it is a fact that out of the teachers mentioned in (*a*) above, the first who are being paid anticipatory pension and the other two teachers are not in receipt of such pension ; if so, reasons therefor and the approximate date by which their cases will be finalized ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The date of retirement from service of the undermentioned teachers working under the District Council, Gujranwala is :—

Serial No	*Name of the teacher*	*Date of retirement*
1.	Mr. B. A. Aslam Bhatti, Headmaster, D. C. High School, Qila Didar Singh.	20th October 1966.

2. Mr. Abdur Rehman Safvi, Headmaster, D. C. High School, Sooianwala. — 19th October, 1966.

3. Mr. Muhammad Hassan Siddiqui, Headmaster, D. C. High School, Ghakkhar. — 30th June, 1966.

(*b*) No. Teachers mentioned at serial Nos. 1 and 2 above are being paid provisional pension with the prior sanction of the Director, Local Fund Audit, Lahore, as they applied for the provisional payment.

Mr. Muhammad Hassan Siddiqui has applied for the provisional payment on 1 th March, 1968 and his case for the payment of provisional pension has been referred to the Director, Local Fund Audit, Lahore on 28th March, 1968 for scrutiny and permission for the provisional payment of pension which is still awaited.

Mr. Muhammad Din has applied for provisional payment of pension on 6th May, 1968 and his case has also been referred to the Director, Local Fund Audit, Lahore for scrutiny and sanction for the provisional payment. As soon as the permission of the Director, Local Fund Audit is received, the provisional payment will be made to those teachers.

ELIMINATION OF FLIES AND MOSQUITOS WITHIN HYDERABAD MUNICIPALITY

*12319. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the amount allocated for the Elimination of flies and mosquitos by Hyderabad Municipality each year from 1962 to date ;

(*b*) the amount, out of that mentioned in (*a*) above, which was expended on the (*i*) payment of salaries of the staff employed in this connection and (*ii*) on the purchase of (insecticides) ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) and (*b*) The statement showing the amount allocated and the expenditure on the staff employed is given below :—

ALLOCATION

Year	Chemicals	Staff	Total
	Rs.	Rs.	Rs.
1962-63	89,000	47,000	1,36,000
1963-64	1,15,000	38,000	1,53,000
1964-65	1,15,000	39,000	1,54,000
1965-66	1,00,000	38,000	1,38,000
1966-67	1,48,700	38,000	1,86,700
1967-68	80,800	42,500	1,23,300
	EXPENDITURE		
1962-63	95,798	34,605	1,30,403
1963-64	1,04,647	34,872	1,39,519
1964-65	98,013	37,762	1,35,775
1965-66	92,594	34,606	1,27,200
1966-67	79,932	3,675	1,16,647
1967-68	69,340	42,228	1,11,568

AMOUNTS DEPOSITED BY HYDERABAD MUNICIPALITY IN LOCAL BANKS

*12320. **Mr. Mahammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) the names of banks in Hyderabad City in which the Hyderabad Municipality deposited its funds from 1960 to 1968 ;

(b) the total amount which stood deposited by the said Municipality, in different banks of the said City as on 15th May, 1968 ;

(c) the yearly interest paid by each of the said banks to the said Municipality during each of the said years alongwith the rate of interest ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*), (*b*) and (*c*) As per statement placed on the Table on the House.*

RECONSTRUCTION OF BUILDING OF MIRZA HAIDER QULI BEG PRIMARY SCHOOL, HYDERABAD

*12321. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the year in which the building of Mirza Haider Quli Beg Primary School in Phulaili, Hyderabad was constructed ;

(*b*) whether it is a fact that the above said building is in a dilapidated condition and is posing constant danger to the lives of students studying in it ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to reconstruct the above school building and make alternative arrangements for housing the said school till its new building is constructed ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (a) 1921.

(*b*) Yes. It is now in a dilapidated condition causing danger to the life of small children studying in the school.

(*c*) Yes. The Municipal Committee, Hyderabad, has tried to get the building reconstructed or repaired. For this purpose they made a reference to the Director, Education who called for estimates. The Public Works Department have now prepared the required estimates which will be forwarded to the Director of Education for sanctioning the amount for reconstruction or repairs of the building in question. The Municipal Committee is not concerned with alternate arrangement as the school is functioning under control of the Education Department.

**Please see Appendix IX at the end.*

VACCINATION AND INOCCULATION CAMPAIGN AGAINST SMALLPOX AND CHOLERA IN HYDERABAD

*12327. **Mr. Muhammad Umar Qureshi :** Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the amount spent by Hyderabad Municipality on vaccination and inoccluation campaign against smallpox and cholera during 1962-63, 1963-64, 1964-65, 1965-66, 1966-67 and 1967-68 alongwith the details thereof ;

(*b*) the number of centres set up in the said city by the said Municipal Committee for vaccination and inoculation purposes alongwith the locations of the said centres and the arrangements made in the said centres ;

(*c*) whether it is a fact that the said Municipal Committee has failed in checking the spread of the said epidemics in the city ; if so, further steps intended to be taken in this behalf ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The required information is given below :—

EXPENDITURE ON SMALL POX

Year	*Establishment*	*Medicines*	*Total*
	Rs.	Rs.	Rs.
1962-63	39,170	29,000	68,170
1963-64	39,167	8,262	47,429
1964-65	42,742	6,742	49,484
1965-66	49,645	9,074	58,719
1966-67	53,998	20,566	74,564
1967-68	59,000	21,400	80,400
	EXPENDITURE ON CHOLERA		
1962-63	5,064	591	5,123
1963-64	5,292	...	5,292
1964-65	4,610	...	4,610
1965-66	5,409	...	5,409
1966-67	5,229	400	5,629
1967-68	6,000	4,400	10,400

(*b*) The information regarding centres for vaccination and inoculation against small pox and cholera set up in the city is given below :—

VACCINATION CENTRES

	Centre	*Location*
1.	Fire Brigade	Market Tower.
2.	Municipal Office	R. B. D. Office.
3.	West Katcha Municipal Dispensary.	Risala Road.
4.	Women's Hospital	Station Road.
5.	T. A. Dispensary	Fuleli.
6.	Memon Charitable Hospital	Domanwah Road.
7.	Hirabad Municipal Dispensary.	Hirabad.
8.	V. J. Municipal Dispensary	Opposite New Cloth Market.
9.	E. J. Municipal Dispensary Guddu.	Near River Bank.
10.	Unit No. IV Municipal Dispensary.	Unit No. IV, Latifabad.
11.	Unit 11 Municipal Dispensary.	Unit 11, Latifabad.
12.	H. D. Dispensary Unit No. VIII.	Unit No. VIII, Latifabad.
13.	Government Hospital	Unit No. VI, Latifabad.
14.	Muhammadi Hospital	Unit No. VII, Latifabad.

CHOLERA CENTRES

1.	Railway Station	On both exists.
2.	Hussainabad Octroi Naka	Karachi Road.
3.	New Road Naka	Hala Road.
4.	Mirpurkhas Road	Phuleli Road.
5.	Air port	Unit No. 12, Latifabad.

(c) There is no epidemic of smallpox or cholera in the city of Hyderabad.

KARACHI BULK WATER SUPPLY SCHEME

*12446. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the amount sanctioned by the Government for the 2nd phase of the Karachi Bulk Water Supply Scheme ;

(*b*) the amount out of that mentioned in (*a*) above, that has been released and placed at the disposal of the K. D. A. so far and the date of the release of the same ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The 2nd Phase of the Karachi Bulk Water Supply Scheme has been divided in two parts. Each part has been approved at the cost of Rs. 350 lacs.

(*b*) The current Financial Year's Budget contains a provision of Rs. 35 lacs for 1st Part of 2nd Phase of Bulk Water Supply Scheme which are likely to be released shortly. Part II of 2nd Phase of Bulk Water Supply Scheme has been recently approved by the National Economic Council. Efforts are being made to obtain funds for this scheme also.

CONSERVANCY AND SEWERAGE STAFF OF MUNICIPAL COMMITTEE, LYALLPUR

*12552 **Mr. Hanna** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the strength of conservancy staff including the sewerage staff employed in the Municipal Committee, Lyallpur, which has now been transferred to its Union Committees ;

(*b*) whether the said staff is treated as permanent ; if not, reasons therefor ;

(*c*) the number of the conservancy staff which was removed from service by the said Municipal Committee during the month of November, 1967 alongwith the reasons therefor ;

(*d*) a copy of the agreement between the conservancy staff Union and the said Municipal Committee which was signed on 20th March, 1967 be placed on the Table of the House ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The strength of conservancy staff including sewerage staff of Municipal Committee, Lyallpur, which has been transferred to Union Committee is shown below :—

Sweepers	...	967
Kura Cartmen	...	33
Hand Cartmen	...	27
Boy Sweepers	...	14
Mashkies	...	165
Sewermen	...	144
Total	...	1,351

(*b*) 1,207 are on permanent basis, 144 sewermen are borne on work charge and the Finance Sub-Committee has recommended in the budget for the year, 1968-69 that they should also be brought on permanent basis.

(*c*) In November, 1966 (Not November, 1967), 328 sweepers were removed because they went on strike without giving any notice and did not resume duty although they were asked to do so. However, 261 sweepers out of them have been re-employed so far and others will also be absorbed when vacancies arise.

(*d*) The required agreement between the conservancy staff union and the Chairmen, Municipal Committee, Lyallpur alongwith annotation is placed on the table of the House.*

*Please see Appendix X at the end.

NORTH NAZIMABAD (K. D. A. SCHEME NO. 2) KARACHI

*12591. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the price charged by the K. D. A. for land from the allottees of plots in North Nazimabad (K. D. A. scheme No. 2), Karachi for plots measuring, (*i*) 200 sq. yards, (*ii*) 400 sq. yards, (*iii*) 600 sq. yards, (*iv*) 1,000 sq. yards, and (*v*) plots bigger than 1,000 sq. yards ;

(*b*) whether it is a fact that the allottees of plots measuring 200 sq. yards, in case they wish to build the upper storey, and also those who own plots of 400 yards wishing to build an upper storey, are required to pay extra charges at the rate of Rs. 3.50 per square yard ;

(*c*) what is the amount that the allottees of plots measuring 600 yards and above are required to pay if they wish to build an upper storey ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Price charged by K. D. A. for various sizes of plots in North Nazimabad is as follows : —

Plot size		*Amount per square yards*
		Rs.
200 square yards (one storey)	...	7.50
400 square yards (one storey)	...	7.75
600 square yards (double storey)	...	8.00
1,000 square yards (double storey)	...	8.00
1,500 square yards (double storey)	...	8.25
2 000 square yards (double storey) and above	...	8.25
3,000 square yards (flat sites)	...	10.00

(*b*) Yes. Allottees of plots measuring 200 square yards are required to pay Rs. 3.50 per square yard and allottees of 400 square yards at Rs. 3.25 per square yard for constructing upper storey on their plots.

(*c*) Nothing is charged from such allottees.

ALLOCATION FOR DEVELOPMENT PROJECTS

*12889. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Lahore Divisional Council passed a resolution on 11th October 1967 to the effect that allocation of Rs. 25 thousand for Development Projects should be made every year by the District Councils to their respective Tehsil Councils ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action Government has taken in this regard ; and if no action has so far been taken, reasons thereof?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. (*b*) The matter is receiving attention of Government.

RURAL WORKS PROGRAMME OF LAHORE DIVISION

*12890. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Lahore Divisional Council passed a resolution on 6th February 1968 recommending the printing and distribution of a pamphlet showing the activities of Rural Works Programme in all districts of Lahore Division ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action Government has taken in this respect ; and if no action has so far been taken, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Necessary steps are being taken by the Director of Basic Democracies, Lahore to complete the pamphlet. The requisite information/material is being collected from the districts of Lahore Division for inclusion in the pamphlet. Data has been received from Sialkot, Sheikhupura and Gujranwala Districts but the requisite information for the Lahore district

is still awaited. The District authorities are being requested to expedite the same.

RETIRED ACCOUNTS OFFICER, MUNICIPAL COMMITTEE, SUKKUR

*13002. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that Khawaja Sher Muhammad, Accounts Officer, Municipal Committee, Sukkur, retired on 31st January 1967 but he has not so far been given his pension and other dues ; if so, reasons thereof ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Yes. The delay caused in the issue of sanction to the grant of pension to Mr. Sher Muhammad Khawaja, retired Accounts Officer, Municipal Committee, Sukkur, is due to the following reasons :—

(*i*) The Commissioner had not sent complete documents with the pension application which were called for from him ;

(*ii*) The Comptroller, Southern Area, Karachi, raised a point for clarification from Government about the actual date of retirement of Mr. Sher Muhammad Khawaja as he had actually handed over the charge on 16th February 1967, although he was retired from 31st January 1967. This point has been get cleared from the Commissioner and sufficient time elapsed in the correspondence with him.

The above matters have been clarified now and the case for grant of pension to Mr. Khawaja has been taken up and necessary orders have issued.

Mr. Khawaja has already received his G. P. Fund Accumulations. The leave salary for the period from 31st January 1967 to 30th January 1968 has been authorized by the Comptroller, Southern Area, Karachi, on 30th May 1968. The Commissioner, Khairpur Division has requested the Comptroller to intimate the rate of leave salary. On receipt of this information from him, the necessary payment would be made to the retired Accounts Officer.

MAKING CHISHTIAN TO MANGHERIAN ROAD MOTORABLE

*13010 **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that sandy portion of Chishtian to Mangherian Road in Bahawalnagar District is still unpaved ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for not so far making the said road motorable ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) The work will be taken in hand when the necessary funds are available.

METALLING OF ROADS BY DISTRICT COUNCIL BAHAWALNAGAR

*13059. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the total amount spent on the metalling of roads by the District Council, Bahawalnagar alongwith the name of each road metalled during the period from 1965 to 1967 ;

(*b*) the expenditure incurred by the said District Council on maintaining the *Kacha* roads under its control during 1966-67 ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Rs.63,957 06 have been spent on metalling of 4R-5R Road in Tehsil Fort Abbas of District Bahawalnagar.

(*b*) Rs. 92,300.

OPENING OF GIRLS HIGH SCHOOL AT MAUZA CHAK KHAS, TEHSIL AND DISTRICT RAWALPINDI

*13078. **Raja Ghulam Sarwar Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that proceedings of the meeting of District Council, Rawalpindi, held in April 1968, have been forwarded to the Commissioner, Rawalpindi Division as Controlling Authority of the said District Council ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the Controlling Authority has taken any action in respect of the resolution regarding opening of a Girls High School at Mauza Chak Khas, Tehsil and District Rawalpindi which is the village of the Vice-Chairman of the District Council, on the ground that this resolution was passed under the Chairmanship of the Vice-Chairman himself ;

(*c*) whether it is a fact that numerous representations have been made to the Commissioner, Rawalpindi Division for upgrading the Girls Middle Schools Mator Basali and Osia ; if so, the steps so far taken by him in this respect ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) No. The fact is that the Vice-Chairman who was presiding do not invalidate the Resolution which was passed in the normal course of business. This was not a fit case for interference by the Controlling Authority.

(*c*) Yes. The question regarding the up-gradation of the Government Girls Middle School, Matore is under the active consideration of Government in the Education Department. The Government Girls High School at Basali has already been opened and is functioning since last year. In respect of up-grading of Government Girls Middle School, Osia, the Education Department has stated that the Rawalpindi district has been given its due share in the relevant scheme. Therefore, no other school in the said district can be considered for its up-gradation during the current Five Year Plan.

METALLING OF BASALI MOR TO MARI DANISHMANDAN ROAD, DISTRICT RAWALPINDI

*13079. **Raja Ghulam Sarwar Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the names of schemes for the construction of roads approved by the District Council, Rawalpindi during 1965-66, 1966-67 and 1967-68 ;

(*b*) the schemes, out of those mentioned in (*a*) above, which have so far been completed and the expenditure incurred on each of the said schemes ;

(*c*) whether Basali Mor to Mari Danishmandan Road is proposed to be metalled by the District Council, Rawalpindi ; if so, when ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*),(*b*) and (*c*) As per Statements placed on the table of the House.*

DEVELOPMENT OF CHANDNI CHOWK, KARACHI

*13122. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether K.D.A. has developed or is developing a commercial area in Karachi called the Chandni Chowk ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, part of what scheme of the K.D.A. is this Chandni Chowk ;

(*c*) what is the total acreage of this commercial area known as Chandni Chowk, and how many plots have been planned and what will be the size of these plots ;

(*d*) how does the K.D.A. propose to dispose of these plots ;

(*e*) whether any plots have been reserved in this scheme for the discretionary quota of the Governing Body or for any other special quota ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. K.D.A. has completed the development of the area except carpeting of roads which will be done after the erection of buildings on the plots.

(*b*) Chandni Chowk is an independent scheme which has been framed

---

*Please see Appendix XI at the end.

for development of the area previously left unplanned in K.D.A. Scheme No. 7.

(*c*) The total area of Chandni Chowk Scheme is 32.20 acres and it has 5 Commercial Plots with the following measurements besides residential plots :—

ST. 12/1	... 2.08	acres.
ST. 12/2	... 1.95	"
ST. 12/6	... 2.02	"
ST. 12/7	... 1.54	"
ST. 12/5	... 5.22	"

In addition to above plots there are 15 residential plots varying from 600 sq. yds. to 1000 sq. yds.

(*d*) and (*e*) Offers have been invited by advertisement for construction of multi-storeyed Commercial-*cum*-Civic Complex from various firms of repute. The offers received are under consideration and decision is likely to be taken in due course of time.

All the 15 Residential plots have already been allotted in 1966. Commercial plots are to be disposed of through public auction, therefore, question of fixation of any kind of discretionary quota does not arise.

WATER SUPPLY SCHEMES FOR BAHAWALPUR DIVISION

*13128. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the number of rural and urban water supply schemes approved for the Bahawalpur Division in each of the last four years alongwith the allocations made for this purpose ;

(*b*) the names of schemes, out of those mentioned in (*a*) above, which have been implemented alongwith expenditure incurred on each scheme ; and reasons for which the remaining schemes could not be implemented ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) :

(*a*) As per appendix "A". | Placed on the table of the House.*

(*b*) As per appendix "B". |

GOLIMAR COLONY KARACHI

*13153. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to refer to the answer to my starred question No. 6948 given on the floor of the House on 29th June, 1967 and state the latest position of the Improvement Scheme No. 34 for Golimar Area, Karachi ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : A Zonal Plan for re-development of Golimar area has been prepared and the views of the representatives of the public have been incorporated therein as far as possible. The other formalities such as notifying of the plan, inviting of the objections formally as per the procedure laid down in the rules are being followed by the K.D.A. speedily.

RATIONALIZATION OF COST AND HIRE PURCHASE INSTALMENTS OF REFUGEE QUARTERS IN KORANGI

*13159. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to refer to the answer to my starred question No. 6927 regarding the rationalization of cost and hire purchase instalments of the quarters in Korangi, New Karachi and state:—

(*a*) whether the matter has since been finalized ;

(*b*) in case the said matter has not so far been finalized, reasons thereof and the time by which it will be finalized ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Not yet.

---

*Please see Appendix XII at the end.

(*b*) The matter involves financial implications and is under the active consideration of the Government.

DEVELOPMENT SCHEME FOR BALDIA TOWNSHIP, KARACHI

*13160. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to refer to the answer to my starred question No. 5690 of Mian Saifullah Khan, M.P.A. given on the floor of the House on 29th June 1967 and state the present position of the scheme for Baldia Township, Karachi ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Mohd. Yasin Khan Wattoo) : The Scheme for Baldia Township has already been notified. As the area consists of mainly Government land, no public objections were received. The survey of this area has already been nearly carried out by Survey of Pakistan and it is likely that printed maps showing the contours of the area will be made available to K.D.A. in due course of time. As soon as these plans are received, detailed planning of the area will be carried out and the project estimates prepared and scrutinized by the K.D.A. and submitted to Government for approval.

GRANT OF LEASES TO THE RESIDENTS OF NEW COLONIES OF LYARI AREA, KARACHI

*13161. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to refer to the answer to my starred question No. 4865 and to No 5693 of Mian Saifullah Khan, M P.A. given on the floor of the House on 26th May, 1967 and 29th June, 1967, respectively, and state whether the matter regarding grant of leases to the residents of new colonies of Lyari Area, Karachi, has since been finalized ; if not, reasons therefor and the time by which the same will be finalized ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Regularisation plans and lists of individual holdings for Agra Taj Colony have already been approved by the Corporation and Controlling Authority, and allotment work is expected to commence within a fortnight.

Layout plan of Bihar Colony has already been approved by the Corporation and the Commissioner of Karachi Division. Individual holdings are being determined which work is expected to complete very shortly after which the list of individual holdings and regularization plans will be submitted to the Corporation and the Controlling Authority.

As regards the remaining Colonies i.e., Khudda, Memon Society, Baghdadi, Musa Lane, Miranpir, Nawabad and Shah Beg Lane the position is that the layout plan of Musa Lane and part lay out plan of Miranpir, Nawabad, Khadda Memon Society and Baghdadi have already been approved by the Corporation and Controlling Authority. The work of allotment of plots to the occupants in these colonies can only be started after individual holdings have been determined. As the KMC staff engaged for the preparation of plans showing individual holdings was insufficient to cope up with the work the K.M.C. has engaged a private Architect and Engineering Firm namely, Messrs Engineering Consultants for this work who are doing the survey and planning of the above colonies including Shah Beg Lane. As soon as Messrs Engineering Consultants submit the plans to K.M.C. the same shall be placed before the Corporation for their sanction after the approval of Controlling Authority is received. Allotment of plots to the occupants will be made accordingly. The work of survey and preparation of plans of the above colonies is expected to be completed by the end of the current year.

Since the work involves not only detailed survey but also the verifications of individual holdings at the sites in a very congested area and also as it requires verification of the entitlement of individual and settlement of disputes between the Rival claims the work is bound to take some time. Another reasons for delay is that a large number of claimants did not turn up for settlement of their claims even through public notices. However, all efforts are being made to finalise the work regarding grant of lease in all such colonies where survey work has been completed by the end of next financial year.

Shifting of Residents of Gharibabad Colony, Karachi to Orangi

*13167. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the residents of Gharibabad Colony (between Liaqatabad and Azizabad Federal area), Karachi have been asked by the Karachi Administration to move to Orangi which is completely undeveloped area having no roads, electricity and even water supply ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for shifting them to such an undeveloped area without first providing the basic amenities of life ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) and (*b*) In May, 1966 a fire broke out in Gharibabad Cluster and a large number of hutments were gutted rendering about 1500 families shelterless. The residents requested the local administration for relief compensation and alternative accommodation. They were provided with cash release and the question of their rehabilitation was considered by the Governing Body of K.D.A. The K.D.A. decided to offer them plots in Orangi Township on usual payment. The residents declined to move to Orangi and therefore, the Commissioner, Karachi who is also Chairman, K.D.A. ordered that the residents may not be shifted. At that time except for Orangi Township no plots were available in other Townships. No shifting has been made from Gharibabad.

It is not a fact that Orangi is a completely undeveloped area. It is semi-developed Township with community water tapes in all the Sectors of the Township and a number of rough dressed and levelled Roads and Laner In some Sectors of the Township where water does not reach under pressure it is supplied through departmental tankers. In Sectors 8 and 10 now water is being supplied by KDA to the residents and person were shifted without any work having been executed therein. The residents are arranging water of their own from nearby areas.

Further development of Orangi Township is being carried out in phases. About 9015 families have so far been shifted to Orangi Township from various parts of the city and the preseat population of the Townsip is about 45, 000.

BRICK KILNS SITUATED WITHIN LIMITS OF PESHAWAR MUNICIPAL COMMITTEE AND DISTRICT COUNCIL, PESHAWAR

*13179. **Begum Mumtaz Safdar** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the number of brick kilns situated within the limits of Peshawar Municipal Committee and District Council, Peshawar, separately ;

(*b*) whether it is a fact that most of the brick kilns which are within the limits of District Council, Peshawar are very close to Peshawar City ;

(*c*) whether it is a fact that the citizens of Peshawar have been demanding from time to time through press and other resources that the brick kilns should be shifted to places which are not close to the city ;

(*d*) whether it is also a fact that because of these brick kilns, large area of land around the said city has gone waste and this process has adversely affected the waterlogging problem in the said city ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, what action Government intend to take to shift the said brick kilns from their present sites ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Two brick kilns are situated within the Municipal limits of Peshawar Municipality. 32 brick kilns are situated in the limits of District Council, Peshawar.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) The licences of the two brick kiln situated in the limits of Peshawar Municipality are being cancelled and the owner of the kilns have been directed to shift the kilns five miles away from the city population.

REMOVAL OF SCARCITY OF DRINKING WATER IN LAHORE MUNICIPAL CORPORATION AREA

*13202. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that for the removal of scarcity of drinking water in the Lahore Municipal Corporation area, the work on the installation of tubewells has been taken in hand in the said City ; if so, the name

of the Agency to which the said work has been entrusted and the number of tubewells installed and yet to be installed in the said area alongwith location thereof ;

(*b*) what was the capacity of the tubewells installed in Gandhi Square, Chowk Gowalmandi, Lahore in 1955 and of those installed now in this area ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes. The works of sinking of 16 large capacity (4 cusecs capacity each) tubewells was entrusted to Messrs. Harold T. Smith, all of which have been completed. Location of these tubewells is indicated as per Appendix 'A'. Sinking of another six (4 cusecs capacity each) tubewells is entrusted to Messrs. Jani Steel Works, Garden Town, Lahore. Location of these tubewells is as per Appendix 'B'.

The tubewell at Mochigate is under installation.

(*b*) The capacity of the tubewells installed in 1955 was 1½ cusecs.

No new tubewell has been sunk in this locality. To meet the water shortage in this area it is being connected with the new 4 cusecs tubewell at Simla Hills and 4 cusecs tubewell under installation as Mochigate by 2 mains of 10" and 12" diameter.

APPENDIX 'A'

1. Ghari Shahu.
2. Simla Hill.
3. Queens Road.
4. Main Gulberg.
5. Gulberg III Market.
6. Garden Town.
7. Samanabad.
8. Nehru Park, Sanat Nagar.
9. Jia Musa.
10. Tilak Nagar.
11. Ghorey Shah.
12. Shad Bagh.

13. Mustafabad (Dharampura).
14. Badami Bagh.
15. Lytton Road.
16. Sharif Park.

APPENDIX 'B'

1. Mochi Gate.
2. Raj Garh Pumping Station.
3. Main Outfall Rishi Nagar.
4. Karim Park.
5. University Grounds.
6. Raj Garh.

SALE OF TREES ON PASRUR-STRAH-GUJRANWALA ROAD

*13311. **Mian Abdul Aziz** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some time ago, the District Council, Sialkot sold the standing trees on Pasrur-Strah-Gujranwala Road for a lump sum of Rs. 88.200 through an open auction and the purchaser deposited the full amount with the District Council on and after 20th May, 1967 ;

(*b*) whether it is a fact that some time after the auctioning of the said trees, another department of the Government claimed ownership of the said trees and stopped the said purchaser from cutting the trees and the matter thus became disputed ;

(*c*) whether it is a fact that on 19th August, 1967, the Chairman of the District Council, Sialkot ordered the refund of the amount in question to the purchaser ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether the District Council, Sialkot has refunded the amount to the said purchaser of trees ; if not, the time by which the amount will be refunded ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) None of the Government has claimed the ownership of the trees auctioned on the said road. Under the instructions of the Military authorities, the District Magistrate, Sialkot imposed a ban under section 144 on cutting down of the tree on that road but the ban was latter on vacated by the High Court.

(*c*) No.

(*d*) In view of (b) and (*c*) above, does not arise.

PROFESSIONAL TAX IN BAHAWALNAGAR

*13314. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the amount of professional tax realised by the District Council, Bahawalnagar during the last two years ;

(*b*) whether it is a fact that professional tax has not been levied by any other District Council in the Province ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons for the said taxation in Bahawalnagar ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) :

	Rs.
(*a*) 1965-66	68,002.00
1966-67	63,191.00

(*b*) No.

(*c*) The question does not arise.

DISPLAY OF ADVERTISEMENT BOARDS OF FILMS

*13315. **Major Muhammad Aslam Jan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government please refer to part (*c*) of the answer to starred question No. 11261 of Ch. Muhammad Sarwar Khan, M.P.A., given on the floor of the House on 7th May, 1968, and state :—

(*a*) the number of employees of L.M.C. entrusted with the duty of conducting regular raids for the removal of advertisement boards of pictures being released in various Cinemas of Lahore hung on the trees standing on the road sides within the area of Lahore Municipal Corporation ;

(*b*) the number of employees, out of those mentioned in (*a*) above, against whom action was taken for not attending to their duty properly alongwith the number of offenders who were challaned for unauthorised display of the said boards during 1965-66 and 1966-67, separately ;

(*c*) the present number of such advertisement boards hung on the treesstanding on the road side within the area of the Lahore Municipal Corporation ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No separate staff is employed for this purpose. Such raids are conducted at intervals by the Tehbazari staff besides their other duties.

(*b*) The number of offenders who were challaned for displaying these boards during 1965-66 was 619 and in 1966-67 was 556.

(*c*) It is not possible to indicate the exact number of advertisement boards but these boards are removed as soon as they come to the notice of L.M.C. Recently on 20th June 1968 about 400 boards were removed from the trees.

RESULTS OF MIDDLE SCHOOLS OF DISTRICT COUNCIL RAWALPINDI

*13329. **Brigadier Ch. Fateh Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the names of middle schools under the control of the District Council, Rawalpindi ;

(*b*) the percentage of successful students of each of the said schools in the vernacular final examination of 1967-68 ;

(*c*) whether Government have taken any action against the staff of the schools which have shown results below 26 per cent ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) There are no middle schools under the control of District Council, Rawalpindi.

(*b*) and (*c*) The question does not arise.

UNCLEANLINESS IN BALAMANI AREA OF PESHAWAR CITY

*13417. **Mr. Jalal-ud-Din Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that unhygienic conditions are prevailing in Balamani area of Peshawar City ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for uncleanliness and the action Government intend to take against the concerned staff for negligence of duties ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No.

(*b*) Question does not arise.

DRAINAGE SYSTEM FOR QAIDABAD COLONY IN PESHAWAR CITY

*13419. **Mr. Jalal-ud-Din Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no road exists in Qaidabad Colony in Peshawar City ;

(*b*) whether it is a fact that there is no drainage system in the said Colony and refuse water accumulates in open plots of the road posing danger to buildings ;

(*c*) whether it is a fact that the water of the tubewells installed in the said Colony is polluted by the refuse water which gets mixed up with it after saturating through the soil ;

(*d*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether Government intend to construct metalled roads and drains in the said Colony ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) No. Main Central Road exists at Qaidabad Colony, Peshawar. Another scheme for providing roads in remaining portion, Rs. 15,000 has also been sanctioned. Lowest tender has been accepted and work order has already been issued.

(*b*) Yes. However, a drainage scheme for Rs. 37. 00 for Qaidabad Colony has been sanctioned. Lowest tenders has been accepted and work order has already been issued.

(*c*) No.

(*d*) In view of (*a*), (*b*) and (*c*) question does not arise.

SCHEMES UNDER RURAL WORKS PROGRAMME IN TEHSIL CHISHTIAN

*13438. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the amount spent on various schemes under the Rural Works Programme in tehsil Chishtian during 1967-68 ;

(*b*) the names, mileage and cost of roads built under the said programme in the said tehsil during the said year ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) The amount spent on various schemes under Rwp in Tehsil Chishtian during 1967-68. Rs. 2,09,080.61. (This also includes Rs. 31,259 as selfhelp).

(*b*) Only one road has been built so far at a cost of Rs. 3,348. The names of this road is Dahranwala to Chak No. 169/Murad which is 1/4 mile long.

STREET LIGHTING IN REHMANPURA LAHORE

*13476. **Khan Malang Khan** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is no street lighting in Rehmanpura, on Ferozepur Road, Lahore since long ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor and the time by which the street lighting will be provided in the said area ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Rehmanpura Colony, Ferozepur Road, Lahore, is under the control of the Housing and Settlement Agency, West Pakistan, and has not yet been transferred to the Lahore Municipal Corporation.

———

CONSTRUCTION OF A PRIMARY SCHOOL AT CHAKIWARA ROAD, KARACHI

*13507. **Mr. Muhammad Hashim Lassi** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a sum of Rs. 1,35,000 was sanctioned by Karachi Municipal Corporation for the construction of a primary school at Chakiwara Road, Karachi ;

(*b*) whether it is also a fact that tenders have also been approved for the construction of the said school ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether the construction work has been taken in hand ;

(*d*) in case the said construction work has not so far been taken in hand, reasons therefor and the time by which this work will be started ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) The construction is already in progress.

PETROL PUMPS BETWEEN LAKE ROAD AND MULTAN ROAD

*13525. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the year in which the portion of land at the southern corner of University ground between Lake Road and Multan Road was given on hire to Latif Brothers by the Lahore Municipal Corporation for installing a Petrol Pump alongwith the following details :—

(*i*) the period for which the said site was given on hire, (*ii*) the annual rent fixed therefor, (*iii*) the area in square feet for which the rent deed was executed, (*iv*) the date of expiry of the said rent deed and (*v*) whether the above said site was re-auctioned after the date mentioned in (*iv*) above ; if not, reasons therefor ;

(*b*) whether it is a fact that 3 or 4 times larger area of land than that actually given on hire to the said Latif Brothers by the Lahore Municipal Corporation is being used by the said party without making payment of rent in respect thereof ;

(*c*) whether it is also a fact that a Service Station has been constructed alongside the said Petrol Pump by the said party without the permission of Lahore Municipal Corporation ;

(*d*) if answer to (*a*) and (*c*) above be in the affirmative, the action taken in the matter and the present rent being charged from the said Latif Brothers for the land occupied by them ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) 1951. (*i*) 3 years from 11th December 1951 to 10th December 1954. (*ii*) at Rs. 480 per annum (*iii*) Rent Deed executed for the area measuring 50' × 80' = 4,000 square feet. (*iv*) The date of expiry of Rent Deed was 10th December 1954. (*v*) No. Messrs. Latif Brothers applied for further 30 years extension which was accorded for ten years only,—*vide* Corporation Resolution No. 712, dated 2nd February 1956 from 10th December 1954 to 9th December 1964.

(*b*) The lessees encroached upon an additional area of 3,140 square feet during the year, 1961. Rent for the excess land was charged with effect from 1st August 1961.

(*c*) The building plan in respect of the service station was duly sanctioned by the Municipal Engineer (B) on 18th May 1962.

(*d*) The land leased out was got to be vacated by 9th December 1964 but the lessee instituted a Civil Suit and obtained a Stay Order restraining the Lahore Municipal Corporation from ejecting them.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

IMPOSITION OF LOCAL TAXES ON MINERALS AND MINERAL COAL

448 Mian Saifullah Khan : Will the Minister for Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Department of Basic Democracies and Local Government, Government of West Pakistan communicated the policy of the Government about the imposition of local taxes on minerals and mineral coal mined in the Province, to all Deputy Commissioners and Political Agents in the Province,—*vide* letter No BDI/22-38/66, dated 21st July 1966 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, a copy of the said letter be palced on the Table of the House ?

Minister for Basic Democracies and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : (*a*) Yes.

(*b*) A copy of the said letter is placed on the Table of the House.

No. BDI/22-18/66 dated Lahore,
the 21st July, 1966.

Government of West Pakistan, Basic Democracies, Social Welfare and L.G. Department.

To

All Deputy Commissioners/Political Agents in
West Pakistan.

SUBJECT : LOCAL TAXATION ON MINING INDUSTRY.

The question of local taxation on the extraction and sale of minerals have been the subject of correspondence between this Department and the Directorate of Mineral Development, West Pakistan. The Directorate of Mineral Development were of the view that mine owners are already paying a number of taxes in the form of dead rent, royalty, surface rent and income-tax ; and as such, it is not advisable to overburden this industry by imposing undue local taxes by the Union and District Councils. The whole question was discussed in a meeting with the officers of the Directorate of Mineral Development and it was decided that double taxation *i.e.*, taxation both by the District Council and the Union Councils in the same field and the same area must be avoided. It was also decided that octroi fee should be levied at the places where a commodity is consumed or sold for consumption Moreover, only that quantity of the commodity should be subject to the levy of octroi which is consumed or sold for consumption, within the jurisdiction of the local council concerned.

2. It is requested that this decision may kindly be brought to the notice of the District Council and all Union Councils/Town Committees in your District for strict compliance. Similar instructions are being issued separately in respect of Municipal Committees.

Sd/-

(MUHAMMAD LUTFULLAH) CSP,
DEPUTY SECRETARY (BD),
FOR SECRETARY.

Even No. and date.

Copy is forwarded to :—

1. All Commissioners of Divisions in West Pakistan for information.
2. The Director, Mineral Development, 11-Lytton Road, Lahore.

Sd/-

(MUHAMMAD LUTFULLAH) CSP,
DEPUTY SECRETARY (BD),
FOR SECRETARY.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE'S REPORTS

Mr. Speaker : There are a few motions for extension of time. The first motion is from Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill.

Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill : Sir I beg to move :

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 80 of 1967) be extended upto 5th July, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 80 of 1967) be extended upto 5th July, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion.

Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill : Sir I beg to move :

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1965 (Bill No. 32 of 1966) be extended upto 5th July, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of.....

Haji Sardar Atta Muhammad : Opposed Sir.

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) - جناب سپیکر - اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے - صرف گذارش یہ ہے کہ چونکہ کمیٹی ابھی رپورٹ مکمل نہیں کر سکی اور وہ یہ چاہتی ہے کہ اس کو مزید وقت دیا جائے تاکہ اچھی طرح سے مزید غور ہو سکے - اس لئے گذارش یہ ہے کہ ۵ جولائی تک اس کو extend کیا جائے -

Mr. Speaker : I have been informed by the Secretary that the report has been received but the time has already expired, and, therefore, this cannot be presented to the House unless the time is extended.

حاجی صاحب اس کی صورت یہ ہے کہ رپورٹ کمیٹی سے آ چکی ہے لیکن چونکہ اس کا وقت ختم ہو چکا تھا اس لئے ایوان میں رپورٹ پیش نہیں کی جا سکتی تاوقتیکہ میعاد میں توسیع نہ کی جائے -

حاجی سردار عطا محمد - ۵ جولائی تک ؟

مسٹر سپیکر - ۵ جولائی تک تاکہ رپورٹ پیش ہو جائے -

Mr. Speaker : The question is :

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1965 (Bill No. 32 of 1965) be extended upto 5th July, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion please.

Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill : Sir I beg to move :

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, 1966 (Bill No. 45 of 1966) be extended upto 5th July, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Home Affairs on the Code of Criminal Procedure (West Pakistan Amendment) Bill, 1966 (Bill No. 45 of 1966) be extended upto 5th July, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion please.

Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill : Sir I beg to move :

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Social Welfare on the West Pakistan Prohibition of Immoral Practices Bill, 1965 (Bill No. 35 of 1965) be extended upto 5th July, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Social Welfare on the West Pakistan Prohibition of Immoral Practices Bill, 1965 (Bill No. 35 of 1965) be extended upto 5th July, 1968.

The motion was carried.

THE WEST PAKISTAN GENERAL BUDGET FOR THE YEAR 1968-69

VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS FOR NEW EXPENDITURE (*concd.*)

Mr. Speaker : We will now take up the Orders of the Day. The Minister for Finance to move Demand No. 22.

Minister of Finance : It was moved yesterday Sir. If you want me to move again, I will move it.

Mr. Speaker : Yes, the Minister had already moved it. Mr. Hamza to move his cut motion on this Demand.

Mr. Hamza : That is regarding Demand No. 22 ?

Mr. Speaker : No ; it is regarding Demand No. 20.

Mr. Hamza : Sir I beg to move :

That the total of Rs. 24,34,030 on account of 38-A-Health Services —Total New Expenditure (Recurring and Non-Recurring) be reduced by Rs. 100.

Mr. Speaker : Demand under consideration, motion moved is :

That the total of Rs. 24,34,030 on account of 38-A-Health Services —Total New Expenditure (Recurring and Non-Recurring) be reduced by Rs. 100.

Minister of Finance : Opposed Sir.

مسٹر حمزہ (لائلپور-٦) - جناب سپیکر - جناب صدر مملکت کے متعدد بیانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پاکستان کو ایک فلاحی مملکت بنانا چاہتے ہیں اور جہاں تک دس سالہ دور ترقی کا جشن منانے کا تعلق ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے نزدیک ہم اتنی ترقی کر چکے ہیں کہ اس مملکت کو فلاحی مملکت کہا جا سکتا ہے - میرے نقطہ نظر سے اگر حکمران اور عام لوگ اپنا ظاہر و باطن اللہ کی رضا کے مطابق نہ ڈھالیں اور اللہ کی تابعداری نہ کریں اس وقت تک فلاحی مملکت قائم نہیں ہو سکتی - قوم سکون کی نعمت سے مالا مال - تعلیم و تربیت کا معقول انتظام - براہ راست روزگار اور ترقی کے مواقع مہیا کرنا اور بیماری کی صورت میں مناسب علاج کرنا ایک فلاحی مملکت کا طرہ امتیاز ہوتا ہے - محکمہ صحت معاشرے میں بہت اہم خدمت سرانجام دیتا ہے لیکن میں یہ بتاؤں گا کہ یہ محکمہ اپنے فرائض سرانجام دینے میں کس حد تک کامیاب ہوا ہے مجھے یہ احساس ہے کہ اس محکمے کی ناکامیوں کا موجب وہ ماحول اور معاشرہ ہے جس کو سابقہ اور موجودہ حکمرانوں نے اپنی بد اعمالیوں اور غلط پالیسیوں سے جنم دیا - لیکن چونکہ نام نہاد ۱۰ سالہ ترقی کا وزیر مالیات صاحب نے اپنی تقریر میں خاص طور پر ذکر کیا تھا - میں اس بات

پر مجبور ہوں کہ اس محکمہ کی اس دور میں ناکامیوں کا کٹوتی کی تحریک پیش کرتے ہوئے یا اس کے حق میں تقریر کرتے ہوئے ضرور ذکر کروں۔ میرے نقطۂ نظر سے یہ وہ شعبہ ہے جس میں حکومت بہت بری طرح ناکام ہوئی ہے۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ بیماری کا علاج کرنے کی بجائے انسان کو اگر بیماری سے بچایا جائے تو یہ کام زیادہ احسن ہے زیادہ ضروری ہے۔ لیکن جس معاشرہ میں غربت اور افلاس عام ہو وہاں بیماری اس سے بھی زیادہ عام ہوتی ہے۔ بلکہ بیماری کی ایک بہت بڑی فصل قوم ضرور کاٹتی ہے اور برداشت کرتی ہے۔ اس صورت حال نے محکمہ صحت کے کام کو اور کٹھن بنا دیا ہے۔ جہاں تک طبی سہولتوں کا تعلق ہے طبی سہولتوں سے ملک کی تعمیر و ترقی کا اندازہ لگتا ہے۔ میں اس ایوان کو مطلع کرتا ہوں کہ ۵۸-۱۹۵۷ء میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی خرچہ جو محکمہ صحت پر اس زمانے کے حکمرانوں نے کیا وہ محض ۷ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ تھا اور ۶۹-۱۹۶۸ء کے بجٹ میں ہم نے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مصارف کی جو گنجائش میزانیہ میں رکھی ہے اس مد . . . . . (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر: آرڈر۔ آرڈر۔ ایوان میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے باتیں کرنا نامناسب بات ہے۔

مسٹر حفیظہ: اس مد پر ۵۸-۱۹۵۷ء کے مقابلہ میں خرچ ۵۰۰ فی صد زائد ہے۔ میں اس ایوان کو یہ بھی بتانا پسند کرتا ہوں کہ ۱۹۴۸ء تا ۱۹۵۸ء بستروں کی تعداد میں ۷۴۳۰ کا اضافہ ہوا ہے۔ یعنی فی سال ۷۴۰ بستر مختلف ہسپتالوں میں مہیا کئے گئے۔ لیکن ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک

بستروں کی تعداد ۲۱۱۶۹ کے مقابلہ میں ۲۷۱۸۰ ہو گئی - ان میں ۶۰۱۱ کا اضافہ ہوا - اس کا مطلب یہ ہے کہ ۶۰۱ سالانہ - جب کہ پچھلے دس سال میں بدنام سیاست دانوں کے دور میں یہ اوسط ۳۰۷ تھی - نام نہاد ترقی کے دور میں ۶۰۱ ہے - جناب وزیر صحت صاحبہ کو یہ بھی علم ہوگا کہ ۱۹۵۸ء میں اس صوبہ میں ۶ میڈیکل کالج تھے اور ۱۹۶۸ء میں بھی ۶ ہی ہیں - ۱۹۵۸ء میں ۳ میڈیکل سکول تھے - ۱۹۶۸ء میں ایک بھی نہیں - آپ نے اس ضمن میں ۳۰۰ فی صد ترقی معکوس کی ہے - جہاں تک اخراجات کے اعداد و شمار کا تعلق ہے اس محکمہ نے ضرور ترقی کی ہے لیکن جب ہم اس کا جائزہ لیتے ہیں تو جو رقومات اس کام کے لئے مختص کی گئی ہیں ان میں سے بیشتر ایسی ہیں جو بے کار اور ضائع جاتی ہیں - مثال کے طور پر اس سال کے بجٹ میں دو کروڑ ۹۴ لاکھ روپے ملیریا کے مچھروں کو مارنے کے لئے مختص کئے گئے اور آئندہ سال کے میزانیہ میں ۳ کروڑ روپے خاندانی منصوبہ بندی کے لئے مختص کئے گئے ہیں - اس قوم کی غربت کو دیکھئے اور ان اخراجات کو دیکھئے - آپ کو یہ احساس ہونا چاہئیے کہ ۵۸-۱۹۵۷ء میں تین کروڑ ۷۱ لاکھ روپے محکمہ صحت پر خرچ کئے گئے اور اب آپ اس سے ڈیڑھ گنا رقم صرف ملیریا کے مچھروں کو مارنے اور خاندانی منصوبہ بندی پر صرف کر رہے ہیں - یہ تو کیفیت ہے آپ کے اخراجات اور آپ کی کارگذاری کی -

(اس مرحلہ پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - سید یوسف علی شاہ کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے) -

آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ آپ کی حکومت نے ہر شعبہ میں حیران کن ترقی کی ہے - میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دوسرے پنج سالہ منصوبے

کے اختتام پر اس ملک میں پندرہ ہزار چھ سو ڈاکٹر اور ۳۶۰۰ نرسیں ہوں گی ۔ لیکن جہاں تک ان اعداد و شمار کا تعلق ہے یہ ہمیں فریب میں ڈالتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیشتر ڈاکٹر جو مختلف تعلیمی اداروں میں تربیت حاصل کرتے ہیں ۔ وہ اس صوبہ میں کام کرنا پسند نہیں کرتے اور اگر وہ ڈاکٹر جن کی تعداد آپ ہمیں بتاتے ہیں جن میں سے بیشتر غیر ممالک میں جانا پسند کرتے ہیں ۔ وہ اگر یہاں صوبہ میں رہیں ۔ تو اس وقت ۴۰۰ء افراد کے لئے ایک ڈاکٹر ہوتا ہے ۔ اور عملاً اس وقت پندرہ ہزار کی آبادی کے لئے ایک ڈاکٹر ہے ۔کیوں کہ میرے نقطہ نظر سے کم ازکم آدھے ڈاکٹر غیر ممالک تشریف لے جاتے ہیں ۔ انگلستان میں جہاں ایک ملکہ حکمرانی کرتی ہے ۱۹۶۱ء میں ۹۱۰ افراد کے لئے ایک ڈاکٹر تھا ۔ ہمارے ہاں ۳۲۰۰ افراد کے لئے ہسپتال میں ایک بستر ہے ۔ برطانیہ میں ایک سو افراد کے لئے ایک بستر ہے ۔ یہ تو کیفیت ہے آپ کی طبی سہولتوں کی ۔

جناب سپیکر ۔ میں بیگم صاحبہ کی جوابی تقریر سے بہت ڈرتا ہوں ۔ وہ ضرور فرمائیں گی کہ یہ اعداد و شمار حمزہ نے یک طرفہ پیش کئے ہیں ۔ اب میں ان کو سالانہ پلان ۱۹۶۸-۶۹ء کے صفحہ ۴ سے ایک اقتباس پڑھ کے سناتا ہوں ۔ اس میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے :-

"……that Malaria Eradication Programme and Family Planning, which utilize 46% of the Plan allocations, progressed satisfactorily."

خاندانی منصوبہ بندی میں آپ نے خاطر خواہ ترقی کی ہے اور بہت

اچھا کام کیا ہے آپ نے بہت ہی بڑا معرکہ سر کیا ہے ۔ لیکن آگے چل کر وہ فرماتے ہیں :۔

"But the establishment of T.B. Clinics and Health Centres made little progress."

ٹی ۔ بی کلینک آپ نے قائم نہیں کئے ۔ ہیلتھ سنٹر جو آپ نے قائم کئے ہیں :۔

"They have made little progress."

اس میں کوئی ترقی آپ نے نہیں کی :۔

"Similarly the programmes for additional beds made little headway."

ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکے ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک فیملی پلاننگ کا تعلق ہے اس میں آپ نے جن ڈاکٹر صاحبان کو لگایا ہے ان کے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ لوگوں کا آپریشن کریں ۔ یا لوگوں کو ترغیب دیں کہ زیادہ بچے پیدا نہ کریں ۔ میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ فیملی پلاننگ پر جتنی رقومات اس غریب قوم کی صرف ہو رہی ہیں ۔ وہ تمام کی تمام اکارت اور بے کار جا رہی ہیں اور ساتھ ہی قوم کا اخلاق بگڑ رہا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اخلاق کے بگڑنے کو ہماری حکومت کوئی لمبی چوڑی اہمیت نہیں دیتی ۔ اس کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ یہاں فلاحی مملکت قائم کرنا چاہتے ہیں اور جناب صدر مملکت فیملی پلاننگ کے اس پروگرام کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں ۔ میرے نقطہ نظر سے میرے سامنے بیٹھنے والے مسلم لیگی حضرات جو صدر ایوب کے فرمان پر عمل کرنا پسند کرتے ہیں اور انہیں عمل بھی کرنا چاہئیے ۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ عالم آبادی اس پر عمل کرے تو ہمیں خود

اس کی مثال پیش کرنی چاہئیے ۔ اس ایوان کے اکثر معزز اراکین صدر ایوب کی پالیسی کو ماننے والے ہیں ۔ وہ انہیں قوم کا نجات دھندہ سمجھتے ہیں ۔ اس لئے انہیں چاہئیے کہ ان میں سے کم از کم وہ حضرات جن کے دو یا تین بچے ہیں ۔ وہ اپنی نس بندی کرائیں ۔

Parliamentary Secretary, (Health) : Sir, I think the item of Family Planning is not included in the items of New Expenditure ; So, I think the Member is irrelevant.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اس قسم کے بے بنیاد اعتراضات اٹھائے جاتے ہیں ۔ نئے اخراجات میں جن رقوم کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ ان میں ان ڈاکٹروں کی تنخواہیں بھی شامل ہیں جن کے فرائض میں مریضوں کے عام علاج کے ساتھ ساتھ انہیں فیملی پلاننگ کے لئے آمادہ کرنا اور نس بندی کرنا بھی ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ موجودہ حکومت کی پالیسی جس میں فیملی پلاننگ کو بہت اہمیت حاصل ہے ۔ اگر مسلم لیگی ممبران بذات خود اچھی مثال پیش نہیں کرتے تو میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ جو روپیہ خاندانی منصوبہ بندی پر خرچ کیا جاتا ہے اس کا بیشتر حصہ یا تو غلط کاموں پر صرف ہوتا ہے یا غبن ہو جاتا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں پھر گذارش کروں گا کہ حمزہ صاحب غیر متعلقہ ہیں ۔ کیونکہ new expenditure کی ۹۷ آئٹمز میں سے خاندانی منصوبہ بندی کی کوئی آئٹم نہیں ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - حمزہ صاحب - آپ کس سلسلے میں بات کر رہے ہیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں تو اس کے خلاف ہوں - عرض یہ ہے کہ new expenditure کے صفحہ ۳۸۸ پر ہسپتال اور ڈسپنسریز کا ذکر ہے - اس میں میو ہسپتال کے لئے ایک whole time میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی اسامی کی گنجائش رکھی گئی ہے - اسی طرح ہری پور میں ہیلتھ سنٹر کو قائم کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے -

Hospitals and Dispensaries :

Whole-time Medical Superintendent in
Mayo Hospital, Lahore.
Creation of one post of Nurse Dia in Village Shadikhel.

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - حمزہ صاحب اس میں خاندانی منصوبہ بندی کا ذکر کہیں نہیں ہے -

مسٹر حمزہ - جناب والا - آپ کو بھی علم ہوگا کہ جہاں تک خاندانی منصوبہ بندی کا تعلق ہے ڈاکٹروں کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ خاندانی منصوبہ بندی کا کام کریں -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - کیا آپ اس امر کی وضاحت کر سکتے ہیں کہ ان کے ذمے خاندانی منصوبہ بندی کا کام ہوگا یا نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - حمزہ صاحب اگر اسی طرح stress کرتے رہے تو میرے خیال میں جب ایگریکلچرل کی مد پر کٹ موشن ہو گی تب بھی وہ خاندانی منصوبہ بندی کا ذکر کریں گے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر۔ آپ ان کا جواب نہ دیجئے بلکہ آپ یہ بتائیں کہ جو سینٹر قائم ہو رہے ہیں ان کا کام خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق ہے یا نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ کوئی نہیں ہے ۔

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ جناب والا ۔ جو ڈاکٹرز ہیں وہ بھی انسان ہیں ۔ تھوڑی دیر میں یہ کہیں گے کہ سب ممبر خاندانی منصوبہ بندی کے اصولوں کے موافق ہیں ۔ جو چیز زیر بحث ہے اس کے متعلق فرمائیں جیسا کہ خود فرما رہے ہیں کہ وہاں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کیوں رکھا گیا ؟ وہاں چپڑاسی کیوں رکھا گیا ؟ وہاں ڈرائیور کیوں رکھا گیا ؟ یہ زیر بحث موضوع سے متعلق بات کریں ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں آپ کے سوال کا جواب نہیں دے سکتا ۔ مثال کے طور پر new expenditure کے صفحہ ۴۰۸ پر فرماتے ہیں :-

"Upgrading of a post of Woman Assistant Medical Officer to that of Woman Medical Officer at Civil Hospital, Gujar Khan"

جناب سپیکر ۔ آپ کو یہ علم ہے جیسا کہ ہمارے آئندہ سال کے میزانیہ کے اعداد و شمار سے بھی ظاہر ہے کہ ہماری حکومت نے خاندانی منصوبہ بندی کی مد کے لئے ۳ کروڑ روپیہ کی گنجائش رکھی ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ اس میں خاندانی منصوبہ بندی کا ذکر نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب زنانہ میڈیکل آفیسر کا کام محض لوگوں کو دوائیں دینا نہیں بلکہ حکومت خاندانی منصوبہ بندی کو دوائیاں دینے سے زیادہ اہمیت دیتی ہے اور وہ یہ کام کرتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ وزیر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ان کے فرائض میں خاندانی منصوبہ کا کام شامل نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ آپ کو اور مجھے بھی علم ہے اس معزز ایوان کے تمام معزز اراکین اچھی طرح جانتے ہیں کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ خاندانی منصوبہ بندی کا الگ محکمہ ہے انکا الگ عملہ ہے ان کے الگ میڈیکل آفیسروغیرہ ہیں اس کے باوجود جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اگر کوئی پاکستان کا فرد خاندانی منصوبہ بندی سے متفق ہے تو سب سے باز پرس کی جائے یہ ان کا دعویٰ کیسے ہوسکتا ہے میں کہہ رہی ہوں کہ جو ڈیمانڈ زیر بحث ہے ۔ اس کے متعلق بات چیت کریں خاندانی منصوبہ بندی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ مجھے ذاتی طور پر اس بات کا یقین ہے اور اس میں ذرہ بھر شبہ نہیں اور میں حق بجانب ہوں کہ حکومت کی خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام کے بارے میں آپ کے سامنے اپنی معروضات پیش کروں ۔

اگر جناب وزیر محترم کو اس پر شدید اختلاف ہے تو میں آگے بڑھتا ہوں ۔ لیکن میں پھر بھی یہ کہوں گا کہ اگر آپ واقعی صدر ایوب کو قوم کا نجات دہندہ قرار دیتے ہیں تو کم از کم مسلم لیگ میں ایسے اشخاص کو

فائنل کرنا چاہئے جس کے دو تین بچے ہوں شادی شدہ ہو ۔ یہ نہ ہو کہ وہ غیر شادی شدہ ہو اور اس کی بھی نس بندی کردی جائے ۔ جس کے دو تین بچے ہوں اور اگر وہ خاندانی منصوبہ بندی کے لئے آپریشن کرائے تو اسی صورت میں اس کو مسلم لیگ کا رکن بنایا جائے تاکہ دودھ پینے والے مجنوں جو تمام کے تمام مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں اور خاندانی منصوبہ بندی سے قوم کر نجات ملے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Next point, please.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ یقین کیجئے اور آپ کو علم ہوگا کہ تقریبا ایک کروڑ افراد باقاعدہ مسلم لیگ کے رکن ہیں ۔ اگر ایک کروڑ اشخاص آپریشن کروا لیں تو آپ یقین کریں کہ خاندانی منصوبہ بندی کا پروگرام پورے طور پر کامیاب ہو جائے گا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Next point, please.

مسٹر حمزہ ۔ بجائے اس کے کہ آپ مریضوں کا علاج کریں یا غریب لوگوں کے لئے کوئی احتیاطی تدابیر اختیار کریں کہ وہ بیمار نہ ہوں اور جب وہ بیمار ہو جائیں ان کا علاج کریں مگر آپ آئندہ بچے پیدا کرنے سے روکتے ہیں اس کے لئے آپ مزید اسامیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔ اگر آپ کی حکومت کی یہی پالیسی ہے تو آپ لوگوں کو طبی سہولتیں بہم نہیں پہنچا سکتے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ آپ کے منع کرنے کے باوجود وہ کہتے جا رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ اب میں آگے بڑھتا ہوں ۔ Mid Plan Review یعنی تیسرے پنج سالہ منصوبہ کے صفحہ ٦٧ پر یہ لکھا ہے کہ :۔

"Health facilities without staff can no more perform their functions than factories without labourers"

جناب سپیکر ۔ مجھے اعتراض یہ ہے کہ حکومت کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ ہم طبی سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں لیکن حکومت اس بات کا خود اعتراف کرتی ہے کہ اس صوبہ میں بیشتر ڈسپنسریاں اور ہسپتال ایسے ہیں جہاں پر ڈاکٹر تعینات نہیں کئے گئے اور اس پنج سالہ منصوبہ کو مرتب کرنے والوں کی بھی یہی رائے ہے جیسا کہ ایک فیکٹری میں کارکن نہ ہونے کی وجہ سے وہ فیکٹری بیکار ہوتی ہے ۔ اسی طرح ایک ڈسپنسری یا ہسپتال جس میں ڈاکٹر نہ ہوں اس کو ڈسپنسری کہنا یا ہسپتال کہنا ڈسپنسری اور ہسپتال کے لفظ کی توہین ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک رجسٹرڈ ڈاکٹروں کا تعلق ہے ۔ ١٩٦٥ء میں ان کی تعداد ٩٧٢٥ تھی اگر ہم فی سال ٥٠٠ ڈاکٹروں کو تربیت دیتے ہیں یا وہ اپنی تربیت مکمل کر لیتے ہیں تو ١٩٦٦ء اور ١٩٦٧ء میں تربیت پانے والوں کی تعداد کو شامل کر لیا جائے تو اس وقت ہمارے صوبہ میں ١١ ہزار ٢ سو ٢٥ رجسٹرڈ ڈاکٹر موجود ہونے چاہئیں ۔ لیکن اس کے باوجود آپ کی بیشتر ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں ڈاکٹر تعینات نہیں کئے جا سکے ۔ حکومت کی جانب سے تمام تر کوششوں کے باوجود نئے اخراجات

کی مدمیں چند ایک ڈسپنسریاں کھولنے کا اہتمام کیا ہے ۔ میں حیران ہوں کہ کس حد تک اور کس طرح آپ لوگوں کو طبی سہولتیں بہم پہنچانے میں کامیاب ہوں گے ۔ جب کہ اس حکومت کی ناکامی کا یہ حال ہے ایک طرف تو ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ بعض معاملات میں صوبائی حکومت کو مکمل خود مختاری حاصل ہے ۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے عملی زندگی میں یہ دیکھا ہے کہ ایم بی بی ایس ڈاکٹر دیہات میں جانے کے لئے تیار نہیں ہیں یا دیہات میں جانے پر آمادہ نہیں ہوتے ۔ حکومت نے اس اسمبلی کے مطالبے اور ایک قرارداد منظور کرنے کے باوجود میڈیکل سکول کھولنے کا فیصلہ نہیں کیا ۔ میں حیران ہوں کہ ایک طرف عام آبادی کو ڈسپنسری کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے ۔ لیکن اس کے باوجود جب ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اور کچھ نہیں تو ہمیں L.S.M.F. ڈاکٹروں کی خدمات مہیا کرنے کا انتظام کر دیں تو ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ڈاکٹر M.B.B.S. ڈاکٹروں کے معیار سے کم تر ہوتے ہیں اور اس سلسلے میں بین الاقوامی ادارے ان کو اس حیثیت سے منظور نہیں کرتے اور ان کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے ۔ لیکن میں وزیر صحت کی خدمت میں یہ التجا کروں گا کہ اس بات کا فیصلہ تو عام آبادی نے کرنا ہے کہ آیا وہ اپنا علاج معالجہ ایک ڈسپنسر سے کرائیں یا ایک licentiate ڈاکٹر سے کرائیں ۔ مگر آپ ہمیں یہ بتائیے ہیں کہ دیہات میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کے مشاہروں کے لئے اس سال کے میزانیے میں گنجائش رکھی گئی ہے اور ان کے مشاہروں میں اضافہ کیا جائے گا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ نے ڈاکٹروں یا انجینئروں کو اس ملک میں وہ اہمیت نہیں دی ہے جو کہ ان کا حق ہے ۔ جب تک آپ ڈاکٹر یا انجینئروں کو وہ مقام نہیں دیں گے ۔ اس وقت تک آپ یقین کیجئیے کہ چاہے آپ کتنی بھی کوشش کریں اور ان کے مشاہروں میں چاہے کتنا ہی اضافہ کیوں نہ کریں اس کے باوجود مغربی پاکستان کے موجودہ ماحول اور حالات کے پیش نظر وہ کبھی بھی دیہات میں جانا پسند نہیں کریں گے ۔ آپ کہتے ہیں کہ نئی ڈسپنسریوں کے قیام کی گنجائش رکھی ہے ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ ان ڈسپنسریوں کی عمارات سے لوگ کس طرح طبی سہولت حاصل کر سکتے ہیں ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہ حکومت اس حد تک سول سروس کے تابع اور ماتحت ہے کہ انہوں نے آج تک Pay and Services Commission کی رپورٹ شائع نہیں کی اور یہ کمیشن وہ ہے کہ جو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی زیر صدارت مقرر کیا گیا تھا اور اس رپورٹ کو شائع نہ کرنے کی محض یہ وجہ ہے کہ ہماری حکومت سول سروس سے مرعوب ہے ۔ ہر انسان تو روپے کے عوض نہیں بکا کرتا ۔ ڈاکٹر بھی انسان ہیں لیکن اگر ان کی عزت اور ان کا احترام نہ کیا جائے تو پھر آپ یہ کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ وہ دیہات میں جا کر مخلوق خدا کی خدمت کریں گے ۔ مجھے ذاتی طور پر یہ علم ہے کہ جو ڈاکٹر دیہی علاقوں میں کام کرنے کی غرض سے جاتے بھی ہیں اور اگر وہ M.B.B.S. ہیں تو اس علاقے میں ان کے مقابلے میں ایک نائب تحصیل دار اور تھانیدار کو زیادہ عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔ آپ ان کو مجبور تو کر سکتے ہیں ۔

کہ جو M.B.B.S. کا امتحان پاس کریں ان کو دیہات میں لازماً کام کرنا پڑے گا لیکن لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ ان کو مجبور نہ کریں کیونکہ اس طرح وہ اپنا کام مجبوری کے تحت کریں گے اور دل جمعی سے نہ کر سکیں گے آپ ان کو مجبور کرنے کی بجائے ایسا ماحول پیدا کریں کہ وہ بخوشی دیہات میں کام کرنا پسند کریں بلکہ وہ وہاں پر کام کرنے میں فخر محسوس کریں کہ وہ ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں کیا اس ملک سے باہر جانے والے ڈاکٹر ہمارے بھائی نہیں ہیں ۔ کیا وہ غیر ممالک میں کام کرنے کے مقابلے میں اپنے ملک میں خدمت کرنے کو ترجیح نہیں دیں گے لیکن اگر وہ ان تمام امور کے باوجود بھی اپنے ملک کو خیر باد کہہ کر غیر ممالک میں کام کرنا پسند کرتے ہیں وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں ۔ اس ایوان میں محکمہ صحت کی جانب سے وقتاً فوقتاً جو اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں میں ان کی جانب وزیر صحت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ ۸ مئی ۱۹۶۸ء کو اس ایوان میں ملتان اور ساہیوال میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد بتاتے ہوئے ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ ان دونوں اضلاع میں جب کہ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ترقی یافتہ پنجاب کے اضلاع ہیں ۲۳۷ ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں اور ان میں سے ۱۰۸ ہسپتال اور ڈسپنسریاں ایسی تھیں کہ جن میں ڈاکٹر تعینات نہیں تھے ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان اضلاع میں ایک تہائی ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں میں ڈاکٹر مامور نہیں کئے گئے تھے ۔ اور آپ اندازہ لگائیے کہ کوئٹہ اور قلات کے دور دراز علاقے میں جو ہسپتال قائم کئے گئے ہیں آپ نے ضلع چاغی میں ایک ڈسپنسری کھولنے کی گنجائش رکھی ہے ۔ آزاد

قبائل کے علاقے میں یا پشاور ڈویژن کے دور دراز علاقے میں جہاں پر کہ ایک عام انسان کو زندگی کی عام سہولتیں میسر نہیں ہیں ۔ وہاں پر آپ نے جو ڈسپنسریاں قائم کر رکھی ہیں ۔ وہاں پر کتنے ڈاکٹر کام کر رہے ہوں گے ۔

جناب سپیکر ۔ ہماری حکومت یہ کہتی ہے کہ ہم نے پچھلے دس سالوں میں دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت دیہات کو بہت زیادہ ترقی دی ہے ۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ رقومات جو کہ دیہی ترقیاتی منصوبوں پر صرف کی گئیں ۔ وہ پی ایل ۴۸۰ کے تحت امریکہ سے خیرات کی صورت میں وصول ہوئیں کیا یہ بہتر نہ تھا کہ آپ نے یونین کونسل گھروں کی تعمیر پر جو کروڑوں روپیہ صرف کیا تھا یا صرف کیا ہے وہ روپیہ آپ ڈاکٹروں کو بہتر مشاہرے دینے یا ان کو زیادہ سہولتیں دینے پر صرف کرتے ۔ اگر آپ ایسا کرتے تو آج آپ کو اس صورت حال کا سامنا نہ کرنا پڑتا ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ جو ڈسپنسریاں یا ہسپتال آپ نے کھولے ہوئے ہیں ان میں ڈاکٹر موجود ہی نہیں ہیں ۔ میں بڑے شہروں کے بڑے بڑے ہسپتالوں کا ذکر بعد میں کروں گا لیکن چھوٹے شہروں کے ہسپتالوں میں یا دیہی علاقے کی ڈسپنسریوں میں جو ادویات مہیا کی جاتی ہیں وہ محض برائے نام ہی ہوتی ہیں ۔ آپ مجھے بتائیں کہ اگر ایک ڈاکٹر ہسپتال یا ڈسپنسری میں موجود ہو اور اسے ادویات مہیا نہ کی جائیں یا آپریشن کرنے کے لئے اس کے پاس ضروری اوزار نہ ہوں تو وہ اپنا کام کس طرح ٹھیک طور پر کر سکتا ہے یا وہ کس طرح مریضوں کی معیاری خدمت کرسکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر لوگوں کی صحیح خدمت نہیں کر سکتے اور آپ کی ناکامیوں کی وجہ سے اور کم رقومات مہیا کرنے کی وجہ سے ڈاکٹری پیشہ یا خود ڈاکٹر بدنام ہو رہے ہیں ۔ مجھے جناب وزیر صحت یہ جواب دیں گی کہ ہمارے پاس اس قدر وسائل نہیں ہیں یا یہ کہ محکمہ مالیات سے ہمیں کم رقم ملتی ہے ۔ لیکن ہم ان کے اس اعتراض اور عذر کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ یا تو وہ آج اس ایوان میں کھڑی ہو کر برملا یہ کہہ دیں کہ صدر ایوب کی حکومت نے پچھلے دس سال میں کوئی ترقی نہیں کی ہے ۔ اور اگر ترقی کی ہے تو چند ایک خاندانوں نے یا چند ایک بڑے سرمایہ داروں یا جاگیر داروں نے کی ہے ۔ کیوں کہ اگر آپ کی قوم اور آپ کے ملک نے ترقی کی ہوتی تو یہ صورت حال پیش نہ آتی یا آج اس ایوان میں یہ عذر نہ پیش کیا جاتا کہ محکمہ مالیات سے آپ کو کم گرانٹ ملتی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ یہ صورت حال ڈسپنسریوں یا ہسپتالوں تک ہی محدود نہیں ہے ۔ بلکہ انہوں نے اس ایوان میں نشان زدہ سوال نمبر ۱۱۲۰۲ کا جواب ۵ اگست ۱۹۶۷ء کو دیتے ہوئے یہ فرمایا تھا ۔ کہ مغربی پاکستان کے میڈیکل کالجوں میں گزیٹڈ افسران کی کل اسامیاں ۳۹۸ ہیں ۔ جن میں ۱۲۳ اسامیاں اس وقت خالی پڑی تھیں ۔ اور کالجوں کے علاوہ محکمہ صحت کی کل اسامیاں ۱۸۷۹ ہیں ۔ ان میں سے ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء کو ۵۳۹ اسامیاں خالی پڑی تھیں ۔ جناب سپیکر ۔ جس صوبے کے میڈیکل کالجوں کی یہ کیفیت ہو کہ وہاں طلباء کو تعلیم دینے کے لئے ڈاکٹر مہیا نہ کئے جاتے ہوں یا میڈیکل کالجوں سے متعلق

جو ہسپتال ہیں ۔ وہاں مریضوں کی دیکھ بھال یا ان کے علاج معالجے کے لئے ڈاکٹر تعینات نہ کئے جائیں تو پھر آپ دور دراز علاقوں میں جہاں آنا جانا دشوار ہوتا ہے ۔ جہاں کی آب و ہوا بڑی سخت ہوتی ہے ۔ جہاں کے لوگ بڑے سخت جان ہوتے ہیں ۔ ڈاکٹر تعینات کیسے کر سکیں گے یا کریں گے ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر صحت صاحبہ یہ کہیں گی ۔ کہ حمزہ تمام باتیں اپنی طرف سے کہہ رہا ہے ۔ لیکن میں ان کی خدمت میں مودبانہ عرض کردوں ۔ کہ تیسرے پنج سالہ منصوبے میں آپ کی حکومت نے اس قوم سے وعدہ کیا ہوا ہے ۔ کہ ۱۹۷۰ء تک آپ کے تمام صوبے کے لوگوں کو اور تمام کے تمام علاقوں میں طبی سہولتیں بہم پہنچائیں گے ۔ اس کا مقصد اول یہ ہے میں انگریزی کے الفاظ پڑھ کر سناتا ہوں :۔

"to ensure availability of the most essential health services to all members of the community".

اس قوم کے تمام افراد کو آپ نے یہ ضمانت دینی ہے ۔ کہ اگر وہ بیمار پڑ جائیں ۔ تو ان کو طبی سہولتیں حکومت مہیا کریگی ۔ اور ساتھ ہی ساتھ آپ نے یہ بھی وعدہ کیا ہوا ہے ۔ کہ آپ خصوصی اقدامات کرینگے ۔ جن کے تحت دیہی علاقوں یا نیم دیہی علاقوں میں ڈاکٹر تعینات کر سکیں :۔

"Special measures designed to material increase of supply of medical personnel in the rural and semi-urban areas."

آپ کے محکمہ کی کیفیت تو یہ ہے ۔ آپ نے لوگوں کا علاج معالجہ کیا کرنا ہے ۔ اس وقت تک آپ کے پاس اعداد و شمار ہی نہیں ہیں ۔ کہ اس صوبے کے کتنے لوگ بیمار ہیں کن کن بیماریوں میں مبتلا ہیں ۔ اور کتنے لوگوں کو آپ طبی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں ۔ اور یہ بھی آپ نے

تیسرے پنج سالہ منصوبہ کے target میں یا مقاصد میں شامل کیا ہوا ہے ۔ یہ پڑھ کر سناتا ہوں :-

"(f) establishment of an efficient statistics and record-keeping system not only for the purpose of planning but also for evaluating effectiveness of various health activities."

آپ کو یہ علم ہے کہ تیسرا پنج سالہ منصوبہ ختم ہونے میں اب صرف دو سال بقایا ہیں ۔ اور جیسا کہ میں آپ کو پہلے ایک دستاویز پڑھ کر سنا چکا ہوں ۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس ضمن میں آپ نے کوئی ترقی نہیں کی اور کوئی خوشگوار نتائج آپ نے پیدا نہیں کئے ۔ جناب سپیکر ۔ آپ یہ کہتے ہیں ۔ کہ آپ دیہی علاقوں میں طبی سہولتیں بہم پہنچائیں گے ۔ بلکہ آپ کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ آپ میڈیکل کالجز میں ہومیو کو تعلیم دینے کے لئے ڈاکٹر تعینات کریں گے ۔ لیکن اس ملک میں بد انتظامی کی کیفیت یہ ہے ۔ کہ میو ہسپتال میں اسسٹنٹ پروفیسر کی اسامی خالی ہے ۔ پبلک سروس کمیشن نے بعض افراد کو انٹرویو کے بعد چنا ۔ لیکن اس کے بعد بعض بارسوخ افراد کی مداخلت سے یا انہوں نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے اس فیصلے کو ختم کروایا ۔ دوبارہ انٹرویو ہوا ۔ اب کیفیت یہ ہے ۔ آپ کس طرح توقع کر سکتے ہیں ۔ کہ انتہائی لائق فائق ڈاکٹر آپ کے ملک میں کام کریں ۔ میرے سوال کا جواب آپ نے آج سے چند دن پہلے اس ایوان میں دیا تھا ۔ یہ ۱۵ جون کی بات ہے ۔ اس محکمہ کے ایک ڈاکٹر نور احمد نور تھے ۔ وہ M.D. M.B.B.S. (Pb.) F.C.P.S. کراچی تھے ۔ اور ان کے تمغے اور ان کی اہلیت یہ ہے :-

Dr. Noor Ahmed Noor, MBBS (Pb), MD (Pb), FCPS (Karachi) :

(1) He was awarded Government Merit Scholarship of Rs. 30/- per mensem for one year in 1953-54 from Nishtar Medical College, Multan.

(2) Awarded Government Merit Scholarship of Rs. 45/- for eight months in 1956-57 from Nishtar Medical College, Multan.

(3) Awarded Academic Colour in 1953-54 from Nishtar Medical College, Multan.

(4) Awarded Academic Colour in 1955-56 from Nishtar Medical College, Multan.

(5) Awarded Academic Colour in 1956-57 from Nishtar Medical College, Multan.

(6) Stood First in Anatomy and Third in Physiology in the First Professional Examination in 1954, and awarded Silver Medal for Anatomy.

(7) Stood First in Hygiene and 1st in Pathology in the Third Professional Examination, MBBS, in 1956 in Nishtar Medical College, Multan.

(8) Awarded Silver Medical for Medicine, Mid-wifery, Surgery and Eye in Final MBBS Examination from Nishtar Medical College, Multan.

(9) Awarded Gold Medal for being Best Graduate of the year 1957.

(10) Awarded Rosenhiem Silver Cup for standing First in Medicine in 1957.

یہ دس distinctions تھیں ، اس کو پہلے چن لیا گیا لیکن اس کے بعد اس کے مقابلہ میں وہ ڈاکٹر جو محض M.B.B.S. اور M.D. تھا اس کو چن لیا گیا ۔ اور جو M.D. کے علاوہ M.R.C.P. بھی تھے ان کو نظر انداز کیا گیا ۔ نتیجہ کیا ہوا اس ڈاکٹر نے اس ملک میں کام کرنے کی بجائے

عرب جانا پسند - کیا آپ یہ کہیں گے کہ ہم نے اسے on deputation بھیجا ہے یہ بھی آپ کہہ سکتے ہیں - کہ عرب میں مسلمان بستے ہیں لیکن میں بصد احترام اختلاف کروں گا - اگر بہترین دماغ ہمارے ملک میں ہیں - اگر ہم نے ان کو بہترین تربیت دی ہے - اور بہترین تربیت دینے پر ہم نے کروڑھا روپیہ صرف کیا ہے تو سب سے پہلے ہماری قوم کا یہ حق ہے - کہ وہ ہماری خدمت کریں - اگر آپ نے اس صوبے میں اپنی بدانتظامی کی وجہ سے یہ ماحول پیدا کر دیا ہے کہ وہ شخص جو کہ لائق ترین ہے وہ اپنے ملک کو چھوڑ کر باہر جانے پر مجبور ہے تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے - جناب سپیکر - ہسپتالوں کے بارے میں جہاں تک دور دراز علاقوں کا تعلق ہے - میں ان کے اندرونی معاملات میں زیادہ نہیں جانا چاہتا - میرے نقطہ نظر سے ہسپتالوں میں مثالی صفائی ہونی چاہئیے - بلکہ صفائی کے ساتھ ساتھ ان ہسپتالوں کو دیدہ زیب بھی ہونا چاہئے - لیکن اسی شہر لاہور میں جس کو پاکستان کا دل کہتے ہیں Mayo Hospital کی بہت پرانی عمارت ہے جسے محکمہ آثار قدیمہ کے سپرد کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا یہ عمارت اتنی پرانی ہے - کہ اس کا کافی حصہ اب اپنی عمر کھو چکا ہے - مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ البرٹ وکٹر ہسپتال جو میو ہسپتال کا ایک اہم حصہ ہے - جسے کبھی

گورا وارڈ کہتے تھے ۔ اب وہاں کالے گورے جاتے ہیں ۔

وزیر مال ۔ یہ کالے گورے کون ہیں ؟

مسٹر حمزہ ۔ وہ لوگ جو خود تو کالے ہیں ۔ لیکن ان کا ذہن گوروں جیسا ہے ۔

وزیر مال ۔ کیا آپ وہاں کبھی نہیں جا سکے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں کبھی سرکاری ملازم نہیں رہا ۔

وزیر مال ۔ کوشش تو کی تھی مگر سرکاری ملازمت ملی نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ تو آپ ہی کا طرہ امتیاز ہے کہ انگریزوں سے مل کر بحیثیت پولیٹیکل ایجنٹ قبائلی لوگوں کو دبانے کی کوشش کرتے رہے آپ تو کالے گورے کی بہترین مثال ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : No personal remarks please.

مسٹر حمزہ ۔ پانچ چھ روز ہوئے ۔ مجھے البرٹ وکٹر ہسپتال کے کمرہ نمبر ۳۷ میں کسی مریض کی عیادت کے لئے جانے کا اتفاق ہوا ۔ یقین کیجئے اس کی تمام دیواریں خراب تھیں ان پر سفیدی کا نام و نشان نہ تھا۔ میں ان باتوں کی گہرائی میں نہیں جانا چاہتا ۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر البرٹ وکٹر ہسپتال کی یہ حالت ہے ۔ تو دوسری عمارتوں

کی کیا حالت ہو گی ۔ جناب گورنر صاحب اور ہماری وزیر صحت مریضوں کی دیکھ بھال میں کافی دلچسپی لیتی ہیں ۔ ان کی مجبوریوں کا اندازہ لگائیں۔ بیشتر مریضوں کو ہسپتالوں میں داخلہ نہیں ملتا ۔ جن خوش قسمت مریضوں کو داخلہ مل جاتا ہے ان کو برآمدوں میں رکھا جاتا ہے ۔ محکمہ صحت ان کو برآمدوں میں رکھنے پر مجبور ہے ۔ اس کے باوجود آپ یہ گانا گاتے ہیں اور راگ الاپتے ہیں کہ صدر ایوب اس ملک کا نجات دہندہ ہے ۔ اور یہاں سفید انقلاب برپا ہو گیا ہے ۔ ہم یہ کیسے مان سکتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں تو اس قوم کو ترقی یافتہ قوم یا فلاحی مملکت اس وقت سمجھوں گا ۔ جس دن عام آدمی باعزت زندگی گذار سکیں گے ۔ عام انسان کو ضروریات زندگی آسانی سے میسر آسکیں گی ۔ جس دن حکومت انسان کو با عزت اور باغیرت زندگی گذارنے کے مواقع مہیا کرے گی ۔ اور اس ملک کا حقیر سے حقیر انسان تعلیم و تربیت بغیر کسی رکاوٹ کے حاصل کر سکے گا ۔ جب اس کو ملازمت کے مواقع میسر ہوں گے۔ جب وہ بیمار ہوں گے تو ان کو ہر قسم کی طبی سہولتیں اور آسانیاں میسر آئیں گی ۔ اب میں بجلی کے انتظام کے متعلق عرض کروں گا ۔ جناب سپیکر ۔ اس ہسپتال کے بعض کمروں میں ڈاکٹروں نے اپنے اثرورسوخ کی وجہ سے air conditions لگوائے ہیں ۔ یہ ہسپتال صوبہ کا سب سے زیادہ پرانا ہسپتال ہے ۔ اور مرکزی شہر لاہور میں واقع ہے ۔ جس کے ساتھ ایک بڑا میڈیکل کالج بھی

ہے۔ اس میں کافی air conditions لگے ہوئے ہیں ۔ لیکن بجلی کا خاطرخواہ انتظام نہیں ۔ جب کہ وزیر بلدیات نے فرمایا تھا کہ لاہور میں کافی ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں ۔ لیکن Improvement Trust جس کو میں Deterioration Trust کہوں گا نے بجلی کا مناسب انتظام نہیں کیا ۔ اور یہ خرابی اس سال ہی پیدا نہیں ہوئی ۔ اگر آپ کو اس کا احساس ہوتا تو شہر لاہور میں باقاعدہ پانی مہیا کرتے اور بجلی کے لئے ڈیزل انجنوں کا متبادل انتظام کیا جاتا ۔ واپڈا کو تو آپ جانتے ہیں بلکہ اس کے آباؤاجداد کا بھی آپ کو علم ہے ۔ اس کی بجلی تو موجود ہے ۔ لیکن اگر آپ نے اس ہسپتال میں جو صوبہ کا سب سے پرانا ہسپتال ہے Generating Set مہیا نہیں کیا تو اس کی ذمہ داری کس پر ہو گی ؟ آپ کہیں گے کہ اس کے لئے رقومات نہیں ۔ ویسے بھی بہت سے کمروں میں بجلی مہیا کرنے کا مناسب انتظام نہیں ۔ آپ آپریشن تھیٹرز میں ہر وقت مناسب مقدار میں بجلی مہیا نہیں کر سکے ۔ میں نے اس ایوان میں ایک سوال اٹھایا تھا اور میرا یہ ذاتی تجربہ تھا میری ایک عزیزہ کا آپریشن ہو رہا تھا ان دنوں میرے بزرگ قائد ایوان وزیر برقیات تھے ۔ جس وقت آپریشن کے لئے مریضہ کا سینہ چاک کیا گیا تھا تو بعینہہ اس وقت بجلی چلی گئی اور ۴۰ منٹ تک نہ آئی ۔ اس مریضہ کے ماں باپ فوت ہو چکے ہیں ۔ اس سے مجھے اتنا قلق اور اتنا دکھ ہوا کہ میں بیان نہیں کر سکتا ۔ یہ تو میری ایک عزیزہ

کی حالت تھی اس ملک کی تمام عورتیں میری عزیزہ ہیں ۔ میں نے اس کے متعلق اسمبلی میں ایک سوال پیش کیا اور درخواست کی تھی اگر آپ کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم ایک جینریٹنگ سیٹ لگا دیں جو کم از کم آپریشن تھیٹر کو مناسب مقدار میں ہر وقت بجلی مہیا کر سکے ۔ لیکن افسوس ہے کہ آج تک اس کا انتظام نہیں کیا گیا ۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ چند لوگوں کو دولت مند بنانے کے لئے یا بے غیرت بنانے کے لئے امپورٹ لائسنس روٹ پرمٹ اور اراضی کے مربعے دئے جا رہے ہیں ۔ عام انسان کی فلاح و بہبود اور علاج معالجہ کے لئے رقومات مانگی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ رقوم نہیں ۔ پھر میں کس طرح ان کے دعوؤں کو مان سکتا ہوں ۔ ہمارا تلخ تجربہ تو یہ ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس ایوان میں میں نے ایک سوال کے ذریعہ وزیر صحت صاحبہ کو یہ احساس دلایا تھا کہ میو ہسپتال میں محرک ایکس رے مشینری نہیں ۔ اگر موجود ہیں تو ان میں سے بیشتر خراب ہیں ۔ اگر میو ہسپتال میں مریضوں کے علاج یا ان کو طبی سہولتیں مہیا کرنے کا انتظام نہیں تو آپ فرماتے ہیں کہ کوٹ لکھپت میں اس کا انتظام کیا ہوا ہے ۔ اور کوٹ لکھپت کی یہ کیفیت ہے کہ اگر شہر کے وسط سے کوئی مریض کوٹ لکھپت جائے تو اس کا لکھ پتی ہونا ضروری ہے ۔ آپ مجھے بتائیے کہ ایک شخص کی اگر کوٹ لکھپت سے ۱۲۵۱۰ میل کے فاصلہ پر

رہائش ہے اور اسے مریضوں کی تیمارداری یا بیمار پرسی کے لئے آنا جانا پڑے اور مریضوں کے عزیزوں کا مریضوں کے پاس جانا نہایت ضروری ہوتا ہے کیونکہ نرسیں جن کی میں انتہائی عزت کرتا ہوں اور وہ میری بہنیں ہیں اور وہ بھی معاشرہ کا ایک حصہ ہیں لیکن ان بیچاریوں میں بھی وہی خامیاں موجود ہیں جو ہمارے بڑے سے بڑے افسران میں موجود ہیں کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ اگر کسی مریض کو محض نرسوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے تو مریضوں کی مناسب دیکھ بھال نہیں ہو سکتی۔ مریض اپنے آپ کو مطمئن نہیں پاتا اس کے عزیز و اقارب مطمئن نہیں ہوتے آپ اندازہ لگائیے کہ اگر آپ نے کوٹھیاں بنانی ہیں تو آپ شادمان کالونی دولتمندوں کے لئے مختص کر دیتے ہیں یا آپ نے ریس کلب کے لئے اچھی خاصی زمین گویا اس ایک کام کے لئے مختص کر دی ہے لیکن اگر ہسپتال تعمیر کرنا ہو یا طبی سہولتیں مہیا کرنی ہو تو اس کے لئے لاہور میں جہاں علاج محض لاہور کے رہنے والے ہی نہیں کراتے بلکہ مغربی پاکستان کے بیشتر علاقوں سے لوگ علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں آپ نے اس کے لئے کوٹ لکھپت میں جگہ تلاش کی ہے کیا وزیر صحت کو یہ احساس ہے کہ وہ ڈاکٹر جسے بحیثیت پروفیسر یا اسسٹنٹ پروفیسر یا ریڈر کے میو ہسپتال میں طلباء کو تعلیم بھی دینا ہوتی ہے اور مریضوں کو بھی دیکھنا ہوتا ہے اور کوٹ لکھپت میں جا کر مریضوں کی دیکھ بھال کرنی ہوتی ہے۔

وہ کس طرح تسلی بخش طریقہ سے مریضوں کی دیکھ بھال کر سکتا ہے اور اپنے فرائض کو بطریق احسن انجام دے سکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ انہوں نے پشاور کے لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں بعض نئی اسامیوں کی گنجائش رکھی ہے ۔ ''میو'' مرد تھا اور لیڈی ریڈنگ عورت ہو گی اس ہسپتال پر وزیر صحت کو خصوصی توجہ دینی چاہئے لیکن حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ ہم نے اس ایوان میں سنا ہے کہ اس ہسپتال کے لئے فی بستر جو رقم مہیا کی گئی ہے وہ صرف ساڑھے تین روپے سے چار روپے تک ہے اور اس کے مقابلہ میں میوہسپتال میں جو رقومات رکھی گئی ہیں وہ فی بستر ۸ روپے کے حساب سے ہیں حالانکہ مجھے شک ہے کہ میو ہسپتال میں جو آٹھ روپے فی بستر رکھا گیا ہے یہ قطعی ناکافی ہے ۔ خدا کا فضل ہے کہ میں پشاور گیا تھا تو وہاں بیمار نہیں پڑا ۔ یہاں مریضوں کی ناگفتہ بہ حالت ہے خدا معلوم وہاں کیا حال ہو گا ۔ آپ کہا کرتے ہیں کہ عبدالغفار خان نے آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا ۔ عبدالغفار خان کہتا تھا آپ نے اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا تمام کی تمام ذمہ داری عبدالغفار خان پر نہیں آپ کی حکومت پر ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس پشاور شہر میں اور پشاور جیسے تاریخی شہر میں تقسیم سے پہلے تین ڈسپنسریاں تھیں لیکن آج زیادہ ترقی ہوئی ہے تو دو ڈسپنسریاں ہوگئی ہیں اور انہیں وہاں کی میونسپل کمیٹی چلا رہی ہے جس سے کہ آپ ہم لاکھ سالانہ

گرانٹ وصول کرتے ہیں اور اس میں سے ۵۰۰۰ ہزار روپیہ خرچ کرکے انکو ٹہلا دیتے ہیں ۔ لوگ شکایت کرتے ہیں کہ خان عبدالغفار خان فرنٹیئر اور بلوچستان کے بیشتر علاقوں میں پختونستان چاہتے تھے ۔ لیکن سارے پاکستان میں وہ پختونستان نہیں چاہتے تھے ۔ پاکستان چند لوگوں کے لئے بنا ہے عام لوگوں کے لئے نہیں ۔ بڑے آدمی اگر بیمار ہوتے ہیں تو انگلینڈ اور جرمنی سے ان کے معالج آجاتے ہیں ان کی کیا بات ہے ۔ عام آدمی اگر بیمار ہو گا تو اس کو یہیں اپنا علاج کرانا ہو گا ۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ ہمارے پٹھان بھائیوں اور پختون بھائیوں کی صحت کا جن کو کہ وزیر قبائلی امور بازوئے شمشیر زن کہتے ہیں خیال رکھنا چاہئے اور ان کی صحت کی نگرانی کرنا چاہئے ۔ ٹھیک ہے شمشیر زن اسی وقت شمشیر چلائیگا جب اس کے بازوؤں میں طاقت ہو گی اگر وہ بیمار پڑ جاتا ہے اور اسکو علاج معالجہ کی ضرورت ہوتی ہے اور اسے شمشیرزن کہتے رہئیے اور ساتھ ہی ساتھ اسکی تمام قوت کو بھی نچوڑتے رہئیے ۔ تو یہ کہاں تک مناسب ہو گا ۔

خان ملنگ خان ۔ کسی علاقہ کی صحت کا اندازہ اس علاقہ کے عوامی نمائندوں ہی سے ہو سکتا ہے ۔ اس ہاؤس میں آپ وہاں کے نمائندوں کی صحت کو دیکھیں تو اس سے آپ کو اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ صحت مند ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ بنیادی جمہوریت کے نمائندے ہیں ان کا عوام سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ معزز رکن نے تندرستی کے متعلق کچھ کہا ہے تو میں عرض کروں گا کہ تندرستی کا تعلق دل سے ہے قوت سے نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ پشاور میں ایک زنانہ ہسپتال بھی ہے ۔ مجھے ایک شک ہے ۔ ایک جانب تو وزیر صحت صاحبہ اور ان کی دوسری بہنیں اور معزز ارکان اسمبلی یہ فرماتے ہیں کہ یہ عائلی قوانین صدر ایوب نے نافذ کئے اور انہوں نے فیملی پلاننگ کی لیکن میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں ان کی پارٹی کے بیشتر ارکان کی تین تین اور چار چار بیگمات ہیں ایک جانب تو ہمیں آپ یہ بتاتے ہیں کہ صدر ایوب نے فیملی پلاننگ کی ہے اور عائلی قوانین نافذ کئے اور دوسری طرف آپ جب اپنی پارٹی کے سربراہ کے کہنے پر عمل نہیں کرتے اور تین تین اور چار چار بیگمات رکھتے ہیں اور ایک ایک درجن بچے پیدا کرتے ہیں تو پھر آپ مسلم لیگ کیسے بن سکتے ہیں ۔ میں عرض کروں گا کہ پشاور میں فیملی پلاننگ کیسے ہوتی ہے ۔ وہاں ایک لیبر روم ہے جس میں بچے جنے جاتے ہیں اور وہیں فیملی پلاننگ بھی ہوتی ہے لیکن اس ہسپتال کی حالت یہ ہے کہ

یہاں پنکھے نہیں ہیں ۔ اگر یہاں آپریشن تھیٹر میں آپریشن کرنا ہوتا ہے تو آپریشن کے اوزار یہاں نہیں ہوتے۔ یہ ان کا بہت ہی نرالا اور خوبصورت طریقہ ہے اگر آپ اسی طریقے سے کام کرتے رہے تو یقین کیجئے کہ آپ اپنے مقصد میں بہت جلد کامیاب ہو جائیں گے ۔ ویسے آپ کو وزیر صحت بنا دیا گیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ آپ کو محض فیملی پلاننگ کا وزیر مقرر کیا جانا چاہئے تھا ۔

ایک ممبر ۔ آپ ہی کو کیوں نہ بنا دیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کراچی شہر کو مسائل کا شہر کہتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبدالقیوم) ۔ کیا آپ کو اس میں شک ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ لیکن آپ کو بھی علم ہوگا کہ یہ بین الاقوامی شہر ہے ۔ یہ بہت ہی اہم شہر ہے یہاں ہوائی اڈہ بھی ہے اور یہاں جاگیرداروں اور کارخانہ داروں کی ایک بڑی تعداد بستی ہے ۔ لیکن میں انتہائی دکھ کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہماری حکومت کراچی کے سول ہسپتال کو مناسب رقومات دینے میں ناکام رہی ہے اور بری طرح ناکام رہی ہے ۔ لوگ یہ کہا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ سب سے پہلے اپنے عزیز و اقارب اپنے ہمسایوں اپنے

محلہ داروں اپنے شہر والوں اور پھر اپنے ملک والوں کی خدمت کی جائے کیا اسی کی وجہ سے تو کراچی میں یہ حالات پیدا نہیں ہوئے کہ کراچی کے سول ہسپتال میں علاج کے لئے چندہ دینا ضروری ہو گیا یا وہاں کے ڈاکٹر چندہ مانگنے پر مجبور ہو گئے ہیں ۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ڈاکٹروں کی qualification ہے یہ ان کی خوبی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی اعتراف کیا جائے کہ حکومت کی یہ ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ڈاکٹر صاحبان مریضوں سے چندہ وصول کریں آپ یقین کیجئے کہ ان میں وزیر نہیں مریض زیادہ چندہ دیں گے اور چندہ دینے میں دلچسپی لیں گے ۔ آخر وہ انسان ہیں انہوں نے اپنی کارگذاریاں دکھانی ہوتی ہیں لیکن چندہ نہ دینے والوں کی خدمت اس حد تک نہیں کی جا سکے گی جتنی کہ چندہ دینے والوں کی ۔ جب ان سے چندہ وصول کیا جاتا ہے آپ مجبور ہوتے ہیں کہ ان سے ترجیحی سلوک کریں آپ نے ان کو انتہائی وسیع اختیارات دے رکھے ہیں کہ وہ رقومات کو جہاں چاہیں خرچ کریں اسی لئے چندہ کا آڈٹ مناسب طریقہ سے نہیں کیا جا سکتا ۔ آپ کی ناکامی کا یہ عالم ہے کہ سول ہسپتال میں علاج معالجہ ایک کاروبار بن کر رہ گیا ہے اور غریبوں کو اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے ۔ ایک قابل اعتماد ذریعے سے مجھے آج پتہ چلا کہ کراچی میں ہمارے دو سابق وزراء میں جھگڑا ہو گیا ۔ ایک ایڈوڈ وزیر تھا ۔ اس کو دل کا دورہ پڑا وہ کراچی سول ہسپتال میں گئے وہاں

ایک کمرہ انہیں دیا گیا جس میں انہوں نے اپنی گرہ سے قالین بچھا دیا اور کمرے کو مزین کیا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (صحت)۔کیا آپ ان وزراء کے نام لیں گے؟

مسٹر حمزہ ۔ میرے لئے مشکل کام ہے کیونکہ آج میں نے شام کو ایک دعوت میں جانا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے کہہ دیا جائے کہ دعوت سے واپس چلے جاؤ ۔ آپ کا حکم ہے خطرہ مول لیتا ہوں ان کا نام حسن محمود ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ آپ نے ابھی ان کا نمک نہیں کھایا ۔

مسٹر حمزہ ۔ سابقہ وزیر کی بیگم صاحبہ کو بھی کمرہ کی ضرورت تھی ۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ ملحقہ کمرہ کو اپنی گرہ سے مزین کر دیں گے ۔ ایڈمنسٹریٹر صاحب نے ملحقہ کمرہ انہیں دیدیا ۔ اتفاق سے ملحقہ کمرہ میں کراچی کے ایک سابقہ منسٹر کے والد صاحب داخل تھے تو ان کے لئے دوسرا کمرہ خالی کرایا گیا اور وہ کمرہ بیگم صاحبہ کو دیدیا گیا ۔ ایسی مثالیں بھی موجود ہیں ۔

ایک ممبر ۔ ان وزراء کے نام بتا دیئے جائیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ نام بتاتا جاؤں اور لڑائی لڑواتا جاؤں یہ کونسی اچھی

بات نہیں۔ جناب صدر۔ ان کو ایک دن کے لئے منسٹر بنا دیتے ہیں پھر نکال دیتے ہیں ۔ جہاں تک طبی سہولتوں کا تعلق ہے اب میں کوئٹہ قلات کا ذکر کروں گا ۔ کہا جاتا ہے کہ پسماندہ علاقوں میں طبی سہولتوں کا انتظام کیا گیا ہے لیکن میری دانست میں خاطر خواہ طریق پر نہیں ۔ کوئٹہ قلات ایک ایسا نرالا علاقہ ہے جہاں محکمہ صحت نے میڈیکل کالجوں میں داخلے کے لئے عجیب و غریب پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں ۔ کوٹہ مقرر کیا ہوا ہے ۔ آبادی کے تین طبقے ہیں ۔ ایک لوکل اور ایک نان لوکل اور اس کے بھی دو حصے ہیں ایک تو وہ لوگ جو کوئٹہ میں تقسیم سے پہلے سے آباد ہیں اور دوسرے وہ جو بعد میں آ کر وہاں آباد ہوئے ۔ تو اس علاقے کے لوگوں کو تعلیمی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے عجیب و غریب طریقے اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہاں سے جو لڑکے میڈیکل کالجوں میں داخلہ لیتے ہیں ان کو وظیفہ بھی ملتا ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ یہ وظیفہ بہت کم مستحق لوگوں کو ملتا ہے ۔ ملٹری کے افسروں کے لڑکے ان کا حصہ کھا جاتے ہیں ۔ جب داخلہ لینے کے لئے اثر و رسوخ کی ضرورت ہوتی ہے اس میں کوئی کسر نہیں رکھی جاتی حالت یہ ہے کہ جب وظیفے ملنے کا وقت آتا ہے تو بلیاں تکتی رہ جاتی ہیں اور بیچ میں یا درمیان میں ایک بندر تشریف لے آتے ہیں اور کھا جاتے ہیں اور جب وہ ڈاکٹری پاس کر لیتے ہیں تو اس علاقہ میں نوکری کرنا پسند نہیں کرتے ۔ بحیثیت طالبعلم کے وہ کوئٹہ قلات کی

مخصوص نشستوں پر داخلہ لیتے ہیں اور جب ڈاکٹر بن جاتے ہیں تو یا پنجاب یا کراچی میں کام کرنا پسند کرتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میں تو کہوں گا کہ اخلاق سے آپ نے اس قوم کو عاری کر دیا ہے جو اس ملک میں رہنا پسند کرتے ہیں وہ کوئٹہ اور قلات کے دور دراز علاقوں میں کام کرنا پسند نہیں کرتے بلکہ کراچی یا پنجاب کے مختلف اضلاع میں کام کرنا پسند کرتے ہیں ۔ میں وزیر صحت صاحبہ سے پوچھتا ہوں کہ جو گارنٹی آپ لوگوں سے لیتے ہیں اس کا فائدہ کیا ہے ؟ اس پر کس طرح عمل درآمد کراتے ہیں ۔ آپ اپنی بات منوا سکتے ہیں ۔ آپ طاقتور وزیر ہیں ۔ جب تحریری معاہدات موجود ہیں ۔ وہ ان پر کیوں کار بند نہیں رہتے ۔ وہ لڑکے وظیفے تو کوئٹہ قلات سے لیتے ہیں وہیں سے ابتدائی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور جب وہ ڈاکٹر بن جاتے ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ وہ وہاں کے لوگوں کی خدمت کیوں نہیں کرتے ۔

اب میں ایک دلچسپ موضوع کی جانب آتا ہوں ۔ مینٹل ہسپتالوں کے لئے کافی اخراجات کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ حالت یہ ہے کہ ۲۶-۱۰-۱۹۶۷ء کو اس ایوان میں جناب وزیر صحت صاحبہ نے ہمیں یہ بتایا کہ اس صوبہ میں چار مینٹل ہسپتال ہیں ۔ سارے صوبے کے ہسپتالوں میں دماغی امراض کے ماہرین صرف پانچ یا چھ ہیں ۔ اس حکومت کے تشریف لانے سے لوگوں میں دن بدن بے اطمینانی غربت اور افلاس اور پریشانی بڑھ رہی ہے اور اسی وجہ

سے زیادہ لوگ دماغی امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگلے روز بیگم ممتاز صفدر صاحبہ نے بتایا تھا کہ پشاور میں مینٹل ہسپتال نہیں بلکہ جیل ہے۔ انہوں نے درست فرمایا تھا۔ میری قابل صد احترام رکن اور محترمہ نے بالکل درست فرمایا تھا۔کیونکہ مینٹل ہسپتال میں جو مریض علاج کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اس کو رکھنے کا طریقہ ایسا ہے جیسے کہ مریض کو جیل میں بند کر دیا گیا ہو۔ آپ نے فرمایا تھا کہ پشاور کا مینٹل ہسپتال جیل کے اندر ہے۔ لاہور کا مینٹل ہسپتال بھی ڈسٹرکٹ جیل سے بالکل ملحقہ تھا اور اس کا ماحول بھی بالکل قیدیوں کا سا ہوتا ہے۔ وہ کیوں۔ جناب سپیکر۔ یہ اعداد و شمار انتہائی تکلیف دہ ہیں۔ پانچ ماہرین امراض دماغی ہیں آپ میڈیکل کالجوں میں بہت سے طالب علموں کو تربیت دیتے ہیں۔ میں جناب وزیر صاحبہ سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے دماغی امراض کی خصوصی تربیت کے لئے کون سا انتظام کیا ہے۔ اگر آپ نے یہ نہیں کیا تو کیا آپ نے غیر ممالک میں اتنے طلباء کو بھیجا ہے کہ وہ وہاں ٹریننگ یا تربیت حاصل کریں۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو کیا یہ آپ کی مجرمانہ غفلت نہیں ہے۔ اگلے روز سوال نمبر ۹۵۸۹ کے جواب میں پانچوں دماغی ہسپتالوں میں آؤٹ ڈور مریضوں کی تعداد جو اپنی گرہ سے علاج معالجہ کراتے ہیں ۲۴۵۲۹ بتائی گئی تھی اور جو مریض ان ہسپتالوں میں داخل ہیں۔ ان کی تعداد ۱۱۷۶ بتائی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت پانچوں دماغی ہسپتالوں میں ۲۷۷۵۶ مریض زیر علاج ہیں۔ یا ایک

سپیشلسٹ ۵۵۵۸ مریضوں کا علاج کر رہا ہے ۔ خدا تعالیٰ کسی انسان کو یا اس کے کسی عزیز کو اس مرض میں مبتلا نہ کرے ۔ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن کا کوئی عزیز قتل ہو جاتا ہے کو دکھ بہت کم ہوتا ہے ۔ اس کے عزیز و اقرباء بہت سی صعوبتوں اور تکلیفوں سے بچ جاتے ہیں ۔ لیکن جس کنبہ کا فرد دماغی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے اس کے لئے بہت مصیبت ہوتی ہے ۔ کیونکہ اسے گھر پر رکھنے میں بھی قباحت ہوتی ہے ۔ یہ جو ۲۷۷۵۶ کی تعداد بتائی گئی ہے اس سے کئی گنا دماغی مریض آپ کے بازاروں اور کوچوں اور گھروں میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں ۔ ۲۷۷۵۶ پر آپ نے پانچ سپیشلسٹ رکھے ہوئے ہیں ۔ وہ ان کو کس طرح توجہ دے سکتے ہیں یا ان کی دیکھ بھال کر سکتے ہیں ۔ آپ یہ کیسے توقع رکھتے ہیں کہ ایک سپیشلسٹ ۵۵۵۷ مریضوں کا علاج کر سکے ۔ آپ بجا طور پر فرماتے ہیں کہ آپ کے ملک اور قوم نے بڑی ترقی کی ہے ۔ چند ایک دولت مندوں یا افسروں نے ضرور ترقی کی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبدالقیوم) ۔ جناب والا ۔ پونے گیارہ ہو چکے ہیں ۔

جناب حمزہ صاحب نے اتنے مسائل پیش کئے ہیں کہ ان کا جواب دینے کے لئے خاصے وقت کی ضرورت ہو گی ۔ غالباً اس جانب سے اور صاحبان

بھی بولیں گے ۔ ہماری جانب والوں کو بھی پورا موقع ملنا چاہئیے ۔ تاکہ جو باتیں پیش کی گئی ہیں ان کا جواب دیا جا سکے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کو کتنا وقت چاہئیے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ہمیں ڈیڑھ گھنٹہ کی ضرورت ہو گی ۔

ملک محمد اختر ۔ ہم ساڑھے بارہ بجے تک ختم کر دیں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ چونکہ جناب عبدالقیوم صاحب نے میری لمبی تقریر پر اعتراض کیا ہے ۔ مجھے ڈر ہے کہ میری لمبی تقریر سے کہیں ان کی صحت ہی خراب نہ ہو جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب سپیکر ۔ حمزہ صاحب کی تسلی و تشفی کے لئے جواب دینا ضروری ہے ۔ وہ خود پسند فرمائیں گے کہ ان کے اعتراضات کا اطمینان بخش جواب دیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میرا سابقہ تجربہ خوشگوار نہیں ۔ آپ تو کبھی بھی جواب دینے نہیں پائے اس لئے آپ سے ایسی توقع نہیں ہے ۔

وزیر صحت ۔ ع جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

مسٹر حمزہ ۔ اب میں آخر میں جناب وزیر صحت صاحبہ کا شکریہ

بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ان نئے اخراجات میں اس علاقہ کے لئے جس کی نمائندگی یہ حقیر انسان اس ایوان میں کرتا ہے ایک میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی اسامی کی گنجائش رکھی ہے ۔ اس علاقہ کے لوگ آپ کے انتہائی ممنون ہیں اور کم از کم آپ کے اس احسان کو وہ کبھی فراموش نہیں کریں گے ۔ ساتھ ہی میں یہ التجا بھی کرتا ہوں کہ اگر آپ اسی طرح سارے مغربی پاکستان کے لوگوں پر نظر کرم کریں تو میں اس قسم کی تلخ اور کڑوی تقریریں بھی نہیں کروں گا ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی-۱) ۔ جناب والا ۔ نئے اخراجات میں ۲۴ لاکھ ۳۴ ہزار ۳۰ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔ میں محترمہ بیگم صاحبہ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کے خیال میں یہ رقم تمام صوبہ کے لئے کافی ہے ۔ جناب والا ۔ آپ غور فرمائیں کہ تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں جہاں پر زیادہ تر لائسنس یافتہ پریکٹیشنر کام کرتے تھے اور کام کر رہے ہیں ۔ ان میں سے صرف پانچ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے ۔ اور میں پھر کہتا ہوں کہ پانچ ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ۔ لیڈی ڈاکٹرز کو اسسٹنٹ میڈیکل آفیسرز کلاس سوم کا status دیا گیا ہے ۔ باقی نے کیا قصور کیا ہے ۔ ان کا کیا گناہ ہے کہ ان کو آپ نے اپ گریڈ نہیں کیا ۔ کیا آپ کو کوالیفائڈ یا گریجوایٹ ڈاکٹروں کی ضرورت نہیں ۔ جناب والا ۔ آپ غور فرمائیں کہ انہوں نے نواب شاہ ہسپتال میں پچاس بیڈز سے ۱۲۵ کر دئیے ہیں ۔ یہ بہت نیک کام کیا ہے ۔ رحیم یار خان

کے ہسپتال میں ۶۰ سے ۱۲۵ بستر کر دئیے ہیں - یہ بھی بہت اچھا اور نیک کام کیا ہے - بہاول نگر میں جو ہسپتال ہے وہاں انہوں نے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور دوسرا عملہ بھی ان نئے اخراجات میں دیا ہے - میں کہتا ہوں - یہ درست کام ہے اور نیک اقدام ہے - لیکن جناب والا - میں ان سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام توسیع جو آپ نے کی ہے - یہ جو آپ نے نیا سٹاف دیا ہے جو بستر بڑھائے ہیں سب کچھ کرنے کے بعد کیا آپ نے متفرق اخراجات کے لئے بھی کوئی رقم مختص کی ہے - میری مراد یہ ہے کہ وہ رقم جو ان لوگوں کی ادویہ اور خوراک وغیرہ کے لئے استعمال ہوتی ہے - کیا آپ نے ان کے لئے کوئی مزید رقم رکھی ہے - اگر نہیں رکھی تو کیوں نہیں رکھی - کیا آپ کے خیال میں ممکن ہے کہ اتنے بستر یا سٹاف بڑھ جانے کے باوجود ان مریضوں کے لئے جو رقم پہلے مختص تھی وہی کافی ہو گی - کیونکہ ہسپتالوں میں ترقی ہو جانے کے بعد وہاں مریض بھی زیادہ آئیں گے - یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہی رقم ان کے لئے اب کافی ہو - یہ آپ کی کیا پالیسی ہے - یہاں متعدد بار کہا جاتا ہے اور اگلے روز آپ نے خود فرمایا تھا کہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں ادویہ کا فقدان ہے - وہاں پر مریضوں کو ایک پرچی دے دی جاتی ہے اور ان سے کہا جاتا ہے کہ ادویہ بازار سے خرید لو - یہ بندوبست جو آپ نے کیا ہے یہ کافی نہیں ہوگا - ان ہسپتالوں کے متعلق اگلے روز میرے ایک محترم دوست چودھری نواز صاحب نے فرمایا تھا کہ ضروریات زندگی پاکستان میں تمام

ممالک سے ارزاں ہیں ۔ گو مجھے ان سے اختلاف تھا لیکن میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ارزانی کے حساب سے آپ ہی تخمینہ لگائیں کہ گوشت چار پانچ روپے سیر ہے ۔ دودھ ایک روپے سیر ہے ۔ چینی تین چار روپے سیر ہے ۔ کھانا پکانے والا تیل چار روپے سیر ہے ۔ اس ارزانی کے حساب سے آپ کو معلوم ہے کہ ایک مریض کو صرف ڈاکٹر کی ہی ضرورت نہیں ہوتی ۔ اس کو ادویات کی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ بلکہ اس کو اچھی خوراک کی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ اس ارزاں ملک میں بیشتر لوگ کم خوراک ۔ خراب خوراک جس میں ملاوٹ کی جاتی ہے اس کی وجہ سے بیمار ہو جاتے ہیں ۔ بہر حال مغربی پاکستان کے ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے جو آپ نے اعداد و شمار دئیے ہیں اس کے حساب سے ۲۷ ہزار بستر ہیں ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اس کو نوٹ فرما لیں کہ آپ کے اپنے ہی اعداد و شمار ہیں کہ تمام مغربی پاکستان میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ۲۷ ہزار بستر ہیں ۔ حکومت کے اندازہ کے مطابق بلکہ ایک عام اندازہ کے مطابق بڑے ہسپتالوں میں جہاں اس ارزاں ملک میں ضروریات زندگی انتہائی سستی ہیں ۔ وہاں پر پندرہ روپیہ یومیہ فی بستر contingency پر خرچ آتا ہے ۔ تحصیل ہسپتالوں میں تقریباً دس روپیہ یومیہ فی بستر خرچ آتا ہے ۔ میں پندرہ اور دس روپیہ کی اوسط نہیں نکالتا بلکہ آپ دس روپیہ فی بستر یومیہ اوسط رکھ لیجئے ۔ آپ کے جو سالانہ متفرق اخراجات ہیں جو contingency

کے اخراجات ہیں ۔ اس پر دس روپیہ یومیہ فی بستر خرچ آتا ہے ۔ اسی طرح ۲۷ ہزار بستروں کو سال کے ۳۶۵ دنوں سے ضرب دیں تو ۹ کروڑ ۸۵ لاکھ ۵ ہزار روپیہ آپ کا صرف contingency پر ۔ متفرق اخراجات پر ۔ ادویات خوراک اور دھوبی وغیرہ پر خرچ آتا ہے ۔ بلکہ آپ دیکھیں کہ انہوں نے total recurring cost non-development expenditure کے لئے ۸ کروڑ ۲۳ لاکھ ۱۷ ہزار روپے مختص کئے ہیں ۔ ان کا جو total recurring cost non-development expenditure ہے ۔ اس میں ڈاکٹروں کی تنخواہیں شامل ہیں ۔ لیبارٹریز کے اخراجات شامل ہیں ۔ لیبارٹریز میں کام کرنے والے عملہ کی تنخواہیں شامل ہیں ۔ میڈیکل کالج اور سکول کے عملہ کی تنخواہیں شامل ہیں اور اس کے اخراجات شامل ہیں ۔ نرسوں کی تنخواہیں شامل ہیں ۔ لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی تنخواہیں اور ان کے سکولوں کے اخراجات شامل ہیں ۔ Food Analyst Laboratory کے اخراجات شامل ہیں ۔ کیمیکل ایگزامنرز لیبارٹری کے اخراجات شامل ہیں ۔ drug testing لیبارٹریز کے اخراجات شامل ہیں ۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسران ۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسران کی تنخواہیں شامل ہیں ۔ مغربی پاکستان میں چھ ریجنل ڈائریکٹوریٹ ہیں ۔ جن میں اڑھائی سو عملہ کام کرتا ہے ان کی تنخواہیں شامل ہیں ۔ اس کے علاوہ اس میں آپ کی contingency بھی شامل ہے اور آپ کے متفرق اخراجات بھی شامل ہیں ۔ اب میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کے

متفرق اخراجات ۔ contingency جو جائز خرچ ہیں ۔ آپ کے تمام بجٹ سے ۱ کروڑ ۶۲ لاکھ ۵ ہزار زیادہ ہیں وہ کہاں سے پورا کیجئے گا ۔ آپ گذارہ کس طرح کریں گے ۔ کیا آپ عوام کو دھوکہ نہیں دے رہے ہیں ۔ کیا آپ indirectly کہنا چاہتے ہیں کہ آپ کی پلاننگ بے حد غلط ہے اور یہ عوام کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے مترادف ہے ۔ کیا ہم کو پرچیاں دیے دیں اور کہہ دیں کہ بازار سے جا کر دوائی خرید لاؤ ۔ کیا آپ کا یہ ارادہ ہے ۔ اگر آپ کا یہ ارادہ نہیں ہے تو آپ نے کیا زیادہ رقم مانگی ہے ۔ اگر آپ نے زیادہ رقم مانگی تھی اور آپ کو نہیں دی گئی تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیوں زیادہ رقم نہیں دی گئی ۔ کیا یہ آپ کی پلاننگ ہے ؟ کیا یہ آپ کا کارنامہ ہے ؟ کیا یہ محکمہ صحت کی نااہلی نہیں ہے ؟

جناب والا ۔ اب میں ڈاکٹروں کے متعلق عرض کروں گا ۔ ہسپتالوں میں اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹروں کے متعلق وزیر صحت صاحبہ نے میرے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ تقریباً پانچ سو کے قریب اسامیاں خالی ہیں اور وہ ابھی تک پر نہیں ہو سکیں ۔ ہمارے ہسپتال اور ڈسپنسریاں تقریباً ایک تہائی کے قریب ایسی ہیں جہاں پر ابھی تک ڈاکٹر تعینات نہیں ہو سکے ۔ لیکن آپ غور فرمائیں کہ ہمارے ملک میں چھ سو سے لے کر چھ سو پچاس ڈاکٹر ہر سال ہمارے میڈیکل کالجز سے فارغ التحصیل

ہو کر نکلتے ہیں ۔ ہوتا کیا ہے کہ ان میں سے نصف سے زیادہ اپنا ملک چھوڑ کر غیر ممالک میں چلے جاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے ۔ اس کی ایک وجہ ہوتی ہے ۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس تکلیف کو دور کرنے کی کوئی کوشش کی ہے ؟ وہ ڈاکٹر جو کوالیفائڈ لوگ ہیں ۔ یا اس ملک میں دوسرے انجینئرز ہیں یا دوسرے ٹیکنیکل قسم کے کوالیفائڈ آدمی ہیں وہ اس ملک سے غیر ممالک جانے کی کیوں ضرورت محسوس کرتے ہیں ۔ اس وقت محکمہ صحت زیر بحث ہے میں اسی کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان ڈاکٹروں کا کوئی status نہیں ہے ۔ قوم اور ملک میں ان کو آپ نے کوئی مقام نہیں دیا ہے ۔ اگر جناب وزیر صحت صاحبہ یا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب متوجہ ہوں تو عرض کروں ۔ اگر وہ اس طرف متوجہ نہ ہوں تو پھر ہمارے یہاں آنے کا کیا فائدہ ہے ۔ ہم جو باتیں یہاں کریں گے وہ بے معنی ہیں اور بے کار ہیں ۔ اگر انہوں نے باتیں ہی کرنی ہیں تو یہ لابی میں جا کر کریں ۔ ہم لوگ جو یہاں آتے ہیں بیٹھنے کے لئے نہیں آتے ہیں ۔ ہم آپ کی غلطیاں نکالتے ہیں ۔ لیکن یہ اس قدر نااہل ہیں ۔ نالائق ہیں کہ یہ ہماری باتیں سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں ۔ ان کو تو ایک لکھی ہوئی سٹیٹمنٹ دے دی جائے گی اور یہ لکھی ہوئی سٹیٹمنٹ پڑھ کر سنا دیں گے ۔ یہ ہمارے سوالات اور ہماری باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتیں ۔ تین برس ہو گئے میں اپنے علاقہ کے متعلق جو کچھ کہتا ہوں آپ نے کبھی اس کی

طرف توجہ نہیں دی ۔ نہ کبھی آپ نے جواب دیا ہے ۔ اگر آپ نے ان کا جواب دیا ہوتا تو ان کتابوں میں جواب ہونا چاہئیے تھا ۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ ہاؤس کو in order ہونا چاہئیے ۔ وزیر صاحب نے دوسرے وزراء سے بات کرنی ہے تو باہر لابی میں جا کر کریں ورنہ جو باتیں کی جائیں گی یا جو ہم گذارشات کرتے ہیں وہ بے کار ہیں ۔

وزیر مجنت ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس کو آرڈر میں رکھنا آپ کا کام ہے یا یہ کام میجر صاحب کو تفویض کر دیا ہے ۔ یہ اختیار تو آپ کے پاس ہے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ Chair کی ذمہ داری ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ ہاؤس کو آرڈر میں لانے کے لئے میں نے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (صحت)۔ میں معزز رکن کی تسلی اور تشفی کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کو ثبوت درکار ہو تو میں ان کو دکھا سکتا ہوں کہ میں نے ان کے الفاظ نوٹ کر رکھے ہیں اور انشاءاللہ ہم اس کا جواب بھی دیں گے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان میں سے نصف ڈاکٹر صاحبان غیر ممالک کو چلے جاتے ہیں ۔ تو آخر

اس کی وجہ کیا ہے ۔ میری حقیر رائے میں اور عوام کی رائے میں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان ڈاکٹروں اور qualified لوگوں کو آپ نے کوئی status نہیں دیا ان کو آپ نے اپنے ملک میں کوئی حیثیت یا کوئی مقام نہیں دیا ہے ۔ اس ملک میں ان کی کوئی prestige یا کوئی مقام نہیں ہے ان کو sense of security یعنی احساس تحفظ نہیں ہے ۔ ان کے لئے سہولتیں میسر نہیں ہیں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز رکن سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ وہ کس item پر تقریر فرما رہے ہیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : Sir, before any ruling is given, I would like to explain that the Minister is altogether ignorant. In the demand we are going to discuss about 10 or 12 hospitals, their staff, supplies of medicines and the results they are producing and it is a very comprehensive demand.

Minister for Labour : Sir, I am very well aware that there are various items on this demand and I would like to know which item the Member is discussing.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I may be allowed to give that.

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ ملک صاحب آپ تشریف رکھیں اور میجر صاحب کو تقریر جاری رکھنے دیں ۔ ویسے بھی ان سے یہ پوچھا گیا تھا کہ وہ کس مطالبہ زر کے بارے میں تقریر فرما رہے ہیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ اگر ہمارے معزز وزیر نے مطالبات زر کا مطالعہ نہیں فرمایا تو ان کو چاہئے تھا کہ وہ ان کے بارے میں گھر سے مطالعہ فرما کر آتے ۔ بہر حال میں Major Head No. 38 (a) پر بات کر رہا ہوں ۔ اس کے تحت وہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ بہت سی چیزوں کو شامل کیا گیا ہے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا۔ اس ''عنوان'' کے تحت تو پچاسوں items ہیں اور میں یہی دریافت کرنا چاہتا تھا کہ وہ کس خاص item پر بات کر رہے ہیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا۔ میں میڈیکل کالجوں کے بارے میں گفتگو کر رہا ہوں اور میں اس کے تحت بہت سی items پر گفتگو کر سکتا ہوں کیونکہ اس میں بڑی چیزیں شامل کی گئی ہیں ۔ بہر حال جو طلباء ایف ۔ ایس ۔سی یا بی۔ایس۔سی کرنے کے بعد پانچ سال میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے گذارتے ہیں اور پھر لازمی طور پر حکومت کے کیسی ہسپتال میں ان کو کام کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ تو وہ پرائیویٹ پریکٹس کر سکتے ہیں اور نہ ہی سرکاری ملازمت اختیار کر سکتے ہیں ۔ تو آپ غور فرمائیں کہ اٹھارہ سال کی پڑھائی اور پھر تربیت کے بعد ان کو آپ کیا دیتے ہیں۔ آپ ان کو صرف کلاس III یا کلاس II کی ملازمت

دیتے ہیں ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کلاس II کی تنخواہ ۵۲۵ روپے ماہوار سے شروع ہوتی ہے اور کلاس III کی تنخواہ ۳۵۰ سے شروع ہو کر ۹۲۵ روپے ماہوار پر ختم ہوتی ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ ان کو اسسٹنٹ ہاؤس سرجن کے طور پر کام کرنا پڑتا ہے جس کے لئے ان کو کوئی تنخواہ نہیں دی جاتی اور اگر اس کے بعد کوئی اسامی خالی ہو تو ان کو تعینات کیا جاتا ہے اور ان کا case پبلک سروس کمیشن کے پاس بھیج دیا جاتا ہے لیکن پبلک سروس کمیشن ان کو پھر بھی کافی عرصہ تک مستقل نہیں کرتا ۔ اس کے علاوہ ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی ضرورت چوبیس گھنٹے ہوتی ہے اور تحصیل کے ہسپتالوں میں تو بعض اوقات ایک ہی ڈاکٹر مقرر ہوتا ہے جس کے لئے وہاں پر دن رات موجود رہنا ضروری ہوتا ہے ۔ لیکن ان کے لئے نہ تو ان ڈسپنسریوں میں اور نہ ہی ہسپتالوں میں کسی قسم کی مفت رہائش کا انتظام ہوتا ہے اور اگر وہ کوشش کر کے کوئی مکان حاصل بھی کر لیں تو ان کو پندرہ روپے الاؤنس ملتا ہے جبکہ آجکل پندرہ روپے ماہوار پر ایک کوٹھڑی بھی نہیں مل سکتی ۔ اس کے علاوہ اگر وہ ہسپتال سے دور رہتے ہوں اور وہ کھانا کھانے یا کہیں اور ضرورت سے گھر جائیں تو بھی حکومت انہیں ٹرانسپورٹ مہیا نہیں کرتی ۔ مزید برآں ان کے گھروں میں ٹیلیفون کی سہولت بھی فراہم نہیں کی گئی جو کہ فراہم کرنا انتہائی ضروری ہے

تاکہ بوقت ضرورت ان کے ساتھ رابطہ قائم کیا جا سکے ۔ لیکن اگر کوئی ڈاکٹر اپنے گھر میں پرائیویٹ ٹیلیفون لگوانا بھی چاہے تو باوجودیکہ آپ یہ کہتے ہیں کہ ان کو سہولت دی جاتی ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ ٹیلیفون ان کو نہیں دیا جاتا اور اگر دیا بھی جاتا ہے تو ان سے روپیہ اور رشوت وصول کی جاتی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (صحت) ۔ جناب والا۔ ٹیلیفون کا محکمہ تو مرکزی حکومت کے تحت ہے اور ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ان کو کیوں نہیں دیا جاتا اور اگر دیا جاتا ہے تو کس طرح دیا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ میجر صاحب ۔ آپ ٹیلیفون کی سہولت کے متعلق تو بات کر سکتے ہیں لیکن کیوں اور کیسے دیا جاتا ہے کو نہ چھیڑیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ بہر حال اگر وہ ان کو یہ سہولت نہیں دینا چاہتے تو نہ دیں ۔ اس کے علاوہ ہر دو سال کے بعد ان کو سفر کے لئے سیکنڈ کلاس کے ٹکٹ دیئے جاتے ہیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ اگر ان کو ایک ماہ کی earned leave مل سکتی ہو ۔ اس کے علاوہ دیہی علاقوں میں ان کو کوئی سہولت میسر نہیں ہے اور نہ ہی ان کے بچوں کو

تعلیمی سہولتیں میسر ہیں اور نہ ہی ان کی رہائش کا کوئی انتظام ہے ۔ جاں ہی میں میں نے ایک اخبار میں پڑھا تھا کہ جو ڈاکٹر دیہات میں کام کریں گے ان کو ان کی تنخواہ کا چالیس فیصد حصہ مزید الاؤنس کے طور پر دیا جائے گا لیکن خدا جانے اس پر کب عمل ہو گا ۔ آپ غور فرمائیں کہ برطانیہ میں جہاں پر کافی سے زیادہ ڈاکٹر موجود ہیں وہاں پر ان کی تنخواہ ایک ہزار پونڈ سالانہ سے شروع ہوتی ہے اور اگر ہم ان کی تنخواہ کا حساب اپنے ہاں کے ہونس ووچروں کے حساب سے لگائیں تو ان کی تنخواہ بیس ہزار روپے سالانہ بنتی ہے ۔ اس کے علاوہ اگر ان کو ہسپتالوں میں رکھا جاتا ہے تو ان کو موٹرکار ، ٹیلیفون اور ان کے بچوں کو مفت تعلیم اور طبی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں ۔ یعنی وہ تمام مراعات ان کو میسر آتی ہیں جن کا انتظام ایک فلاحی مملکت کر سکتی ہے ۔ مزید برآں حالانکہ امریکہ میں ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کا وہ انتظام نہیں ہے جو کہ انگلستان میں موجود ہے لیکن اس کے باوجود بھی جہاں پر Provincial Services کو cover کیا جاتا ہے وہاں پر ڈاکٹروں کو بارہ ہزار ڈالر سے چوبیس ہزار ڈالر سالانہ تک تنخواہ دی جاتی ہے جو کہ ہمارے حساب سے چونسٹھ ہزار روپے سے ایک لاکھ بیس ہزار روپے سالانہ بنتی ہے ۔ روس میں ڈاکٹر کو پانچ سو روبل ماہوار ملتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک ڈاکٹر کو تین کمروں کا مکان ہسپتال میں دیا جاتا ہے ۔ یہ بیٹھنے

کے کمرے اور کھانے کے کمرے کے علاوہ تین بیڈ روم ہیں جن میں بجلی پانی اور گیس وغیرہ کا مفت انتظام کیا جاتا ہے اسی پر ان کو پندرہ بیس روپل ماہوار کرایہ دینا پڑتا ہے ۔ علاوہ ازیں ان کے بچوں کی تعلیم کا مفت انتظام ہوتا ہے اور ان کے بچوں کو اس قسم کا دوپہر کا کھانا دیا جاتا ہے جو کہ ہم آپ اس کا مقدور نہیں رکھتے ۔ مزید برآں ان کے بچوں کو مفت دودھ مہیا کیا جاتا ہے ۔ اس قسم کی تمام اشیاء ہیں ۔ وہ وہاں پر مفت مہیا کی جاتی ہیں ان کو یہ فکر نہیں ہوتی کہ ہمارے بچوں کی تعلیم کیسے ہو گی ۔ جناب والا ۔ میں گذشتہ سال کے اعداد و شمار کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ برطانیہ میں سات سو سے ایک ہزار اشخاص پر ایک ڈاکٹر متعین ہے ۔ روس میں دو سو سے لیکر پانچ سو تک ایک ڈاکٹر متعین کیا ہے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ معزز رکن کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کس آئٹم پر بات کرنا چاہتے ہیں کس آئٹم کے بارے میں وہ بات کر رہے ہیں اس سے پہلے میں عرض کر چکا ہوں کہ اس ڈیمانڈ کے تحت وہ صرف اپنے اعتراضات یا اپنی تقریر اس ڈیمانڈ تک محدود کر سکتے ہیں جس آئٹم کے بارے میں بولنا مقصود ہے اس ڈیمانڈ سے باہر وہ اپنے خیالات کا اظہار نہیں کر سکتے یہاں جنرل ڈسکشن نہیں ہو رہی ہے جس وقت جنرل ڈسکشن نہیں ہوتی اس وقت تک

تمام معزز اراکین اپنی ڈیمانڈ کے ہیڈ کے نیچے تک اپنی بحث محدود رکھ سکتے ہیں تو اس لئے میں جناب میجر اسلم جان سے گذارش کروں گا کہ وہ اس موضوع کے تحت جنرل بحث نہ فرمائیں بلکہ اپنی تقریر کو اس ڈیمانڈ کے تحت جو آئٹم ہیں انہیں تک محدود رکھیں۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ میری جو تقریر ہے جناب وزیر محنت نے غور نہیں فرمایا کہ میں اس ہیڈ سے باہر نہیں جا رہا ہوں میرا صرف کہنے کا مدعا اور غرض یہ ہے ۔ جناب والا ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر کرتے رہیں گے اور میں جواب دیتا رہوں گا اور وقت ضائع ہوتا رہے گا ۔

وزیر محنت ۔ میں جناب والا میجر اسلم جان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت وہ جس موضوع پر بات کر رہے ہیں وہ کس آئٹم کے متعلق ہے ؟

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ وہ ڈاکٹروں کے اخراجات کے متعلق ہے اور میں جناب وزیر صاحب سے عرض کروں گا اگر میں اب ان کی تسلی کر دوں تو بھی objections for the sake of objections کی وجہ سے ان کی تسلی نہیں ہو گی کیونکہ ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ میں تو پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کس ہیڈ کے متعلق بات کرنا چاہتے ہیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ میں بورے ہیڈ کے متعلق بول رہا ہوں جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ روس میں دو سو سے لیکر پانچ سو اشخاص پر ایک ڈاکٹر متعین ہوتا ہے لیبیا ایک انتہائی پسماندہ ملک ہے جہاں کوئی میڈیکل کالج نہیں ہے وہ پاکستان سے ڈاکٹر لیکر جاتے ہیں وہاں پر آٹھ سو سے ایک ہزار اشخاص پر ایک ڈاکٹر متعین ہوتا ہے لیکن اس کے برعکس آپ جناب والا ۔ دیکھئے کہ مغربی پاکستان میں ہماری آبادی ساڑھے پانچ کروڑ ہے اور Statistical Hand Book of Pakistan کے صفحہ ۲۶۵ پر آپ غور فرمائیں تو یہاں پر ۹۷۲۵ ڈاکٹر ہیں اگر اس سے حساب لگایا جائے تو یہاں پر ۵۶۵۵ اشخاص پر صرف ایک ڈاکٹر ہے اور اس کے برعکس جناب والا ۔ میں ایک اور آپ سے گذارش کروں گا کہ راولپنڈی میں جو ڈسٹرکٹ ہسپتال ہے ۔ اس میں چھ ڈاکٹر ہیں جن میں ایک Dentist اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہے ۔ راولپنڈی کی آبادی تقریباً ۶ لاکھ ہے اور اس سے حساب لگایا جائے تو آپ کو تعجب ہو گا کہ راولپنڈی میں تقریباً پونے دو لاکھ اشخاص پر ایک ڈاکٹر ہے ۔ جناب والا ۔ work out کیجئے جن میں ایک Dentist ۔ ایک میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ۔ چھ لاکھ کی آبادی ہے اور جناب والا ۔ لیڈی ڈاکٹر کے لئے سارے صوبہ میں صرف چھ Class I کی اسامیاں خالی ہیں ورنہ ان کی تمام نوکری Class II اور Class III میں گذر جاتی ہے ۔

اور اگر یہی عالم رہا تو بتائیے انہیں گورنمنٹ سروس کے لئے کیا کشش ہو گی وہ گورنمنٹ سروس میں کیوں آئیں گے ان کی تمام سروس Class III میں گذر گئی ہے اس طرح جناب والا ۔ آپ یہ دیکھیئے کہ یہ جو ڈاکٹر ہیں جو کہ انتہائی کوالیفائڈ ہیں جن کی بڑی سروس ہیں ان کو جب آپ سیکرٹریٹ میں post کرتے ہیں ان کا کیا status رہ جاتا ہے اگر ایک ڈاکٹر کتنا ہی کوالیفائڈ کیوں نہ ہو اس کی کتنی ہی زیادہ سروس کیوں نہ ہو جب وہ یہاں پر post ہوتا ہے تو وہ یہاں پر سیکشن آفیسر ہوتا ہے اور ۱/۳ یا ۱/۶ حصہ سروس والا اگر سی۔ایس۔پی وہاں پر آتا ہے تو اس کو ڈپٹی سیکرٹری مقرر کر دیا جاتا ہے سی۔ایس۔پی میرے دوست ہیں لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ سی۔ایس۔پی افسر کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ تھرمامیٹر کیسے پڑھا جاتا ہے تو یہ جو کوالیفائڈ لوگ ہیں یہ جو ٹیکنیکل لوگ ہیں یہ جو سپیشلسٹ ہیں ان سے وہ کام لیجئے جن کے یہ اہل ہیں نہ کہ ان پر وہ لوگ لگا دیجئے جن کو وہ ملکی ضروریات کے متعلق سمجھا ہی نہ سکیں جناب والا ۔ اس طریقے سے ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسران جو Senior Class I افسر ہیں میں ان کے لئے عرض کرتا ہوں کہ راولپنڈی کے علاقے کو لیجئے جہلم کو لیجئے گجرات کو لیجئے وہاں پر حکومت نے ان کے status کے مطابق رہائش کا کوئی مستقل بندوبست نہیں کیا ہے نہ ہی ان کے

لئے دفتر کا بندوبست ہے یعنی ان کو وہ سہولتیں میسر نہیں جو دوسرے ضلعی افسران مثلاً ڈپٹی کمشنر سی۔ایس۔پی افسران کو میسر ہیں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ بہت زیادہ تفصیل میں جا رہے ہیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ میں تفصیل میں نہیں جا رہا ہوں میں تو ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کے متعلق کہہ رہا ہوں میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے کوئی point ایسا نہیں لیا جو اس ہیڈ کے تحت نہیں ہے ۔ جناب والا اس لئے ڈاکٹر کی تقرری کے لئے ضروری ہے کہ آپ ان کو Class I سروس دیں ان کی سروسز بھی ویسی ہونی چاہئے جس طرح کہ سی۔ایس۔پی افسران کی ہیں کہ کچھ مدت وہ جونیئر سکیل میں رہیں اور اس کے بعد وہ higher scale میں آ جائیں مگر ایسا محسوس ہوتا ہے چونکہ سی۔ایس۔پی افسران خود حکمران ہیں وہ اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتے کہ ایک محکمہ اس طرح perfect ہو جائے تاکہ ملکی استحکام اور فلاح و بہبود کی جو ضروریات ہیں وہ پوری ہو سکیں جناب والا ۔ آپ ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ ان کی تنخواہیں ۷۰۰ روپے سے شروع کر دیں اور انہیں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہ دیں یہ ایک نیک اور صحیح کام ہے اور صحیح کام کو کرنے سے آپ گریز کریں گے جناب والا ۔ یہاں آپ نے دیکھا ہو گا کہ ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے

اگر میرے مہربان ملک اللہ یار خان صاحب دیکھنا چاہیں تو وہ دیکھ سکتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کی extension ہوئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اگر ہوئی ہے تو پھر راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ ہسپتال نے کیا گناہ کیا ہے کہ اس پر توجہ نہ دی گئی راولپنڈی میں ۱۲۵ بستروں کا ہسپتال ہے اور وہاں چھ لاکھ کی آبادی ہے وہ لاہور کے ہسپتالوں کے تقریباً ایک وارڈ کے برابر ہے جناب والا ۔ اگر آپ سرجیکل وارڈ ، میڈیکل وارڈ ، چلڈرن وارڈ ، میٹرنٹی وارڈ ، آئی وارڈ وغیرہ کو شامل کر لیں تو فی وارڈ جو راولپنڈی ڈسٹرکٹ ہسپتال کا ہے ۔ وہ تقریباً بیس یا پچیس بستروں پر مشتمل ہوتا ہے اور کیا ان کا یہ خیال ہے کہ اگر کوئی آدمی بیمار ہو جائے اور بیس سے اکیس آدمی ہو جائیں تو کیا آپ یہ کہیں گے کہ اکیسواں آدمی بیمار کیوں ہوا کیا وہ کسی درخت کے نیچے یا سڑک پر چلا جائے کیا یہ اچھا ہے کہ بیماری کی حالت میں سڑکوں پر پڑا رہے یہ کس کا قصور ہے یہ حکومت کا قصور ہے ۱۹۵۸ء میں راولپنڈی کا ڈسٹرکٹ ہسپتال سنٹر کو دے دیا گیا تھا ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اس میں راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ ہسپتال کا کوئی ذکر نہیں ۔ میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ وہ relevant بات کریں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : He was not relevant at all.

میجر محمد اسلم جان - جناب والا - میرا کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ نے اس ہسپتال کی expansion کیوں نہیں کی -

وزیر محنت - قواعد کے تحت معزز رکن اس ڈیمانڈ کے تحت یا ان مدوں کے بارے میں جو رقومات مہیا کی ہیں صرف ان کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں اور یہ بتائیں کہ رقومات کافی ہیں یا نہیں - اس میں جن مدوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ صرف ان کے متعلق اظہار کر سکتے ہیں - وہاں تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھیں - اس کے علاوہ جن اضلاع یا مدوں کا ذکر نہیں ان کے لئے کسی قسم کی بات کرنا نامناسب اور خلاف قاعدہ ہے -

میجر محمد اسلم جان - یہ بالکل غلط ہے- میں اس سے بالکل agree نہیں کرتا -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - لفظ ''غلط'' پارلیمانی لفظ نہیں -

میجر محمد اسلم جان - بہتر جناب - یہ درست نہیں - اگر کوئی ڈسٹرکٹ ہسپتال بنانے کے لئے رقوم مختص کی گئی ہیں تو مجھے حق ہے کہ ان کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں - خواہ وہ الف ہو ب ہو یا ج ہو -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - اس میں مرکزی ہسپتال کا کوئی ذکر نہیں -

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا راولپنڈی کے ایسٹرن کمانڈ ہسپتال کی بلڈنگ مرکز کو دے دی گئی ہے اس کی بلڈنگ نہایت خستہ حالت ہے تین برس سے میں اس ایوان میں اس کے متعلق عرض کر رہا ہوں لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس ہسپتال کو سنٹر سے لے کر expand کریں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ جہاں تک آپ کے مطالبات کا تعلق ہے آپ کو چاہئے تھا کہ general discussion میں ان کا ذکر کرتے ۔

ملک محمد اختر ۔ آپ اپنا رولنگ دے دیں ۔

وزیر محنت ۔ وہ تو انہوں نے دے دیا ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا سری اور راولپنڈی کی دوسری تحصیلوں میں کیا کیا غلطیاں کی گئی ہیں میں ان کا تفصیل سے ذکر کرنا چاہتا ہوں لیکن آپ مصر ہیں کہ ایک انچ ادھر سے ادھر نہ جاؤں ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ آپ نے پھر لفظ "غلط" استعمال کیا ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ میں اسے واپس لیتا ہوں ۔

خان مالنگ خان ۔ یہاں پر ہر روز یہ لفظ استعمال ہوتا ہے

لیکن کسی نے اس کو غیر پارلیمانی قرار نہیں دیا۔ میرے خیال میں اب یہ لفظ غیر پارلیمانی نہیں رہا۔

رانا پھول محمد خان ۔ سپیکر صاحب آپ اس کے متعلق وضاحت فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ اگر کسی واقعات کے بارے میں ہے کہ وہ غلط ہے تو ٹھیک ہے لیکن جو کچھ کسی نے کہا ہے آپ اس کو غلط نہیں کہہ سکتے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ میرے معزز دوستوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے ۔ اس لئے میں احتیاط کروں گا ۔ کہ relevant بات کروں ۔ میرے معزز دوست اختر صاحب کا خیال ہے کہ میں irrelevant ہوں لیکن وہ خود صبح سے شام تک irrelevant ہوتے ہیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : Sir, the Minister and the Member are quarreling and wasting the time of the House.

میجر محمد اسلم جان ۔ میری اس بات سے دکھتی ہوئی رگ کو اور دکھ پہنچتا ہے جناب آپ زورل ہیلتھ سنٹر کو لیجئے ۔

وزیر محنت ۔ یہ کونسی item ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ صوبہ بھر کے ہیلتھ سنٹر بنائے گئے ہیں ۔

یہ پچاس ہزار کی آبادی پر ایک Rural Health Centre ہوگا ۔ نئے رورل ہیلتھ سنٹرز کے لئے ۳۰ لاکھ روپیہ مختص کیا گیا ہے ایک رورل ہیلتھ سنٹر پر تقریباً ساڑھے چار لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا اس طرح تو صرف سات یا آٹھ ہیلتھ سنٹر بنیں گے ۔ لیکن ٹیکسلا واہ حسن ابدال سنجانی وغیرہ علاقوں کے لئے جن کی آبادی ڈیڑھ پونے دو لاکھ کی ہے کوئی provision نہیں کی گئی ۔ ان علاقوں میں heavy engineering complex اور electric complex بنائے جا رہے ہیں ۔ اس لئے وہاں بڑے ہسپتالوں کی گنجائش ہوگی ہم کئی برسوں سے عرض کر رہے ہیں کہ وہاں رورل ہیلتھ سنٹر بنائے جائیں لیکن کوئی نہیں بنایا گیا جب کہ دوسرے علاقوں میں بنائے گئے ہیں ۔

اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ جو وظائف ہمیں دوسرے ملکوں کی طرف سے ملتے ہیں ان میں ۸۰ یا ۹۰ فیصد وظائف حکومت کی ایماء پر یا نا اہلی کی وجہ سے lapse ہو جاتے ہیں ۔ کوئی اشتہار وغیرہ نہیں دیا جاتا ۔ نہ کسی کو اطلاع ہوتی ہے ۔ تاکہ ڈاکٹر وغیرہ ان کے لئے درخواست دے سکیں ۔ جو لوگ لاہور میں ہوتے ہیں ۔ ان کو تو فوراً اطلاع مل جاتی ہے ۔ اور وہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں ۔ یا وہ جو حکومت کے منظور نظر ہوتے ہیں ان میں یہ وظائف اور scholarship تقسیم کئے جاتے جاتے ہیں ۔ یہ انتہائی غلط طریقہ ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ اس بات پر

کوئی توجہ نہیں دیتے اور نہ ہی اس کا خیال ہے کہ آپ کے اپنے ڈاکٹر باہر کے وظائف سے فائدہ اٹھا سکیں گے ۔

اب چونکہ ملک اختر صاحب نے بولنا ہے ۔ وہ کئی سو صفحات لکھ کر لائے ہیں ۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرکے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں ۔

ملک محمد اختر (لاہور۔۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب وزیر صحت سے معافی چاہتا ہوں وہ فیکٹری ایکٹ کا صفحہ ۲۳ م نکال لیں ۔ یہ کوئی ایسا قصہ نہیں تھا جس کے لئے کوئی ممبر اور وزیر صاحب آپ سے کچھ کہیں ۔ بعض اوقات irrelevant بات ہو جاتی ہے ۔

جناب والا ۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج ایک واحد ادارہ ہے جس میں لڑکیاں طبی تعلیم حاصل کرکے لیڈی ڈاکٹر بنتی ہیں ۔ لاہور میں مخلوط تعلیم بھی ہے ۔ لیکن اس کالج سے ہر سال ستر اسی لیڈی ڈاکٹر طبی تعلیم سے بہرہ ور ہو کر ڈگری حاصل کرتی ہیں ۔ میرا نقطہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں لیڈی ڈاکٹر کی بے حد ضرورت ہے ۔

جناب والا ۔ ملک میں کم و بیش ۴۵ فیصد آبادی عورتوں پر مشتمل ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ illiteracy کے اعتبار سے شاید تعلیم یافتہ عورتوں کا شعبہ اونچا نہ ہو اور یہ اس مجبوری بعض جگہوں پر مرد ڈاکٹروں کی

تقرری کی جاتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کو extend کیا جائے اور مزید لڑکیوں کو ڈاکٹر بننے کے لئے زیادہ سے زیادہ facilities دینی چاہئیں ۔ جناب والا ۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں آپ نے مزید سٹاف کے لئے ۹۵ ہزار روپے کی رقم رکھی ہے میں اس کی مخالفت تو نہیں کرتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ رقم بہت ناکافی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے لئے آپ کو اس سے زیادہ رقومات رکھنا چاہئیے تھیں ۔ جناب والا ۔ حال ہی میں مجھے پاکستان ٹائمز کا ایک تراشہ ملا جس میں ہمارے مرکزی وزیر صحت کا ایک بیان تھا کہ اس وقت ہمارے ۱۵ سو ڈاکٹر بیرونی ممالک میں کام کر رہے ہیں سال رواں میں یا گذشتہ ایک دو سال میں ۱۳۵ ڈاکٹر جو حکومت نے اپنے وظائف سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیرونی ممالک میں بھیجے تھے اور جن کے ساتھ سخت شرائط تھیں لیکن ان میں سے صرف ۴۲ ڈاکٹر واپس آئے اور باقی واپس نہیں آئے ۔ جناب والا ۔ میجر اسلم جان نے کافی تفصیل سے ان سہولتوں کے فقدان کے متعلق بات کی ہے جو ہم ڈاکٹروں کو یہاں پر نہیں دے رہے ہیں میری مراد یہ ہے کہ ڈاکٹروں کے لئے نہ اعلیٰ emoluments ہیں اور نہ سول ایڈمنسٹریشن میں ان کا کوئی مقام ہے ۔ جناب والا ۔ میں تنقید برائے تنقید نہیں کر رہا ہوں میں تعمیری تنقید کر رہا ہوں ۔ میں نے سب سے زیادہ تجاویک التواء محکمہ صحت کے متعلق پیش کی ہیں محترمہ وزیر صحت میرے لئے نہایت واجب الاحترام ہیں اور ان کے سیکرٹری بھی

بہت شریف آدمی ہیں اور وہ اپنی حیثیت کے مطابق انتہائی محنت اور مشقت سے کام کرتے ہیں لیکن جناب والا ۔ جو حالات ہیں وہ ان کے پیدا کردہ نہیں ہیں ان حالات کے لئے ہماری حکومت ہمارے عوام اور ہم مشترکہ طور پر ذمہ دار ہیں ۔ میں نے تعلیم پر بحث کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہمیں تنقید کے لئے اس طرح کا رویہ نہ اختیار کرنا چاہئے جس میں محض یہ کہا جائے کہ ہم تنقید برائے تنقید کر رہے ہیں ۔ ہم ایک خاندان ایک سوسائٹی اور ایک فیملی کے ممبر ہو کر آپس میں بیٹھ کر ان مشکلات کا کھوج نکالنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ ہماری مشکلات کیا ہیں اور ان کا کیا حل ہے ۔ جناب والا ۔ متعدد بار اس ایوان میں یہ مسئلہ اٹھایا گیا تو وزیر متعلقہ نے اپنی بے بسی کا اظہار کیا کہ ہم ڈاکٹروں کو باہر جانے سے روک نہیں سکتے یہ مرکزی حکومت کا کام ہے ۔ جناب والا ۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہماری قابل اور لائق وزیر صحت صاحبہ ڈاکٹروں کے لئے emoluments بڑھاتیں کیوں کہ دیہی شفاخانے بغیر ڈاکٹروں کے چل رہے ہیں مجھے امید ہے کہ وہ اس پر ناراض نہیں ہوں گی کیوں کہ یہ ان کی ذمہ داری نہیں ہے ۔ اس کے لئے تمام تر فرسودہ نظام ذمہ دار ہے ۔ یہ صرف آج کی بات نہیں ہے اگر آپ اس میں کچھ بہتری کرنا چاہیں گی اور اس کے لئے کچھ منصوبہ بندی کریں گی تو آئندہ ۱۰ سال میں کر سکیں گی ۔ جناب والا ۔ متعدد بار تحریک التواء اور سوالات کئے گئے کہ دیہی شفاخانے بغیر ڈاکٹروں کے چل رہے ہیں اور اگر آپ اس کے مقابلہ میں یہ

دیکھیں کہ آپ کے ۱۵ سو ڈاکٹر جن کو آپ نے سہولتیں دیں یعنی وہ
اپنی صرف فیسوں سے نہیں ڈاکٹر بن گئے اور انہوں نے اپنی فیسوں سے ہی
یہ ڈگری نہیں حاصل کی - میں سمجھتا ہوں کہ فیسوں کا حصہ زیادہ سے
زیادہ ۲۵ فیصد ہوتا ہے اور ۷۵ فیصد grants ہوتی ہیں جن سے کہ لڑکوں
کو پڑھایا جاتا ہے اور اس کے بعد ڈاکٹروں کا یہ رجحان کہ وہ اپنے ملک
کو خیر باد کہہ کر باہر چلے جائیں تو یہ حب الوطنی کے منافی ہے اور
ایسی حالت میں جب کہ حکومت نے tagged اور untagged ایریاز کے
تھرڈ کلاس کے طالب علموں کو چھوڑتے ہوئے ان علاقہ جات کے فرسٹ
ڈویژن والوں اور وظیفہ یافتگان کو tagged ایریا میں سے accommodate
کیا اور پھر پس ماندہ علاقہ جات جن میں ایسے علاقہ بھی ہیں جہاں ہمارے
بھائی زیادہ تعلیم سے بہرہ ور نہیں ہیں مثلاً سرحدی علاقہ اور کوئٹہ وغیرہ
وہاں کے لئے ہم نے علیحدہ سیٹیں مقرر کیں - تو میں نہیں سمجھتا کہ
فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ ڈاکٹر اور وہ طلباء جو حکومت کے اخراجات
پر ڈگری حاصل کر چکے ہیں اور جن کو کم نمبر حاصل کرنے کے باوجود
داخلہ دیا گیا لیکن وہ ملک کی خدمت نہیں کرتے اور باہر چلے جاتے ہیں -
یہاں پر مجھے پھر عرض کرنا پڑتا ہے کہ یہ حکومت کا mismanagement
نہیں تو پھر کیا ہے کیوں کہ نہ انہوں نے رولز بنائے اور کیوں وہ رولز
نہیں بناتے اور کیوں ان سے بانڈ نہیں لکھاتے - جناب والا - مجھے یاد ہے
کہ ایجنسی ایجنسی کمیشن کا ایک case تھا جس میں ۱۵ افراد کو باہر

بھیجا گیا تھا تو باہر بھیجنے سے پہلے ان سے بانڈ لیا گیا کہ وہ افراد واپس آئیں گے اور اگر وہ واپس نہیں آئیں گے تو جتنے سرکاری اخراجات ان پر ہوئے ہیں وہ انہیں واپس کرنا ہوں گے تو کیا اس کے لئے محکمہ صحت چشم پوشی کا ذمہ دار نہیں ہے کیا آپ نے ان سے اس قسم کی کوئی undertaking لی ہے ۔ جناب والا ۔ اگر آپ پس ماندہ علاقہ جات کا کوٹہ دوگنا کر دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور اس پر بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کوئی بچہ سکالرشپ لیکر داخل نہیں ہوتا اور تھرڈ ڈویژن لے کر داخل ہوتا ہے مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن مجھے اس پر اعتراض ہے کہ اگر کوئی تھرڈ ڈویژن لے کر لاہور آ کر لاہور میڈیکل کالج میں داخلہ لیتا ہے تو اس کے بعد اس کو یہ کیا حق حاصل ہے کہ وہ قوم کی خدمت نہ کرے ۔ جناب والا ۔ در اصل سوسائٹی میں حب الوطنی کی سپرٹ کا فقدان ہے اور یہ mismanagement کا باعث ہے جو ہم کر رہے ہیں اور جس مقصد کے لئے ہم تعلیم دیتے ہیں لڑکے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہوتے ۔ جناب والا ۔ اب اگلا پوائنٹ میں میو ہسپتال کے متعلق عرض کروں گا اس کے لئے میں متعلقہ صفحہ عرض کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ میو ہسپتال میں مزید اسامیاں چاہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ مجھے اعتراض نہیں کہ آپ میو ہسپتال میں دو چند سہ چند یا چہار چند اسامیاں کردیں لیکن میو ہسپتال کے حالات بڑے ناگفتہ بہ ہیں ۔ اس وقت میو ہسپتال کے

باہر کے مریضوں کے ونگ میں ۲۵ سو مریض روزانہ آتے ہیں اس طرح میو ہسپتال کو مقامی ہسپتال قرار دینا غلطی ہے میں سمجھتا ہوں کہ میو ہسپتال سابقہ پنجاب بلکہ مغربی پاکستان کے اکثر serious مریضوں کی آخری امید گاہ ہے اور وہ مریض جن کو ڈاکٹر جواب دے دیتے ہیں یا جن کے امراض پیچیدہ ہوتے ہیں وہ میو ہسپتال میں آتے ہیں ۔ میو ہسپتال میں ۴۰ سیکشن ہیں اور ان ۴۰ سیکشنوں میں سے باہر کے مریض ۲۵ سو روزانہ آتے ہیں ۔ اگر میں میو ہسپتال کے رجسٹرار یا متعلقہ وزیر صحت کو یا محکمہ صحت کو اس بات کا مجرم گردانوں تو میں سمجھتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ زیادتی کرنے والا کوئی نہیں ہوگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے منصوبہ بندی کی ضرورت ہے ۔

میں چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نوٹ فرمائیں کہ آپ نے میو ہسپتال کے لئے کس قدر رقومات فراہم کی ہیں اور میو ہسپتال میں یا اس کے لئے دوسرے پنج سالہ منصوبے میں آپ نے کس قدر رقومات صرف کیں ۔ بیگم صاحبہ مجھے معاف فرمائیں ابھی حال ہی میں میں نے پانچ دس مریضوں کو دیکھا تو میں نے یہ پایا کہ وہ بیچارے جیسے قصاب خانے میں گئے ہیں ۔ ایک مریض گردے کا مریض تھا اور ایک بیچارا ہمارا پی ڈی ممبر تھا ۔ رمضان کے دنوں میں صبح تین بجے اس کا باپ آیا وہ میرا مخالف تھا ۔ اس نے الیکشن میں میرے خلاف شہادت دی تھی ۔ مگر

کا دن تھا ۔ ڈاکٹر امرتسر کا رہنے والا ہے اور اب اس کی کوٹھی ظفر علی روڈ پر ہے ۔ تو ہم صبح سات بجے سے لے کر اگلے دن شام کے وقت تک اس نیک بخت ڈاکٹر کا تعاقب کرتے رہے اور وہ دستیاب نہ ہوا اور مریض دو دن کے بعد فوت ہوگیا ۔ ڈاکٹر حسن اس کا نام ہے اور وہ امرتسر کا رہنے والا ہے ۔ ایک امیر اور خوشحال گھرانے سے تعلق رکھتا ہے ۔ مجھے صدمہ ہوا کہ خوشحال خاندانوں کے بچے اس قابل ہی نہیں کہ وہ میڈیکل پروفیشن اختیار کریں ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ایک دن مجھے آنکھوں کے ہسپتال کا شوق ہوا وہاں میں اپنی آنکھوں کو ٹیسٹ کرانے کے لئے گیا ۔ اس وقت میں اسمبلی کا ممبر ہو چکا تھا اور وہاں جا کر میں نے جو انبار لوگوں کا دیکھا اور جو حالت میں نے دیکھی آئی آؤٹ ڈور میں وہ بھی عجیب و غریب تھی ۔ ڈاکٹرز کم تھے اور مریض بہت زیادہ ۔ تو میں نے سوچا کہ میں پرائیویٹ ڈاکٹر سے علاج کراؤں گا ۔ حالانکہ میں بہ حیثیت رکن اسمبلی کلاس ون علاج معالجہ کا حق دار تھا اس لئے میں واپس آگیا ۔ اس کے بعد آرتھو پیڈک سیکشن ہے ۔ وہاں پر ۲۸ عدد بیڈز ہیں اور ۹۰ فیصد درخواست دھندگان محض امیدواروں کی لسٹ پر رہتے ہیں مجھے یہ بتائیے کہ کیا یہ کسی سکول کا داخلہ ہے کیا یہ کسی کلیریکل سٹاف کے ناموں کی فہرست ہے کہ ۹۰ فیصد مریض عزائیل کے منتظر ہیں آپ مغربی پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کو دیکھیں ۔ میو ہسپتال کے آئی

سیکشن میں بھی صرف ایک ڈاکٹر ہے اور اس متعلقہ سیکشن میں ۲۸ بیڈز ہیں اور ۹۰ درخواست دھندگان ہیں جن کو accommodation نہیں ملتی اب میں میو ہسپتال کے چلڈرن وارڈ پر آتا ہوں ۔ ہمارے عزیزوں کے بچے وہاں پر ہیں ۔ وہاں پر صرف ۵۰ بیڈز ہیں اور صرف ایک میڈیکل افسر ہے کیا وہ اس قابل ہوسکتا ہے کہ وہ تمام کیسوں کو attend کرے ۔ آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ وہاں پر جب آپ جائیں تو وہاں ایک بڑا ہال ہے اور ایک چھوٹا سا کمرہ ڈاکٹر کے لئے بنایا ہوا ہے ہال کے متعلق لکھا ہوتا ہے اور وہاں لیڈیز نہیں بیٹھ سکتیں ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ بالخصوص gastro enteritis کی بیماری عام طور پر بچوں میں ہوتی ہے اور بچوں کے ہسپتال میں یا ان کے وارڈ میں جو کچھ بھی انتظام ہے وہ ناکافی ہے ۔ بچوں کے ہسپتال میں صرف ۵۰ بیڈز ہیں اور ایک ڈاکٹر ۔ پھر ٹی بی وارڈ میں ۵۶ بیڈز ہیں جن میں ۳۶ مریضوں کے لئے ۱۸ بیڈز تو شائد انہوں نے ریزرو رکھے ہوتے ہیں ۔ میرے اعداد و شمار صحیح معلوم نہیں ہوتے ۔ ٹی بی کے مریضوں کے لئے تو شاید علیحدہ ہسپتال کا بندوبست کیا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ٹی بی کے مریض کو میو ہسپتال میں داخل کرنا یہ سراسر زیادتی ہے ان کے لئے تو بالکل علیحدہ انتظام ہونا چاہئے تاکہ ٹی بی کے مریضوں کا علیحدہ علاج ہو سکے ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ ایک مقامی ہسپتال لیڈی ایچیسن ہسپتال ہے ۔ اتفاق سے بجٹ کے اعداد و شمار

لاہور سے متعلق مجھے مل گئے ہیں - ایسے اہم اور بڑے ہسپتال کے لئے ۹ ہزار ۹۵۰ کی ادویات کم ہیں اس قدر اتنا بڑا ہسپتال گذشتہ سال تو ۵۰ ہزار ۹۰۰ کی تھیں اور ۲۰ ہزار کی امریکہ سے آئی تھیں - ہوسکتا ہے کہ بلوں میں مبالغہ آرائی ہو - اس کے بعد مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جناب والا - اس ہسپتال میں ۱۰۰ beds ہیں جو کہ نہایت ہی کم ہیں - یا تو عورتیں اپنا علاج کرانے کے لئے مردانہ ہسپتالوں میں جائیں جو کہ ممکن نہیں ہو سکتا - تو جناب والا - صرف ۱۰۰ بیڈز رکھنا زیادتی ہے - صرف ۲ Ambulance کاریں ہیں ایک تو اس قدر خراب ہے کہ وہ کام کے قابل نہیں - جناب صدر - اس کے بعد مجھے یہ گذارش کرنی ہے کہ ایکس رے ڈیپارٹمنٹ میں فلموں کی بے حد کمی ہے - جناب والا - یہ تمام کے تمام ہسپتال خواہ وہ میو ہسپتال ہو - خواہ وہ ایچیسن ہو - گنگا رام ہو وہاں ایکسرے ڈیپارٹمنٹ میں فلموں کی کمی ہے - پورا سازو سامان نہیں ہے - ایکسرے پلانٹ پر ایک تحریک التواء بھی آئی تھی - بیگم صاحبہ نے تسلیم کیا تھا کہ ایکسرے پلانٹ کے لئے سپیر پارٹس دستیاب نہیں ہو رہے - اس کے بعد میں گنگا رام ہسپتال کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں - گنگا رام اس وقت کا ایک عظیم سپرنٹنڈنگ انجینئر تھا - بیگم صاحبہ آپ ایک بڑے عہدے پر فائز ہیں آپ کو عوام کی تکالیف کو جاننا چاہئے - آپ کی پولیٹیکل حیثیت بھی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ گنگا رام ہسپتال غریب عوام کی خدمت کر رہا ہے اور

یہ ہسپتال سہگلوں اور داؤدوں کا منہ چڑا رہا ہے وہ لوگ جو راتوں رات امیر بن گئے یہ ہسپتال ان کو منہ چڑا رہا ہے ۔ میں اس وقت کالج میں پڑھتا تھا جب اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا ۔ سر گنگا رام نے ایک لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ سے ایک ونگ تعمیر کرایا ۔ سر گنگا رام ایک ایس ای تھے ۔ اس بجارے نے ایک لاکھ ۹۰ ہزار سے ایک ونگ تیار کرایا ۔ پھر وہ قوم کے پاس چلا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے تاجروں نے اور زیادہ ونگ بنوا دیئے ۔ ایک ونگ اس کا فاطمہ جناح کالج ہے اور وہ کالج ہسپتال کے ساتھ annexed ہے ۔ اور جناب والا ۔ آج گنگا رام کا نام زندہ ہے ۔ گنگا رام کا نام ان سہگلوں کے نام سے برتر ہے ۔ ان داؤدوں کے نام سے برتر ہے جو اس قوم کا خون اور پوست چوس رہے ہیں ۔ جو اس قوم کو لوٹ رہے ہیں یہ لوٹتے جائیں ۔ یہ ملک اس قدر امیر ہے کہ ان کی لوٹ کھسوٹ سے یہ ملک ختم نہیں ہوگا ۔ گنگا رام ہسپتال میں کم و بیش ۔۔۔۔ یہ اعداد شمار ایسے ہیں جنہیں میں نے خود جاکے تو نہیں دیکھا مگر مصدقہ ریکارڈ سے نکالا ہے ۔ اس ہسپتال میں سات سو مریض بیک وقت داخل ہوتے ہیں اگرچہ وہاں پر capacity پانچ سو کی ہے ۔ اب آپ یہ اندازہ لگائیں کہ وہاں ایکسرے پلانٹ کا یہ عالم ہے کہ اس کے متعلق شکایت ہے کہ اس کی پوری ایکویپمنٹ نہیں ۔ آغاز میں ۱۹۴۰ء میں جو ایکویپمنٹ لائی گئی تھی اس کی مرمت نہیں کروائی گئی اور اب وہ فرسودہ ہو چکا ہے ۔ اور ختم ہو

کر رہ گیا ہے ۔ اب جناب والا ۔ میں نے لاہور کے ان تمام ہسپتالوں میں ڈاکٹروں اور مریضوں کا تناسب نکالا ہے ۔ ایک ڈاکٹر ۹ مریضوں کا بیک وقت علاج کرتا ہے ۔ اور ایک نرس ۱۵ مریضوں کو بیک وقت attend کرتی ہے اب آپ اندازہ فرمائیں ۔ میں ہرگز حکومت کو الزام نہیں دیتا ۔ حکومت کے ذمہ دفاع ہے ۔ مواصلات ہے ۔ کامرس ہے ۔ میں ملازم گردانتا ہوں اس قوم کے ان تاجروں اور صنعت کاروں کو جنہوں نے جناب والا ۔۔۔۔ اس لاہور میں میری اوائل عمر میں اور طالب علمی اور جوانی میں ۔ صرف بیس پچیس موٹریں ہوتی تھیں اور وہ بھی زیادہ تر ہنود کے پاس تھیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اس ڈیمانڈ کے کون سے حصہ پر بول رہے ہیں ؟

ملک محمد اختر ۔ ویسے میں ہسپتالوں کے متعلق بات کر رہا ہوں ۔

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر ۔ موٹروں سے اس کا کیا تعلق ہے ؟

Malik Muhammad Akhtar : I am trying to say that these people who become rich due to partition overnight should make some contribution. It is in the general interest that I am talking.

اگر آپ حکم دیتے ہیں تو اگلی بات پر آ جاتا ہوں ۔ میرے پاس خزانہ ہے ۔ کوئی ایسی بات نہیں ۔ میں بارہ بجکر پندرہ بیس منٹ پر چھوڑ دوں گا ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ ایک اور صاحب بھی بولنا چاہتے ہیں ۔ آپ اختصار سے کام لیں ۔

ملک محمد اختر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ میں اس مسئلہ کو touch کر کے چھوڑ دیتا ہوں ۔ حکومت کے پیسے کی بات نہیں ۔ یہ ہمیں social contribution سے ان تمام معاملات کا مدباب کرنا ہو گا ۔

جناب والا ۔ اب میں کچھ باتیں اور کہنا چاہتا ہوں جن کی آپ مجھے اجازت دیں ۔ اب میں جنرل مسائل کی طرف آتا ہوں ۔ جو ان ہسپتالوں کے متعلق ہیں ۔ میری یہ گذارش ہے کہ ہماری عدم توجہی کے باعث ۔ جناب یہ جس نکتہ کو میں نے پہلے چھوڑا تھا میں اس کا اعادہ نہیں کرتا ۔ یہ جناب والا ۔ میں تیسرے پنج سالہ منصوبہ سے اس قدر اعداد و شمار دوں گا جو ہماری اس ڈیمانڈ کے متعلق ریلیونٹ ہیں ۔ ۹۷ آئٹم ہیں ۔ مجھے آپ حکم دیں ۔ میں ان آئٹموں کا نمبر اور صفحہ بھی دے سکتا ہوں ۔ میں اس کے لئے تیار ہو کے آتا ہوں ۔

جناب والا ۔ پرائیویٹ سیکٹر میں اس وقت ۱۶۵۰۰ ڈاکٹر ہیں ۔ ان میں سے ۳۵ فیصد پاکستان میں پرائیویٹ پریکٹیشنر ہیں ۔ باقی ۶۵ فیصد میں سے کچھ باہر ہیں اور باقی حکومت کے ملازم ہیں ۔ جناب والا ۔ ہماری آبادی جو کہ ۷۵ ملین ہے اس میں ہر ایک نرس تقریباً ۷۵ beds attend کرتی ہے ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ یہاں ۱۹۶۶ء میں ہمارے ڈاکٹروں کی تعداد

جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے - ۱۶۵۰۰ یا ۱۶۶۰۰ تھی - اب ہمارے کل آبادی ۱۰۵ ملین ہے - اس طرح ۶ ہزار افراد کو ایک ڈاکٹر میسر ہے - محترمہ بیگم صاحبہ اسے اغلباً admit کریں گی جو میں کہہ رہا ہوں - انہوں نے ایک ہسپتال کے لئے ۹۵ ہزار کی رقم مانگی ہے - آپ یہ اندازہ فرمائیں یہ کل ڈیمانڈ ۲۴ لاکھ ۳۴ ہزار ۳۰ روپے کی ہے - مجھے اعتراض ہے کہ انہوں نے زیادہ رقم کیوں نہیں مانگی - ہمارے حالات جو ہیں ان کے مطابق چھ ہزار اشخاص پر اوسطاً ایک ڈاکٹر ہے - ہماری زائد آبادی جو ہے وہ دیہات کی آبادی ہے - اس طرح اب میں نرسوں کو لیتا ہوں - ۲۵ ہزار اشخاص پر اوسطاً ایک نرس ہے -

جناب والا - انہیں میں خراج تحسین ادا کرتا ہوں - تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے ہسپتالوں کی تعداد ۲۸ ہزار ہو جائے - لیکن جناب والا - یہ تعداد اگر بڑھ بھی جائے تو یہ تمام جو ہمارے مسائل ہیں - کیا یہ حل ہو جائیں گے - اب میں دوسرے اعداد و شمار کی طرف آتا ہوں - مغربی پاکستان میں ہمارے resident ڈاکٹروں کی ratio کیا ہے اور Western Countries میں ان کی ratio کیا ہے - میں اسے مایوس کن نہیں کہتا - میں تعلیم اور صحت پر اچھے انداز میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں - مگر یہ ratio حوصلہ افزا نہیں ہے - آپ کی اوسط جو resident ڈاکٹروں کی ہے گورنمنٹ ہسپتالوں میں وہ چھ ہے - آپ اندازہ فرمائیں چھ resident ڈاکٹر ایک ہسپتال میں آپ کیسے justify کر سکتے ہیں -

جناب والا ۔ اس کے علاوہ ڈسپنسریوں کا یہ عالم ہے کہ ایک ڈسپنسری ۵۰ ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے ۔ جو اعداد و شمار انہوں نے تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں دیئے ہیں (اگر یہ صفحہ پوچھنا چاہیں تو میں ان کو صفحہ بتا دیتا ہوں) اس کے متعلق آپ اندازہ فرمائیں کہ ۵۰ ہزار کی آبادی پر ایک ڈسپنسری ہے ۔ اور وہ ڈسپنسری بھی ایسی ہے کہ جہاں پر ڈاکٹر کی بجائے انہوں نے ڈسپنسر مقرر کر رکھا ہے ۔ میں وہاں پر ادویات کی بات نہیں کرتا کہ وہ فروخت کی جاتی ہیں یا نہیں ۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ اس کے لئے پرووِیژن اس قدر قلیل ہوتی ہے کہ اس میں کوئی شقی‌القلب انسان ہو گا جو ان ادویات کو فروخت کرتا ہو وہاں تو اس قدر مریضوں کا ہجوم ہوتا ہے کہ ان کو رنگدار پانی پلاتے ہیں ۔ وہاں ڈرگس نہیں ہوتے ہیں ۔ میں ایسی باتوں پر اعتبار نہیں کرتا کہ ادویات فروخت ہوتی ہیں ۔ یہ ایسی ہی باتیں ہیں ۔ میں ان باتوں کو نہیں مانتا آپ تو ادویات سرے سے مہیا ہی نہیں کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اب میں رورل ہیلتھ سنٹر کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں اس کا اہتمام یہ ہے کہ ہماری آبادی جو دیہاتوں میں ہے اس کام کو رورل پروگرام میں لایا جاتا ہے ۔ انہوں نے اپنے کہنے کے مطابق ایک جال بچھایا ہوا ہے ۔ تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں رورل ہیلتھ سنٹرز کی تعداد ۶۰۰ تک بڑھانے کا پروگرام ہے ۔ رورل ہیلتھ سنٹر میرے دیہاتی بھائیوں کے

لئے ایک آماجگاہ ہے ۔ رورل ہیلتھ سنٹر ایک پرائمری یونٹ ہے ۔ اس میں تین سب سنٹرز ہوتے ہیں ۔ ایک رورل ہیلتھ سنٹر کی اوسط تعداد ۵۰ ہزار افراد ہوتی ہے ایک تو رورل ہیلتھ سنٹر مردانہ اور زنانہ مریضوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہونا چاہئیے ۔ اگر وہاں ڈاکٹر نہ ہو تو وہاں ہیلتھ وزیٹر ہو ۔ میں سمجھتا ہوں کہ رورل ہیلتھ سنٹرز کے حالات قابل ستائش نہیں کیونکہ ایک رورل ہیلتھ سنٹر ۵۰ ہزار افراد کو cater کرتا ہے ۔ دوسرے ان کے جو resident ڈاکٹرز ہیں ان کی اوسط گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں چھ بیٹھتی ہے ۔ اب میں اگلے موضوع پر آتا ہوں ۔

جناب والا ۔ کیا پہلے پنج سالہ منصوبہ میں ۔ دوسرے پنج سالہ منصوبہ میں اور تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں حقیقتاً ہماری قوم نے ترقی کی ہے ؟ ان کے جو target تھے کیا وہ achieve ہوئے ہیں ؟ مثال کے طور پر ایک شخص کے دس بچے ہیں ؟ اگر وہ دس بچوں میں سے ایک کو اعلیٰ تعلیم دلوائے ۔ دوسرے کو میٹرک پاس کروائے تو باقی آٹھ غیر تعلیم یافتہ رہ جاتے ہیں تو کیا آپ اس کو ترقی کہیں گے؟ میں اس وقت ہرگز تلخی پیدا کرنا نہیں چاہتا ۔ یہ اعداد و شمار سرکاری اعداد و شمار ہیں ۔ میں ان کے حقوق سے واقف ہوں۔ میں ان کی مجبوریوں سے واقف ہوں ۔ لیکن ایک متمدن ملک کے بڑھتے ہوئے سماجی تقاضوں سے (میں سیاسیات سے زیادہ سوشل ورک میں believe

کرتا ہوں) یہ کب تک چشم پوشی کر سکیں گے ۔ محترمہ میرے لئے نہایت ہی واجب‌الاحترام ہیں ۔ میں ان سے معذرت کروں گا کہ میں ان کے محکمہ کے متعلق زیادہ تحاریک التواء لاتا رہا ہوں ۔ لیکن یہ مجبوری ہوتی ہے ۔ ہماری حکومت نے پہلے پنج سالہ منصوبہ میں ۔ دوسرے پنج سالہ منصوبہ اور تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں جہاں expansion of hospitals & dispensaries کی ہے وہاں کیا انہوں نے expansion in medical equipment, expansion in other sorts of medical facilities بھی کی ہے ؟ ہم نے ان تینوں منصوبہ جات میں ان epidemics یا ایسی امراض سے جو وبائی شکل اختیار کر جاتی ہیں نجات حاصل نہیں کی ۔ میں نہیں کہتا کہ ہم بالکل کامیاب نہیں ہوئے لیکن جو target achieve ہوئے ہیں وہ حوصلہ‌افزاء نہیں ہیں۔ ملیریا ایک عام بیماری ہے۔ اس میں ایک شخص ایک ہفتہ کے لئے incapacitate ہو جاتا ہے یا دو ماہ تک اس کا اثر رہتا ہے ۔ اس سے قوم کی efficiency کیسے متاثر ہوتی ہے ۔ ملیریا کے جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں وہ پہلے ہی زیادہ دقیق ہیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

اعداد و شمار انگریزی میں ہیں اس لئے میں انگریزی کا فقرہ پڑھ دیتا ہوں :-

"Some 960 million man hours are wasted every year."

یعنی ملیریا کے باعث ۹۶۰ ملین گھنٹے جن میں آدمی کام کر سکتے ہیں ہر سال ضائع ہوتے ہیں یہ ان کی quotation ہے۔ دوسری quotation یہ ہے :—

"The death toll through Malaria was estimated to be 250,000 annually."

یعنی اڑھائی لاکھ افراد ملیریا کی وجہ سے مرگئے ہیں۔ یہ اعداد و شمار ان کی اپنی دستاویزات میں موجود ہیں ۔ یہ میرے یا حمزہ صاحب یا پریس کی کٹنگ نہیں ہے ۔ دو لاکھ پچاس ہزار اشخاص ہر سال ملیریا کا شکار ہوتے ہیں ۔ جہاں ہماری حکومت اپنے وسائل کے مطابق ۔ انسداد ملیریا کے لئے وسیع تر کوشش کر رہی ہے وہاں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن سے بھی ہمیں مدد مل رہی ہے ۔ یہ دکھ کی بات ہے کہ میں محکمہ صحت کے مسئلہ کے متعلق کچھ عرض کر رہا ہوں میں جناب وزیر متعلقہ سے گذارش کروں گا کہ آپ کا نچلا سٹاف انسداد ملیریا کے لئے پوری طرح کام نہیں کرتا ۔ وہ پوری تندہی ۔ حب الوطنی اور پوری جانفشانی سے کام کرے تو یہ اڑھائی لاکھ اموات جو ہوئی ہیں یہ نہ ہوں ۔

جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو تپدق کے متعلق کچھ عرض کروں تپدق کے متعلق اس ڈیمانڈ میں جو پرویژن کی گئی ہے میں اس کو نہایت ہی قلیل پرویژن سمجھتا ہوں ۔ میں سرکاری دستاویزات کی بات کر رہا ہوں اس وقت تپدق کے مریض ہمارے پاکستان میں ایک لاکھ موجود ہیں ۔

اس کے لئے پہلے BCG ٹیکوں کی شکل میں گراں قدر aid دی جاتی تھی بلکہ وہ اعانت ہے اور کم از کم لاہور میںBCG کے ٹیکے لگتے تھے ۔ سردست وہ بھی نہیں لگتے ہیں اگر غیر ممالک ہمیں اس کے لئے ایڈ نہیں دیتے ہیں تو کیا ہماری حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ BCG ٹیکوں کا انتظام کرے۔ ہمارے لاہور میں اکثر ایسا ہوتا تھا کہ دیہاتوں میں گشتی موبائل کے ذریعہ BCG کے ٹیکے لگائے جاتے تھے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ BCG ٹیکوں کا پروگرام اس وقت ناپید ہو چکا ہے ۔ ۱۹۶۹ء میں اس پروگرام کے تحت ۵۷ء۷ ملین لوگوں کو BCG کے ٹیکے لگائے گئے ۔ جناب والا ۔ اب مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ان ایک لاکھ مریضوں کے سلسلے میں حکومت کو ایک اور دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ یہ ہے کہ تپ دق کے ان ایک لاکھ مریضوں کو انہوں نے تمام آبادی سے علیحدہ رکھنا ہوتا ہے ۔ آپ تپدق کے clinics کو دیکھئے ۔ بدقسمتی سے ان کی تعداد ایک سو ہے ۔ اب آپ اندازہ فرمائیے کہ بی ۔ سی ۔ جی کے ٹیکوں کا نہ ہونا ملک کے لئے نہایت خطرناک امر ہے ۔ تیسرے پنج سالہ منصوبے میں یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ دو ہزار آٹھ سو ہسپتالوں میں بستر مہیا کئے جائیں گے جو کہ میری دانست میں تپدق کے بڑھتے ہوئے مریضوں کی تعداد کے پیش نظر اور ان سو clinics کی موجودگی کے پیش نظر نہایت قلیل تعداد ہے ۔ آپ بیرونی قرضے لیکر سڑکیں تعمیر کرتے ہیں ۔ نئی نئی عمارتیں بناتے ہیں ۔ آپ کو چاہئے کہ آپ ان قرضوں کی رقوم میں سے زیادہ سے زیادہ رقوم صحت کی مد

پر خرچ کریں ۔ آخر یہ قوم کے بچے آپ ھی کے بچے ہیں ۔ قوم کے افراد آپ ھی کے بھائی ہیں ۔ اس لئے اگر آپ ان امراض پر قابو پا لیں گے تو پھر صحت کے سلسلے میں آپ کو اس قدر بھاری اخراجات نہیں اٹھانے پڑیں گے ۔ میں ان کے ان دلائل سے اتفاق نہیں کرتا کہ قرضے اس لئے برداشت کئے جا رہے ہیں کہ آئندہ ان قرضوں کی ضرورت ھی نہ رہے ۔ آپ ان قرضوں سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے باوجود بھی قرضے لیتے رہیں گے اور اس طرح آپ کے قرضے بڑھتے ھی رہیں گے ۔ لیکن آپ جن ترقیاتی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ یہ ذرا سی غیر متعلقہ بات ہو جاتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو پھر آپ غیر متعلقہ بات ھی نہ کریں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں ہیضے کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ کس item کے سلسلے میں ارشاد فرما رہے ہیں۔

ملک محمد اختر ۔ یہ شاید item نمبر ۹ ہے ۔ آپ مجھے ذرا مہلت دیجئے تاکہ میں آپ کو صحیح طور پر بتلا سکوں ۔

Mr. Speaker : Please refer to the item number.

ملک محمد اختر ۔ مجھے دو ایک منٹ اس کو تلاش کرنے میں لگ جائیں گے ۔

Mr. Speaker : Please refer the item number.

Malik Muhammad Akhtar : I will, Sir. There is a definite item and it is item No. 44 about T.B. Sanatorium.

Mr. Speaker : This is with regard to the creation of additional posts for Ojah T. B. Sanatorium, Karachi, and has got nothing to do with cholera.

ملک محمد اختر ۔ میں اس کو چھوڑتے ہوئے اس مطالبہ زر کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مغربی پاکستان میں جو اہم ہسپتال ہیں ان کے لئے عملہ ضروری سامان بیماریوں اور وباؤں کی روک تھام کے لئے خاطر خواہ انتظام نہیں ہے ۔ مثلاً صفحہ نمبر ۳۲۳ پر یہ دکھایا گیا ہے کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے لئے ہم نے جو روپیہ رکھا ہے وہ بہت قلیل ہے ۔ گلاب دیوی ہسپتال کے لئے بھی رقم رکھی گئی ہے ۔ تو اگر آپ چاہیں تو میں تپدق کے متعلق ہی اپنی گذارشات جاری رکھوں گا ۔

Mr. Speaker : Please be relevant to the item.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ تپدق کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ گلاب دیوی ہسپتال کے لئے اڑھائی لاکھ روپے کا مطالبہ رکھا گیا ہے اور اس میں regular grant-in-aid پچاس ہزار روپے ہے تو تپدق کے بڑھتے ہوئے مرض کی وجہ سے بھی یہ خدشہ ہے کہ یہ اڑھائی لاکھ روپیہ لاہور جیسے شہر کے لئے دینا میرے خیال میں ناکافی ہے ۔ اس کے بعد مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ سول ہسپتال کراچی کے بارے میں بھی انہوں نے

مطالبہ کیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کراچی کے ہسپتالوں مثلاً لیڈی ڈفرن ہسپتال کے لئے پچاس ہزار روپے کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔ اس کے متعلق بھی بڑی عام قسم کی باتیں کی جا سکتی ہیں ۔ صفحہ نمبر ۴۲۰ پر یہ لکھا ہوا ہے کہ :-

"In order to provide better medical facilities to the patients seeking treatment at this hospital, an additional grant-in-aid of Rs. 50,000 (recurring) is, therefore, proposed to be provided for the year 1968-69."

جناب صدر ۔ اخبارات کے ذریعے جو اطلاعات ہمیں کراچی کے ڈفرن ہسپتال کے متعلق پہنچی ہیں ۔ ان کی روشنی میں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں اس کے لئے گرانقدر رقومات کی ضرورت تھی ۔ کیونکہ وہاں پر بستروں کی تعداد قلیل ہے اور دیگر ضروری سامان کے علاوہ ایکسرے کی فلمیں بھی وہاں پر میسر نہیں ہیں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس ہسپتال میں توسیع کرنا چاہیئے اور ویسے بھی کراچی کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر اس قدر قلیل رقوم کا فراہم کرنا میرے خیال میں مسائل کو صحیح طور پر حل کرنے کے لئے کافی نہیں ہوگا ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ سٹاف نرسز کا مسئلہ ہے ۔ صفحہ نمبر ۴۲۵ پر جو رقوم آپ نے اس غرض کے لئے رکھی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ نرسنگ کی تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم فراہم کریں ۔ کیونکہ یہ پیشہ محض اس خیال سے اختیار نہیں کیا جاتا کہ یہ ایک معزز اور ہمدردی

رکھنے والا کام ہے ۔ بلکہ اس پیشے کو اختیار کرنے والے لوگ محض مجبور ہو کر اس پیشے کو اختیار کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ہمیں رائے عامہ کو اس طریقے پر educate کرنا چاہئیے کہ جس کی وجہ سے اس پیشے کو معاشرے میں معزز اور اہم پیشہ سمجھا جائے جس طرح کہ فلورنس نائیٹنگیل نے اس پیشے کو معزز بنایا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس پیشے کی طرف توجہ کریں ۔

جناب والا ۔ صفحہ ۴۲۶ پر نہایت اہم اور ضروری item

Creation of post for West Pakistan drug testing.

کی ہے . . . . .

Parliamentary Secretary, (Health) : Point of order. It was agreed that we will start the reply at 12.30 P.M.

Mr. Speaker : Malik Sahib may please try to conclude.

Mailk Muhammad Akhtar : I will be finishing in five minutes.

Mr. Speaker : No. Try to conclude within two minutes.

ملک محمد اختر ۔ بہتر جناب ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مغربی پاکستان ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کے لئے انہوں نے ۱,۰۱,۹۳۰ روپے کی گنجائش رکھی ہے ۔ میں اس پر آخری بات کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں جعلی ادویات کے متعلق کہتا ہوں یعنی آپ اندازہ فرمائیں کہ ہمارے ہاں ایسے کاریگر لوگ ہیں جو تمام کی تمام ادویات تیار کر لیتے ہیں اور

بڑی بڑی فیکٹریاں مقامی لوگوں نے لگا رکھی ہیں اگر کراچی اور لاہور جیسے شہر میں جعلی ادویات تیار ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ سوسائٹی بہت بڑی مجرم ہے ان سے بڑا مجرم کوئی نہیں پایا جا سکتا اس لئے میں محکمہ صحت سے گذارش کروں گا کہ وہ ان خرابیوں کا تدارک کرے۔

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور—۲)۔ جناب سپیکر۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ صحت جیسا اہم مسئلہ اس ہاؤس میں بحث کے لئے پیش ہوا ہے اور صحت جیسے اہم محکمہ پر خرچ کرنے کے لئے روپیہ ہم سے مانگتے ہیں افسوس صرف یہ ہے کہ پہلے جو اس محکمہ صحت پر خرچ ہو رہا ہے آیا یہ اس قابل ہے کہ اس کی منظوری دے دی جائے یا نہ دی جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے تمام محکمہ صحت اس قابل نہیں کہ اس کی منظوری دی جائے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ صحت بیماری بڑھانے لئے تو ہے صحت کے لئے وہ صحیح نہیں ہے یہ ہو سکتا ہے کہ محترمہ وزیر صحت صاحبہ کی صحت کو دیکھنے سے خوش ہو جائیں تو اور بات ہے باقی تو جیسے حالات صحت کے ہیں وہ تو کسی سے بھی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ جناب سپیکر۔ اس لئے اس کی مخالفت کرتے ہوئے اور اس تحریک تخفیف کی تائید کرتے ہوئے میں گذارش کروں گا کہ میں جس علاقہ میں رہا ہوں یا میں نے دورہ کیا ہے یا دیکھا ہے میں ان کے متعلق کیا گذارش کروں اس قوم کی جو حالت

ہے اس کے متعلق میں کیا پیش کروں کہ وہاں کیا دوائی ہے یا نہیں وہاں بستر ہیں یا نہیں وہاں ڈاکٹر ہیں یا نہیں اور ڈاکٹروں کے متعلق کیا گذارش کروں ڈاکٹر کی تنخواہ بہت تھوڑی ہوتی ہے ان کو اس لئے بھرتی کیا جاتا ہے کہ تنخواہ گورنمنٹ سے لیں اور باقی اخراجات قوم سے لیں اور جتنی دوائی دیتے ہیں ان کے اوپر کوئی نظر نہیں ہوتی کہ آیا وہ امیروں پر خرچ ہوتی ہے یا وہ ڈاکٹر اس کو بیچ کر اپنی ترقی کے لئے ڈائریکٹر کو رشوت دیتے ہیں ان کی کوئی نگہداشت نہیں کرتے بستروں کے لئے انہوں نے جو زیادہ رقم مانگی ہے بلکہ میں ان سے یہ گذارش کروں گا کہ ایسے کئی ہسپتال دیکھنے میں آئے ہیں کہ ہسپتال بستروں سے سجے ہوئے ہیں لیکن وہاں مریض نہیں جاتے کیوں نہیں جاتے وہاں پر ڈاکٹر نہیں ہے لیکن ایک قصاب بیٹھا ہوا ہے جو ان کو کاٹ رہا ہے اور اس وجہ سے مریض وہاں جاتے نہیں اڑھائی سو اور تین سو روپیہ ان غریب مریضوں سے لیتے ہیں تب بستر دیتے ہیں تب ان کو داخل کرتے ہیں اور ان کی فیس اتنی بھاری ہوتی ہے ان کی جو فیس ہے جس کو رشوت سمجھیں یا امداد سمجھیں دو سو اڑھائی سو سے کم نہیں لیتے پہلے تو جتنے ہمارے لڑکے پڑھ رہے ہیں وہ ڈاکٹری پڑھنے سے اتنا گھبرا رہے ہیں کیوں کہ ڈاکٹر سترہ بیس سال تک بڑی محنت سے اور بڑی مشکل سے بڑی تکلیف سے اور رات دن محنت کرنے کے بعد وہ سند حاصل

کرتے ہیں اور بیٹھے بیٹھے سی۔ ایس۔ پی۔ افسر صاحبان وہ پندرہ سال کے اندر اپنا کورس پورا کر لیتے ہیں پھر ڈاکٹروں کے اوپر بھی وہ حاوی تنخواہ کے اوپر بھی وہ حاوی اور ہر قسم کی مراعات ان کے لئے ہیں اس لئے ڈاکٹر کم پیدا ہو رہے ہیں اور اس لئے وہ ڈاکٹری کی طرف آنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں اگر ڈاکٹر بنے بھی تو تنخواہ گورنمنٹ کے اوپر اور باقی تمام اخراجات قوم کے اوپر ہیں اور کون سی کون میں گذارش کروں۔ محترمہ وزیر صحت صاحبہ جن کا گھر کراچی ہے وہاں جو سینٹوریم ہیں وہاں صرف ایک انچارج ہے جو دس دس بارہ بارہ میل دور والوں کو سنبھالتا ہے بلکہ میڈیکل افسر بیماری کو جانتے بھی نہیں ہیں میں زیادہ وقت صرف نہیں کرنا چاہتا ہوں زیادہ وقت تو تب لوں جب کوئی سننے والے ہوں ماننے والے ہوں اور جن کے کان خدا کے فضل سے قوم کی طرف ہوں ان کو میں بتاؤں ایسے وقت ضائع کرنے سے قوم کا پیسہ ضائع کرنا مناسب نہیں ہوگا اس لئے میں گذارش کروں گا اگر آپ اپنے آپ کو عوامی گورنمنٹ سمجھتے ہیں اور میری سمجھ میں وہ عوامی گورنمنٹ نہیں ہے انہوں نے تو عوام کے اوپر سی۔ ایس۔ پی۔ افسران کی ایک فوج ٹھونس رکھی ہے میں ان سے گذارش کروں گا کہ انہیں عوام کی تکالیف کا احساس ہونا چاہئیے اور میں اس محکمہ کو دعوت دیتا ہوں اور محترمہ وزیر صحت صاحبہ کو بھی دعوت دیتا ہوں کہ وہاں ایک پانچ رکنی کمیٹی

مقرر کریں تو میں ان کو وہ تمام وجوہات تمام نقائص تمام وہ خرابیاں تمام وہ لوگوں کی تکلیفیں ان کو ثابت کرکے دکھاؤں گا کہ ہمارے غریب عوام کی حالت کیا ہوتی ہے میں تو گذارش کروں گا کہ جناب والا ۔ دس سالہ جشن تب منائیں جب کہ غریب خوش ہوں وہ جشن کے لائق ہیں یا نہیں یہ جو چند لوگ ہیں وہ بھی قوم کے پیسہ کو کھا رہے ہیں خون پسینے کی کمائی سے کمایا ہوا پیسہ ضائع کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جشن منانے کے بغیر مخلوق اس کا سوگ منا رہی ہے اور خدارا اس غریب قوم غریب ملک پر رحم کریں اور یہ پیسہ اس وقت خرچ کرنا جب اپنی خود اصلاح کریں پہلے محکمہ کی اصلاح کریں ہسپتالوں کی اصلاح کریں اور ان لوگوں کے حالات کو درست کریں بعد میں یہ قوم کا پیسہ ضائع کریں ۔ آپ قوم کو بھیڑ بکری سمجھ کر کھا رہے ہیں میں ان سے گذارش کروں گا یہ آپ کے لئے مناسب نہیں قوم خدا کی ہے تمہاری نہیں ہے اور خدا سے ڈرو اور یہ سی ۔ ایس ۔ پی ۔ السران کی فوج آپ کی مدد نہیں کر سکتی جب اللہ تبارک و تعالیٰ چاہتا ہے ۔

قل اللہ ہم یمالک الملک ۔ تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء ۔ بیدک الخیر ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت تو آپ صحت کے متعلق فرما رہے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جی ہاں جناب والا ۔ حکومت پہلے اپنی صحت کو تو سمجھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبدالقیوم) ۔ جناب سپیکر ۔ حزب اختلاف کی طرف سے بہت کچھ کہا گیا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ ہم چاہتے تھے کہ بیگم صاحبہ وزیر صحت تقریر فرمائیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب سپیکر۔ حزب اختلاف نے محکمہ صحت کے پچھلے دس سال کی ترقیوں اور اس کے پچھلے دس سال کی کارروائی کا محاسبہ اور موازنہ فرمایا ہے ۔ اس کا مفصل جواب وزیر صحت اپنی تقریر میں دیں گی ۔ میں تو چند اعتراضات کا جواب دیتا ہوں اور جو ممبران نے فرمایا ہے ۔ میں ان کے متعلق کچھ عرض کروں گا ۔

جناب والا ۔ حمزہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ صدر محترم کا ارشاد ہے کہ اس ملک کو فلاحی مملکت بنایا جائے ۔ انہوں نے صحت کے متعلق تجویز فرمائی ہے اور حکومت علاج کے لئے کچھ نہ کچھ کر رہی ہے ۔ لیکن ان بیماریوں کے انسداد کے لئے کوئی خاص پروگرام نہیں ہے ۔ اس کے لئے میں نے حمزہ صاحب کی توجہ رورل ہیلتھ سنٹرز کے پروگرام کی طرف

دلائی ہے ۔ جس کا آغاز موجودہ حکومت نے کیا تھا ۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ دیہاتوں میں چالیس پچاس ہزار کی آبادی کے لئے پرائمری ہیلتھ سنٹرز بنائے جائیں ۔ اس کے تحت کچھ ذیلی ہیلتھ سنٹرز بھی بنائے جائیں ۔ جن کا کام علاج کے علاوہ بیماریوں کا انسداد بھی ہو ۔ مثلاً ہیضہ اور چیچک کی روک تھام ۔ موجودہ حکومت کے دور میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسر اور اسسٹنٹ ہیلتھ افسر کا تعین کیا گیا ہے ۔ اس سے پہلے اضلاع میں سول سرجن ہوا کرتے تھے۔ وہ بیماریوں کے علاج اور ان کے prevention یا انسداد کے لئے کام کیا کرتے تھے ۔ اب موجودہ حکومت نے ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسر اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسر کو ہر ضلع میں اور ہر تحصیل میں متعین کیا ہے ۔ جو اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ حمزہ صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ۱۹۵۸ء میں چھ کالج تھے ۔ اس کے بعد کسی کالج کی ترقی نہیں ہوئی ۔ تین سکول تھے اب کوئی سکول موجود نہیں ۔ جہاں تک کالجوں کی تعداد کا تعلق ہے انہوں نے ٹھیک فرمایا ہے ۔ لیکن اس وقت کی نسبت اب طالب علموں کی تعداد زیادہ ہے ۔ پہلے ۵۵۰ طلبہ تعلیم حاصل کرتے تھے ۔ اب ۸۰۰ طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں ۔ میڈیکل سکول کے متعلق اس سے پہلے بھی حکومت کی پالیسی تھی اور حکومت کی کوششوں کے متعلق عرض کروں گا کہ ہم نے اس سمزز ایوان کا ریزولیوشن مرکزی حکومت کے سامنے پیش کیا تھا لیکن وہ چونکہ طے کر

چکے ہیں کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں uniform education کا معیار ہونا چاہئیے ۔ اس کے علاوہ experts کی opinion بھی اس بارے میں یہ تھی کہ ہر ڈاکٹر کو کم از کم ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ۔ ہونا چاہئیے اور مزید سکول کھولنے کی منظوری نہ دی جائے ۔ یہاں میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ان سکولوں سے جو طلباء پاس ہوئے ہیں ۔ ان کو condensed course میں تعلیم دے کر ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ۔ بنا رہے ہیں ۔ یہ double effort اور double خرچ اس لئے ہے کہ یہاں ایم ۔ بی ۔ بی ۔ایس ۔ کو رواج دیا جائے ۔ اور مزید سکول نہ کھولے جائیں ۔ اس معزز ایوان میں کچھ beds کے متعلق اعداد و شمار دئے گئے ہیں اور یہ بتایا گیا ہے کہ پچھلے سالوں میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء تک ہسپتال کے beds میں جو ترقی ہوئی ہے وہ ۵۰۷ beds فی سال تھی ۔ اور جو موجودہ دور میں ترقی ہوئی ہے وہ ۶۰۱ beds فی سال ہے ۔ اگرچہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی پروگراموں کے لئے چار پانچ گنا رقم خرچ کی گئی ہے ۔ اس کے لئے میرے خیال میں حمزہ صاحب کے اعداد و شمار ٹھیک نہیں ہیں ۔ ۱۹۴۸ء میں ۱۳۸۶۹ beds تھے اور ۱۹۵۰ء میں ۱۹۶۳۰ beds تھے ۔ یعنی ۵۸۷ کا اضافہ ہوا ۔ اس طرح سے اس کی اوسط ۵۸۷ فی سال ہوتی ہے اور اس percentage کو موجودہ اضافہ میں پھیلائیں تو ۷۵۳ ہوتی ہے ۔ ہمارے پاس یہ صحیح اعداد و شمار ہیں ۔ معلوم نہیں حمزہ صاحب کو کس نے یہ

اعداد و شمار دئے ہیں ۔ ڈاکٹروں کی کمی کے متعلق حمزہ صاحب نے نشان دھی کی ہے ۔ اس کے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی فیکٹری بغیر مزدوروں ، کاریگروں اور man power اور experts کے نہیں چل سکتی ۔ اس طرح ڈسپنسریوں میں اگر ڈاکٹر نہ ہوں گے تو وہ بے سود ہیں ۔ اس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ ہم پوری طرح کوشش کر رہے ہیں کہ ہسپتالوں میں جو ڈاکٹروں کی کمی ہے اسے جلد از جلد دور کیا جائے ۔ ان کی اطلاع کے لئے میں عرض کروں گا کہ انہوں نے جو اپنے ایک سوال کے بارے میں بتایا تھا کہ ۵۲۹ اسامیاں خالی پڑی ہیں وہ اب ۲۲۵ رہ گئی ہیں ۔ ہم برابر کوشش کر رہے ہیں ۔ پبلک سروس کمیشن بھی کوشش کر رہی ہے ۔ کہ ڈاکٹر مل جائیں اور جو ڈسپنسریاں بغیر ڈاکٹر کے ہیں اس کمی کو پورا کیا جائے ۔

میو ہسپتال میں ڈاکٹر نور احمد نور کے تعیناتی کے متعلق جو انہوں نے فرمایا ہے کہ اس کی بہت سی کوالیفیکیشن ہیں ہم نے اس کا دو مرتبہ جواب دیا ہے ۔ اب میں ان کی اطلاع کے لئے مزید عرض کر دوں گا کہ نور احمد نور واقعی تجربہ کار ہے ۔ اور اس کی academic qualification کے مطابق پبلک سروس کمیشن نے اسے نمبر ۱ گردانا ہے ۔ لیکن اب یہاں زونل allocation کی بات آ جاتی ہے ۔ جس کے متعلق وہ خود بھی plead کرتے ہیں کہ پس ماندہ علاقوں میں سروسز ہسپتالوں اور تعلیم وغیرہ میں

علاقائی allocation کی جائے اسی کے پیش نظر پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر کی posts رکھی ہیں ۔ وہ شخص بہاولپور ریجن کا ہے ۔ اس وقت اس کا نمبر ۱ تھا ۔ یہ غلط ہے کہ اس کو اس لئے نہیں لیا گیا کہ اس کو تجربہ نہیں تھا یا inefficient سمجھ کر نہیں رکھا ۔ بلکہ پبلک سروس کمیشن نے تو اس کو نمبر ۱ گردانا ہے لیکن zonal allocation کی وجہ سے وہ نہیں آ سکا ۔ حمزہ صاحب نے ہسپتالوں کے متعلق یہ بھی کہا کہ ہسپتالوں میں جنریٹر سیٹ نہیں ہیں ۔ پاور کا break down ہو جاتا ہے اور اس وقت بڑی تکلیف ہوتی ہے ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اکثر بڑے ہسپتالوں میں جنریٹرسیٹ ہیں اور جہاں نہیں ہیں یہ محکمہ صحت کی پالیسی ہے کہ جس حد تک اس کے وسائل اجازت دیں وہ جنریٹرسیٹ مہیا کرے تاکہ پاور break down کی صورت میں وہ اس سے استفادہ کر سکیں ۔

حمزہ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ایک ہسپتال کوٹ لکھپت میں جو شہر سے دور ہے بنایا گیا ہے لیکن حکومت نے ریس کورس کو شہر کے قریب اجازت دی ہے تو میں عرض کروں گا کہ اس ریس کورس کو آج اجازت نہیں دی گئی ہے ۔ اگر اس کا موازنہ کرنا ہے تو اس کا موازنہ میو ہسپتال سے کیا جائے جو شہر کے دل میں ہے ۔ حمزہ صاحب نے ریس کورس

کے لئے فرمایا ہے کہ اس پر قبضہ کرکے وہاں ہسپتال تعمیر کیا جائے۔ میں عرض کروں گا کہ یہ مناسب نہ ہوگا۔

پشاور کے متعلق جناب حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں طبی سہولتیں زیادہ نہیں مل رہی ہیں اور اب تین ڈسپنسریوں کی بجائے دو کر دی گئی ہیں۔ اگرچہ وہاں کی میونسپل کمیٹی سے روپیہ وصول کیا جا رہا ہے تو اس سلسلہ میں میں عرض کروں گا کہ وہاں پر ڈسپنسریوں کے علاوہ ایک زنانہ ہسپتال بھی ہے اور ایک نیا ہسپتال پانچ سو بستروں کا منظور ہو گیا ہے۔ جس پر ڈیڑھ کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے اور جہاں تک کمیٹیوں کے contribution کا تعلق ہے تو اس کے لئے عرض ہے کہ پشاور میونسپل کمیٹی کے ذمہ اس وقت ۲۲ لاکھ کے بقایا جات ہیں۔

کراچی کے متعلق حمزہ صاحب نے بڑی مہربانی سے ذکر فرمایا ہے۔ کراچی کے متعلق تو معزز ایوان میں وہ کراچی کے ممبران سے بڑے تعریف کے کلمات کہا کرتے ہیں اور ان کو بھی وہاں علاج کرانے کا اتفاق ہوا ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ آج گرما گرمی میں وہ کافی تنقید فرما گئے۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ کراچی میں چندہ وصول کیا جاتا ہے بلکہ وہاں کے لئے ایک ایڈمنسٹریٹر جو محترمہ بیگم صاحبہ نے چنا ہے۔ اس کے ذمہ یہ انتظام ہے۔ وہ بہت فرض شناس ہے۔ اس نے بہت اعلیٰ کار کردگی دکھائی ہے اور اب یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس ایڈمنسٹریٹر کو مختلف

ہسپتالوں میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے لئے بھیجا جائے ۔ کیونکہ اس نے اچھا کام کیا ہے ۔ مجھے حال ہی میں صبح کو وہاں جانے کا اتفاق ہوا تو میں نے وہاں پانی کا چھڑکاؤ اور ہسپتال کے چاروں طرف سبزہ وغیرہ اور پھول لگے ہوئے دیکھے تو میں یہ بات بلا مبالغہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے اسے ہسپتال نہیں سمجھا بلکہ میں نے جانا کہ یہ تفریح گاہ ہے ۔ تو میں عرض کروں گا کہ کراچی کا یہ ہسپتال صرف حکومت کی رقم سے ایسا نہیں ہے بلکہ یہ بیگم صاحبہ کی قابلیت ہے کہ انہوں نے پرائیویٹ طریقہ سے کسی آدمی سے کہا اور اس نے زبردستی نہیں بلکہ یقین کیجئے کہ اس نے اپنی مرضی سے لوگوں سے چندہ لے کر اس ہسپتال میں یہ سب انتظام کیا ہے ۔ اس پر یہ رائے زنی کرنا کہ وہاں چندہ لیا جاتا ہے مناسب نہیں ہے ۔ وہاں بیگم صاحبہ کی سرپرستی میں یہ سب کچھ رضاکارانہ طور پر ہو رہا ہے ۔ یہ جو کچھ اعلیٰ کارکردگی ہے تو اس میں کراچی کے لوگوں کا بھی حصہ ہے ۔ اگر اسی طرح سے باقی جگہوں پر بھی چندہ کر لیا جائے ۔ تو حالات بہتر ہو سکتے ہیں ۔ حمزہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ کوئٹہ وغیرہ سے لوگ reserved seats پر ڈاکٹر بن جاتے ہیں اور پھر ان علاقوں میں واپس نہیں جاتے اور دوسری جگہہ زیادہ آمدنی کی خاطر settle ہو جاتے ہیں ۔ اس کے لئے میں عرض کروں گا کہ میں نے سیکرٹری صاحب سے دریافت کیا ہے ۔ تو انہوں نے فرمایا کہ شاید کوئی ایک آدھ ڈاکٹر ایسا ہے جو وہاں سے باہر چلا گیا

ہو جس کو کوٹہ میں تعینات کیا گیا تھا ۔ قبائلی علاقوں میں جو reserved seats پر کسی کو seats دی جاتی تھی ۔ اس کے لئے bond تھا اور کسی علاقہ کے کسی طالب علم سے bond نہیں لیا گیا ۔ لیکن اب ایک تجویز ہے کہ رورل ایریاز کی جن سیٹوں سے لوگ آئیں گے ان کے لئے bond لیا جائے۔ میٹل ہسپتال کے متعلق حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ۱۱۷۶ beds ہیں ۔ یہ ٹوٹل ۱۷۷۶ ہے ۔ معلوم نہیں ان کو یہ فیگرز کہاں سے مل گئیں اور چار نئے ہسپتالوں کی تجویز ہے ۔ میجر اسلم جان صاحب نے کہا ہے کہ تمام صوبے میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے ۲۷ ہزار beds ہیں ۔ انہوں نے فرمایا جیسا کہ ان کا اندازہ ہے کہ پندرہ روپے فی bed رکھا جائے تو اس سے ساڑھے آٹھ یا ۹ کروڑ کی رقم ہونا چاہئیے ۔ لیکن contingency میں اس کے لئے صرف ڈیڑھ کروڑ کی رقم رکھی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ بڑی خوشی کی بات ہے اور ہماری دلی خواہش ہے کہ ہم ۱۵ روپے فی bed رکھ سکیں ۔ ہمارا معیار ۸–۹ اور زیادہ سے زیادہ ۱۰ روپے ہے ۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم جس معیار پر پہنچ چکے ہیں وہ ideal ہے ۔ ہم نے جو معیار اپنے سامنے رکھا ہے ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس تک پہنچ جائیں لیکن اس وقت تک ہم پہنچ نہیں سکے جس کی وجہ ظاہر ہے ۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ امریکہ میں ڈاکٹروں کے پیشہ کو بہتر بنانے کے لئے اور ڈاکٹروں کو زیادہ سے زیادہ attract کرنے کے لئے زیادہ

تنخواہ دی جاتی ہے۔ مثلاً امریکہ میں ۱۲ سے ۲۴ ہزار ڈالر دیئے جاتے ہیں۔ ہمیں خوشی ہوتی اگر ہمارے ایسے وسائل ہوتے اور ہمارے وسائل اگر ہمیں اجازت دیتے کہ ہم اتنی تنخواہ دے سکتے مگر جیسا کہ ہمارے وسائل ہیں ہم اتنی تنخواہ نہیں دے سکتے۔ انہوں نے U. K. کے ڈاکٹروں سے موازنہ فرمایا ہے کہ U. K. میں ایک ہزار کی آبادی پر ایک ڈاکٹر ہے۔ روس میں چار سو یا پانچ سو پر ایک ڈاکٹر ہے اور ہمارے یہاں ۵۶۵۶ کی آبادی پر ایک ڈاکٹر ہے۔ معلوم نہیں کہ وہ یہ فیگرز کہاں سے لائے ہیں۔ محکمہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق ۳۷۰۰ کی آبادی پر ایک ڈاکٹر ہے۔ میجر اسلم جان نے روس سے موازنہ کیا لیکن انہوں نے جو ترقی پذیر ممالک ہیں۔ جن میں ہم بھی شامل ہیں۔ ان سے موازنہ نہیں کیا۔ مثال کے طور پر میں عرض کرتا ہوں کہ

انڈونیشیا میں ۴۱ ہزار کی آبادی پر ایک ڈاکٹر ہے۔

نائیجیریا میں ۳۰ ہزار کی آبادی پر ایک ڈاکٹر ہے۔

سوڈان میں ۲۹ ہزار کی آبادی پر ایک ڈاکٹر ہے۔

تیونس میں ۱۰ ہزار کی آبادی پر ایک ڈاکٹر ہے۔

سعودی عرب میں ۱۳ ہزار کی آبادی پر ایک ڈاکٹر ہے۔

برما میں ۱۰ ہزار کی آبادی پر ایک ڈاکٹر ہے۔

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ گو ہماری پوزیشن ترقی پذیر ممالک میں خاصی بہتر ہے ۔ لیکن ہم اس سے مطمئن نہیں ہیں ۔ ہماری کوشش یہی ہے کہ حالت اور بہتر بن جائے ۔ لیکن اس وقت ہمیں جو مایوس کن خیالات حزب اختلاف کی طرف سے ملے ہیں ۔ وہ اتنے مایوس کن نہیں ہیں ۔ پنڈی کے متعلق اسلم جان صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں پر صرف ۱۲۵ بستروں کا ہسپتال ہے اور وہ چھ لاکھ کی آبادی کے لئے کافی نہیں ہے ۔ اس کے لئے میں عرض کروں گا کہ ایک ہسپتال ہم نے وہاں بنایا تھا جس کو سنٹر نے اپنی تحویل میں لے لیا اور وہ بھی ۱۲۵ بستروں کا ہسپتال ہے ۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہے کہ چھ لاکھ کی آبادی کے لئے وہ ہسپتال جو مرکزی حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے ۔ اس میں پنڈی کے لوگوں کا داخلہ منع ہے اور وہ لوگ اس ہسپتال سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ جناب والا۔ مرکزی حکومت تو اس کو بہتر طریقے سے financed کر رہی ہے ۔

Major Muhammad Aslam Jan : It is meant for the Central Government employees only.

Parliamentary Secretary, (Health) : Yes, but there is no bar on the Pindi people.

جناب والا ۔ ملک اختر صاحب نے میو ہسپتال کے متعلق کچھ فرمایا کہ بتایا جائے کہ اس کی بہتری کے لئے کیا منصوبہ بنایا ہے ۔ اس سلسلہ میں گذارش یہ ہے کہ ساڑھے تین کروڑ روپیہ کا منصوبہ بنایا گیا ہے اور

اس میں سے اڑھائی کروڑ کی رقم موجودہ تیسرے پنج سالہ منصوبے کے لئے مختص کی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ ایک ہزار بیڈز کی اور ۲۷ ہسپتالوں کی بھی تجویز ہے ۔ ایک ڈاکٹر کے متعلق انہوں نے بڑے غم و غصہ کا اظہار کیا ۔ انہوں نے فرمایا کہ ڈاکٹر حسن نے کچھ بد سلوکی کی کسی مریض سے ۔ ہمیں اس کا افسوس ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ کالی بھیڑیں ہر جگہ موجود ہوتی ہیں ۔ اگر ایک ڈاکٹر نے بد سلوکی کی تو سینکڑوں اور ہزاروں ڈاکٹر ایسے بھی ہوں گے ۔ جو نیک سلوک کرتے ہوں گے ۔ ملک اختر صاحب نے بی-سی-جی کے متعلق بھی فرمایا کہ یہ کام خاطر خواہ طریق پر نہیں ہو رہا ہے ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اس وقت ۲۷ ٹیمیں بی-سی-جی کے لئے ہیں اور ہر سال ۲۰ لاکھ آدمیوں کو ٹیکے لگ رہے ہیں ۔ شکریہ ۔ (تالیاں)

حاجی سردار عطا محمد ۔ کون سا مضمون آپ کو پسند آیا ہے جو تالی بج رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ دیکھا گیا ہے کہ لابیز میں ممبر صاحبان کے علاوہ کچھ اور صاحبان بھی آ جاتے ہیں ۔ لابیز صرف صوبائی اسمبلی کے ارکان کے لئے ہیں ان کے علاوہ اور کوئی شخص ان میں داخل نہیں ہو سکتا وزراء اور ممبرز کے علاوہ اور کوئی ان میں داخل نہیں ہوسکتا اور اس کے متعلق میں ۔ اسمبلی کر ٹریٹ کو ہدایت کردی ہے کہ اس پر سختی سے

عمل درآمد کیا جائے ۔ آپ صاحبان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ کسی اور شخص کو اندر لانے کی کوشش مت کیجئے گا ۔

وزیر صحت (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ جناب والا ۔ میں نے ملک محمد اختر صاحب ۔ میجر اسلم جان صاحب ۔ حمزہ صاحب اور خواجہ صفدر صاحب کی تقاریر کو سنا ۔ بجٹ میں جو رقم ۲۳ لاکھ ۳۳ ہزار کی دکھائی گئی ہے اس کے متعلق میرا خیال ہے کہ ان کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ ہم یہ رقم صرف ایک خاص عملے کے لئے لے رہے ہیں اور اس کی وجہ سے غالباً وہ اس قسم کی تجاویز ہمارے سامنے لائے ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے سب سے پہلے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ رقم جو ہم نے لی ہے اس میں ۱۶ لاکھ ادویات کے لئے صرف کریں گے اور ۸ لاکھ جس عملے پر صرف کریں گے اس کی تفصیل یہ ہے ۔ آپ اس سے بہت با خبر ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ ۱۰۰ روپیہ کی کمی کرنے کی تو تحریک پیش کی ہے ۔ اور وہ بھی آپ کی اس پالیسی کو زیر بحث لانے کے لئے ۔ ہم نے کوئی گناہ نہیں کیا ۔

وزیر صحت ۔ آپ نے یہ غلط فہمی میں فرمایا ہے کہ رقم کا جو مطالبہ کیا جا رہا ہے اس میں ادویات شامل نہیں ۔ آپ نے ابھی ابھی فرمایا کہ ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں ۔ یہ آپ نے اپنے نقطہ نظر کی بناء پر

سوچا ہوگا ۔ اگر دوائیاں نہیں ہیں تو پھر عملے کی ضرورت کیا ہے ۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ رقم ہم نے ایسے عملے کے لئے مقرر کی جس میں کہ چند ڈرائیوروں کی ضرورت درپیش ہوگی کیوں کہ ۸۰۰ سرکاری گاڑیاں ہوں گی جن کے لئے ڈرائیورز کی ضرورت ہوگی ۔ دوسری چیز جو ہم نے مانگی ہے وہ ڈرگ انسپکٹرز ہیں ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ادویات میں آجکل اتنی ملاوٹ ہونے لگی ہے کہ آج سے چھ سات ماہ قبل ہم نے مختلف ڈرگ انسپکٹرز مختلف جگہوں میں بھیجے اس کے لئے ایوان نے بھی اور شہر والوں نے بھی ڈیمانڈ کیا کہ ڈرگ انسپکٹران کی تعداد کو بڑھایا جائے تاکہ دوائیوں پر نگرانی کی جا سکے اور ملاوٹ کے عنصر کو دور کیا جا سکے تو اس لئے میں نے یہ رقم مختص کرائی ۔ میں یہ اس لئے عرض کر رہی ہوں کیوں کہ آپ چاہتے ہیں کہ مجھے اس چیز کا جواب دینا چاہئے ۔ لیکن آپ نے جو تقاریر فرمائی ہیں کہ ۱۰ سالوں میں کوئی بھی ترقیاتی کام نہیں کئے گئے اور کوئی اضافہ نہیں کیا گیا تو اس کے جواب میں میں آپ کے سامنے سرسری جائزہ پیش کرنا چاہتی ہوں کہ ان ۱۰ سالوں میں ہمارے محکمہ نے اور ہمارے عملے نے اور ہسپتالوں نے کتنی ترقی کی ہے اور اس ترقی پر ہم بجا طور پر فخر کرتے ہیں ۔ (ہیر ۔ ہیر)

جناب والا ۔ ہمارے محکمے کے متعلق تو آپ کو بھی معلوم ہے کہ

اس نے کیا کام کیا ہے ۔ میں اس سے آپ کو با خبر کرنا چاہتی ہوں ۔ آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ ہماری حکومت نے سند یافتہ ڈاکٹروں پر زر مبادلہ خرچ کیا ہے ۔ میں آپ کو بتاتی ہوں کہ ایف سی پی ایس اور ایف آر سی ایس کے معیار کی جو ڈگریاں ہیں ان کے لئے ہم نے کراچی ۔ لاہور اور حیدر آباد میں ۶ ۱ نئی پوسٹ گریجویٹ کلاس کا اجراء کیا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ اب ہمیں ان ڈاکٹروں کو فارن ایکسچینج خرچ کرکے باہر کے ممالک میں نہیں بھیجنا پڑے گا ۔ بلکہ وہ یہ ڈگریاں یہیں سے حاصل کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ نے ڈیڑھ بجے تک تقریر کرنی ہے اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کیوں کہ ڈیڑھ بجے میں نے question put کرنا ہے ۔

وزیر صحت ۔ آج ہم ۱۰ سالہ جشن اس لئے منا رہے ہیں کیوں کہ آپ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ رہے ۔ آپ ان ترقیاتی منصوبوں کو نہیں دیکھ رہے ہیں ۔ ہمارا محکمہ ایسا محکمہ ہے جس کے متعلق روزانہ شکایات پیدا ہوتی ہیں ۔ موت بھی آتی ہے بیماری بھی آتی ہے لیکن اگر آپ اس محکمہ میں ترقی نہیں دیکھ رہے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے آپ پاکستان کی ترقیوں کو نہیں دیکھ رہے جن کے متعلق دوست تو دوست دشمن بھی با خبر ہیں ۔ آپ اس ترقی کو نہیں دیکھ رہے جو زرعی شعبہ میں ہوئی ہے ۔ اب حالات

ترقی کی طرف جا رہے ہیں ۔ لیکن جیسے میں نے ابھی عرض کیا ہے آپ کو ضرور بیماری بھی ہوگی ۔ موت بھی آئے گی ۔ حادثات بھی ہوں گے ۔ (تالیاں)

اب آپ یہ کہیں کہ بیماری کیوں آتی ہے حادثات کیوں ہوتے ہیں تو اس کا کیا علاج ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں گذارش کروں گا کہ ہمیں آپ محترمہ سے معافی دلوا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔ حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر صحت ۔ جیسے میں ابھی آپ کے سامنے عرض کر رہی تھی ۔ ہماری حکومت کے جو اعداد و شمار ہیں ان کے مطابق ۱۹۵۸ء کے بعد میڈیکل کالجوں میں دو صد نشستوں کا اضافہ ہوا ۔ علاوہ ازیں دو مزید میڈیکل کالجوں کا اضافہ ہوا پھر ہم نے ایف سی پی ایس کی ڈگری کو یہاں رائج کیا ۔ جو ایف آر سی ایس اور ایم آر سی پی کے معیار کی ڈگری ہے ۔ یہ پہلے نہیں تھی ۔ میں ان دس سالوں کی ترقی آپ کو بتاتی ہوں کہ اس دوران صحت کے محکمہ نے کیا ترقی کی ہے ۔ لاہور کراچی اور حیدر آباد میں تقریباً ۱۶ نئے پوسٹ گریجویٹ کورسوں کا اجراء کیا گیا

چنانچہ اس کے نتیجے میں ۵۸۹ ڈاکٹر پوسٹ گریجویٹ ڈگری اور ڈپلوما حاصل کر چکے ہیں اور ۱۰۸ اس وقت زیر تعلیم ہیں ۔

اس طرح لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کی تعداد ۱۹۵۸ء میں ۳۴۹ تھی لیکن اب ۱۳۵۲ ہے اس کے باوجود وہ فرماتے ہیں کہ کوئی ترقی نہیں ہوئی ۔ اس لئے میں یہ اعداد و شمار سنا رہی ہوں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ ہمارے ہاں برابر ترقی ہوتی رہی ہے ۔ دائیوں کی تعداد ۱۹۵۸ء میں ۶۷۰ تھی اب ۱۰۷۰ ہے ۔ (تالیاں) نرسوں کے لئے ۱۹۵۸ء سے پہلے پوسٹ گریجویٹ کلاس نہ تھی اب ایک پوسٹ گریجویٹ کلاس موجود ہے ۔ ہیلتھ ٹیکنیشنز کے لئے کوئی سکول نہ تھا اب دو ہیں ۔ ایک بہاول پور میں اور ایک کوئٹہ میں جن میں ۱۵۰ طلباء سالانہ داخلہ لیتے ہیں ۔

ڈینٹل کالج میں ۱۹۵۸ء میں ۳۰ طلباء سالانہ کی گنجائش تھی اب ۶۰ طلباء کی گنجائش ہے ۔ physiotherapy کی تعلیم کے لئے جو ایک نیا طریق علاج ہے ہمارے ہاں اب ایک نیا ادارہ قائم ہے ۔ پہلے یہاں اس قسم کی کوئی چیز نہ تھی اب ایک پورا محکمہ موجود ہے ۔ علاج کی سہولتیں دیہی مراکز صحت قائم کئے جا رہے ہیں ۔ اس وقت اس قسم کے ۸۴ مراکز میں کام جاری ہے ۔ ان کے علاوہ ۲۴۰ ذیلی مراکز کام کر رہے ہیں ۔ ۲۷ تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کو معیاری بنایا گیا ہے ۔

۱۹۵۸ء سے پہلے یہ شعبے نہ تھے - پلاسٹک سرجری - چیسٹ سرجری نیورو سرجری - کارڈیاک سرجری - آرتھو پیڈک سرجری - نیورولوجی کارڈیالوجی - نفسیاتی بیماریوں کے علاج کے لئے جو کچھ کیا گیا ہے وہ اس میں شامل نہیں - خواجہ محمد صفدر صاحب نے کہا ہے کہ ہمارے پاس اس سے پہلے ۱۰۰ بستر تھے اور اب کم ہیں - آپ صرف بستروں کی تعداد سے صحت کی سہولتوں کا اندازہ نہیں لگا سکتے - مثلاً سیالکوٹ کے ہسپتال میں پہلے ۱۰۰ چارپائیاں تھیں مگر مریضوں کے لئے وہ سہولتیں نہ تھیں جو اب مہیا ہیں - (تالیاں)

جناب والا - اب وہاں ایک سپیشلسٹ بھی ہے اور ایکسرے کا پلانٹ بھی موجود ہے - ایک پیتھالوجسٹ بھی ہے - پہلے صرف بستر تھے - اور کوئی چیز وہاں مہیا نہ تھی - اب وہاں ساری ضروریات موجود ہیں - آج اگر بستروں کی کمی ہے تو اس کے ساتھ مریضوں کی دیگر سہولتیں اور ضروریات تو موجود ہیں - میو ہسپتال کے متعلق جناب حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کے برآمدوں میں مریض رکھے جاتے ہیں چونکہ وہ پرانا ہے اور وہاں مزید مریضوں کی گنجائش نہیں ہے اس لئے آج کل کچھ مریضوں کو برآمدوں میں رکھا ہوا ہے دوسرے یہ کہ وہاں ۱۲۰۰ بستر مہیا کئے گئے ہیں - پہلے ۸۰۰ تھے تو مریضوں کی اس بڑھتی ہوئی تعداد کو برآمدوں میں رکھنا ضروری ہوگیا ہے ظاہر ہے گرمی میں ان کو برآمدوں

میں رکھنا بہت تکلیف دہ ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ لاہور میں ایک دوسرا ہسپتال بن جائے تاکہ مریض اس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل ہوں ۔ (تالیاں)

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ بیگم صاحبہ کی مدد کے لئے ان کی دوسری بہنیں تقریر کرنے کے لئے تیار ہیں دیگر معزز ارکان بھی صحت پر بولنا پسند کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر کچھ وقت ہوا تو میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ تقریر فرمائیے (تالیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا دیوان صاحب کو مردوں کی لسٹ سے نکال کر مستورات کی لسٹ میں شامل کر دیا گیا ہے ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ محترمہ وزیر صحت صاحبہ کی طرف سے قائد ایوان جواب دے دیں ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔ بیگم صاحبہ آپ تقریر ختم کر چکی ہیں ۔

وزیر صحت ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری (ملتان-۶) - جناب سپیکر - میں بیگم صاحبہ کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے لئے وقت بچا دیا - دوسری عرض یہ ہے کہ آپ کی مہربانی سے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میں مردوں کا بھی نمائندہ ہوں اور خواتین کا بھی نمائندہ ہوں - (قہقہہ)

Mr. Speaker : Order, order.

صاحبزادہ نور حسن - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے علاقہ میں بنیادی جمہوریت میں کوئی خواتین رکن بھی ہیں - کیوں کہ یہ خواتین کے نمائندے ہیں ؟

دیوان سید غلام عباس بخاری - میرا مقصد یہ ہے کہ ایوان میں جو خواتین ہیں میں ان کا نمائندہ ہوں اور ان کی طرف سے بولتا ہوں - (قہقہہ)

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میں بیگم ممتاز جمال صاحبہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی بجٹ تقریر میں فرمایا تھا کہ ہم صرف پانچ خواتین ہیں - ہماری نشستیں بڑھائی جائیں - ان کی دعا قبول ہو گئی ہے - اور وہ پانچ کی بجائے چھ ہو گئی ہیں -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔جناب دالا ۔ میں بیگم صاحبہ کی تائید میں اتنا عرض کرنا چاھتا ھوں کہ حزب اختلاف کا جو یہ اعتراض ھے کہ آئے دن حادثات ھوتے رھتے ھیں ۔ لوگ ھسپتالوں میں جا کر داخل کیوں ھوتے ھیں ۔ وہ باھر کم آتے ھیں ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ اس نقطہ کی طرف مبذول کروانا چاھتا ھوں ۔ میں سمجھتا ھوں کہ اگر لوگ کم باھر واپس آتے ھیں تو یہ ایک طرح سے خاندانی منصوبہ بندی کی مدد ھے اس لئے حزب اختلاف کے دوست کیوں الزام لگاتے ھیں ۔ اگر ھماری آبادی کم ھو گی تب ھی ھم خاندانی منصوبہ بندی میں کامیاب ھونگے (ھیئر ۔ ھیئر) حزب اختلاف کا یہ اعتراض ھے کہ لوگ جا کر واپس زندہ نہیں آتے ھیں یہ کوئی اھمیت نہیں رکھتا ھے ۔

جناب والا ۔ آپ نے مجھے موقع مہیا کیا ھے میں یہ عرض کروں گا کہ دیہات میں جو طبی سکولز کھولے جانے تھے اس کے لئے جو سکیم drop کر دی گئی ھے اس سے مجھے بھی اور ھر معزز رکن کو اتفاق نہیں ھے کیونکہ جتنی ھمارے صوبہ میں ڈاکٹروں کی ضرورت ھے اتنے ایم بی بی ایس ڈاکٹر ھم نے پیدا نہیں کئے ھیں اور نہ ھی کر رھے ھیں اس لئے میں اپیل کروں گا کہ اس سکیم پر نظرثانی کی جائے ۔

مسٹر نثار محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ ان کی

تائید میں نہیں بول رہے ہیں معلوم نہیں ہو رہا کہ یہ کس حیثیت سے بول رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ایک ممبر کی حیثیت سے بول رہے ہیں ۔

مسٹر نثار محمد خان ۔ انہوں نے تائید میں بولنا تھا لیکن وہ ان سے متفق نہیں ہیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اور بیگم صاحبہ اس طرف توجہ فرمائیں ۔ یہ دیہات کے لئے ایک مفید تجویز ہے کہ نچلی سطح پر معالج دیہات میں جا کر اس کمی کو پورا کریں ۔ اس کے علاوہ خاص طور پر ملتان نشتر میڈیکل کالج کے لئے بیگم صاحبہ کی خدمت میں اپیل کروں گا کہ یہ ہسپتال یا کالج صرف پاکستان کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ ایشیاء کے لئے درسگاہ یا ادارہ باعث فخر ہے مگر اس میں وارڈز اور بستروں کی تعداد کو پورا نہیں کیا گیا ۔

جناب والا ۔ میں آخر میں عبدالقیوم صاحب کو اور بیگم صاحبہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں ان سے محسوس ہوتا ہے کہ بیگم صاحبہ نے ہماری ضروریات کا لحاظ رکھا ہے ۔ ہم ترقی کر رہے ہیں تنزلی کی طرف نہیں جا رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ کس کے نمائندے ہیں ۔

Chaudhri Anwar Aziz : Sir, he is a specimen of health.

Mr. Speaker : The Minister for Revenue.

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ جناب صدر ۔ میرے پاس اعداد و شمار نہیں ہیں نہ ہی میرے پاس statistical charts ہیں ۔ اعداد و شمار عبدالقیوم صاحب نے اور بیگم صاحبہ نے پیش کر دیئے ہیں ۔ میں حقیقت حال عرض کروں گا اور وہ حقیقت ایسی ہو گی جو سب کے مشاہدہ میں آ چکی ہو گی ۔ مجھے یاد پڑتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ممبر صاحبان مجھ سے اتفاق کریں گے ۔ چند سال پہلے یا کچھ سال پہلے یا کچھ عرصہ پہلے اس ملک میں چند امراض تھیں ۔ چیچک خسرہ ۔ نمونیا ۔ ٹائیفائڈ اور تپدق جیسی امراض تھیں ۔ میں یہ تسلیم کرنے کو تیار ہوں کہ چیچک اور خسرہ کا علاج کچھ عرصہ پہلے مکمل طور پر ہو گیا تھا ۔ کسی زمانہ میں ہر شخص کو دیکھتے تھے کہ ہر پانچ چھ یا دس آدمیوں میں سے ایک کے منہ پر چیچک کے داغ ہوا کرتے تھے اب یہ مرض معدوم ہو کر رہ گیا ہے اور یہ بیماری نظر نہیں آ رہی ہے ۔ خسرہ البتہ اس وقت بھی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ خسرہ پر بہت حد تک کنٹرول ہو گیا ہے ۔ اب بہت کم یہ مرض نظر آتا ہے اگر کہیں ہو تو اس پر فوراً کنٹرول ہو جاتا ہے ۔ میں دیہاتی ہونے کی حیثیت سے خود دیکھتا رہا ہوں ۔ ملیریا کے موسم میں

دیہاتی لوگ صبح سویرے حجروں میں جا بیٹھتے تھے اور چادر تان کر کانپتے رہتے ۔ اب ملیریا کہیں نظر نہیں آتا ۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں اور یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں اب کہیں بھی کوئی کیسز نظر نہیں آئے اور نہ ہی کوئی دیہاتی اپنی چادر تان کر سویا ہوا نظر آتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سردیوں کے موسم میں سینکڑوں لوگ نمونیا سے مر جاتے تھے ۔ ہیضہ ہوتا تھا اب ایک شخص کی بھی رپوورٹ نہیں ملتی کہ وہ نمونیا سے مر گیا ہے ۔ ٹائیفائڈ کی وجہ سے لوگ مر جاتے تھے ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ٹائیفائڈ کا نام و نشان قریب قریب ختم ہو گیا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو زندہ درگور ہیں ؟

وزیر مال ۔ ہم ان کو ایسا نہیں سمجھتے ہیں اگر ملک اختر صاحب سمجھتے ہیں تو یہ ان کی مرضی ہے ۔

جناب والا ۔ پہلے زمانے میں بہت وبائیں ہوا کرتی تھیں اور ان کی وجہ سے سینکڑوں ہزاروں لوگ مر جاتے تھے ۔ اس سال ہمارے سامنے ملتان میں وبا پھیلی سوائے ملتان کے کسی اور جگہ نہ پھیلی وہاں بھی اس پر قابو پا لیا گیا ۔ چند ایک کیسز ملتان کے سوا دوسری جگہ ہوئے تھے لیکن وہ effectively کنٹرول ہو گئی ۔ ٹی ۔ بی کے متعلق خیال ہے کہ یہ ایسا مرض نہیں جس کا علاج نہیں ہے ۔ چند سال پہلے یقیناً ٹی ۔ بی کا کوئی علاج نہیں تھا اب ٹی ۔ بی کا علاج موجود ہے : . . .

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس ایوان کا پچھلے تقریباً چھ سال سے ایک حقیر رکن رہا ہوں ۔ میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا کہ جب وزیر متعلقہ جوابی تقریر کر چکیں بعد میں آپ نے کبھی کسی دوسرے معزز رکن اسمبلی کو تقریر کرنے کی اجازت دی ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب جو سٹیج آج ہے یہ سال میں ایک مرتبہ آتی ہے ۔ یہ وہ سٹیج ہے کہ ایک بجکر تیس منٹ پر guillotine ہوتی ہے ۔ جب تک ایک بجکر تیس منٹ پر ہاؤس کی کارروائی ملتوی نہ کی جائے رولز اور قواعد کے مطابق guillotine نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے ان کو اجازت دی ہے کہ وہ جوابی تقریر کے بعد تقریر فرمائیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ اگر آپ رول ۹۶ ملاحظہ فرمائیں تو آپکو پتہ چل جائیگا ۔

Now the time is very limited. The Minister may please conclude his speech now.

وزیر مال ۔ میں تپدق کے مرض کے متعلق یہ عرض کر رہا تھا کہ چند سال قبل یہ خیال کیا جاتا تھا کہ تپدق لا علاج مرض ہے اور چونکہ اس کا کوئی علاج نہیں ہے تو اس لئے یہ مرض دیہات میں شہروں میں اور چھوٹے بڑے قصبات میں پھیلتا جا رہا ہے ۔ لیکن یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ میرے اپنے علاقے میں بھی تپدق کے مریض تو ہیں لیکن ان کے مرض پر اسقدر قابو پا لیا گیا ہے کہ اب تپدق کے مریض سے پہلے کی

طرح پرہیز نہیں کیا جاتا بلکہ اب تو لوگ ان کے ساتھ مل بیٹھ کر کھانے پیتے ہیں ۔ تو یہ محکمہ صحت ہی کی کارکردگی ہے ۔ آسمان سے کوئی فرشتے تو نہیں اترے تھے کہ اس مرض پر اس طرح سے قابو پا لیا جائے ۔ تو یہ سب کریڈٹ محکمہ صحت ہی کو جاتا ہے اور یہ ان کا ہی حق ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ آج مجھے حزب مخالف کی تقاریر سن کر بیحد افسوس ہوا کیونکہ گذشتہ سال جب ہیضے نے ایک وباء کی صورت اختیار کر لی تھی تو محکمہ صحت نے جس قابلیت ، مستعدی ، ہمت اور فراست سے اس پر قابو پایا وہ اس بات کا تقاضا کرتا تھا کہ آج یہ ایوان محکمہ صحت کو اور محترمہ بیگم صاحبہ کو داد تحسین پیش کرتا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہیضے کی وباء گذشتہ سال نہیں بلکہ امسال پھیلی تھی ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میری تصحیح کر دی ہے لیکن میرا مقصد دراصل امسال سے ہی تھا ۔ اس کے علاوہ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ایوان اس بات سے باخبر نہیں ہے کہ اس دس سالہ دور میں ہر تحصیل میں ایک نہایت اچھا اور

اور مکمل ہسپتال تعمیر ہو چکا ہے ۔ کیا حزب اختلاف کے اراکین یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے وقت میں دیہی اور شہری علاقوں میں اس قدر طبی سہولتیں موجود تھیں ۔ اور آج ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ایک شاندار ہسپتال تعمیر ہو چکا ہے جہاں پر مریضوں کا علاج ہوتا ہے جہاں پر ڈاکٹر بھی موجود ہیں اور مریضوں کا شافی علاج ہو رہا ہے ۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ یہ گلہ کرتے ہیں کہ ہم کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں ۔ میں جذبات کی رو میں نہیں بہنا چاہتا بلکہ اعداد و شمار اس بات کی گواہی دیتے ہیں ۔ اور کیا یہ درست نہیں کہ ملیریا پر بڑی حد تک قابو پا لیا گیا ہے ۔ پہلے جب فصل کی کاشت کا موسم ہوا کرتا تھا تو لوگوں کو اس کام کے لئے مزدور نہیں ملا کرتے تھے کیونکہ وہ بیچارے ملیریا میں مبتلا ہونے کی وجہ سے مفلوج اور معذور ہو کر رہ جاتے تھے ۔ لیکن آج کوئی شخص یہ کہہ سکتا کہ انسداد ملیریا کی مہم کی وجہ سے دیہات میں ملیریا کی صورتحال بہتر نہیں ہو چکی ۔ میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا انہوں نے انسداد ملیریا کے سلسلے میں کوئی منصوبہ بنایا تھا ۔ یہ ہماری حکومت ہی کا کارنامہ ہے کہ ہم نے اس سلسلے میں نہ صرف یہ کہ منصوبہ ہی بنایا بلکہ اس کے لئے خطیر اور کثیر رقم مہیا کر کے اس مرض کی بیخ کنی کی ہے ۔ حالانکہ اس سے پہلے دیہات میں یہ مرض وبا کی شکل میں پھیلا کرتا تھا اور دیہات میں رہنے والے اکثر و بیشتر اس مرض کا شکار رہا کرتے

تھے - پہلے انہیں ملیریا ہوتا تھا پھر ٹائیفائڈ اور اس کے بعد وہ لمونیا کا شکار ہو جایا کرتے تھے - لیکن آج وہاں پر خدا کا فضل ہے - تو اس لحاظ سے میں تو آج یہ توقع کرتا تھا کہ وہ مہربانی کریں گے اور محکمہ صحت کی حوصلہ افزائی کریں گے کہ انہوں نے گذشتہ برس جو کارنامہ سرانجام دیا ہے کوئی ملک اور قوم ان کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی کہ جس حوصلے کے ساتھ انہوں نے ہیضے کی وباء پر قابو پایا یہ معجزے سے کم نہیں تھا - اور یہ ہماری ہی حکومت کا کارنامہ ہے جس کے لئے میں اس ایوان کی طرف سے محکمہ صحت کو اور بالخصوص محترمہ بیگم صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ خدا کے فضل سے انہوں نے اس بیماری پر قابو پا لیا - (نعرہ ہائے تحسین) دنیا میں امراض پھیلتے ہی رہتے ہیں اور ان کا علاج بھی ہوتا رہتا ہے اور میرے دوست جناب وزیر مال صاحب نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ تپدق کے علاج کے سلسلے میں اب صورت حال اس قدر بہتر ہو چکی ہے کہ اب اس مرض کے پھیلنے کا شاید ہی کوئی خدشہ باقی رہا ہو - اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ ہر سال میڈیکل کالجوں سے زیادہ سے زیادہ طلباء فارغ التحصیل ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں ڈاکٹر مہیا ہو رہے ہیں - یہ درست ہے کہ بعض ڈاکٹر یہاں ملازمت اختیار نہیں کرتے اور ہمیں توقع ہے اور جس طرح کہ میرے ذاتی علم میں بھی ہے کہ محترمہ بیگم صاحبہ ہر وقت اس بات کے لئے

کوشاں رہتی ہیں کہ ہر ہسپتال میں ڈاکٹر اور دوائیں مہیا ہوں اور جو مرض بھی قابل علاج ہو اس کا علاج کیا جا سکے انہوں نے دن رات محنت کر کے نہایت ہی قابل قدر کام کیا ہے اور ان کی سربراہی میں محکمہ صحت نے نہایت قابل تحسین کام کیا ہے جس کے لئے ایوان کو انہیں داد دینی چاہئیے ۔

جناب والا ۔ آپ کو سن کر خوشی ہو گی کہ اس دوران میں محکمہ صحت نے دو سو کے قریب پوسٹ گریجویٹوں کے لئے F.R.C.S. اور M.R.C.P. اور T.D.D. کے کورسوں کا اجراء کیا ہے اور اس مقصد کے لئے ایک سکول بہاولپور میں اور دوسرا کوئٹہ میں کھولا گیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ D.D.T. کیا چیز ہے ۔

Mr. Speaker : No interruptions, please.

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں نے تو T.D.D. کہا ہے D.D.T. نہیں کہا ۔ آپ کو تو D.D.T. کی ضرورت ہے اور آپ کے دماغ کو بھی D.D.T. کی ضرورت ہے ۔ میں نے تو ایسی ڈگریوں کا نام لیا ہے کہ جن کے متعلق ان کو علم ہی نہیں ہے ۔ ان کو کیا معلوم کہ یہ کیا ڈگریاں ہیں حالانکہ وہ ایم ۔ اے ہیں اور میں ایک چھوٹا سا گریجویٹ ہوں ۔ لیکن اس کے باوجود ان کو ان ڈگریوں کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں ہے ۔ (قطع کلامیاں) تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہسپتالوں کے نظام کو

بہتر سے بہتر بنایا جا رہا ہے چاہے دیہات ہوں چاہے لاہور ہو ملتان ہو کراچی ہو ، راولپنڈی ہو چاہے کوئی بھی جگہ ہو ۔ جہاں جہاں بھی میڈیکل کالج ہیں ان کی حالت بہتر ہوتی جا رہی ہے ۔ میں یہ اعلان کرتے ہوئے مسرت محسوس کرتا ہوں کہ یہ سب ہماری کوششوں کا نتیجہ ہے لیکن ہماری یہ کوششیں حرف آخر نہیں ہیں بلکہ ہم اپنی ان کوششوں کو تیز سے تیز کردیں گے تاکہ ہر پاکستانی صحت مند اور تنومند ہو کہ وہ اپنے ملک کی صحیح طور پر خدمت کر سکے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ہماری یہ بھی کوشش ہے کہ ہر آدمی بیماری سے محفوظ ہو حمزہ صاحب نے کہا ہے کہ حفاظتی تدابیر کم کی جارہی ہیں ۔ تو میں ان کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ prevention is better than cure اور اس پر عمل ہو رہا ہے اور اس قسم کی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں کہ جن سے کسی شخص کو بیمار ہی نہ ہونا پڑے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم ہفتہ صفائی منایا کرتے ہیں ۔ ریڈیو اور دوسرے ذرائع سے لوگوں کو حفظان صحت کے اصول سمجھائے جا رہے ہیں ۔ حفظان صحت ، غذا اور غذائیت کے متعلق اور وٹامن کے استعمال کے متعلق انہیں بتایا جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : The Minister may please conclude his speech.

وزیر زراعت و خوراک :- جناب والا ۔ میں آپ کا مشکور ہوں

کہ آپ نے مجھے وقت رحمت فرمایا تاکہ میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں ۔

Mr. Speaker : Minister for Finance now.

وزیر خزانہ (مسٹر احمد سعید کرمانی) ۔ جناب والا ۔ قائد ایوان کی پر معنی اور پر مغز تقریر کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ مزید کسی تقریر کی گنجائش باقی رہ گئی ہو ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ناانصافی ہو گی اگر میں اس موقع پر اپنے ان جذبات کا اظہار نہ کروں جو کہ میں محکمہ صحت کے بارے میں رکھتا ہوں ۔

جناب والا ۔ وزیر مالیات کی حیثیت سے مجھے تمام محکموں سے واسطہ پڑتا ہے لیکن محکمہ صحت ایک ایسا محکمہ ہے کہ جو ہر بار ہی یہ اصرار کرتا ہے کہ اس محکمے کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم مختص کی جائیں ۔ تو یہ طرز عمل یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس حکومت کا جو یہ محکمہ ہے اور اس محکمے کی جو سربراہ بیگم خلیق الزمان صاحبہ ہیں وہ دن رات اس دھن میں مصروف ہیں کہ صوبے کے عوام کو زیادہ سے زیادہ طبی سہولتیں مہیا کی جائیں اور زیادہ سے زیادہ مقامات پر طبی سہولتیں مہیا کی جائیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ خراج تحسین تو کافی ادا ہو چکا ہے لیکن اب وقت ختم ہو رہا ہے ۔

Mr. Speaker : I am conscious of that.

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ صحت کے متعلق بین الاقوامی ماہرین اکثر اس ملک میں آتے جاتے رہتے ہیں ۔

خواجہ جمال محمد کوریجہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ اس میں تو کسی کو بھی شک نہیں ہے کہ اس نے ترقی کی ہے لیکن اس بات کو سمجھانے کے لئے بھی کوئی آدمی تو ہونا چاہیئے ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order. Kirmani Sahib, I am sorry there is no time.

Minister for Finance : I conclude Sir.

Mr. Speaker : I will now put the question to the vote of the House. The question is —

That the total of Rs. 24, 34, 030 on account of 38-A-Health Services. Total New Expenditure (Recurring and Non-Recurring) be reduced by Rs. 100.

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the Demand to the vote of the House. The question is —

That a sum not exceeding Rs. 24, 34, 030 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Health Services.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Now the guillotine. The question is —

That a sum not exceeding Rs. 10, 98, 720 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Land Revenue.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is —

That a sum not exceeding Rs. 40, 460 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Provincial Excise.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 2,97,100 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Stamps.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 16,87,730 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Forests.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 13,740 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Registration.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 43,410 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Charges on account of Motor Vehicles Acts.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 1,04,250 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Other Taxes and Duties.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 84,44,820 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Irrigation (Working Expenses).

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 1,66,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Other Irrigation Expenditure.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 3,72,500 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Charges on Irrigation Establishment.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 17,83,010 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of General Administration.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 3, 04,380 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Administration of Justice.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 19,400 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Jails and Convict Settlements.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 33,43,450 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Police.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 49,62,600 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Provincial Border Forces.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 8,95,530 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Frontier Regions.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 54,530 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Scientific Departments.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 71,80,830 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Education.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is —

That a sum not exceeding Rs. 16,20,840 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Public Health.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 3,32,130 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Veterinary.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 19,850 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Co-operation.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 11,300 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Industries.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 5,67,570 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Miscellaneous Departments.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 3,29,150 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Civil Works.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 35,91,720 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Civil Works—Establishment Charges.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 36,10,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Communication Works.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 13,41,510 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Communication—Establishment charges.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 9,50,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Relief.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 1,88,930 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Stationery and Printing.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 31,43,330 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Miscellaneous.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 1,56,35,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Payment of Commuted Value of Pensions.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 56,310 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Capital Outlay on Provincial Schemes of State Trading.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 31,36,10,650 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Development.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is :—

That a sum not exceeding Rs. 11,12,82,400 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Construction of Irrigation Works.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 3,85,84,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Capital Outlay on Improvement of Public Health.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 2,65,51,630 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Capital Outlay on Schemes of Agricultural Improvement and Research.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 6,16,07,500 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Industrial Development.

The motion was carried

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 37,00,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Town Development Schemes.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 16,91,68,000 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Capital Account of Communication Works outside the Revenue Account.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The question is—

That a sum not exceeding Rs. 10,03,30,530 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year

ending on the 30th June, 1969 in respect of Capital Account of Civil Works outside the Revenue Account.

The motion was carried.

Mr. Speaker: The question is—

That a sum not exceeding Rs. 66,63,41,500 be granted to the Governor to meet new expenditure for the financial year ending on the 30th June, 1969 in respect of Loans and Advances by Provincial Government.

The motion was carried.

Mr. Speaker: The House is adjourned to meet again tomorrow at 8.00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 1.45 p.m.) till 8.00 a.m. on Friday, the 28th June, 1968.

APPENDIX I

(Ref: Starred Question No. 10424)

منظور شدہ سکیموں کی فہرست برائے سال ۶۶-۱۹۶۵ اور ۶۷-۱۹۶۶ء نگر پارکر اور چاچرو تعلقہ کے لئے۔

نام یونین کونسل	سکیم کا نام	رقم — تکمیل کی موجودہ حالت — حصہ سول	ٹوکل چندہ میزان ورکس		آیا فنی ماہرین کی طرف سے سند جاری کی گئی ہے یا نہیں
تعلقہ چاچرو برائے ۶۶-۱۹۶۵					
هارا	۱ - کنواں برائے حیات گاؤں	۳۳۳۳ — ۳۳۳۳	۱۲۵	فٹ گہرا کھودا گیا	جی ہاں
	۲ - " " محمد جان	۳۳۳۳ — ۳۳۳۳	۱۲۵	" " "	"
	۳ - " " امن جی دھانی	۳۳۳۴ — ۳۳۳۴	۱۳۵	" " "	"
پارنو	۴ - " " بھانی بھاھا	۳۳۳۳ — ۳۳۳۳		مکمل ہو گیا ہے	"
	۵ - " " لکھیانو گاؤں	۳۳۳۳ — ۳۳۳۳		آدھا کام مکمل ہوا ہے	"
	۶ - " " پھلو گاؤں	" — "		چوتھائی حصہ مکمل ہوا ہے	"

گادرو	۷ - "	کانیٹو گاؤں	" — "	کام جاری ہے "
	۸ - "	پھلہرو گاؤں	" — "	کام جاری ہے "
	۹ - "	ککرابو گاؤں	۳۳۳۳ — ۳۳۳۳	" "

۱۹۶۶-۶۷

ہارا	۱۰ - "	خدی پھل	۳۵۰۰ — ۳۵۰۰	۵۰ فٹ گہرا کھودا گیا "
	۱۱ - "	یونین گھر سہارہ	۵۰۰۰ — ۵۰۰۰	کام ابھی شروع نہیں ہوا "
	۱۲ - "	دود چھ گاؤں	۳۰۰۰ — ۳۰۰۰	۱۱۵ فٹ گہرا کھودا گیا "
	۱۳ - "	ساجانوں پار	۳۰۰۰ — ۳۰۰۰	۱۲۰ " " "
	۱۴ - "	کابوب لاجوپار	۳۰۰۰ — ۳۰۰۰	۸۰ " " "
گادرو	۱۵ - برائے توسیع یونین گھر		۳۰۰۰ — ۳۰۰۰	کام جاری ہے "
	۱۶ - کنواں برائے گھڑاریو		۳۰۰۰ — ۳۰۰۰	۱۷۵ فٹ گہرا کھودا گیا "
	۱۷ - "	جونیجوپار	۳۰۰۰ — ۳۰۰۰	۱۵۰ " " "
نگر پارکر	۱۸ - "	ڈونگری گاؤں	۳۰۰۰ — ۳۰۰۰	کام مکمل ہو چکا ہے "
	۱۹ - "	موجوریو "	۳۰۰۰ — ۳۰۰۰	" " " "
	۲۰ - "	عن "	" — "	" " " "

	۲۱ -	" "	" — "	"	"	"	"
	۲۲ -	" اسماعیل منگراسی	۴۰۰۰ — ۳۰۰۰	"	"	"	"
ٹیگوسر	۲۳ -	" عثمان هالیٹ پوٹو	" — "	"	"	"	"
	۲۴ -	" ڈن بھریو	" — "	"	"	"	"
پیتھاریو	۲۵ -	" پھول پورو	۳۰۰۰ — ۳۰۰۰	"	"	"	"
	۲۶ -	" اسلاری گاؤں	" — "	کام جاری ہے			"
	۲۷ -	" بھورایو	" — "	"	"	"	"
	۲۸ -	" یاروہ ھورو	۴۰۰۰ — ۳۰۰۰	"	"	"	"
ویرواہ	۲۹ -	" ساکروویرو	۴۰۰۰ — ۴۰۰۰	"	"	"	"
	۳۰ -	" موکھیو گاؤں	" — "	کام مکمل ہو چکا ہے			"
نگرپارکر	۳۱ -	" مراتھی	" — "	"	"	"	"
	۳۲ -	سکول برائے مادرو	۵۰۰۰ — ۵۰۰۰	آدھا حصہ	"	"	"
	۳۳ -	توسیع برائے پرائمری سکول طالبات نگرپارکر	۳۵۰۰ - ۳۵۰۰	چوتھائی حصہ		"	"

ٹیگوسر	۳۴ - سکول برائے وری ہاربو	۴۰۰۰ — ۴۰۰۰	سطح چھت تک مکمل ہو چکا ہے
	۳۵ - " دھمپربو	" — "	کام جاری ہے "
پیتھاربو	۳۶ - " پھول پورو	" — "	" " " "
	۳۷ - " بھار تالا	" — "	" " " "
ویرواہ	۳۸ - توسیع برائے میڈیکل ڈسپنسری دانودندل	۸۵۰۰ — ۸۵۰۰	کام مکمل ہو چکا ہے "

APPENDIX 10529

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 10425)

STATEMENT SHOWING THE DATE AND AMOUNTS RELEASED TO THE VARIOUS TEHSIL COUNCILS OF THARPARKAR DISTRICT FOR THE YEAR 1966-67.

S. No.	Name of Tehsil Council.	Date	Amount
1.	Mirpurkhas	15-3-1967	Rs. 26,220.00
		18-3-1967	Rs. 54,500.00
		27-5-1967	Rs. 21,400.00
2.	Jamesabad	15-3-1967	Rs. 10,700.00
		27-5-1967	Rs. 25,700.00
3.	Digri	15-3-1967	Rs. 24,800.00
		27-5-1967	Rs. 10,600.00
4.	Samaro	15-3-1967	Rs. 29,800.00
		27-5-1967	Rs. 25,800.00
5.	Umerkot	15-3-1967	Rs. 47,400.00
		27-5-1967	Rs. 39,600.00
6.	Mithi	15-3-1967	Rs. 88,011.00
7.	Diplo	15-3-1967	Rs. 49,500.00
8.	Chachro	15-3-1967	Rs. 1,34,000.00
9.	Nagarparkar	15-3-1967	Rs. 85,000 00

STATEMENT SHOWING THE DATE AND AMOUNT RELEASED BY THE TEHSIL COUNCILS TO THE UNION COUNCILS FOR THE YEAR 1966-67.

S. No.	Name of Teh : Council	Date on which amount released to U. Councils.	Amount (in Rs.)
1.	Mirpurkhas	1-4-1967	10,650.00
		3-4-1967	15,000.00
		4-5-1967	13,100.00
		15-6-1967	3,550.00
		30-6-1967	9,450.00
		28-7-1967	5,500.00
		1-8-1967	13,300.00
		29-8-1967	10,000.00
		4-9-1967	10,000.00
		8-9-1967	2,000.00
		3-10-1967	6,500.00
		18-12-1967	1,500.00
		22-12-1967	6,850.00
		11-1-1968	2,000.00
			1,00,400.00

2.	Jamrudabad	6-6-1967	2,000.00
		20-6-1967	2,000.00
		24-6-1967	4,000.00
		22-7-1967	4,100.00
		16-9-1967	2,000.00
		20-9-1967	1,500.00
		14-10-1967	1,800.00
		27-11-1967	3,300.00
			21,000.00
3.	D gri	12-4-1967	8,850.00
		30-6-1967	1,781.00
		11-7-1967	1,924.00
		19-7-1967	5,250.00
		2-9-1967	9,837.00
		23-11-1967	1,000.00
			28,642.00
4.	Samaro	7-4-1967	14,700.00
		8-6-1967	1,100.00
		20-6-1967	5,750.00
		13-7-1967	7,000.00
		14-7-1967	3,600.00
		28-12-1967	1,500.00
			33,650.00

5. Umerkot	11-4-1967	7,100.00
	15-4-1967	2,000.00
	18-4-1967	11,100.00
	19-4-1967	3,050.00
	10-6-1967	9,150.00
	14-9-1967	14,150.00
	31-10-1967	3,550.00
	30-12-1967	2,000.00
		52,100.00
6. Mithi	1-4-1967	44,005.00
	30-8-1967	12,000.00
	13-10-1967	12,406.00
	14-10-1967	19,600.00
		88,011.00
7. Diplo	2-4-1967	20,000.00
	23-12-1967	4,000.00
		24,000.00

8. Chachro	3-4-1967	64,500.00
	29-6-1967	13,500.00
	30-6-1967	9,000.00
	12-7-1967	9,000.00
	19-7-1967	13,500.00
	20-7-1967	4,500.00
	23-9-1967	1,750.00
	11-11-1967	4,500.00
	20-1-1968	1,000.00
		1,21,250.00
9. Nagarparkar	15-4-1967	21,125.00
	17-4-1967	12,675.00
	1-6-1967	4,225.00
	12-9-1967	4,250.00
		42,275.00

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 10426)

RURAL WORKS PROGRAMME 1967-68

Name of Local Council.	Sr. No.	Name of scheme with location.	Rwp share	Amount Local contb.	Total estimated cost.
District Council Tharparkar.	1.	Pucca road from Tando Jan Mohd to Jhudo.	1,75,000 (+) 20,485	75,000	2,70,485
	2.	Pucca road from Bustan to Samaro.	2,59,515	80,485	3,40,000
			4,34,515	1,55,485	6,10,485

(+) This amount has been diverted from Town Committee Jhudo (Taluka Digri) share towards this road.

TEHSIL MIRPURKHAS

Un. Councils :

Khirao.	3.	Water Tank village Haji Shab Bux.	4,350	650	5,000
	4.	Earth work on road from Sajan Rajar to Lalu Punjabi	15,000	3,000	18,000
Mirwah.	5.	Community Centre, Mirwah.	21,250	3,750	25,000

Doulatpur.	6.	Compound Wall Girls Primary School, Doulatpur.	5,350	650	6,000
Balochabad.	7.	Add : to compound wall Union Ghar.	4,350	650	5,000
	8.	Earth work on road from Goth Jhunbi to Balochabad, via shorwah to Goth Mir Haji Ghulam Mohd.	8,000	2,000	10,000
Khan.	9.	Water Tank, Muhammad Hussain Mari	4,350	650	5,000
	10.	Pavement of streets, Khan.	8,000	2,000	10,000
Jhuluri.	11.	Pavement of streets, Jhuluri.	8,350	1,650	10,000
	12.	Primary School, Nakhan Samoo.	4,000	1,000	5,000
Mirpur Old.	13.	Middle School, Mirpur Old.	12,304	1,696	14,000
		Total :—	95,304	17,696	1,13,000

TEHSIL JAMESABAD

Town Committee Jamesabad.	14.	Cement concrete road Jamesabad.	25,000	15,000	40,000
	15.	Drainage scheme at Jamesabad.	22,776	7,224	30,000

Un. Councils.					
Dengan.	16.	Pavement of streets Dengan.	10,276	2,724	13,000
	17.	Culvert link road village Ahmed Khan Deh. 230	500	125	625
	18.	Culvert link road village, Khaliqdino Dal.	500	125	625
	19.	Culvert link road village Hawaldar Mahmood Deh-251.	500	125	625
	20.	Culvet link road Deh- 232.	500	125	625
	21.	Culvert link road village Dengan.	500	125	625
	22.	Culvert link road near C. Bound Denga.	500	125	625
	23.	Culverts on link road at Shafi Muhammad Mehar Village.	500	125	625
	24.	Culverts on link road Deh-235.	500	125	625
Bhurgri.	25.	Additional Dispensary Goth Kachelo.	6,000	2,000	8,000
	26.	Addition to compound wall of Union Ghar.	5,000	2,000	7,000
	27.	Water Tank, Goth Haji Muhammad Siddique.	7,000	3,000	10,000

Khudabad.	28.	E/work on link road from Deh. 294 to Deh—269 Puran.	11,776	5,724	17,500
	29.	Primary School Deh—294.	5,500	2,500	8,000
Juwariasar.	30.	Primary School Abdullah Bhurgri.	6,000	2,000	8,000
	31.	E/work on road from Jamesabad Samaro road to Bhikao.	6,776	1224	8,000
			1,10,104	44,396	1,54,500

TEHSIL DIGRI

Town Committees.	32.	Marketting Centre, Digri.	15,000	10,000	25,000
Digri.	33.	Drainage at Digri.	24,011	10,989	35,000
	34.	Pavement of streets.	8,000	7,000	15,000
Jhudo.	35.	Tando Jan Muhammad to Jhudo road (part of D. Council road).	20,485	—	20,485
	36.	Pavement of streets, Jhudo.	11,515	8,485	20,000
Tando Jan Mohd.	37.	Drainage at Tando Jan Muhammad.	14,500	7,500	22,000
	38.	Marketting Centre, T. J. Mohd.	17,484	7,516	25,000

Naukot.	39. Marketting Centre, Naukot.	10,225	4,775	15,000
	40. Pavement of streets.	15,000	10,000	25,000
	41. Water Tank, Naukot.	11,761	3,239	15,000
Un. Councils.				
Mir Khuda Bux.	42. Community Centre, Deh-193.	8,500	1,500	10,000
	43. Pucca road from T. J. Mohaddad to Goth Mir Yar Muhammad (1½ miles)	11,050	1,950	13,000
	44. Add. Primary School Daryar Khan Kaloi Deh—188.	4,250	750	5,000
Theri.	45. Water Tank Karam Ali.	5,100	900	6,000
	46. E/work on link road from Nabisar road to tehsil.	6,800	1,200	8,000
Gahario.	47. E/work on link road from Fazal Bhambhro road to Samroti minor.	8,900	2,100	11,000
	48. Primary School, Goth Bajir Khan Ghandio.	6,928	1,072	8,000
Paban.	49. Pucca road from Tando Ghulam Ali road to Deh—164 (1 mile).	21,000	4,000	25,000

Soofan Shah.	50.	Pucca road from Digri to Deh—170. (2 furlongs).	15,086	2,994	18,000
Kangoro.	51.	Earth work on road from Pucca road to Kangoro. (4 miles).	15,000	2,928	18,000
		Total :—	2,50,587	88,898	3,39,485

TEHSIL SAMARO

Samaro.	52.	Drainage at Samaro.	14,276	5,724	20,000
	53.	Veterinary Dispensary Samaro.	14,500	3,500	18,000
Araro.	54.	Marketting Centre, Saleh			
Bhurgri.		Bhambhro.	12,276	3,724	16,000
Shadipali.	55.	Pavement of streets, Shadipali.	10,000	3,000	13,000
	56.	Drainage at Shadipali.	4,120	3,680	7,500
Pithoro.	57.	Pavement of streets; from Akri to Pithoro road.	12,276	7,724	20,000
Ghulam Nabi	58.	Pavement of streets G.N.			
Shah		Shah.	12,776	3,224	16,000
Sher Khan.	59.	Hand Pump at Deralo.	400	100	500
	60.	—do— Sher Khan.	400	100	500
	61.	—do— Islampur.	400	100	500
	62.	—do— Islampur.	400	100	500

	63.	—do— Goth A. Karim Janejo.	400	100	500
	64.	Sub-Health Centre, Sher Khan.	10,276	3,724	14,000
Satriyun.	65.	Primary School, Goth Mir Din Muhammad.	5,000	2,000	7,000
	66.	Earth work Umerkot Mirpurkhas road to minor distributory 13th mile Hiral to Samaro-Jamesabad road.	7,156	2,000	9,156
		Total :—	1,04,656	38,500	1,43,156

TEHSIL UMERKOT

T. Committee					
Dhoronaro.	67.	Pucca road Dhoronar.	20,776	9,224	30,000
	68.	Primary School, Ward No. 348 Dhoronaro.	8,304	6,696	15,000
Kunri.	69.	Drainage at Kunri.	20,000	10,000	30,000
	70.	Pavement of streets Kunri.	20,276	14,724	35,000
Umerkot.	71.	Drainage at Umerkot.	10,000	5,000	15,000
	72.	Shopping Centre, Umerkot.	15,000	5,000	20,000
	73.	Pavement of streets Umerkot.	10,000	7,000	17,000

Un. Councils					
Tahli.	74.	Pavement of streets Tahli.	8,000	2,000	10,000
	75.	Water Tank, Choudhri Bashir Ahmed.	5,276	1,000	6,276
Nabisar.	76.	Pavement of streets Nabisar Rd.	10,000	4,000	14,000
	77.	Primary school, Salimabad.	6,276	1,724	8,000
Fakir Abdullah.	78.	E/work on road from okraro to Naghao.	5,776	1,224	7,000
	79.	Veterinary Dispensary.	7,000	1,000	8,000
	80.	Add. to Union Ghar, Fakir Abdullah.	4,000	1,000	5,000
Atta Mohd. Pali.	81.	Primary School, Mohd Sharif Pali.	5,000	1,000	6,000
	82.	Well at Walhot Isoo.	2,888	612	3,500
	83.	Well at Domaro.	2,888	612	3,500
Kaplore.	84.	E/work on road from Rahlwa to Kaplore.	9,000	1,000	10,000
	85.	Primary School Ramo Gajo.	3,776	1,224	5,000
Gapno.	86.	E/work on road from Kunri road to Rasoolabad.	3,000	1,000	4,000
	87.	Well at Cheel Bund.	2,888	612	3,500

	88.	Well at Nasirabad.	2,888	612	3,500
	89.	Primary School, Bahwal Khan.	6,000	2,000	8,000
New Chhoro.	90.	Pavement of streets.	8,776	2,000	10,776
	91.	Primary School, New Chhoro.	6,000	1,000	7,000
Kharoro Syed	92.	E/work on road from Dhakli to Cholari.	8,000	1,000	9,000
	93.	Girls Primary School Wehrowell.	4,676	324	5,000
		Total	2,17,064	81,988	2,99,052

TEHSIL NITHI

Town Committee

Nithi.	94.	Pavement of streets, Nithi.	10,000	5,000	15,000
	95.	Girls Primary School, Nithi.	15,000	5,000	20,000

Un. Councils

Manjthi.	96.	Drainage at Nithi.	2,000	5,000	7,000
	97.	Well at Goth Garalisto.	2,000	500	2,500
	98.	Well at Samaro.	1,500	—	1,500
	99.	Tarai at Jhabo.	1,000	—	1,000
	100.	Primary School Bawarlo.	3,500	—	3,500

	101. Primary school, Aklion	5,000	—	5,000
	102. Marketting Centre, Manjthi.	5,000	5,000	10,000
Islamkot.	103. Well at Ranjho Noon.	1,000	3,000	4,000
	104. Add. to Primary school Islamkot.	3,500	—	3,500
	105. Pavement of streets Islamkot.	9,500	2,500	12,00
Kehri.	106. Well at Gorano.	2,500	500	3,000
	107. Primary schooll Soomro.	5,000	—	5,000
	108. Well at village Gowran.	2,500	500	3,000
	109. Well at Sindhab Tarai.	2,500	500	3,000
	110. Primary School Jhangora.	4,000	500	4,500
Khario Ghulam Shah.	111. Primary school Khario Ghulam Shah.	3,000	500	3,500
	112. Well at Goth Nithrio Chotto.	3,000	500	3,500
	113. Well at Goth Borli Mahmood Shah.	3,000	500	3,500
	114. Well at Goth Nala-jo-Tar.	2,698	302	3,000
	115. Addition to Compound Wall Union Ghar.	300	1,700	2,000

Bhakvo.	116. Well at Goth Gulo-jo-Tar.	2,500	500	3,000
	117. Well at Goth Hoth-jo-Tar.	2,500	500	3,000
	118. Pry : School Lal Bakar.	5,000	500	5,000
	119. Pry : School Dhori.	5,000	500	5,500
	120. Trai Goth Manghat.	700	—	700
Joruo.	121. Girls Pry. School Kharionar.	3,500	500	4,000
	122. Well at Goth Batri.	2,800	200	3,000
	123. Well at Mokhra.	2,400	100	2,500
	124. Well at Umrio.	2,800	200	3,000
Mithrio Dhatti.	125. Well at Goth Nanizar.	3,000	1,000	4,000
	126. Well at Goth Ranghilo.	3,000	1,000	4,000
	127. Pry. School Bhinasar.	3,500	—	3,500
	128. Add : to Compound wall Union Ghar.	700	2,500	3,200
Mohrano.	129. Well at Khaner Maye.	2,000	100	2,100
	130. Pry. school mithrio otha.	3,500	100	3,600
	131. Well Goth War Bheel.	2,000	100	2,100
	132. Well Goth Rangh Mangli.	1,300	100	1,400
	133. Pry. school Waharo.	3,500	100	3,600

Singhario.	134. Well at Makhrio.	3,000	500	3,500
	135. Well at Jaido.	3,000	500	3,500
	136. Pry. School Suleman Hajan.	5,400	600	6,000
	Total	1,48,598	41,102	1,89,700
	TEHSIL DIPLO.			
Diplo.	137. Drainage at Diplo.	12,500	3,500	16,000
	138. Pavement of street Diplo.	8,276	1,724	10,000
	139. Well Goth Malihar.	1,500	500	2,000
Saro.	140. Pry : School Talo.	6,776	1,224	8,000
	141. Well at Goth Manjhthio.	1,500	500	2,000
	142. Well at Goth Dhar.	1,500	500	2,000
	143. Well at Goth Tohar Chaho.	1,500	500	2,000
	144. Well at Goth Dabhi.	1,000	500	1,500
Dabhro.	145. Add : School (Primary) Kharach.	3,276	724	4,000
	146. Well at Tehbayi.	1,500	500	2,000
	147. Well at Lasilo.	1,500	500	2,000
	148. Well at Dhonhai.	1,500	500	2,000
	149. Well at Layari.	1,500	500	2,000

	150. Well at Hathrai.	1,500	500	2,000
	151. Well at Neryahin South.	1,500	500	2,000
Jhirmirio.	152. Pry : School werhar.	6,156	1,844	8,000
	153. Well at Chachhi Jaldar.	1,500	500	2,000
	154. Well at Khotlari.	1,500	500	2,000
	155. Well at Aklo.	1,500	500	2,000
	156. Well at Boli.	1,500	500	2,000
Kaloi.	157. Pavement of street Kaloi.	8,000	2,000	10,000
	158. Add : Primary School Kaloi.	4,156	844	5,000
Khotlari.	159. Pry. school Moodore.	6,156	1,844	8,000
	160. Well at Vill : Arbab Mir Muhammad.	1,500	500	2,000
	161. Well at Vil : Mithi Gejo.	1,500	500	2,000
	162. Well at Hamira Bah.	1,500	500	2,000
	163. Well at Vesri.	1,500	500	2,000
	Total	83,296	23,204	1,06,500

TEHSIL CHACHRO

Chachro.	164. Drainage at Chachro.	10,000	5,000	15,000
	165. Pavement of street Chachro.	6,052	3,943	10,000

Sarangiar.	166. Pry : school Manbai-jo-Tar.	3,000	1,000	4,000
	167. Well at Sarangiar.	4,000	1,000	5,000
	168. Well at Ak-je-Jidhani.	4,276	724	5,000
Tar Ahmed.	169. Water Tank at Kitar.	6,776	1,224	8,000
	170. Well at Pabhohar.	4,000	1,000	5,000
	171. Well at Jarelo.	4,000	1,000	5,000
Tardose.	172. Well at Sakrio.	4,000	1,000	5,000
	173. Well at Tardose.	3,776	224	4,000
	174. Pry. School Nasrullah Khan.	3,000	1,000	4,000
Mithrio Charan	175. Well at Vil : Burkhio.	4,000	1,000	5,000
	176. Well at Vedhal Refugee.	4,276	720	5,000
	177. Well at Vil : Dur Gadro.	4,000	1,000	5,000
	178. Well at Vil:Doombharo	4,000	1,000	5,000
Rajoro.	179. Well at Vil : Menhal Bajir.	4,000	1,000	5,000
	180. Well at Akhion	4,000	1,000	5,000
Kantio.	181. Well at Vaghore.	4,276	724	5,000
	182. Primary School Aklion.	4,000	1,000	5,000
Chelhar.	183. Pry. School Asar.	4,276	724	5,000
	184. Well at Folio.	4,000	1,000	5,000

	185. Well at Karablyar.	4,000	1,000	5,000
Parmo.	186. Well at Espan-jo-Par.	4,000	1,000	5,000
	187. Well at Mehran Vero.	4,000	1,000	5,000
Dahlt.	188. Well at Kasyani.	4,000	1,000	5,000
	189. Well at Kirmiri.	4,000	1,000	5,000
Vejhiar.	190. Well at Hardas-ji-Dhani.	4,000	1,000	5,000
	191. Well at Gaju Dhandhal.	4,000	1,000	5,000
	192. Well at Dalan Jo Tar.	4,276	724	5,000
Charmore.	193. Pry. School Arbalyar.	3,000	1,000	4,000
	194. Well at Goth Bangal Rind.	3,500	1,500	5,000
	195. Well at Goth Fakir-jo-Tar.	3,276	1,724	5,000
	196. Well at Charelhar Megh.	4,276	724	5,000
	197. Well at Kharlo Habib.	4,000	1,000	5,000
	198. Well at Goth Chapar Khoso.	4,000	1,000	5,000
	199. Pry. School Giroryaro.	4,000	1,000	5,000
	200. Well at Onand.	5,000	1,000	6,000
	201. Well at Neeblo.	5,000	1,000	6,000
		1,62,036	43,964	2,06,000

TEHSIL NAGARPARKAR

Nagarparkar.	202. Pavement of street N'Parkar.	16,000	4,000	20,000
	203. Pry. School Nagarparkar.	13,276	3,724	17,000
Virawah.	204. Add. Compound Wall U. Ghar.	6,276	1,724	8,000
	205. Pry. School Bahlwal.	5,500	5,00	6,000
Tigusar.	206. Pry. School Sahu Sand.	4,638	1,362	6,000
	207. Pry. School Dabbar.	4,638	1,362	6,000
	208. Well at Goth Misri Shah.	3,000	1,000	4,000
Satidera.	209. Pry. School Bhoro Sand.	5,276	724	6,000
	210. Well at Goth Tinkurio.	3,500	500	4,000
Pilu.	211. Pry. School Mithrio Bajir.	5,276	724	6,000
	212. Well at Goth Barcha (Huran jo-Paro.	3,500	500	4,000
Haro.	213. Pry. School Bhorlo.	5,276	724	6,000
	214. Well at Goth Tajo-veri.	3,500	500	4,000
	215. Well at Mithrio.	3,500	500	4,000
Adhigram	216. Pry. School Adhigram.	5,267	724	6,000
	217. Well at Khareriyun.	3,500	500	4,000
	218. Well at Kasbo.	3,500	500	4,000

Chotal.	219. Pry. School Mithrio Junejo.	5,156	844	6,000
	220. Well at Goth Mahlano Bhil.	3,500	500	4,000
	221. Well at Kobio.	3,500	500	4,000
Pithapur.	222. Pry. School Kuaro.	4,828	172	5,000
	223. Pry. School Ghoriyo.	4,828	172	5,000
	224. Well at Beentali.	2,500	500	3,000
Mamchero.	225. Pry. School, Kuleh-ji Veri.	5,156	844	6,000
	226. Well at Deegri.	3,500	500	4,000
	227. Well at Alu-ji-Veri.	3,500	500	4,000
		1,31,900	24,100	1,56,00

SALIENT FEATURE OF ANNUAL DISTRICT DEVELOPMENT PROGRAMME (RWP) 1967-68 DISTRICT THARPARKAR.

.....

Total allocation for the year.....	18,49,000
6% deducted for office contingencies.	1,10,940
	17,38,060
Amount allocated to District Council, at 25%	4,34,515
Amount allocated to Town Committees and Union Councils.	13,03,445

SECTORWISE ALLOCATION

	Rs.	
Communication	8,68,161	50%
Water supply and drainage	4,47,226	26%
Others.....	4,22,673	24%

TEHSILWISE DETAILS OF ALLOCATION

Name of tehsil	R.W.P. Amount	Local contribution.	Total.
District Council	4,34,515	1,55,485	5,90,000
Mirpurkhas.	95,304	17,696	1,13,000
Jamesabad.	1,10,104	44,396	1,54,500
Digri.	2,50,587	88,889	3,39,485
Samaro.	1,04,656	38,500	1,43,156

Umerkot.	2,17,064	81,898	2,99,052
Mithi.	1,48,598	41,102	1,89,700
Diplo.	83,296	23,204	1,06,000
Chachro.	1,62,036	43,964	2,06,000
Nagarparkar.	1,31,900	24,100	1,56,000
	17,38,060	54,59,333	22,97,393

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 11163)

Top Priority.

No. BDI/8-35/67, dated Lahore, the 28th December, 1967.
Government of West Pakistan, Basic Democracies, Social Welfare and Local Government Department.

To

1. All Commissioners of Divisions in West Pakistan.
2. All Deputy Commissioners/Political Agents in West Pakistan.

Subject :—GENERAL ELECTIONS TO THE ELECTORAL COLLEGE 1969—POPULATION ESTIMATES.

Preparation for the General Elections to the Electoral College are to be undertaken by the Election Commission Pakistan shortly. It is proposed to undertake the work of delimitation of electoral Units early next year. Delimitation cannot be made with any reasonable accuracy unless up to date population figures are available. The 1961 Census of figures cannot serve as a reliable guide to the size and distribution of population in 1967-68 in the proposed units. In order to indicate a realistic population size for the units to be formed in 1968, the Election Commission want estimates of population for each village, Mohallah etc. local council wise within each Tehsil. It has accordingly been decided to collect estimates of the existing population of each village or Mohallah local-council-wise and to compile them at Council level and then finally get them tabulated Tehsil/District-wise in the manner indicated below. Detailed instructions in this regard will follow from the Election Commission and the Provincial Election Authority along with supplier of printed forms, carbon papers, pencils etc.

(*i*) Preparation ofestimates of population of Mohalla may be done on existing electoral unit basis and this may be made the responsibility of the Member of the Electoral College of that unit who shall either himself prepare or get prepared through the Patwari (or any other person he may choose) the list of households in the unit-village or Mohallah-wise showing upto date number of members in each house-hold.

(*ii*) Compilation of estimates of all units in a Union/Town be done by the respective Council/Committee office.

(*iii*) Tabulation at the Tehsil level shall be done by the Chairman of the Tehsil Councils (Subdivisional Magistrate or the Tehsildar as the case may be) with the help of the Development Officer or the Supervisor as the case may be and at the District level by the Assistant Director, Basic Democracies under the Supervision of the Deputy Commissioner.

3. For the sake of uniformity and expedition, four proformas are enclosed as prescribed to enable (*a*) the Unit Member; (*b*) the Local Council; (*c*) the Chairmen of the Tehsil Council and (*d*) the Deputy Commissioner respectively to prepare, compile and tabulate the estimates at their respective level.

4. (*a*) The estimate of the population to be collected by the Unit Member shall be prepared in duplicate (in carbon) both copies being deposited in the local council.

(*b*) The local council shall also get the council-wise figures compiled in duplicate (in carbon). The original proforma II duly filled in along with the original proforma I of different units shall be sent to the Chairman of the Tehsil Council. The carbon copies of both proformas I and II shall be kept in the local council office for any future use or reference.

(*c*) The Chairman, Tehsil Council shall get prepared in abstract of Tehsil figures in proforma III (in triplicate and send two copies of the same to the Deputy Commissioner keeping one copy along with originals of proformal and II in his office for future use or reference.

(*d*) After final tabulation at the District level, the District figures in abstract IV, a copy of this abstract supported by copies of abstract of various Tehsil in proforma III shall be sent to Secretary, Provincial Election Authority direct for tabulation.

5. The collection, complication and the tabulation of the population the estimates may be carried out strictly according to the following time schedule from the start of the work at unit level :—

(*i*) Collection of population estimates by unit members.	13 days
(*ii*) Compilation of unit estimates in local council office.	6 days
(*iii*) Tabulate on by Tehsil officer.	6 days
(*iv*) Tabulation of District Figures.	7 days
Total .	30 days

6. The Union Councils, Town Committees and Union Committees within their respective areas as well as their Chairmen and Members may be requested to give top priority to their task and to ensure completion of their respective work within the specified time. Instructions may be issued to the Patwaris to assist the Ward Members in the preparation of the estimates of Population.

7. To be really useful at the time of delimitation of electoral units, it is necessary that the figures of population should be given separately for

each population cluster included in various villages in the case of rural areas, and in the case of urban areas, population either side of each road or street should be shown separately. This may kindly be impressed on the Ward Members. The Chairman of the Tehsil Councils may also be required to ensure that population figures for urban areas and rural areas are shown separately in their abstracts.

8. The work should be taken in hand immediately and completed by 31st of January, 1968, without fail.

9. As the work is of utmost national importance, it will be the responsibility of Deputy Commissioners to ensure that the figures collected and tabulated are correct and are sent in time.

Sd/-

(S. Manzoor Ahmed Loghari) PCS.,

No. 28 BD/D.

Dated 1st February, 1968.

A copy forwarded to the Chairman, Union Committee Ward No.... .. for information and compliance within 2 days.

Sd/-

Deputy Chief Officer,
Lahore Municipal Corporation.

Form III for Chairman, Tehsil Council

(Tehsil Abstract)

District .....

Tehsil.....

Name of Local Council.	Component Electoral Unit Nos.	Total Population.	Remarks

Signature of Tehsil Officer.

.....

Seal.....

Date.....

Form IV (for District Officer)

(District Abstract)

District.....

Tehsil	Tehsil No. of Electoral Units.	Total Population.	Remarks

Signature of Deputy Commissioner.

.....

Seal.....

Date.....

Form-I (For Ward Member)

District .....

Tehsil.....

Union Council/
Union Committee/
Town Committee/

Name of Mouza and Village/ Street/ Mohallah.	Name of the population cluster in rural areas and side of Road or Street in Urban areas.	Holding No. If any.	Name of the Head of Family	No. of members in the Family.	Remarks

Signature of the Member
Electoral College and
Date.....

Form-II (For Chairman Union Council/
Union Town Committees)

District.....

Tehsil.....

Thana/Municipality
Union Council/
Union Committee/
Town Committee.

Electoral Unit No. and Name.	Population of the Unit.	Remarks

.....
Signature of Chairman.
Date.....

TOP PRIORITY.

No. BDI/8-35/67, dated Lahore
the 8th January, 1968.

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN BASIC DEMOCRACIES
SOCIAL WELFARE AND LOCAL GOVERNMENT DEPARTMENT.

To

1. All Commissioner of Divisions
in West Pakistan.

2. All Deputy Commissioner/Political Agents
in West Pakistan.

Subjects :- GENERAL ELECTIONS TO THE ELECTORAL COLLEGE 1969 POPULATION ESTIMATES.

Reference this Department's circular letter of even number dated 28-12-1967 on the subject noted above.

2. Following further instructions have been drawn up in consultation with the Provincial Election Authority :—

(*i*) The circumstances of Tribunal areas are different. Union Councils do not exist in some Tribunal areas. The Political Agents may kindly make special arrangements for the preparation of population estimates in these areas, so far as, possible, on the same lines as in settled areas.

(*ii*) The Chairman of Local Councils were required to furnish the population estimates in respect of the local council to the Chairman of the Tehsil Council. In order that the population of each municipality is tabulated, the Chairman of the Union Committees falling within the municipality should forward the estimates of population to the Chief Officer of the municipality who should consolidate the figures and send them to the Deputy Commissioner.

(*iii*) The Ward Members should be asked to prepare population estimates in triplicate (and not in duplicate as previously ordered) and send all the three copies of the proformas to the Chairman of the Local Council.

(*iv*) The Chairman of the Local Council should prepare consolidated estimates in quadruplicate (and not duplicate) in Proforma-II. One copy of Proforma-II, along with a copy of Proforma-I, should be sent to the Election Officer concerned for use at the time of delimitation and 2 copies of Proforma-II and one copy of Proforma-I, to the Chairman of the Tehsil Council or Chief Officer of the Municipal Committee, as the case may be.

(*v*) Chairman of the Tehsil Council/Chief Officer of the Municipal Committee will send two copies of Proforma-III along with one copy of Proforma-II, to the Deputy Commissioner.

(*vi*) The District Officers should send estimates of population local council-wise to the Provincial Election Authority for the allocation of electoral units *i.e.* abstract IV supported by copies of Proforma-III and II.

(*vii*) Where the seat of the member of Electoral College is vacant, the Chairman of the Local Council should entrust the work to some responsible person residing in the unit.

(*viii*) When the office of the Chairman of a local council is vacant, the Secretary of the local council should consolidate the population estimates and send them to the Chairman, Tehsil Council or Chief Officer of the municipality, as the case may be.

(*ix*) The population in Cantonment Areas includes Armed Forces Personnel posted there. The Armed Force Personal are to be enrolled in the Electoral Rolls at the places where they would have been resident but for their service in the Armed Forces. The estimates of population in the Cantonment areas should, therefore, include only the civilians population. The Armed Forces, Personnel, especially the Personnel residing in barracks, should not be included in the population estimates of Cantonment Areas. They should be included in the estimates of population of their permanent places of residence. Ward Members may please be given special instructions to ascertain and include the member of Armed Forces Personnel in the estimates of population of their areas.

3. So far as the supply of forms and stationery is concerned it is felt that there is not enough time for having the forms printed. It has, therefore, been decided that the estimates may be prepared in the proformas prepared in manuscript. Paper, carbon papers and copying pencils may be supplied to the Members of Electoral College through the Chairman by the Deputy Commissioner for their own stock at the following scale and the cost debited to the Provincial Election Authority :—

Paper	One quire.
Carbon Papers	6 sheets.
Copying Pencils.	2

4. It has been brought to the notice of Government that some of the Deputy Commissioners have entrusted the work of prepartaion of population estimates to the Election Officers. This work should be supervised by the Assistant Directors, Basic Democracies. Development Officers and Supervisors of the Basic Democracies Deptt : and not by the Election Officers.

5. These instructions may kindly be complied with correctly and expediously.

Sd/-

(S.Manzoor Ahmad Leghari) PCS
Deputy Secretary (BD).

No. BDI/8-35/67, dated Lahore, the 8th January, 1968.

A copy is forwarded to:—

(1) Secretary to Government of Pakistan, Ministry of Defence with the request that the Cantonment Executive Officers may please be directed to cooperate with the Deputy Commissioners in the preparation of estimates of population which are essential for the next elections.

A copy of the previous circular is also enclosed.

(2) Secretary, Election Commissioner, Pakistan, Bank Road Rawalpindi.

(3) Secretary, Provincial Election Authority, 6 Lawrence Road, Lahore.

Sd/-

(S. Manzoor Ahmad Leghari) PCS.,
Deputy Secretary (BD)
for Secretary.

No. 27 BD/D Dated.....1968.

A copy is forwarded to the Chairman Union Committee Ward No. .....( ) for information and compliance within 2 days.

for Deputy Chief Officer,
Lahore Municipal Corporation.

منجانب

ڈپٹی چیف آفیسر

لاهور میونسپل کارپوریشن لاهور

بجانب

چیئرمین صاحبان

یونین کمیٹی وارڈ نمبر ــــــــ(۱ تا ۶۰) لاهور

نمبر ۱۸ - بی - ڈی - ڈی تاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۶۸ء

عنوان - عام انتخابات الیکٹرول کالج ۱۹۶۹ء (تخمینہ جات آبادی)

مکرمی تسلیم

قلمی هوں که ڈپٹی کمشنر صاحب لاهور کی طرف سے بذریعه چٹھی نمبری ۲۱۹ اے ڈی بی ڈی مورخه ۲۳ جنوری ۱۹۶۸ء هدایات موصول هوئی هیں - جن کی بابت صاحب چیئرمین لاهور میونسپل کارپوریشن نے احکام صادر فرمائے هیں - که منسلکه پروفارما کی خانه پری اندر دو یوم مکمل کر کے دفتر هذا کو ارسال کریں تاکه مطلوبه معلومات آفیسر انچارج لوکل باڈیز کو فوری طور پر مہیا کی جا سکیں - نہایت ضروری ہے -

ڈپٹی چیف آفیسر

لاهور میونسپل کارپوریشن

منجانب ۔ ڈپٹی چیف آفیسر

لاهور میونسپل کارپوریشن

بجانب چیئرمین صاحبان

یونین کمیٹی وارڈ نمبر ——— (۱ تا ۶۰) لاهور

نمبر ۲۰/بی ڈی/ڈی تاریخ ۲۶ جنوری ۱۹۶۸ء

عنوان ۔ عام انتخابات الیکٹرول کالج ۱۹۶۹ء (تخمینہ جات آبادی)

لکرمی تسلیم ۔

بحوالہ چٹھی نمبری ۱۸/بی ڈی/ڈی مورخہ ۲۵-۱-۱۹۶۸ء بعنوان بالا قلمی ہوں کہ گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق ہر یونٹ کی آبادی کا تخمینہ متعلقہ یونٹ کے ممبر کے مشورہ سے پڑتال کے بعد بنایا جائے ۔ پڑتال شدہ تخمینہ کو چیئرمین یونین کمیٹی اکٹھا کر کے دفتر ھذا میں ارسال کرے ۔ اس ضمن میں جو سٹیشنری استعمال میں آئے وہ یونین کمیٹی متعلقہ کے فنڈ سے کی جائے اور اس کا باقاعدہ حساب رکھا جائے ۔ تاکہ صوبائی الیکشن اتھارٹی سے صرف کردہ رقوم وصول کی جا سکیں ۔

ڈپٹی چیف آفیسر

لاهور میونسپل کارپوریشن

FORM-II (FOR CHAIRMAN UNION COMMITTEES)

District_____

Tehsil _____

Thana/Municipal _____

Union Council/
Union Committee/
Town Committee _____

Electoral Unit No. and Name	Population of the Unit	Remarks

.....
Signature of Chairman,
Date .....

APPENDIX V

(Ref: Starred Question No. 11164)

منجانب

چیئرمین

لاهور میونسپل کارپوریشن - لاهور

بجانب

چیئرمین صاحب

یونین کمیٹی وارڈ نمبر---( ) لاهور

نمبر ۲۱۶ - بی ڈی مورخه ۱۰ اپریل ۱۹۶۸ء

عنوان - یونین کمیٹیوں کو موثر اور فعال بنانے کے لئے مزید اختیارات کی منتقلی -

لاهور میونسپل کارپوریشن نے ۱۹۶۷ء میں جو ترقیاتی کام کئے هیں - وہ یونین کمیٹیوں کے چیئرمین صاحبان کے مشورے سے کئے هیں - اور حتی‌الوسع یہ کوشش کی گئی ہے - کہ وہ جو کام بھی اپنے علاقہ میں کرانا چاهیں انہیں مالی وسائل اور حکومت/کارپوریشن کی پالیسی کے پیش نظر عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جائے - اسی اشتراک عمل اور باهمی تعاون کا هی نتیجہ ہے - کہ گذشتہ ایک سال میں بہت سے کام

تکمیل پا چکے ہیں ۔ اور کافی کام زیر تکمیل ہیں ۔ مختصر یہ کہ بلدیہ کی انتظامیہ نے یونین کمیٹیوں کے فرائض کی بجاآوری میں ہمیشہ مثبت کردار ادا کرنے کی پالیسی پر عمل کیا ہے ۔

حکومت عالیہ نے گذشتہ دنوں ہدایات جاری کی تھیں ۔ کہ یونین کمیٹیوں کو زیادہ موثر اور فعال بنانے کے لئے انہیں مزید اختیارات تفویض کئے جائیں ۔ ان ہدایات میں چند امور ایسے بھی تھے جن کے متعلق مزید تفصیلات حاصل کی جانی ضروری تھیں ۔ لہذا اس بارہ میں حکومت سے زبانی و تحریری طور پر رجوع کیا گیا ۔ جس کے سلسلہ میں اب مزید تشریحات موصول ہوئی ہیں ۔ چنانچہ ان ہدایات کی تعمیل اور روشنی میں مندرجہ ذیل مزید اختیارات یونین کمیٹیوں کو تفویض کئے جاتے ہیں ۔

(1) **صحت و صفائی** ۔ آپکے علاقہ میں جتنا عملہ صفائی متعین تھا وہ یکم جنوری ۱۹۶۸ء سے آپ کے چارج میں دے دیا گیا ہے ۔ اور اس تاریخ سے اس عملہ کی تنخواہ کی چلت بھی آپ کے ذریعہ ہی ہوتی ہے ۔ اس عملہ کی حاضری اور اس سے کام لینے کی ذمہ‌داری کلیتاً آپ پر ہے ۔ وقتاً فوقتاً شکایات موصول ہوتی رہتی تھیں ۔ کہ کچھ عملہ پرائیویٹ گھروں پر کام کرتا ہے ۔ اور کچھ عملہ ایسا بھی ہے جو صرف کاغذ پر دکھلایا گیا ہے ۔ مگر حقیقتاً موجود نہیں اور کہ ایسے عملہ کی تنخواہیں کسی کی جیب میں چلی جاتی ہیں ۔ اب جبکہ عملہ

آپ کی نگرانی میں دے دیا گیا ہے ۔ تو ایسی شکایات کی جانچ پڑتال اور ان کا ازالہ آپ کے ذمہ ہے ۔

یہ ممکن ہے ۔ کہ جو عملہ صفائی آپ کو دیا گیا ہے ۔ اس کی تعداد آپ کے علاقہ کی وسعت کے لحاظ سے کم ہو ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کارپوریشن نے مزید عملہ از قسم خاکروبان وبہشتیان منظور کیا ہوا ہے جس کی آخری منظوری حکومت عالیہ نے دینی ہے۔ اور جس کا انتظار ہے ۔ جونہی منظوری آ جاتی ہے ضروری بھرتی کی جا کر آپ کو حصہ رسدی مزید عملہ مہیا کر دیا جائیگا جب تک آپ کو مزید عملہ مہیا نہیں کیا جاتا آپ نے موجودہ عملہ سے ہی بہترین تقسیم کار کر کے کام لینا ہو گا ۔

آپ کے علاقہ کے نائب داروغے بھی آپ کے ماتحت ہوں گے ۔ سارے منتقل شدہ عملہ صفائی کو اتفاقیہ رخصت وغیرہ آپ سے ہی حاصل کرنا ہو گی لیکن جہاں تک اس عملے کے خلاف تادیبی یا محکمانہ کارروائی کا تعلق ہے اس سلسلہ میں اگر آپ کو کبھی کوئی شکایت ہو تو ایسے آپ کو میونسپل ہیلتھ آفیسر کے نوٹس میں برائے کارروائی ضابطہ لانا ہو گا ۔

صفائی کے عملہ کو جو ضروری اشیاء از قسم ۔ کسی ۔ ٹوکری ۔ بانس وغیرہ درکار ہوں گے اس کا حصہ رسدی سٹاک میونسپل ہیلتھ آفیسر قبل از وقت مہیا کر دینگے ۔ تاکہ اس سلسلہ میں آپ کو تکلیف نہ ہو اور دفتر سے بار بار رجوع نہ کرنا پڑے ۔ اسی طرح سپرے کی دوائیوں اور فنائل کی سپلائی بھی حصہ رسدی بمعہ عملہ کے یونین کمیٹیوں میں تقسیم کی جائیگی ۔ اور آپ کو اس عملہ کے ذریعہ پبلک جگہوں Urinals, Latrines, Markets, نلکہ ڈپوؤں ۔ ٹسٹ بنوں وغیرہ کے سپرے کا انتظام کرنا ہو گا ۔

یقیناً کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے آپ کو گاڑیوں کی ضرورت ہو گی ۔ ضروری ٹرانسپورٹ از قسم ٹرک ۔ ٹپر و بیل گاڑی ۔ سلیج گاڑی وغیرہ حسب ضرورت میونسپل ہیلتھ آفیسر آپ کو سپلائی کریں گے ۔

سینٹری انسپکٹر/چیف سینٹری انسپکٹر آپ کے اور میونسپل ہیلتھ آفیسر/لاہور میونسپل کارپوریشن کے مابین بطور رابطہ افسر کام کریں گے اور آپ کے صحت و صفائی کے کام کے متعلق فنی مشیر کا کام کریں گے ۔

اندراج اموات و پیدائش - اپنے اپنے علاقہ میں پیدائش اور اموات کے متعلق اعداد و شمار رکھنا یونین کمیٹی کے فرائض میں ہو گا - اگر آپ فوراً اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے سکیں تو بہتر ہو گا - لیکن اگر موجودہ دفتر میں جگہ کی قلت کے باعث یا عملے کی کمی کی وجہ سے آپ فی الحال ایسا نہ کر سکیں تو پھر زیادہ مناسب یہ ہو گا کہ آپ موجودہ سینٹروں سے جہاں کہ اموات اور پیدائش کا اندراج ہوتا ہے رابطہ قائم کریں - اور ان مراکز کو باقاعدہ طور پر ضروری کوائف بھیجتے رہیں - تاکہ ان کا ریکارڈ جو کہ مردم شماری کے سلسلہ میں اور کئی دیگر ضروریات کے لئے درکار ہوتا ہے مکمل رہے - موجودہ مراکز کی فہرست منسلک ہے -

ویکسینیشن - حکومت کی حسب ہدایت یونین کمیٹیوں کے سیکرٹریوں کو ٹیکہ لگانے کی تربیت دینی ہو گی - اس سلسلہ میں ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں - تاکہ ان اہلکاروں کو گروہوں میں تربیت دی جائے لیکن جب تک یہ تربیت مکمل نہیں ہوتی اس وقت تک موجودہ طریق کار اس ترمیم سے جاری رہے گا - کہ ویکسینیشن سٹاف یونین کمیٹیوں کے دفتر میں جا کر ٹیکہ لگانے کا کام کرے -

کتے اور چوہے مارنے کا کام - چوہوں کے پنجرے اور چوہوں کو مارنے والی زہریلی گولیاں ہر یونین کمیٹی کے دفتر میں رکھی جائیں گی - اور ان کی تقسیم چیئرمین یونین کمیٹی کی ہدایت کے مطابق کی جائیگی - اسی طرح کتے مارنے کے لئے زہریلی گولیاں یونین کمیٹیوں کو دی جائیں گی - تاکہ وہ اس سلسلہ میں اپنے اپنے علاقہ میں ضروری کارروائی کریں -

کیونکہ صفائی کا کام اس وقت تک تسلی بخش طور پر نہیں ہو سکتا جب تک ''ڈرینج'' اور سیوریج سسٹم صحیح طور پر کام نہ کرتے ہوں - اس لئے جو نالیاں کارپوریشن کے انتظام میں ہیں ان کی باقاعدہ صفائی کرانا ہر یونین کمیٹی کا فرض ہو گا اور ان نالیوں اور سیوریج کے متعلق جو کہ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کو منتقل ہو چکی ہیں انہیں اس ادارے کے آفیسران مجاز سے باقاعدہ رابطہ رکھنا ہو گا -

(II) **پرائیویٹ گلیوں کو پبلک گلیاں قرار دینا** - پرائیویٹ گلیوں کو پبلک گلیاں قرار دینا یونین کمیٹیوں کی ذمہ داری ہو گی - لیکن اس سلسلہ میں انہیں قواعد اور ضوابط کی پابندی ہر حال میں کرنا لازمی ہو گا - اس کا مطلب یہ ہے کہ پیشتر اس کے کہ وہ ایک پرائیویٹ گلی کو

پبلک گلی قرار دیں انہیں یہ تسلی کرنا ہو ہو گی - کہ اندرین ضمن جس قدر کارروائیاں ہونی ضروری ہیں وہ ہو چکی ہیں -

(III) **دفعہ (۳) ۸۱ کے تحت کام** - (۳) ۸۱ کے تحت جو کام بھی میزانیہ میں درج ہو کر منظور ہوں گے - وہ یونین کمیٹیاں اپنے اپنے علاقہ میں خود کرائیں گی - اور اس سے متعلق رقوم یونین کمیٹیوں کو بدین صورت دیجائینگی کہ وہ ضابطہ کے تحت مستفید ہونے والے علاقہ سے ان کے حصے کا خرچ حسب قواعد وصول کریں - حکومت عالیہ کی خواہش ہے کہ یونین کمیٹیاں سیکشن (۳) ۸۱ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں - کیونکہ اس طرح ترقیاتی کاموں کی تکمیل کم عرصہ میں ہوسکیگی - اور ''گلیوں سڑکوں'' وغیرہ کی پختگی درستی وغیرہ صفائی کی مہم کو کامیاب کرنے میں بھی ممد و معاون ثابت ہو گی -

اس سال یونین کمیٹیوں کے (۳)۸۱ کے تحت ہونے والے کام کافی حد تک مکمل ہو چکے ہیں - اور جو تھوڑے بہت باقی رہتے ہیں انہیں مالی سال کے اختتام تک مکمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے - اسلئے یونین کمیٹیاں (۳) ۸۱ کے تحت ہونے والے ترقیاتی کام یکم جولائی

۱۹۶۸ء سے خود کرا سکینگی ۔ بہرحال اس سلسلہ میں ترقیاتی پروگرام مرتب کرنا ہو گا ۔ جس کے متعلق انہیں کافی عرصہ پہلے تحریر کیا گیا تھا امید ہے کہ انہوں نے یہ پروگرام لاہور میونسپل کارپوریشن کو بھیج دیئے ہونگے جن یونین کمیٹیوں نے یہ پروگرام ابھی تک نہیں بھیجے ان سے درخواست ہے کہ وہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۸ء تک یہ پروگرام بھیج دیں ۔ تاکہ اگلے سال کے میزانیہ میں ان کا اندراج کیا جا سکے ۔

(IV) **چھوٹے چھوٹے کام** (Minor Works) ۔ یونین کمیٹیاں ہر وہ کام جس پر ایک ہزار روپے سے کم لاگت آتی ہو خود کیا کریں گی ۔ چاہے یہ کام نئی تعمیر سے متعلق ہوں ۔ یا مرمتوں وغیرہ کے متعلق ۔

شق نمبر III, IV کے تحت تمام کام یونین کمیٹیاں خود کرائینگی اور میونسپل کارپوریشن کا انجینئرنگ کا عملہ انہیں اس سلسلہ میں ہر ایک قسم کی فنی امداد دیگا ۔

(V) **باغات اور پارکوں کی دیکھ بھال** ۔ باغات اور پارکوں کی خصوصاً ان باغات کی جو شہر کے گردا گرد واقع ہیں دیکھ بھال بہت ضروری

ہے ۔ چیئرمین یونین کمیٹی اپنے علاقہ کے باغات اور پارکوں کی نگہداشت اور ترقی کے ذمہدار ہوں گے ۔ باغات اور پارکوں کی آبپاشی کے لئے انہیں یہ دیکھنا ہو گا کہ پانی کی سپلائی کے ذرائع مہیا ہیں یا نہیں اور اس امر کی تسلی بھی کرنی ہو گی کہ ان کے علاقہ میں جہاں جہاں (Hydrants) موجود ہیں وہ چالو حالت میں ہیں ۔ اور یہ کہ باغات کا عملہ ان سے وقت پر پانی حاصل کرتا ہے ۔ اور باقاعدہ اپنے کام پر حاضر رہتا ہے ۔ ایسے عملہ کی فہرستیں متعلقہ یونین کمیٹیوں کو مہیا کی جائیں گی ۔ باغات اور پارکوں کی صفائی وغیرہ کا انتظام بھی یونین کمیٹیوں کو کرنا ہو گا ۔

(VI) **محکمہ انجینئرنگ کے سڑکوں کی مرمت کرنے والے گینگ** ۔ یہ عملہ اس وقت مختلف سب ڈویژنوں میں تقسیم ہے ان کی نگرانی اور ان کے کام کی دیکھ بھال تب ہی بہتر طریق پر ہو سکتی ہے جبکہ ہر چیئرمین یونین کمیٹی اپنے اپنے علاقہ سے متعلق محکمہ انجینئرنگ کو ضروری معلومات بہم پہنچاتا رہے ۔ اس لئے آئندہ یونین کمیٹی متعلقہ اپنے اپنے علاقہ میں یہ دیکھیگی کہ گینگ مین باقاعدہ کام کرتے ہیں یا نہیں ۔ اس عملہ کی فہرستیں متعلقہ یونین کمیٹیوں کو مہیا کی جائینگی

(VII) **تہہبازاری و کھوکھا جات** ۔ تہہبازاری و کھوکھا جات کے بارے میں چیئرمین یونین کمیٹی لاھور میونسپل کارپوریشن کو ضروری معلومات مہیا کرتے رھینگے تاکہ ناجائز تصرف کی صورت میں ضروری تدارک کیا جا سکے ۔ جو تہہ بازاریاں یا کھوکھا جات یونین کمیٹی کے علاقے میں منظور ھوں گے اس کی منظوری کی ایک نقل علاقہ چیئرمین کو بھیج دی جائیگی ۔ تاکہ انہیں ناجائز تہہبازاری یا کھوکھا کی گرفت میں آسانی ھو ۔

(VIII) **ناجائز تعمیرات** ۔ جو ناجائز تعمیرات علاقہ چیئرمین کے مشاھدہ میں آئیں ان کے متعلق کارپوریشن کو مطلع کرنا ھو گا کارپوریشن کا شعبہ انجینئرنگ جب بھی کوئی نقشہ منظور کریگا تو اس کی ایک نقل علاقہ چیئرمین کو بھیجی جائے گی تاکہ وہ یہ جان سکیں ۔ کہ ان کے علاقہ میں کون سی تعمیر منظوری کے ساتھ ھو رھی ھے اور کون سی منظوری کے بغیر ۔

(IX) **سٹریٹ لائٹنگ** ۔ یہ ذمہ داری بھی یونین کمیٹی کی ھو گی کہ ان کے علاقہ میں جہاں جہاں گلیوں میں بجلی مہیا کی گئی ھے آیا سب بلب روشن ھیں یا نہیں ۔ بلب فیوز ھونے یا بجلی فیل ھو جانے کی

صورت میں چیئرمین صاحب اپنے علاقہ کے متعلقہ بجلی کے دفتر سے رابطہ پیدا کرینگے اور متواتر پیروی کرتے رہیں گے اس سلسلہ میں محکمہ انجینئرنگ مختلف علاقوں سے متعلق ضروری اعداد و شمار کی فہرستیں یونین کمیٹیوں کو مہیا کرینگے -

(X) تعلیم - میونسپل سکولوں کی دیکھ بھال علاقہ کی یونین کمیٹیوں کے ذمہ ہوگی وقتاً فوقتاً معائنہ کے علاوہ سکول کی مرمت - سفیدی - پالش وغیرہ بھی یونین کمیٹی کے ذمہ ہو گی - بشرطیکہ خرچ ۱۰۰۰ روپیہ کے اندر ہو - اس کے علاوہ سکولوں میں فرنیچر از قسم ڈیسک - بلیک بورڈ بینچ - ٹاٹ وغیرہ کی سپلائی بھی لاہور میونسپل کارپوریشن کا محکمہ تعلیم یونین کمیٹیوں کے چیئرمین صاحبان کے ذریعے کریگا - تاکہ بہتر نگرانی ہو سکے - آفیسر تعلیم لاہور میونسپل کارپوریشن ہر یونین کمیٹی کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ اس امر کی تسلی کرے - کہ اس کے حلقہ میں سکول باقاعدگی سے چل رہے ہیں ان کی عمارات اچھی حالت میں ہیں - اور ان کی ضروریات پوری ہیں -

زنانہ مدارس کی دیکھ بھال لیڈی کونسلروں اور لیڈی سپرنٹنڈنٹ تعلیم کے ذمہ ہو گی لیکن اگر چیئرمین علاقہ یا ممبران یونین کمیٹی کی بیگمات اس کام میں حصہ لینا چاہیں تو بخوشی لے سکتی ہیں -

یونین کمیٹیاں کارپوریشن کو نئے سکولوں کی تعمیر کے لئے زمین یا کرائے پر لی جانے والی عمارتوں کے حاصل کرنے میں بھی مدد دینگی ۔

یونین کمیٹیاں یہ بھی دیکھیں گی کہ سکول کے بچوں کا ڈاکٹری معائنہ وقتاً فوقتاً باقاعدہ کیا جاتا ہے اور یہ کہ سکولوں میں بچوں کے لئے ضروری سہولتیں از قسم پنکھے- پینے کا پانی و غسلخانے وغیرہ موجود ہیں ۔

(XI) **بل اور نوٹسوں کی تقسیم میں شرکت و مدد** ۔ موجودہ وقت میں بلوں اور نوٹسوں کی تقسیم لاہور میونسپل کارپوریشن کا عملہ خود کرتا ہے ۔ حکومت کی ہدایت کے تابع اور چونکہ یونین کمیٹی کے ممبران کو اپنے علاقہ کے رہنے والوں سے زیادہ واقفیت ہوتی ہے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بلوں اور نوٹسوں کی تقسیم یونین کمیٹیوں کے ذریعے کرائی جائے ۔ جنہیں یہ دیکھنا ہو گا کہ بل اور نوٹس مقررہ میعاد کے اندر تقسیم کئے جاتے ہیں ۔

یقیناً یونین کمیٹیاں ان زائد فرائض سے احسن طریق پر اسوقت

عملہ بر آ نہیں ہو سکتیں جب تک انہیں فنڈز مہیا نہ کئے جائیں - اور مزید عملہ نہ دیا جائے - چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یکم جولائی ۱۹۶۸ء سے مندرجہ ذیل فنڈز مہیا کئے جائیں :-

(۱) چونگی کی سالانہ آمدنی کا ۱۰ فیصدی تمام یونین کمیٹیوں میں بحصہ مساوی تقسیم ہو گا - اس رقم کا تعین اس طرح کیا جائیگا کہ چونگی کی آمدنی میں سے خرچ عملہ اور ادائیگی حصہ چونگی لاہور کنٹونمنٹ بورڈ مہیا کر کے جو رقم باقی بچیگی اس کا ۱۰ فیصدی یونین کمیٹیوں میں تقسیم کیا جائیگا اس رقم کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ جو سالانہ گرانٹ ۸۴۰۰ روپے ہر یونین کمیٹی کو اس وقت دی جاتی ہے وہ بند کر دی جائے گی-

(۲) ۸۱(۳) کے تحت جو رقم بجٹ میں رکھی جائے گی اور منظور ہو گی وہ یونین کمیٹیوں میں ان کے ترقیاتی کاموں کے تناسب سے تقسیم ہو گی - اس لئے لازم ہے کہ ہر یونین کمیٹی ترقیاتی منصوبہ تیار کر کے فی الفور بھیجے -

اسکے علاوہ یونین کمیٹیاں بیت المال میں رقوم جمع کرنے کی

کوشش کرینگی اور اسے بیت‌المال کے منظور شدہ قواعد کے تحت سماجی بہبود کے منصوبہ پر خرچ کرینگی ۔

جہاں تک عملہ کی ایزادی کا سوال ہے ہر یونین کمیٹی کو ایک کلرک اور ایک چپڑاسی مزید دیا جا رہا ہے ۔ تاکہ انہیں اپنے فرائض کی ادائیگی میں مدد مل سکے ۔ کیونکہ فرائض عمومی اور عملی نوعیت کے ہیں اس لئے لازم ہے ۔ کہ چیئرمین صاحبان یونین کمیٹیوں کے دیگر ممبران کو بھی اپنے ساتھ شامل کریں ۔ ان کے باقاعدہ گروپ بنائیں ۔ اور انہیں مخصوص فرائض سونپیں۔ تاکہ منظم تقسیم کار ہو کر بہتر اور ٹھوس نتائج برآمد ہو سکیں ۔ وارڈ کمیٹیوں سے بھی پورا کام لیا جائے۔

مندرجہ بالا ہدایات کے مطابق یونین کمیٹیوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے وقتاً فوقتاً حکومت اور لاہور میونسپل کارپوریشن کے آفیسران یونین کمیٹیوں کا معائنہ کریں گے ۔ اور اس کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کیا کرینگے ۔ لہذا مجھے امید ہے کہ آپ میں سے ہر ایک کی خواہش اور کوشش ہو گی کہ آپ کی یونین کمیٹی کی رپورٹ کارکردگی سب سے بہتر ہو ۔

براہ مہربانی اس مراسلہ کی رسیدگی سے مطلع فرماویں -

(فضل کریم)

چیئـــرمـــین

لاهـــور میونسپل کارپوریشن

نمبر ۲۱۷- بی ڈی مورخـــہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۸ء

نقل بخدمت ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ برائے اطلاع و کارروائی ارسال ہے -

ڈپٹی چیف آفیسر

لاهـــور میونسپل کارپوریشن

*اسے نمبر I کے اختتام پر پڑھا جائے -

ممبران یونین کمیٹی میونسپل ہسپتالوں - ڈسپنسریوں و ہیلتھ سینٹروں کا وقتاً فوقتاً معائنہ کرینگے - اور جو نقائص یا خامیاں انکے مشاہدہ میں آئینگی - ان سے میونسپل ہیلتھ آفیسر کو مطلع کرینگے تاکہ مناسب کارروائی کی جا سکے -

فہرست مراکز امراض و پیدائش

(ویکسینیشن سٹیشن)

۱ - مزنگ (مزنگ چونگی)

۲ - انار کلی (ٹاؤن ہال)

۳ - گورو مانگٹ

۴ - گڑھی شاہو (میو روڈ)

۵ - کمہار پورہ (ہری نگر)

۶ - داتا گنج بخش (بالمقابل دفتر ایس - ایس - پی -)

۷ - دہلی گیٹ

۸ - شاہ عالمی گیٹ (دہلی گیٹ سب آفس)

۹ - کوالمنڈی (گندا انجن)

۱۰ - راجگڑھ (راجگڑھ روڈ پرانی چونگی)

۱۱ - شالا مار ٹاؤن (جی ٹی روڈ)

۱۲ - مسلم ٹاؤن (دفتر یونین کمیٹی مسلم ٹاؤن)

۱۳ - باغبانپورہ (باغیچی سیٹھان)

۱۴ - چاہ میراں (تکیہ سائیں حضوری شاہ)

۱۵ - بھاٹی گیٹ (میدان بھاٹیاں)

۱۶ - مصری شاہ (عزیز روڈ)

۱۷ - واٹر ورکس (لنگے منڈی)

۱۸ - راوی روڈ (نزد پل بڈھا دریا)

۱۹ - شاد باغ (عزیز روڈ مصری شاہ)

۲۰ - نوناریاں (پرانی چونگی نوناریاں)

۲۱ - شاہدرہ (شاہدرہ ٹاؤن)

۲۲ - اچھرہ (اچھرہ روڈ)

۲۳ - بیڈن روڈ (لیاقت پارک)

۲۴ - دھرم پورہ (گلی نمبر ۶ دھرم پورہ)

۲۵ - گنج (لنگ روڈ بالمقابل تھانہ مغلپورہ)

۲۶ - رام گلی (میں بازار)

۲۷ - لوھاری گیٹ (بازار ودھوالی)

۲۸ - قلعہ گوجر سنگھ (عزیز سٹریٹ)

۲۹ - گلبرگ (ٹینکی نمبر ۱ گلبرگ)

۳۰ - چوبرجی (چوک چوبرجی)

۳۱ - کرشن نگر (بالمقابل جین مندر)

۳۲ - صدر دفتر ٹاؤن ھال

APPENDIX VI

(Ref : Starred Question No. 11165)

The Commissioner desired that the Director, B. Ds. should go round the city and give a report about the Primary schools run by the Lahore Municipal Corporation. I have accordingly selected 5 schools from the walled city or the localities adjacent to the walled city, two from the eastern and 3 from the western side of the city. These 10 schools, therefore, form a representative sample of the Primary Schools. The names of these schools are as follows :—

1.	M. C. Primary School,	Gowalmandi.
2.	M. C. Primary School,	Mochi Gate.
3.	,, ,,	Nur Mohallah
4.	,, ,,	Shah Alam Gate.
5.	,, ,,	Chomala I/s Bhati Gate.
6.	,, ,,	Naulakha Park.
7.	,, ,,	Naulakha Park No. 2.
8.	,, ,,	Rajgarh.
9.	,, ,,	Prem Nagar.
10.	,, ,,	Old Anarkali.

In all, the Lahore Municipal Corporation is running 244 schools with the break-up as under .—

Primay schools (male)	—158
" " (female)	— 69
Middle Schools (male)	9

High Schools (male)	1
High Schools (female)	1
Junior Model Schools (females)	5

SCHOOLS BUILDINGS.

Most of the schools are housed in rented buildings and the condition of all these is deplorable. Repairs to these buildings seems to have been ignored by the land-lords and the Lahore Municipal Corporation and as a result, heavy and immediate repairs are needed. Under the Corporation bye-laws, buildings which are dilapidated condition are to be demolished, and if this law is applied to these buildings, I wonder if 25% of these can be saved from demolition. There are cracks in the buildings. Floors, windows, glasspane ventilators etc., are usually broken. Pigeons and sparrows have free access to the rooms and add filth to the already filthy condition of the schools. Some 4 years back, the LMC constructed 4 rooms in the M.C. Primary School, Mochi Gate at a cost of Rs. 40,000.00 after demolishing the old structure. The building was an evacuee property and the LMC made the construction without getting the said property transferred to its own name first. This has now been auctioned to one of the claimants who has now served the LMC with a notice to vacate the building. The new construction, being a part of the main building, has also gone to the new claimant. The Corporation, is therefore, deprived of this property due interest and planning.

Some of the schools do not have the boundary walls, and therefore,the outsiders have access to the water taps and the lavatory, if there is any. In one case, the "Gujjars" have encroached upon the land deprived the school of its only open space when the students could congregate for their morning prayers. The area encroached upon, in my opinion, will be 10,000 sft.

if not more. It is situated in the Shah Almi Gate area. The rooms, in some cases, are very dark. Most of the schools are not electrified and if by chance the building is electrified, then no bulbs are provided. Some of the rooms did have ceiling fans but these were out of order and nobody cared to get these repaired. Some minor repairs have been carried out by the Engineering Staff of the Lahore Municipal Corporation but these are mostly not according to the needs and requirements of tne students. The court-yards are generally uneven and in rainy season, it is very difficult for the students to cross over from one end to the other. In some cases, the level of these court-yards is higher than the verandahs surrounding it and, therefore, the rain water can straightaway come into the rooms. In the M.C. Primary School, Prem Nagar, some 2 feet deep water was standing in the court-yard when I visited it and I wonder as to how could the students go to their class-rooms The peculiar thing about this school is that the Union Committee of the area has built its own office within the school premises. The strange thing about these buildings is that there is no choukidar. The Head-master of the School has to make his own arrangement generally.

ACCOMMODATION.

All the schools are highly congested and running in two shifts to cope with the educational needs of the localities. I saw the students sitting in the court-yard and in two cases I saw them sitting in the streets. In such cases, the school has to be closed down in in-clement weather. In a room of 16' X20', I saw some 70-80 students squeezed in. The storage of accommodation has also affected the time schedule. In the Government or privately managed schools, the time allowed is 5 to 5½ hours whereas in the LMC schools it is only 4 hours for each shift. Not a single school has any play ground. Excepting two schools, the rest do not have open spaces where the students can congregate for their morning prayers or singing the National Anthem.

FURNITURE AND EQUIPMENT.

The schools are generally provided with jute matting and that too, insufficient number. In some cases. I saw the students sitting on the ground. In a few cases, woodden desks and benches have been provided but these are very old and broken. Even the furniture provided for the rooms of the Head Master and the teachers is very shaby. The students some time bring their own mats or darries from their homes. The mats being very thin, get soiled and dirty and give a very ugly look.

Usually every school gets Rs. 2.00 P.M. for the purchase of stationery. None of them subscribes to newspapers. No maps, charts, calenders, other visual aids are ever supplied by the LMC. Except M. C. Primary School, Nur Mohallah, there is no library in any of the school. This school also has no separate room for keeping these books and there are, therefore, looked up in a corner of a class-room.

CLEANLINESS.

All school building are filthy and there are no permanent arrangement to remove the filth. Part-time sweepers are employsd at Rs. 5 to 7 p.m. They come once a day and that too, when the school closes. Only two schools were comparatively cleaner but that also due to the personal interest of the Head Masters. Here again, where the rooms were very cleaner, the dresses of few students were very dirty as it was their duty that day to clean the school premises. Alongwith the boundary wall of the M.C. Primary School, Naulakha Park, there is a pond where the sullage water of the whole locality comes in and the bad smell can be scented in any of the class rooms of the school.

DRINKING WATER AND LATRINES.

The latrines were very filthy and in some cases even this basic amenity is not provided. In some cases, there is no water tap. The M.C. Primary School, Gowalmandi which is located in a very congested area, is one instance in which the school has been deprived of these two basic amenities Water-tap is in the street outside the gate of the school. People of the locality wash their cloths there, take baths, bring their cattle for watering purposes etc., and the students, therefore, find it very difficult to share the use of this tap with them. A few feet of pipe can easily bring water inside the school but one is shocked to see the spathy of the LMC in this respect. In M.C. Primary School, Rajgarh, the latrine used to have flush system once upon a time. It went out of order some 2 years back and has never been repaired by the LMC, despite requests by the school authorities. The latrine has now been closed to the students. The septic tank to this flush system is made in the middle of the court-yard of the school and is uncovered. I was told by the Head Master that a boy fell into it last year and this matter was brought to the notice of the Chairman, LMC by the B. Ds. Members of the area and the Headmaster repeatedly but no action has so far been taken to cover this place. The back side of this school also presents a dismal picture. Since there is no boundary wall, the people of the locality use it as a sort of filth depot and I was refuse scattered over the whole area. I would not be surprised if some day some body encroaches upon this area.

HOT AND COLD WEATHER ARRANGEMENTS.

It was very cold and chilly inside the rooms of all these schools. On enquiry, I was told that the LMC never supplied any coal/fuel in the Winter Season. Similarly, no arrangement for cold water is made during the summer. As already reported, most of these schools are not electrified and if some are electrified, then there are no bulbs and no ceiling fans and if by chance ceiling fans are installed, these are mostly out of order.

MEDICAL CHECK-UP.

Of all the 10 schools, only 4 have been visited by the Medical Officer concerned once during 1967 and that also because the dispensaries are close by the schools. The remaining 6 schools have not been visited by the Medical Officers during the last 3-4 years. The Medical Officer Incharge Naulakha Park, last visited the school on 31-3-1962. Since then he has not been to the school. Primary School Gowal Mandi also shares this fate. In case of M.C. Primary School Mochi Gate, the M O. made the medical check-up to the extent that she sent for the visitor's Book and recorded her visit to the school, while sitting in her clinic. This shows that the students are not examined properly. No medicines are provided despite the fact that they are charged Rs. 00.25 per student for medical check-up. Surprisingly, the Corporation has stopped the supply of First-Aid boxes to the schools for quite sometime and, therefore, in case of emergency, no first aid can be provided.

VISIT BY LAHORE MUNICIPAL CORPORATION OFFICERS.

I tried in vain to find whether the Chairman, LMC Vice Chairman, Chief Officer, Deputy Chief Officer etc., has ever visisted any of these schools. It was only the Education Officer/Education Superintendent whose names and remarks were there on the Visitors Book but none of the aforesaid three officers ever chanced to see these schools. Even the Chairman, Union Committee, I found, are disinterested in this respect. Many of the defects pointed out can conveniently be removed if the Chairman or Vice Chairman visits even 10% of the schools in a year.

On the whole, the picture that emerged during my visits to these schools is very dark and gloomy and something has to be done to put things right.

Sd :———— ————

Director, B.Ds.

COMMISSIONER.

M.C. PRIMARY SCHOOL MOCHI GATE

M.C. Primary School, Mochi Gate was inspected on the 12th December, 1967. The important problems indicated by the Headmaster of the school during the discussion are as under :—

1. SCHOOL BUILDING.

The school is housed in an evacuee building. The Corporation built four rooms after demolishing an old portion of the building at the cost of

Rs. 40,000 without getting it transferred in its name. The building was later auctioned out by the Settlement Department to some refugee who has lodged a Civil Suit for ejectment. The Corporation has initiated the negotiation with the new owner for getting the building on monthly rent which has not yet materialised. As a result of this tussle, the building is in a very deplorable condition and needs immediate repairs, which are neither being arranged by the Corporation nor by the new comer. The school was last repaired in 1962.

2. ACCOMMODATION.

There are 609 students on roll and 11 teachers. The accommodation comprises of four small rooms and the fifth is of 16' X20'. The school is running in two shifts due to congestion, each shift of four hours duration which is less by an hour prescribed for the Government schools. The school has one water tap and a latrine for students which is insufficient and also in deplorable condition. The school is without electric supply and the students faced great hardship during the summer season.

3. FURNITURE AND EQUIPMENT.

Only 4 rooms are provided with woodden benches which are dirty and broken. Filthy mats are provided in other rooms which are also short in size, length and insufficient for the number of students using them. Rs. 3 per month are granted for the purchase of office stationery which is far less than the actual requirements of the office. A part time sweeper getting Rs. 9/00 per month only has been employed with the result that heaps of

rubbish are lying in the court-yard. The pigeons have free access to all the rooms which are without window pans and they can sit where ever they like No coal, fuel etc., is provided to the students or for the teachers in the winer season.

4. MEDICAL CHECK-UP OF THE STUDENTS.

The visitor book indicates that the Medical Officer's last visit to the school was on 3rd March, 1966. I was also informed by the Head Master that even during that visit the Medical Officer never examined the school students, in fact she took the register to her residence and wrote that note there.

5. VISIT OF CORPORATION OFFICERS.

During the last 6-7 years, no officer of the Corporation *viz.*, Chairman, Vice-Chairman, Chief Officer and Dy. Chief Officer has visited the school.

Sd: ------

Director, B.Ds.

M.C. PRIMARY SCHOOL GOWAL-MANDI.

M.C. Primary School, Gowalmandi is situated in the most congested area of the locality and was inspected on the 12th December, 1967. There are 947 students on roll and eighteen teachers for their instructions.

SCHOOL BUILDING.

The school building which is the property of Lahore Municipal Corporation, comprises of seven rooms. Three sheds have been added in the

present building. Some minor repairs have been carried out only a week ago but the over all condition of the building is deplorable. The building needs immediate repairs, white washings and proper fittings. The doors and window pans and wire guaze are broken and ventilators without glasses. Though the building is electrified but no bulbs have been provided in any of the rooms. Some repairs are under progress but the Headmaster does not know as to what is being done by the contractor Most immediate needs of the building have completely been ignored.

2. ACCOMMODATION.

There are 947 students and eighteen teachers. The accommodation comprises of seven rooms and three sheds. The school is working in two shifts, each of four hours duration, perhaps mainly due to the shortage of accommodation. The school is without any bath room, lavatory and there are no arrangements for drinking water. The students, residents of the locality and the cattles share the same water tap of drinking, bathing, watering and other purposes.

The sweeper comes once a day and that too in the evening. The rooms, court-yard and the premises are full of filth. The students sit on mattings which are in wreteche condition and insufficient to meet the requirements.

FURNITURE AND EQUIPMENT.

The quality of furniture provided is very poor it is broken and ugly looking. Rs.2.00 P.M. are granted for the purchase of stationery which

is very meagre. No charts or maps were displayed which are a must as visual aids. The school does not subscribe to any newspaper. There is no library for co-curricular activities and no sports arrangements for extra curricular activities. There is no office clerk and the Headmaster looks to the work himself. No coal, fuel etc. is supplied by the Corporation during the winter.

VISIT OF CORPORATION OFFICERS.

I have gone through the visitor's book and noticed that none of the senior officers of Corporation *viz.*, Chairman, Vice-Chairman, Chief Officer and Deputy Chief Officer has ever visited the school during the last 6-7 years.

Sd :———

Director, B.Ds.

M C.PRIMARY SCHOOL PREM NAGAR.

I inspected the M.C.Primary School Prem Nagar on 28-12-1967. The school was built in 1956 at a cost of Rs. 20772.00. There are 383 students on roll with 5 teachers.

The school does not have any verandah. Rain water was standing in the court-yard and it was completely submerged as if it was a pond.

The school has 5 class rooms but there is no electric connection. The school has some benches and matting for the students to sit on, but are in insufficient number. The Union Committee has made its office within the premises of the school.

No Chaukidar has been employed for the school and after the school hours, everything is left unprotected. The Headmaster himself has to make the arrangement for the safety of the school.

Floors are broken. The school has not been white-washed for the last so many years. Immediate repairs are required. There is one latrine for the students. Water tap is available in the premises. One part-time sweeper has been employed but the condition of cleanliness is very poor.

No coal, fuel etc., has been provided for the students or the staff. A sum of Rs. 2.00 is given as stationery for the whole month which is toally insufficient. No chart, motto etc., has been exhibited on the walls of the class rooms.

The school is running in two shifts-one shift for the boys and the second shift for the girls of Krishan Nagar from where the school has been dispossessed as the building was an evacuee property and was auctioned to some one else.

The school was last visited by the Medical Officer on 6-5-1965. It has never been visited by the Chairman, Vice-Chairman, Chief Officer and the Deputy Chief Officer. The inspecting Officers have not written their designations at the time of recording inspection note on the Visitor's Book.

Sd : ——— ———

Director, B,Ds.

M.C. PRIMARY SCHOOL, NAULAKHA PARK NO. 2.

I inspected the M.C. Primary School, Naulakha Park No., Lahore, on 21-12-1967. and discussed the problems of the school with the Headmaster.

The school is housed in the lower storey of a double-storeyed building. In the upper storey is a mosque. There are two rooms occupied by the school for a strength of 212 boys and 5 teachers. I saw most of the boys sitting in the street. The school is running in one shift. I am told that in the inclement weather, the school is closed.

Visitors Book shows that the school was last visited by the Medical Officer on 22-3-1962. The school has never been visited by the Chairman, Vice-Chairman, Chief Officer, Deputy Chief Officer or the Chairman of the Union Committee.

Drinking water is available but there is no latrine for the students and the staff.

Rs. 2.00 are provided for stationery per month. The school does not have any Chaukidar or peon. The only two rooms need repairs badly.

Charts, calendars have been prepared by the boys. The school was opened in June, 1962, in the same building.

No coal. fuel etc., is provided by the Corporation to the students or the staff. The general condition of the school is very unsatisfactory.

Sd : ———

Director, B.Ds.

M.C. PRIMARY SCHOOL, NOOR MOHALLAH, LAHORE.

I inspected the M.C. Primary School, Noor Mohallah Lahore on 10-12-1967. and discussed the problems of the school with the Headmaster.

The school is located in a rented building. There are 363 students on roll. The school is running in two shifts for short of accommodation. 9 teachers have been employed for the school. There are only 3 small rooms which are quite inadequate for the requirements.

The chairs and tables are insufficient number but are very poor condition, and require immediate repairs/replacement. The school was whitewashed in September, 1967, but unsatisfactorily. The school is in bad shape of repairs.

The schoo gets matting insufficient number from the Corporation. The school does not have any chart, calender hanging on the wall. A sum

of Rs. 200 p.m. is given as stationery which is totally insufficient. The school has a very few old books but there is no room to place them in proper shape and, therefore, nobody can take any benefit from them. The cleanliness of the school is far from satisfactory.

The school is regularly visited by the Medical Officer and the students are checked by the Medical Officer. The reason is that the dispensary of the Corporation is nearby. The school has never been visited by the Chairman, Vice-Chairman, Chief Officer, Dy. Chief Officer and even Chairman of the Union Committee concerned.

There is one latrine provided in the school which is in very bad condition and requires immediate repairs. The staff is, therefore, experiencing great difficulty. No coal fuel etc., is provided to the school during winter season. The building has no electric connection. The doors and ventilator of the school do not have glass-pans, wire gauzes etc.

Sd : .....

Director, B.Ds.

M.C. PRIMARY SCHOOL CHOMALA (INSIDE BHATI GATE).

I inspected the M.C. Primary School Chomala (inside Bhatti Gate) on 18-12-1967 and discussed the problems of the school with the Teaching Staff.

The school is housed in a rented building which is in very deplorable condition. The school has 4 rooms. Two rooms are totally dark without any electric connection whatsoever and two rooms are slightly lighted, students can use them. In addition, the students have to sit in the court-yard. I have been told that in the inclement weather, the school has to be closed down. The school has not been white-washed for the last so many years. I was informed that the case was referred to the L.M.C. by the school authorities but to no effect.

The school does not have any latrine or water tap in the school premises with the result that the staff and the students are experiencing great difficulty. The general out look of the school is very ugly. There is a water tap near the school installed by the Corporation and the students have to go there for drinking purpose. The school requires repairs and the construction of the school is not safe too.

The school was last visited by the Medical Officer on 11-11-1967. Entries in the Visitor's Book show that the Medical Officer has been visiting the school constantly mainly due to the fact that the Municipal Dispensary is located nearby.

The school has not been visited by any of the officers *viz.*, Chairman, Vice-Chairman, Chief Officer, Dy. Chief Officer during the last 4-5 years.

No furniture has been provided by the LMC with the result that great difficulty is being experienced by the staff and the students. Rs. 1/-p.m. is given to the school for stationery which is totally insufficient and rediculous indeed. No coal, fuel, etc., is provided for the staff/students during the winter season.

The building of the school has cracks and is dangerous. General condition of cleanliness is very poor.

Sd :————————

Director, B.Ds.

M.C.PRIMARY SCHOOL RAJGARH.

I inspected the M.C. Boys Primary School, Rajgarh on 28-12-1967. The school was built in 1956 by the Lahore Municipal Corporation at a cost of Rs. 45745.00. There are 455 students on roll and 9 teachers.

There is an open septic tank in the court-yard of the school. It is attached to the flush system in the school. The flush is not in working condition and the main hole is uncovered. I am told that one student fell into it last year. Thereafter the matter was repeatedly brought to the notice of the Corporation by the school authorities but no action has so far been taken by the L.M.C.

There is one small open tank near the latrine lying on the way to the bath-room. One of the boundary wall is in a very bad condition, and may collapse any moment. The court-yard is uneven and in the rainy season, the water stands difficult for the students to walk about.

The school was white-washed last year and no repairs seem to have been made. The school has electric connection and fans but there is no current flowing for the last 7 months. Connection has been cut off by the WAPDA and the Corporation has never bothered to know the reason.

No glass pans has been provided in the ventilators and the floors are broken. Benches provided to the students are in very bad condition.

No coal, fuel etc., has been provided for the staff as well as the students. There are - rooms and during rainy season, water seeps into rooms. The mottos written on the walls are completely defaced.

The Medical Officer I/c. Islamia Park Dispensary visited the school on 22-12-1967. Chairman, Vice-Chairman, Chief Officer, Dy. Chief Officer ever visited the school. The inspecting officers have not written their designations on the visitors books in the absence of which it is difficult to ascertain as to which officer visited the school.

Part time sweeper has been employed. He works after the school is closed. One of the court-yards has no boundary wall and the refuse from the area which is thrown by the residents of the locality, is accumulated there.

General condition of cleanliness is poor.

Sd :————

Director, B.Ds.

M.C. PRIMARY SCHOOL, NAULAKHA PARK.

I inspected the M.C. Primary School, Naulakha Park, Lahore on 21-12-1967 and discussed the problems of the school with the Teaching Staff.

The school is housed in single storey building of the Corporation. There are 5 rooms and the school is running in two shifts for lack of accommodation. There ore 763 students on roll, 14 teachers have been employed for both the shifts. Due to paucity of accommodation, the students were sitting outside the school in the open. The school does not have any bounday wall.

Stationery is provided to the school by the Corporation according to the demand. The school has electric connection but there is no bulb in any of the rooms. During the inclement weather, great difficulty is experienced. No coal, fuel etc., has been provided for the staff/students during the winter season.

Part time sweeper has been employed at the rate of Rs. 7.00 P.M. with the result that the school is dirty. The Medical Officer visited the school on 13-10-1966. last. His inspection note shows that he checked 36 students only out of the total number of 763. The school has not been visited by the Chairman, Vice-Chairman, Chief Officer, Deputy Chief Officer, for the last many years.

Furniture provided by the Corporation is in insufficient number and need repairs. The glass-pans in the rooms are broken. The floor of the verandah needs patching. Some of the rooms are very dirty as the matting provided to the students are insufficient number. Some of the doors are broken and glass pans are missing. There is one latrine for the students and the staff which is cleaned by the sweeper once a day after the school is closed. One water tap has been installed in the school. The boundary wall of the school badly needs repairs. I am told that the case has been taken up with the Corporation by the Headmaster but no action has so far

been taken. At the back of the school, there is a pond of dirty water which is giving bad smell.

No Chaukidar/Peon has been provided for the school in the absence of which great difficulty is being experienced. The kacha road leading to the school is extremely dirty.

Sd .————————

Director, B.Ds.

M.C. PRIMARY SCHOOL OLD ANARKALI.

I inspected the M.C. Primary School, Old Anarkali on 28-12-1967. The school has 11 teachers with 464 students on roll.

The school is housed in an evacuee-trust property and the Corporation has got it on lease for 90 years. The boundary of the school collapsed some two years ago. The matter was reported to the Corporation authorities one year back by the Chairman of the Union Committee but no action has been taken so far. The Union Committee has built its own office in one of the rooms of the school.

The school has one latrine which is in very bad condition. Since there is no boundary wall, the people use it very frequently. Water is available in

school premises. The building is in very bad shape and needs heavy repairs. Floors are broken. Glass pans are missing. The school has not been white-washed for the last so many years.

No chaukidar has been employed for the school. General condition of cleanliness is very poor. There is no electric connection and great difficulty is felt.

The Medical Officer visited the school last on 14-12-1967. The Chairman, Vice-Chairman, Chief Officer, Deptuy Chief Officer has not visited the school.

These inspecting officers have not mentioned their designation. It is very difficult to identify the inspecting officer.

Sd : ————————

Director, B.Ds.

M.C. PRIMARY MODEL SCHOOL, SHAH ALAM GATE.

I inspected the M.C. Primary Model School, Shah Alam Gate, Lahore, on 18-12-1967, and discussed the problems of the school with the Headmaster.

The school is housed in the own building of the Corporation comprising of 13 rooms. There are 825 students on roll. The school is running in two shifts from 8½ A.M. to 12.00 P.M. and from 12½ P.M. to 4.30 P.M. There are 18 teachers in both the shifts.

I was told that there used to be an area of 'Kanals' which originally belonged to the school. It was later on encroached upon by the people through the negligence of the Lahore Municipal Corporation.

FURNITURE AND EQUIPMENT.

No coal, fuel etc., is being provided for the staff/students, during the winter season. Furniture has been provided by the Corporation and I was informed that no difficulty is being experienced with regard to the supply of furniture. Rs. 2.00 P.M. are provided for stationery.

One sweeper and one peon have been employed which are sufficient for the school requirements. One water tap has been installed in the premises of the school where the students drink water. There is one latrine. The school has last repaired and white-washed in January last. The court-yard is very small. Area around the school has been encroached upon by the people and I saw cow-dung cakes on the wall of the school.

The school has electric connection but no bulb has been provided in any of the rooms. I was told that electric fans in the second storey ran out of order some 4 years back and have not yet been repaired or replaced.

The Visitors Book shows that school was last visited by the Medical Officer on 12-11-1965. Thereafter he has not visited the school. His report in the Visitors Book shows that he checked up the students. I discussed the matter with the Headmaster who has been posted since 1964 and came to know that the Medical Officer did not examine even a single student and the report was wrongly recorded.

The school has never been visited by the Chairman, Vice-Chairman, Chief Officer or the Dy. Chief Officer.

This is a Model School because of the fact that the sweeper and chaukidar have been employed whole time. The approach road to the school is very dirty.

Sd :————

Director, B.Ds.

SUPPLEMENTARY MATERIAL

CONFIDENTIAL.

From

The Chairman,

Lahore Municipal Corporation.

To

The Commissioner,

Lahore Division, Lahore.

Memorandum No. 81/CMC/68

Dated Lahore, the 20th April, 1968.

Subject :—REPORT ON THE PRIMARY SCHOOLS.

Continuation this office Memo No. 22/CMC/68, dated 3rd February, 1968 on the above subject.

2. I have got the report of Director, Basic, Democracies on his visit to 10 Primary Schools, analysed and have to state as under :—

(*i*) Lahore Municipal Corporation is, at present, running 246 schools. Of these, 69 primary schools are housed in rented buildings and 20 schools in places obtained on lease from the Evacuee Trust Board or the Auqaf Department. The owners of private houses are averse to carrying out repairs to their property which were hired by the Corporation years ago. On the contrary, they adopt different types of tactics to get their houses

vacated from the Corporation to let them out again on much higher rents. Five out of 10 schools visited by Director, Basic Democracies, were those located in rented buildings. As it is, either Lahore Municipal Corporation should move out and construct new schools or try to purchase some built up properties within the localities concerned. Thus alone things in schools in rented buildings could show any visible improvement.

The acquisition of residential properties within the arew would not be easy but it might be possible to move these schools out by constructing buildings in some corner plots of Circular Gardens round the city or by utilizing any sites left over as open plots in the area. As a first link in this programme, 8 new school buildings were constructed during 1967 and 3 more are nearing completion.

As regards remaining school buildings belonging to Lahore Municipal Corporation, these are in satisfactory condition are adequately staffed and reasonably equipped.

(*ii*) Director, Basic Democracies has referred to double shift system. In view of the shortage of schools as compared to the number of school going children, double shift system is the only available remedy to relieve congestion in schools. This system has been introduced even in premier Government institutions like Central Model High School and the Govern-

ment Pilot High School, Wahdat Colony. Lahore Municipal Corporation is using this system most sparingly. Out of 246 schools, double shift system is in vogue in 29 schools only, which include 4 such schools also, in whose case Lahore Municipal Corporation has been ejected from the buildings under the orders of the Civil Courts. Double shift system would, therefore, remain a necessity both in case of Government/Local Bodies Educational Institutions for a long time to come as the construction programme cannot keep pace with the increase in the number of children of school going age every year.

It may be mentioned here that over-crowding is nor allowed in classes so far as the accommodation of a school permits. At present a total number of 52,567 students are taught by 1155 teachers which gives an average of 45.5 students per class or teacher.

Open plots or play grounds cannot be provided to schools situated within the walled city or in congested areas or those housed in rented buildings. However, the majority of school buildings have proper congregational places or play-grounds as well.

(*iii*) Furniture, equipment, staff, libraries and contingencies.

Keeping in view the existing economic conditions as well as non-availability of school buildings with spacious rooms, especially in the case

of rented buildings it is not possible to provide school children in all schools with chairs and tables as is being done in European schools which charge exorbitant tuition fees. Primary education in Lahore Municipal Corporation schools is free. Desks need more space, hinder daily sweeping of class rooms and adversely affect the calligraphy of the students especially in the infact classes. Desks chairs and tables are at present being provided in Junior Model Schools and High Schools of Lahore Municipal Corporation only and tution fee is charged in all of them. Jute mats supplied to other schools have a time-honoured value of their own for helping the youngsters in improving their hand writing. It is, however, being ensured that worn out tats are replaced. 3000 tats were supplied to various school during the last 8 months.

As to the provision of maps, charts and other visual aids, the Corporation has recently supplied 200 sets of Geographical maps to its primary schools. In a large number of schools, teachers and students have also prepared wall charts and maps.

All kinds of registers and forms are supplied to the Headmasters of schools by Lahore Municipal Corporation. The allowance of Rs. 2 P.M. for the purchase of stationery is an additional facility to the Headmaster. Director, Basic Demoracies seemed to be under the impression that the

Headmasters only get Rs. 2 p.m. to meet all requirements which is not the correct position.

As regards small libraries in primary schools, it has been a debatable point whether regular libraries should be created in such schools or not. Notwithstanding this discussion it is felt that something out to be done. Small libraries will be built up in schools under a phased programme.

(*iv*) Cleanliness.

The existing arrangement of allowing part time sweepers in the schools is in-keeping with Government if policy. Although no immediate change in this arrangement visualized, but the Health/Education Branches of Lahore Municipal Corporation are jointly considering such measures as may be introduced to bring some improvement in the system. It is hoped that with the recent transfer of sanitation arrangements to the Union Committees and the Chairman/Members of Union Committees having been made responsible to supply the maintenance/running of primary schools in their areas, there should be some tangible improvement.

(*v*) HOT & COLD/COAL & FUEL ETC., ARRANGEMENTS.

Director, Basic Democracies has referred to (1) non-supply of coal and fuel to the Primary schools during winter, (2) absence of, or defective,

arrangements of drinking water-supply, (3) absence of, or defective, latrines and (4) lack of hot and cold water arrangements. In this connection it may be mentioned that the system of supply of coal and fuel in primary schools is reportedly non-existent all through the Province, even in European type schools-what to say of other schools. If anywhere such a facility is being provided, some additional charge is levied for the purpose by that institution.

As regards improvement of drinking water supply and toilette arrangements, Lahore Municipal Corporation is doing its best under the circumstances. The Chairmen of Union Committees have been asked to pay special attention to the facilities for students in schools.

Electric fans are being installed progressively in school buildings owned by Lahore Municipal Corparation and also in those rented buildings which have electricity.

As regards hot and cold water arrangements, I am afraid this suggestion is impracticable. This is not being done anywhere else and would involve sizeable recurring expenditure which in turn would call for the levy of some additional charge and it would not find favour with the public.

(*vi*) VISITS BY OFFICERS OF THE LAHORE MUNICIPAL CORPORATION

The Education Department of the Corporation is under the administrative control of a Principal Officer (Education Officer) who is assisted by an Assistant Education Officer, a Lady Superintendent and an Attendance Officer. All these officers pay frequent visits to the schools to ensure satisfactory working. Director, Basic Democracies has observed "I tried in vain to find whether the Chairman, Lahore Municipal Corporation, Vice-Chairman, Chief Officer, Deputy Chief Officer etc., have ever visited any of these schools. . . . .Many of the defects pointed out can conveniently be removed if the Chairman or Vice-Chairman visits even 10% of the schools in a year". It is a coincidence that Director, Basic Democracies visited those 8 out of 10 schools which the Chairman had not inspected till his visit. Otherwise the correct position is that from 5th June, 1967 to 13th April, 1968 the Chairman has personally inspected 65 schools, out of which 40 had been visited by him prior to the dates of the visit of the Director, Basic Democracies to 10 schools. During these visits decision were taken on the spot and work was assigned to various agencies concerned. All this is a matter of record in the inspection notes written by him after his visits to various Union Committees. The Vice-Chairman has also been inspecting various schools during his visits to the Union Committees. The Girls Schools were inspected by two Lady Councillors

accompanied by Lady Superintendent. They were provided transport by Lahore Municipal Corporation for this purpose. The inspection of educational institutions does not lie within the sphere of duty of the Chief Officer and Deputy Chief Officer.

(*vii*) MEDICAL CHECK UP

In pursuance of the observations made in Director, Basic Democracies report, I asked the Municipal Health Officer to give me a report on the medical check up of students in primary schools by Doctors-incharge. He furnished to me the first instalment of these lists which I have passed on to the Education Officer for a double check up through the Headmaster concerned. The Medical Officer incharge of this work are paid an allowance of Rs. 50 p.m. It has been laid down as a pre-condition by me for the drawal of this allowance that the Medical Officer-incharge must produce a certificate from the Headmaster of the school visited by him about the medical check up of the students.

3. The above discussion deals with the general points raised in Director, Basic Democracies report. It will now briefly comment on 10 primary schools referred to by him :—

(1) MOCHI GATE PRIMARY SCHOOL.

This building is in the possession of Lahore Municipal Corporation for the last 20 years and is being used as a primary school. On the strength of possession and assuming all along that the building would be transferred to it by the settlement authorities. The Lahore Municipal Corporation had added 4 rooms at a cost of Rs. 19,945 to provide more accommodation to the students. The rent assessed by the Rehabilitation Department was Rs. 60 p.m. Unfortunately the building has been transferred to a private party. Lahore Municipal Corporation is fighting out the case for the retention of this property in the High Court. This should amply explain why the building has fallen into a state of disrepair.

(2) GOWALMANDI PRIMARY SCHOOL.

This is adequately staffed. The work of renovation of the existing building and addition of rooms is already in progress and in the estimate due provision has been made for the construction of flush latrines and supply of drinking water.

(3) PREM NAGAR PRIMARY SCHOOL.

This school is housed in a building owned by the Lahore Municipal Corporation. It has a huge compound which is much in excess of its

normal requirements. The land being costly in this area, it was proposed to partition the compound and allow some portion for the construction of the office of the Union Committee and a dispensary. The office of the Union Committee has been consructed and the construction of the dispensary is about to start. A partition wall would separate both these buildings from the school. It is true that the level of the compound is lower than the road. As soon as drainage and sewerage arrangements are completed in this localiiy, this difficulty should disappear, by obtaining connection to the main sewer.

(4) NAULAKHA NO. 2 PRIMARY SCHOOL.

Efforts are being made to find some other suitable building on rent or a plot for the construction of a new school building.

(5) NOOR MOHALLAH PRIMARY SCHOOL & (6) CHOMALA SCHOOL.

Noor Mohallah School is located in a densely populated area where no commodious building is available for the purpose. Although the present rented building is double storeyed, but it can accommodate 5 sections only at a time. 9 sections of the school have, therefore, perforce to be split up in 2 shifts. As stated above, there is a proposal to construct a school building for this Mohallah in a portion of the Circular

Gardens outside at a distance of about 200 yards. The same also applies to Chomala Primary School which is located in a congested area with no other commodious building available nearby.

(7) RAJGARH PRIMARY SCHOOL.

Extensive repairs to this school building are in progress. The deficiencies pointed out by Director, Basic Democracies are being removed and electric connection would be got restored.

(8) NAULAKHA PARK PRIMARY SCHOOL.

This school with its 14 sections is working in double shift. Five rooms along with the verandah and the open space are sufficient to cater for one shift at a time. Bounday wall is considered necessary and is being constructed. The rooms are quite airy with sufficient light and ventilators. Therefore, the need for bulbs in the rooms has never been felt. However, these are being supplied. As regards the surrounding area, it is hoped that it would be suitably developed with growth of population and the passage of time.

(9) OLD ANARKALI PRIMARY SCHOOL.

This is Auqaf property. It has recently been decided to lease out this property to Lahore Municipal Corporation for a period of 99 years at Rs. 1

per kanal. It has, therefore, been decided to re-build the whole school and the construction work has already started.

(10) SHAH ALAM GATE PRIMARY SCHOOL.

The building and equipment of the school is adequate to meet the needs of the students. Some area of the school, which has been encroached upon, is being got vacated.

Sd : Fazal Karim

Chairman,

Lahore Municipal Corporation.

No. 82/CMC/68, dated Lahore, the 20th April, 1968.

A copy is forwarded to the Secretary to Government of West Pakistan Basic Democracies, Social Welfare and Local Government Department, for information.

Sd : Fazal Karim,

Chairman,

Lahore Municipal Corporation.

APPENDIX VII

(Ref : Starred Question No. 11166)

STATEMENT 'A'

ESTIMATED CONSTRUCTION COSTS-CONSOLIDATED PROJECT SUMMARY

(In millions of Rupees)

Construction	Total
Sewerage.	28.13
Water.	40.68
Drainage.	15.26
	83.07
Contingencies.	
Sewerage.	2.81
Water.	4.07
Drainage.	1.42
	8.30
Engineering & Managements.	
Sewerage.	1.53
Water.	3.33
Drainage.	1.27
	6.13
Sub-Total.	97.45
Excalation.	7.73
Interest during Construction.	20.10
Total :	125.33

STATEMENT 'B'

ESTIMATED CONSTRUCTION COSTS-WATER SUPPLY

(In Thousands of Rupees)

Watersupply.	Total
Supply System.	9,500
Distribution.	15,000
Rehabilitation.	7,300
Land.	3,500
Duties and Taxes.	6,084
Sub-Total :	41,784
Contingencies.	4,178
Total :	45,962

STATEMENT 'C'

ESTIMATED CONSTRUCTION COSTS—SEWERAGE

(In Thousands of Rupees)

Sewerage	Total
Main Sewers.	11,000
Force Mains/Laterals.	3,000
Treatment.	6,200
Rehabilitation.	1,500
Land.	3,500
Duties and Sales Taxes.	2,932
Contingencies	2,813
Total :	30,945

STATEMENT 'D'

ESTIMATED CONSTRUCTION COSTS-DRAINAGE

(In Thousands of Rupees)

1.	Drainage Channels.		8,750
	Local		7,750
	Foreign		1,000
2.	Pump Houses.		2,800
	Local		1,100
	Foreign		1,700
3.	Land		1,500
4.	Sales Taxes.		1,217
		Total :	14,267
	Contingencies		1,427
		Total :	15,694

APPENDIX VIII

(Ref : Starred Question No. 11379)

سرکاری ممبران جنہوں نے اجلاس مین شرکت کی

۱ ۔ جناب مختار مسعود صاحب ، سی ۔ ایس ۔ پی ۔ ، تمغہ قائد اعظم ۔ کمشنر لاہور ڈویژن ، چیئرمین لاہور ڈویژنل کونسل ۔

۲ ۔ جناب افتخارالدین صاحب ، سی ۔ ایس ۔ پی ۔ ، ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت ، سیکرٹری لاہور ڈویژنل کونسل ۔

۳ ۔ جناب سید مصطفٰی زیدی صاحب ، سی ۔ ایس ۔ پی ۔، ٹی ۔ کیو ۔ چیئرمین ضلع کونسل لاہور ۔

۴ ۔ جناب محمد لطف اللہ مفتی صاحب ، سی ۔ ایس ۔ پی ۔ ، چیئرمین ضلع کونسل ، شیخوپورہ ۔

۵ - جناب سید حسنات احمد صاحب ، پی - سی - ایس - ، چیئرمین ضلع کونسل ، گوجرانوالہ -

۶ - جناب میاں اصغر علی صاحب ، پی - سی - ایس - ، چیئرمین ضلع کونسل ، سیالکوٹ -

۷ - جناب فضل کریم صاحب - پی - سی - ایس - ، چیئرمین ضلع کونسل ، سیالکوٹ -

۸ - جناب چیئرمین صاحب میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ -

۹ - قاضی ظہور الدین صاحب ، ڈپٹی ڈائریکٹر ، محکمہ صنعت و حرفت ، لاہور ریجن -

۱۰ - جناب ملک انعام الحق صاحب ، ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹی ، لاہور ریجن -

۱۱ - جناب خلیل الرحمان صاحب ، ڈی - آئی - جی - پولیس، لاہور ریجن -

۱۲ - جناب خالد احمد صاحب ، سی - ایس - پی - ، ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ خوراک ، لاہور ریجن -

۱۳ - جناب کیپٹن اورنگ زیب ، ڈسٹرکٹ مینجر ، لاہور اومنی بس سروس -

۱۴ - جناب محمد شفیق قریشی سپرنٹنڈنٹ انجنیئر پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ لاہور -

۱۵ - جناب محمد خورشید انور ، ایس - ای - محکمہ بجلی، گوجرانوالہ -

۱۶ - جناب محمد اسلم صاحب ، کنٹونمنٹ ایگزیکٹو آفیسر ، لاهور چھاؤنی -

۱۷ - جناب مسعود صلاح الدین ، ڈی - ایس - ریلوے لاهور -

۱۸ - جناب اختر سعید صاحب ، سی - ایس - پی - ، سیکرٹری لاهور امپروومنٹ ٹرسٹ -

۱۹ - جناب کیپٹن ایم - اے - مجید صاحب ، ناظم اوقاف سنٹرل زون لاهور -

۲۰ - جناب ایم رفیق گوهر ایس - ای - هائی ویز لاهور -

۲۲ - جناب میاں علیم الدین صاحب ، چیف انجنیئر محکمہ انہار ، لاهور -

۲۲ - جناب سید غلام مصطفیٰ ، ڈائریکٹر تعلیمات لاہور -

جنہوں نے نمائندے بھیجے :

۱ - ایم - اے - اخوند نمائندہ برائے ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر -

۲ - شوکت حمید غوری ، نمائندہ برائے ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت لاہور -

۳ - ڈاکٹر محمد شریف ، نمائندہ برائے ڈائریکٹر صحت لاہور ریجن -

۴ - چودھری محمود علی ، نمائندہ برائے ڈپٹی ڈائرکٹر اینمل ہسبینڈی لاہور -

۵ - ونگ کمانڈر محمد امیر ، نمائندہ برائے ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی کارپوریشن -

جنہوں نے درخواست بھیجی

۱ ۔ چیئرمین میونسپل کمیٹی سیالکوٹ ۔

جو غیر حاضر تھے

۱ ۔ سپرنٹنڈنٹ انجنیئر بلڈنگ لاہور ۔

۲ ۔ ڈائریکٹر پریس انفارمیشن لاہور ۔

صدر مملکت جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی بہتر کارکردگی پر مبارک باد کی تجویز

(محرک :۔ بشیر بختیار صاحب)

لاہور ڈویژنل کونسل کا یہ اجلاس جناب صدر پاکستان فیلڈ مارشل

محمد ایوب خان کے تدبر ، قابلیت اور محنت کو قدر کی نظر سے دیکھتا ہے ۔ جس کی وجہ سے دنیا کے تمام ممالک میں پاکستان کا وقار بلند ہوا ہے اور دنیا کے تقریباً تمام بڑے اور چھوٹے ملک پاکستان کے دوست بن گئے ہیں ۔ جس سے امن عالم کو تقویت حاصل ہو گی ۔

یہ اجلاس صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی صحت اور درازی عمر کی دعا کرتا ہے ۔

جناب بشیر بختیار اور محمد حسین ایوان کی قرارداد نمبر ۱۸ دونوں کو باہم ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ۔

جناب بشیر بختیار نے اپنی اس قرارداد میں یہ ترمیم پیش کی ''نیز یہ اجلاس جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ آئندہ انتخاب میں بھی صدارت کے عہدہ کے لئے کھڑے ہوں ۔''

ایوان نے یہ قرارداد منظور کر لی ۔

APPENDIX IX

(Ref: Starred Question No.12320)

(*a*) NAMES OF BANKS IN WHICH HYDERABAD MUNICIPALITY DEPOSITED ITS FUNDS FROM 1960 TO 1968.

1. Sind Regional Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.
2. Sind Provincial Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.
3. Sind Baluchistan Provincial Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.
4. City Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.
5. Industrial Urban Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.
6. Sind Agricultural Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.
7. Sind Mercantile Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.
8. National Bank of Pakistan, Hyderabad.
9. Habib Bank Ltd,, Hyderabad.
10. Muslim Commercial Bank Ltd., Hyderabad.
11. Bank of Bahawalpur Limited, Hyderabad.
12. Australasia Bank Ltd., Hyderabad.
13. United Bank Ltd., Hyderabad.
14. Standard Bank Ltd., Hyderabad.
15. Commerce Bank Ltd., Hyderabad.
16. Industrial Development Bank of Pakistan, Hyderabad.

(b) TOTAL AMOUNT AS STOOD DEPOSITED BY THE SAID MUNICIPALITY IN DIFFERENT BANKS OF THE SAID CITY AS ON 15-5-1968.

Name of Bank	Amount
1. City Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.	Rs. 836000/—
2. Sind Batuchistan Provincial Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.	Rs. 775000/—
3. Industrial Urban Co-operative Bank Ltd, Hyderabad.	Rs. 350000/—
4. Sind Agricultural Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.	Rs. 300000/—
5. Sind Merchantile Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.	Rs. 5000/—
6. National Bank of Pakistan, Hyderabad.	Rs. 1539475/39
7. Habib Bank Ltd., Hyderabad.	Rs. 727815/—
8. Industrial Development Bank of Pakistan, Hyderabad.	Rs. 350000/-

9.	Standard Bank Limited Hyderabad.	Rs. 200000/—
10.	United Bank Ltd., Hyderabad.	Rs. 300000/—
11.	Commerce Bank Ltd., Hyderabad.	Rs. 100000/—
	Total :	Rs. 54,83,291.01

(c) The information regarding yearly interest paid by each bank in each year along with rate of is contained in the Statement attached herewith.

AMOUNT OF INTEREST PAID BY THE BANKS TO THE MUNICIPAL COMMITTEE HYDERABAD DURING THE YEARS 1960-61 TO 1967-68 AND THE RATES OF INTEREST ARE SHOWN IN THE FOLLOWING STATEMENT.

Name of Bank	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	1966-67	1967-68
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1. Sind Regional Co-operative Bank Ltd, Hyderabad.		38640 4% & 4½%	10500 4% & 4½%	20925 3%	58275 4½%	50683 4½%	—	—
2. Sind Prov. Co-operative Bank Ltd. Hyderabad.	80347 4%	92198 2½% to 4%	146975 3 to 4%	—	—	—	—	—
3. Sind Baluchistan Prov : Co-operative Bank Ltd.	—	—	—	—	—	—	7010 4%	—

APPENDIX

10635

4. City Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.	26187 4 to 4½%	31095 3 to 4¾%	30838 4 to 4½%	22845 4 to 4¾%	—	—	—	—
5. Industrial Urban Co-operative Bank Ltd.	—	42636 3½ to 5%	40000 5%	15000 5%	25677 6%	—	—	—
6. Sind Agricultural Co-operative Bank Ltd., Hyd.	—	—	8750 5%	13750 5%	—	—	—	—
7. Sind Mercantile Co-operative Bank Ltd., Hyderabad.	16312 4%	24964 3 & 4%	24000 4%	23294 3½ & 4%	27000 6%	12000 6%	—	—
8. National Bank of Pakistan, Hyderabad.	47505 2¾%	30500 2¾ to 3%	34250 2½ & 3%	40322 2½ & 3%	37000 3%	44077 2½ & 3%	25518 2½ & 4%	34108 2½ & 4%

9.	Habib Bank Ltd., Hyd.	—	15000 3%	10875 2½ & 3%	35312 2½ to 3%	35250 3%	17364 2½ & 3%	39649 2½ & 3%	39928 2½ & 4%
10.	Muslim Commercial Bank Ltd., Hyderabad.	5440 3%	—	—	1375 2¾ %	—		8136 2½ to 2½%	9438 2½ & 4%
11.	Bank of Bahawalpur Ltd., Hyderabad.	32162 4%	36099 3 & 4%	26657 4%	18193 3 & 4%	7736 2⅝ & 3½%	10500 3½%	9571 2¾ & 4%	6462 2½ & 4%
12.	Australasia Bank Ltd., Hyderabad.	—	—	—	1625 3½%	—	1582 2½%	—	4816 3%
13.	United Bank Ltd., Hyderabad.	—	—	—	—	—	15000 3%	12000 4%	20911 2½ & 4%
14.	Standard Bank Ltd., Hyderabad.	—	—	—	—	—	—	4562 3%	—

15. Commerce Bank Ltd., Hyderabad.	—	—	—	—	—	—	—	4658 2½%
16. Industrial Development Bank Ltd., Hyderabad.	—	—	—	—	—	—	644 2½%	—

N. B. The rates of interest vary according to type of deposits.

2. The Co-operative Banks at S. Nos. 1 to 4 under (B) above have not returned the deposits alongwith the interest accrued thereon. Civil suits against these banks have therefore been filed and the cases are pending decision of the court. It is expected the Co-operative Bank at S. No: 5 under (B) above will pay up the small amount of Rs. 5000 as it is now due. The remaining banks are the schedule Banks on the approved list of Government of West Pakistan, Finance Department.

APPENDIX X

(Ref: Starred Question No. 12552)

EXPLANATORY MEMORANDUM

No strike was done by the conservancy staff in November, 1967. However, the conservancy staff went on strike, in November, 1966. To start with four sweepers went on hunger strike on 2-11-1966 afternoon without serving any notice to the Municipal Committee. This hunger strike was followed by partial strike by the sweepers on 8-11-1966. The hunger strike was called off on 10-11-1966. but the partial strike continued upto 25-11-1966. The demands of the sweepers were as follows :—

(1) The sewer staff may be made permanent.

(2) Sanitary Supervisors be employed from amongst the conservancy staff.

(3) The Chief Sanitary Inspector be transferred and enquiry be held.

(4) The sweepers who were removed from service at the age of 60 years may be given facilities of pension.

(5) Plots may be given to the conservancy staff in the satellite towns.

The partial strike could not succeed and it was declared illegal because no strike notice was served. The conservancy staff was requested to come back to the duties After waiting for a few daye the Municipal Committee, Lyallpur, served notices to come back to the duty. 328 sweepers did not come back and their services were terminated. Out of these 328 sweepers,

261 sweepers were employed. The rest 67 will also be absorbed in service when vacancies arise.

Report on sweepers strike was sent by the Municipal Committee to the Commissioner, Sargodha Division, Sargodha vide NO.Mo/185/C dated 22-11-1966 and intimation was also given to the Secretary to Government, West Pakistan, Basic Democracies, Social Welfare and Local Govt. Department, to the Deputy Commissioner, Lyallpur, and to the Divisional Labour Officer, Lyallpur, copy enclosed for supplementary information.

The conservancy staff again served a notice and went on strike on 16-3-1667. The demands were as contained in the attached copy of the agreement dated 20-3-67 which is in the form of annotation. The strike continued till 20-3-67. The Chairman, M.C., Lyallpur, agreed to negotiate with the representatives of the Anjuman Amla Safai and the agreement has been executed, as explained above.

The conservancy staff is provided with other facilities such as supply of uniforms, according to the season. They are entitled to pension, casual leave, earned leave, medical leave and maternity leave etc., according to the rules which are applicable to the Municipal employees. The conservancy staff is also provided with all the facilities of out-door treatment in the Municipal dispensaries and admission in the Municipal Hospitals.

ANNOTATED REPLY TO THE AGREEMENT DATED 20-3-67

1. The Commissioner, Sargodha Division, Sargodha would be requested to create additional posts of sweepers.	1. The Commissioner Division was requested accordingly and 501 additional posts of sweepers were sanctioned against which strikers were posted. Another case for the creation of posts of 150 sweepers was sent to the Commissioner.
2. The pending compoundable cases should be compromised.	2. The cases in question were compromised accordingly.
3. The strikers who were re-employed after the strikew ould be given the same pay as they would have drawn if their services had not been discontinued. Pay from 16th to 20th March, 67 of the absentees strikers is not to be deducted.	3. The strikers who were re-employed after the strike were given the same pay which they were drawing before strike. Pay from 16th to 20th March, 67 of the absentees strikers was not deducted.

4. The Government would be moved to bring the sewermen on permanent establishment.	4. The proposal to bring the sewermen on permanent establishment has been recommended by the Finance Sub-Committee and included in the Budget for the year, 1968-69.
5. All formalities pertaining to this office regarding the pension of these sweepers who are entitled to pension would be finalized by 8th April, 1967.	5. The cases of the sweepers who were entitled to pension have been finalized and sent to the Audit Department for sanction of the pension.
6. The election of the Union should be held on the 10th April under the supervision of M.M.O.H. The allotment of plots should then be finalized in consultation with the elected members of the Union. Whenever this Union proposes any ... price shop, the Municipal	6. The election of the Union was held on 16-10-67 under the supervision of Municipal Medical Officer of Health. But the registration of this Union was cancelled vide letter No. C 3/K-15/5680 dated 18-4-68 received from the Registrar Trade Union (Hqrs) West Pakistan, Lahore. However,

Committee would offer all help in this connection.	the Urban Rehabilitation Officer, Lyallpur has been approached in this connection and there are some difficulties in getting the possession of plots due to unauthorized encroachments. Nothing has been asked by the Anjuman about the Fair Price Shop.
7. The question of auctioning of the public Latrines is a policy matter which can be decided only by the Municipal Committee and the competant authority.	7. The case pertaining to the auction of public latrines with the representation of the Anjuman Amla Safai was put up in the General Meeting vide Resolution No. 141, dated 11-12-67. The General Meeting did not agree with the demand of Amla Safai and the Latrines were auctioned for period of one year against Rs. 32,500.
8. Whenever persons of prescribed qualifications are available amongst the members of the Anjuman-i-Amla Safai they should be given preference over the others.	8. Whenever persons of prescribed qualifications are available against the members of the Anjuman-i-Amla Safai they are given the chance of promotion.

APPENDIX

(Ref: Starred Question

(*a*) The names of schemes for the construction of roads approved by District Council, Rawalpindi during 1965-66, 1966-67 and 1967-68.

1965-66	1966-67	1967-68
1. Metalling and tarring of Dhamial Masriot Road (3.20 miles)	1. Rawat Banda Road (1 mile)	1. Metalled Road from Rewat to Banda.
2. Construction of metalled Road from Rawalpindi to Adiala (2 miles)	2. Gujjar Khan Behgam Road (2 miles)	2. Metalled Road from Chak Khas to Bagga Sheikhan.
3. Construction of Texila Kot Najeebullah Road (5 miles)	3. Kahuta Chowk Pandori Road (2 miles)	3. Metalled Road from Morgah to Gorakhpur.
4. Construction of metalled road from Gujjar Khan to Behgam (5 miles)	4. Surasi Dhanda Road (1 mile)	4. Metalled Road from Rewat Kullar Road to village Sagri.

XI

No. 13079)

(b) The schemes out of those mentioned in (a) above which have so far been completed and the expenditure incurred on each of the said scheme.		(c) Whether Basali Mor Mari Danishmandan Road proposed to metalled by the District Council, Rawalpindi, if so, when ?
1965-66	1966-67	1967-68
1. Metalling and tarring of Dhamial Masriot Road (3.20 miles).	Rs. 1,69,900	The road from Basali Mor to Mari Danishmandan is not
2. Construction of metalled road from Rawalpindi to Adiala (2 miles).	Rs. 1,00,000	owned by the Distt. Council Rawalpindi. Therefore the
3. Construction of Texila Kot Najeebullah Road (5 miles).	Rs. 4,50,000	question of its metalling does not arise.
4. Construction of metalled road from Gujar Khan to Behgam (5 miles).	Rs. 4,01,420	

5. Construction of metalled road from Qila Bhatta to Noon (3.6 miles)
6. Construction of Kahuta Chowk Pandori Road (8 miles).
7. Soling of Surasi Dhanda Road (Murree Hills)

5. Metalled Road from Mundra to Chowk Pandori.
6. Metalled Road from Gujjar Khan to Kalar Road.
7. Metalled Road from Kahuta to Pandori (2 miles)
8. Construction of link road Kalar Village.
9. Construction of link road Madore.
10. Construction of roads of Town Committee, Kahuta.
11. Metalled Road from Gulehragali to Surasi Bhanda (Murree Hills).

5.	Construction of Kahuta Chowk Pandori Road (8 miles).	Rs. 10,20,500

APPENDIX XII

(Ref : Starred Question No. I3128)

APPENDIX "A"

STATEMENT SHOWING THE NUMBERS OF RURAL AND URBAN WATER SUPPLY SCHEMES APPROVED FOR BAHAWALPUR DIVISION.

Sl: No.	Year	Rural Water Supply Schemes.		Urban Water Supply Schemes.		Remarks.
		Nos.	Allocation (in lacs)	Nos.	Allocation (in lacs)	
1.	1964-65	1	0.36	—	—	
2.	1965-66	5	6.00	3	11.00	
3.	1966-67	6	6.19	—	—	
4.	1967-68	3	4.60	—	—	

APPENDIX "B"

STATEMENT SHOWING THE RURAL/URBAN WATER SUPPLY SCHEMES IMPLEMENTED/NOT IMPLEMENTED IN BAHAWALPUR DIVISION.

	Implemented.				Not Implemented			
Sl: No.	Year.	Rural W/S schemes Name. Exp. upto 5/68 (in lac)	Urban W/S schemes Name Exp. upto 5/68 (in lac)		Rural W/S schemes Name	Reasons	Urban W/S schemes. Name	Reasons.
1.	1964-65	Mianwali Qureshian Distt: 1.22 R. Y. Khan.	—	—	—	—	—	—
2.	1965-66	—	—	—	1. Khanqah Sharif-cum-Sama-Sata.	Funds frozen due to War Emergency.	1. Bahawalpur Phase-II.	Funds frozen due to Emergency.
					2. Qaim Pur Distt : Bahawalpur.	do.	2. R. Y. Khan Phase-II.	
					3. Khattan Distt : Bahawalnagar.	do.	3. Ahmad Pur East Phase-II.	
					4. Narsar Distt : B. Nagar.	do.		
					5. Khan Bela Distt : R.Y.K.	do.		
3.	1966-67	—	—	—	1. Kotla Musa Khan Distt : Bahawalpur.	Govt. did not admit the Schemes		

APPENDIX

1060

				2. Hasilpur Old Distt: Bahawalpur. 3. Nawaz Abad Distt: R.Y.K. 4. Jamaldin Wali Distt: R.Y. Khan. 5. Chacharan Sharif Distt: R.Y. Khan.	due to financial stringencies.
				6. Chaweka Distt: BW-Nagar.	The Union Council did not give undertaking to bear the maintenance cost.
4.	1967-68.	—	—	1. Hasilpur Old Distt: Bahawalpur. 2. Jamaldin Wali Distt: Rahimyar-khan. 3. Chacharan Sharif Distt: Rahimyar-kh[illegible]	Govt: did not admit the schemes due to financial stringencies.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SEVENTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 28th June, 1968

جمعۃالمبارک یکم ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنَ ۝ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۪ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

(پ ۱- س ۲- ع ۵- آیات ۴۰ تا ۴۶-)

اے اولاد یعقوب میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے تھے اور اس عہد کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا اور میں اس اقرار کو پورا کرونگا جو میں نے تم سے کیا تھا۔ اور مجھ سے ڈرتے رہو۔ اور جو کتاب (قرآن) میں نے اپنے رسول پر نازل کی ہے جو تمہاری کتاب (تورات) کی تصدیق کرتی ہے اس پر ایمان لاؤ۔ اور اسکے منکر نہ بنو۔ اور میری آیتوں میں (تحریف کرکے) تھوڑی سی قیمت حاصل کرو۔ اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور حق کو باطل کیساتھ نہ ملاؤ اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور (اللہ کے حضور) جھکنے والوں کیساتھ جھکا کرو۔ یہ کیا ہے کہ تم لوگوں کو تو نیکی کی تلقین کرتے ہو اور اپنے آپکو فراموش کئے دیتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب بھی پڑھتے ہو تو کیا تم اتنا نہیں سمجھتے۔ اور رنج و تکلیف میں صبر و استقامت اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بیشک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر نہیں جو عاجزی کرنیوالے ہیں اور یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ وصلی اللہ علیٰ النبی الامی۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Sahibzada Noor Hassan.

DOCTORS PROCEEDING ABROAD

***12510. Sahibzada Noor Hassan :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the number of doctors who proceeded abroad after getting No Objection Certificates from the Health Department in 1967 and 1968 up to 15th May, 1968 ;

(*b*) the grounds for the issuance of the said certificates ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) 36 doctors went out to serve in friendly muslim countries on deputation basis, Government has been of the view that it is our moral obligations to help Saudi Arabia and other friendly countries by lending them the services of doctors as these countries are faced with an acute shortage of doctors.

(*b*) 26 doctors have gone out of the country for higher training at the expenses of the International Agencies, while 27 doctors have gone out for higher training on study leave and leave due basis. It will be appreciated that we do need the services of Specialists in our country. As such, under an organized programme, the doctors are being sent out for higher training provided they are entitled for the same on study leave basis.

صاحبزادہ نور حسن - جناب والا - انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ۲۶ ڈاکٹر ملک سے باہر اعلیٰ ٹریننگ کے لئے گئے ہیں تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو ڈاکٹر پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ منتخب ہوتے ہیں ان کے لئے باہر جانے پر کیا قانون میں کوئی پابندی نہیں ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - جو سرکاری ملازمین ہیں خواہ وہ کمیشن کے ذریعہ آئے ہوں یا سیکرٹری یا منسٹر نے ان کا تقرر کیا ہو جب وہ ایک دفعہ appoint ہو جائیں

When they are in Government service, same rules apply, which I have stated. No different rules apply for the appointee of the Public Service Commission from those appointed by other agencies.

چودھری محمد ادریس - میں یہ معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ جو ڈاکٹر اعلیٰ ٹریننگ کے لئے باھر جاتے ہیں کیا آپ ان سے کسی قسم کی surety لیتے ہیں کہ جب ٹریننگ ختم کر لیں گے تو وہ واپس آکر ملک کی خدمت کریں گے اور resign کر کے وھیں settle نہیں ھو جائیں گے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں نے یہ گورنمنٹ servants کے متعلق کہا ہے -

چودھری محمد ادریس - میں گورنمنٹ کے ملازمین کے متعلق ھی پوچھ رھا ھوں -

Parliamentary Secretary : Naturally they are Government servants and all possible action, disciplinary and otherwise, will certainly be taken against them if they do not come back.

صاحبزادہ نور حسن - جناب والا - میں یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ کیا یہ صحیح ہے کہ جو ڈاکٹر ad hoc basis پر appoint کئے گئے تھے ان کو No Objection Certificate دینے سے پہلے resignation دینا پڑا تھا اور اس کے بعد ان کو No Objection Certificate دیا گیا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - جو ڈاکٹر appoint کئے جاتے ہیں خواہ ad hoc basis پر، خواہ regular basis پر وہ میرے خیال میں سرکاری ملازمین ہیں - اس کے لئے تو یکساں ھی سلوک ھو گا -

مسٹر محمد ھاشم لاسی - جناب والا - میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ جب وہ باھر جاتے ہیں تو کیا resign کر کے جاتے ہیں - انہوں نے فرمایا ہے کہ ان کے خیال میں وہ سرکاری ملازمین ہیں - اس کے لئے ان کو صحیح جواب دینا چاھئے - وہ ad hoc basis پر رکھے جاتے ہیں یا وہ باھر جاتے وقت resign کر کے جاتے ہیں -

Parliamentary Secretary : I need fresh notice. If the Member wants to ask the question about a particular category or class of doctors, I need fresh notice for that.

رائے منصب علیخان کھرل ۔ کیا فاضل پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ اگر محکمہ No Objection Certificate جاری نہیں کرتا تو ان لوگوں کے لئے آپ کے پاس کیا check ہے یعنی وہ ڈاکٹر جو باہر جاتے ہیں ان کو آپ کیسے روک سکتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ No Objection Certificate جاری نہیں کرتا ۔ اس بات کے پیش نظر اس ایوان میں کافی بات چیت ہوئی ہے کہ ڈاکٹر ملک سے باہر چلے جاتے ہیں جبکہ یہاں ڈاکٹروں کی shortage ہے تو آپ کیا سدباب کر رہے ہیں اور آپ کے پاس No Objection Certificate کے علاوہ کیا طریقہ کار ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میرے خیال میں معزز رکن پرائیویٹ ڈاکٹروں کے متعلق ذکر فرما رہے ہیں ۔ ان کے لئے ہم نے سنٹرل گورنمنٹ سے سفارش کی ہے کہ ان پر پابندی لگائی جائے ۔ اور جہاں تک گورنمنٹ کے ڈاکٹروں کا تعلق ہے وہ تو اعلیٰ ٹریننگ کے لئے باہر جاتے ہیں یا پھر مسلم ممالک اور دیگر دوست ملکوں میں جاتے ہیں ۔

صاحبزادہ نورحسن ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسل سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے ضمنی سوال کا جواب صحیح معنوں میں نہیں دیا ۔ وہ ضمنی سوال اسی سوال سے پیدا ہوتا ہے ۔ جب No Objection Certificate دیتے ہیں تو کس چیز کو مدنظر رکھا جاتا ہے ۔ کیا یہ سرٹیفکیٹ ان کو دیا جاتا ہے جو سرکاری ملازمت میں ہوں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں نے عرض کر دیا ہے اور مزید تشفی کے لئے عرض کئے دیتا ہوں کہ سرکاری ملازمین جو جاتے ہیں ان کے تین درجے ہوتے ہیں ۔ ایک تو وہ ہیں جن کی سروسز کو ہم نے دوست ممالک

کو lend کیا ہوتا ہے ۔ دوسرے وہ ہیں جن کو وظائف اور stipends پر تربیت کے لئے ہم باہر بھیجتے ہیں اور تیسرے وہ ہیں جنہیں ہم خود ٹریننگ کے لئے بھیجتے ہیں اور ان کو متذکرہ بالا سرٹیفیکیٹ جاری کرتے ہیں ۔ اس کے وجوہات جواب میں واضح طور پر دئے ہوئے ہیں ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ کیا اس سلسلے میں گورنر صاحب کے واضح احکامات موجود ہیں کہ ایسے سرٹیفیکیٹ کا اجرأ نہ کیا جائے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب سپیکر ۔ میں سمجھا نہیں ہوں کہ گورنر صاحب کے کس چیز کے لئے واضح احکامات ہوں گے کیونکہ گورنر کی پالیسی حکومت کی پالیسی ہے اور جہاں تک پالیسی کی وضاحت کا تعلق ہے اس کی وضاحت جواب میں کر دی گئی ہے ۔

رائے منصب علیخان کھرل ۔ گورنر صاحب کے واضح احکامات یہ ہیں کہ آپ صحیح جواب دیا کریں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ رائے منصب علیخان کھرل صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ گورنر صاحب کے احکامات ہیں کہ آپ درست جوابات دیا کریں ۔ آپ نے اس پر کوئی comments نہیں فرمائے ۔ کیا اس سے میں یہ سمجھوں کہ میرے جوابات غلط ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس پر کوئی observation نہیں کی کہ آپ کا کوئی جواب غلط ہے ۔ ممبر صاحب نے صرف ایک پوائنٹ اٹھایا ہے ۔

رائے منصب علیخان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا کسی پارلیمنٹری سیکرٹری کو باہر بھیجنے کی تجویز نہیں جس طرح کہ ڈاکٹرز کو بھیجا جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : This is not a point of order.

SUPPLY OF MEDICINES AND EXTENSION OF BUILDINGS OF HOSPITALS OF SIALKOT DISTRICT

*12972. **Dr. Sultan Ahmad Cheema :** Will the Minister for Health be pleased to state the number of indoor patients treated in and the funds provided for the supply of medicines and extension of buildings of the following hospitals of Sialkot District during the financial years 1960-61 to 1967-68 :—

(*i*) District Headquarter Hospital, Sialkot ;

(*ii*) Civil Hospital, Daska ;

(*iii*) Civil Hospital, Pasrur ;

(*iv*) Civil Hospital, Narowal ; and

(*v*) Civil Hospital Shakargarh ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : Answer is submitted and placed on the Table of the House. *

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ ۔ جناب والا ۔ سول ہسپتال ڈسکہ میں بہت زیادہ تعداد میں مریض علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں اور جو ادویات کے لئے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں اگر ان کا حساب لگایا جائے تو چند پیسے فی مریض بنتے ہیں ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اس کے متعلق کچھ فرمائیں گے کہ وہ اس کے متعلق کیا تجاویز اختیار کریں گے تا کہ ادویات کے لئے فنڈز زیادہ کئے جائیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ اس ہاؤس میں اس معاملے پر کافی بحث ہو چکی ہے اور یہ جواب دیا گیا ہے کہ ہم جو ادویات کسی ہسپتال کے لئے ضروری ہوں تعین کرتے ہیں تو ہم اپنے وسائل کے مطابق کرتے ہیں ۔ اگر فنڈز زیادہ ہوں گے تو یقیناً ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ایسے احکامات دے گا جس کی رو سے دوائیوں میں مناسب مقدار میں اضافہ ہو سکے اور جو ان کا حصہ تھا وہ ان کو دیا گیا ہے ۔

**Please see Appendix I at the end.*

مسٹر سپیکر ۔ چند پیسے نہیں بنتے ۔ ۳۴ ہزار آپ کے مریض ہیں اور پندرہ ہزار روپیہ آپ کو ملا ہے ۔

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ ۔ ۱۲ پیسے ہی بنتے ہیں ۔ ۵۰ پیسے ایک داخل مریض کے لئے بنتے ہیں تو آٹھ آنے میں ایک in-door مریض کا کیسے علاج معالجہ ہو سکتا ہے ۔ ان مریضوں out-door میں شامل نہیں ہیں جو کہ ہسپتال میں لاکھوں کی تعداد میں آتے ہیں اور ان کا بھی علاج کرنا ہوتا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ جس قدر فنڈز ہمارے پاس ہوتے ہیں ہم ان کے مطابق ان کو تقسیم کرتے ہیں اور اس سے زیادہ رقم ہم مختص نہیں کر سکتے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ جب فنڈز وہ تقسیم کرتے ہیں تو جتنے مریض آتے ہیں کیا ان کے لئے فنڈز اس حساب سے دئے جاتے ہیں کہ ان کا صحیح طور پر علاج ہو سکے یا یہ کہ ان کو محض روحانیت کے لئے ہی چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ ان کا روحانی علاج ہو سکے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ہم تو حقائق سے راہبری کرتے ہیں ۔ شاید ممبر صاحب خود روحانیت سے راہبری حاصل کرتے ہوں ۔ لاہور میو ہسپتال اور دوسرے بڑے ہسپتالوں کے مقابلے میں ڈسکہ کے ہسپتال کو زیادہ پیسے ملتے ہیں ۔

سید یوسف علی شاہ ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ حقائق سے guide ہوتے ہیں اور حقائق کو دیکھکر رقم کی تقسیم کرتے ہیں ۔ میں اس بات کو نہیں مانتا ۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کو تین چار

روپے فی بیڈ کےحساب سے اور میو ہسپتال کو ۸ روپے فی بیڈ کے حساب سے دیتے ہیں تو اس چیز کو آپ کیسے justify کریں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب سپیکر ۔ اس سوال کا جواب ابھی دوں یا شارٹ نوٹس کوئسچن کے موقع پر دوں کیوں کہ یہ ایک ہی طرح کے سوالات ہیں ؟

مسٹرسپیکر ۔ اگر وہ ایسا ہی ہے تو اس وقت دیا جائیگا ۔

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ ۔ جناب والا۔ ڈسکہ میں لاکھوں مریض آتے ہیں اور وہ درختوں کے نیچے بیٹھ کر گذارہ کرتے ہیں اور جو داخل مریض ہوتے ہیں وہ بھی درختوں کے نیچے بیٹھتے ہیں لیکن پچھلے سالوں میں ایک پائی بھی اس ضمن میں خرچ نہیں کی گئی کیا اس سلسلے میں کوئی امداد فرمائیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ محکمہ ہمیشہ اس چیز پر غور کرتا رہتا ہے اور ہمیشہ ایسی سکیموں پر بھی غور کرتا رہتا ہے جو فائننس ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دی جاتی ہیں تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو فنڈز دستیاب ہوتے ہیں انہی پر انحصار کیا جاتا ہے اگر زیادہ پیسے مل جائیں تو زیادہ دے دئے جاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سیالکوٹ کے ہسپتال کے مریضوں کی تعداد ڈسکہ کے ہسپتال سے کم ہے لیکن پیسوں کے لحاظ سے وہاں آپ نے زیادہ پیسے دئے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ سول ہسپتال ڈسکہ کے لئے ۱۹ ہزار رکھے ہیں تو اس میں نہ صرف ادویات ہیں بلکہ ساز و سامان کا روپیہ بھی شامل ہے ۔ مثلاً لاہور ہے اس کے ہسپتال کے لئے زیادہ رقم دی جاتی ہے کیونکہ اس میں سازوسامان کی قیمت شامل ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر - یہ درست ہے کیونکہ ادویات کی قیمت اور پھر ہسپتال کی بلڈنگ میں بعض اوقات توسیع بھی کی جاتی ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جس سٹیٹمنٹ کی طرف آپ اشارہ کر رہے ہیں - یہ سٹیٹمنٹ اس کے متعلق ہے جو آپ نے دریافت کیا ہے -

"statement showing funds provided for the purchase of medicines".

اس میں تو اور بھی چیزیں ہیں صرف میڈیسن نہیں -

مسٹر سپیکر - لکھا تو میڈیسن ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ غلطی ہو گئی ہے -

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ - میرے سوال کا صحیح جواب نہیں دیا گیا -

چودھری محمد سرور خان - جناب والا - ڈسکہ کا جو ہسپتال ہے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے ہسپتال سے مقابلہ نہیں ہے - لیکن ہیلتھ منسٹر نے ابھی چند ماہ پہلے جب وہ دورے پر وہاں گئیں تو ڈسکہ ہسپتال کی Visitors Book میں لکھا تھا کہ یہ ہسپتال اپنی افادیت کے لحاظ سے صوبہ بھر میں ایک منفرد حیثیت قائم کر چکا ہے - ڈسٹرکٹ ہیلتھ ہیڈ کوارٹر کے ہسپتال سے زیادہ مریض وہاں آ رہے ہیں - اور یہ صوبہ میں آنکھوں کا سنٹر بن چکا ہے - منسٹر صاحبہ اسے اہم ہسپتال کہتی ہیں اور پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اسے معمولی ہسپتال کا درجہ دیتے ہیں - ان دونوں میں سے کس کی بات کو درست تسلیم کیا جائے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - آپ اگر اس سٹیٹمنٹ کو ملاحظہ فرمائیں تو اس میں ڈسکہ ہسپتال کی allocation پسرور سے زیادہ

ہے جہاں تک ہیلتھ منسٹر کے لکھنے کا تعلق ہے، مجھے اس بارہ میں کچھ علم نہیں ۔

HOSPITALS IN LESS DEVELOPED AND UNATTRACTIVE AREAS IN THE PROVINCE

*13027. **Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the average annual per capita expenditure incurred on medicines, hospital buildings, beds and the doctor's salaries in the Province from the year 1961-62 to 1967-68 ;

(*b*) the names of less developed and unattractive areas in the Province alongwith the basis on which these areas have been so declared and the population and total area thereof ;

(*c*) the number of hospitals functioning in the areas mentioned in (*b*) above alongwith the annual expenditure incurred on those hospitals ;

(*d*) the total area and population of desert areas of each of the districts of Tharparkar, Sanghar, Nawabshah, Khairpur and Sukkur as well as of the Mahal Kohistan areas of each of the districts of Thatta, Dadu and Larkana ;

(*e*) the number of hospitals functioning in the areas mentioned in (*d*) above and the dates on which they were established ;

(*f*) if no Government hospitals exist in the areas mentioned in (*d*) above, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : Information in connection with this Assembly Question is of statistical nature, it is being collected and compiled. The answer to this Question will be submitted during the next Question Hour.

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ انہوں نے تو جواب انگریزی میں دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ دیگر معلومات فراہم کی جا رہی ہیں ۔ اگلی مرتبہ اس کا جواب دیا جائے گا ۔

حاجی سردار عطا محمد - پوائنٹ آف آرڈر - آج محترمہ بیگم صاحبہ نہیں ہیں - معلوم نہیں تندرست ہیں یا نہیں ان کے لئے دعا مانگنی چاہئیے -

Mr. Speaker: This is not a point of order.

OPENING OF MORE MEDICAL COLLEGES IN WEST PAKISTAN

***13039. Pir Ali Gohar Chishti:** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the approximate number of qualified doctors in West Pakistan in 1947 and at present alongwith their annual increase in number since 1947 uptil now;

(*b*) the number of Medical Colleges in the Province in 1947 and at present;

(*c*) whether Government intend to increase the number of Medical Colleges in West Pakistan during the year 1968-69; if so, the expected number and location thereof?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (*a*) The number of qualified doctors in West Pakistan in 1947 is not available due to partition. The present number of doctors is 11,375. The annual increase in number of qualified doctors since 1947 onwards is as follows :—

Year		*Doctors*
1948	...	1,014
1949	...	1,582
1950	...	1,950
1951	...	2,277
1952	...	2,506
1953	...	2,875
1954	...	3,246
1955	...	3,571
1956	...	3,918
1957	...	4,418
1958	...	5,034
1959	...	5,615
1960	...	6,132

Year		*Doctors*
1961	...	6,902
1962	...	7,543
1963	...	8,260
1964	...	9,061
1965	...	9,725
1966	...	10,488
1967	...	11,375

(*b*) There were two Medical Colleges namely, King Edward Medical College, Lahore and Dow Medical College, Karachi in 1947, and at present there are six Medical Colleges in West Pakistan, namely, King Edward Medical College, Lahore, Fatima Jinnah Medical College for Women, Lahore, Nishtar Medical College, Multan, Liaquat Medical College, Jamshoro (Hyderabad), Dow Medical College, Karachi and Khyber Medical College, Peshawar.

(*c*) No, at the present moment, till the financial position and manpower resources improve.

پیر علی گوھر چشتی ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے لکھا کہ میڈیکل کالجوں کی تعداد میں اس وقت اضافہ کیا جائیگا جب ملک کی مالی حالت اور مسائل بہتر ھو جائیں گے ۔ جناب والا ۔ حکومت کی طرف سے بار بار اعلان کیا جا رھا ہے کہ ملک خود کفیل ہے اور ھماری مالی حالت بہتر ہے ۔ خوراک کا مسئلہ حل ھو چکا ہے ۔ میں ان سے پوچھنا چاھتا ھوں کہ آپ کب مزید میڈیکل کالج کھولیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جہاں تک حکومت کے اس اعلان کا تعلق ہے ممبر صاحبان جانتے ہیں کہ پہلے سے ھماری پوزیشن بہتر ہے لیکن اس حد تک بھی بہتر نہیں ہے کہ ھم اس وقت کوئی میڈیکل کالج شروع کر سکیں ۔ البتہ یہ تجویز زیر غور ہے کہ موجودہ میڈیکل کالجوں میں زیادہ طالب علموں کو داخل کرنے کا انتظام کیا جائے ۔

رائے منصب علی خان کھرل - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ انہوں نے جواب کے حصہ (ج) میں جو یہ الفاظ استعمال کئے ہیں -

"No, at the present moment till the financial position and manpower resources improve."

"manpower resources" سے ان کی کیا مراد ہے - آبادی میں اضافہ نہیں ہو رہا ہے یا ڈاکٹروں میں؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ ڈاکٹروں کی اصطلاح ہے اس سے مراد ہے teaching staff -

---

CONDITION OF MENTAL HOSPITAL BUILDING PESHAWAR

***13075. Begum Mumtaz Safdar**: Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the condition of Mental Hospital Building, Peshawar is deplorable;

(*b*) whether it is a fact that proper facilities have not been provided to the patients of this hospital;

(*c*) whether it is also a fact that arrangements for the treatment of female patients there are also unsatisfactory;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, the action Government intend to take in the matter?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (*a*) Yes.

(*b*) Yes. On account of lack of proper accommodation, staff and funds, the facilities are not upto the standard.

(*c*) Yes. As at (*b*).

(*d*) The Government of West Pakistan has accepted in principle the construction of a 550 - bedded Mental Hospital at Peshawar for which necessary rough cost estimates are being prepared by the Regional Health Directorate at Peshawar.

سید یوسف علی شاہ - انہوں نے اس سوال کا جواب نہیں دیا کہ آیا وہ اس کی اصلاح کے لئے کچھ کر رہے ہیں - انہوں نے صرف یہ کہا

ہے کہ یہاں نیا مینٹل ہسپتال بن رہا ہے - اس کی تعمیر میں تو شائد دس سال لگیں گے اس وقت تک وہ موجودہ ہسپتال کے لئے جو اس وقت کسی کام کا نہیں کیا کرنا چاہتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جہاں تک ہوسکتا ہے موجودہ ہسپتال میں مناسب سہولتیں دی جا رہی ہیں - میرا خیال ہے نیا ہسپتال بننے میں دس سال تو نہیں لگیں گے -اس کے لئے rough cost estimate تیار ہو رہا ہے - عنقریب مزید کاروائی کی جائیگی - موجودہ ہسپتال کی بلڈنگ کی بری حالت ہے - وہاں عورتوں کے لئے علیحدہ انتظام نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - جب آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ انتظامات نا تسلی بخش ہیں - تو وہ یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ محکمہ نے اس کے متعلق کیا قدم اٹھایا ہے ؟

حاجی سردار عطا محمد - محکمہ دس سالہ جشن منا رہا ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - محکمہ نے یہ محسوس کیا ہے کہ جو سہولتیں ضروری ہیں وہ وہاں پر موجودہ صورت حال میں نہیں دی جا سکتیں - جو ممکن ہیں وہ زیادہ سے زیادہ دے رہے ہیں - اس کا علاج ایک ہی ہے کہ وہاں پر نیا ہسپتال بنایا جائے اور اس کے لئے تجویز ہے -

مسٹر حمزہ - جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ڈائریکٹر محکمہ صحت پشاور نے اس کا سرسری اندازہ لگایا ہے - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کے محکمہ نے کوئی منصوبہ تیار کیا ہے اور اس کی تکمیل کے لئے کوئی حتمی وقت مقرر کیا ہے - کب ۳۵۰ بستر والا ہسپتال تیار ہو جائے گا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - حمزہ صاحب آپ بڑے زیرک اور ہوشیار ممبر ہیں آپ کو پتہ ہے کہ جب کوئی منصوبہ تیار کرنا ہوتا ہے - تو ہمیشہ پہلے اس کا rough cost estimate تیار کرتے ہیں - اس کے بعد accurate cost estimate تیار کیا جاتا ہے - اس کے بعد مالی وسائل پر منحصر ہوتا ہے - جب وہ حاصل ہو جائیں پھر کام شروع کر دیا جاتا ہے-

مسٹر حمزہ - آپ کا کیا خیال ہے - دس سالہ جشن پر جو رقومات خرچ ہو رہی ہیں - اگر اس ہسپتال پر خرچ کی جائیں تو کیا وہ تیار نہیں ہو جائے گا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - آپ کہتے ہیں زراعت کو زیادہ ترقی دینی چاہئے - آپ کہتے ہیں سکول زیادہ کھولیں - آپ کہتے ہیں ہسپتال زیادہ بنائیں - دس سالہ جشن پر اتنی رقم تو خرچ نہیں ہو رہی کہ آپ کی سب demands اس سے پوری ہو جائیں -

بیگم ممتاز صفدر - آپ نے حصہ (ب) کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ وہاں معیاری سہولتیں نہیں دی جاتیں - معیاری تو بلند سہولتیں ہوتی ہیں - وہاں تو آپ کچھ بھی دینے کے لئے تیار نہیں ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - موجودہ حالات میں حتی الامکان جتنی سہولتیں دی جا سکتی ہیں وہ دی جا رہی ہیں -

سید یوسف علی شاہ - وہاں بالکل کوئی سہولت نہیں ہے اگر پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اس ہسپتال کا معائنہ کریں - وہ ایک ہفتہ تک رات کو سو نہیں سکیں گے -

مسٹر سپیکر - یہ تو انہوں نے جواب تسلیم کیا ہے کہ وہاں عورتوں کے لئے کوئی علیحدہ انتظام نہیں ہے -

سید یوسف علی شاہ - وہ کہتے ہیں کہ جو سہولتیں دی جا سکتی ہیں وہ دی جا رہی ہیں مگر وہاں تو آدمیوں کو جانوروں کی طرح رکھا جا رہا ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - سہولتوں کی آپ وضاحت فرمائیں تو ممکن ہے کہ میں کچھ عرض کر سکوں - وہاں ایک Specialist موجود ہے مریضوں کو خوراک دی جا رہی ہے - ضروری دوائی دی جاتی ہے - صرف بلڈنگ بہت ناقص ہے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ نئی بلڈنگ بنائی جائے - اگر جناب سید یوسف علی شاہ صاحب کی تسلی نہیں ہوئی تو محکمہ صحت کے سیکرٹری صاحب ان کے ہی علاقے کے ہیں - وہ ان کے ساتھ مل کر غور کر سکتے ہیں کہ مزید سہولت موجودہ حالات میں اس ہسپتال کو کیا دی جا سکتی ہے -

سید یوسف علی شاہ - جناب والا - جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ سیکرٹری صاحب خوش قسمتی سے میرے علاقہ کے ہیں - کیا وہ یہ تسلی دے دیں گے کہ سیکرٹری صاحب خود جا کر اس ہسپتال کا معائنہ کریں اور اگر وہ یہ سمجھتے ہوں کہ سہولتیں کافی ہیں تو میں کبھی کوئی چیز claim نہیں کروں گا - اور کیا اس سلسلہ میں وہ یقین دہانی کرائیں گے کہ اس ہسپتال کا جا کر وہ خود معائنہ کریں جیسے کہ یہ فرما رہے ہیں - وہاں صرف عمارت ہی خراب نہیں بلکہ وہاں حالت یہ ہے کہ اس عمارت کے اندر - - -

مسٹر سپیکر - شاہ صاحب آپ کا خیال ہے کہ یہ بات ان کے نوٹس میں نہیں ہے؟

سید یوسف علی شاہ - جناب والا - یہ بات ان کے نوٹس میں نہیں ہے اگر ہو تو یہ ضرور کچھ کریں -

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) - جناب والا - میں معزز ممبر کو یہ یقین دھانی کرانا چاھتا ھوں کہ سیکرٹری صاحب خود جاکر اس ھسپتال کا معائنہ کریں گے اور اس کے متعلق جتنی سہولتیں ممکن ھو سکتی ہیں وہ ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے -

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا - میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اور قائد ایوان سے سوال پوچھنا چاھتا ھوں (کیونکہ قائد ایوان نے بھی اس سوال کا جواب دیا ہے) کہ اگر ایسے ھسپتال موجود ہیں جن میں ۵۵۰ بستر ھوں اور ان کے لئے کوئی سہولت مہیا نہ ھو تو ان کو چاھئے کہ یہ دس سالہ جشن کی بجائے دس سالہ سوگ منائیں؟

Mr. Speaker: Disallowed.

مسٹر حمزہ - جناب عبدالقیوم صاحب پارلیمنٹری سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ محکمہ صحت کے سیکرٹری اس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں - کیا میں ان سے یہ دریافت کر سکتا ھوں کہ آیا آپ اس علاقہ سے تعلق نہیں رکھتے اور آپ نے کراچی میں ھزارہ یونین نہیں بنائی جس کے آپ عہدے دار بھی ہیں؟

Mr. Speaker: Disallowed.

چودھری محمد سرور خان - جناب والا - قائد ایوان نے ابھی پردہ پوشی کے لئے کچھ جملے فرمائے ہیں - سیکرٹری صاحب وھاں جا کر کیا دیکھیں گے یہ تو جواب میں لکھا ھوا ہے کہ اس کی حالت تسلی بخش نہیں ہے اور مریضوں کو وھاں اچھی سہولتیں بہم نہیں پہنچائی جا سکتی ہیں -

عورتوں کا جو علاج کیا جاتا ہے وہ نا تسلی بخش ہے ۔ سیکرٹری صاحب بھی تو یہی رپورٹ لائیں گے ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب راہ فرار اختیار کر رہے ہیں ۔ ان کو یہ جواب دینا چاہئے کہ یہ اس کے لئے کچھ کریں گے یا نہیں کریں گے ؟

وزیر زراعت و خوراک ۔ جناب والا ۔ میں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا ہے کہ کیونکہ ان کا مطالبہ تھا کہ سیکرٹری صاحب وہاں تشریف لے جائیں اس کے متعلق میں نے وعدہ کیا ہے کہ سیکرٹری صاحب تشریف لے جائیں گے اور اپنے بجٹ کے مطابق جسقدر ممکن ہو سکا وہ سہولتیں بہم پہچانے کی کوشش کریں گے ۔ مجھے امید ہے کہ سیکرٹری صاحب اس بات کے متعلق جو ہاؤس کا اس وقت تاثر ہے اس کو پیش نظر رکھیں گے اور ہر ممکن کوشش کریں گے کہ صورت حال کی اصلاح ہو جائے ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ میں بھی مسٹر حمزہ کی طرح اس پاگل خانے میں دلچسپی رکھتا ہوں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو آپ ۵۵۰ بستروں کا ہسپتال بنا رہے ہیں اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ rough estimate لگایا جا رہا ہے ۔ اس پر آپ نے کتنا estimate لگایا ہے اور کب اسکا فیصلہ کیا ہے ؟

وزیر زراعت و خوراک ۔ انہوں نے یہ کہا ہے rough cost estimate بن رہا ہے ۔

رائے منصب علی خان کھرل ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کب سے estimate بنا رہے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا۔ rough cost estimate بھی بن چکا ہے اور وہ تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے کا اندازہ ہے اور یہ شائد اسی پنجسالہ منصوبہ میں پورا کر دیں - (ہیئر—ہیئر)

Mr. Hamza : Point of personal explanation.

Mr. Speaker : About which observation?

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر۔ رائے منصب علی خان کھرل صاحب نے میرے بارے میں کچھ فرمایا ہے - وہ فرماتے ہیں کہ حمزہ کی طرح سوال کرنے لگے ہیں - میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کبھی پشاور گئے ہیں - (قہقہہ)

Mr. Speaker. Order, order.

وزیر زراعت و خوراک - آپ کب تشریف لے گئے تھے ؟

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Order, order.

CONDITION OF ZENANA HOSPITAL, PESHAWAR

***13077. Begum Mumtaz Safdar :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the condition of Zenana Hospital, Peshawar is very bad and there is no arrangement for air-conditioning in the Labour Rooms and ceiling fans also have not been provided there;

(*b*) whether it is a fact that patients who intend to take a private room in this hospital are usually asked to get a room white-washed and painted themselves;

(*c*) whether it is also a fact that neccessary medicines and surgical instruments are also not available in the hospital;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, the action Government intend to take in the matter?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) No.

(*b*) No.

(*c*) No. The essential equipment and necessary medicines are provided. However the budget allocation is not adequate to meet the demands in an ideal way.

(*d*) Every attempt is being made to find more funds for this institution.

سید یوسف علی شاہ - جناب والا۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب بجٹ میں allocations کرتے ہیں تو ہسپتالوں کی allocation کس basis پر کرتے ہیں - پہلے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ کسی خاص فارمولا کے basis پر allocation کرتے ہیں - کیا اس فارمولا کو آپ یہاں apply نہیں کرتے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - وہ فارمولا یقیناً apply کرتے ہیں - جب کسی ہسپتال کے لئے بجٹ allocation کی جاتی ہے تو اس میں بستروں کی تعداد ، اندرونی اور بیرونی مریضوں کی تعداد ان سب چیزوں کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے -

سید یوسف علی شاہ - جناب والا - اس ہسپتال کو ایک لاکھ روپیہ گرانٹ ملتی ہے - اور اس زنانہ ہسپتال کے لئے ایک لاکھ روپیہ گرانٹ کئی سال سے چلی آ رہی ہے - انہوں نے جواب میں جو کچھ فرمایا میں اس میں سے ایک چیز کے متعلق بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ درست ہے - یہ سوال کو ایک رسمی بات سمجھتے ہیں جیسے ''نشستند و گفتند و برخاستند،، ہم نے ایک سوال کیا اور انہوں نے اس کا جواب دے دیا - میرے کسی دوسرے سوال کا جواب پچھلی مرتبہ انہوں نے دیا تھا جو اسی ہسپتال کے متعلق تھا لیکن بد قسمتی سے میں وہ سوال پوچھ نہ سکا - پشاور جا کر میں نے محکمہ ہیلتھ سے پوچھا کہ آپ نے جو جواب دیا ہے وہ بالکل غلط ہے - انہوں نے فرمایا جواب درست دیا تھا لیکن انہیں لاہور سے ٹیلیفون آیا کہ جو پیسے آپکو ملتے ہیں اس کو justify

کرکے آپ اس جواب کو تبدیل کرکے بھیجیں - یہ سوال بھی اسی طرح کا ہے حالانکہ ہسپتال کی حالت یہ ہے کہ زچہ خانہ میں پنکھے نہیں ہیں - ہر روز جو عورتیں delivery کے لئے جاتی ہیں ان میں سے اکثر cases میرے نوٹس میں آئے ہیں کہ ان عورتوں کو پوری طبی سہولتیں نہیں ملتی ہیں اس لئے ان کا انتقال ہو جاتا ہے - کاش وزیر صاحبہ یہاں ہوتیں - میں ان کو خود ساتھ لیکر وہاں گیا تھا انہوں نے اپنی آنکھوں سے اس ہسپتال کو دیکھا اور جو انچارج لیڈی ڈاکٹر تھی اس نے خود انہیں بتایا کہ یہاں صابن تک نہیں ہے - وہ صابن خود اپنے گھر سے لیکر آتی ہیں - میں حیران ہوں کہ ان باتوں کے باوجود آپ ہمیں ٹرخا دیتے ہیں کہ سب کام ٹھیک ہو جائیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی خدمت میں عرض کر دوں کہ میرے خیال میں یہ الزام بالکل بے بنیاد لگایا گیا ہے - محکمہ سوالوں کے جواب دیتے وقت ٹالنے کی کوشش نہیں کرتا - جب جواب تیار ہوتے ہیں تو سیکرٹری صاحب اس کو دیکھتے ہیں اور پھر بیگم صاحبہ اس کو دیکھتی ہیں - پھر اس کے بعد ان پر باقاعدہ بحث کی جاتی ہے پھر جواب approve ہوتا ہے- ممبر صاحب نے جو سوال کیا ہے مجھے ان کے جذبات کا پورا پورا خیال ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ ان کی تسلی تب ہی ہو سکتی ہے جب گرانٹ دوگنی یا سہ گنی کی جائے - آپ خود اندازہ فرمائیں کہ جو رقم اس محکمے کے لئے مختص کی گئی ہے ہم نے اس کے اندر ہی رہ کر کام کرنا ہے - جیسا کہ میں نے کل کراچی کے متعلق عرض کیا تھا کہ وہاں رضاکارانہ طور پر بہت سے کام ہو رہے ہیں - میں درخواست

کروں گا کہ پشاور میں بھی کافی حضرات متمول موجود ہیں کہ وہ بھی رضاکارانہ طور پر کوشش کریں کہ کچھ رقم جمع ہو اور ان کی حالت بہتر بن سکے ۔ جہاں تک آپ کے اس اعتراض کا سوال ہے کہ سوالوں کے جوابات ایسے ہی دے دیئے جاتے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے جوابات بڑی اچھی طرح سے غور و خوض کر کے چھاپے جاتے ہیں بلکہ اگر آخری لمحے میں بھی پرنٹنگ کی غلطیاں ہوں یا ہمارا اتفاق رائے نہ ہو تو ہم اس میں تبدیلی کردیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ڈائرکٹوریٹ سے تازہ ترین اطلاع مہیا کرکے آپکو بہم پہنچائی جائے ۔

سید یوسف علی شاہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ میں نے بے بنیاد الزام لگایا ہے ۔ اس کے ثبوت میں میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے اپنے سوال نمبر ۱۱۲۴۰ میں یہ پوچھا تھا کہ پشاور شہر میں تین ڈسپنسریاں تقسیم ملک سے پہلے تھیں ۔ ان میں سے ایک بند ہو گئی تھی ۔ آپ نے آج تک مزید کوئی ڈسپنسری نہیں کھولی ہے ۔ اور جواب کو justify کرنے کے لئے آپ کہتے ہیں کہ ہم مزید ہسپتال قائم کر رہے ہیں ۔ وہاں جتنے بھی ہسپتال ہیں وہ تقسیم ملک سے پہلے کے ہیں ۔ آپ نے اس میں مینٹل ہسپتال کا ذکر بھی کیا ہے ۔ اور اس لئے ڈسپنسریاں نہیں کھولی ہیں کہ وہاں مینٹل ہسپتال بھی ہے ۔ آپ ڈسپنسری اور مینٹل ہسپتال کو at par treat کرتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ میں بے بنیاد الزام لگا رہا ہوں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ فرماتے ہیں کہ سید یوسف علی شاہ صاحب زیادہ گرانٹ مانگتے ہیں ۔ کیا انہوں نے زیادہ گرانٹ مانگی تھی ؟ وہ تو

یہ پوچھتے ہیں کہ جو ایک لاکھ روپیہ آپ دیتے ہیں اس میں آدھا خرچ کرتے ہیں اور آدھا خود کھا جاتے ہیں ۔ آپ بتائیں ان دونوں میں سے وہ کیا پوچھتے ہیں ۔ یا جو خرچ آپ نے دیا ہے وہ صحیح خرچ ہوا ہے یا آپ نے گرانٹ کم دی ہے ۔ ان میں وہ کیا پوچھتے ہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ آپ نے اس کی تفسیر خوب کر دی ہے ۔ انہوں نے ایسا نہیں کہا ہے ۔

سید یوسف علی شاہ ۔ جناب والا ۔ میں قائد ایوان سے استدعا کروں گا جس طرح انہوں نے Mental Hospital کے سلسلے میں یقین دھانی فرمائی تھی اسی طرح اس سلسلے میں بھی وہ ارشاد فرمائیں کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب جا کر اس ہسپتال کو دیکھیں ۔ ویسے تو وہ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں لیکن جو باتیں ہم نے عرض کی ہیں اگر وہ درست ہوں تو کم از کم ان کی اصلاح کی جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب سپیکر ۔ پیشتر اس کے کہ قائد ایوان کچھ ارشاد فرمائیں میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب کبھی کسی جگہ کے لئے طبی سہولت مہیا کرنے کا جائزہ لیا جاتا ہے تو کم از کم علاقائی یا شہری ضرورت کی بنیاد پر ضرور اس کا جائزہ لیا جاتا ہے ۔ اگر ایک ڈسپنسری وہاں پر بند ہو گئی ہے تو سید یوسف علی شاہ صاحب جانتے ہیں کہ ہم نے ڈیڑھ کروڑ کے مصرف سے یونیورسٹی میں پانچ سو بستروں پر مشتمل ایک ہسپتال منظور کر رکھا ہے اور اس کے لئے ہم نے پچاس پچپن لاکھ روپے کی رقم اب تک release بھی کر دی ہے ۔ تو کیا یہ کافی نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں ماہرین کا بھی اضافہ کیا جا رہا

ہے - ایکسرے کا سامان اور عمیق ایکسرے اور ڈایاتھری کی مزید سہولتیں بھی وہاں پر دی جا رہی ہیں - تو ہم صرف تعداد کی طرف ہی نہیں دیکھتے بلکہ ہماری نظر کوالٹی پر بھی ہوتی ہے - تو کیا ان سب چیزوں کے علاوہ پانچ سو بستروں پر مشتمل ایک ہسپتال جو کہ ڈیڑھ کروڑ کی لاگت سے تعمیر کیا جا رہا ہے یہ کافی نہیں ہے -

سید یوسف علی شاہ - جناب والا - انہوں نے جو سخاوت فرمائی ہے میں اس کے لئے ان کا مشکور ہوں - لیکن میں یہ عرض کرونگا کہ یہ جو Teaching Hospital بن رہا ہے یہ خیبر میڈیکل کالج کے لئے بن رہا ہے اور ہر کالج کے ساتھ ایک Teaching Hospital ہوا کرتا ہے اس لئے جس ہسپتال کا وہ ذکر فرما رہے ہیں یہ خیبر میڈیکل کا ایک حصہ ہوگا - اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ پشاور میونسپل کمیٹی آپ کو چار لاکھ روپیہ سالانہ دیتی ہے اور آپ کے جواب کے مطابق آپ تین ڈسپنسریوں پر چالیس ہزار روپیہ خرچ کرتے ہیں - تو ہم آپ کو ہر سال دس گنا زیادہ رقم دیتے ہیں اور اس کے باوجود بھی آپ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ہم پر مہربانی فرما رہے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - جہاں تک ان کی contribution کا تعلق ہے اس وقت بھی اس محکمے کا بائیس لاکھ روپیہ پشاور میونسپل کمیٹی کے ذمے نکلتا ہے -

وزیر زراعت و خوراک - جناب والا - میں اس مسئلے کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک Fact Finding Committee لاہور سے بھیجی گئی تھی - انہوں نے اپنی رپورٹ مرتب کرلی ہے - سیکرٹری صاحب بھی وہاں جائیں گے اور اس کے متعلق کوشش کریں گے کہ آپ کی شکایات کا ازالہ ہو سکے -

سید یوسف علی شاہ ۔ جناب والا ۔ میں قائد ایوان کا مشکور ہوں ۔ لیکن میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پشاور میں جب یہ Fact Finding Committee بنی تھی اور جس کا میں خود بھی ایک رکن تھا اور ہم لوگوں نے تین چار ماہ کی محنت سے ہی یہ رپورٹ مرتب کرکے محکمے کو بھیج دی ہے اور ہمیں یقین دلایا گیا تھا کہ آئیندہ سال کے بجٹ میں اس رپورٹ کے مطابق رقوم مختص کی جائینگی ۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس بجٹ پر اس رپورٹ کا کوئی اثر نہیں پڑا ۔

DOCTORS FROM BAHAWALPUR DIVISION

***13133. Khawaja Jamal Muhammad Koraija:** Will the Minister for Health be pleased to state:—

(*a*) the number of doctors qualifying from the Medical Colleges in the Province during 1962-63, 1963-64, 1964-65, 1965-66 and 1966-67;

(*b*) the number of doctors, out of those mentioned in (*a*) above who belonged to Bahawalpur Division and how many of them have been provided employment?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (*a*)

1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	1966-67
595	660	668	699	585

(*b*) (*i*) The number of doctors out of those who qualified during the years mentioned above and hailed from Bahawalpur Division are as follows:—

1962-63	1963-64	1964-65	1965-66	1966-67
14	18	9	15	

(*ii*) So far as the record of the Government is concerned the number of qualified doctors belonging to Bahawalpur Division who have been provided employment is 50.

خواجہ جمال محمد کوریجہ - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ ۱۹۶۲-۶۳ء میں انہوں نے ڈاکٹروں کی جو تعداد بتائی ہے اور ۱۹۶۶-۶۷ء میں جن ڈاکٹروں کو ملازمت دی گئی جو کہ بہاولپور ڈویژن سے تعلق رکھتے تھے ان کی تعداد آپ نے صرف دو بتائی ہے - تو کیا وہاں سے صرف دو درخواستیں ہی آئی تھیں یا ان کو اس کا اہل ہی نہیں سمجھا گیا - یعنی آپ نے ۱۹۶۶-۶۷ء میں کل پانچ سو پچاس ڈاکٹر ملازم رکھے تھے جن میں سے صرف دو بہاولپور ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں تو کیا آپ اس ڈویژن کی جانب متوجہ نہیں ہیں یا وہ اس کے اہل نہیں ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب جہاں تک ڈاکٹروں کی admission کا تعلق ہے اس کے لئے علاقائی کوٹہ مقرر ہے اور جہاں تک ان کے اس سوال کا تعلق ہے ہم نے یہاں پر صرف دو ڈاکٹروں کا ذکر کیوں کیا ہے تو ظاہر ہے بہاولپور ڈویژن سے صرف دو ڈاکٹر ہی لئے گئے ہوں گے -

خواجہ جمال محمد کوریجہ - کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہاں پر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ غلط ہے کیونکہ جب ہم آپ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ بہاولپور ڈویژن کے کتنے ڈاکٹر آپ کے پاس ملازمت کر رہے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس ان کا ریکارڈ موجود نہیں ہے - تو جب آپ کے پاس ان کی ملازمت کا ریکارڈ ہی موجود نہیں ہے تو پھر آپ ان کی صحیح تعداد کس طرح بتلا سکتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جواب کے حصہ (ب) میں میں نے ڈاکٹروں کی تعداد دکھا دی ہے - لیکن انہوں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا کہ بہاولپور ڈویژن کے ڈاکٹر زیادہ کیوں نہیں ہیں تو اس کے لئے میں نے عرض کیا ہے کہ ریکارڈ موجود ہوتا تو میں عرض کر دیتا -

خواجہ جمال محمد کوریجہ - جناب والا - جو شخص بھی سرکاری ملازمت اختیار کرتا ہے اس کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے - لیکن وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس ڈاکٹروں کا ریکارڈ موجود نہیں ہے - تو کیا اس جواب میں جو کچھ کہا گیا ہے یہ جعل سازی نہیں ہے -

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : It is already given in part (*ii*).

مسٹر سپیکر - لیکن جو ڈاکٹر بھی سرکاری ملازمت اختیار کرتا ہے اس کا ریکارڈ تو آپ کے پاس موجود ہوگا - تو پھر بہاولپور کے متعلق آپ کے پاس ریکارڈ کیوں نہیں ہے -

Minister for Law : So many qualified, and so many have been employed.

Mr. Speaker: But in part (*ii*) you say "Government have no record of such doctors who have been provided employment.....

Parliamentary Secretary : Their number is 50 Sir.

Mr. Speaker: ".....as it is not possible to keep such record....."

Minister for Law : Perhaps this is wrong. It should have been "who have not been provided employment..."

Parliamentary Secretary : Sir, the number of doctors from Bahawalpur is 50, who have been given employment.

مسٹر سپیکر - کیا کل پچاس ڈاکٹر ہیں ؟

خواجہ جمال محمد کوریجہ - جناب سپیکر - یہ میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ ان کی کل تعداد اٹھاون ہے - لیکن اگر وہ کہتے ہیں کہ پچاس ڈاکٹر ہیں تو ان کا نام بتائیں -

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - بہاولپور ڈویژن کی حدود کہاں تک ہیں اور اس میں کون کون سے اضلاع شامل ہیں ؟

مسٹر سپیکر - یہ تو آپ کو بھی معلوم ہونا چاہئے -

چودھری عبدالغنی - جناب والا - انہوں نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہر ڈویژن کے لئے کوٹہ مقرر ہے - تو کیا بہاولپور کے لئے بھی مقرر ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب سپیکر - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ admission کے لئے ہر علاقے کے لئے کوٹہ مقرر ہے اگر آپ اس کے لئے نیا سوال پوچھیں تو میں بتا دوں گا کہ بہاولپور ڈویژن کے لئے کتنا کوٹہ مقرر ہے -

---

GIRL STUDENTS FROM BAHAWALPUR DIVISION STUDYING IN FATIMA JINNAH MEDICAL COLLEGE FOR WOMEN, LAHORE

*13137. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija:** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the present number of girl students studying in the Fatima Jinnah Medical College for Women, Lahore alongwith the number of girl students who belong to Bahawalpur Division ;

(*b*) the yearwise number of girl students admitted in the said College during the last 5 years who hailed from Bahawalpur Division ;

(*c*) whether any regional quota has been fixed for admission to the said College; if so, details thereof ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum): (*a*) (*i*) The present number of students studying 485

(*ii*) The number of students belonging to Bahawalpur Division 15

(*b*) Number of students admitted with year from Bhawalpur Division

1963-64	3
1964-65	3
1965-66	3
1966-67	3
1967-68	3

(*c*) Regional quota has been fixed for admission in F. J. M. C. for Women, Lahore, and the details are given below—

	West Pakistan Government	Central Government	Total
1. Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions.	6 seats provided that at least one of the seats should go to a candidate from Dera Ismail Khan Division and one to rural areas.	1 seat for Former N.-W.F.P.	7
2. Lahore and Rawalpindi.	7 seats provided that at least two seats should go to Rawalpindi Division and one to rural area.	2 seats for Former Punjab.	9
3. Multan, Sargodha and Bahawalpur Divisions.	9 seats provided that at least 2 seats should go to candidates from each the 3 Divisions and one to rural area.	1 seat for Former Bahawalpur.	10
4. Khairpur and Hyderabad Divisions.	6 seats one of these should go to rural area.	1 seat for Former Khairpur State and 3 seats for Former Sind.	10
5. Karachi Division	7 seats ...	3 seats ...	10
6. Quetta and Kalat Divisions.	5 seats out of which at least one should be for Kalat Division and one for rural area.	1 seat for former Baluchistan and one seat for Former Baluchistan Union.	7
7. East Pakistan ...	...	15 seats ...	15
8. Tribal Area ...	...	2 seats ...	2
9. Azad Kashmir	...	5 seats ...	5
10. Foreign National	...	5 seats ...	5
Total ...	40 seats ...	40 seats ...	80

	West Pakistan Government		Central Government		Total
11. Doctor's Daughters.	3 seats	...	2 seats	...	5
13. Military personnal.	3 seats	...		...	3
Total ...	46 seats	...	42 seats	...	88 seats

خواجہ جمال محمد کوریجہ - جناب والا - بہاولپور ، ملتان اور سرگودھا ڈویژنوں کو یکجا کر کے نو نشستیں ان کے لئے مقرر کی گئی ہیں اور ان میں سے بقول ان کے انہوں نے ہر ایک ڈویژن کو تین تین نشستیں دینی ہیں تو پھر بہاولپور کے لئے ایک کیوں کہا گیا ہے -

Parliamentary Secretary : Nine seats, provided that at least.....

خواجہ جمال محمد کوریجہ - پہلے آپ اپنی زبان کو اپنائیں اس کے بعد انگریزی میں ارشاد فرمائیں -

Parliamentary Secretary ; Sir, I protest against the attitude of the Member. I am just answering a question and he is trying to correct me.

چودھری محمد نواز - آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ آپ اس طرح سے threat کریں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں threat تو نہیں کر رہا ہوں -

مسٹر سپیکر - بہر حال - فاضل ممبر یہ چاہتے ہیں کہ آپ اردو میں جواب دیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - جیسا کہ جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ ملتان ، بہاولپور اور سرگودھا ڈویژنوں کے لئے نو نشستیں مخصوص ہیں ان میں سے دو نشستیں ہر ڈویژن کو دی جائینگی -

At least two seats should go to candidates from each of the three Divisions.

اور ایک نشست دیہی علاقوں کے لئے مخصوص ہے اور جو باقی نشستیں ہیں وہ merits پر دی جاتی ہیں ۔

خواجہ جمال محمد کوریجہ ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دیہات میں کتنی نشستیں دی گئی ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ کافی نشستیں دی جاتی ہیں ۔ اگر یہ تفصیل سے پوچھنا چاہتے ہیں تو مجھے نوٹس دے دیں تو پھر میں بتا دونگا ۔

DISTRICT HOSPITALS IN BAHAWALPUR DIVISION

***13138. Khawaja Jamal Muhammad Koraija :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the present number of district hospitals in Bahawalpur Division alongwith the number of beds provided in each hospital ;

(*b*) the number of hospitals, out of those mentioned in (*a*) above, as were functioning before 14th October 1955 alongwith the number of beds provided therein at that time ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Four.

(1) B.V. Hospital, Bahawalpur	...	425 beds.
(2) District Headquarter Hospital, Bahawalnagar	...	100 beds.
(3) District Headquarter Hospital, Rahimyar Khan		70 beds.
(4) Jubilee Female Hospital, Bahawalpur	...	10 beds.

(*b*) All the above Hospitals were functioning before 14th October 1955 and their bed strength was as given below :—

(1) B.V. Hospital, Bahawalpur	...	246 beds.
(2) Civil Hospital, Bahawalnagar	...	60 beds.
(3) Civil Hospital, Rahimyar Khan	...	70 beds.
(4) Jubilee Female Hospital, Bahawalpur	...	10 beds.

خواجہ جمال محمد کوریجہ ۔ میں نے اس سوال میں یہ پوچھا ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کی موجودہ تعداد کتنی ہے نیز ہر ہسپتال میں کتنے بستر مہیا کئے ہوئے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کا جواب حصہ (ب) میں دے دیا گیا ہے ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ کہ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے بی ۔ وی ہسپتال میں کسی ایک بستر کی بھی ایزادی کی ضرورت نہیں سمجھی گئی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کروں ۔ کہ وہاں بستروں کی تعداد ۲۴۶ سے ۴۲۵ تک پہنچ گئی ہے ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ جناب والا ۔ یہ صرف زنانہ ہسپتال ہے ۔ اس کے لئے ضروری توجہ دینی چاہئے تھی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا لیکن زنانہ وارڈ میں ضرور اضافہ ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جس چیز کا آپ کو یقین نہ ہو وہ اس ہاؤس میں بیان نہ فرمائیں ۔

URBAN AND RURAL HEALTH CENTRES SET UP IN BAHAWALPUR DIVISION

***13140. Khawaja Jamal Muhammad Koraija :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the number of (*i*) Urban and (*ii*) Rural Health Centres set up in the Province during the period from 1964-65 to 1967-68;

(*b*) the number of Health Centres, out of those mentioned in (*a*) above, as were set up in the Bahawalpur Division ;

(*c*) whether it is a fact that inadequate medical facilities are available in Hospitals in Bahawalpur Division as compared to other Divisions of the Province ; if so, the steps intended to be taken by the Government to increase the medical facilities in the said Division ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Twenty-seven. (*b*) Three.

(*c*) No for the first part. However, Government is continuing to develop further facilities already available in Bahawalpur Division as also to establish more facilities in the said Division in places where medical aid facilities are not already available. In this connection the expansion and upgrading of the existing District Headquarter Hospital, Bahawalnagar has been almost completed and that of the District Headquarter Hospital, Rahimyarkhan, is in advanced stage, to be completed next year. The upgrading of the Tehsil Headquarter Hospital, Ahmadpur East and the Town Committee Hospitals, Minchinabad, Hasilpur and Ahmedpur East have also been sanctioned and completed. Bahawalpur is the only Division where Health Department have gone out of its way to sanction funds out of Health Department resources for upgrading the Town Committee Hospitals. Specialist have also been sanctioned for the District Headquarter Hospital, Rahimarykhan where the post of Medical Superintendent has also been separately sanctioned from the current financial year. Dental Clinics have been established in all the District Headquarter Hospitals and also in the Tehsil Headquarter Hospital, Ahmadpur East and will be established in the Tehsil Headquarter Hospital, Khanpur from the next year. The Director, Health Services, Bahawalpur, has already been requested to submit proposal for additional Rural Health Centres in Bahawalpur Division and these will be sanctioned in accordance with the funds appropriated by the Provincial Assembly.

خواجہ جمال محمد کوریجہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری یہ بیان فرمائیں گے کہ اس میں تمام جگہوں کے نام دیئے ہیں ۔ لیکن تحصیل علی پور کا نام نہیں ہے جو کہ ایک اہم تحصیل ہے ۔ کیا آپ وہاں پر بھی کوئی ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کے لئے مجھے fresh نوٹس دیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا شہری آبادی ، دیہی آبادی سے زیادہ ہے اس لئے دیہی آبادی کی طرف توجہ نہیں دی گئی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس سے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

Mr. Speaker : In part (*a*) of the question it has been asked —

"(*a*) the number of (*i*) Urban and (*ii*) Rural Health Centres set up in the Province during the period from 1964-65 to 1967-68 ; "

and the Parliamentary Secretary has given the answer —

"(*a*) Twenty-seven.
(*b*) Three."

حاجی صاحب صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ شہری آبادی کتنی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ان کی کل تعداد شہری اور دیہاتی آبادی کو ملا کر ... ...

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے کہا ہے کہ ۲۷ ہے ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ جناب والا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ بہاولپور ڈویژن کے لئے جو دیہی ہیلتھ سنٹر تجویز کئے گئے تھے کیا وہ تعمیر ہو چکے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ وہ سب تعمیر ہو چکے ہیں ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ چشتیاں میں شہر فرید کے لئے تین سال ہوئے ہیلتھ سنٹر کی تجویز کی گئی تھی ۔ لیکن ابھی تک وہاں کوئی کام نہیں ہوا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آپ کونسے ہیلتھ سنٹروں کے متعلق کہہ رہے ہیں ۔

صاحبزادہ نور حسن - جن ہیلتھ سنٹروں کے متعلق آپ منظوری دے چکے ہیں - کیا ان کی تعمیر ہو چکی ہے ؟

مسٹر سپیکر - اس کے لئے علیحدہ سوال دے دیں -

RURAL HEALTH CENTRES

*13193. **Syed Muhammad Murad Shah** : Will the Minister for Health be pleased to state the divisionwise number of Rural Health Centres opened in the Province during 1962-63 to 1966-67 ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) :

(1) Peshawar Division	...	... Eight
(2) Dera Ismail Khan Division	...	... Four.
(3) Rawalpindi Division	...	... Seven.
(4) Lahore Division	...	... Three.
(5) Sargodha Division	...	... Eight.
(6) Multan Division	...	... Three.
(7) Bahawalpur Division	...	... Four.
(8) Khairpur Division	...	... Four.
(9) Hyderabad Division	...	... Eleven.
(10) Quetta Division	...	... Three.
(11) Kalat Division	...	... Six.

میر خدا بخش تالپور - ہمارے علاقہ میں جو ہیلتھ سنٹر بنے ہوئے ہیں وہ بہت اچھے ہیں لیکن ان میں ڈاکٹروں کا کوئی بندوبست نہیں - کیا آپ ڈائرکٹر ہیلتھ کو کہیں گے کہ وہ کوئی انتظام کریں - لوگوں کو بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - ہم یقین دلاتے ہیں کہ ہم ڈائرکٹر ہیلتھ کو کہیں گے کہ ان کا خاص خیال رکھا جائے -

چودھری محمد سرور خان - یہ جو division-wise ہیلتھ سنٹروں کی تقسیم کی گئی ہے - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو معلوم ہو گا کہ آبادی

کے لحاظ سے ملتان ڈویژن نمبر ۱ پر ہے اور لاہور ڈویژن نمبر ۲ پر ہے لیکن لاہور ڈویژن میں بہت کم ہیلتھ سنٹر بنائے گئے ہیں ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ کوئٹہ بھی آپ کے ساتھ ہے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ تناسب کے لحاظ سے کوئٹہ top پر ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ لاہور میں اور کئی facilities ہیں ۔ گردونواح کے لوگ اس سے استفادہ کرتے ہیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ لاہور ایک بڑا شہر ہے لیکن لاہور ڈویژن میں آپ نے صرف تین دیہی ہیلتھ سنٹرز بنائے ہیں ۔ کیا آپ بتائیں گے کہ اس کی کیا وجوہات ہیں یہ facilities تیرہ یا چودہ پیسے فی مریض پڑتی ہیں حالانکہ لاہور سارے ویسٹ پاکستان کا مرکز ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں عرض کر چکا ہوں ۔

رائے منصب علیخان کھرل ۔ محترم پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ چونکہ یہاں ہسپتالوں کی تعداد زیادہ ہے اس لئے لاہور ڈویژن میں کم رورل ہیلتھ سنٹر بنائے گئے ہیں ۔ دیہاتوں میں یہ facilities نہیں ہیں ۔ جہاں تک دیہات کا تعلق ہے یہ صورت حال نہیں ۔ وہاں بہت کمی ہے ۔ لاہور ڈویژن کو اتنے کم ہیلتھ سنٹر دئے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں جو تفصیل یہاں دی گئی ہے اس میں ایک جگہ آٹھ ہیں ایک جگہ ۱۱ ہیں لیکن لاہور کے لئے صرف ۳ ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جس وقت محکمہ priority fix کرتا ہے تو اس کے سامنے کئی باتیں ہوتی ہیں جن کو دیکھنا پڑتا ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں عرض کر دوں کہ سب چیزوں کا خیال

رکھا جاتا ہے ۔ یہ کہ آیا اس کے قریب کوئی medical facilities ہیں یا نہیں یا یہ شہر Provincial seat of Government ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا رورل ہیلتھ سنٹرز کی سکیم drop تو نہیں ہو چکی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جی نہیں ۔ اس دفعہ ۳۰ لاکھ روپیہ مل سکا ہے ۔ اس سے تقریباً دس ہیلتھ سنٹرز بن سکیں گے ۔ اب دیکھیں وہ کس کس کی قسمت میں ہیں ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ ہر یونین کونسل کے ہیڈ کوارٹر میں ایک ہیلتھ سنٹر بنا دیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ چالیس ہزار کی آبادی پر ایک دیہی ہیلتھ سنٹر قائم کیا جاتا ہے ۔ ایک پرائمری ہیلتھ سنٹر ہوتا ہے اور دو یا تین رورل ہیلتھ سنٹر ہوتے ہیں ۔ یعنی آٹھ دس ہزار کی آبادی پر ایک medical unit ضرور ہوتا ہے ۔

رئیس حاجی دریا خان جلبانی ۔ یہ تجویز کب عمل میں آئے گی؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ سکیم دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں شروع ہوئی تھی ۔ پچاس ساٹھ ہیلتھ سنٹر قائم ہوئے تھے اس عرصہ میں بیس اور قائم ہو جائیں گے دراصل اس کا دارومدار مالی وسائل پر ہے ۔ اسمبلی جتنا پیسہ منظور کرتی ہے اس کے مطابق ہیلتھ سنٹر کھولے جا سکتے ہیں ۔

رائے منصب علیخان کھرل ۔ میرے سوال کا جو جواب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے دیا ہے میں نہیں سمجھا ۔ انہوں نے صرف اتنا کہہ دیا ہے کہ لاہور صوبائی حکومت کا دارالحکومت ہے اور بڑا شہر ہے ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا لاہور ڈویژن کے دیہات کے لئے ہیلتھ سنٹروں کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس ڈویژن کو اتنے کم ہیلتھ سنٹر کیوں دئے گئے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ لاہور شہر Provincial Government کی seat ہے اور تمام صوبہ کی ضروریات کو cater کرتا ہے ۔ گردونواح کے لوگ اس سے استفادہ کرتے ہیں یا وہ جو قرب و جوار میں ہیں ۔

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

Parliamentary Secretary (Health) : Sir, I place the remaining answers to the questions on the Table of the House.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up Short Notice Questions. First question is from Syed Yusaf Ali Shah. The Member may please read out his question.

ANNUAL GRANT OF UNIVERSITY OF PESHAWAR, PUNJAB AND SIND, UNIVERSITY OF ENGINEERING AND TECHNOLOGY, LAHORE AND AGRICULTURAL UNIVERSITY, LYALLPUR

***13826. Syed Yusaf Ali Shah :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the annual grant given and proposed to be given to the Universities of Peshawar, Punjab and Sind, the University of Engineering and Techonology, Lahore and the Agricultural University, Lyallpur during the years 1967-68 and 1968-69 ;

(*b*) the number of educational institutions being run by the University of Peshawar ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The annual grants given and proposed to be given to the Universities of Peshawar, Punjab, Sind, Engineering and Agriculture are as under :—

		1967-68	1968-69 (Proposed)
		Rs.	Rs.
1.	University of Peshawar (including Pashto Academy).	46,42,780/-	47,92,780/-
2.	University of the Punjab (including Deptt. of Urdu Encyclopaedia of Islam).	51,20,370/-	53,20,370/-
3.	University of Sind (including Engineering College).	27,45,200/-	28,90,200/-

	1967-68	1968-69 (Proposed)
	Rs.	Rs.
4. University of Engineering and Technology (including Double Shift Programme).	41,74,000/-	45,18,200/-
5. Agricultural University, Lyallpur.	64,01,290/-	65,01,290/-

(*b*) The number of Institutions being run by the University of Peshawar is 15 in addition to 22 Teaching Departments of the University.

سید یوسف علیشاہ ۔ جناب والا۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو انفارمیشن دی ہے اس کے مطابق پشاور یونیورسٹی کو last year کی جو allocation تھی وہ ساڑھے چھیالیس لاکھ تھی اور اس سال ۴۷ لاکھ کی allocation ہے اور اس allocation میں یہ institutions شامل ہیں ۔ خیبر میڈیکل کالج پشاور، کالج آف ایگریکلچر ، کالج آف انجینئرنگ ۔ لا کالج ، کمرشل کالج ، کالج آف ایجوکیشن یونیورسٹی کے پبلک سکول اور مڈل سکول اور کچھ دوسرے institutions ہیں ۔ جب کہ دوسری یونیورسٹیوں کی صورت میں ، مثال کے طور پر میں پنجاب یونیورسٹی کے متعلق عرض کروں گا ، پنجاب یونیورسٹی کی اس سال کی proposed allocation ۵۳ لاکھ روپے ہے اور last year کی ۵۱ لاکھ ۲۰ ہزار روپے ہے ۔ لیکن پشاور یونیورسٹی کو اس سال صرف ۴۷ لاکھ روپے ملیں گے ۔ اس میں ایگریکلچر کالج اور ۱۵ دوسرے ادارے بھی شامل ہیں ۔ جب کہ پنجاب یونیورسٹی کو صرف اس کے لئے ۵۳ لاکھ روپے دئے جائیں گے اور ایگریکلچر یونیورسٹی لائل پور کو ۶۵ لاکھ روپے علیحدہ دئے جائیں گے اور ۴۵ لاکھ روپے انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے لئے علیحدہ دئے جائیں گے ۔ اس کے علاوہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کو ۲۰ لاکھ کی allocation ہے ۔ تو میں جناب وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ پنجاب یونیورسٹی کو اور دوسرے اداروں کو پشاور

یونیورسٹی سے بہت زیادہ رقم ملے گی - اور صرف ۴۷ لاکھ پشاور یونیورسٹی کو ملے گی - اس طرح پنجاب یونیورسٹی جو ادارے چلاتی ہے اور ان کو جو actual گرانٹ دی جاتی ہے اس سے بھی کم گرانٹ پشاور یونیورسٹی کو دی گئی ہے جبکہ پشاور یونیورسٹی بہت سے ادارے چلاتی ہے -

وزیر تعلیم (مسٹر محمد علیخان) - جہاں تک constituent units کا تعلق ہے پشاور یونیورسٹی کے پاس کالجز ہیں لیکن وہاں طلباء کی تعداد اتنی زیادہ نہیں ہے جتنی کہ یہاں پر انجینئرنگ یونیورسٹی میں یا ایگریکلچر یونیورسٹی لائل پور میں ہے - یہ سوال پچھلے سال بھی اٹھایا گیا تھا اور پھر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی کہ وہ study group کی شکل میں جا کر وہاں سے حالات معلوم کر کے اپنی سفارش پیش کرے کہ کس طرح ان کے اخراجات میں کمی کی جاسکتی ہے - study group نے اپنی سفارشات پیش کیں اور ان کی سفارشات میں سے ایک یہ سفارش تھی کہ وہ constituent units کو کم کریں - یعنی جیسے کہ خیبر میڈیکل کالج ہے اگر وہ اس کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو دے دیں تو اس کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے بجٹ سے حصہ ملے گا - اسی طرح باقی جتنے بھی کالجز ہیں ان کو بھی وہ اپنے سے علیحدہ کر دیں تو ان کو consider کر لیا جائے گا - پھر یونیورسٹی کو کیا ضرورت ہے کہ وہ سکول بھی چلائے - ۱۹۶۳ء تک ان کی پوزیشن بہت اچھی تھی اور ان کے پاس ۲۰ لاکھ کا surplus تھا لیکن ان کی مالی حالت ۶۴-۱۹۶۳ء سے خراب ہونا شروع ہوئی ہے اور آج حالت بہت بری ہے - ۳۰ جون ۱۹۶۵ء میں ان پر ۲۳ لاکھ ۵۳ ہزار کا قرضہ تھا جو بڑھتے بڑھتے ۱۹۶۷ء میں ۴۴ لاکھ ۶۴ ہزار تک پہنچ گیا ہے - اب خدشہ ہے کہ ۳۰ جون ۱۹۶۸ء کو یہ رقم بڑھکر کوئی ۶۹ لاکھ ۷۱ ہزار تک پہنچ جائے گی - وہاں بغیر کسی سے پوچھے

گچھے expansion ہوا ہے کسی ڈیپارٹمنٹ سے اس کے لئے consult نہیں کیا گیا ۔ financial resources کو نہیں دیکھا گیا ۔ اب ان کی پوزیشن خطرناک حد تک گری ہوئی ہے ۔ اب گورنر نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے کہ وہ جا کر ان سے بات کرے اور اس ایوان کی اطلاع کے لئے میں عرض کرتا ہوں کہ میں خود بھی گورنر کے حکم پر پشاور گیا اور اس کے متعلق وائس چانسلر سے میٹنگ کی اور ان سے کہا کہ کوئی ایسے طریقے نکالے جائیں کہ فیس بڑھے اور اس طریقہ سے بڑھے کہ طلباء کے والدین پر بوجھ نہ پڑے اور ہم کفایت بھی کر سکیں ۔ اس کے متعلق فیصلہ ہوا لیکن پھر بھی کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ۔ اب latest پوزیشن یہ ہے کہ گورنر نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے ۔ اس ضمن میں یہ بھی عرض کرنا ضروری ہے کہ پشاور کے ایک روز نامہ ''خیبر میل،، نے ایک آرٹیکل لکھا اور اس میں اس نے لکھا ہے کہ یونیورسٹی کی مالی پوزیشن کمزور ہے ۔ انہیں مشکلات کا سامنا ہے حکومت کو چاہئے کہ مزید پیسہ دے دے لیکن اس نے جو یونیورسٹی کے حکام پر تنقید کی ہے وہ بھی قابل غور ہے ۔ تو ہماری کوشش یہ ہے کہ یہ ایک پرانی seat of learning ہے اور وہ اس علاقہ کی خدمت کر رہی ہے جہاں تک ہو سکے گا ہم اس کی مدد کریں گے اور اس کے لئے گورنر نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے وہ دیکھیں گے کہ کس حد تک کفایت کر سکیں گے اور ہم انشاءاللہ ان کی مشکلات پر قابو پالیں گے ۔

سید یوسف علیشاہ ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں دوسرے کالجز اور associated institutions ہیں ان کے ساتھ طلباء کی تعداد کم ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے اور یہ بھی suggest کیا ہے کہ aided institutions جو ہیں ان کی تعداد وہ کم کریں اور اس یونیورسٹی کا بہت تیزی سے expansion ہوا ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ

expansion کے لئے ایک جامع منصوبہ بنایا گیا تھا اور اس یونیورسٹی کی کارکردگی کے متعلق ہمارے پاکستان کے صدر جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے خراج تحسین پیش کیا ہے انہوں نے کہا کہ جس طرح دوسرے institutions نے خدمات انجام دی ہیں اسی طرح پشاور یونیورسٹی نے بھی بہت خدمات انجام دیں اور انہوں نے دوسرے اداروں سے اس کا تقابل بھی کیا ۔ یہ کہنا کہ اس کا بغیر منصوبہ بنائے ہوئے expansion کیا گیا ہے ٹھیک نہیں ہے ۔ اس یونیورسٹی نے قوم کی بڑی خدمت انجام دی ہے اور یہ یونیورسٹی مشرق وسطیٰ کے طلباء کو بھی تعلیم دے رہی ہے ۔ اور آپ نے خود یہ تسلیم کیا ہے کہ اس کی مالی حالت خراب ہے اس میں مالی بحران ہے اور پھر آپ نے یہ بھی suggest کیا ہے کہ اس میں فیسیں بڑھا دی جائیں ۔ اس سلسلے میں میں عرض کرتا ہوں کہ جب وہاں طلباء داخل ہوتے ہیں تو ان سے دو دو تین تین مہینے کی فیسیں لی جاتی ہیں جس کے باعث وہ پریشان ہو جاتے ہیں اور وہ پہلے ہی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں تو اگر آپ مزید فیس بڑھا دیں گے تو وہ اور مشکلات میں پڑ جائیں گے ۔ اس کے بعد آپ کا یہ فرمانا کہ اس یونیورسٹی نے جو expansion کیا ہے وہ درست نہیں ہے ۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا ہوں ۔ میں عرض کروں گا کہ اگر آپ میڈیکل کالج اور ایگریکلچرکالج کو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہ ہونا چاہئے تو آپ ان کو یونیورسٹی سے الگ کر دیں۔ اس کے متعلق آپ علیحدہ گرانٹ دیں لیکن جو دوسرے کالجز ہیں وہ تو اس کے ساتھ رہیں گے ۔ لیکن اسلامیہ کالج اور اسلامیہ سکول جو تھا وہ پاکستان بننے سے قبل تھا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ صاحبزادہ سر عبدالقیوم نے ایک ٹرسٹ قائم کیا تھا اور اس ٹرسٹ میں جو پراپرٹی تھی وہ ان کو چلا رہی تھی ورنہ یہ ادارے بند ہو جاتے ۔

ان گذارشات کے ساتھ میں عرض کروں گا کہ اس پر دلچسپی سے غور فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے دریافت تو کچھ نہیں کیا بلکہ دلچسپی لینے کو کہا ہے ۔

سید یوسف علیشاہ ۔ جناب والا ۔ میں نے یونیورسٹی کی کارکردگی کے متعلق عرض کیا ہے کہ اس کے پیش نظر یہ دلچسپی سے غور کریں اور اس کو مزید مالی امداد دیں ۔

وزیر تعلیم ۔ اگر کچھ ایسے حالات رہے تو پھر ہمیں بہت خطرناک صورت سے دو چار ہونا پڑے گا ۔ اس لئے گورنر صاحب نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے کہ وہ کسی طریقہ سے بچت کے ذرائع نکالے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جیسا کہ فاضل وزیر تعلیم نے فرمایا ہے کہ یونیورسٹی کی مالی حالت بے حد خراب ہے تو اس سلسلے میں میری گذارش یہ ہے کہ گورنر صاحب نے پہلے بھی ایک کمیٹی مقرر کی تھی اور اب پھر مقرر کی ہے ۔ بعض تعلیمی ادارے ہیں جن کی گرانٹ کم کر دی جاتی ہے تو کیا فوری طور پر جناب وزیر تعلیم اس پر غور کریں گے کہ ان کو فوری طور پر علیحدہ کرکے ان کو گرانٹ دیں کیونکہ پایا گیا ہے کہ پرنسپل اور سٹاف کو تنخواہیں نہیں ملتیں ۔ اس دفعہ جو ۵۰ لاکھ روپیہ ریلیز کیا جا رہا ہے ہسپتال کے لئے اس رقم کو بھی ان کی تنخواہوں میں بانٹ دیا ہے تو میں اس صورتحال کے پیش نظر دریافت کرتا ہوں کہ ہسپتال کیسے بنے گا ۔

وزیر تعلیم ۔ چھلنی میں اگر پانی ڈالیں تو وہ نیچے ہی گرے گا ۔ ہم نے کوشش کی ہے جتنی جلد ہو سکے ہم ان کی علیحدہ طور پر امداد کریں ۔

حاجی سردار عطا محمد - میں وزیر تعلیم سے پوچھتا ہوں کہ یہ تو مانا آپ نے گرانٹ کم دیا لیکن جو گرانٹ مقرر کیا کیا آپ اسے اسی سال میں دیں گے ؟

وزیر تعلیم - اسی سال کے اندر گرانٹ دیجاتی ہے - پچھلے سال جتنی مقرر ہوئی تھی وہ اسی سال کے اندر دی گئی تھی -

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر تعلیم مجھے بتائیں گے کہ آیا سابقہ پنجاب کے علاقہ میں جو یونیورسٹیاں قائم ہیں ان کو جو گرانٹ دی جاتی ہے وہ فی طالبعلم کے حساب سے دی جاتی ہے اور کیا یہ بھی حقیقت نہیں ہے کہ سابقہ پنجاب کے علاقے میں جو یونیورسٹیاں قائم ہیں وہاں پشاور کے مقابلہ میں طلباء کی تعداد چار گنا ہے ؟

وزیر تعلیم - جہاں تک گرانٹ کا تعلق ہے وہ ضرورت یا ضروریات کو دیکھکر یونیورسٹیوں کو دیتے ہیں - طلباء کی اس میں تعداد آجاتی ہے - تو جہاں تک یونیورسٹیوں اور کالجوں کی گرانٹ کا تعلق ہے اس کا طلباء کی تعداد یا ان کے تناسب سے کوئی واسطہ نہیں - اس ضمن میں میں فاضل ممبر سے اتفاق نہیں کرتا -

Mr. Speaker : Next question, Syed Yusaf Ali Shah.

Syed Yusaf Ali Shah : Sir, I don't want to ask question No. 13827.

Mr. Speaker : Next question by Syed Yusaf Ali Shah, No. 13853.

LADY READING HOSPITAL, PESHAWAR

***13853. Syed Yusaf Ali Shah :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the grant to the Lady Reading Hospital, Peshawar is being given at Rs. 3.50 per bed whereas in the case of Mayo Hospital Lahore, the grant is at Rs. 8.00 per bed ;

(*b*) the number of beds in all the teaching Hospitals in West Pakistan, along with the amount of annual grant for the years 1967-68 and 1968-69 ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Qayyum) : (*a*) Grant to the hospitals is not given for in-patients, but it is also given for the treatment of out-patients. As such for Mayo Hospital and Lady Reading Hospital the grant per bed would amount to be Rs. 9.02 & Rs. 6.64 per bed respectively.

(*b*)

Name of Institution	Bed strength	Annual allocation for 1967-68	Proposed allocation 1968-69	Actual
		Rs.	Rs.	
1. Mayo Hospital, LHR.	867	46,07,300	58,20,800	Allocation for 1967-68 cannot be indicated at this stage, as the budget has not, so far been approved by the Provincial Assembly.
2. Lady Reading Hospital.	640	18,11,080	18,70,900	
3. Ganga Ram Hospital, LHR.	475	21,01,760	21,99,970	
4. Nishtar Hospital, Multan.	527	22,59,680	23,15,740	
5. Liaquat Medical College Hospital, Jamshoro.	770	27,39,120	27,55,130	
6. Civil Hospital, Karachi.	925	49,38,050	51,66,180	

سید یوسف علیشاہ - یہ جو سٹیٹمنٹ دی ہے اس کے مطابق میو ہسپتال میں ۸۶۷ بستر ہیں اور رقم ہے ۵۸ لاکھ ۲۰ ہزار ۸۰۰، لیڈی ریڈنگ ہسپتال کے بستروں کی تعداد ۶۴۰ اور رقم ۱۸ لاکھ ۷۰ ہزار ۹۰۰ روپیہ - گنگارام ہسپتال لاہور میں بستروں کی تعداد ۵۲۷ اور allocation ہے ۲۱ لاکھ ۹۹ ہزار ۹۷۰ روپیہ - نشتر ہسپتال ملتان میں بستروں کی تعداد ۵۲۷ اور allocation ہے ۲۳ لاکھ ۱۵ ہزار ۷۴۰ روپیہ - لیاقت میڈیکل ہسپتال جام شورو میں بستروں کی تعداد ۷۷۰ اور allocation ہے ۲۷ لاکھ

۵۵ ہزار ۱۳۰ روپیہ اور سول ہسپتال کراچی میں بستروں کی تعداد ۹۲۵ اور allocation ۵۱ لاکھ ۶۶ ہزار ۱۸۰ روپیہ ہے - تو ان اعداد و شمار پیش نظر میں آپ سے یہ دریافت کروں گا کہ آپ نے کس بنیاد پر یہ رقومات مختص کی ہیں اور ان کا جواز کس طرح پیش کر سکتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - in-door اور out-door مریضوں کی تعداد پر اس چیز کا انحصار ہوتا ہے اور یہی اس چیز کی بنیاد ہوتی ہے -

The department treats ten out-door patients equivalent to one in-door patient.

اس سلسلے میں انکوائری کمیٹی مقرر ہوئی تھی کچھ سفارشات کی گئیں کچھ ان کی سفارشات منظور بھی ہوئیں - مثلاً ایڈیشنل سٹاف کے لئے اور اس کے علاوہ کچھ تھوڑی بہت گرانٹ کے لئے - باقی سفارشات فائننس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی ہوئی ہیں جن کے مطابق میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ تقریباً ۱۵ لاکھ روپیہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال کو دئے جانے کی تجویز ہے - یہ چیز فائننس ڈیپارٹمنٹ کے زیرغور ہے اور مجھے اُمید ہے کہ وہ اس پر ہمدردی سے غور کریں گے اور جو فاضل ممبر اس ہسپتال کی مشکلات بیان فرما رہے ہیں وہ دور ہو جائینگی -

سید یوسف علیشاہ - یہ تو درست ہے کہ گرانٹ کے متعلق معاملہ زیرغور ہے مگر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب پشاور گئے تھے میٹنگ ہوئی اور پھر لاہور میں میٹنگ ہوئی تو ان کو یہ تمام اعدادوشمار بتائے گئے تو اُنہوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ جو allocation لیڈی ریڈنگ ہسپتال کو دی گئی ہے وہ کم ہے - لاہور کی میٹنگ میں میں بھی موجود تھا - منسٹر فائننس بھی تھے انہوں نے فرمایا کہ ہم گرانٹ اس

لئے کم دیتے ہیں کہ آپ مانگتے نہیں ہیں - ہمارے ہسپتال میں ادویات کی سخت کمی ہے - سارے پشاور ریجن میں سے یہ بڑا ہسپتال ہے - اس میں مریضوں کی تعداد بھی کافی ہوتی ہے - in-door اور out-door دونوں زیادہ آتے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - مجھے فاضل ممبر کے جذبات کا پورا احساس ہے اور جو بنیاد گرانٹ کے متعلق ہوتی ہے وہ میں نے اس معزز ایوان کے سامنے بیان کر دی ہے اور اس ضمن میں عرض کر دیا ہے اور جو محکمہ نے آئندہ کے لئے اس ضمن میں اصول یا پالیسی وضع کی ہے اس کے متعلق بھی میں نے حوالہ دے دیا ہے - جہاں تک ان میٹنگوں کا تعلق ہے جن کی نسبت فاضل ممبر نے بتایا میں ان میں شامل نہیں تھا - بہرحال جناب قائد ایوان نے اعلان کیا ہے کہ وہ سیکرٹری صاحب سے ملاقات کریں گے اور اس مسئلے کو زیر بحث لائیں گے اور اس کا فیصلہ کریں گے -

خان اجون خان جدون - جناب والا - وہ کہتے ہیں جو گرانٹ دی جاتی ہے وہ تسلی بخش ہے - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کے حالات بہت ہی خراب ہیں - غریب آدمی کو دوائی خود خریدنی پڑتی ہے وہ کیسے خرید سکتا ہے- سارے مغربی پاکستان میں اس ہسپتال کی گرانٹ بہت کم ہے - کیا فوری طور پر اس گرانٹ میں اضافہ کرنے کے لئے کوئی تجویز زیرغور ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - کراچی کا نسخہ استعمال کیجئے -

مسٹر حمزہ - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرماتے ہیں کہ مختلف شفاخانوں کے in-door اور out-door مریضوں کی تعداد کے پیش نظر انہیں گرانٹ دی جاتی ہے - کیا میں ان سے دریافت کر سکتا ہوں کہ جن

شفاخانوں کا انہوں نے ذکر کیا ہے ان میں in-door اور out-door مریضوں کی تعداد کیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - اس کے لئے fresh notice چاہئے -

Mr. Speaker : The Member may please give a fresh notice. Next question.

DRAFT RULES UNDER SECTION 25 (3) (4) OF THE BASIC DEMOCRACIES ORDER, 1959

***13858. Chaudhri Muhammad Sarwar Khan :** Will the Minister for Law and Parliamentary Affairs be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the draft rules for the removal of Chairman of Union Councils, Town Committees or Union Committees and elected members of District and Divisional Councils under section 25 (3) (4) of the Basic Democracies Order, 1959 were forwarded for vetting by the Basic Democracies and Local Government Department to the Law Department; if so, the date on which they were received in the Law Department ;

(*b*) have the rules mentioned in (*a*) above been vetted by the Law Department and sent back to Basic Democracies and Local Government Department ; if so, when, and if not, reasons therefor and the time by which these rules are likely to be vetted and sent back to Basic Democracies and Local Government Department ?

Minister for Law and Parliamentary Affairs (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : (*a*) No.

(*b*) Does not arise.

چودھری محمد سرور خان - جناب والا - انہوں نے مجھے جواب سمجھا نہیں کیا -

مسٹر سپیکر - انہوں نے جواب دیا ہے کہ سوال پیدا نہیں ہوتا - اسے سمجھا کرنے کی ضرورت ھی نہیں -

چودھری محمد نواز - یعنی وہ زیر غور ہیں یا کیا ہے ؟

Minister for Law : I have already said in my reply—

"(*a*) No.

(*b*) Does not arise."

When we have not received anything how could we vet it.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

CONDUCT OF FAMILY PLANNING OFFICERS AT JHANG

*13244. **Mr. Muhammad Umar Qureshi :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a high level Inspection Team has been appointed to inquire into the conduct of the Officers of Family Planning Office at Jhang ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the present stage of the said enquiry and in case the inquiry is over, the action taken by the Government against such Officers as were found involved in corruption ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) No High Level Inspection Team has been appointed to hold enquiry into the conduct of the officers of the Family Planning Office at Jhang.

(*b*) The question does not arise.

MALPRACTICES IN FAMILY PLANNING OFFICE, HYDERABAD

*13266. **Mr. Muhammad Umar Qureshi :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether any Committee was appointed to look into the malpractices in the Family Planning Office at Hyderabad ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, result of the said inquiry alongwith the names of the officers and officials found guilty of malpractices ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) No report regarding malpractices in Family Planning Office, Hyderabad has ever been received and hence no Committee was appointed to look into the affairs of the District Family Planning Board.

(*b*) The question does not arise.

SETTING UP OF A NEW HOSPITAL IN HYDERABAD CITY

*13267. **Mr. Muhammad Umar Qureshi :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether any scheme is under the consideration of Government to set up a new hospital in Hyderabad City ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any plot has been earmarked or acquired in Hyderabad City for the proposed hospital ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) At present there is a scheme for the construction of a new Services Dispensary in Hyderabad City. Subsequently we may expand it into a full-fledged Services Hospital on the pattern of the Services Hospital, Lahore.

(*b*) A plot measuring 3 acres of land in Wahdat Colony has been sanctioned by the Commissioner, Hyderabad Division for the construction of this Dispensary.

T.B. SANITORIA IN KARACHI CITY AND KOTRI

***13268. Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that only one doctor has been put in charge of 4 T.B. Sanitoria in Karachi City ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for not appointing a separate doctor incharge each of the said Sanitoria for improving their conditions ;

(*c*) whether it is also a fact that the Doctor Incharge of Kotri Sanitorium is junior to another serving in the same Sanitorium ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons therefor ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) No.

(*b*) Question does not arise.

(*c*) No.

(*d*) Question does not arise.

APPOINTMENT OF FEMALE COMPOUNDERS IN OUT-DOOR WARDS OF GOVERNMENT HOSPITALS

***13269. Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that male compounders are appointed in the out-door Wards of Government Hospitals in the Province for making entries in the registers of the chits issued to female patients who come daily to those hospitals for treatment with the result that not only difficulties are experienced by the fair sex in getting registration chits but they are also tormented ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for not appointing female employees for attending to the out-door female patients ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes. It is a fact that male compounders are appointed in out-door wards of

Government Hospitals in the Province for making entries in the registers of the chits issued to female patients, wherever there is no separately sanctioned post of female dispenser.

(*b*) There is overall shortage of female dispensers and it will be difficult to man all Stations in the Province by female dispensers partly because of lack of availability and also because it will double up the expenditure, because at each and every dispensary a female dispenser will have to be appointed.

RE-IMBURSEMENT OF MEDICAL CHARGES TO CLASS IV EMPLOYEES

*13296. **Dr. Sultan Ahmad Cheema :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that all Government servants are allowed reimbursement of the cost of medicines not available in the Government hospitals and dispensaries except Class IV Government employees ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of extending the said facilities to Class IV employees also ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The matter is already under consideration with the Finance Department.

APPOINTMENT OF NURSING STAFF IN CIVIL HOSPITAL, DADU

*13339. **Mr. Mazhar Hussain Ghaloo :** Will the Minister for Health be pleased to state ;—

(*a*) whether it is a fact that no nursing staff has been appointed in the Civil Hospital at Dadu ;

(*b*) whether it is a fact that the residential quarters for the said staff exist there ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to appoint the said staff in the said hospital ; if so, when ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) No.

(*b*) Yes.

(*c*) Question does not arise.

APPOINTMENT OF DENTAL SURGEON IN CIVIL HOSPITAL, DADU

*13340. **Mr. Mazhar Hussain Ghaloo** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Dental Surgeon has been appointed in the Civil Hospital, Dadu ; if so, the date on which the said appointment was made ;

(b) whether it is a fact that no dentistry equipment has been provided in the said hospital ; if so, reasons therefor and the steps Government intend to take in this respect ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes, on 5th October, 1966.

(*b*) No.

CIVIL HOSPITAL, DADU

*13343. **Mr. Mazhar Hussain Ghaloo** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the date on which the status of the Civil Hospital, Dadu was raised to 'A' Class ;

(*b*) whether it is a fact that the present quantity and quality of medicines supplied by the Government to the said hospital are the same as at the time when it was a Class 'B' hospital ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to provide the medicines to the said hospital as are required for 'A' Class hospitals as the present quantity of medicines supplied to the said hospital do not meet the requirements of the patients ; if so, when ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) (*a*) There is no such classification of Hospitals 'A', 'B' or 'C'. However, Civil Hospital, Dadu, was upgraded to District Headquarters Hospitals in July, 1963.

(*b*) No. Sufficient quantity of medicines as per needs of the place is being supplied every year to District Headquarter Hospital, Dadu. However, when shortage is felt additional funds are placed at the disposal of the said Hospital for the purchase of more medicines. The quality of medicine is usually good as the same are procured through the Government Purchasing Agency *i.e.* Medical Store Depot, Karachi.

(*c*) The issue will be further looked into and if justifiable, more grant for medicines will be given.

AMOUNT SANCTIONED FOR PURCHASE OF MEDICINES BY DISTRICT HEADQUARTERS HOSPITALS

*13454. **Malik Muhammad Aslam Khan:** Will the Minister for Health be pleased to state the amount sanctioned for the purchase of medicines by each of the District Headquarters Hospitals in the Province during 1964-65, 1965-66 and 1966-67 ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) :

Name of Institution	Amount sanctioned for the purchase of medicines		
	1964-65	1965-66	1966-67
	Rs.	Rs.	Rs.
Hyderabad Region--			
D. H. Q. Hospital, Dadu ...	23,387	25,933	8,870
D. H. Q. Hospital, Sanghar ...	3,000	3,000	33,000
D. H. Q. Hospital, Mirpurkhas ...	50,000	30,000	60,000
D. H. Q. Hospital, Thatta ...	30,000	30,000	30,000
Sargodha Region at Multan—			
D. H. Q. Hospital, Lyallpur ...	1,80,000	1,80,000	1,80,000
Civil Hospital, Jhang ...	30,000	35,000	36,000
D. H. Q. Hospital, Sargodha ...	1,10,000	1,20,000	1,10,000
D. H. Q. Hospital, Sahiwal ...	1,00,000	90,000	90,000
D. H. Q. Hospital, Mianwali ...	47,000	45,000	45,000
D. H. Q. Hospital, Multan ...	70,000	40,000	1,23,738
D. H. Q. Hospital, Muzaffargarh...	80,000	78,000	76,000
D. H. Q. Hospital, Dera Ghazi Khan.	80,000	60,000	59,730
Lahore Region, Lahore—			
D. H. Q. Hospital, Sheikhupura...	70,000	80,000	70,000
D. H. Q. Hospital, Gujranwala ...	71,000	90,000	90,000
Alama Iqbal Memorial Hospital, Sialkot.	1,10,000	1,65,000	1,95,000

Name of Institution	Amount sanctioned by the purchase of medicines		
	1964-65	1965-66	1966-67
	Rs.	Rs.	Rs.
D. H. Q. Hospital, Gujrat ...	20,000	38,000	35,000
D. H. Q. Hospital, Jhelum ...	48,000	50,000	80,000
D. H. Q. Hospital, Rawalpindi ...	1,60,000	1,60,000	1,60,000
D. H. Q. Hospital, Murree ...	24,000	30,000	30,000
D. H. Q. Hospital, Campbellpur...	66,000	1,00,000	97,000
Peshawar Region, Peshawar—			
D. H. Q. Hospital, Mardan ...	35,730	31,780	36,430
D. H. Q. Hospital, Kohat ...	35,000	40,000	30,000
D. H. Q. Hospital, Bannu ...	25,000	20,000	20,000
D. H. Q. Hospital, Dera Ismail Khan.	77,590	22,120	20,000
D. H. Q. Hospital, Abbottabad ...	42,100	25,300	23,800
Quetta Kalat Region—			
Quetta ...	80,000	1,70,000	1,50,000
Sibi ...	8,000	12,000	11,800
Loralai ...	15,000	25,000	20,000
Fort Sandeman ...	8,000	12,000	11,000
Nushki ...	3 ,000	3,000	3,000
Khuzdar ...	21,500	21,500	21,250
Turbat ...	20,000	20,000	20,000
Dhadar ...	21,500	21,500	21,500
Kharan ...	3,000	3,000	3,000

Name of Institution	Amount sanctioned by the purchase of medicines		
	1964-65	1965-66	1966-67
Khairpur Region at Bahawalpur—			
B. V. Hospital, Bahawalpur ...	2,78,220	2,28,220	2,21,820
D. H. Q. Hospital, Bahawalnagar	42,000	65,000	37,000
D. H. Q. Hospital, Rahimyar Khan.	37,000	47,000	48,000
D. H. Q. Hospital, Khairpur ...	60,000	72,000	67,000
D. H. Q. Hospital, Sukkur ...	48,900	49,000	57,000
D. H. Q. Hospital, Jacobabad ...	63,900	56,000	55,000
D. H. Q. Hospital, Larkana ...	43,900	53,000	50,000
D. H. Q. Hospital, Nawabshah ...	22,110	24,500	28,000

POSTS OF DOCTORS LYING VACANT IN EACH DISTRICT HEADQUARTERS HOSPITAL

*13456. **Malik Muhammad Aslam Khan :** Will the Minister for Health be pleased to state the number of posts of Doctors as were lying vacant in each District Headquarters Hospital in the Province on 1st January 1968 alongwith reasons therefor ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : The number of posts as were lying vacant in each District Headquarters Hospital in the Province as on 1st of January, 1968 are as follows :—

Serial No.	Name of District Headquarters Hospital	Posts of doctors lying vacant on 1st January, 1968
	CLASS I DOCTORS	
1	Sialkot	3
2	Sukkur	1
3	Rahimyar Khan	2

Serial No.	Name of District Headquarters Hospital	Posts of doctors lying vacant on 1st January, 1968
4	Bahawalpur	2
5	Quetta	1
6	Sargodha	2
7	Lyallpur	4
8	Dera Ismail Khan	2
9	Mardan	4
		21

CLASS II DOCTORS

1	Gujrat	1
2	Jhelum	3
3	Campbellpur	3
4	Lyallpur	1
5	Mianwali	1
6	Sibi	1
7	Fort Sandeman	1
8	Loralai	1
9	Abbottabad	2
10	Mardan	1
11	Kohat	1
12	Dera Ismail Khan	1
13	Mirpurkhas	2
14	Dadu	2
15	Sanghar	2
16	Government Hospital, Karachi	2

Serial No.	Name of District Headquarters Hospital	Posts of doctors lying vacant on 1st January, 1968
17	Larkana	1
18	B.V. Hospital, Bahawalpur	5
19	D.H. Hospital, Bahawalnagar	1
20	Jacobabad	1
		33

CLASS III DOCTORS

1	Civil Hospital, Karachi	1
2	Mental Hospital, Hyderabad	1
3	B.V. Hospital, Bahawalpur	1
4	Jacobabad	2
5	Sukkur	2
6	Nawab Shah	2
7	Sandeman Civil Hospital, Quetta	1
8	Sibi	1
9	Loralai	1
10	Civil Hospital, Kharan	1
		13

2. The reasons are given below :—

(*a*) So far as Class I posts are concerned these posts have been created during the current financial year (1967-68) and efforts are being made to fill them as early as possible. The Services and General Administration Department has already been approached for finalizing the 'Cycle' of promotion in accordance with the regional representation, so that regular proposals may be sent to the Public Service Commission. The same is under consideration of the Government and shall be finalized very soon.

(*b*) So far as the vacancies in Class II are concerned, most of the doctors have gone on deputation to Middle East and African Countries. Some doctors are on deputation with the Malaria Eradication Programme. A number of doctors who are selected by the West Pakistan Public Service Commission and are subsequently appointed by Government do not report for duty and, therefore, the posts keep on lying vacant.

(*c*) With regard to vacant posts of Class III doctors most of the Licentiate doctors have joined condensed M.B.,B.S., Courses in various Institutions of West Pakistan and, therefore, they are not available for appointments against these posts.

3. Government in the Health Department is aware of the problem of acute shortage of doctors in the Province and is seized of it and is trying its best to appoint/promote as many doctors as are possible according to the rules and regulations laid down for the purpose.

SHORTAGE OF QUALIFIED DOCTORS

*13463. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the approximate number of qualified doctors required for the entire population of the Province alongwith the number of such doctors available at present, and in case there is any shortage, the action Government intend to take to overcome it ;

(*b*) the number of candidates who were refused admission to the Medical Colleges in the Province during 1965-66 and 1966-67 ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) There are 11375 qualified Doctors in West Pakistan and the population of the West Pakistan according to Census of 1961 is 4,28,80,378. The ratio of qualified Doctors and population comes to one Doctor for 3762 persons which is best amongst the Middle East countries. The country is at present going through a phase of developmental progress in every sphere including medical education. There is undoubtedly shortage of Doctors at present but with the rate at which they are qualifying from medical colleges, the shortage will be overcome in due course. At present an average of 600 Doctors are coming out from the Medical Colleges. A proposal is under consideration to increase admission in medical colleges by creating 200 more seats. It is expected that within 3 - 4 years, production of Doctors will reach to about 800 a year.

(*b*) Name of Medical College		Year	
		1965-66	1966-67
(1) K.E.M.C. Lahore	...	715	556
(2) N.M.C. Multan	...	443	375
(3) D.M.C. Karachi	...	335	212
(4) K.M.C. Peshawar	...	166	130
(5) F.J.M.C. for Women, Lahore	...	579	522
(6) L.M.C. Jamshoro (Hyderabad)	...	319	242

GRANT-IN-AID TO UNIVERSITIES

***13464. Mian Nazeer Ahmad :** Will the Minister for Social Welfare be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some grant-in-aid was given to some Universities in the Province in 1966-67 and 1967-68 for the establishment of Social Works Department and Social Research Centres to carry out research on social problems of primary importance ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the names of the said Universities, the total amount granted to each University during each of the said years and the amount actually spent therefrom ?

Minister for Social Welfare (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) :

(*a*) No.

(*b*) Does not arise.

DISTRIBUTION OF GRANT-IN-AID AMONGST SOCIAL WELFARE VOLUNTEER ORGANIZATIONS

***13465. Mian Nazeer Ahmad :** Will the Minister for Social Welfare be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Central Government had given some grant-in-aid to the Provincial Government for distribution amongst Social Welfare Volunteer Organizations in West Pakistan during 1967-68 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the amount so given by the Central Government, (*ii*) the number of the said Welfare Organizations, (*iii*) whether it is a fact that the said amount has not so far been distributed amongst the said Organizations ; if so, reasons therefor and the action taken against the Officers responsible therefor ?

Minister for Social Welfare (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) No. The grant-in-aid is not to the Provincial Government. The total amount of grants-in-aid sanctioned by the National Council of Social Welfare was passed on to the Provincial Council for distribution on behalf of the National Council.

(*b*) (*i*) Rs. 14,76,000.

(*ii*) 276.

(*iii*) Grants to 207 agencies amounting to Rs. 11,61,000 has already been disbursed.

I.U.D. INSERTIONS

***13466. Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the total number of cases in the Province in which I.U.D. insertions carried out by the staff of Family Planning Department of the Provincial Government during 1966 and 1967 ;

(*b*) whether it is a fact that during the said period complaints were made to the Health Department about persistent bleeding after an I.U.D. insertion ; if so, the number of such complaints ;

(*c*) the number of cases in the Province in which the I.U.D. had to be removed to stop persistent bleeding during the said period ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) The total number of cases in the Province, in which I.U.D. was inserted by the staff of Provincial Family Planning Organization during the years 1966 and 1967 was 2,79,349 and 3,74,923, respectively.

(*b*) It is not in the knowledge of this department whether complaints were made during the said period about persistent bleeding after I.U.D. insertion.

(*c*) Information regarding the number of cases in the Province in which the I.U.D. had to be removed due to persistent bleeding during the years 1966 and 1967 is not available with this department.

OPENING OF HEALTH CENTRES AND DISPENSARIES

***13467. Mian Nazeer Ahmad** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the number of Union Councils in the Province in the areas of which no health centres or dispensaries have yet been opened;

(*b*) whether Government intend to open the said centres or dispensaries in the areas of the Union Councils mentioned in (*a*) above ; if so, when, and if not, reasons therefor ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) 2073.

(*b*) Yes, through Rural Health Programme. The time when these Union Councils will be covered by Health Centres will be determined by the amounts made available for the Rural Health Programme in the Annual Development Programme. The next year's allocation is proposed at Rs. 30 lacs and will be sufficient for about 10 Health Centres only.

MEDICINES AND EQUIPMENT FOR NATHIAGALI HOSPITAL

***13475. Sardar Gul Zaman Khan :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that only one patient was admitted in the Nathiagali Hospital on 31st May, 1968 whose condition was precarious due to his being injured;

(*b*) whether it is a fact that there were no medicines in the said Hospital at the time and even injection syringe was not available there with the result that the doctor injected the patient after getting the syringe from a private doctor at Kala Bagh;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons for posting a doctor at Nathiagali Hospital without providing medicines and necessary equipment ?

Minister for Heath (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes.

(*b*) No standard medicines were available at the time the patient was admitted. However 20 C.C. syringe was borrowed from a Chemist Shop at Kala Bagh to give Hypertonic Glucose Saline solution until 20 C.C. syringe arrived the patient was given injections with 10 C.C. syringe.

(*c*) Question does not arise.

PROVIDING DOCTORS AND MEDICINES AT HOSPITALS AND DISPENSARIES IN DISTRICT LASBELA

***13512. Mr. Muhammad Hashim Lassi :** Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the names of places in District Lasbela where Government hospitals and dispensaries are functioning;

(*b*) the names of hospitals and dispensaries, out of those mentioned in (*a*) above, where qualified doctors and dispensers have been appointed;

(*c*) the value of medicines provided at each of the said hospitals and dispensaries in 1966-67?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman): (*a*) ***Hospitals*** :—

(1) Bela.

(2) Uthal.

Dispensaries—

(1) Hub.

(2) Ormara.

(3) Sonmiani.

(4) Lakhra.

(*b*) Doctors and Dispensers are working in all the Hospitals and Dispensaries located at the places mentioned in (*a*) above except in Civil Dispensary, Ormara, where a dispenser is running the dispensary at present, as the post of Assistant Medical Officer is lying vacant.

(*c*) The value of medicines provided to each of the said Hospitals and Dispensaries during 1966-67 is as under :—

Name of Institution		Amount provided for medicines during 1966-67 Rs.
(1) Civil Hospital, Bela	...	5,000
(2) Civil Hospital, Uthal	...	1,300
(3) Civil Dispensary, Hub	...	600
(4) Civil Dispensary, Ormara	...	600
(5) Civil Dispensary, Sonmiani	...	600
(6) Civil Dispensary, Lakhra	...	600
Total	...	8,700

PROVIDING BUILDINGS FOR HOSPITALS AND DISPENSARIES IN DISTRICT LASBELA

*13513. **Mr. Muhammad Hashim Lassi** : Will the Minister for Health be pleased to state the total number of buildings constructed by the Health Department for hospitals or dispensaries in District Lasbela during the years 1965-66, 1966-67 and 1967-68 alongwith the locales thereof?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : Nil for the years, 1965-68.

However a new 12-bedded Tehsil Headquarter Hospital was completed in Uthal during the 2nd Five Years Plan at a cost of Rs. 5,17,000 and is being equipped at a cost of Rs. 40,000 of which Rs. 25,000 are included in the current year's budget. Additional staff and contingent expenditure at a cost of Rs. 24,050 were sanctioned for this Hospital from the year, 1966-67.

Also during the 2nd Plan the deficienes in the buildings of the Hospital at Bela were removed at a cost of Rs. 75,000 and additional staff of Rural Health Centre sanctioned for Bela. It will be seen that the additional staff so sanctioned is posted at Bela in the near future and adequate contingencies are also provided for the said Hospital by the Director, Health Services, Hyderabad Region.

SOCIAL WELFARE ACTIVITIES LAHORE AND MULTAN DIVISIONS

*13549. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Social Welfare be pleased to state :—

(*a*) the amount sanctioned for social welfare activities in Lahore and Multan Divisions during the years 1966-67 and 1967-68 ;

(*b*) the amount spent during 1966-67 and 1967-68 for the said purpose;

(*c*) reasons for the unspent amount, if any ?

Minister for Social Welfare (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : The requisite information is given as under.

(*a*) Name of Division		1966-67	1967-68
		Rs.	Rs.
(*i*) Lahore	...	4,32,960	9,23,100
(*ii*) Multan	...	1,12,270	2,26,000
(*b*) (*i*) Lahore	...	4,21,059	9,23,100
(*ii*) Multan	...	99,422	2,26,000

(*c*) The unspent amount in Lahore and Multan Divisions during 1966-67 was normal *i.e.* Rs. 11,901 and Rs. 12,848, respectively. This amount could not be spent due to the following reasons :—

(*i*) Late receipts of sanctions for few schemes. 48 U.C.D. Projects, School Social Work Projects, Mothers and Children Home (December 1966) and Rural Community Development Projects (March, 1967).

(*ii*) Ban on the Department's on ad-hoc appointments of officers. According to existing instructions even ad-hoc appointments require the approval of Public Service Commission/or attached Department's Selection Committee. This delays the appointment of officers to fill in the new posts.

PROVISION OF FACILITIES OF RADIO THERAPY AT HOSPITALS AND MEDICAL COLLEGES

*13553. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Health be pleased to state the number of Hospitals and Medical Colleges in the Province where facilities of Radio therapy are available and whether Government intend to provide such facilities in other Hospitals and Medical Colleges also in the Province ; if so : where and when ; and if not, reasons thereof ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) There are six Medical Colleges in the Province and four of them have at the moment Deep X-Ray therapy equipment facility.

(*b*) Yes. A Deep X-Ray Therapy apparatus has been purchased for Lady Reading Hospital, Peshawar, building for the same has been built and the post of a Senior Class I Radio therapist has been sanctioned with effect from next financial year.

The Finance Department has been approached for the installation charges for the same and the plant will start functioning within two months or so.

Deep X-Ray machine has also been received at Civil Hospital, Karachi and its estimates regarding wiring and installations are being prepared by the Medical Superintendent, Civil Hospital, Karachi as such all the six Hospitals shall have Deep X-Ray Therapy machines in the near future.

TREATMENT OF LEPROSY

*13554. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the estimated number of persons suffering from leprosy in West Pakistan ;

(*b*) the number of In-door Patient Institutions for the treatment of leprosy in the Province ;

(*c*) the number of Clinics for out-patients for the treatment of leprosy in West Pakistan ;

(*d*) the number of Segregation Homes for lepers in West Pakistan ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Not known.

(*b*) 5.

(*c*) 6.

(*d*) Nil.

X-RAY PLANTS OF ALBERT VICTOR BLOCK OF MAYO HOSPITAL, LAHORE

*13555. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the total number of portable X-Ray plants in the Albert Victor Block of Mayo Hospital, Lahore ;

(*b*) the plants, out of those mentioned in (*a*) above, which are in working order ;

(*c*) in case any plant is not in working order, when the same will be repaired ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Nil.

(*b*) Question does not arise.

(*c*) Question does not arise.

GOVERNMENT HOSPITAL AND AIDED HOSPITALS IN LAHORE

*13556. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) the names and location of Government Hospitals and aided Hospitals in Lahore ;

(*b*) the present number of Physicians and Surgeons working in each of the said Hospitals ;

(*c*) the year-wise number of patients examined in each of the said Hospital during 1966-67 and 1967-68 ;

(*d*) the number of surgical operations performed in each of the said Hospitals during each of the said years ;

(*e*) the number of patients who died in each of the said Hospitals due to unsuccessful operations during each of the said years ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : As per list placed on the Table of the House.*

MOTOR GARRAGE NEAR FAMILY WARDS IN CIVIL HOSPITAL, DASKA

***13573. Dr. Sultan Ahmad Cheema :** Will the Minister for Health be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there is one motor garrage near the Family Wards in the Civil Hospital, Daska ;

(*b*) whether it is a fact that the said garrage is in possession of Ch. Muhammad Nawaz, President, Central Cooperative Bank, Daska for the last one year ;

(*c*) whether it is a fact that the Medical Officer, Daska gave a notice to the said Ch. Muhammad Nawaz to vacate the said garrage :

(*d*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether any rent was charged from the said occupant ; if not, reasons therefor ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman): (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The garrage was in the possession of Ch. Muhammad Nawaz for about seven months. Now the said garrage has been vacated on the notice of the present Medical Officer in the first week of June, 1968.

(*c*) Yes.

(*d*) No. The then Medical Officer did not inform the District Health Officer, Sialkot, about the occupation of the garrage and did not get the permission to allow its use to Ch. Muhammad Nawaz. Hence no rent was charged. The whole issue will be looked into and Ch. Muhammad Nawaz asked to pay the rent and the Medical Officer asked to explain as to why did he commit this irregularity.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEES' REPORTS

Mr. Speaker : We will now take up two motions for extension of time. First motion by the Minister for Basic Democracies.

Minister for Basic Democracies & Local Government : I beg to move—

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Local Government on the Town Improve-

---

**Please see Appendix II at the end.*

ment (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 58 of 1967) be extended upto 1st July, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is—

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Local Government on the Town Improvement (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 58 of 1967) be extended upto 1st July, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion please.

Minister for Basic Democracies & Local Government : I beg to move—

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Local Government on the Karachi Development Authority (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 59 of 1967) be extended upto 1st July, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is —

That the time for presentation of the Report of the Standing Committee on Local Government on the Karachi Development Authority (Amendment) Bill, 1967 (Bill No. 59 of 1967) be extended upto 1st July,1968.

The motion was carried.

THE WEST PAKISTAN GENERAL BUDGET FOR THE YEAR 1968-69

APPROVAL OF EXPENDITURE IN RESPECT OF PROJECTS FOR FUTURE YEARS

Mr. Speaker : We will now take up Order of the Day. A Minister to move the motion.

Minister for Finance : I beg to move —

That the House do approve expenditure specified in the Statement under Article 42, read with Article 89 of the Constitution, in respect of Projects for future years.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the House do approve expenditure specified in the Statement under Article 42, read with Article 89 of the Constitution, in respect of Projects for future years.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - Opposed ۔ جناب سپیکر - مجھے اس بات کا تلخ تجربہ ہوا ہے کہ اس حکومت کے دوسرے منصوبوں کی

طرح ان منصوبہ جات کے تخمینہ جات بھی سیاست بلکہ میں یہ کہوں گا گھٹیا سیاست کا شکار ہوئے ہیں - اور اس کا لازمی نتیجہ یہ نکل رہا ہے اور آئندہ اس سے بھی زیادہ خطرناک نتائج بر آمد ہونے کا خدشہ ہے کہ اس ملک کی تعمیر و ترقی نہیں ہو گی بلکہ یہ لوگ تعمیر و ترقی کے نام پر ملک کو نقصان پہنچاتے رہیں گے - میں آج اس ایوان کے سامنے ایک واضح مثال پیش کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے آئندہ سالوں کے لئے منصوبہ جات کے جو تخمینہ جات اس ایوان میں پیش کئے ہیں ان میں ضلع لائلپور کو بری طرح نظر انداز کیا ہے - ۱۹۶۷-۶۸ء کے تخمینہ جات میں ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ سیم اور تھور کے انسداد کے لئے تریمو سدھنائی لنک کے ساتھ ساتھ ۱۹۶۷-۶۸ء میں دو لاکھ کی مالیت کے ٹیوب ویل اور ۱۹۶۸-۶۹ء میں تین لاکھ پچھتر ہزار کی مالیت کے ٹیوب ویل لگائے جائیں گے لیکن سارا سال گذر جانے کے باوجود یہ رقم اس علاقے میں صرف نہ کی گئی اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ سکارپ پانچ پر عمل درآمد ہونے والا ہے اس لئے محکمہ نہر ان منصوبوں پر عمل نہیں کرے گا - آپ کو علم ہے کہ ضلع لائل پور زرعی لحاظ سے مغربی پاکستان میں نمبر ایک پر ہے - اس ضلع کی آبادی جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تقریباً چالیس لاکھ افراد پر مشتمل ہے اور یہ وہ ضلع ہے جس میں بڑے بڑے زمیندار نہیں بلکہ بیشتر حصہ میں چھوٹے چھوٹے کاشتکار بستے ہیں - یہاں عام طور پر ایک کاشتکار جس قطعہ زمین کو کاشت کرتا ہے وہ دو تین ایکڑ سے زائد نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود ضلع لائل پور اچھی زرعی پیداوار کی وجہ سے سارے پاکستان میں مشہور ہے اور اسے ملک میں ممتاز مقام حاصل ہے - سیم تھور نے جہاں مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں کو تباہ کیا ہے وہاں ضلع لائل پور بھی اسکی دستبرد سے نہیں بچ سکا - سابقہ بدنام سیاستدانوں

نے اصلاح اراضی کے لئے ایک سکیم یا منصوبہ بنایا تھا ۔ جسے سکارپ نمبر ۱ کے نام سے منسوب کیا جاتا تھا ۔ اس کے تحت تحصیل جڑانوالہ کے تھوڑے سے حصہ پر اصلاح اراضی کا کام کیا گیا ۔ اور اس سے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ۔ لیکن ضلع لائل پور کی تحصیل لائل پور ۔ جڑانوالہ اور تحصیل سمندری اور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بیشتر علاقے ایسے ہیں جو سیم اور تھور کی وجہ سے کافی حد تک تباہ ہو گئے ہیں اور باقی حصہ تیزی سے تباہ ہو رہا ہے ۔ اس کے پیش نظر ہماری حکومت نے اس علاقہ کے لوگوں کے نمائندگان کے مسلسل مطالبات کے پیش نظر سکارپ پانچ کے نام سے ایک منصوبہ بنایا ۔ ۱۹۶۷-۶۸ء میں سنٹرل ڈیویلپمنٹ ورکنگ پارٹی نے اسکی منظوری دی ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ اس پر اس سال اور آئندہ سال کے دوران تقریباً دو کروڑ روپیہ صرف ہونا تھا لیکن منصوبہ جات کی فہرست جو مجھے مہیا کی گئی ہے اس میں سکارپ نمبر ۵ غیر حاضر ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں ایسے ضلع کی اس ایوان میں نمائندگی کرتا ہوں جس کے کاشتکار بہت زیادہ محنتی ہیں اور انہیں کاشتکاری سے اتنی دلچسپی ہے کہ وہ اسکو زندگی کا ایک حصہ سمجھتے ہیں ۔ اگر اس علاقہ میں زیر زمین پانی میٹھا ہوتا تو یقین کیجئے ہم گورنمنٹ سے زمین کو بہتر بنانے کی درخواست نہ کرتے اور نہ ان کو یہ زحمت گوارا کرنی پڑتی ۔ ضلع لائل پور جو دنیا میں بہتر زراعت کیلئے یا اچھی فصلوں کے لئے مشہور ہے اس کا زیر زمین پانی کڑوا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ حال ہی میں معاہدہ سندھ طاس کے تحت تربیلا ۔ سدھنائی ہیڈ ورکس کو ایک کچی نہر سے ملایا گیا اور اس نہر کے کھودے جانے کی وجہ سے ضلع لائل پور اور جھنگ کا بہت سا حصہ سیم اور تھور کا شکار ہو چکا ہے ۔ سکارپ نمبر ۵ جس پر اس سال عمل درآمد شروع ہونا تھا

اس میں ضلع لائل پور اور جھنگ کے اس متاثرہ علاقوں کی زمینوں کی اصلاح کا پروگرام بھی شامل تھا ۔ میں انتہائی دکھ کے ساتھ کہتا ہوں کہ منصوبہ جات کی فہرست جو آج ہمیں مہیا کی گئی ہے اس میں سکارپ نمبر ٦ کا تو ذکر ہے لیکن سکارپ نمبر ٥ کا کہیں ذکر نہیں ۔ جناب قائد ایوان اس ایوان میں متعدد بار فرماتے رہے ہیں کہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ زمینیں بالکل تباہ و برباد ہو جانے سے پہلے ہم زمینوں کو سیم اور تھور سے متاثرہ ہونے سے بچائیں گے اور بہترین طریقہ بھی یہی ہے ۔ ابھی کل ہی انہوں نے محکمہ صحت پر تقریر کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ علاج سے پرہیز زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے ۔ علاج کے مقابلہ میں مرض کا انسداد زیادہ اہمیت رکھتا ہے ۔ لیکن اس وقت ضلع جھنگ کی تحصیل شور کوٹ اور ضلع لائل پور کی تحصیل جڑانوالہ ۔ سمندری اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بیشتر علاقہ سیم اور تھور کا شکار ہے اور اصلاح اراضی کے لئے جو منصوبہ تیار کیا گیا تھا جس کو سکارپ نمبر ٥ کا نام دیا گیا اس کے لئے اس سال کوئی رقم مختص نہیں کی گئی لیکن سکارپ نمبر ٦ جو بہاول پور کے لئے تجویز کیا گیا تھا اس کے لئے رقومات مختص کر دی گئی ہیں ۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ نہ کریں کہ میں سکارپ نمبر ٦ کی مخالفت کرتا ہوں ۔ سابقہ ریاست بہاول پور کا حق اسے ضرور دیا جائے ۔ آپ نے وہاں ٤٦ کروڑ روپیہ کے خرچ کا ایک منصوبہ بنایا ہے آپ اس رقم کو وہاں ضرور خرچ کیجئے ہم اس کے مخالف نہیں ہیں ۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ سکارپ نمبر ٦ پر ٤٦ کروڑ روپیہ صرف کرنا چاہتے ہیں تو سکارپ نمبر ٥ کو جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں جسے سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی نے پچھلے سال منظور کیا تھا اور اس پر عمل درآمد کرنے کی سفارش کی

اسکو آپ نے کیوں نظر انداز کر دیا ؟ سکارپ جو بہاول پور کے لئے تجویز کیا گیا ہے اس کی سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی نے آج تک سفارش نہیں کی اور نہ ھی اس کی منظوری دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سکارپ نمبر ۵ کا منصوبہ پچھلے سال بھی نہیں تھا ۔

مسٹر حمزہ ۔ پچھلے سال کوئی رقم اس کے لئے مختص نہیں کی گئی تھی لیکن میری معلومات کے مطابق سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی نے اس کی سفارش کر دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک سکارپ نمبر ۵ کا منصوبہ کسی سٹیٹمنٹ میں نہیں آیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پچھلے سال اس علاقہ کی اصلاح اراضی کے لئے جو رقم مختص کی گئی تھی وہ محض چھ سات لاکھ روپیہ تھی اور اس پر محکمہ آبپاشی نے عمل درآمد کرنا تھا ۔ محکمہ آبپاشی نے بھی اس پر عمل درآمد نہیں کیا ۔ انہوں نے بتایا کہ چونکہ سکارپ نمبر ۵ پر عمل درآمد شروع ہونے والا ہے لہذا اس منصوبہ کو ترک کر دیا جائے ۔ میری معلومات کے مطابق سکارپ نمبر ۵ منظور ہو گیا ہے اور اس سال اس پر عمل درآمد ہونا تھا ۔ سکارپ نمبر ۶ کی سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی نے منظوری ھی نہیں دی لیکن اس کے بر عکس جو منصوبہ منظور ہو چکا ہے اس کو ان تخمینہ جات میں شامل نہیں کیا گیا ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے بھی علم ہے اور آپ کو بھی علم ہو گا کہ اتفاق سے وزیر آبپاشی و برقیات سابقہ ریاست بہاول پور سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اور آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے ضلع سے کوئی وزیر نہیں ۔ انہوں نے محض ریاست بہاول پور کے لوگوں کے مفادات کی حفاظت نہیں کرنی ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ - آپ بہت سے وزراء پر حاوی ہیں -

مسٹر حمزہ - خدا جانے حاوی ہونے کا معیار کیا ہے - آپ نے ہمارے حقوق سلب کر کے دوسرے لوگوں کے حوالے کر دئے ہیں اور ہمارے علاقے کو محض شاباش دے دی کہ آپ کا علاقہ بہت اچھا ہے - زرخیز ہے - قائد ایوان نے مجھ پر الزام لگایا تھا کہ میں نے کاشتکار برادری کی تعریف نہیں کی - یہ زبانی تو تعریف کرتے ہیں لیکن عملاً ان کے حقوق کو پائمال کرتے ہیں - میں بہاول پور کے علاقہ پر رقم صرف کرنے کے خلاف نہیں ہوں لیکن وہ ہمیں بتایا کرتے تھے کہ ہمارے پاس بہت وسیع وسائل ہیں اور ہم اس قوم کو بہت تیزی سے تعمیر و ترقی کی شاہراہ پر لے جا رہے ہیں بلکہ لائل پور مغربی پاکستان کا دل ہے - آج نہیں بلکہ آج سے ۷۰ سال پہلے سے زرعی میدان میں یہ ضلع کارہائے نمایاں سر انجام دے رہا ہے - زراعت کی بناء پر وہ ساری دنیا میں مشہور ہے وہ اب سیم اور تھور کا شکار ہو جائے ؟ آپ تو سیاست میں الجھ رہے ہیں اور اس علاقے کی طرف توجہ جو کہ اس کا حق ہے آپ دینے کے لئے تیار نہیں -

مسٹر سپیکر - اس کے متعلق کیا آپ definite ہو چکے ہیں کہ اس کو چھوڑ دیا ہے - ۱ - ۲ اور ۳ کے متعلق تو مجھے معلوم ہے کہ وہ مکمل ہو چکے ہیں - چار کے بعد چھ کو لے لیا گیا ہے اور سکارپ نمبر ۵ کو چھوڑ دیا گیا - پچھلے سال بھی اسکے لئے رقم تھی اور اس سال بھی ہے -

مسٹر حمزہ - جناب والا - سکارپ نمبر ۵ پر رقومات ایک خاص پروگرام کے مطابق خرچ ہونی تھیں - سکارپ نمبر ۶ کے لئے ۳۶ کروڑ روپیہ کا خرچ تجویز کیا گیا ہے - اس پر ۱۹۷۴-۷۵ تک عمل درآمد کرنا ہے - جہاں تک سکارپ نمبر ۵ کا تعلق ہے وہاں تو ابھی تک کھدائی کا کام

شروع نہیں ہوا اور نہ ہی ٹیوب ویلز نصب کئے گئے ہیں اور تخمینہ جات جو ہمارے سامنے پیش کئے گئے یا اس پراجیکٹ estimate میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے آپ مغربی پاکستان کو بہت ہی زیادہ نقصان پہنچا رہے ہیں ۔ ایک ایسی ضرب کاری لگا رہے ہیں کہ جس سے تمام صوبے کو نقصان ہو گا بلکہ میں یہ کہوں گا کہ صوبے کے ایک بہت بڑے حصہ پر اتنی شدید ضرب لگائی گئی ہے جس کی وجہ سے صرف وہاں کے لوگوں کو ہی نقصان نہیں پہنچے گا بلکہ اس سے تمام مغربی پاکستان کی آبادی متاثر ہو گی ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر مالیات سے یہ التجا کروں گا کہ جو حقائق میں نے آج اس ایوان میں ان کے روبرو پیش کئے ہیں . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ کرمانی صاحب ۔ یہ درست ہے کہ آج کی بحث کے لئے صرف آپ کا موجود ہونا ہی کافی ہے لیکن چونکہ آج کی بحث تمام محکمہ جات کے منصوبہ سے تعلق رکھتی ہے اس لئے دیگر وزراء کا موجود ہونا بھی مناسب تھا ۔

Minister for Finance : Sir, I shall take steps to see that the rest of them are present here.

مسٹر حمزہ ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جناب وزیر مالیات آج مجھے اس ایوان میں یہ بتائیں کہ سکارپ نمبر ۵ پر ان کی حکومت نے عملدرآمد کرنے کا فیصلہ کیوں نہیں کیا ۔ اور اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے اس سال اور آئندہ سالوں میں کوئی رقم کیوں مختص نہیں کی گئی ۔

جناب سپیکر ۔ دوسری عرض یہ ہے کہ سدھنائی اور تریمو لنک کینال کی تعمیر کے بعد پچھلے دو سالوں سے اس میں پانی چھوڑا گیا ہے ۔ اس

سے پہلے بھی وہاں پر ایک نہر موجود تھی جو کہ انگریزوں کے زمانے میں تعمیر ہوئی تھی - یہ نہر تریمو ہیڈ ورکس سے پانی راوی میں لے جا کر ڈالتی ہے اور اسے بھی تریمو سدھنانی لنک کینال کہتے ہیں لیکن اس میں پانی کی مقدار بہت کم تھی ۔ معاہدہ سندھ طاس کے تحت جو لنک کینال بنی ہے - اس کے مقابلہ میں اس کی مقدار شاید دس گنا ہے - یعنی سابقہ نہر میں دس حصے کم پانی چھوڑا جاتا تھا - لیکن انگریزوں نے اس علاقے کو سیم اور تھور سے بچانے کے لئے اس نہر کو پختہ بنایا - اب آپ اندازاہ لگائیے کہ اس سے دس گنا بڑی نہر بنائی گئی ہے یہ نہر زمین میں نہیں کھودی گئی بلکہ زمین سے کافی اونچی ہے اور نہر بھی کچی ہے اور اس میں آپ نے دس گنا زیادہ پانی بھی چھوڑ رکھا ہے - جس کا نتیجہ یہ ہے کہ محض لائلپور کی ھی نہیں بلکہ ضلع جھنگ کی بھی ہزاروں ایکڑ اراضی اس سے متاثر ہو گئی ہے اور صرف دو سال میں ھی اس کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ ضلع ، لائلپور میں ایک چک جو کہ سارے ضلع میں مشہور تھا اور جسے گارنٹیوں کا چک کہتے ہیں - کیونکہ اس میں وہ graduates جو کہ آج سے تیس پینتیس سال پہلے بیکار تھے ان کو دو-دو مربع زمین دی گئی تھی اور جو بہترین چک تصور کیا جاتا تھا اور ان لوگوں نے زمین کو کاشت کرنے کا بھی بہترین انتظام کر رکھا تھا اور رہائش کے لئے پختہ مکانات اور تمام لوگوں کے لئے سکول اور شفاخانے مہیا کر رکھے تھے - تو مجھے ویسے بھی ذاتی طور پر علم ہے اور آج صبح اسی چک کے رہنے والے ایک گارنٹی جو کہ خود بھی graduate ہیں اور ڈویژنل کونسل کے رکن ہیں اور آپ کی قومی اسمبلی کے ایک متوفی سابقہ رکن کے بھائی ہیں مجھے بتایا کہ امسال جب کہ تمام ملک میں گندم کی اس قدر اچھی فصل ہوئی ہے جیسی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی تو ان کی دو مربع اراضی میں صرف بیس من گندم پیدا ہوئی ہے - وہاں پر

حالت یہ ہے کہ زمین کے اوپر دو دو فٹ پانی کھڑا ہے اور جانور کھیتوں میں نہیں جاسکتے اور سیم اس قدر تیزی سے پھیل رہی ہے کہ صورت حال اس وقت انتہائی خوفناک ہے لیکن آپ کی کیفیت یہ ہے کہ - - - - - - -

مسٹر سپیکر ۔ میں اس کے متعلق کرمانی صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ حمزہ صاحب کا تمام تر استدلال اس حقیقت پر مبنی ہے ۔ کہ سکارپ نمبر ۵ کے لئے آج تک کوئی رقم مہیا نہیں کی گئی ۔ تو آیا یہ صحیح ہے ۔ کیونکہ اگر ان کا خیال درست نہ ہوا تو پھر ان کی یہ ساری بحث کچھ زیادہ متعلقہ نہیں رہتی ۔

Minister for Finance : Some amount has been provided under different Heads and I shall explain it while winding up the debate.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر سکارپ نمبر ۵ کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی ہو یا اس پر کوئی رقم خرچ کی گئی ہو تو وہ محض سروے وغیرہ کے متعلق ہی ہو گی ۔ اور عملی طور پر اس علاقے کو سیم اور تھور سے بچانے کے لئے کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی ۔

وزیر خزانہ ۔ آخر سروے پر خرچ کرنا بھی تو ضروری ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ لازماً ۔ لیکن سروے کا مطلب یہ ہے کہ اسکے بعد اس پر عملدرآمد بھی کیا جائے ۔ اگر آپ نے ایک منصوبہ بنا کر اس پر عملدرآمد نہیں کرنا تو پھر سروے پر جو روپیہ آپ نے صرف کیا وہ تمام کا تمام اکارت اور بیکار جائیگا ۔ اسکے علاوہ آپ کی وساطت سے کرمانی صاحب سے ایک التجا یہ بھی ہے کہ اول تو ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی علاقہ سیم اور تھور کا شکار نہ ہو ۔

وزیرخزانہ ۔ بالکل درست ۔

مسٹر حمزہ ۔ اور اگر کوئی علاقہ سیم اور تھور کا شکار ہونے لگے یا اس قسم کے آثار پیدا ہوں تو ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اس کو تباہ ہونے سے بچالیں اور اگر ہم پہلے ہی مرحلے پر اس کو نہ روک سکیں تو پھر ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ بالکل تباہ ہونے سے پہلے ہی اس علاقے کا کوئی علاج کریں ۔ یہ تو بالکل سادہ سی بات ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ پرہیز کیجئے ۔ احتیاطی حفاظتی تدابیر اختیار کیجئے تاکہ ایک آدمی بیمار ہی نہ ہو لیکن اگر وہ بیمار ہی ہو جاتا ہے تو پھر ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اس بیماری کو پہلے ہی مرحلے روک لیں کیونکہ جب بیماری بڑھ جاتی ہے تو تمام کا تمام جسم اس سے متاثر ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ اس مرحلے پر پہنچ گئی ہے کہ اس کا علاج بے معنی ہو کر رہ گیا ہے تو پھر اس مرحلے پر کوئی عقلمند آدمی یا کوئی عقلمند حکومت اس کا علاج کرے گی تو آپ یقین کیجئے کہ اس پر پہلے کی نسبت دس بیس گنا زیادہ رقومات صرف ہونگی لیکن اس کا نتیجہ پھر بھی اتنا خوشگوار نہیں ہو گا جتنا کہ اس پر پہلے ہی مرحلے پر قابو پانے سے ہو سکتا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرمانی صاحب ۔ سکارپ نمبر ۴ کے تحت جو علاقے آتے ہیں اور جن میں حافظ آباد، گجرات اور ڈسکہ شامل ہیں ۔ وہاں پر یہ تاثر ہے کہ اگر وہاں پر سکارپ نمبر ۴ نہ شروع کیا جائے اس لئے کہ وہاں پر ٹیوب ویل بھی ہیں اور زمین بھی خراب نہیں ہے تو اس لئے اگر اس کی بجائے ان کی یہ تجویز یا یہ مطالبہ زیر غور آسکے کہ سکارپ نمبر ۵ پر کام کیا جائے تو آپ ذرا اس پر غور کر لیجیئے گا ۔

وزیر خزانہ ۔ بہت بہتر ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ سکارپ نمبر ۵ پر عملدرآمد کرنے کے

سلسلے میں ہمیں جو یقین دلایا گیا تھا اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پچھلے سال منصوبہ بندی کے جو تخمینہ جات تھے اس کے بارے میں صفحہ نمبر ۲ کے نمبر شمار نمبر ۳۳ میں درج ہے کہ "Anti water-logging measures along Trimmu Sidhnai Link" اس کے لئے پونے چھ لاکھ روپے کی رقم مختص تھی جس میں سے دو لاکھ پچھلے سال صرف ہوئی تھی اور پونے چار لاکھ روپیہ اس سال صرف ہونا تھا ۔ میں انتہائی وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس منصوبے کو محض اس لئے معرض التواء میں ڈال دیا گیا تھا چونکہ جب سکارپ نمبر ۵ پر عملدرآمد ہو گا تو یہ بیکار ہو کر رہ جائے گا اور تمام کے تمام علاقہ کی زرعی اصلاح کے لئے جو بہت بڑا منصوبہ تیار کیا جارہا تھا اسکے پیش نظر بالکل بیکار اور بے معنی ہو کر رہ جائیگا ۔

جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر مالیات سے یہ التجا کروں گا بلکہ میرے نزدیک ہر وہ وزیر جو کہ وزارت کی کرسی پر متمکن ہے اس کو تمام صوبے کے تمام لوگوں کو ایک ہی نگاہ سے دیکھنا چاہئے ۔ میں سابقہ ریاست بہاولپور میں رقومات صرف کئے جانے کے مخالف نہیں ہوں اور حکومت کے اس دعویٰ کے پیش نظر کہ ہمارے وسائل کافی سے زیادہ ہیں ان سے انسداد غنڈہ گردی تو ہو نہیں سکتا وہ انسداد سیم اور تھور کا کام تو کریں اور آپ مہربانی کر کے اس سلسلے میں ضلع لائلپور کو نظر انداز نہ کیجئے بلکہ میں محض نظر انداز کے الفاظ استعمال نہیں کروں گا اور میں یہ کہوں گا کہ میں تو اس ضلع کے لوگوں کے متعلق اکثر کہا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے بڑے ہی وفادار ہیں اور آپ کی consideration ہمیشہ یہی ہوا کرتی ہے کہ وہ آپ کے وفادار رہیں آپ اس ضلع کے اخبار نویسوں کو جو روٹ پرمٹ دیتے ہیں وہ نہ دیجئے ۔ ہم اس کا مطالبہ نہیں کرتے . . . . .

Mr. Speaker : Mr. Hamza is not relevant.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - یہ ہمارے کاشت کاروں کا حق ہے - آج بچہ صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں - جب ہم پہلے ضلع لائلپور کے کاشتکاروں کا ذکر کیا کرتے تھے تو وہ کہا کرتے تھے کہ میں بھی ضلع لائل پور کا کاشتکار ہوں - اگر لاہور کے بارے میں ذکر کرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ میں یہاں کا بھی کاشتکار ہوں - ملتان کے وہ رہنے والے ہیں - مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ وہ مظفر گڑھ کے کاشتکار بھی ہیں - اللہ کا فضل ہے کہ ان کی اراضیات کئی اضلاع میں پھیلی ہوئی ہیں - لیکن میں آج اس ایوان میں اپنے غیر حاضر قائد ایوان کی خدمت میں التجا کروں گا - آپ تو قائد ایوان ہیں اور اتفاق سے آپ کی زمین ضلع لائل پور تک پھیلی ہوئی ہے - اگر آپ ہمیں اس ملک کا خادم نہ سمجھیں - محض اس حقیقت کے پیش نظر کہ آپ کی زمین اس علاقہ میں موجود ہے - آپ اس علاقہ کے جو جائز حقوق ہیں ان کی حفاظت کیجئے - اگر میں کہتا ہوں کہ آپ اس علاقہ کے جائز حقوق کی حفاظت نہیں کرنا چاہتے - خدارا اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی نہ ماریئے - یہ وہ علاقہ ہے جو کہ زرعی لحاظ سے بہترین ہے اور آئندہ بھی زرعی لحاظ سے اس کا مقام تمام دوسرے اضلاع سے بلند رہے گا - اور میں آخر میں پھر آپ سے یہ کہوں گا کہ ہمارے علاقہ کا جو جائز حق ہے اس کو دیجئے - اگر آپ جائز حق دینا نہیں چاہتے تو اس قوم اور ملک کی خدمت کیجئے اور مناسب وقت پر کیجئے - یہ نہ ہو کہ آپ کو بعد از وقت واویلا کرنا پڑے جو بے کار ثابت ہو - اور یہ تمام پراجیکٹ جن مقاصد کے لئے آپ نے ان کو تیار کیا ہے وہ تمام کے تمام مقاصد فوت ہو کر رہ جائیں -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) جناب سپیکر - میں نے بھی اس projects statements کا تھوڑا سا مطالعہ کیا ہے - جہاں بہت سی چیزیں اس میں درج کی گئی ہیں - جن کا اس میں موجود ہونا بڑا ضروری تھا - وہاں میرے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی کہ میں دیکھتا ہوں کہ بعض projects estimate اس طرح بنائے گئے ہیں کہ ان پر عمل درآمد نا ممکن ہے - اس لئے کہ نہ صرف اس سے بہت سی مشکلات پیدا ہونگی بلکہ جس ڈھنگ سے یہ بنائے گئے ہیں ان سے ہماری موجودہ مشکلات میں دن بدن اضافہ ہو گا - ابتداء میں میں آپ کی توجہ ایک project estimate نمبر ۱۱۳ کی طرف دلاتا ہوں - یہ صفحہ ۱۹ پر ہے - میں گوجرانوالہ ضلع سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتا - اس لئے جناب وزیر خزانہ یا محترم وزیر مواصلات میری اصلاح فرما دیں - بلکہ میں آپ سے التماس کروں گا - اگر میں غلطی کروں تو آپ میری اصلاح فرما دیں -

Construction of a road link from Muzaffargarh to Jalpana.

جناب والا - جہاں تک میں جانتا ہوں ضلع گوجرانوالہ میں مظفر گڑھ نامی کوئی گاؤں نہیں ہے - نہ جلپانہ نامی گاؤں ہے - میرا خیال ہے - انہوں نے کسی دوسرے اضلاع کے گاؤں راھوالی شوگر مل کے حلقہ میں درج کر دیئے ہیں اور اس طرح راھوالی شوگر مل سے جو cess حاصل کیا گیا ہے - وہ بجائے اس علاقے میں صرف کرنے کے کسی دوسرے علاقے میں صرف کرنا غالباً مقصود ہے - کیونکہ میں سمجھتا ہوں . . . . .

مسٹر سپیکر - آپ درست کہتے ہیں - یہ دونوں گاؤں ہمارے ضلع میں نہیں ہیں -

Not to speak of mill area.

یہ دونوں گاؤں ہمارے ضلع میں نہیں ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ تو میں درخواست کروں گا کہ وزیر مواصلات مہربانی کر کے اس کے متعلق اطلاع حاصل کریں کہ کس طرح یہ دو مواضعات مظفر گڑھ اور جلپانہ ضلع گوجرانوالہ میں تصور فرمائے گئے ہیں یا راھوالی مل کے حلقہ میں ان کو خیال کیا گیا ہے ۔ اس میں یقیناً کوئی غلطی ہے جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے ۔ آپ اس ضلع کے ہر گاؤں سے واقف ہیں ۔ آپ نے ارشاد فرما دیا ہے کہ نہ صرف راھوالی کے علاقہ میں یہ مواضعات نہیں بلکہ یہ تمام ضلع میں ہی نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ صاحب تشریف رکھتے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ کوئی ایسا گاؤں ہمارے ضلع میں نہیں ہے ۔

راجہ محمد عبداللہ خان ۔ کوئی نہیں ہے ۔

(قطع کلامی)

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ محترم وزیر خزانہ اور وزیر مواصلات نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ اس کا پتہ کر کے اس کی اصلاح کریں گے ۔ وہ اصلاح کا طریقہ کونسا ہو گا ۔ وہ کونسی سڑک اس میں شامل کی جائے گی ۔ اب یہی فیصلہ کریں گے ۔ مجھے تو وہ طریقہ معلوم نہیں ہے ۔

Minister for Finance: Might be a misprint ; we are thankful to you for pointing this out.

Khawaja Muhammad Safdar : But, Sir, I don't know how they can correct it now.

Mr. Speaker : It has been laid before the Assembly. This is the project and the resolution is about this project now.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں ۔ اب اس کی اصلاح کیسے ہو گی ۔ جناب والا ۔ میں ایک دوسری بات کے متعلق

وزیر مواصلات اور وزیر خزانہ کی توجہ خصوصیات سے دلانا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں یہ دلچسپی تھی کہ گوجرانوالہ سیالکوٹ کی سڑک پر جہاں اس وقت ریلوے کراسنگ ہے ایک پل بنایا جائے ۔ اور پچھلے سال بھی اور اس اجلاس کے ابتداء میں میں نے بھی اس بحث میں حصہ لیا تھا ۔ اور وزراء صاحبان کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست کی تھی کہ اس سڑک پر ٹریفک بہت زیادہ ہے اور خصوصیت سے گوجرانوالہ شہر کا جہاں تک تعلق ہے ریلوے لائن نے شہر کو دو حصوں میں تقسیم کردیا ہوا ہے ۔ ایک حصہ پھاٹک کے اس طرف ہے اور دوسرا حصہ پرانا شہر پھاٹک کے مغرب کی طرف ہے ۔ آپ کو جناب والا یاد ہو گا ۔ کہ انصاری صاحب قتل ہو گئے تھے تقریباً دو سال ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ میاں بدرالدین تھے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میاں بدرالدین انصاری کو چاقو کا زخم لگا تھا ۔ اور جب ان کو ہسپتال لے جانے کی کوشش کی گئی تو پھاٹک بند تھا اس لئے تقریباً ۲۵،۲۰ منٹ ان کو رکنا پڑا جس سے انکا اتنا خون بہہ گیا کہ وہ بچ نہ سکے ۔یہ ہمارا تاثر ہے لوگوں کا تاثر ہے ۔ ایسے کئی ایک واقعات ہیں ۔ وہ تو ایک بڑا آدمی تھا جس کے متعلق لوگوں کو علم ہو گیا کہ اس کے ساتھ یہ حادثہ ہوا ہے ۔ کئی غریب آدمیوں کے ساتھ اس قسم کے واقعات ہوتے رہتے ہیں لیکن اس کا عام طور پر چرچا نہیں ہوتا ۔ گوجرانوالہ شہر کے لئے بذات خود بڑا مسئلہ ہے ۔ اس کے علاوہ سیالکوٹ کو جانے والی سڑک کی اہمیت میرے نزدیک بڑی ہے اور ہمیں اکثر لاریوں میں ۲۰،۱۵ منٹ اس پھاٹک پر رکنا پڑتا ہے ۔ ہمیشہ وہ پھاٹک بند ہوتا ہے ۔ بغیر رکے وہاں سے گذر نہیں سکتے لیکن

جو لوگ شہر کے رہنے والے ہیں اور انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ہوتا ہے تو ہر بار آنے جانے کے لئے ۱۵، ۲۰ منٹ رکنا پڑتا ہے۔ ۔ ۔

Minister for Finance: Sir, with your permission, I share the anxiety of the Leader of the Opposition. If I am not wrong, I am thankful to the Minister for Communications in having pointed out page 13, item No. 28.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا۔ انہوں نے نہایت ہی نوازش کی ہے۔ گوجرانوالہ کے شہریوں پر بھی اور سیالکوٹ میں بسنے والوں پر بھی کہ انہوں نے اس منصوبہ کو ان منصوبہ جات میں شامل کرلیا ہے ۔ لیکن جناب والا انہوں نے وہ صفحہ الٹا ہوا ہے جس میں یہ منصوبہ درج ہے وہ صفحہ میرے سامنے بھی کھلا ہے ۔ جناب والا۔ اس منصوبہ پر کل ۴۹ لاکھ ۳۴ ہزار روپے صرف ہونگے اور ۱۹۷۲-۷۳ء میں اس منصوبہ کا وہ حصہ جو وزیر مواصلات سے تعلق رکھتا ہے مکمل ہوگا ۔ اس منصوبے کا دوسرا حصہ جو کہ ریلوے لائن کے اوپر پل بنانے کا ہے وہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ بنائے گی ۔ وہ منصوبہ ۱۹۷۳-۷۴ء میں شروع ہوگا اور ۱۹۷۶ء میں جا کر ختم ہوگا ۔ اب میری درخواست یہ ہے کہ میرے دونوں دوست وزیر صاحبان جو سامنے تشریف فرما ہیں خیال فرمائیں کہ گوجرانوالہ کی حالت کیا ہوگی ۔ لوگ کہاں سے گذرا کریں گے ۔ ان کی تکالیف میں ہزار گنا اضافہ ہو گیا ہے ۔ خدارا اس پہلو پر غور فرمائیں۔ کافی عرصہ تک لاریوں کو وہاں کھڑا رہنا پڑتا ہے ۔ یہ تو عادی ہیں لیکن بعض عام شہریوں کو سودا وغیرہ یا دوسرے کاموں کے لئے کئی بار آنا جانا پڑتا ہے۔ وہ کہاں سے گذرا کریں گے ۔ میں نہایت ادب سے ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ لوگوں کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس طرف فوری توجہ دیں گوجرانوالہ کاروباری شہر ہے ۔ تین چار لاکھ کی آبادی ہے ۔ اتنی بڑی آبادی کیلئے آسائش مہیا کریں آپ تو چھ سال تک اُن کو

عذاب میں ڈال رہے ہیں - ۴۹ لاکھ کوئی بڑی رقم نہیں - یہ ایسی رقم نہیں کہ خزانہ عامرہ سے صرف نہ ہوسکے - ابھی کل ہی یہ ایوان ۱۱ کروڑ کی رقم وزراء صاحبان کی صوابدید پر رکھنے والا ہے کہ جس طرح چاہیں خرچ کریں - اس ۱۱ کروڑ کی رقم میں ۵۰ لاکھ نکال لیں- دونوں اضلاع کی آبادی کے لحاظ سے یہ رقم اتنی بڑی نہیں -گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کی آبادی تمام صوبہ کی آبادی کے پندرھویں حصہ سے زیادہ ہوگی -

مسٹر سپیکر -foreign exchange earning کے لحاظ سے ۶۰ فیصد ہے -

خواجہ محمد صفدر - جی ہاں foreign exchange earning کے لحاظ سے دونوں اضلاع سے حاصل شدہ آمدنی ۶۰ فیصد ہے -

Mr. Speaker: I hope the Finance Minister will excuse me for this.

Minister for Finance: Sir, today, we are completely disarmed because Khawaja Sahib has picked up Gujranwala. At one corner there is a representative of Gujranwala, at the other end also is a representative of Gujranwala and your honour too hails from Gujranwala. So, we are in an embarrassing position but the fact remains that we have made a beginning.

Khawaja Muhammsd Safdar: I am not satisfied with this beginning.

آپ نے جو رقم مختص کی ہے - I am not satisfied with this. یہ تو اونٹ کے منہ میں زیرہ والی بات ہے - ۵۰ لاکھ کی رقم کوئی بڑی رقم نہیں - خدا کا خوف کھائیے - آپ ۱۱ کروڑ کی رقم کہاں رکھیں گے - میرا یہ مطالبہ ہے کہ ان دونوں اضلاع کی آبادی کو سامنے رکھتے ہوئے اول تو اسی سال اس کام کو مکمل کیا جاوے - میری یہی خواہش ہے - لیکن اگر وزراء صاحبان کے سامنے کوئی بڑی دشواری ہے تو میں اگلے سال تک جانے کے لئے تیار ہوں - ورنہ ان وزراء کے خلاف میری یہ مستقل شکایت ہو گی- میں بار بار اعادہ کرتا ہوں کہ ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر جب آپ

نے ایک منصوبہ منظور کیا ہے اور اگر آپ کو اس کی اہمیت کا بھی احساس ہے تو میں حیران ہوں آپ نے کس طرح ۵۰ ہزار کی رقم مختص کی ہے ۔ بجٹ میں اگر کسی اور جگہ گنجائش نہیں ہو سکتی تو آپ کے پاس ایک بڑی رقم contingency کی ہے ۔ جسے کل ہی اس ایوان میں بڑی اکثریت سے پاس کیا جائے گا ۔ اس ۱۱ کروڑ کی رقم میں سے ۹۰ لاکھ نکال کر اس منصوبہ پر صرف کر لیں اور آئندہ سال کے اندر اسے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں ۔ ورنہ ہم تو بار بار کہنے سے باز نہیں رہیں گے آپ اندازہ فرمائیں کہ لوگ چھ سال تک کس طرح مصیبت بھگتیں گے ۔ کون زندہ رہے گا ۔ کون جانتا ہے چھ سالوں میں کیا ہو گا ۔ کیا معلوم ہم چھ دن بھی زندہ رہتے ہیں یا نہیں ۔ مجھے یہ کہنا پڑے گا ۔ ''کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک،، ۔ وزیر خزانہ وسیع القلبی کا مظاہرہ کریں اور میرے محترم دوست جونیجو صاحب بھی اپنے محکمہ کو gear up کریں تاکہ یہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے ۔

اس کے بعد ایک اور بات عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ اس میں چھوٹی چھوٹی سکیمیں ہیں ۔ میں نے سوچا شاید کوئی بڑی سکیم ہو گی ۔ لیکن میری تلاش کے باوجود نہیں ملی ۔ البتہ قادر آباد کے متعلق عرض کرونگا ۔ جب یہ بیراج بننے لگا تھا تو زمینداروں نے خود کہا تھا کہ یہاں سیم پیدا ہو جائیگی ۔ اس لئے کہ یہاں سطح زمین سے اوپر نہر چلتی ہے ۔ لیکن انجینئر صاحبان نے تسلی دی کہ ایسا نہیں ہو گا ۔ اس کو ایک سال ہوا ہے ۔ اب میرے پاس کچھ احباب آئے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ بعض علاقوں میں چھ چھ فٹ پانی کھڑا ہے ۔ لوگوں کے کھیتوں میں پانی کھڑا رہتا ہے ۔ انہوں نے مزید بتایا ہے کہ ۱۵ مربع میل اراضی میں جو لوگ بستے ہیں وہ نہ تو اپنے جانور باندھ سکتے ہیں نہ کہیں چل پھر سکتے ہیں ۔

اور دوسری ضروریات کے لئے ان کو سڑکوں پر جانا پڑتا ہے ۔ بعض جگہ کھیتوں میں ڈیڑھ دو فٹ پانی ہوتا ہے اور جہاں سطح نیچی ہے وہاں چھ چھ فٹ پانی کھڑا رہتا ہے ۔ وہ علاقہ چاول کی پیداوار کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے ۔ پچھلے تین سال سے چاول پیدا کرنے کے لئے یہ علاقہ نمبر ۱ ہے ۔ اس لحاظ سے یہ علاقہ جس کا میں ذکر کر رہا ہوں اور جو ۱۵ مربع میل میں پھیلا ہے اس وقت پانی میں ڈوب گیا ہے ۔ اس کے لئے ضرورت تھی کہ بیراج کے ساتھ ساتھ ایک سیم نالی کھودنے کا مناسب انتظام کیا جائے جس کی وجہ سے زمینوں میں سیم پیدا نہ ہوتی ۔ سیم کا سدباب کیا جاتا اور مناسب روک تھام کی جاتی اب وہ لوگ برباد ہو چکے ہیں اگر انسداد سیم کے لئے منصوبہ بنایا جائے گا تو اس پر ۱۵ مربع میل کے رقبہ میں ہونے والی پیداوار کا ایک ہزارواں حصہ بھی خرچ نہیں ہو گا اور لوگ بے شمار تکلیفوں سے بچ جائیں گے ۔ ورنہ یہ تو ایک قومی نقصان ہو رہا ہے ۔ میں حیران ہوں آپ نے اس میں اس منصوبہ کا ذکر تک نہیں کیا ۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ کوئی صاحب خواہ وزیر خزانہ ہوں یا وزیر برق و آب ہوں یا کوئی اور وزیر صاحب اس علاقہ کی حالت کو خود ملاحظہ فرمائیں پھر اس کی اہمیت کا پتہ چل جائے گا ۔ اس کی نوعیت معلوم ہو جائے گی ۔ اس صورت حال کے پیش نظر میرا یہ مطالبہ بھی ہے کہ ۱۱ کروڑ روپیہ کی رقم سے جو ابھی پاس ہونے والی ہے یہ رقم نکال کر اس منصوبہ کو بنائیں اور اسی سال پایۂ تکمیل تک پہنچائیں ۔ وہ لوگ تباہ و برباد ہو چکے ہیں اب وہ کاروبار چھوڑ جائیں گے۔ حالانکہ یہ وسیع و عریض علاقہ بہت زر مبادلہ کماتا ہے مگر اب برباد ہو گیا ہے ۔

میں وزیر برق و آب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرا

خیال تھا کہ project statement میں یہ منصوبہ آ جائیگا لیکن نہیں آیا ۔ پچھلے سال سیالکوٹ کے نمائندوں نے جو یہاں بیٹھے ہیں جن میں میں بھی ہوں بتایا تھا کہ چونڈہ کے علاقہ میں پانی نہیں ملتا ۔ لوگ نہ تو کنواں کھود سکتے ہیں نہ ہی ٹیوب ویل زیادہ گہرائی تک لے جا سکتے ہیں ۔ ان کے پاس تو پیسے نہیں کہ ٹیوب ویل ہی لگا سکیں ۔ وہاں کوئی سکیم بنائی جائے ۔ سروے کرایا جائے اور آئندہ سال کے لئے کوئی رقم مختص کی جائے لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں اس میں تلاش کرتے کرتے تھک گیا کہ انہوں نے اس میں کوئی سکیم بنائی ہو ۔ یہاں انہوں نے دو سکیمیں بنائی ہیں جن کا نام ''چونڈہ نمبر ۱ اور چونڈہ نمبر ۲،، رکھا ہے لیکن ان کے لئے کوئی سرمایہ مختص نہیں کیا ہے کہ وہ سکیمیں کیسے بروئے کار لائی جائیں گی ۔ تو میں صرف اس قدر درخواست کروں گا کہ از راہ کرم اس علاقہ کے مختلف حصوں میں test-boring کرا دیں کیونکہ یہ ہمارا بارانی علاقہ ہے اگر وہاں بارش ہوتی ہے تو فصل اچھی ہوتی ہے اور اگر بارش نہیں ہوتی ہے تو فصل نہیں ہوتی ۔ لوگ وہاں کھیتوں میں بیج ڈال کر آسمان کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ جب کوئی قطرہ آسمان سے گرے تو کسی پودے کی شکل نظر آئے ۔ اور میرے خیال میں جب کہ دنیا کی دو بڑی نہریں ہمارے ضلع سے گذرتی ہیں ۔ ایک مرالہ راوی لنک جس کا اب ڈسچارج کم ہو گیا ہے کیونکہ وہ ۲۲ ہزار کیوسک پانی کے لئے ڈیزائن کی گئی تھی لیکن اب اس میں ۱۵ ہزار کیوسک پانی چلتا ہے مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ ہمارے علاقہ میں سیم تو دیتی ہیں مگر پانی نہیں دیتی ۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمارے علاقہ کی ڈھلان ایسی ہے کہ ہم اس نہر سے استفادہ نہیں کر سکتے اور وہ بارانی علاقہ ہے جس کا میں ذکر کر رہا

ھوں وھاں یہ پانی مشکل سے پہنچ سکتا ہے ۔ میرا یہ مطالبہ نہیں ہے کہ یہ ھمیں نہری پانی دیں لیکن کوئی متبادل انتظام تو کر دیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ یہ آپ کو معلوم ھی ہے کہ وھاں کچھ دشواریاں ہیں اس کے متعلق ھم کچھ کریں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ اس علاقہ کے لئے کچھ کریں گے ۔ میں عرض کروں گا کہ انہوں نے یہ تو پتہ کر لیا ہے کہ زیر زمین پانی موجود ہے اور اس کو صرف اوپر لانا ہے تو اس کے لئے کوئی چھوٹا یا بڑا منصوبہ بنا لیا جائےجس سے پانی اوپر آجائے ۔ ان گذارشات کے بعد میں خصوصیت کے ساتھ بل کے لئے عرض کروں گا کہ اسکے متعلق میں نے جو درخواست کی ہے وہ قبول فرمائی جائے ۔ باقی جو کام ہے وہ تو ھو ھی جائے گا ۔

ملک محمد اختر (لاھور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے پروجیکٹ اسٹیمیٹ جو کہ آرٹیکل ۴۲ کے تحت آئندہ آنے والے سالوں کے لئے پیش کیا گیا ہے اس کو نہایت ھی دقیق نظر سے اور غور سے دیکھا ہے اور اس کا مطالعہ کیا ہے ۔ اس کتاب کے Volume-6 کے پہلے صفحہ پر ٹرانسپورٹ اور کیمونیکیشن کے لئے ۳۸۰۲۳ لاکھ روپیہ مہیا کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ یہاں پر دیگر مدات Physical Planning, Housing, Agriculture and Water & Power یعنی چار قسم کی منصوبہ بندی ہے جو ھمیں آئندہ سال میں کرنا ہے ۔ میں ان چاروں قسم کی منصوبہ بندی پر علیحدہ علیحدہ تبصرہ کروں گا ۔ سب سے اول میں اس ۳۸۰۲۳ لاکھ کی رقم کے متعلق عرض کرتا ھوں جو کیمونیکیشن کے لئے مخصوص کی گئی ہے جسمیں سے

اعشاریہ ۹۳ لاکھ روپے ۱۹۶۸-۶۹ء میں خرچ کئے جائیں گے اور ۶۰۷۶ لاکھ روپے اگلے سال ۱۹۶۹-۷۰ء کے لئے ہیں اور ۱۹۷۰-۷۱ء کے لئے ۵۰۶۵ لاکھ روپیہ ہیں اور ۱۹۷۱-۷۲ء کے لئے ۵۰۳۰ لاکھ روپے ہیں اور ۱۹۷۲-۷۳ء میں ۶۰۵۵ لاکھ روپے اور اسی طرح ۱۹۷۳-۷۴ء میں ۸۰۰۱ لاکھ روپے صرف کئے جائیں گے ۔ جناب والا ۔ مجھے اس ضمن میں یہ گذارشات کرنا ہیں کہ میں نے اپنی ریسرچ کے ذریعہ کچھ ایسے سورسز کا انکشاف کیا ہے جس سے ہماری حکومت مستفید نہیں ہو رہی ہے ۔ جناب والا ۔ میری مراد یہ ہے کہ ہمیں کچھ ایسے سورسز سے چند رقومات حاصل کرنا ضروری تھا جو صوبائی حکومت نہیں حاصل کر رہی ہے جو میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ صوبائی حکومت کا مرکزی حکومت کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے لئے میں پانچ چھ لائینیں پڑھتا ہوں : —

"Although the construction and maintenance of roads is a provincial responsibility, the Central Government has vital interest in it because of national and international requirements. The assistance to the Provincial and state Government through the Central Road Fund which was established in 1949, by earmarking a portion of the Central Excise & Customs Duty on Motor Spirit other than aviation spirit, the rate of contribution was later enhanced in 1953 from 2½ to 5 annas."

جناب والا ۔ وائٹ پیپر کے صفحہ ۳ پر یہ دیا ہوا ہے لیکن یہ رقومات جو سرچارج ڈیوٹیز پر لگائی گئی ہیں جن کا ۸۵ فیصد ہمیں دیا جانا ہے اس میں سے ہم کو جو ۶۵ فیصد دیا جا رہا ہے وہ . . . .

Tax on income including Corporation tax, sales tax, excise duties on tea, tobacco and betelnuts.

یعنی جناب والا ۔ وہ رقم جو ہمیں روڈ فنڈز سے ۸۵ فیصد لینا ہے اور میرے ہاتھ میں جو دستاویزات ہیں ان کے مطابق ہم سنٹرل روڈ فنڈ سے یہ ۸۵ فیصد رقومات نہیں حاصل کر رہے ہیں اور اگر جناب والا ۔ آپ حاصل کر رہے ہیں تو آپ کے فائننس ڈیپارٹمنٹ کی negligence ہے کہ اس کو انہوں نے mention نہیں کیا ۔ آپ وائٹ پیپر کے صفحہ تین کو دیکھیں اس پر چار items ہیں :-

"(*i*) Taxes on income, including Corporation Tax, but not including taxes on income consisting of remuneration paid out of the Central Consolidated Fund.

(*ii*) Sales Tax.

(*iii*) Excise Duties on tea, tobacco and betelnuts.

(*iv*) Export duties."

جو میں نے refer کئے ہیں اور جن کو میں دوبارہ refer کرتا ہوں ۔ یہ سنٹرل روڈ فنڈ ہے جو ۱۹۳۹ء میں بنایا گیا جو سنٹرل ایکسائز کسٹم ڈیوٹی پر لیا جا رہا ہے ۔ سنٹرل ایکسائز کسٹم ڈیوٹی پر ہم نے سرچارج لگایا ہے اس سرچارج پر ہمیں ان سے ۸۵ فیصد لینا ہے لیکن ہم ایکسائز ڈیوٹی betelnut چائے اور تمباکو سے ۶۵ فیصد حصہ حاصل کر رہے ہیں ۔ یعنی جو روڈ فنڈز ہیں وہ میں آپ کے حوالہ کے لئے عرض کرتا ہوں ۔

Twenty years of Pakistan کے صفحہ نمبر ۳۰۹ کو میں refer کرتا ہوں جس میں کہا گیا ہے کہ ہمیں یہ ۸۵ فیصد لینا ہے روڈ فنڈ کا ۔ جناب والا سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی پر other than aviation spirit پر جو ہم نے سر چارج لگایا ہے وہ ہمیں ۸۵ فیصد مرکزی حکومت سے لینا ہے اور اس فنڈ سے ۱۵ فیصد مرکزی حکومت maintain کرے گی تو جناب والا ۔ میں اس رقم کو کہیں نہیں پاتا ۔ اس کا نام سنٹرل روڈ فنڈ ہے ۔ آپ ملاحظہ

فرمائیں کہ سنٹرل روڈ فنڈ کا جو substitute اختیار کیا گیا ہے --- جناب والا - میں عرض کردوں وگرنہ یہ پھر کہیں گے کہ میں irrelevant ہوں - اس پراجیکٹ کا صفحہ نمبر ۱۲ دیکھیں جو کہ روڈز کے متعلق ہے - این ڈبلیو ایف پی کے متعلق روڈز صفحہ ۱۳ پر ہیں اور صفحہ ۱۴ پر بھی سابقہ پنجاب کے متعلق روڈز ہیں اور صفحہ ۱۵ پر کوئٹہ کی روڈز ہیں - تو ہمارے فاضل وزراء حضرات نے ان رقومات کو پورا کرنے کے لئے Toll Act 1917 کا حوالہ دیا ہے - اس کی دفعہ ۲ کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے :-

"The Provincial Government may cause such rates of toll as it thinks fit to be levied upon any roads or bridges."

تو جناب والا - یہ سڑکوں اور پلوں سے متعلق پراجیکٹ تخمینہ جات ہیں جہاں انہوں نے سڑکوں کا حوالہ دیا ہے وہاں انہوں نے ریلوں کی بھی مرمت کرنی ہے - پلوں کی جو construction ہے وہ item 30 ہے اور صفحہ ۱۳ ہے :-

"Construction of over-head bridge over Nala"

اس کے بعد صفحہ ۱۴ پر approaches کے متعلق ہے :-

"Projects for high-level bridges at Shershah over river Chenab between Multan and Muzaffargarh."

اس طرح جناب والا - ان پلوں کی تعمیر کے لئے حکومت نے Toll Tax Act 1851 کا سہارا لیا ہے - یہ سنٹرل ایکٹ تھا جس کو ترمیم کر کے انہوں نے پراونشنل گورنمنٹ کو پاورز دیدی ہیں اور یہ ٹیکس یعنی ٹول ٹیکس اس نوٹیفیکیشن کے ذریعے فرنٹیئر کی سڑکوں پر لگایا گیا ہے جو ۱۸۷۴ء کا نوٹیفیکیشن ہے جس کا اطلاق ہزارہ ، کوہاٹ ، بنوں کے علاقہ جات پر ہے - پھر جناب والا ۱۹۰۱ء میں یہ لگایا گیا یعنی اس کو extend کیا

گیا فرنٹیئر میں اور جب اس کی میعاد ختم ہوئی تو پھر جناب والا ۔ اس کو پنجاب کے علاقہ جات میں ۲۴ مارچ ۱۸۶۴ء کو لگایا گیا اور اب اس کو تمام نئی سڑکوں اور پلوں پر لگایا جا رہا ہے ۔ یہ روڈ فنڈ سے اپنا حصہ حاصل نہیں کریں گے ۔ جناب والا ۔ ٹول ٹیکس کا سہارا لینا میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اور اس کے متعلقہ محکمہ کی غفلت ہے ۔ آخر کاموں کی تکمیل کے لئے فنڈز کی ضرورت ہوتی ہے ۔ میں جناب وزیر مواصلات کی statement کا ایک اقتباس پڑھتا ہوں جو انہوں نے راوی کے پل پر دی تھی :-

"Trucks, buses and similar vehicles will pay Rs. 2/- every time they cross the bridge from either side. Motor cars and jeeps would be charged Re. 1/- while motor rickshaw and scooters or motor cycle will pay 25 paisas for each crossing. However, scooter and motor-rickshaws will have the choice to use the old bridge in case they so wish. The old bridge will be closed to all cars, trucks and buses."

Minister for Communications and Works: Point of order, Sir.

Malik Muhammad Akhtar:

"Private car-owners who have legitimate business in Shahdara will be entitled to buy....."

Mr. Speaker: Order, order.

Minister for Communication and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): Sir, he is referring to the statement made by the Minister for Communications. I don't think that is the statement made by me.

Malik Muhammad Akhtar: It is as reported in the press. These may not by your exact words.

Minister for Communications and Works: Is it a hand-out issued by the Department ?

Malik Muhammad Akhtar:

"The West Pakistan Council of Ministers, in a meeting on Monday, fixed the toll rates for all traffic making use of the new Ravi Bridge and decided that in future toll taxes will be levied on all new bridges."

That is a hand-out of the Government. It is the decision of the Cabinet .

Minister for Communications and Works : That is press reporting. We have issued a statement saying that following are the rates and if any one pays once and buys a ticket that would be valid for twenty-four hours. All that he is quoting is wrong.

Malik Muhammad Akhtar : It is a press report. This is a paper from your library. You have not contradicted it.

Now, Sir, if you see the first page of the project estimates you will find that under the Head—Transport and Communications they have provided 38.23 lakhs for the construction of various bridges; widening of various roads and construction of new bridges in the Province of West Pakistan and what I am alleging is that instead of getting the share of the Province from the Central Government Roads Fund they are imposing toll tax and they are not justified in doing so.

Mr. Speaker : That is not part of this project. That may be the policy of the Government. At this stage the Member can discuss the projects.

Malik Muhammad Akhtar : Alright I cannot discuss the Lahore area. But I again make a statement that they are levying this toll tax in the NWFP and various other parts of the Province where the widening of the roads is to be carried out.

Mr. Speaker : The Member is not relevant.

Malik Muhammad Akhtar : Alright I come to the next point.

مجھے conclude کرنے دیجئے ۔

Mr. Speaker : I cannot allow the Member to conclude any irrelevant point.

ملک محمد اختر ۔ تو جناب صدر ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ سابقہ صوبہ سرحد کی سڑکوں کی چوڑائی اور ریلوں کی تعمیر کے لئے انہوں نے جو رقومات فراہم کی ہیں وہ آپ کو معلوم ہی ہیں اور اسی طرح سابقہ پنجاب میں یہ سڑکوں کی تعمیر کے لئے ۳۸ لاکھ کی رقم جو آئندہ ۵ سال میں صرف ہونی ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمارے

مواصلات کے مسائل حل نہیں ہو سکتے ۔ جناب صدر ۔ اب اس کے بعد واٹر اینڈ پاور کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں ۔ انہوں نے آئٹم نمبر ۱ پر جو تفصیلات دی ہیں وہ دو heads کے تحت دی ہیں ۔ یعنی واٹر اینڈ پاور ۔ سب سے پہلے انہوں نے صفحہ ۱ سروے اور integration کے آئٹم رکھے ہیں ۔ اور اس میں انہوں نے ٹیوب ویل بھی لگانے ہیں ۔ جناب والا یہ سمال اریگیشن سکیمیں ہیں ۔ انہوں نے ۱۶ ٹیوب ویلز مردان اور صوابی کے علاقہ جات میں لگانے ہیں اور ۲۰ ٹیوب ویلز یہ رسالپور کے نزدیک لگانا چاہتے ہیں ۔ اس کے علاوہ اس ٹیوب ویل سکیم کو انہوں نے آگے جا کر سروے کرنا ہے ۔ کم و بیش آئٹم نمبر ۱۰ پر انہوں نے پھر جا کر ٹیوب ویلز لگانے ہیں ۔ نمبر ۴ پر زیادہ اناج اگاؤ کی مہم کا ذکر ہے ۔ اور اسی طرح ٹیوب ویل اریگیشن سکیم riverain ایریا لاڑکانہ ڈسٹرکٹ میں چلانی ہے ۔ تو جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ میں اس ٹیوب ویل سکیم لاڑکانہ کے متعلق عرض کروں میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے Small Irrigation Scheme کے تحت ٹیوب ویلز لگانے کے لئے جو پروویژن کی ہے وہ نہایت ہی قلیل ہے ۔ لاڑکانہ ڈسٹرکٹ میں riverain area scheme اور ٹیوب ویل سے آبپاشی کی مجھے سمجھ نہیں آئی ۔ riverain irrigation سے مراد یہ ہے کہ اگر دریا کسی جگہ اپنا کنارہ توڑ کر پانی کا رخ موڑ لے تو پھر دریا کا کچھ حصہ لینڈ کی صورت اختیار کر جائے . . . . . اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ ایسی زمین جو دریا کے کنارے پر ہے اور اسے پھر وہاں دریا کا پانی بھی میسر ہے تو وہاں پر ٹیوب ویل لگانا میں سمجھتا ہوں کہ یہ sheer waste of money ہے ایسا منصوبہ جس پر اکتیس کروڑ چھیاسی لاکھ روپیہ کا خرچ ہے ۔ میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں ۔ یہ

حکومت کی منصوبہ بندی کا فقدان ہے اور irrigation کے معاملہ میں حکومت کی ignorance قرار دیتا ہوں ۔

جناب صدر ۔ اسکے بعد صفحہ تین پر انہوں نے چودہ لاکھ اسی ہزار کی رقم provide کی ہے ۔ اور اس پر سرخی ہے ۔ "Protection of Jhelum Town from floods during 1959-60." جناب والا ۔ اس منصوبہ کی کل لاگت ۱۴۸۰ لاکھ ہے ۔ ۱۰۰۵ ۱۹۶۸-۶۹ء میں ۲۲۵ ۱۹۶۹-۷۰ء میں انہوں نے بچانا ہے اور یہ منصوبہ ۱۹۷۵ء تک ہے .....

جناب والا ۔ اسکا heading تو clear ہونا چاہئے تھا ۔ آخر یہ layman کے لئے ہے ۔

"Protection of Jhelum Town from floods during 1959-60."

جناب والا ۔ یا تو یہاں پر figure ۱۹۶۹-۷۰ء ہونا چاہیئے یا ان کا مطلب یہ ہے کہ ۱۹۵۹-۶۰ء میں flood آئے تھے تو انہوں نے کوئی سکیم بنائی ہے ۔ یہ بجٹ کی framing ہے ایسی غلطیاں برداشت نہیں کی جا سکتیں اس کے بعد جناب والا ۔ اگلا آئٹم اس صفحہ پر جو میں نے عرض کرنا ہے وہ ہے ۔

"Replacement of existing Bridges by R. C. C. bridges for 70 tons."

جناب اسکے لئے پانچ لاکھ کی پرووِیژن کی گئی ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پرووِیژن "existing girder bridges" کی replacement کے لئے ناکافی ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ستر ٹن کا برج پانچ لاکھ میں نہیں بن سکتا ۔ اب جناب والا ۔ آپ یہ اندازہ فرمائیں آخر بجٹ کو بناتے وقت انہوں نے تمام items کو بغور دیکھا ہے ۔ یہ صفحہ تین پر آئٹم تیس ہے ۔ میں اسے appreciate کرنے سے قاصر ہوں ۔ میں سارے بجٹ میں ان کی

تمام کی تمام غلطیوں کی نشاندھی کر کے اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاھتا تھا اس لئے میں نے انکی نشاندھی نہ کی ۔ آج چونکہ کافی موقع ہے اس لئے میں نے خیال کیا کیوں نہ یہ غلطیاں ان کے گوش گذار کر دوں تا کہ یہ اپنے ان معاملات کو درست کر لیں ۔

اب میں صفحہ چھ پر آتا ھوں ۔ آئٹم نمبر ۵ ہے چھ لاکھ باون ھزار روپے کی رقم رکھی گئی ہے ۔

"Supply of skimmed powdered milk to Karachi Milk Plant"

میں اسے خوش آمدید کہتا ۔ میں انکی تعریف کرتا اگر یہ pure milk کی سپلائی کے لئے فرم پر خرچ کرتے ۔ یہ skimmed milk supply کر کے قوم کی صحت سے کھیل رہے ہیں ۔ یہ ماڈرن رجحانات ۔ یہ تہذیب کے رجحانات صحت کو تباہ کر رہے ہیں ۔ انہیں چاھئے تھا کہ قوم کو pure milk supply کرتے ۔

وزیر خزانہ ۔ pure milk کا دل مریض بنا دیتا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ آج یہ نیا انکشاف ھوا ہے ۔ یہ خود کون سا دودھ پی کے پلے ہیں ۔ skimmed یا pure ۔

وزیر خزانہ ۔ اسی لئے تو میں کمزور ھوں ۔

ملک محمد اختر ۔ میں تو اینگلو انڈین سکیم کی ان باتوں کو پسند نہیں کرتا ۔ اس کے بعد آئٹم گیارہ ہے ۔ United Nations aided establishment of poultry, husbandry research & training اس میں چھتیس لاکھ کی پرووِیژن ہے ۔ کیا یہ گورنمنٹ کا سرکاری ادارہ ہے ۔ اگر یہ سرکاری ادارہ نہیں ہے ۔ یا نیم سرکاری ادارہ نہیں ہے ۔ تو وہ کون سا خوش نصیب ادارہ ہے جسے انہوں نے چھتیس لاکھ کی گرانٹ دینی ہے ۔ اگر گورنمنٹ

خود اس ادارے کو چلا رہی ہے تو پھر مجھے نہایت ہی شدید اختلاف ہے یو ۔ این ۔ او سے اس قسم کی aid کسی شکل میں لینے پر ۔

Minister for Finance : You are a part of the United Nations.

Malik Muhammad Akhtar : That is all U.S.A. The United Nations is controlled by the United States of America.

Mr. Speaker : The Member should not discuss foreign affairs.

ملک محمد اختر ۔ لیکن جناب ہمارا اپنا رہ کیا گیا ہے جو کہ ہم بیرونی معاملات کو discuss نہ کریں ۔ ہم پر حملہ کرواتا ہے تو امریکہ اور پھر قرضہ بھی ہمیں دیتا ہے . . . . .

Mr. Speaker : There is a provision of staff to new hospitals and dispensaries in West Pakistan. You can discuss that.

Malik Muhammad Akhtar : At what page?

Mr. Speaker : The very next item.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اس پر تو کل بڑی بحث ہوئی تھی ۔ مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ آبادی کے بڑھنے کے باوجود آپ "Poultry, husbandry production, research and traning project." کے لئے تو ۳۶ لاکھ کی پرووِیژن رکھتے ہیں اور یہاں پر ۹ لاکھ ۲۹ ہزار کی پرووِیژن ہے ۔ I am grateful to you, Sir, for pointing that out. میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر ۹ لاکھ کی بجائے ۵۰ لاکھ کی پرووِیژن ہوتی تو ہم اسے زیادہ پسند کرتے ۔ "Page 9, Item No. 4, Master Plan Karachi" یہ ۳۳ لاکھ ۵۰ ہزار کی پرووِیژن ہے اور میری اطلاع کے مطابق انہوں نے ضرور اس ماسٹر پلان کے لئے foreign consultants کو engage کیا ہے ۔ اگرچہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کراچی کے لئے کتنی بار ماسٹر پلان بنائیں گے ۔

جناب والا ۔ project estimate کے صفحہ ۱۰ پر ایک نہایت ہی اہم آئٹم ہے اور وہ آئٹم studies and engineering for greater Quetta water

supply scheme. ہے اس کے لئے ۳۷۰۸ لاکھ روپے کی پروویژن ہے - میری اطلاع کے مطابق اس کا ماسٹر پلان بھی بیرونی مشیر ھی بنائیں گے اور اس بارے میں میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ اس میں جو لوکل فرم کے ٹینڈر تھے وہ lowest تھے اس کے باوجود کوئٹہ کا ماسٹر پلان یعنی واٹر سپلائی سکیم کوئٹہ اس میں بیرونی مشیروں کو گران قدر رقومات دی گئی ہیں - اس کے بعد مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آرٹیکل ۴۲ کے تحت پراجیکٹس estimate آئندہ پانچ سالوں کے لئے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ان کی grand total provision ۹۳۷۰ لاکھ روپے ہے میں اس ایک کروڑ کے پراجیکٹ میں کوئی ایسی سکیم نہیں پاتا جس سے ہم کسی قسم کی واپسی کی توقع کر سکیں - ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے لئے ہم نے ۳۸ لاکھ روپے کی پروویژن کی ہے - یہ ایک amenity کے طور پر کر دی ہے یا اس پر ٹول ٹیکس وصول کر لیں گے - اس کے علاوہ انہوں نے ایگریکلچرل - واٹر اینڈ پاورز پر زیادہ رقم خرچ کی ہے اگر آپ دیکھیں تو واٹر کا heading "survey and investigation" ہے - واٹر اینڈ پاورز کے سروے اور investigation نے معمولی سی construction کی ہے - سب سے بڑی رقم ۷۶۰۰ لاکھ اسکے لئے مختص کی ہے بلکہ اس میں سروے اور investigation پر رقومات صرف ہوتی ہیں - خدا ھی اس منصوبہ بندی کا محافظ ہے - اس کے لئے جو قرضہ جات حاصل کئے جاتے ہیں ان قرضہ جات پر سود در سود دینا ہے - ان قرضہ جات کے ساتھ پولیٹیکل strings بھی ہوتی ہیں - اگر اسکا تجزیہ - - - کیا جائے تو تمام رقومات ۹۳۷۰ لاکھ روپیہ ہیں - اس میں بہت کم رقومات ایسی ہیں جن سے کوئی واپسی ہوتی ہے - اس کے بعد چھ سات اور آئٹمز مجھے عرض کرنے ہیں - اب میں Physical Planning and Housing کے متعلق عرض کرتا

ہوں Physical Planning and Housing کے لئے ۷۶ لاکھ روپے کی پرووِیژن کی ہے - ماسٹر پلان کراچی کیلئے ۳۳۰۵۰ لاکھ روپے کی پرووِیژن کی گئی ہے - Aerial Survey and Topographical Maps کے لئے ۲۹ لاکھ کی پرووِیژن کی ہے یہ گورنمنٹ ہمیں فروخت کرنے پر آگئی ہے - وزیر مالیات صاحب آپ صفحہ ۹ کو نکالیں آپ کے یہ دعوے تھے کہ یہ ملک قرضوں سے نجات حاصل کر لے گا - Physical Planning and Housing کے جنہوں نے الفاظ لکھے ہیں یا تو وہ مجھے قائل کرنے سے قاصر ہیں یا میں انگریزی مضمون صحیح نہیں سمجھتا ہوں Physical Planning and Housing میں Aerial Survey and Topographical Maps کے لئے ۲۹۱۳ لاکھ کی پرووِیژن کی ہے یعنی آئندہ پانچ سالوں میں Housing کے نقشہ جات پرادا کریں گے اسی جگہ پر ماسٹر پلان کراچی پر ۳۳۰۵۰ لاکھ روپے رکھے ہیں اس کے بارے میں میں پہلے ہی عرض کرچکا ہوں - اربن ڈویلپمنٹ پلان کوئٹہ کو چھوڑیئے ابھی یہ نقشہ بازی کے مرحلے پر ہے - ۵۲۶۳ لاکھ روپیہ سے آئندہ پانچ سال میں انہوں نے منصوبہ بندی کے اخراجات ادا کرنے ہیں - میں سمجھتا ہوں شاید ان کی حالت ایسی ہے جیسے (میں ان سے معافی مانگتا ہوں) کسی بڑے زمیندار کے لڑکے کی حالت ہو یا کسی شہزادے کی طرح جس کو وراثت میں جائداد ملی ہو اور وہ عیاشی میں اپنی جائیداد اڑا رہا ہو - آپ اندازہ فرمائیں کہ قرضہ جات ابھی ہم نے واپس کرنے ہیں - دراصل یہ ان کا قصور نہیں بلکہ یہ قصور ان لوگوں کا ہے جو اس منصوبہ کو تیار کرتے ہیں یہ ان لوگوں کا قصور ہے جو انٹرنیشنل بنک سے قرض لیکر آتے ہیں اور وہ قرض کے ساتھ کم و بیش ۷۰ یا ۸۰ فیصد رقم واپس لے جانے کے لئے اپنا پروگرام بنالیتے

ہیں ۔ یہ وہ قرضہ جات ہیں جن کی تائید یا تردید کے لئے مجھے آج تک موقع نہیں ملا ۔ آج جب میں اس document کو دیکھتا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف عوام کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے بلکہ انہوں نے ہمارے ملک کو گروی رکھ دیا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ایک شہزادے کی طرح ایک بگڑے ہوئے جاگیرزادے کی طرح ان رقومات کو صرف کر رہے ہیں ۔ یہ مجھے جواب دیں صفحہ ۹ پر ماسٹر پلان کراچی کے لئے ۵۲ لاکھ روپے کی پرووِیژن ہے اور Aerial Survey and Topographical Maps کے لئے ۲۹ لاکھ کی پرووِیژن ہے کیا ہم ان اخراجات کے متحمل ہو سکتے ہیں ؟ آپ ان کی واپسی بتائیں کہ کیسے ہو گی ؟ جناب والا ۔ اس کے بعد ایک اور آئٹم پر آتا ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ ۵۲ لاکھ کہاں سے کہہ دیا ہے یہ تو پانی پی پی کر کوستے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ آپکو نہیں کوستا ہوں ۔ یہ واپڈا کا پانی ہے ۔ جناب والا ۔ اب میں ایک نہایت ہی اہم ڈیمانڈ نمبر ۴۹ پر جو contingency سے متعلق ہے بحث کروں گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ contingency کے متعلق ۱۲ بجے علیحدہ بحث ہوگی ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ قرضہ جات جو ہم نے آئندہ پراجیکٹس کے لئے حاصل کئے ہیں یہ اخراجات جو ہم نے آئندہ چھ سال میں ادا کرنے ہیں ان کی تفصیل نہایت ہی مایوس کن ہے یہ document ان کا منہ چڑا رہا ہے یہ document انکشاف کر رہا ہے کہ تمام کی تمام رقومات جو ہم نے قرضہ جات کی صورت میں وصول کرنی ہیں یہ ایک کروڑ روپیہ کی investment ہے I am sorry ۹۳۰۷۰ لاکھ روپے جو آئندہ

پانچ سال میں خرچ کئے جانے ہیں یعنی یہ ایک کروڑ روپیہ برباد ہو جائے گا ۔ اس میں میٹریل ڈیویلپمنٹ نہیں ہے ۔ ان رقومات کا بیشتر حصہ وہ قرض‌خواہ ممالک واپس لے جائیں گے ۔ جناب والا ۔ ذرا سی اور بات کرنے دیجئے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری ڈیویلپمنٹ کا یہ عالم ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ وہ قرضہ جات ہیں جو ہم نے in cash حاصل کر کے invest کرنے ہیں ۔ foreign aid یا بیرونی قرضہ جات میں سے ہم نے جو construction کے لئے material import کرنا ہے اس کی قیمت ہمیں ۴۰ فیصد زائد ادا کرنی ہوگی ۔ ۔ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ اس قسم کی منصوبہ بندی اور سود در سود اس ملک کو ختم کر کے رکھ دیگا اور اسکے ساتھ جو سیاسی strings ہیں وہ ہمارے ملک کی سالمیت کے لئے تباہ کن ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ نے اپنی تقریر ختم کرلی ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جی ہاں ۔

ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی (پی ۔ ڈبلیو ۔ ۱۵۲ ۔ زون ۔ ۲) ۔ جناب والا ۔ میں بڑی دیر سے کچھ عرض کرنا چاہ رہی تھی کیونکہ میں کافی دیر سے بلاوجہ کی نکتہ چینی یہاں بیٹھی سن رہی تھی ۔ آپ کو معلوم ہے کہ کئی علاقائی سکیمیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کے بارے میں مقامی لوگوں کو زیادہ علم ہوتا ہے اور ان کو ہی اس کے مفاد کا علم ہو سکتا ہے ۔ ابھی ایک معزز رکن یہ فرما رہے تھے کہ ضلع لاڑکانہ میں riverain beds میں ٹیوب ویلوں کے ذریعے پانی کی بہم رسانی کی سکیم فضول ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جنوبی علاقے میں یہ riverain beds وہ ہیں کہ جو بیراجوں کی تعمیر سے پہلے دریا میں جو سیلاب آیا کرتا تھا تو یہ اس کی زد میں آجاتا تھا اور جب سردیوں

میں پانی اتر جاتا تھا تو اس میں گیہوں یا کپاس وغیرہ کاشت کی جاتی تھی ۔ لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ گدوبیراج کی تعمیر کے بعد اور تونسہ بیراج جس پر کہ اب کام ہو رہا ہے ان کی وجہ سے پہلے جو دریا کا پانی نیچے جا کر سمندر میں ضائع ہوجایا کرتا تھا وہ اب وہاں تک نہیں پہنچتا اور اب بیراجوں کے ذریعے پانی اوپر چلا جاتا ہے اور کبھی کبھی تو وہاں پر پوری مقدار میں پانی ہوتا ہی نہیں کہ جو lower barrages ہیں ان کی نہروں میں جا سکے ۔ اس لئے اب تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ جو پہلے riverain beds ہوا کرتے تھے اب بھی ان کو سیلاب کا پانی مہیا ہو اور ان میں کسی قسم کی کاشت کی جا سکے ۔ اسی وجہ سے کافی عرصہ سے ہماری یہ گذارش تھی کہ وہاں پر بھی ٹیوب ویل سکیم کا اجرأ ہو تاکہ وہاں کی جو اتنی اچھی اراضی ہے اور جن کو بیراجوں کا پانی نہیں پہنچ سکتا اور جن تک پانی پہنچانے کا اور کوئی طریقہ ہی نہیں ہے سوائے اس کے کہ یا تو لفٹ اریگیشن کے ذریعے دریا کا پانی اوپر کھینچیں یا پھر یہ کہ وہاں پر ٹیوب ویل نصب کئے جائیں تو یہ بلاوجہ کا اعتراض تھا اس لئے میں ملک اختر صاحب کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ وہ بلاوجہ نکتہ چینی نہ کریں ۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ رقم بھی کم ہے اور اس کے لئے ہمیں مزید رقم کی ضرورت ہے تاکہ اس وقت جو اراضیات وہاں پر فضول پڑی ہوئی ہیں ان کو پانی مل سکے ۔

اس کے علاوہ ایک اور معزز رکن کا یہ اعتراض تھا کہ وہاں پر skimmed milk کیوں سپلائی کیا جاتا ہے تو آپ کو بھی معلوم ہو گا کہ اب زندگی اس قدر پیچیدہ اور پریشانیاں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ جس کی وجہ سے دل کے امراض مثلاً بلڈپریشر، کولسٹرل وغیرہ خون میں

زیادہ ہو گئے ہیں تو اس قسم کے بہت سے امراض ہیں کہ جن کے لئے اس skimmed دودھ کی اشد ضرورت ہے ۔ اس میں اور تو ساری چیزیں موجود ہوتی ہیں لیکن اس میں سے چربی نکال دی جاتی ہے اور پھر اس چربی کو بھی محفوظ کر لیا جاتا ہے جو کہ لوگوں کے کام آتی ہے تو جن لوگوں کو چربی سے مبرا دودھ کی ضرورت ہوتی ہے ان کو یہ دودھ دیا جاتا ہے ۔ آج کل ڈاکٹروں کا یہ خیال ہے کہ یہ ہلکا اور زود ہضم ہونے کی وجہ سے بچوں کے لئے بھی بیحد مفید ہے ۔ اس لئے اس پلانٹ کا لگایا جانا بیحد ضروری ہے ۔

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): Sir, during the course of discussion, Khawaja Muhammad Safdar raised two points concerning my department. Firstly, he mentioned that in this project list at page 19, item No. 113, construction of link road from Muzaffargarh to Jalpana, as it has been shown, falls into the area of Co-operative Sugar Mill. Rahwali. What he expressed is, that to his knowledge this road does not exist in the district of Gujranwala. Sir, if you refer to the A.D.P. page 200, in which the same project has been mentioned; specifically the districts have also been mentioned and according to this, this project belongs to Muzaffargarh and Sargodha—Mianwali District.

Mr. Speaker: Even in that ADP, heading is 'Co-operative Sugar Mill, Rahwali' but the district is shown as Mianwali and Sargodha.

Minister for Communications and Works: Exactly Sir. Now Sir, the point is how this scheme is being financed. Sir, as you will please observe, in the ADP it is an unapproved scheme. All the schemes are referred to the Divisional Committees where representatives of the growers and local administration discuss and sort out and approve the schemes. Regarding the approval of this scheme, that will be had from the Divisional Committee concerned as they will be able to determine whether it should be financed or not. If not, it will be turned down otherwise implemented. Actually this road belongs to that area.

Mr. Speaker: Are not these schemes included in the ADP, after they are cleared by the Zonal Committees?

Minister for Communications and Works: No Sir. Most of the schemes which are being financed from the Sugar-Cane Cess, they are unapproved,

because lately we took a decision to include them in the A.D.P. and therefore, they are to be pursued hereafter. We have referred them to the respective Committees for approval. So this information I wanted to extend to the House and to the Leader of the Opposition.

Khawaja Muhammad Safdar : My position is correct.

Minister for Communications and Works : No, it is not in Gujranwala District and we have mentioned it in the A.D.P. and it is clear.

Mr. Speaker : Is the road from Muzaffargarh to Jalpana ?

Minister for Communications and Works : That is the name of the road and we have mentioned it in the ADP., so far as the name is concerned, otherwise it will take off from the Muzaffargarh road ; that is near in that area.

Mr. Speaker : And will go to Jalpana ?

Minister for Communications and Works : Yes Sir.

Mr. Speaker : Or Jalalpur ?

Minister for Communications and Works : Jalpana, I think.

Mr. Speaker : But here it is from Muzaffargarh to Jalalpur ?

Minister for Communications and Works : Sir, that must be some different scheme because there were 2 schemes.

Mr. Speaker : It is written that the actual name of the work is Construction of Link Road from Muzaffargarh-Mianwali Road to Jalalpur.

Minister for Communications and Works : May be Sir. That may be another project coming up but I can assure you so far as this project is concerned, it will be referred to the Committee.

Mr. Speaker : Would this be a project from Muzaffargarh to Jalpana, are you sure ?

Minister for Communications and Works : Yes Sir, this must be a definite scheme which you have referred to.

Mr. Speaker : No, this is the information which was passed on to me. In the ADP, it is Jalpana alright, but even there it may be incorrect.

Minister for Communications and Works : We will look after that what we have provided in the ADP that should be done.

Mr. Speaker : But everything which has to be looked after, should be looked after before budget is passed ; it is to be presented to the Assembly.

Minister for Communications and Works : Sir, actually these are unapproved schemes. We have provided them in the Budget. But subsequently approval to these formalities has to be given. Naturally, they will go to the Committee and then they will go up to the Provincial level. They have to be processed.

Mr. Speaker : But after this project statement is approved would you be able to convert this amount to another project ?

Minister for Communications and Works : No Sir. We have no intention of conversion actually but the point is that there are subsequent formalities. In the ADP, you will find many schemes which are not approved. They are to be processed through a normal course and they are to be approved by the appropriate authorities. Then they are approved and then only the Finance Department will release the funds.

Mr. Speaker : But in this project statement it is mentioned at No. 113 in the Adamji Sugar Mills at Darya Khan whereas it should have been item 95 if it was a scheme of the Kohinoor Sugar Mills. The schemes which are to be financed by the Kohinoor Sugar Mills are upto Item No. 94 and if it is a scheme for the Kohinoor Sugar Mills it should have been Item 95 and not 113 as shown in the Adamji Zone area.

Minister for Communications and Works : This is what I have submitted that these schemes should be referred to the Divisional Committees and they will sort it out amongst themselves because there is a feeling that sometimes sugar does come from far off and then they have to fix priorities whether.....

Mr. Speaker : This is a question of preparation of this document and probably the Minister is not concerned with that.

Minister for Communications and Works : I am not concerned with that but it has been given to us. We have passed it on to the Finance Department and they have incorporated it in the ADP. But the fear which Khawaja Sahib.....

Khawaja Muhammad Safdar : Will this be spent on this road ?

Minister for Communications and Works : It will be spent on this road.

Mr. Speaker : If this is a road ?

Minister for Communications and Works : That is a road.

Mr. Speaker : Muzaffargarh to Jalpana.

Minister for Communications and Works : Exactly Sir. The name given to this scheme is Muzaffargarh to Jalpana.

Mr. Speaker : In this information it is Muzaffargarh to Jalalpur, and that is understandable and where it is written Muzaffargarh to Jalpana my observations are that it is not correct. As it has been misprinted here, now I think you are taking a stand that it is Muzaffargarh to Jalpana.

Minister for Communications and Works : Sir, it is mentioned "construction of link road from Muzaffagarh to Jalpana". It is not necessary that it should take off from Muzaffargarh Sir.

Mr. Speaker : That is alright. But Jalpana is incorrect. It should be Jalalpur instead of Jalpana. (*interruptions*)

I don't know. But he has written in this information which has been passed on to me.

Minister for Communications and Works : What I have been told actually and it also occurs in the project statement it is Jalpana.

Mr. Speaker : In the ADP it is Jalpana.

Minister for Communications and Works : Actually it is Jalpana. It is mentioned here.

Regarding point No : 2, raised by Khawaja Muhammad Safdar to provide sufficient funds so that the over-head bridge at Gujranwala is completed, his fear was that as it has been provided in this project list the share of Communications and Works Department is staggered to 73 and he further mentioned that the Railway Department may come thereafter and the project may go upto 76. For the information of this House I must say that we have every intention of completing this project within the shortest possible time.

Khawaja Muhammad Safdar : What is that period?

Minister for Communications and Works : That period will depend on the Project because the Speaker knows it very well, he has also taken personal interest in that project, we have processed, we have given top priority to this project, we have provided money in the Budget for a preliminary survey and so on. We will see if we can spend the money because I have been assured by the Finance Minister that if we can spend the money he will release the funds to us.

Mr. Speaker : May I know from the Finance Minister if it is correct position.

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Yes Sir, if the situation arises that we have to spend more money than what is authorised we would not hesitate spending the money from the.....

Mr. Speaker: Rest assured he will be needing more than fifty thousand.

Minister for Communications and Works: As the scheme stands today it is forty-nine point something. If it is to be revised later on then we will see what amount we require.

Minister for Finance: Even if the need exceeds the limit of forty-nine thousand I assure you that.....

Mr. Speaker: What about forty-nine lakhs? Upto forty-nine lakhs?

Minister for Finance: If the arrangements are such that more money is needed than what has been prescribed for this particular year we will provide that money.

Mr. Speaker: More money would be required for the next year. (*laughter*).

Khawaja Muhammad Safdar: Certainly. (*interruptions*).

Mr. Speaker: For the satisfaction of Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar: I am grateful to you, Sir.

Minister for Communications and Works: Khawaja Sahib we will do our best. It is not only the Communications & Works Department but we have to ask the Railway people also so that they should sit together and design this entire project and start construction on it because, you know, so far as the Railway side is concerned we have not been able to make a provision. I can assure you that the moment we start on the project the Railway will also come forward to pay its cost even if it does not provide now. We will be able to do that.

Sir, as mentioned by the Finance Minister, they are very cooperative with us and I hope Khawaja Muhammad Safdar will be satisfied that this project will definitely get priority.

Mr. Speaker: But how much would it be possible to spend next year. The Minister has not replied to my question.

Minister for Communications and Works: Sir, this question I would have replied.....

مسٹر حمزہ - جناب والا - وزیر تعمیرات، وزیر ریلوے نے بھی اور جناب وزیر مالیات نے بھی ہمیں یقین دھانی کرا دی ہے میرے

خیال میں اس کے پیش نظر اب ان کا پل بن جائیگا آپ کو یقینی طور پر اس بات کا علم ہوگا ۔ کہ اس محکمہ کا ہاضمہ بہت مضبوط ہے ۔ آپ جتنی بھی رقم دے دیں اگر وہ صرف نہیں ہو گی تو کم از کم ہضم ضرور ہو جائیگی ۔

Minister for Communications and Works: Sir actually this is an unapproved scheme. If you see it in the ADP we have to process through this scheme and see if the appropriate authority gives its approval. After that we will be able to start construction. It may take a few months to complete the formalities to get the scheme approved. The day the scheme is approved we will be requesting the Finance Department to allocate more funds and as mentioned by the Finance Minister, I am sure he will come forward to finance whatever amount is required by me.

Sir, during the discussion Malik Muhammad Akhtar had raised a very important issue. He said, thirty eight lakhs have been provided for the strengthening and improvement of the roads for the next five years and this amount is very small, how are we going to look after the projects, so on and so forth. Actually, Sir, this amount which we have provided relates to these schemes specifically mentioned here. There is much more amount provided during the last two years and hereafter will also be provided. We are only looking after the schemes which have been provided in this list and for that we will be able to give thirty-eight lakhs during the next five years. This should not frighten Malik Sahib that we are not giving priority. If you see, Sir, for the last so many years particularly the last ten years we have done our best to see that the condition of the roads improves and we are giving much more priority to it in the coming years. I hope you will be able to see better roads in the coming years. Thank you very much, Sir.

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani): Sir as a matter of fact the observations made by the Members sitting on the other side relating to the Department of Water and Power Development will be dealt with at length by the Minister for Water and Power Development. In the meantime I would like to refer to the point raised by Malik Muhammad Akhtar.

Most of the points that he has raised have been ably met by my learned friend, the Minister for Communications, and Dr. Mrs. Ashraf

Abbasi one point which requires reply and a befitting reply is the one which he raised regarding the share of the Provincial Government from the Central Roads Fund. Now Sir, with regard to that I submit that he is confusing this Fund with our independent sources of income. This Fund has nothing to do with our independent sources of income. This Fund is given to us by the Central Government against the special roads that are being nominated by the Central Government for construction. Now, Sir, special roads have to be constructed in view of the defence requirements and my friend has confused that Fund with that of the independent sources of income of the Provincial Government. I think that this short and sweet reply on my part will satisfy the learned Member.

Now Sir, referring in the meantime, till the time the Minister comes I would like to deal with what has been said by my learned friend, Mr. Hamza. Sir, let me assure him with all the emphasis at my command that this has never been the policy of the Government to ignore a particular area for the reason that a representative from that area is not with the Government party. Sir, whether the representative from Lyallpur is sitting on the treasury benches or on the Opposition benches, it is absolutely irrelevant for the Government.

Mr. Hamza: Point of personal explanation Sir.

Mr. Speaker: The Member may please take his seat. He cannot give personal explanation during the speech of the Minister.

Minister for Finance: We are wedded and wedded firmly to the objective of serving the people of the whole province irrespective of their political affiliations. Sir, it is true that SCARP No. 5 has been dropped.

Mr. Hamza: SCARP has been scrapped.

Minister for Finance: SCARP has been scrapped, I think that is a better way to put it. Now, Sir, that was dropped for the simple reason that the World Bank authorities did not favour it and did not approve it for the reason that it was primarily an area relating to private sector. But, Sir, my learned friend now will give details that steps and measures are being taken to combat successfully the menace of salinity and waterlogging in the area. We are conscious of the fact that Lyallpur is a very important district. This is the one district, which has the largest number of modern farmers. In the past it has been solely responsible for producing wheat and other commodities in large quantities, and thus this district was instrumental in coming to the rescue of the deficit districts in the past. But, Sir, to say that we will sleep over the matter and to say that the menace is so alarming that if no step is taken immediately, it will cause irreparable loss, is far from the truth. Government is

seized of this; the Government is aware of the sentiments of the people of this menace. I assure him through you Sir, that no efforts will be spared to see that this menace is brought under effective control, and to provide effective relief to the people of that area.

Sir, with these observations I conclude my speech.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں point of personal explanation پیش کرنا چاہتا ہوں - وزیر مالیات کو غلط فہمی ہوئی ہے - میں نے اپنی معروضات میں کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ SCARP-5 میں جو علاقہ ہے اس پر جو عمل درآمد ہونا تھا نہیں ہوا - اس میں میرا حلقہ انتخاب شامل نہیں ہے - اس کے باوجود میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ حقیقت ہے کہ SCARP-5 کا کام اپنی نوعیت کے لحاظ سے اشد ضروری ہے - اس علاقہ کے جو معزز ارکان اس اسمبلی میں ہیں یا نیشنل اسمبلی میں ہیں وہ سب گورنمنٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ان ممبران کو کسی نہ کسی طریقہ سے کارخانہ لگانے کے لائسنس اور کسی کو روٹ پرمٹ دئے گئے ہیں - آپ مجھے روٹ پرمٹ وغیرہ نہ دیں لیکن اس کی بجائے SCARP-5 کے لئے رقومات مختص کردیں -

Mr. Speaker : No comments about Members.

وزیر خزانہ - اگر آپ کا روٹ پرمٹ کا حق بنے گا تو آپ کو ضرور دیا جائے گا -

Mr. Speaker : Minister for Irrigation and Power now.

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) - جناب سپیکر - قطع نظر اس کے کہ یہ فرد واحد کا علاقہ ہے یا حمزہ صاحب کا ہے یا کسی کا ہے معزز ایوان کو اس بات کا علم ہے کہ یہ salinity کا مسئلہ ایک بڑا عظیم مسئلہ ہے - جو اس ملک کو درپیش ہے اسکے خلاف جنگ کیلئے صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت اپنے پورے resources صرف کررہی ہے اور ہر علاقہ میں بلاامتیاز اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے - چونکہ مغربی پاکستان زرعی

ملک ہے اس لئے اس مہم کے خلاف اگر خاطر خواہ انتظام نہ ہو گا تو میں سمجھتا ہوں اس سے زراعت کار لوگوں کو سخت مضرت اور نقصان پہنچے گا ۔ اس کے پیش نظر ہم مختلف علاقوں میں salinity اور water logging کے خلاف کام کر رہے ہیں ۔ جہاں تک SCARP-5 کا تعلق ہے محترم وزیر خزانہ نے اس پر روشنی ڈالی ہے ۔ یہ صحیح ہے کہ چونکہ ایسے بڑے وسیع منصوبہ جات کو loans سے finance کیا جاتا ہے ۔ اپنے وسائل سے نہیں کیا جاتا تو اس کے لئے جس شخص نے finance کرنا ہوتا ہے اس کو بھی convince ہونا ہوتا ہے یا اس کو convince کرنا پڑتا ہے کہ واقعی یہ economic project ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ہم SCARP-5 کی بات کر رہے ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جی ہاں ۔ I stand corrected اس کے متعلق خاص controversary ہے ۔ بہر حال ہم نے اس وقت تک اس کے کچھ حصہ پر operation کے لئے World Bank کو سنوا لیا ہے ۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اس علاقہ میں ہم finance کرنے کو تیار ہیں آپ یہاں کام کریں اور جو دوسرا علاقہ ہے اس میں یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں یہ بات ہے وہ ہے وغیرہ وغیرہ ۔ بہر حال کچھ حصہ پر کام کرنا شروع کر دیا ہے ۔ مزید کوشش جاری ہے تاکہ ہم finance حاصل کر لیں ۔ اس کو چھوڑ نہیں دیا گیا اور کام بھی جاری ہے ۔ انشاءاللہ اس کی تکمیل بھی ضرور ہو گی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کتنی رقم مخصوص کی گئی ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ وہ تو Books میں ہے ۔ جہاں تک SCARP-6 کا تعلق ہے ۔ وہ لوگ بھی پاکستان کے رہنے والے ہیں انکا بھی یہ

حق ہے اگرچہ SCARP-5 کی feasibility دس سال پہلے شروع ہوئی تھی اور دس سال بعد اس کی طرف توجہ دی گئی ہے ۔ بہرحال کچھ کام شروع کیا گیا ہے اب کچھ عرصہ سے World Bank کو یہ معاملہ پیش کیا گیا ہے اور پوری شدت کے ساتھ plead کیا گیا ہے کہ ہمیں finance ملے اور کام کیا جائے ۔ جہاں تک نیت کا تعلق ہے یا عزم یا ارادے کا تعلق ہے حکومت نے یہاں پر کوئی کمی محسوس نہیں کی البتہ یہ ہے کہ اس کے لئے جو Financing Authority ہے وہ پورے SCARP کو finance کرنے کو تیار نہیں ۔ کچھ مشکلات ہیں اور کچھ اختلافات ہیں اس کے لئے ہم plead کر رہے ہیں ۔ SCARP-5 کو ہم نے چھوڑا نہیں ۔ انشاءاللہ اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے ۔ ہماری کوشش جاری ہے in the meantime آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ روہڑی نارتھ میں جو کام شروع کیا ہے یا تقریباً کر چکے ہیں وہ بھی ختم کر دیا جائے جب تک سکارپ ۵ کا جھگڑا ہے ۔ یہ استدلال صحیح نہیں ۔ ملک میں اور صوبہ میں جہاں جہاں funds نہیں یا جہاں جہاں کوئی contribution نہیں یا جہاں جہاں کچھ funds مل سکتے ہیں ۔ سب کا برابر کا حق ہے ۔ جس case میں کوئی مشکل نہیں finance موجود ہے ۔ ضرورت برابر کی ہے کوئی اور دقت یا مشکل نہیں تو میں سمجھتا ہوں ان پر کام شروع کر دینا چاہئے جہاں ہمیں کچھ مشکل درپیش ہے وہاں ہم نے ان کے ساتھ plead کر کے کچھ حصہ میں کام کرنے کے لئے منوا لیا ہے ۔ کام شروع ہے اور اب جاری رہے گا جہاں تک دوسرے حصہ کو cover کرنے کا تعلق ہے اس کے لئے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ہمیں مزید finance مل جائے تاکہ ہم اپنے ارادے کے مطابق سارے SCARP-5 کو مکمل کریں تو جس حصہ میں ہم کام کر رہے ہیں اس میں ان

وجوہات کی بنا پر کچھ کمی بیشی ہوتی رہے گی ۔ اس کے financiers تیار نہیں اور یہ منصوبہ جات National Economic Council سے approve ہوتے ہیں ان کے علم میں ہے کہ اس میں کیا مشکلات ہیں ۔ مختصراً میں پھر خواجہ صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا ۔ حمزہ صاحب تو شاید convince نہ ہوں اس کے متعلق financiers نے رقم دینے سے انکار کر دیا ہے ۔ حمزہ صاحب کے پاس اس کا کیا جواب ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں عرض کروں کہ محترم وزیر مال صاحب نے کہا ہے کہ SCARP-5 کو scrap کر دیا گیا ہے اس کو drop کر دیا گیا ہے ۔ یہ ان کے الفاظ ہیں اور مخدوم صاحب یہ فرماتے ہیں کہ SCARP-5 کا کچھ حصہ ورلڈ بینک نے approve کر دیا ہے اور اس پر کام جاری ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ درست فرماتے ہیں یا وہ درست فرما رہے ہیں اور اگر مخدوم صاحب درست فرماتے ہیں تو جس حصہ پر کام جاری ہے وہ کون سا حصہ ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ہم کام جاری کریں گے ورلڈ بینک اس کے کچھ حصہ پر کام جاری کرنے کے لئے رضامند ہو گیا ہے اور ان سے negotiations کر کے کام جاری ہوگا ۔ ہم نے اس چیز کو اپنے ذہن سے خارج نہیں کیا ہے اور نیشنل اکنامک کونسل پاکستان گورنمنٹ نے ورلڈ بینک کو agree کرا لیا ہے کہ اس کے کچھ حصہ پر کام شروع کرنے کے لئے روپیہ دیا جائے ان سے negotiations ہوں گی روپیہ حاصل کیا جائے گا اور کام کیا جائے گا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم نے اس کو اپنے ذہن سے خارج نہیں کیا ہے اس کے لئے کچھ مشکلات ہیں مگر انشاءاللہ we will be in a position to

باقی tide over these difficulties and we will implement this SCARP-5 SCARP-6 جس پر کوئی controversy نہیں ہے تو اس کو ہم روک نہیں سکتے ۔ محترم خواجہ صاحب نے ایم ۔ آر ۔ لنک کے متعلق جو فرمایا ہے تو اس کے متعلق انکو علم ہے کہ جہاں تک flow irrigation یا gravitation velocity کا تعلق ہے اس کا رخ نہر کے "down stream" ہے چونکہ canal will have to go up stream تو وہ اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ نہر سے نہیں ہو سکتا اب دوسرا ہمارے پاس alternative یہی ہے کہ اس علاقہ کو ٹیوب ویل سکیم میں preference دی جائے اور اس بارڈر پر ہم نے preference دیا ہے جہاں تک ان کے علاقہ سیالکوٹ کا تعلق ہے ان کو علم ہے کہ وہاں ہم نے سروے کیا ہے test boring بھی کی ہے تا کہ وہاں ٹیوب ویل لگائے جائیں اور جہاں تک ان کے results کا تعلق ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ findings یہ ہیں کہ اس میں clay particles زیادہ ہیں اور sand particles کم ہیں جس کی وجہ سے پانی dilute ہو کر اور فلٹر ہو کر آسکے ایسی صورت میں feasibility رپورٹ اور findings حوصلہ افزا نہیں ہیں تو ان مشکلات کے پیش نظر میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اس کو ہم نے give up نہیں کیا ہے اور ہماری efforts جاری ہیں اور اگر ۱۰۰ فیصد نہ ہو سکا تو جہاں جہاں اور جس جس مقام پر clay less ہو اور sand clay particles زیادہ ہوں یعنی پانی آنے کا امکان ہو تو وہاں ہمارے سرویز جاری ہیں اور ہماری test boring بھی جاری ہے اور جاری رہے گی اور ہم کوشش کریں گے کہ وہاں سے اگر پورا نہیں تو جتنا ہو سکے پانی نکال لیں جو وہاں کی ضروریات کے لئے مکتفی ہو جائے ۔ خواجہ صاحب نے قادر آباد کے متعلق جو فرمایا ہے اس کے متعلق بھی عرض کرتا ہوں جہاں تک اس مہم کا تعلق ہے اس کے متعلق ہر انسان کو احساس ہے

اور احساس ہونا چاہئے اور یہ کہ ہر شخص کو احساس ہے اس میں کسی کو انکار نہیں ہے مگر اب سوال یہ ہے کہ ایسے حالات ہر جگہ رونما ہو رہے ہیں جہاں جہاں barrages کا pressure ہے اور جہاں جہاں barrages بنائے جا رہے ہیں کئی جگہوں پر ایسا ہو رہا ہے تو اس question کو ہم نے ورلڈ بینک کے ساتھ raise کیا تھا کہ barrages کی وجہ سے سیم و تھور ہو رہی ہے تو انہوں نے کہا کہ اس کا ہر شخص کو پتہ ہے آپ کو بھی پتہ ہونا چاہئے اور آپ نے جو barrages اپنے اکاؤنٹ پر بنائے ہیں وہاں بھی یہ ہو رہا ہے تو ان چیزوں کو we treated as your normal problems (*interruptions*)

حمزہ صاحب یہ فرمائیے کہ یہ ہم قرضہ لیکر کام کر رہے ہیں آپ کو اپنی اقتصادی حالت کو بھی دیکھنا ہے اور آخر آپ کو قرضہ بھی ادا کرنا ہوگا وہ تو اس طریقہ سے باتیں کرتے ہیں کہ جیسے روپیہ آسمان سے اتر رہا ہے اور سب کام ہو جائے گا۔ انہوں نے ہم سے کہا کہ یہ Indus Basin والا جو مسئلہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ہے اس سے ہم اس issue کو link کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ یہ تو problem آپ کے ملک میں ہے اور یہ ہو گی تو بہر حال ہماری کافی گفتگو کے بعد انہوں نے کہا کہ ہم اس کو آپ کی ایک جنرل problem سمجھتے ہیں جیسا کہ دوسرے barrages پر بھی ہوئی ہے اس کا یہ immediate result نہیں ہے اور ہم اس کو آئی۔ڈی۔بی۔ بینک میں شامل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ یہ جتنا کام ہے اسے آپ کو اپنے reserve سے کرنا ہو گا ۔ بہر حال ہم نے جتنی efforts ہو سکتی تھیں وہ انٹرنیشنل ٹریبونل کے سامنے کیں اور ان سے plead کیا مگر

اس کے باوجود انہوں نے اس problem کی نوعیت کو قبول نہیں کیا اور اب ہمیں اسے اپنے reserve sources سے کرنا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم صاحب قطع کلامی معاف ۔ آپ کے تشریف لانے سے پہلے یہ سوال بھی اٹھایا گیا تھا اور لوگوں کا یہ تاثر تھا ہو سکتا ہے کہ feasibility رپورٹ اورآپ کے محکمہ کی تحقیقات otherwise ہو کہ سکارپ ۴ میں کچھ ایسے علاقے بھی ہیں جن کو اس سکارپ ۴ میں شامل نہ کیا جائے اور وہاں ٹیوب ویل نہ لگائے جائیں جہاں ٹیوب ویلوں میں پانی میٹھا ہے مثلاً ڈسکہ تحصیل ہے ،گوجرانوالہ تحصیل ہے اور حافظ آباد ہے ان کو سکارپ ۴ میں شامل نہ کیا جائے اور دوسرے علاقے جو سکارپ ۵ میں ہیں ان کو finance کیا جائے۔ یہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ آیا یہ ممکن ہو گا یا نہیں ہو گا بہر حال میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ جہاں ضرورت نہیں ہے وہاں یہ نہ کیا جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ یہ سائنٹیفک امور ہیں لیکن بعض جگہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سکارپ نہ لگائے جائیں اور اس کے لئے وہ لڑتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ لوگوں کا تاثر ہے کہ ان پر یہ thrust کیا جا رہا ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ یہ سائنٹیفک باتیں ہیں لوگوں کو اس کے متعلق علم نہیں ہے اور وہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے لیکن دو تین سال میں یہاں بھی یہ تاثرات رونما ہو سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہر حال آپ اس کو examine کر لیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - ہم اس کو مزید investigate کر لیں گے کیونکہ water-logging تو ہر جگہ ہے - بہاولپور میں ہے پنجاب میں ہو گئی ہے اور میرے بہت سے دوستوں نے کہا ہے کہ پشاور میں بھی ہو گئی ہے - ٹھیک ہے یہ overall problem کی وجہ سے ہے اور یہ overall problem ہے - گدو Barrage اتنا بڑا پروجیکٹ ہے اس میں بھی پچھلے سال یہ ہو گیا ہے اور یہ بہترین پروجیکٹ تصور کیا جاتا ہے - یہ زیر زمین پانی کا problem ہے - تو اس کا احساس تو ہے اور ہونا چاہئے اور احساس ہو گا - جیسا کہ دوسرے علاقہ جات کا احساس ہے - ویسا ہی قادر آباد کا بھی احساس ہے - اگر آپ صوبے کی overall problem سے اس کو link کر کے دیکھیں تو یہ بات لائق تشویش ہے تو میں عرض کروں گا کہ ہم اس problem کو ختم کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور اپنے بہترین resources استعمال کر رہے ہیں - لیکن ابھی تک ہم finances کی stringency کے پیش نظر پروویژن نہیں کر سکے اور بہت سے ایسے علاقہ جات ہیں جن کے لئے ہم پروویژن نہیں کر سکے ہیں اور بہت سے مقامات ہیں جن کے لئے ہم پروویژن نہیں کر سکے اور یہ ہماری مجبوریاں ہیں جن کے باعث ہم پرویژن نہیں کر سکے ہیں - مگر آپ کی اطلاع کے لئے میں عرض کروں گا کہ واپڈا سے کہا گیا ہے اور وہ اس کا سروے کر رہے ہیں اور اس کے لئے کوئی سکیم تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - اگر یہ ہو گیا تو کسی smaller ٹائپ کی سکیم کے ذریعہ immediate relief ہو جائیگی اور جیسا کہ فائننس already stringent ہیں اگر اس میں کوئی امکان ہو سکا تو کوئی چھوٹی قسم کی سکیم ہم تیار کر کے اس کو فائننس کرنے کی کوشش کریں گے -

مسٹر سپیکر - میرے خیال میں یہ علاقہ سکارپ نمبر ۴ میں آتا ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - شائد ایسا ہی ہو -

مسٹر سپیکر - ہاں وہ سکارپ ۴ میں آتا ہے اور اس کے لئے اس بجٹ میں پرووِیژن بھی ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - محترم جناب اختر صاحب نے سمال ایریگیشن سکیم کے متعلق فرمایا تھا - یہ صحیح ہے کہ سمال ایریگیشن سکیم کے اوپر ملک کی مجموعی ضروریات کے تحت جیسا کہ cuts لگائے گئے ہیں تو اس کی وجہ سے اس میں زیادہ پرووِیژن نہیں ہو سکا جتنا کہ وہ چاہتے ہیں یا ہونا چاہئے - جہاں تک دریائی علاقوں میں ٹیوب ویل نہ لگانے کا تعلق ہے کہ روپیہ کا ضیاع ہو گا - ملک صاحب نے کچھ اس قسم کے خیالات کا اظہار فرمایا تھا - یہ ان کی چوتھی بات تھی لیکن میں ان کی خدمت میں اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ انڈس بیسن پراجیکٹ یا replacement system کی implementation کے لئے یہ اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ ان علاقہ جات میں ٹیوب ویلوں کو لگایا جائے - جناب والا - اس کی وجہ یہ ہے کہ جو دریائی علاقہ جات ہیں یہ ہمیشہ river spills سے feed ہوتے تھے - اور اختر صاحب کو اس امر کا علم ہو گا کہ replacement scheme میں یہ ہے کہ ہم نے کوشش کی ہے کہ جتنا دریا میں فاضل پانی ہو ہم اس کو سٹور کر لیں - پھر ہم چشمہ ڈیم بنا رہے ہیں اور اس کے علاوہ ڈیم بھی بنائیں گے تو ہمارا خیال یہ ہے کہ ہم ان دریاؤں کے پانی کو جس قدر ہو سکے سٹور کر لیں تا کہ وہ ہماری ضروریات کا کفیل ہو سکے - آج سے ۱۰۰/۵۰۰ سال پہلے جس قسم کے

spills ہوا کرتے تھے وہ آج کل نہیں ہیں ۔ اگر ان کا چانس ۱۰۰ فیصد مسدود نہیں ہوا تو میں یہ کہوں گا کہ وہ بہت حد تک محدود ہو چکے ہیں ۔ تو میں ملک صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ thinking یہ ہے : —

These areas due to the implementation of this replacement system would not be in a position to be the recipient of sufficient spills. Therefore, it is most imperative and inevitable that such areas may be provided with alternative sources of irrigation and that should only, at the moment, be the tubewell irrigation scheme.

تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ سکیم اور بھی زیادہ اہم ہوگی ان علاقہ جات کے لئے ۔ تو ان معروضات کے ساتھ جناب والا میں معزز ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I will now put the question. The question is :

That the House do approve the expenditure specified in the Statement under Article 42, read with Article 89 of the Constitution in respect of Projects for future years.

The motion was carried

DISCUSSION OF THE CONTINGENCY ITEM

Mr. Speaker : Next item is discussion of the Contingency Item and voting on motions for reduction relating thereto. There are four Cut Motions and all these are out of order. Yes Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ۶) - جناب سپیکر ۔ جتنی رقم آرٹیکل ۴۵ کے سب آرٹیکل ۳ کے تحت اس مد پر صرف کرنے کے لئے رکھی گئی ہے اس کے بارے میں اسوقت کہا جا سکے گا جب ان رقومات کو آئندہ سال استعمال کر لیا گیا ہو گا ۔ جہاں تک کہ ان مدات پر یا ان مقاصد کے لئے جن پر یہ رقومات سال رواں میں خرچ کی گئیں ہیں اس میں اگرآپ صفحہ ۹ کو ملاحظہ فرمائیں تو ۷۰ ہزار روپیہ کی رقم وزراء صاحبان کی صوابدید پر چھوڑ

دی گئی ہے اور جہاں وہ پسند کریں گے خرچ کریں گے ۔ جناب سپیکر۔ اس طرح ایک معزز منسٹر کے بناؤ سنگار کے لئے ۱۵۰۰ روپیہ کی رقم خرچ مختص کی گئی ہے اس کے ساتھ ھی ساتھ سٹاف کاروں کی مرمت اور ان کے لئے پٹرول اور لوبریکیشن وغیرہ کے لئے ایک لاکھ ۷۴ ھزار ۴۰ روپیہ کی رقم خرچ ھو گئی ہے ۔

(*At this stage Mr. Senior Deputy Speaker, Syed Yusaf Ali Shah, occupied the Chair*).

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani). Sir, if I am not mistaken my learned friend is referring to page 9 of the supplementary budget statement for the year 1967-68, and Nos. 3 and 4 items have been, I suppose, passed. The Member is referring to them as if they are before the House whereas they are not. I will, therefore, request that the Member should be asked to be relevant.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں اتنا عرض کروں گا کہ ڈسکس واقعی نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کا حوالہ دیا جا سکتا ہے کہ یہ ۱۱ کروڑ جو اب ھمیں دے رھے ہیں اس قسم کی رقم غالباً پچھلے سال ۱۳ کروڑ کی رقم کو انہوں نے کس طرح صرف کیا یعنی یہ جو جو صرف کر رھے ہیں اس کا صرف حوالہ دے سکتے ہیں ۔

Minister for Finance : I agree but under the garb of 'hawala', we are discussing it. This is my point.

حوالہ اگر دینا ہے تو پھر کوئی بات نہیں مگر اس کی آڑ میں اگر طویل بات کا آغاز کرنا ہے تو پھر اور بات ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ عرض یہ ہے کہ ھمیں مستقبل کے بارے میں پتہ نہیں لیکن ان کے ماضی سے ان کے حال کا پتہ چلے گا میں عرض یہ کر رھا تھا کہ بعض اوقات جب محکمہ کی مشکلات حکومت کے سامنے پیش کی جاتی ہیں ان کے مسائل کا ذکر کیا جاتا ہے اور لوگوں کی حالت زار کا بھی ذکر کیا

جاتا ہے تو ہمیں بتایا جاتا ہے کہ ہندوستان میں چینی کا نرخ چار روپے ہے اس لئے اگر مغربی پاکستان میں ۳ روپے ہے تو کوئی بات نہیں - تو جناب منسٹر کو میں یہ احساس دلانا چاہتا ہوں کیا ان کو یہ علم ہے کہ ہندوستان میں ایک وزیر اعظم جناب شاستری بھی تھے جو اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے کیا ان کو یہ علم ہے کہ وہ اپنے ملک کے خزانہ پر بوجھ ڈالنا پسند نہیں کرتے تھے جو کہ ہمارے معزز وزراء صاحبان کرتے ہیں - اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تحت قائم شدہ حکومت کے وزراء اپنی اس غریب قوم پر جس کے وسائل ہندوستان سے دسواں حصہ ہیں اس قسم کے بوجھ ڈالنا پسند کرتے ہیں -

میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ رقومات کیوں صرف کرنا پسند کیں جب کہ خصوصی طور پر پچھلے سال کے بجٹ میں اس کے لئے گنجائش رکھی گئی تھی - وہ تمام رقومات صرف کرکے بھی آپ کی ضروریات پوری نہیں ہوئیں اور آپ نے اس غریب قوم پر مزید ۷۰ ہزار کا بوجھ ڈالنا پسند کیا -

Minister for Finance: Which item is the Member referring to?

مسٹر حمزہ - جہاں تک سٹاف کاروں کی مرمت کا تعلق ہے - میں جناب وزیر مالیات کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہندوستان میں بیوک جیسی لمبی لمبی سٹاف کاریں جو ہمارے افسران کو زینت بخشتی ہیں ، افسران کے نیچے دیکھنے میں بھی نہیں آتیں - وہاں کے بڑے بڑے افسروں کے پاس بھی ایک ھی کار ہے- جو بڑی معمولی اور ملکی ساخت کی ہوتی ہے -

وزیر خزانہ - حمزہ صاحب یہ کون سا آئٹم ہے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - ہندوستان میں یہ ایک بڑی معمولی سی کار ہے - مجھے ایک دوست نے بتایا کہ ہندوستان کا ایک جرنیل ہمارے ایک جرنیل سے مذاکرات کے سلسلہ میں پاکستان میں آیا تو یہاں لمبی لمبی کاروں کی بہتات دیکھ کر بہت حیران ہوا کیونکہ وہاں اس قسم کی کاریں دیکھنے میں نہیں آتیں - شائد انہوں نے اس قسم کی دو چار کاریں اپنے عجائب گھر میں رکھ دی ہوں - ایک جانب یہ ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمارا ملک بہت غریب ہے - ہمارے وسائل بہت محدود ہیں - ہم غیر ممالک سے قرضہ لیتے ہیں - اور وہ بھی اہم ضروریات کے لئے نہیں - دوسری جانب آپ کا وطیرہ یہ ہے آپ لمبی لمبی کاریں اپنے روپے سے نہیں بلکہ قوم کے روپے سے خریدنا پسند کرتے ہیں - جتنی بھی کاریں منگوائی جائینگی - ان کی دیکھ بھال پر اتنا ہی زیادہ روپیہ صرف ہو گا -

مثال کے طور پر پچھلے سال انہوں نے بہت سی رقم بی - این - آر پر صرف کی یہ ایک ادارہ ہے جو محض وزیروں یا سرکاری افسروں یا سرکاری علماء یا سرکاری لیڈروں کی تقاریر کراتا ہے - اگر کوئی سیاسی پارٹی مغربی پاکستان میں وجود رکھتی ہو اور اسے حکومت سے اختلاف کا شرف حاصل ہو اور اس کی جانب سے اگر درخواست کی جائے کہ انہیں بی - این - آر آڈیٹوریم میں جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو انہیں صاف جواب دے دیا جاتا ہے - میں جناب وزیر مالیات سے پوچھتا ہوں کہ اگر بی - این - آر آڈیٹوریم کے ذریعے آپ نے محض حکومت ہی کی خدمت کرنی ہے یا افسران نے وہاں جا کر لیکچر دینا ہے یا سرکاری علماء نے وہاں غلط تبلیغ کرنی ہے تو اس پر جو رقومات خرچ کی جا رہی ہیں یہ مسلم لیگ کے چندہ سے صرف ہونی چاہئیں - اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ چندہ کروڑوں روپے

تک پہنچ گیا ہے ۔ حالت یہ ہے کہ اگر کوئی عام ادارہ بی ۔ این ۔ آر میں تقریر کا اہتمام کرنا چاہے تو پہلے ان سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ کی تقریر حکومت عالیہ کے خلاف تو نہ ہو گی ۔ جب تک وہ اس قسم کی گارنٹی نہ دیں انہیں وہاں جلسہ کرنے کا یا اس آڈیٹوریم کو استعمال کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ پچھلے سال انہوں نے ۹۹ ہزار ۹۰۰ روپے کی رقم جناب صدر کے حفاظتی دستہ پر خرچ کی ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کیا اسلام آباد میں جناب صدر کی حفاظت کا کام مرکزی حکومت کے ذمے نہیں ہونا چاہئیے ؟ جو رقومات ان کی حفاظت پر صرف ہوں ان کا صوبائی حکومت کے خزانہ پر بوجھ نہیں ہونا چاہئے ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے اس پر ایک اور اعتراض بھی ہے ۔

"Creation of additional Security staff of the President's House, Rawalpindi."

انہوں نے جناب صدر کی حفاظت کے لئے مزید سٹاف متعین کیا ہے ۔ ایک جانب کہا جاتا ہے کہ جناب صدر کی مقبولیت بڑھ رہی ہے ۔ ریڈیو ، ٹیلیویژن اور اخبارات کے پڑھنے سے آپ کو پتہ چلتا ہو گا کہ جناب صدر اس ملک کے نجات دھندہ ہی نہیں بلکہ مقبول ترین لیڈر ہیں تو وہ یہ باور کراتے ہیں مگر خود انہیں اس کا یقین نہیں ہے ۔ شاید اس لئے ایسے دوبارہ اور سہ بارہ طوطے کی طرح رٹتے رہتے ہیں ۔ میں نہیں چاہتا کہ ان کی زندگی کسی خطرہ میں پڑے لیکن ان کی حفاظت پر پچھلے سال میں ۹۹ ہزار ۹ سو پچاس یعنی پچاس کم ایک لاکھ روپیہ مزید خرچ کرنا کیوں پسند کیا گیا ۔ وہ رقومات جو پچھلے سالوں تک اس کام کے لئے مختص ہوئیں یہ ان سے زائد تھیں ۔ میں جناب وزیر مالیات سے پوچھنا

چاهتا هوں کیا ان رقومات کے خرچ سے یہ ثابت نہیں هوتا که آپ نے سرکاری خزانے کو مفت کا مال سمجھا هوا ہے وہ جو کہتے ہیں حلوائی کی دکان اور نانا جی یا نانی جی کی فاتحہ - یہ خرچ تو اپنی جیب سے هونا چاهئیے - وہ بہت مقبول ہیں پہلے بھی آپ نے ان کی حفاظت کے انتظامات کئے هوں گے اب یہ زیادہ انتظامات کیوں کئےگئے ہیں بلکہ میں آپ سے یہ کہونگا که آپ اس طرح صدر مملکت کو بدنام کر رهے ہیں میں اس پر احتجاج کرتا هوں آپ ان کی حفاظت کے لئے زیادہ سپاهی مقرر کر کے یہ پراپیگنڈہ کر رهے ہیں که وہ مقبول نہیں ہیں -

خواجه محمد صفدر (سیالکوٹ — ۱) - جناب والا - میں چند منٹ اس مد کے متعلق اپنی گذارشات آپ کے توسل سے اس ایوان کی خدمت میں پیش کروں گا - ۱۱ کروڑ روپے کی رقم صوبائی حکومت کی تحویل میں دی جا رهی ہے که وہ اسے جس طرح چاهیں بغیر اس ایوان کو پوچھے ، بغیر اس ایوان کی منظوری لئے ، بغیر ایوان سے ووٹ حاصل کئے جس طرح چاهیں اپنی صوابدید سے صرف کر سکتے ہیں - جناب والا - مجھے اس کے اسی حصه پر اعتراض ہے - هر مہذب ملک میں بجٹ پیش کرنے کا مقصد یہ هوتا ہے که عوام کے نمائندوں کو بتایا جاتا ہے که اس قدر رقم محاصل کے ذریعه حاصل کی جائے گی - یعنی اتنی رقم هم فلاں فلاں طریق سے حاصل کریں گے اور اس کے بعد بجٹ کے دوسرے حصے میں یہ بتایا جاتا ہے که یہ حاصل شدہ رقم فلاں مدات پر صرف کی جائے گی - جناب والا - یہ عجیب و غریب document جسے آئین پاکستان کہتے ہیں یہ ایک عجوبہ روزگار ہے نہ صرف اس لحاظ سے که اس میں بجٹ کے کل محاصل آمدنی کا دسواں حصه اسمبلی کے تابع نہیں ہے - کل صوبائی آمدنی

کے دسویں حصے کو صرف کرنے کیلئے اس حکومت کو اس ایوان سے پوچھنے یا اس کی اجازت لینے کی ضرورت ھی نہیں ہے ۔ اس contingency item کے تحت ھم نے یہ رقم مختص کی ہے ۔ دراصل یہ رقم دسویں حصہ سے کم ہے اس لئے ھماری کٹ موشنز محترم سپیکر صاحب نے خلاف ضابطہ قرار دے دیں ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ آئین ایک عجوبہ روزگار آئین ہے ۔ میں اس اسمبلی کے مالی اختیارات کے متعلق جو اس کو اس آئین کے تحت حاصل ہیں اختصار کے ساتھ عرض کروں گا ۔ محترم فاروق صاحب نے اپنی بجٹ کی تقریر کے ابتدا میں کہا تھا اور اس کا جواب محترم وزیر خزانہ صاحب نے ان کو یہ دیا تھا کہ اس وقت یہ اعتراض ہے کہ charged expenditure پر اس ایوان کو کوئی اختیار نہیں ہے لیکن ۱۹۵۶ء میں بھی کوئی اختیار نہیں تھا ۔ آج مجھے موقع ملا ہے میں چند منٹوں میں عرض کروں گا ۔ مجھے یقین ہے کہ محترم وزیر خزانہ صاحب مجھے پوری طرح متعلقہ پائیں گے ۔ میں یہ عرض کروں گا اس آئین کی رو سے اس اسمبلی کو یا اس صوبہ کو پانچ سے سات فیصد کل محاصل آمدنی پر رائے دینے کا اختیار ہے باقی اسی پچاسی فیصد بجٹ پر اس اسمبلی کو کوئی اختیارات نہیں یا اس صوبہ کی کل آمدنی جس میں تمام ترقیاتی اخراجات کو بھی شامل کر لیا جائے جو تقریباً ساڑھے چار ارب بنتی ہے اس میں سے آپ نے دیکھا ہو گا کہ صرف نئے اخراجات جو کل ھم نے پاس کئے ہیں ان کے متعلق اس ایوان کی مرضی یا صلاح یا منظوری ضروری ہے ورنہ کسی اور مد کی منظوری کی ضرورت نہیں ہے ۔

Minister for Finance : You include other than new expenditure.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں ابھی اس کی وضاحت کرتا ہوں ۔ آپ آئین کی ۴۰ سے ۴۷ آرٹیکل کو ملاحظہ فرمائیں ھمارا بجٹ کم از کم

چار حصوں پر تقسیم کر دیا گیا ہے - پہلا حصہ charged expenditure ہے - دوسرا نئے اخراجات کے علاوہ اخراجات - تیسرے نئے اخراجات اور چوتھے ہنگامی اخراجات یا ناگہانی اخراجات - پراجیکٹس کو چھوڑ دیجئے چاروں میں سے charged expenditure پر قطعی طورپر اس اسمبلی کو کوئی اختیار نہیں ہے - ۱۹۵۶ء کے آئین کے تحت بھی قطعاً کوئی اختیار نہیں تھا لیکن - - -

Minister for Finance: Is the Member very relevant?

خواجہ محمد صفدر - extremely relevant میں بتا رہا ہوں -

Minister for Finance: We are discussing the provisions of the constitution now.

خواجہ محمد صفدر - یہ آئین میں لکھا ہے یہ بجٹ کا حصہ ہے - contingency کی آئٹم آپ بجٹ کے تحت مانگ رہے ہیں - ہمیں صرف ۱۱ کروڑ روپے کی رقم پر ہی اختیار نہیں بلکہ ساڑھے چار ارب روپے کی رقم پر بھی کوئی اختیار نہیں ہے - یہ اسمبلی بے بس ہے - ہمیں charged expenditure کی منظوری دینے کا اختیار نہیں اور نہ ہی other than new expenditure پر کوئی اختیار ہے اس لئے کہ اگر یہ اسمبلی ان اخراجات میں سے ایک روپیہ کم کرنا چاہے تو اس کے لئے گورنر صاحب کی منظوری لینا ہو گی - اگر گورنر صاحب اس کی منظوری نہ دیں تو ہم ایک روپیہ بھی کم نہیں کر سکتے - اس لئے یہ اسمبلی ان اخراجات کے سلسلہ میں بالکل بے بس ہے - تیسری آئٹم جس کا اسمبلی کو اختیار نہیں ہے وہ contingency آئٹم ہے - یہ ریونیو کا 1/10 حصہ ہے ten per cent of the total revenue اس کے متعلق بھی اس اسمبلی کو قطعاً اختیار نہیں

ہے اگر اختیار ہے تو نئے اخراجات پر ہے جو کل ہم نے پاس کئے ہیں یعنی چار یا چھ لاکھ صحت کے لئے دو لاکھ فلاں کام کے لئے ۱۰ لاکھ فلاں کام کے لئے یہ مل ملا کر ایک کروڑ روپیہ بھی نہیں بنتے ہیں ۔ محترم وزیر خزانہ صاحب نے اس روز کہا تھا کہ ۱۹۵۶ء کے آئین میں بھی یہ بات درج تھی ۔ میں ان کو بتادوں کہ ۱۹۵۶ء کے آئین میں یہ بات درج نہ تھی اس آئین کے تحت کسی قسم کی contingency نہیں ہوتی تھی ۔ اس وقت بجٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا ۔ ایک charged expenditure ہوتا تھا اور ایک other expenditure تھا ۔ charged expenidture میں گورنر صاحب کی تنخواہ ، اسمبلی کے سپیکر صاحب کی تنخواہ ، ہائی کورٹ کے جج صاحبان کی تنخواہیں شامل ہوتی تھیں ۔ اگرچہ وزراء صاحبان اور پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان کی تنخواہیں اس میں شامل نہ تھیں ۔ اب انہوں نے charged expenditure کی تعریف کو تبدیل کر دیا ہے ۔ موجودہ آئین کے تحت موجودہ وزراء صاحبان ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان کی تنخواہیں charged expenditure میں آتی ہیں ۔ ۱۹۵۶ء کے آئین کے تحت ان کی تنخواہیں charged expenditure میں نہیں ہوتی تھیں ۔ جہاں تک ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۲ء کے آئین کا تعلق ہے ۔ charged expenditure میں زمین آسمان کا فرق ہے ۔ تقریباً تمام اخراجات ۱۹۵۶ء کے آئین کے تحت votable تھے اور اس معزز ایوان کی مرضی کے بغیر ایک پائی بھی خرچ نہیں ہوتی تھی ۔ اس وقت کسی قسم کی contingency یا other than new expenditure نہیں تھا ۔ اب اگر کوئی رقم other than expenditure میں سے کم کرنی ہو تو اس کے لئے گورنر صاحب سے منظوری

لینی ہوتی ہے - اس کے متعلق جناب والا کو یاد ہے کہ تقریباً دو سال پہلے محترم صدر مملکت نے ڈھاکہ میں اعلان کیا (شائد اس وقت ڈھاکہ میں مرکزی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا) کہ وہ اسمبلیوں کو مالی اختیار میں وسعت دیں گے اس کو دو سال ہو گئے ہیں مگر -

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا

اب صورت یہ ہے کہ مرکزی اسمبلی بھی مفلوج ادارہ ہے ان کو محض ٹال دیا گیا - یہ ناکارہ ادارہ ہے - جہاں تک مالی اختیارات کا تعلق ہے ۱۹۵۶ء کے آئین میں اسمبلیاں ایک مضبوط ادارہ ہوتی تھیں - وہ بااختیار ادارہ ہوتی تھیں اب آج بے اختیار ادارہ ہیں - جہاں تک مالی اختیارات کا تعلق ہے صرف اس حد تک مالی اختیارات کی بات کرتا ہوں جس کے تحت contingency آئٹم آتی ہے - میں قانون سازی کے اختیارات سے متعلق بات نہیں کر رہا ہوں شاید اس میں یہ اسمبلیاں اور زیادہ بے بس ہوں - میں آپ کے توسل سے وزراء صاحبان سے درخواست کروں گا کہ آپ صوبہ کی حالت پر رحم فرمائیں اور اس صوبہ کے چھ کروڑ عوام کے جو ۱۵۵ نمائندگان اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کی مرضی کا کچھ تو احساس کر لیجئے - وزیر خزانہ صاحب یہ ۱۱ کروڑ روپیہ خود خرچ کر لیں گے اور ایک لسٹ ہمارے سامنے پیش کر دیں گے جیسا کہ اس دفعہ دو لسٹیں دی گئی ہیں - پچھلے سال ۴,۸۳,۷۰,۷۷۰ روپے خرچ کئے گئے ہیں- لیکن یہ ساری رقم وزیر خزانہ صاحب کی صوابدید یا دوسرے وزراء صاحبان کی صوابدید پر خرچ ہوئی ہے- جیسا کہ صدر کے باڈی گارڈ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ ظاہر کیا گیا ہے - اور دوسرا خرچ ایک محکمہ کو bifurcate کرنے کے لئے کیا گیا ہے - میں حیران ہوں کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی bifurcation صوبہ کے لئے بہت

مفید ہے اور اس سے بہت فائدہ ہو گا ۔کسی قسم کی رقم اس پر صرف نہیں ہوگی لیکن میں ضمنی بجٹ کے اکتالیسویں item کو دیکھ کر حیران ہوا ہوں کہ ایک کروڑ نواسی لاکھ سولہ ہزار آٹھ سو نوے روپے اس contingency کی مد میں سے اس مد پر خرچ کئے گئے ہیں جو کہ دراصل سال رواں کے لئے تھے ۔ اور اس رقم سے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو علیحدہ علیحدہ کرنے کی غرض سے خرچ کیا گیا ہے اور ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ صوبے کے لئے مفید ہوگا ۔ چونکہ وقت کم ہے اس لئے میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ کیا وہ اپنے good offices استعمال کریں گے کہ اس ایوان کے مالی اختیارات میں اضافہ ہو سکے ۔

مسٹر نثار محمد خان (پشاور ۔۷) ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ چارسدہ انٹرمیڈیٹ کالج میں طلباء کی خاصی تعداد موجود ہے اس لئے اس کو ڈگری کالج کا درجہ دیا جائے اور اس کے علاوہ چارسدہ تنگی روڈ جو کہ بہت ہی تنگ ہے جس سے کہ ہر وقت حادثات کا اندیشہ ہوتا ہے تو چونکہ ان دونوں چیزوں کے لئے سال آئندہ کے میزانیہ میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ ان گیارہ کروڑ روپوں میں سے ان کے لئے روپیہ فراہم کیا جائے ۔ مزید برآں جیسا کہ میں نے اس روز بھی عرض کیا تھا کہ تحصیل چارسدہ کے قریب دریائے جندی پر جو پل ہے وہ بہت پرانا اور تنگ ہے اور موجودہ دور کے

ٹریفک کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بیحد ناکافی ہے اس لئے میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ اس رقم میں سے اس پل کی از سر نو تعمیر و توسیع پر ضرور خرچ کریں ۔ شکریہ ۔

ملک محمد اختر (لاہور ۔۲) ۔ جناب صدر ۔ مجھے نہایت اختصار کے ساتھ عرض کرنا ہوگا کیونکہ جناب خواجہ صاحب نے اس اسمبلی کے محدود مالی اختیارات کے متعلق کافی سیر حاصل بحث کی ہے ۔ میں اس سلسلے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صوبائی حکومت ان اختیارات کو کس طرح abuse کر رہی ہے جو کہ ان کے آرٹیکل نمبر 45 (*i*) کے تحت حاصل ہیں ۔ اس آرٹیکل کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ :—

> "There may be included in an Annual Budget Statement an item of estimated expenditure (in this Article referred to as a contingency item) for the purpose of making provision for the withdrawal from the Central Consolidated Fund, at the discretion of the President, of amounts necessary to meet unexpected expenditure (whether on revenue account or not) that is not specifically provided for in the Statement . "

جناب والا ۔ ایک تو یہ قرار دیا گیا ہے کہ یہ unexpected expenditure کے لئے contingency items کی provision کر سکتے ہیں اور اس کے علاوہ اس کی ذیلی دفعہ نمبر۲ میں یہ قرار دیا گیا ہے :—

> "(2) Where a contingency item is included in an Annual Budget Statement, it shall be shown as a sum that is not required to meet new expenditure, but, notwithstanding clauses (3) and (4) of Article 41, the National Assembly may, without the consent of the President, reduce a demand for a

grant in respect of that sum to an amount that is not less than ten per centum of the total of expenditure on revenue account specified in the Budget Statement."

جناب والا ۔ دو نکات غور طلب ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ اگر وہ دس فیصد تک رقوم اس contingency میں رکھیں تو ہم ان پر cuts نہیں دے سکتے ہیں دوسرا نقطہ یہ ہے کہ unforeseen expenditure کے لئے یہ contingency items کی provision کر سکتے ہیں ۔ گذشتہ سال بھی اور سال رواں میں بھی انہوں نے بڑی چابک دستی سے دس فیصد یا اس سے کم رقوم اس item کے تحت رکھی ہیں ۔ چنانچہ گذشتہ سال انہوں نے اس مد میں تیرہ کروڑ روپے رکھے تھے اور سال رواں میں گیارہ کروڑ روپے رکھے ہیں تاکہ اس مد پر cuts نہ پیش ہوں اور ان پر بحث نہ ہو سکے ۔ جناب والا ۔ اس مد کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ unforeseen اخراجات کے لئے رقم رکھی جائے لیکن وہ اس اختیار کو abuse کرتے ہوئے معمولی معمولی کاموں پر یعنی کوارٹروں کی تعمیر، ڈی ۔ سی کے کسی بنگلے میں توسیع یا اس کے دفتر میں توسیع پر اور اسی قسم کے کاموں پر گذشتہ سال بھی ساڑھے چار کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا ۔ چونکہ آئین کے تحت ان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ یہ رقم رکھیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ فعل آئین کے متضاد ہے اور یہ رقوم دراصل نئے اخراجات کی مد کا حصہ ہونا چاہئے تھیں اور اسے contingency کے تحت نہیں رکھنا چاہئیے تھا ۔ وہ اس provision کو misuse کر رہے ہیں کہ وہ اس مد کے تحت گیارہ کروڑ روپے رکھیں ۔

Minister for Finance (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : I have not much to say with regard to the observations made by Mr. Hamza but, I must frankly admit, the points raised by the learned Leader of Opposition are fairly weighty and they require some reply. Regarding the last speech made by Malik Muhammad Akhtar I would submit that it is just a repetition of what has been said by the Leader of Opposition. Now, Sir, this may be made known and clear, and once for all, that this expenditure is primarily meant to meet un-expected and unforeseen expenditure. This is the fundamental principle. All over the world in the budgets of all the countries this provision is invariably found.

Khawaja Muhammad Safdar : Question!

Minister for Finance : You can't so far as my humble and poor knowledge goes.

Khawaja Muhammad Safdar : In every country it is given, to every department it is given but in our country only it is given as a separate item.

Minister for Finance : The contingency item, I may point out to you, is always provided, Kindly appreciate that only not for the purpose of raising the discussion but for making a reference to the Supplementary Budget Statement for the year 1967-68, to which they have so frequently referred, I would invite your kind attention to item No. 2 which says —

> "Payment of financial assistance to the Arab students from war affected areas studying in the Universities and other educational institutions in West Pakistan."

Now, how could we foresee that in that particular year, in a particular month and at a particular time there will be an invasion by Israel over the Arab countries and the Arab students here would be cut off from their home-land and we would be requiring so much amount to look after them and to cater for their needs ? Then, Sir, in this very statement there is a provision of funds for relief measures to the rain-affected persons in Karachi District. Could we possibly contemplate or foresee that in that particular month there will be rains and the people of Karachi will be affected badly ? So, the utility of such an expenditure is beyond any manner of doubt.

Malik Muhammad Akhtar : What about the construction of D.C's. bungalow ?

Minister for Finance : In a given circumstance they are unforeseen.

My learned friend has said that it is a subtle move on the part of the Government to deprive this House of its powers. My respectful submission is that the discretion to spend this money will entirely be in the hands of the Government. There is no doubt about it but this very discretion to spent this very particular money has been obtained from this House. I mean, we are not using this discretion without the consent of the House. We have come to this House with folded hands and we have said that, in view of the expanding developmental activity, an amount to the tune of 11 crores of rupees be allowed to us.

Malik Muhammad Akhtar : Point of order. Can we refuse this Demand ? Can we cut this Demand ?

Khawaja Muhammad Safdar : We can't refuse it.

Minister for Finance : Discussion is at least more than half consent. We can understand the views of the Members and, therefore, while spending this money we will keep those views in mind.

I would request you kindly to extend the time of the House by another ten minutes. What I mean to say is that it is absolutely incorrect that 7 % of the Budget is votable. Now, there are four major items. First, is charged one. This concession, the learned Leader of Opposition has agreed, was available in the 1956 Constitution. His only grievance, if I have understood him correctly, is that we have enlarged the scope of the Charged Expenditure. Once the concession is there, the Constitution alone is the determining factor whether that scope should or should not be enlarged. But, Sir, referring to the Expenditure Other Than New which was at one time voted upon, for example the new expenditure of the next year will become expenditure other than new in 1969-70. So this expenditure is also voted at one time and has been subjected to the scrutiny of this House. Now Sir, charged expenditure cannot be voted upon. New expenditure is voted upon but not the Contingency expenditure as well. According to our estimates, if we take these two items as votable items—and they are major part of the Budget—it can be roughly said that 70 per cent of the Provincial Budget is subjected to the scrutiny of this House and not 7 per cent as has been stated by the highly esteemed and respectable Leader of the Opposition.

Now Sir, Mr. Hamza stated that—if the President is a very popular leader ; then why does he require all these security arrangements. Sir,

these are being made not at the behest of the President ; it is the duty of the Provincial Government and the Central Government too, to protect all those persons, particularly the President, Governors and the Ministers who have to take decision, in the discharge of their duties. It is their duty. I assure you Sir, that so far as we are concerned, we have never requested the Provincial Government to provide us security arrangements but the Provincial Government in its wisdom, has provided such things but most of us usually do not avail of these security arrangements.

Khawaja Muhammad Safdar : Is it a valid charge on the Provincial Exchequer ?

Minister for Finance : It is valid ; I am talking generally.

Khawaja Muhammad Safdar : I am talking about the President. Does the charge or the responsibility fall on the Provincial Government ?

Minister for Finance : I refer the necessity of such a measure and Mr. Hamza was trying to ridicule and point out to make out a case that if the President is a popular figure, then there is no need of security arrangement. Sir, it has nothing to do with the popularity or anything else. It is the duty and very pious duty of all the Governments including of course, Pakistan, and the Provincial Government to see that they can provide adequate security arrangements to all those Ministers and persons who have been entrusted with the delicate task of taking decisions on vital national problems.

مسٹر حمزہ - اس کے بعد آپ کو یہ بات سوجھی تھی -

Minister for Finance : He has also referred that the B.N.R. Auditorium is being used by those persons who have only to say words of praise for the Government, Sir, this is absolutely incorrect. Two types of associations and individuals are not allowed to use this. Firstly, those who have to indulge in political discussion, and in this matter even the Pakistan Muslim League has not been allowed to use this auditorium. Sir, you cannot quote a single instance whereby you can prove that this auditorium was allowed by the authorities to be used by Pakistan Muslim League.

Mr. Hamza : Is it a political organization ?

Minister for Finance : Well, I cannot say it to you because I do not want to end my speech in bitterness otherwise I have a befitting reply but I want to end my speech in a friendly atmosphere.

Sir, now regarding other category not permitted to use this, are those organizations and individuals who want to raise sectarian problems there. We do not allow them. Barring these two categories, every association whether aided by Government, patronised by the Government or not, can make use of this auditorium, if that is available for use, *i.e.* if it is not already booked. To say that only those people can make use of this, who can give in writing an assurance that they will advocate the cause of the Government, is far from truth and I , through your courtesy, have to say that this is a charge which is baseless, without foundation and most inaccurate.

Now Sir, the Member said that in India, the Ministers and other dignatories do not use big cars whereas in our country the Ministers use these cars. Sir, I do not accept the correctness of the statement made by my learned friend. If I am not wrong he has never been to Bharat after partition and those people who have been to that country, will bear me out that still in most of the cities, big cars are in use. It is good that we make use frequently on large scale, small cars but to quote Bharat's instances in support of this view that we should not use big cars, is not proper and appropriate. I think so far as the Government is concerned, it takes lot of care in seeing that it does not waste public money. I assure you Sir, again that whatever is very vital, whatever is very essential for the nation, for the people only that is being done by the Government. We do our utmost to see that we do not waste the Government money on such unnecessary and flimsy things. Now Sir, lastly I would say that under the provisions of the Constitution, we could safely ask for Rs. 20 crores rather more than that. But what we have done is we have only asked for Rs. 11 crores ; our anxiety is not to curtail or squeeze or limit the powers of this House ; it is far from that. Had that been the case, we would have asked more than Rs. 11 crores under this item. Now to support my contention, I wouldlike to refer that

last year, out of Rs. 20 crores, we could ordinarily provide for 13 crores under this item and out of this we only spent Rs. 4 crores and some lacs. It is enough to convince my learned friends as to how carefully, cautiously we exercise our discretion, the discretion which you gave us to exercise.

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is adjourned to meet again tomorrow at 8.00 a.m.

The Assemhly then adjourned (at 12.35 p.m.) till 8.00 a.m. on Saturday, the 29th June, 1968.

APPENDIX I

(Ref: Starred Question No. 12972)

Statement showing the number of Indoor patients treated at :—

(1) Allama Iqbal Memorial Hospital, Sialkot.
(2) Civil Hospital, Daska.
(3) Civil Hospital, Pasrur.
(4) Civil Hospital, Narowal.
(5) Civil Hospital, Shakargarh.

Year	No. of indoor patients		
	New	Old	Total
1. Allama Iqbal Memorial Hospital, Sialkot			
1960 ...	2,008	20,587	22,595
1961 ...	1,852	21,008	22,860
1962 ...	1,996	19,551	21,547
1963 ...	2,597	26,895	29,492
1964 ...	2,932	32,293	35,225
1965 ...	2,673	23,142	25,815
1966 ...	3,088	29,848	32,936
1967 ...	Figures not availbale.		
1968 ...			
2. Civil Hospital, Daska			
1960 ...	11,023	1,51,701	1,62,724
1961 ...	10,803	1,54,051	1,64,884
1962 ...	5,050	88,298	93,348
1963 ...	1,246	19,943	21,189
1964 ...	7,267	75,295	82,562
1965 ..	5,495	61,338	66,833
1966 ...	9,481	25,385	34,866
1967 ...	Figures not available.		
1968 ...			

Year	No. of indoor patients		
	New	Old	Total
3. Civil Hospital, Pasrur			
1960 ...	22	162	184
1961 ...	40	276	316
1962 ...	43	181	224
1963 ...	601	6,919	7,520
1964 ...	1,160	12,764	13,924
1965 ...	401	...	401
1966 ...	163	1,427	1,590
1967 ...	Figures not available.		
1968 ...			
(4) Civil Hospital, Narowal			
1960 ...	632	4400	5032
1961 ...	810	5760	6570
1962 ...	631	10978	11609
1963 ...	630	5210	5840
1964 ...	680	5413	6093
1965 ...	603	4032	4435
1966 ...	314	3409	3763
1967 ...	Figures not available.		
1968 ...			

Year	No. of indoor patients		
	New	Old	Total
(5) Civil Hospital, Shakargarh			
1960 ...	588	3126	3714
1961 ...	570	4385	4955
1962 ...	558	2922	3480
1963 ...	1178	10967	12145
1964 ...	680	6022	6702
1965 ...	573	6236	6809
1966 ...	255	8997	9252
1967 ...	Figures not available		
1968 ...			

Statement Showing Funds provided for the purchase of Medicines for :

(1) Allama Iqbal Memorial Hospital, Sialkot.
(2) Civil Hospital, Daska.
(3) Civil Hospital, Pasrur.
(4) Civil Hospital, Narowal.
(5) Civil Hospital, Shakargarh.

Year	M.S.D.	Local Purchase	Total	Remarks
1	2	3	4	5
	(1) Allama Iqbal Memorial Hospital, Sialkot.			
1960—61	27,145	...	27,145	Figures represent actual expenditure for calendar years from statistical returns.
1961—62	35,882	...	35,882	
1962-63	45,000.00	20,000	65.000	—do—
1963-64	50,000·00	30,000	80,000	
1964-65	50,000.00	60,000	1,10,000	
1965-66	90,000.00	75,000	1,65,000	
1966-67	1,15,000	80,000	1,95,000	
1967-68	1,25,000	85,000	2,10,000	
	(2) Civil Hospital, Daska.			
1960-61	19,749.11	...	19,749.11	
1961-62	17,615.48	...	17,615.48	
1962-63	15 000.00	...	15,000.00	
1963-64	15.000.00	...	15,000.00	
1964-65	15,000.00	...	15,000.00	
1965-66	15,000.00	...	15,000.00	
1966-67	15.000.00	...	15,000.00	
1967-68	15.000.00	...	15,000.00	

Year	M.S.D.	Local Purchase	Total	Remarks
1	2	3	4	5
	(3) Civil Hospital, Pasrur			
1960-61	3,000.00	...	3,000.00	—do—
1961-62	3,000.00	...	3,000.00	
1962-63	3,000.00	...	3,000.00	
1963-64	3,742.00	...	3,742.00	
1964-65	5,000.00	...	5,000.00	
1965-66	5,000.00	...	5,000.00	
1966-67	5,000.00	...	5,000.00	
1967-68	5,000.00	...	5,000.00	
	(4) Civil Hospital, Narowal			
1960-61	2,100	...	2,100	
1961-62	15,000	...	15,000	
1962-63	15,000	6,000	21,000	
1963-64	15,000	6,000	21,000	
1964-65	15,000	6,000	21,000	
1965-66	15,000	7,000	22,000	
1966-67	15,000	5,000	20,000	
1967-68	15,000	5,000	20,000	

Year	M.S.D.	Local Purchase	Total	Remarks
1	2	3	4	5
		(5) Civil Hospital, Shakargarh		
1960-61	6,000	...	6,000	
1961-62	15,000	...	15,000	
1962-63	15,000	6,000	21,000	
1963-64	15,000	6,000	21,000	
1964-65	15,000	6,500	21,500	
1965-66	15,000	7,000	22,000	
1966-67	15,000	5,000	20,000	
1967-68	15,000	5,000	20,000	

Statement showing funds provided for extension of buildings of the :—

(1) District Headquarter's Hospital, Sialkot.
(2) Tehsil Headquarter's Hospital, Shakargarh.
(3) Tehsil Headquarter's Hospital, Narowal.
(4) Civil Hospital, Daska.
(5) Civil Hospital, Pasrur.

Year	Funds Provided for Extension	
	Building under head 81-Capital	Major work under head 63-B-Dev-T-Civil Works
1	2	3
	(1) District Headquarter's Hospital, Sialkot.	
1960-61 ...	...	...
1961-62 ...	8.00 lacs	...
1962-63 ...	8.00 ,,	...
1963-64 ...	11.20 ,,	...
1964-65 ...	7.38 ,,	...
1965-66 ...	4.00 ,,	...
1966-67 ...	—	...
1967-68 ...	—	0.25
	(2) Tehsil Headquarter's Hospital, Shakargarh.	
1960-61 ...	...	...
1961-62 ...	2.90 lacs	...
1962-63 ...	1.31 ,,	...
1963-64 ...	2.00 ,,	...
1964-65 ...	0.27 ,,	...
1965-66 ...	0.65 ,,	...
1966-67 ...	0.50 ,,	...
1967-68 ...	—	...

Year	Funds Provided for Extension	
	Building under head 81-Capital	Major work under head 63-B-Dev-T-Civil Works
1	2	3
(3) Tehsil Headquarter's Hospital, Narowal.		
1960-61	...	...
1961-62	...	...
1962-63	...	...
1963-64	...	...
1964-65	...	0.21 lacs
1965-66	...	...
1966-67	...	...
1967-68	1.00 lacs	...
(4) Civil Hospital, Daska.		
1960-61	...	...
1961-62	...	...
1962-63	...	...
1963-64	...	...
1964-65	...	...
1965-66	...	...
1966-67	...	...
1967-68	...	

Year	Funds Provided for Extension	
	Building under head 81-Capital	Major work under head 63-B-Dev-T-Civil Works
1	2	3
	(5) Civil Hospital, Pasrur.	
1960-61 ...	...	...
1961-62 ...	...	...
1962-63 ...	...	...
1963-64 ...	...	...
1964-65 ...	...	...
1965-66 ...	...	...
1966-67 ...	...	...
1967-68 ...	1.00 lacs	...

APPENDIX II

APPENDIX
(Ref: Starred Question

Sr. No.	(a) Name of Hosp: with location (Govt. & aided)	(b) No. of Physicians	No. of Indoor new
1	Mayo Hospital, Lahore ...	32	1966 34577 1967 43389 1968 figures not
2	Sir Ganga Ram Hospital, Lahore.	15	1966 Indoor & O.D. 1967 Ditto 1968 Ditto
3	Lady Willingdon Hospital, Lahore (upto May 1968).	4	1966 5885 O/d 1967 5865 1968 2676
4	Lahore General Hospital, Kot Lakhpat (upto 30th April, 1968)	As for Mayo Hospital, Lahore.	1966 7585 1967 4854 1968 995
5	Government Mental Hospital, Lahore.	Two Mental Splts.	1966 1886 1967 1930 1968 687
6	West Pakistan Dental Hospital, Lahore.	1 Professor 4 Assistant Professors.	1966 Nil 1967 Nil 1968 Nil
7	Lady Aitchison Hospital, Lahore.	1	1966 9134 1967 8317 1968 2522
8	Services Hospital, Lahore	1 Ansesthetist 1 M. S. 1 Surgeon 1 Physician 1 Gynaecologist 1 Radiologist 1 Pathologist	1966 2401 1967 2518 1968 468

11
No. 13556)

(c) patients examined			(d)	(e)
Indoor old & new	O/door new	Outdoor new & old	No. of spl. operations	No. of patients who died in each of the said hosp. due to operation
395517	328398	749553	29582	Nil
298040	361133	936958	34279	Nil
supplied.				
both	108521	...	7507	Nil
	99976	...	6168	Nil
	35960	...	3742	Nil
31203	...	...	2490	11
26221	...	...	2879	4
7213	...	...	1140	3
26238	...	...	765	3
32489	...	...	1090	Total deaths 157
10677	...	...	324	,, 21
				No separate record for operation deaths. Total patients died as no record has been maintained in LGH according to col: death due to operations.
Nil	...	...	Nil	Nil
Nil	...	...	Nil	Nil
Nil	...	...	Nil	Nil
28201	...	...	9689	Nil
29513	...	...	9354	Nil
11824	...	...	4860	Nil
31469	...	...	3822	2
34431	...	...	5868	6
12400	...	...	1116	Nil
183985	...	...	2168	4
215167	...	...	6789	1
96311	...	...	1153	4

Sr. No.	(a) Name of Hosp. with location (Govt. & aided)	(b) No. of Physicians	No. of Indoor new
9	Police Hospital, Qila Gujar Singh Lahore.	A. M. O.	1966 754 1967 607 1968 91
10	Sutlej Rangers Hospital, Ghazi Road, Lahore.	M. O.	1966 139 1967 268 1968 54
11	Qurban Line Hospital, Upper Mall, Lahore.	A. M. O.	1966 226 1967 146 1968 59
12	Police Constabulary Hospital, Lahore (Police Station Tibbi).	A. M. O.	1966 15 1967 6 1968 5
13	Gulab Devi T. B. Hospital, Model Town, Lahore.	T. B. Specialist 3	1966 922 1967 1159 1968 480
14	Janki Devi Jamiat Singh Abbott Road, Lahore.	1 Combined W. M. O. A. W. M. O.	1966 877 1967 593 1968 155
15	United Christian Hospital, Gulberg, Lahore.	7	1966 5526 1967 5716 1968 2219

From Sr. No. 4 onward under 1968

(c) patients examined			(d)	(e)
Indoor old & new	O/door new	O/door new & old	No. of spl. operations	No. of patients who died in each of the said hosp. due to operation
24364	...	...	185	Nil
21850	...	...	143	Nil
8778	...	...	30	Nil
9686	...	...	34	Nil
9496	...	...	35	Nil
4383	...	...	12	Nil
14412	...	...	Nil	Nil
12367	...	...	Nil	Nil
6471	...	...	Nil	Nil
5162	...	...	128	Nil
6222	...	...	122	Nil
4518	...	...	Nil	Nil
5297	...	...	169	Nil
8025	...	...	135	Nil
4212	...	...	48	Nil
6845	...	...	518	Nil
4166	...	...	163	Nil
1044	...	...	64	Nil
18218	...	...	3288	Records not available.
27000	...	...	2733	74
8630	...	...	1067	17

figures are upto 30-4-1968.

Saturday, the 29th June, 1968.

شنبہ - ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. o'clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H. K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۝ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(پ ۲- س ۲- ع ۱۰- آیات ۲۱۴ تا ۲۱۶)

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یونہی بہشت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی مشکلات تو پیش آئی نہیں انکو بڑی بڑی سختیاں اور تکلیفیں پہونچیں اور وہ صعوبتوں میں ہلا دیئے گئے۔ یہاں تک کہ پیغمبر اور ایمان والے لوگ جو اُن کیساتھ تھے سب پکار اُٹھے کہ کب اللہ کی مدد آئے گی۔ خبردار ہو جاؤ کہ اللہ کی مدد عنقریب آیا ہی چاہتی ہے۔ اے پیغمبر لوگ تم سے پوچھتے ہیں (وہ کون سی راہیں ہیں جسمیں ہم مال خرچ کریں) کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہدو کہ جو چاہو خرچ کرو لیکن جو مال بھی خرچ کرو وہ اہل استحقاق پر، ماں باپ کو دو قریب کے رشتہ داروں کو دو یتیموں کو، محتاجوں کو اور مسافروں کو ان سب کو دو۔ اور جو بھلائی کے کاموں میں خرچ کرو گے بلاشبہ اللہ اس کو جانتا ہے۔

مسلمانو! تمہیں اللہ کی راہ میں لڑنا بھی فرض کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہیں ناگوار تو ہوگا۔ مگر عجب نہیں ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور عجب نہیں ایک چیز تم کو اچھی لگے وہ تمہارے لئے مضر ہو اور ان باتوں کو تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

TEXTILE MILLS SANCTIONED FOR INSTALLATION IN THE PROVINCE

***10963. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the number of textile mills sanctioned for installation in the Province since 1963 to-date alongwith their locations ;

(b) the names of proprietors/firms alongwith the names of their General Managers to whom permission was granted to instal the said mills ;

(c) whether the said mills have actually been set up at the places mentioned in (a) above ; if not, the alternate locations where these mills have been established alongwith reasons for allowing change of location in each case ;

(d) whether the said mills have been installed by the same persons/firms to whom permission was granted ; if not, reasons therefor and the action taken or intended to be taken against transferers of the said permission ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) and (b) It may be pointed out that no foreign exchange licences are given by the Government for the import of textile machinery. Only applications are sponsored to the financial institutions like PICIC and IDBP where their cases are considered on the basis of technical feasibility and economic viabilities for the grant of a foreign exchange loan for the import of machinery.

A textile project has to pass through many stages before it can be said that the unit has actually been sanctioned. The financial institutions can consider textile projects for grant of foreign exchange loans with or without the sponsorship of the Provincial Government. The case is then put up in the Board meeting of the financing agency and its feasibility

and other aspects are examined by the Board of Directors. Then, if it is cleared by the Board a foreign exchange loan is given to the sponsors of the project. Finally letter of credit has to be established upon which import of machinery takes place. It is only after all these steps have been taken that a textile mill can be considered to be sanctioned. The list of all projects which have been sanctioned is given at Annexure I. Textile mills which have been allowed to be installed at locations other than locations earlier sanctioned are given at Annexure II.

(c) The information is given at Annexure II. Reasons for allowing a change in each case are also given in the Annexure II.

(d) The textile mills have been installed by the firms who were given sanctions.

ANNEXURE—I

PARTICULARS OF COTTON TEXTILE MILLS SANCTIONED FROM 1963 ONWARDS

Serial No.	Name of Textile Unit/firm	Original location	Reasons for allowing change in location
1	Sadiqabad Textile Mills Ltd., Multan.	Bahawalpur	L/C opened.
2	Sind Fine Textile Mills Ltd., Shikarpur.	Shikarpur	Ditto
3	Sunshine Cotton Mills, Sheikhupura.	Multan	Ditto
4	Gharo Textile Mills Ltd., Gharo.	Gharo	Ditto
5	Gulistan Textile Mills, Bahawalpur.	Bahawalpur	Ditto

6	Ayesha Textile Mills, Sheikhupura.	Sheikhupura	Ditto
7	Fazal Cloth Mills, Muzaffargarh.	Muzaffargarh	Ditto
8	Muhammad Farooq Textile Mills, Karachi.	Karachi	Ditto
9	Mir Textile Mills Ltd., Kotri.	Kotri	Ditto
10	Yousaf Textile Mills Ltd, Kotri.	Kotri	Ditto
11	Noor Textile Mills Ltd., Kotri.	Kotri	Ditto
12	Anwar Textile Mills Ltd., Kotri.	Kotri	Ditto
13	Kotri Textile Mills Ltd., Kotri.	Kotri	Ditto
14	Ali Asghar Textile Mills Ltd., Karachi.	Karachi	Ditto

ANNEXURE -II

PARTICULARS OF COTTON TEXTILE UNITS WHICH WERE ALLOWED CHANGE IN LOCATION.

Serial No.	Name of the Textile Unit	Original location	Change in location	Reasons for allowing change in location
1	Sadiqabad Textile Mills Ltd., Multan.	Sadiqabad	Multan	Change allowed at the request of the firm on grounds of non-availability of suitable land and other economic facilities at Sadiqabad.

2	Sunshine Cotton Mills Ltd., Sheikhupura.	Sheikhupura	Change allowed at the request of the firm as it involved change from a comparatively developed area to an underdeveloped area.
3	Anwar Textile Mills, Karachi.	Kotri Thatta	Change allowed at the request of the firm as it involved transfer from one backward region to another.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب صنعت و تجارت مجھے بتائیں گے کہ آپ PICIC یا IDBP کو کن افراد یا کمپنیوں کے نام بھیجتے ہیں ۔ جن کو آپ امپورٹ لائسینس دینے کا مستحق سمجھتے ہیں کیا ان کے لئے آپ نے کوئی شرائط یا قواعد و ضوابط بنائے ہوئے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ہمارا امپورٹ لائسینس دینے سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ جہاں تک ٹیکسٹائل مشینری کے امپورٹ کرنے کا تعلق ہے اور جہاں foreign exchange کی ضرورت ہوتی ہے ۔ صوبائی حکومت اسے sponsor کرتی ہے اور وہ case پھر PICIC یا IDBP کے پاس بھیج دیتی ہے اسکے بعد foreign exchange sanction کیا جاتا ہے اور وہ letter of credit کھولتے ہیں اور textile unit grant ہو جاتا ہے ۔ یہ ضروری نہیں کہ financing institution پر کوئی پابندی ہو کہ وہ صوبائی حکومت کی طرف سے آئی ہوئی درخواست پر ہی غور کرے کوئی ادارہ یا کمپنی براہ راست بھی درخواست دے سکتا ہے اور اس کو foreign exchange دیا جا سکتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب میرا ضمنی سوال نہیں سمجھے ۔ آپ نے فرمایا ہے ۔

Only applications are sponsored to the financing institution.

میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ جن لوگوں کی درخواستیں آپ sponsor کرتے ہیں یا سفارش کر کے بھیجتے ہیں آپ کے پاس کونسا معیار ہے اور کون سی شرائط ہیں جن کو پورا کرنے والے افراد یا کمپنی کی سفارش کی جاتی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ تو عام بات ہے ۔ ایسے cases میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کی economic position کیا ہے ۔ علاقہ کس قسم کا ہے پس ماندہ ہے یا کیسا ہے ۔ اور آیا حکومت پسند کرتی ہے کہ وہاں textile project لگایا جائے ۔ economic پہلو دیکھنے کے بعد feasibility کو بھی دیکھنا ہوتا ہے ۔ اس کے بعد وہ PICIC یا IDBP کو بھیجا جاتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آیا کوئی ایسا case آپ کے علم میں ہے کہ جن افراد یا کمپنیوں کے cases کو آپ نے سفارش کر کے بھیجا یا براہ راست ان کو امپورٹ لائسینس ملے انہوں نے وہ لائسینس دوسروں کے ہاتھ فروخت کر دئے ہوں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس بارے میں ہمارے نوٹس میں کوئی case نہیں اگر معزز ممبر ہمارے نوٹس میں کوئی ایسا case لائیں گے تو ہم اس کی چھان بین کر لیں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اگر دیدہ دانستہ کوئی اطلاع نہ دیں تو اس کا کیا علاج ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ ہمارے نوٹس میں کوئی چیز نہیں اگر فاضل ممبر کے نوٹس میں کوئی صریح چیز ہے اور وہ دیدہ دانستہ بیان نہ

کریں تو اس کا کیا علاج ہے ۔ وہ اطلاعات بہم پہنچائیں ہم چھان بین کر لیں گے ۔

PROMOTION OF P.C.S. OFFICERS OF FORMER PUNJAB REGION TO SENIOR C.S.P. SCALE

*11237. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) how many P.C.S. Officers are drawing the maximum in their time-scale ;

(b) when is the last of them likely to be promoted to the senior C.S.P. scale ;

(c) whether it is a fact that promotion of P.C.S. Officers to senior C S.P.scale is made according to the fixed quota ;

(d) when was the said quota first fixed and when was it last revised ;

(e) whether it is a fact that due to this quota system for promotion of P.C.S. Officers to the C.S.P. senior scale, the chances of promotion of officers of the former Punjab Region have been seriously affected ;

(f) if answer to (c) above be in the affirmative, what steps Government intend to take to secure justice for P.C.S. Officers of the former Punjab Region ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) 70 P.C.S. (EB) Officers are drawing the maximum of P.C.S. time-scale.

(b) Such a forecast cannot be made. Promotions depend upon the number of vacancies existing at a particular time plus Officer's fitness for promotion.

(c) Yes.

(d) The quota was first fixed in 1954. It was last revised in 1966.

(e) No.

(f) The former Province of Punjab has its fair share of quota.

Malik Muhammad Akhtar : What is the share of the former Punjab in this quota ?

Parliamentary Secretary : There is actually no separate share for the former Punjab. But the vacancies are filled according to the PCS cadre strength of that particular region. That is representation is given according to the percentage of the cadre strength of that particular region. The quota on overall West Pakistan basis was 25% in 1954 which was revised in 1964. It is now 30%.

Malik Muhammad Akhtar : What is the region-wise quota of PCS Officers for promotion to the senior CSP scale.

Parliamentary Secretary : The region-wise quota is according to the percentage of the cadre strength of that region. Supposing there are 15 vacancies and in the Punjab we have one hundred officers in the PCS cadre and in Sind we have fifty, and supposing, just for example, you have to divide these fifteen posts among these two regions you will divide them as under :

Punjab	—	10
Sind	—	5

That is how, I say percentage of PCS cadre strength of each region is determined and that is how representation is given region-wise.

Malik Muhammad Akhtar : The Parliamentary Secretary has not been able to follow my question. He has made three statements in one minute. Firstly, he has said that there is no region-wise or Province-wise quota and then he says that promotions are made according to the cadre strength of the region. How the strength is calculated I don't understand. I want to know what are the methods of measurement ? What is the yard-stick ? What is their criterion ? How do they promote the PCS Officers ?

Mr. Speaker : He has answered this question. Any how for your understanding I would request the Parliamentary Secretary to kindly reply.

Parliamentary Secretary : Mr. Speaker, Sir, my difficulty is that the Member, for whom I have great regard, is always concentrating on

his question and does not hear me. He will kindly lend his ears to me so that he may be able to follow. The fact is that on All West Pakistan basis thirty percent quota in the senior CSP scale is fixed for PCS Officers. Then so far as the region-wise quota is concerned I have already told the Member that that is according to the percentage of PCS cadre strength of that particular region.

Mr. Speaker, Sir, I may tell him that the PCS Officers are already drawing the quota according to their share and in the Punjab also they are drawing accordingly.

For his further information I may tell him that in 1966 three Officers were given senior CSP scale. In 1957, I may not mention the names, eleven officers have been given senior CSP scale. In 1968, uptill now, six officers have been given senior CSP scale, in Punjab particularly.

LEAVE EX-PAKISTAN AND LEAVE SALARY OF GOVERNMENT SERVANTS

*11273. **Chaudhri Muhammad Idrees:** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of (i) Class I Officers ; (ii) Class II Officers and (iii) other Government Servants who were granted leave Ex-Pakistan in (i) 1966-67 and (ii) 1967-68 ;

(b) the amount of leave salary given to each category of these officers in foreign currency during the said period ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) (i) Number of Class I Government Servants granted leave Ex-Pakistan in —

1966-67	...	48
1967-68	...	86

(ii) Number of Class II Government Servants granted leave Ex-Pakistan in —

1966-67	...	37
1967-68	...	76

(iii) Other Government Servants granted leave Ex-Pakistan in —

1966-67	...	71
1967-68	...	93

(b) (i) Amount of leave salary given to Class I Officers in foreign currency during —

1966-67	...	Rs	21,526.49
1967-68	...	Rs	1,63,138.08

(ii) Amount of leave salary given to Class II Officers in foreign currency, during —

1966-67	...	Rs	92,388.79
1967-68	...	Rs	1,72,731.64

(iii) Amount of leave salary granted to other Government Servants in foreign currency during —

1966-67	...	Rs	1,054.48
1967-68	...	Rs	5,375.00

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Does this include the foreign currency that is given to the railway officers on leave abroad ?

Parliamentary Secretary : No Sir ; I cannot say about that. The question was about the class 1, class II and other Government servants, and I have answered separately regarding all the concerned officers, who come under this category.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : That means the railway officers are not Government Officers ?

Mr. Speaker : He is not definite about it.

Parliamentary Secretary : I am not definite about it.

چودھری محمد ادریس ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان آفیسرز کو Ex-Pakistan leave جو دیجاتی ہے اس کے متعلق گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے ۔ اس سلسلے میں جو زرمبادلہ خرچ ہو رہا ہے کیا اسے بچایا نہیں جا سکتا ؟

Parliamentary Secretary : They are actually protected by the Service Rules and they are within their right to get this foreign currency, their leave salary and all that, in foreign currency. The position actually is that the Officer who is abroad, he can, according to Service Rules, take six weeks leave. and he can get his salary paid in foreign currency. If he is on medical leave, of course, for four months he can get his salary, and if he is on leave preparatory to retirement, he can again get four months pay. That is according to the rules. There is nothing against the rules.

مسٹر حمزہ ۔ ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ زرمبادلہ کی قلت ہے تو کیا حکومت ان سروس رولز کو ترمیم کرنے پر غور کر رہی ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, actually it is not that every application is accepted. Of course, if he is sick and goes to a foreign country on medical leave, we take good care of him. Sometimes we pay in foreign currency afterwards.

چودھری محمد ادریس ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ان میں سے اکثر افسران pleasure trip کے لئے abroad جاتے ہیں اور قوم کا پیسہ ضائع کرتے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : No, no. Mostly such officers, to whom leave salary has been given in foreign currency, were on training courses, and afterwards they wanted to stay in some country on their way back. They got some leave for, say, about six weeks, or unluckily or unfortunately, they were sick, that it why this was given to them.

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ محض ان افسروں کو غیر ممالک میں جانے اور وہاں بیرونی کرنسی یا زر مبادلہ استعمال کرنے کی اجازت ملتی ہے جو بیمار ہوں یا ٹریننگ کے لئے گئے ہوں تو کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ نے زر مبادلہ دینے کے لئے واضح رولز بنائے ہیں اور اگر بنائے ہیں . . .

Parliamentary Secretary : I have already told the Member that according to the Service Rules, they are already eligible and we go according to those rules. We have not actually surpassed those rules, and I have given you the details already. Of course, it is merely a sort of repetition, but I am prepared to do that. I have already explained at length that these are the rules and upto this limit we can give that foreign currency. I have given the details, which were available with me.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ اب جب کہ ملک میں میڈیکل سہولتیں تمام مہیا ہو گئی ہیں تو کیا ان رولز کو اس aspect کے پیش نظر ترمیم کرنے پر غور فرمایا جائے گا ؟

Parliamentary Secretary : Sir, I don't say that a man just flies abroad from Pakistan. He goes to a foreign country simply on medical grounds. If the Medical Board here advises that he should be sent to some foreign country, then that is a separate thing. But supposing by change, I happen to go there and become sick, and the time, which is being taken even by air, say, about twenty four hours or thirtysix hours from different countries, I just lose my life on board. I think it is not fair to the Officer, who falls sick, if we tell him that you can't have medical facilities in a foreign country, and you straightaway come here and get your treatment here. That is not possible.

POST OF JOINT DIRECTOR (TECHNICAL), MINERAL DEVELOPMENT DEPARTMENT

***11651. Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(a) the basic qualifications prescribed for filling the post of Joint Director (Technical), Mineral Development Department through (i) direct recruitment, (ii) promotion and (iii) on transfer ;

(b) whether the present incumbent of the said post, namely, Mr. S. B. A. Kazmi is duly qualified for the said post ; if so, details of his technical qualifications ;

(c) whether it is also a fact that despite the non-possession of the prescribed technical qualifications, the said Mr. Kazmi has been granted extension in service for another three years ; if so, the special considerations for the same ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The West Pakistan Directorate of Mineral Development (Gazetted Posts) recruitment Rules have not been finalized so far. Matter is still under examination of the Service Rules Sub-Committee in the Services and General Administration Department. As such, the qualifications prescribed for filling the post of a Joint Director cannot be given at this stage.

(b) Question does not arise. However, details of the technical qualifications of Mr. S.B.A. Kazmi are as under :—

(i) Coal Mining Certificate from Indian School of Mines Dhanbad (3 years course).

(ii) Mining Engineering and applied Geolgoy (specialised in coal mining and applied subjects (India) 3 years course.

(iii) 2nd Class Colliery Manager's Certificate of Competency (India).

(iv) Mines Rescue Certificate (U.K.)

(c) No, it is not a fact that Mr. Kazmi has been granted extension in service despite the non-possession of prescribed technical qualifications. As stated earlier, the relevant recruitment rules have not yet been framed.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ ویسے تو یہ قابل داد بات ہے کہ ان کا محکمہ بغیر کسی رولز کے چل رہا ہے اور جتنے بھی appointment ہوئے ہیں وہ بغیر کسی رولز کے ہوئے ہیں لیکن میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے draft رولز frame کر لئے ہیں تو کیا یہ حقیقت ہے کہ تمام appointments آپ draft رولز کے مطابق کرتے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : Sir, the rules regarding appointment to the post of Joint Director have not been finalized so far. There might be some draft rules, to which my learned friend is referring. As you know, Sir, this department was previously with the Central Government, and it has recently been transferred to the Provincial Government. As such, the rules are being drafted. It is the job of the Services & General Administration Department and I hope very shortly they will be finalised.

مسٹر حمزہ ۔ پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے تقریباً ۲۱ سال ہو گئے ہیں اور میرے خیال میں یہ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے علم میں ہو گا تو کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہ معدنیات کا محکمہ فنی محکمہ ہے ۔ اگر ۲۱ سال میں اس میں بھرتی کرنے کے ضوابط نہ بن سکے تو کیا آپ نے اس کے لئے غیر ملکی مشیروں کی خدمات حاصل کی ہیں یا اس سلسلے میں کوئی کارروائی کی گئی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ بجا ہے کہ حمزہ صاحب کو قیام پاکستان کا مجھ سے پہلے پتہ نہیں چلا تھا لیکن جہاں تک اس محکمہ کا تعلق ہے میں حمزہ صاحب سے عرض کروں گا کہ یہ محکمہ پہلے سنٹرل گورنمنٹ کے پاس تھا جب یہ محکمہ صوبائی حکومت کی تحویل میں آیا ہے اس کے بعد اس کے سروس رولز draft ہوئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ محکمہ صوبائی حکومت کی تحویل میں کب آیا تھا ؟

Parliamentary Secretary : It came to the Provincial Government in 1962.

Mr. Speaker : That means a period of six years. Is it not too much for framing the service rules ?

Parliamentary Secretary : You would kindly realize the difficulties. We have to pass through so many stages.

Mr. Speaker : Which cannot be completed within six years ?

Parliamentary Secretary : They are going to be completed very shortly, and now the case is with the S & GAD, as I have already stated.

Malik Muhammad Akhtar : Would it not be possible for the Parliamentary Secretary to act upon the rules of the Central Government by the time they frame their own rules for this department, because they have inherited this department from the Central Government ?

Parliamentry Secretary : I don't understand how my learned friend puts such type of questions.

Mr. Speaker : Can't the Govt follow the rules of the Central Government ?

Parliamentary Secretary : Not in the case of appointment. The terms and conditions of the Central Government are absolutely different from those of the Provincial Government, and obviously they cannot be adopted.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب سے یہ محکمہ آپ کی تحویل میں آیا ہے اس وقت سے آپ نے آج تک کتنے appointments کئے تھے اور انکا سٹینڈرڈ کیا تھا ؟

Parliamentary Secretary : Regarding these rules, Sir, a sub-committee was framed ....

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order Sir. He is trying to run away from the supplementary of Mr. Hamza.

Mr. Speaker : Let him answer that supplementary first.

Parliamentary Secretary : I assure my friend that there will be no discretion from my side. A Service Rules Sub-Committee was established .. ..

Malik Muhammad Akhtar : That is not the answer to my supplementary.

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary has not completed his answer so far. Don't be impatient.

Malik Muhammad Akhtar : I am not impatient but let him not dispose of the Members in that manner.

Parliamentary Secretary : A Service Rules Sub-Committee was established and certain rules were proposed which were examined by the Services & General Administration Department. As far as recruitment to new posts is concerned, certain rules have been laid down but they are not complete. A part of the rules has so far been provided for the recruitment of new posts like Assistant Director in consultation with the S & GAD. I have got a letter for reference showing to which extent they have been finalised.

Chaudhri Muhammad Idrees : The reply to my question has not been given.

Mr. Speaker : Yes. I quite agree with the Member.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, let me make a submission. If you could kindly have a glance at the question you will observe that it relates mostly to the basic qualifications prescribed for filling the post of Joint Director (Technical). With regard to other posts as to how they are being filled by this Department I don't

think this will arise out of the question. All questions with due deference I might submit may be answered with reference to the matter which has been notified and that is the qualifications for recruitment, promotion, etc., to this particular office. If at this stage any supplementary question is put with regard to the procedure of any other appointments, I think, it will become very difficult for the department to answer.

Mr. Speaker : In part (c) of the answer it has been given —

> "No, it is not a fact that Mr. Kazmi has been granted extension in service despite the non-possession of prescribed technical qualifications. As stated earlier, the relevant recruitment rules have not yet been framed."

This supplementary arises out of this answer.

Minister for Law : This again refers to that particular office. They have not said that they want information with reference to all the posts in this department. On the other hand, if you want that further information may be given, I am affraid, it will not be possible at this stage.

Chaudhri Muhammad Idrees : I only wanted to know under what rules are the Government recruiting other officers ?

Minister for Law : That does not arise out of this question.

چوڈھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں ان کی زبانی کہلوانا چاہتا ہوں draft rules ان کے frame شدہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بھرتی یا recruitment ان کے مطابق کی گئی ہے ۔ اب یہ اس کو چھپانا چاہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو recruitment کر رہے ہیں کیا وہ draft رولز کے تحت کر رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس post کی recruitment کے لئے

rules finalise نہیں ہوئے اگر یہ پوزیشن ہے تو پھر وہ پہلے کیا پالیسی اختیار کرتے رہے ہیں ؟

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں نے پوچھا ہے کہ ۱۹۶۰ء سے اب تک کس standard کے مطابق آپ recruitment کر رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ تو آپ اس سروس کے متعلق جواب دے دیجئے کہ اس post کے لئے آپ کی recruitment کی پالیسی کیا تھی ؟

Parliamentary Secretary : The Draft West Pakistan Directorate of Mineral Development (Gazetted Posts) Recruitment Rules provide the following qualifications for the post of Joint Director, Mineral Development :—

(1) Degree or Diploma from a recognised University ;

(2) .. ..

Mr. Speaker : Does the Parliamentary Secretary mean to say that he is acting upon the Draft Rules ?

Parliamentary Secretary : Yes, Sir.

Mr. Speaker : In that case answer to Chaudhri Muhammad Idrees's supplementary has been given.

Chaudhri Muhammad Idrees : May I know what is the qualification for the appointment of Joint Director according to those rules ?

Parliamentary Secretary : I was just going to give the qualifications.

1. Degree or Diploma from a recognised University in Mining or Geology ;

2. 10 years class I service with at least five years experience of work on a post not lower than that of Deputy Director or an equivalent post ;

3. Administrative ability to supervise the work relating to mineral development, exploration or production ;

4. First-class certificate of competency for Mine Managers from Pakistan or any foreign country will be an added qualification.

Mr. Speaker : Next question.

SCHOLARSHIPS TO STUDENTS FROM THE BENEVOLENT FUND

*11782. **Mr. Bashir Ahmed Shah :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that an amount of Rs. 1,54,000 was distributed amongst the students as scholarships from the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund in the year 1966-67 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the procedure adopted for granting the said scholarships (ii) the number of students who were granted the above said scholarships alongwith the purpose of granting the scholarships and the Divisional break up of the said scholarship holders ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes. Rs. 1,54,000.00 were ear-marked for the grant of scholarships in the budget for Part II (Non-Gazetted) for the year 1966-67. The amount was distributed between the 12 Divisional Boards on the basis of the size of contribution made by the divisions to the Benevolent Fund according to the information obtained from the Accountant-General. The following amounts were allocated to the various divisions in October/November, 1966 :—

		Rs.
(1) Lahore Division	...	45,000.00
(2) Peshawar Division	...	10,625.00
(3) D. I. Khan Division	...	10,625.00

(4)	Rawalpindi Division	...	10,625.00
(5)	Sargodha Division	...	10,625.00
(6)	Multan Division	...	10,625 00
(7)	Bahawalpur Division	..	10,625.00
(8)	Khairpur Division	...	10,625.00
(9)	Hyderabad Division	...	10,625.00
(10)	Karachi Division	—	8,000.00
(11)	Quetta Division	..	8,000.00
(12)	Kalat Division	...	8,000.00
	Total	...	1,54,000.00

(b) (*i*) The scholarships are granted according to a scheme approved by the Provincial Board (Appendix 'A')*. The Divisional Board are required to hold monthly meetings for consideration of applications for all types of aid including scholarships. Applications for scholarships are to be made in the prescribed form Appendix 'B'*. Allocations for the purpose of granting scholarships consist of a fixed amount for a year. The Divisional Boards are instructed to limit their expenditure within that amount. They have, therefore, to exercise their discretion for selecting suitable and deserving applications for the grant of scholarships.

(*ii*) The purpose for the grant of scholarships out of Benevolent Fund is indicated in Appendix 'A'. *

Other information called for in this part of the question has been obtained from the Commissioners (Chairman, Divisional Boards) and is given in Appendix 'C'.* All Commissioners were directed to utilise the allocation for scholarships in accordance with the scheme.

Please see Appendix 1 at the end.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Will the Parliamentary Secretary be pleased to state whether this amount will be ear-marked every year ?

Parliamentary Secretary : It would be ear-marked in the next year also because we are keen that it should be distributed to the scholarship holders and benefit the children who are studying in schools.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Has it been ear-marked for 1967-68 ?

Parliamentary Secretary : I cannot say rightly because the question was regarding 1966-67 but I personally feel that it must have been ear-marked and even if it is not ear-marked it would be done.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : In Appendix 'C' the number of scholarships that are awarded by different Divisional Heads has been given and ranges from nil to 568. Lahore has been granted the highest number, *i.e.* 568. Peshawar and Multan have been shown nil. Will the Parliamentary Secretary be pleased to state what will happen to the remaining amount which has not been granted as scholarships in different Divisions ?

Parliamentary Secretary : Actually, the distribution is made according to the contribution of each Division. In case of Lahore, I think the Lady Member must have read the figure which has been given in the answer.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : You have not understood my question. I don't question the amount that you have granted to different Divisions. What I mean to say is that what would happen to the amount granted by you to different Divisional Heads which has not been granted as scholarships.

Parliamentary Secretary : That would be utilised during the next year.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Why was it not spent ?

Parliamentary Secretary: That is not the point at issue Khan Jadoon. What the Lady Member is saying is what would happen to the amount

which has not been utilised. I say that ordinarily it would be used during the next year. As to why that amount was not distributed, all that I can say right now is that probably applications might not have come forward.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : How is it possible ?

چودھری محمد نواز ۔ جناب والا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے appointment کی تھی تو کس تاریخ کو کی تھی ؟ اگر آپ جواب دے رہے ہیں تو پوری طرح جواب دیں ۔

Parliamentary Secretary : Regarding which Division you want the information ?

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : May I intervene, Sir ? The supplementary perhaps assumes that the amount has not been utilized but it does not appear from the answer that the amount has not been utilized.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Your honour knows it very well that during these days class III or non-gazetted officials do not get sufficient amount of pay and education is so expensive that these people will jump at these scholarships but, according to the Parliamentary Secretary, it leads one to think that the people in those areas did not know at all that they were going to get scholarships. As you know, Lahore is the Provincial Capital and everything that goes out is known to these people previously and that is why they get these scholarships and it is ignorance on the part of the Divisional Heads to let this amount remain unutilized.

Minister for Law : For the information of the Lady Member, I would invite her to read the answer to part (a) of the question again. Sir, budget document is a public document and it is prepared by the officers and other Government servants. It is well known to them. This Benevolent Fund is also meant for the benefit of the children of the Government servants. This is something which cannot remain hidden

and they know it fully well. Therefore, the Lady Member may not be right when she says that this is not known to the people of southern regions.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Will the Minister be pleased to state and find out from different Divisions as to what was the reason for these scholarships not being granted ?

Parliamentary Secretary : This information has to be got from the Commissioners only. In two Divisions, i. e. Peshawar and Multan, no scholarships were granted. Actually, I had asked my department about this but I am sorry we cannot reply that right now. We had also tried to obtain this information, but could not. If the Member so desires, that information will be passed on to her when collected.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ جب یہ ضمیمہ مرتب کیا گیا تھا تو یہ اطلاعات کمشنروں سے منگوائی گئی تھیں ۔ کیا اس وقت پشاور اور ملتان ڈویژن سے اطلاع نہیں منگوائی گئی تھی ؟

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir, this is very important and I want also to know the amount that has been granted to different Divisions for the scholarships.

Parliamentary Secretary : Actually Sir, the amount allocated is, as mentioned in the answer, i. e. Rs. 1,54,000 but so far the amount spent in different Divisions is concerned, these figures are not available with me right now.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Will the Minister find out as to why this amount was not spent in certain Divisions and why it was spent so late in other Divisions where it was spent ? I shall be grateful if he also enquires as to how much amount was spent in different Divisions out of the allocation.

Minister for Law : We will get that information and supply it to the Lady Member.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Sir, I again say that this is a very important matter. Sir, in Appendix B, an application form has been given for the grant of scholarships but from this, it is not clear as to how a student will get this scholarship and from where. I want to know the full procedure for this.

Minister for Law : I suppose a particular student will have to apply in the Division where his father is or was serving, if he is alive, and in case his father is dead or invalid, then in that case we will enquire about the procedure and let the Lady Member know.

OVER STAY OF OFFICERS OF INDUSTRIES DEPARTMENT AT LAHORE

*12142. **Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the names and designations of the officers of the Industries Department posted at Lahore whose stay at Lahore is more than five years ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The requisite information is placed on the table of the House in the statements as Annexure I and II.

ANNEXURE—I

List of class I officers whose stay at Lahore is more than five years.

Sr. No.	Name of the officer	Designation
1	Mr. Nawazish Ali Malik.	Joint Director (Supply).
2	Mr. S Masood Hussain.	Joint Director (Supply).
3	Mr. S.A. Ahmed.	Officer on Special Duty (Industrial Estates).

1	2	3
4	Mr. Mansoor Ahmad.	Joint Director (Inspection).
5	Dr. M. Anwar-ul-Haq.	Joint Director (on deputation to the WPSIC).
6	Mr. M. Ajmal Khan.	Deputy Director (Supply).
7	Dr. M. Ilias Dubash.	Deputy Director (Research).
8	Mr. M. A. Fazili.	Dy : Director (Survey Chem) :
9	Mr. S. Shafqat Ali Shah.	Deputy Director (on deputation to the WPSIC).
10	Mr. Zafar-ud-Din Sheikh.	Deputy Director (Inspection).
11	Mr. Z. S. Sheikh.	Deputy Director (Development Chemical).
12	Mr. M. Younus.	Deputy Director (Supply).
13	Mr. M. A. H. Qureshi.	Deputy Director (Supply).
14	Mr. Abdul Aziz.	Dy : Director (Admn :) Training abroad.
15	Mr. Munir Hussain.	Assistant Director (Development Textile).
16	Raja Sana Ullah.	Asstt : Director (Licensing).
17	Mr. M. A. Chouhan.	Asstt : Director (Supply).
18	Mian Abdul Hafeez.	Asstt : Director (Admn :)
19	Mr. S. Shaukat Mahmood.	Asstt : Director (Co-ordination).

ANNEXURE—II

List of class II officers whose stay at Lahore is more than five years.

Sr. No.	Name of the Officer	Designation
1	Mr. Said Hasan.	Purchase Officer, H/Qrs. Office Lahore.
2	Mr. Muhammad Sarwar.	—do—
3	Mr. Khadim Mohy-ud-Din.	—do—
4	Mr. Abdul Majeed Ch :	Research Officer H/Qrs. Office Lahore.
5	Mr. Aitzaz Barkat.	- do—
6	Mr. Muhammad Latif.	Statistician, H/Qrs. Office Lahore.
7	Mr. Qamar Ahmad Qureshi.	Research Officer, H/Qrs. Office, Lahore.
8	Mr. Khalid Masud.	—do —
9	Mr. Nasir-ud-Din Khan.	Purchase Officer, H/Qrs. Office Lahore.
10	Mr. Zia-ur-Rashid Farooqi.	Statistician, H/Qrs. Office, Lahore.
11	Mr. Muhammad Salim Iqbal.	Inspection Officer, H/Qrs. Office Lahore.
12	Mr. Iqbal Hussain Qureshi.	—do—

PROMOTION TO CLASS I POSTS IN INDUSTRIES DEPARTMENT

*12582. **Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that ever since the promulgation of the West Pakistan Industries Service Class 1 Rules 1962, all departmental promotions to Class 1 posts (Junior Scale) have been made on the basis of integrated seniority in Class 11 service on all West Pakistan basis as against selection on regional basis from respective sub-cadres of Class 11 service, as required under the rules ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, what is the justification for making promotions to Class I posts on all West Pakistan basis instead of selection on regional basis ;

(c) the number of officers promoted to (Class 1 on Junior Scale) since the promulgation of service rules alongwith the names, designations and places of their postings ;

(d) whether it is a fact that no Class 11 Officer has so far been promoted from Karachi Region ever since the promulgation of the West Pakistan Industries Service Class 1 Rules, 1962, if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) Question does not arise.

(c) A list containing the required information is placed on the table of the House as Annexure I.

(d) No.

ANNEXURE—I

Eighteen Class I (Junior scale) officers have been promoted since the promulgation of Service Rules, their names and designations and places of postings are as under :—

Serial No.	Name	Designation	Place of posting
1	Mian Abdul Hafeez.	Assistant Director of Industries.	Headquarters Office.

1	2	3	4
2	Mr. Muhammad Ali Sheikh.	Ditto	Ditto
3	Mr. Muhammad Amin Dar.	Ditto	Karachi Region.
4	S. Shaukat Mahmood.	Ditto	Lahore Region.
5	Mr. B. K. Mirza.	Ditto	Multan Region.
6	Mr. Asaf Ali Mian.	Ditto	Karachi Region.
7	Mr. Azmatullah Sheikh.	Ditto	Ditto
8	Ch. Sher Muhammad.	Ditto	Headquarters Office.
9	Mr. Basir Muhammad	Ditto	Hyderabad Region
10	Mr. Gul Rehman Khan.	Ditto	Peshawar Region.
11	Ch. Bahar Muhammad.	Marketing Officer (Wool).	Lahore Region.
12	S. Anwar Ali Shah.	Assistant Registrar.	Headquarters Office.
13	Mr. Said-ud-Din.	Assistant Director of Industries.	On deputation.
14	Mr. Islam Hassan Khan.	Ditto	Headquarters Office.
15	Muhammad Siddiq Ch.	Ditto	Ditto
16	Mr. M. A. Talpur.	Ditto	Karachi Region.
17	Mr. A. A. I. Qazilbash.	Ditto	Ditto
18	Mr. Muhammad Mumtaz Khan.	Ditto	Multan Region.

INTER SE SENIORITY OF SURPLUS JUNIOR CLERKS OF IRRIGATION DEPARTMENT ABSORED IN OTHER GOVERNMENT DEPARTMENTS

*12816 **Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to refer to the answer to my starred question No. 10186 given on the floor of the House on 9th May 1968 and state : –

(a) whether the advice of the West Pakistan Public Scrvice Commission in the matter of maintaining *inter se* seniority of surplus Junior Clerks of Irrigation Department absorbed in other Government Departments has since been received; if not (i) the date on which the said Commission was asked to give its advice on the said issue and (ii) the dates on which reminders were issued to the West Pakistan Public Service Commission by the Services and General Administration Department for early disposal of the said case ;

(b) in case no reminder has been issued by Services and General Administration Department to the said Commission in connection with the said advice, reasons therefor alongwith the likely date by which the case referred to in part (a) above is expected to be finalized ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) No.

(i) 2nd May, 1968.

(ii) 1st June, 1968.

(b) The case will be finalized on receipt of the Commission's advice.

PROVISION OF RESIDENTIAL ACCOMMODATION TO OFFICERS IN LAHORE

*12843. **Pir Ali Gohar Chishti :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the names of the Magistrates, Civil Judges and D.S.Ps. posted within the Lahore Municipal Corporation area on 25th May 1968 ;

(b) the names of the Officers, out of those mentioned in (a) above, who have been provided residential accommodation in Government buildings and the rented ones ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) As per list 'A' enclosed.

(b) As per list 'B' enclosed.

LIST 'A'

MAGISTRATES :

1 Mr. Muhammad Anwar Shariq, P.C.S.

2 Mr. Muhammad Zar Chaudhri, P.C.S.

3 Mr. Rashid Ahmad Sheikh, P.C.S.

4 Sardar Khalid Mahmood, P.C.S.

5 Malik Muhammad Iqbal, P.C.S.

6 Mr. Saeed-ud-Din Naqvi, P.C.S.

7 Mr. Faisal Tahseen Memon, P.C.S.

8 Mr. Muhammad Masood Khan, P.C.S.

9 Ch. Abdul Latif, P.C.S.

10 Syed Nasir Ali Shah, P.C.S.

11 Rana Muhammad Sarwar, P.C.S.

12 Syed Ali Ahmad, P.C.S.

13 Syed Ishrat Ali, P.C.S.

14 Rana Muhammad Rafiq, P.C.S.

15 Mr. Anis Naqi, P.C.S.

16 Mr. Muhammad Yaqub Bajwa, P.C.S.

17 Agha Hassan Raza, P.C.S.

18 Mr. M.D. Chaudhri, P.C.S.

CIVIL JUDGES :

1 Mr. Saleem Mazhar, District & Sessions Judge, Lahore.

2 Ch. Muhammad Hussain, Additional District & Sessions Judge, Lahore.

3 Khawaja Ihsan-ul-Haq, Additional District & Sessions Judge, Lahore.

4 Ch. Bashir Ahmed, Additional District & Sessions Judge, Lahore.

5 Mr. Masud Ahmad Ansari, Additional District & Sessions Judge, Lahore.

6 Ch. Hassan Nawaz, Senior Civil Judge, Lahore.

7 Malik Akhtar Hassan, Judge Small Cause Court, Lahore.

8 Mr. Muhammad Iqbal Malik, Registrar, Small Cause Court, Lahore.

9 Ch. Mohammad Nasim, Civil Judge, Lahore.

10 Syed Amjad Hussain Bokhari, Civil Judge, Lahore.

11 Ch. Mohammad Hussain Pervaiz, Civil Judge, Lahore.

12 Ch. Abdul Hafeez Cheema, Civil Judge, Lahore.

13 Malik Mushtaq Ahmad, Civil Judge, Lahore.

14 Mr. Aqeel Ahmad Khan, Civil Judge, Lahore.

15 Kh. Mohammad Ashraf Butt, Civil Judge, Lahore.

16 Mr. Muhammad Arshad Khan, Civil Judge.

DEPUTY SUPERINTENDENTS OF POLICE :

1 Malik Abbas Khan, QPM, Offg., D.S.P., Cantt. Lahore.

2 Mr. Muhammad Asghar Khan, PPM., Offg., D.S.P., Civil Lines, Lahore.

3 Mr. Muhammad Mubariz Khan, PPM., Offg., D.S.P/C.I.A , Lahore.

4 Agha Muhammad Hadi, Offg., D.S.P., Naulakha, Lahore.

5 Mr. Mahmaod Hussain Ansari, D.S.P./Old Anarkali, Lahore.

6 Mr. K.J. Blunt, Offg , D.S.P./Traffic, Lahore.

7 Sh. Musharaf Ali, PDSP/Lahore.

8 Rana Mushtaq Hassan Khan. Offg., D.S P. Sadar, Lahore.

9 Ch. Muhammad Sharif Cheema, PPM., DSP/New Anarkali, Lahore.

10 Ch. Muhammad Amin, Offg., D.S.P. Ichhra Lahore.

11 Malik Hussain Bakhsh, DSP/H. Qrs, Lahore.

12 Ch. Muhammad Nawaz, PPM , DSP/RTC., Walton, Lahore.

13 Mr. Atta Ullah Khan, Offg , DSP, WAPDA, Lahore.

14 Raja Adalat Khan, Offg., DSP/North Zone, Tele-communications, Lahore.

15 Shahzada Sultan Muhammad, Offg., DSP/Admn. Railway, Lahore.

16 Mr. Muhammad Yousaf Shirazi, QPM, PPM., D.S.P. Railway, Lahore.

17 M. L.R. Niblett, DSP/M.T. Section, Lahore.

18 Mr. Maqsood Ahmad Butt, Offg., DSP, S.B. Lahore.

19 Khan Hamid Ullah Khan Durrani, Offg., DSP, Special Branch, Lahore.

20 Sh. Abrar Ahmed, PPM., Offg., DSP, S.B. Lahore.

21 Ch. Sardar Ali, PPM., DSP, S.B., Lahore.

22 Mr. Muhammad Zia Jilani, PPM., Offg., DSP., S.B., Lahore.

23 Ch. Abdul Ghafoor, Offg., DSP, S.B. Lahore.

24 Ch. Muhammad Habib Ullah, PPM., DSP/Security, Civil Secretariat., S.B., Lahore.

25. Mr. E.O. Man-onca, Offg., DSP/Detective Training School Crime Branch, Lahore.

26 Ch. Mukhtar Ahmed, PPM., Offg., DSP/Crime Branch, Lahore.

27 Ch. Abdul Aziz, Offg., DSP/Finger Print Bureau, Lahore.

28 Mirza Ashraf Beg, DSP/Finger Print Bureau, Lahore.

29 S. Dildar Hussain Shah, Offg., DSP/PQR, Lahore.

30 Ch. Khurshid Ahmed, PDSP/P.A. to I.G. Police, Lahore.

31 Khan Zia-ud-Din Khan, T.K., PPM., DSP/ACE, Lahore.

32 Malik Maqsood Ahmed, PPM., Offg., Deputy Central Intelligence Officer, Lahore.

33 Mr. Muhammad Iqbal Khan, DSP/SPE., Lahore.

34 Ch. Bashir Ahmad, PPM., DSP/SPE., Lahore.

35 S. Inayat Hussain Shah, QPM., PPM., Offg., DSP/Complaints and Investigations, WAPDA, Lahore.

36 Mr. Muhammad Roshan Ali, PPM., Offg., DSP/Complaints and Investigations, WAPDA, Lahore

37 S. Shah Shujaat, Offg., DSP/A.C.E., Lahore.

38 Malik Zafar Ali, PPM., Offg., DSP/Deputy Director, Anti-Corruption, RTC., Lahore.

39 Sh. Mohammad Bashir Akbar, PDSP/A.C.E. Lahore.

40 Mufti Mohammad Hassan, PDSP/A.C.E. Lahore.

41 S. Anwar-ul-Hassan, PDSP/A.C.E. Lahore.

42 Mr. Mohammad Shakil Alvi, PDSP/A.C.E. Lahore.

43 Hafiz Mohammad Naeem, PDSP/WAPDA, Lahore.

44 Mir Akram Mahmood, PDSP/WAPDA, Lahore.

LIST B

Name of officer	Whether allotted Government accommodation or requisitioned accommodation.
MAGISTRATES :	
1. Mr. Muhammad Anwar Shaiak. PCS. A.D.M. Lahore.	Government accommodation.
2. Mr. Masud Khan, PCS. Magistrate, Lahore.	Requisitioned accommodation.
3. Mr. M.D. Chaudhri, PCS. Corporation Magistrate, Lahore.	Requisitioned accommodation.
CIVIL JUDGES :	
1. Mr. Salim Mazhar, District and Sessions Judge, Lahore.	Government accommodation.
2. Mr. M. Ashraf Butt, PCS. Civil Judge, Lahore.	Government accommodation.
3. Kh. Ehsan-ul-Haq, PCS. Additional Sessions Judge, Lahore.	Requisitioned accommodation.
4. Ch. Mohd. Hussain Pervaiz, PCS Civil Judge, Lahore.	Requisitioned accommodation.

DEPUTY SUPERINTENDENTS POLICE

1. Sh. Musharaf Ali	Government	accommodation	(attached with) Police Stations and Police Lines)
2. Rana Mushtaq Ahmad Khan	do.	do.	do.
3. Ch. Muhammad Sharif Cheema.	do.	do.	do.
4. Mr. K.J. .....?*	do.	do.	do.

*Not legible.

5.	Mr. Muhammad Mubariz.	do.	do.	do.
6.	Mr. Muhammad Hussain Ansari.	do.	do.	do.
7.	S. Hadi Hussain.	do.	do.	do.
8.	Malik Abbas Khan.	do.	do.	do.
9.	Ch. Khurshid Ahmad.	do.	do.	do.
10.	Mr. Muhammad Yousaf Sherazi.	do.	do.	do.
11.	Shezada Sultan Muhammad.	do.	do.	do.
12.	Raja Adalat Khan.	do.	do.	do.
13.	Khan Ata Ullah Khan.	do.	do.	do.
14.	Mr. L.R. Niblet.	do.	do.	do.
15.	Ch. Muhammad Nawaz, PPM.,	do.	do.	do.
16.	Mr. Maqsood Ahmad Butt.	Govern-ment	accommo-dation	(from gene-ral pool)
17.	Mr. Muhammad Asghar Khan.	do.	do.	do.
18.	Malik Zafar Ali, PPM.,	do.	do.	do.
19.	Sh. Muhammad Bashir Akbar.	Requisi-tioned	(Rented)	accommo-dation
20.	Mr. Anwar-ul-Hasaan Shah.	do.	do.	do.
21.	Mufti Muhammad Hassan.	do.	do.	do.

DEPUTY COMMISSIONERS AND S.D.Ms.

*12859. **Pir Ali Gohar Chishti :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state the names of Deputy Commissioners and S.D.Ms in the Province who are (i) under

30 years and (ii) above 30 years, alongwith the length of their administrative experience ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

	Administrative experience
(*i*) UNDER 30 YEARS OF AGE	
(*a*) *Deputy Commissioner*—	
1. Mr. Muhammad Lutfullah, CSP.	... 8 years.
(*b*) *Sub-Divisional Magistrates*—	
1. Qazi Muhammad Manzur-i-Mowla, C.S.P.	... 4 years.
2. Mr. A.B. Mirza Muhammad Azizul Islam, C.S.P.	... 4 years.
3. Mr. Abu Yousaf Muflehur Rahman Osmany, C.S.P.	... 4 years.
4. Mr. Muhammad Qudrat-e-Ilahi Choudhry, C.S.P.	.. 4 years.
5. Mr. Muhammad Lutfullahil Majid, C.S.P.	... 4 years.
6. Mr. Muhammad Ali, C.S.P.	... 4 years.
7. Mr. Shahed Latif, C.S.P.	... 4 years.
8. Mr. Mushfequr Rahman, C.S.P.	... 4 years.
9. Mr. Muhammad Enamul Haq, C.S.P.	... 4 years.
10. Mr. Saifuddin Ahmed, C.S.P.	... 4 years
11. Mr. Abul Hasbem, C.S.P.	... 4 years.
12. Mr. Syed Javed Iqbal Bukhari, C.S.P.	... 3 years.
13. Mr. Hafeez Ullah, C.S.P.	.. 3 years.
14. Mr. Zafar Altaf, C.S.P.	... 3 years.
15. Mr. Muhammad Zafaruflah Khan, C.S.P.	... 3 years.

16. Mr. Tanwir Ahmad, C.S.P. ... 3 years.
17. Mr. Jiwan Khan, C.S.P. ... 3 years.
18. Mr. Ahmad Saleem Akbar, C.S.P. ... 3 years.
19. Mr. Muhammad Javed Masud, C.S.P. ... 3 years.
20. Mr. Tasneem Ahmad Siddiqui, C.S.P. ... 3 years.
21. Mr. Syed Roshan Zamir, C.S.P. ... 3 years.
22. Mr. Syed Shahid Hussain, C.S.P. ... 3 years.
23. Mr. Nazar Abbas Siddiqui, C.S.P. ... 3 years.
24. Mr. A. W. Kazi, C.S.P. ... 3 years.
25. Mr. Manzur Akbar, P.C.S. ... 2 years.
26. Mr. Abdul Aziz Luni, P.C.S. ... 5 years.

(*ii*) ABOVE 30 YEARS OF AGE

(*a*) *Deputy Commissioners*—

1. Dr. Muhammad Humayun Khan, C.S.P. ... 13 years.
2. Mr. S.A. Jilani, C.S.P. ... 11 years.
3. Mr. A.K. Lodhi, T.Q.A. C.S.P. ... 10 years.
4. Mr. S. Sarfraz Ali Shah, C.S.P. ... 10 years.
5. Capt. Abdul Qayyum Khan, C.S.P. ... 7 years.
6. Capt. Rahatullah Khan Jaral, C.S.P. ... 8 years.
7. Mr. Sajjadul Hasan, C.S.P. ... 12 years.
8. Mr. M.A. Sadick, C.S.P. ... 11 years.
9. Mr. Tarik Saeed Jaffrey, C.S.P. ... 9 years.
10. Dr. Muhammad Arshad Malik, C.S.P. ... 11 years.
11. Mr. Mufti Masood-ur-Rehman, C.S.P. ... 10 years.
12. Mr. Humayun Faiz Rasul, C.S.P. ... 10 years.

13. Mr. F.K. Bandial, C.S.P. ... 14 years.

14. Dr. Imtiaz Ahmad Khan, T.Q.A. C.S.P. ... 11 years.

15. Mr. Muzaffar Qadir, C.S.P. ... 10 years.

16. Mr. Khalid Javed, C.S.P. ... 9 years.

17. Mr. Ijaz Malik, C.S.P. ... 8 years.

18. Mr. Agha Rafique Ahmad, C.S.P. ... 9 year.

19. Mr. A. R. Usman, C.S.P. ... 10 years.

20. Mr. Mubashir Muhammad Khan, C.S.P. ... 9 years.

21. Mian Basharat Rasool, C.S.P. ... 10 years.

22. Mr. Asaf Fasihuddin Khan Vardag, C.S.P. ... 9 years.

23. Capt. Usman Ali G. Isani, C.S.P. ... 8 years.

24. Syed Sardar Ahmad, C.S.P. ... 10 years.

25. Mr. Fazal Ilahi Malik, C.S.P. ... 10 years.

26. Mr. Salahuddin Qureshi, C.S P. ... 11 years.

27. Capt. Jamshed Burki, C.S.P. ... 7 years.

28. Mr. Saadat Hussain Khan, C.S.P. .. 8 years.

29. Lt.-Cdr. A.A. Naseem, T.Q.A., C.S.P. .. 8 years.

30. Capt. Raza Ali, T.Q.A., C.S.P. .. 7 years.

31. Mr. Mubashar Lall Khan, C.S.P. .. 8 years.

32. Mr. Mujib-ur-Rahman Khan, C.S.P. .. 12 years.

33. Mr. Islam Bahadur, T.Q.A., C.S.P. .. 8 years.

34. Mr. S. K. Mahmud, C.S.P. .. 13 years.

35. Mr. Abad Jan, C.S.P. — 8 years.

36. Mr. Wazirzada Abdul Qayyum Khan, P.C.S. .. 19 years.

37. Mr. Abdus Salam Khan P.C.S. .. 15 years.

38. Mr. Sibghatullah Khan, P.C.S. — 20 years.

39. Mr. Fakhruz Zaman, T.Q.A., P.C.S. ... 20 years.

40. Mr. A. R. Abbasi, P.C.S. .. 19 years.

41. Mr. S.M. Ayub, P.C.S. — 20 years.

42. Mr. Hizbullah Khan, P.C.S. .. 19 years.

43. Mr. Muhammad Ashraf. T.Q.A., P.C.S. ... 20 years.

44. Raja Hamid Mukhtar, P.C.S. .. 28 years.

45. Sh. Muhammad Ameer Ali, P.C.S. — 26 years.

46. Mian Asghar Ali, P.C.S. .. 26 years.

47. Mr. S. Hasnat Ahmad, P.C.S. — 26 years.

48. Malik Ahmad Khan, P.C.S. — 27 years.

49. Kh. Ghulam Mustafa, P.C.S. — 26 years.

50. Sardar Karim Nawaz Khan, P.C.S. .. 29 years.

51. Mr. Gul Muhammad Shaikh, P.C.S. — 11 years.

52. Capt. Sultan Ali Hazara, P.C.S. — 21 years.

53. Mr. Rafique Ahmad Khan, P.C.S. — 31 years.

(*b*) *Sub-Divisional Magistrates*—

1. Mr. Nawaz Ali Khan Khera, P.C.S. — 25 years.

2. Mr. Nazir Ahmad Malik, P.C.S. .. 23 years.

3.	Ch. Muhammad Sharif, P.C.S.	.. 19 years.
4.	Mr. M.D. Rafique, P.C.S.	.. 18 years.
5.	Qazi Muhammad Hafiz Ullah, P.C.S.	.. 17 years.
6.	Mr. Muhammad Mahboob Khan Abbasi, P.C S,	.. 17 years.
7.	Mr. Z. A. Khan Tareen, P.C.S.	.. 14 years.
8.	Ch. Ghulam Rasul, P.C.S.	... 16 years.
9.	Mirza Abdul Khaliq, P.C.S.	.. 16 years.
10.	Mr. Abdul Majid Malik, P.C.S.	.. 13 years.
11.	Mr. Ali Zulqarnain, P.C.S.	.. 16 years.
12.	Mr. Muhammad Ashraf Ali, P.C.S.	.. 14 years.
13.	Sh. Abdur Rashid, P.C.S.	.. 13 years.
14.	Mr. Saeed Iqbal Shami, P.C.S.	.. 13 years.
15.	Mr. C.M. Hanif, P.C.S.	.. 13 years.
16.	Mr. M.R. Khalid, P.C.S.	.. 13 years.
17.	Mr. Ali Hassan Agha, P.C.S.	.. 13 years.
18.	Mr. Muhammad Yousaf Khan, P.C.S.	... 12 years.
19.	Mr, Muhammad Aslam Khokhar, P.C.S.	.. 12 years.
20.	Syed Sarfraz Hussain, P C.S.	... 14 years.
21.	Mr. Muhammad Zaman Khan, P.C.S.	... 20 years.
22.	Mr. Nazir Muhammad Khan, P.C.S.	... 15 years.
23.	Mr. Razullah Khan, P.C.S.	.. 16 years.
24.	Mr. Sahibzada Yonis Khan, P.C.S.	.. 14 years.

25. Mr. Mohsin Ali, P.C.S. ... 13 years.

26. Mr. Imdad Ali Shah Bokhari, P.C.S. .. 13 years.

27. Mr. Baldev Mathrani, P.C.S. ... 5 years.

28. Mr. Mobeen Ahmad Khan, P.C.S. .. 7 years.

29. Mr. Muhammad Khan Junejo, P.C.S. .. 9 years.

30. Mr. Ghulam Nabi Memon, P.C.S. .. 3 years.

31. Mr. Ghulam Muhammad Memon, P.C.S. .. 2 years.

32. Mr. Musharaf Ali .. 8 years.

33. Mr. Mumtaz Ahmad, P.C.S. .. 2 years.

34. Mr. Muhammad Isa Abbasi, P.C.S. ... 7 months.

35. Mr. Faqir Muhammad Sial, P.C.S. .. 7 months.

36. Mr. Faqir Muhammad Dahar, P.C.S. ... 2 months.

37. Mr. Ghulam Muhammad Dawach, P.C.S. ... 13 years.

38. Mr. Muhammad Ilyas Baluch, P.C.S. ... 2 years.

39. Mr. Muhammad Salahuddin, P.C.S. ... 5 years.

40. Mr. Nadir Ali Bhatti, P.C.S. ... 9 years.

41. Mr. M. H. Baluch, P.C.S. ... 13 years.

42. Mr. Ghulam Rabani, P.C.S. ... 14 years.

43. Malik Bashir Ahmad, P.C.S. .. 8 years.

44. Mr. Taj Muhammad Qureshi, P.C.S. .. 3 years.

45. Mr. J. M. Soares, P.C.S. ... 8 years.

46. Mr. Muhammad Ibrahim Qureshi, P.C.S. ... 5 years.

47. Mr. Muhammad Ishaque H.K. Sheikh, P.C.S. ... 8 years.

48.	Mirza Hussain Ali, P.C.S.	.. 6 years.
49.	Mr. Sufi Ahmad Khan, P.C.S.	— 5 years
50.	Mr. Qaim Khan, P.C.S.	... 7 months
51.	Mr. F.M. Baluch, P.C.S.	... 14 years
52.	Mr. Akhtar Mirza, P.C.S.	— 2 years
53.	Mr. Nek Muhammad, P.C.S	... 4 years
54.	Mr. Sultan Hameed, P.C.S.	.. 11 years
55.	Mr. Abdul Ghaffar, P.C.S.	... 5 years
56.	Mr. Muhammad Ali Hazara, P.C.S.	... 7 months
57	Mr. Khuda Jan, P.C.S.	... 12 years
58.	Mr. Nasir Ali, P.C.S.	... 8 years
59.	Mr. Ghulam Sarwar Malik	... 5 years
60.	Mr. Abdullah Khan, P.C.S.	... 7 months
61.	Mr. Ali Muhammad Achakzai, P.C.S.	... 7 months
62.	Mr. Sultan Qaim Khan, P.C.S.	... 7 months
63.	Mr. Abdul Rahim Khan, P.C.S.	... 4 years
64.	Mr. Sohbat Khan, P.C.S.	... 5 years
65.	Mr. Atta Muhammad Khan, P.C.S.	... 13 years
66.	Mr. Muhammad Akram, P.C.S.	.. 4 years
67.	Mr. Sultan Muhammad Nazir, P.C.S.	... 2 years

ENROLMENT OF WHOLESALE AND RETAIL DISTRIBUTORS OF SALT

*12980. **Chaudhri Muhammad Idrees:** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether the West Pakistan Industrial Development Corporation has framed any rules or policy for the enrolment of wholesale and retail distributors of salt ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, a copy thereof be placed on the Table of the House ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) WPIDC has developed a broad-based salt agency system, in order to regularise and systematise the distribution of salt in the various districts of West Pakistan. The primary aim of the scheme is to obviate monopoly of small groups of traders engaged in salt business and to stabilise the prices of salt in the country.

The general rule for the appointment of salt dealers is that the party should have sufficient funds, business space and experience in the salt or like trades. Besides, it is planned that the number of traders should be large enough so that they would not be able to form pools or monopolistic groups.

(b) The historical background leading to the development of this policy is given in detail in the note placed on the table of the House.*

PRINCIPAL COAL-FIELDS

*13005. Ataliq Jafar Ali Shah : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the annual production in tons of the Principal Coal-fields in West Pakistan alongwith location of these coalfields ;

(b) the total production of (i) highest grade coal usable as coke in steel industry and (ii) other grades ;

(c) the distance of each coalfield from to the nearest iron ore deposits ?

**Please see Appendix II at the end.*

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammed Ashraf Khan) : (a) There are eight major coalfields in West Pgkistan *viz.*, Salt Range and Makerwal Coalfields located in Rawalpindi and Sargodha Divisions Sor Range-Degari-Sinjidi-Spezand-Pir Ismail-Ziarat, Khost-Shahrigh-Harnai, Mach, Kach Road Coalfields in Quetta and Kalat Divisions and Lakhra, Meting-Jhimpir in Hyderabad Division. The annual production of each is given below :—

		tons
1.	Salt Range	1,83,075
2.	Makerwal	2,37,728
3.	Sor Range-Degari-Sinjidi-Spezand-Pir Ismail-Ziarat	5,73,266
4.	Khost-Shahrigh-Harnai	1,42,401
5.	Mach	79,970
6.	Kach Road	12,384
7.	Lakhra	36,430
8.	Meting-Jhimpir	52,719

(b) (i) Nil.

(ii) 1,317,973 tons

(c) The distance of each coalfield from the nearest iron ore deposit is as below :—

1.	Salt Range	From 80 to 290 miles from Chichali Iron Ore Deposits near Kala Bagh.
2.	Makerwal	30 to 34 miles from Chichali Iron Ore Deposits near Kala Bagh.
3.	Sor Range-Degari-Sinjidi-Spezand-Pir Ismail Ziarat.	245 to 280 miles from the deposits near Dalbandin in District Chagai.

4.	Khost-Shahrigh-Harnai	385 to 420 miles from the deposits near Dalbandin in District Chagai.
5.	Mach	255 to 290 miles from the Iron Ore deposits near Dalbandin in District Chagai.
6.	Lakhra	650 to 685 miles from the Iron Ore deposits near Dalbandin in District Chagai.
7.	Meting-Jhimpir	680 to 715 miles from the Iron Ore Deposits near Dalbandin in District Chagai.
8.	Kach Road	234 to 279 miles from the Iron Ore deposits near Dalbandin in District Chagai.

Ataliq Jafar Ali Shah : Sir, answer to part (b) (i) of the question is 'Nil' which means that there is no high grade coal suitable for use in the steel industry. In that case, may I ask what substitute they are using for their steel industry proposed to be set up in Kalabagh or Karachi ?

Parliamentary Secretary : Obviously Sir, when the steel industry is being set up, there must be some substitute. They can get the carbon from the sui gas and from so many other minerals. So far as this question is concerned, you will please appreciate that this does not fall within the purview.

Ataliq Jafar Ali Shah : The question was whether there is production of high grade coal and the answer was 'No'. So it falls within the purview.

Mr. Speaker : Next question.

INDUSTRIES SET UP IN FORMER N.W.F.P. INCLUDING TRIBAL AREAS

*13011. **Haji Ghulab Khan Shinwari:** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the number of industries set up in the former N.-W.F.P. including tribal areas during the period from 1947 to 1967 alongwith industry-wise break up thereof ;

(b) the number of new units sanctioned for the former N.-W.F.P. including tribal areas in each Plan period ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The requisite information is given in the statement enclosed.* It would be seen from the statement that 104 industrial units were sanctioned for the former N.-W.F.P. including Tribal Areas during the years 1947—67 by the various Financing Agencies. Their break up industry-wise is also shown therein.

(b) The requisite information is as under :—

1st Plan Period (1955—60) = 14 Nos.

2nd ,, ,, (1960—66) = 53 ”

3rd ,, ,, (1965—67) = 9 ”

Total 76

Sir, this information is regarding private sector and regarding W.P. Small Industries Corporation, the information is as under :

Units established by the private sector with the financial and technical assistance of the Small Industries Corporation :

Please see Appendix III at the end.

S. No.	Name of Industry	No. of Unit established Outside Small Industries Estate, Peshawar	Inside Small Industries Estate, Peshawar
1.	Marble chips	1	1
2.	Ready-made garments	1	—
3.	Leather goods	1	—
4.	Specialised Textile	1	—
5.	Wheat Milling	2	1
6.	Armoury	—	2
7.	Wood working	—	1
	Total :	6	5

Apart from this, Sir, the WPIDC has also established eleven industries in this area during the said period out of which six have been transferred to the private sector. Five are being managed by the WPIDC at present in this area.

حاجی گلاب خان شنواری ۔ جناب والا ۔ قبائلی علاقہ میں میری نظر میں تو کوئی کارخانہ نہیں لگایا گیا ہے ۔ اگر کوئی کارخانے واقعی لگائے گئے ہیں وہ کہاں واقع ہیں ؟

Parliamentary Secretary : I have given complete details in this question which particular area .....

جناب والا ۔ کسی مخصوص جگہ کے لئے میرے دوست نے نہیں پوچھا ہے ۔ انہوں نے صرف سابق شمال مغربی سرحدی صوبہ میں بشمول قبائلی علاقہ جات کے متعلق پوچھا ہے ۔ اس کے متعلق بڑی وضاحت سے

عرض کر دیا ہے ۔ پرائیویٹ سیکٹر میں اس دوران ۱۰۴ کارخانے قائم کئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ کچھ کارخانے ڈبلیو پی آئی ڈی سی نے اور سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے بھی قائم کئے ہیں ۔ ان کی تفصیل بھی ایوان کی خدمت میں پیش کر دی ہے ۔ اگر کسی مخصوص مقام کے لئے میرے دوست پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے علیحدہ سوال دے دیں میں اس کا جواب دے دوں گا ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ Annexure II آئٹم نمبر ۱۱ پر چترال میں ایک کارخانہ show کیا گیا ہے جس کا نام یہ ہے کہ

Survey of Iron-ore in Dammar, Nissar, Chitral Area

یہ ۱۹۶۱ء میں مکمل ہوا ۔ میں نے اتالیق جعفر علی شاہ صاحب سے پوچھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ وہاں ایسا کوئی کارخانہ موجود نہیں ہے ۔ اس کے متعلق بھی بتائیں ۔

Parliamentary Secretary : Annexure - II. Item No : 11. This is "Preparatory Survey of Iron ore in Dammar Nissar, Chitral Area.

خان اجون خان جدون ۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ انڈسٹری ہے ۔

Is it an industry ?

حاجی گلاب خان شنواری ۔ جناب عالی ۔ قبائلی علاقوں میں کارخانے صرف کاغذوں پر بنائے جاتے ہیں ۔ وہاں کوئی کارخانہ نہیں لگا ہے ۔ کیا آپ قبائلی کارخانوں کے متعلق غور فرمائیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست اگر اس علاقہ میں کوئی کارخانہ لگانے کا پروگرام رکھتے ہیں تو میں یقین دلاتا ہوں

کہ حکومت ایسے کارخانے کو قائم کرنے کے سلسلہ میں پوری امداد اور تعاون کرے گی ۔

Khan Malang Khan : Sir, on behalf of Sardar Ashraf.

میں یہ جواب دینا چاہتا ہوں کہ قبائلی علاقے میں اس لئے کارخانے نہیں لگ سکتے ہیں کہ وہاں ٹرین نہیں جاتی ہے کیوں کہ تمام بھاری مشینری ٹرین کے ذریعہ ہی پہنچائی جاتی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اگر میرے فاضل دوست کو وہاں کارخانہ لگانا پڑے تو شاید یہ خود بھی اس علاقہ میں مشکلات کی وجہ سے کارخانہ لگانا پسند نہ کریں لیکن اگر کوئی ایسی پارٹی حکومت کے سامنے آئے یا جو اس خواہش کا اظہار کرے یا قبائلی علاقے میں کوئی مخصوص کارخانہ جس کا قیام economically possible ہو لگانا چاہے تو حکومت کو اس بات میں خوشی ہو گی ۔

خان ملنگ خان ۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ سمال انڈسٹریز کارپوریشن چھوٹے چھوٹے کارخانے قبائلی علاقے میں قائم نہیں کر سکتی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے پشاور میں اس وقت دو انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی ہوئی ہیں ۔ ایک medium size کے لئے ہے اور ایک سمال انڈسٹریز کے لئے ہے ۔ آپ سن کر حیران ہوں گے کہ اس وقت تک سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی تمام تر کوششوں کے باوجود صرف پانچ پارٹیاں ایسی آئی ہیں جن کو اجازت دی گئی ہے ۔ اس وقت تک پشاور میں بھی یہ حالت ہے کہ کوئی پرائیویٹ پارٹی سامنے آنے کے لئے تیار نہیں جس نے کارخانہ لگانے کی خواہش کا

اظہار کیا ہو ۔ میں نے ہمیشہ اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ حکومت اس بات کے لئے سرگرم کار رہتی ہے اور کوشاں رہتی ہے کہ پسماندہ علاقہ جات میں زیادہ سے زیادہ کارخانے قائم کئے جائیں لیکن آپ کو اس بات کا احساس ہوگا کہ اس کی تمام تر ذمہ داری پرائیویٹ سیکٹر پر عائد ہوتی ہے ۔ پشاور میں اکثر لوگ لاہور میں یا کراچی میں کارخانے لگانا پسند کرتے ہیں حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ان کو مراعات دے اور کوشش کرتی ہے کہ ایسے علاقوں میں کارخانے قائم کریں جہاں پسماندہ علاقے کے عوام کو اس سے فائدہ پہنچ سکے ۔ اس میں بہت سی مشکلات ہیں ۔ بالخصوص پرائیویٹ معاملہ میں حکومت کو کافی دشواریاں ہیں اس کا کوئی علاج ہمارے پاس نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری برائے صنعت کو علم ہے کہ پشاور یا پشاور سے ملحقہ قبائلی علاقوں میں چھوٹی صنعتیں قائم کرنے میں سب سے بڑی دشواری، یہ ہے کہ اس علاقہ میں حکومت نے سمگلنگ کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے اور جو مال سمگل ہوتا ہے اس پر کوئی درآمدی ٹیکس نہیں لگتا نہ دوسرے محصولات لئے جاتے ہیں اس لئے چھوٹے کارخانے نصب نہ کئے جانے یا نہ لگائے جانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ بیرونی مال کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ کیا یہ سب سے بڑی رکاوٹ نہیں ہے ؟

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : That is wrong. Out of taste altogether. I wish my friend could refrain from making such allegations. This is unparliamentary as well.

مسٹر حمزہ ۔ وجہ کیا ہے ؟

Mr. Speaker : The Member may please take his seat.

خان اجون خان چدون ۔ جناب والا ۔ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ تربیلا ڈیم پراجیکٹ پر کام شروع ہو رہا ہے یہ بہت لمبا پروگرام ہے اس کے لئے سیمنٹ کی ضرورت پڑے گی ۔ کیا آپ اس بات پر غور کریں گے کہ تحصیل صوابی میں گورنمنٹ ایک سیمنٹ کا کارخانہ تعمیر کرے اور اس کو سیمنٹ مہیا ہو سکے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ ایک تجویز ہے ۔

INDUSTRIES ESTABLISHED BY WPIDC IN FORMER N-W.F.P. INCLUDING SPECIAL AREAS

*13014. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the number of Industries established by WPIDC since 1954 in the former N.-W.F.P. including special areas alongwith industry-wise figures for every region ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Eleven industrial projects have been established by WPIDC in the former N.-W.F.P , including special areas, since 1954.

A statement showing the requisite information for every region is placed on the Table of the House.

STATEMENT REGARDING "INDUSTRIES ESTABLISHED BY W.P.I.D.C. IN FORMER N.-W.F.P. INCLUDING SPECIAL AREAS"

(Rupees in Million)

S. No.	Location Division-wise	Name of the Project	Capital cost	Date of completion
1	2	3	4	5
		PAPER BOARD AND NEWSPRINT INDUSTRY		
1	Peshawar	Adamjee Paper Board Mills.	18.40	November, 1955
		HEAVY CHEMICAL (OTHER THAN FERTILIZERS) INDUSTRIES		
2	,,	Rosin & Turpentine Factory, Haripur Hazara.	1.20	May, 1958
3	,,	Nowshera Chemical Works Limited, Nowshera.	2.60	February, 1955
4	,,	D.D.T. Factory, Nowshera.	3.02	April, 1955

		ROCK SALT		
5	,,	Quarries at Jatta.		
6	,,	Bahadurkhel and		
7	,,	Karak.	2.11	July, 1962
		INDUSTRIES BASED ON FOREST PRODUCTS		
8	,,	Timber Preservation and Treatment Project Havelian.	1.35	June, 1968
		SUGAR		
9	,,	Charsadda Sugar Mills Limited, Charsadda.	15.05	May, 1956
10	D. I. Khan	Bannu Sugar Mills, Bannu.	26.50	June, 1965
HEAVY ENGINEERING (INCLUDING IRON AND STEEL BUT EXCLUDING SHIPBUILDING) INDUSTRY.				
11	Chitral Area.	Preparatory Survey of Iron ore in Dammar Nissar, Chitral Area.	0.20	September, 1958
		Total	70.43	

*۱۳۰۱۹ - **چودھری محمد ادریس** ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ و سیشن ججوں لیز ڈسٹرکٹ و سیشن ججوں کی ایسی اسامیوں کی تعداد کیا ہے جو کہ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۵ء کے بعد سابق صوبہ پنجاب اور ریاست بہاولپور میں خالی ہوئیں یا کام میں اضافہ کے باعث معرض وجود میں لائی گئیں ۔

(ب) ایسے افسروں کی تعداد کیا ہے جو سابق (اول) پنجاب (دوئم) ریاست بہاولپور (سوئم) شمال مغربی سرحدی صوبہ (چہارم) سندھ (پنجم) بلوچستان اور (ششم) کراچی سے تعلق رکھتے ہیں اور جنہیں جزو (الف) بالا میں متذکرہ اسامیوں پر ترقی دی تھی ۔

(ج) سابق صوبہ پنجاب اور ریاست بہاولپور سے تعلق رکھنے والے ایسے افسروں کی تعداد کیا ہے جنہیں ایسی اسامیوں پر ترقی دی گئی تھی جو کہ سابق صوبہ سندھ شمال مغربی سرحدی صوبہ بلوچستان اور کراچی میں خالی ہو گئی تھیں یا معرض وجود میں لائی گئی تھیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) :

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ۲۰ نئی اسامیاں قائم ہوئیں ۔

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ۴۹ جگہیں خالی ہوئیں ۔

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ۴۴ جگہیں خالی ہوئیں ۔

کل ۱۱۳

(ب)	ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج	ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج
(۱)	سابق پنجاب ۳۳	۲۳
(۲)	سابق بہاولپور اسٹیٹ ۶	۵
(۳)	سابق صوبہ سرحد ۱۴	۳
(۴)	سابق صوبہ سندھ ۶	ندارد
(۵)	سابق بلوچستان ندارد	ندارد
(۶)	کراچی ندارد	ندارد

(ج) صرف ایک آفیسر جو سابق پنجاب سے متعلق تھا اس کو ترقی دے کر سابق بلوچستان کی ایک اسامی پر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج تعینات کیا گیا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ سابقہ صوبہ سرحد میں ۱۴ سول ججوں کو اور سابقہ صوبہ سندھ میں ۶ سول ججوں کو ترقی دی گئی ہے یعنی ان کو ان اسامیوں کے against ایڈیشنل اینڈ ڈسٹرکٹ ججز بنایا گیا ہے جن پر سابقہ صوبہ پنجاب کے افسران کو ترقی دی جا سکتی تھی ۔ اس ناانصافی کی وجہ کیا ہے ؟

Parliamentary Secretary : The actual position is such that upto the 24th April, 1965 the policy of the Government was that Civil Judges were being promoted against permanent vacancies in their own region and then the temporary vacancies which were created were to be filled on all West Pakistan basis. That was the position upto the 24th of April 1965.

But, Sir, on 24th April, 1965 a decision was taken by the Council of Ministers and the position from that time uptill now is that all promotions to vacancies in senior CSP scale from PCS judicial should be distributed amongst the Members of the different regions in proportion to the strength of each region. That is the position after 1965. That is why vacancies have been given to other regions also under that policy.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میرا سوال بڑا سیدھا سا ہے جس کو جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ادھر ادھر کرنے کی کوشش کی ہے ۔ سابقہ صوبہ پنجاب میں ۴۹ اسامیاں خالی ہوئی ہیں ۔ رولز کے مطابق تمام کی تمام سابقہ صوبہ پنجاب کے سول ججز کو ترقی دیکر سابقہ صوبہ پنجاب کو جانی تھیں ۔ ان میں سے آپ نے صرف ۳۹ اسامیاں پر کی ہیں اس کے مقابلہ میں آپ نے سابقہ صوبہ پنجاب کی اسامیوں کے against سابقہ صوبہ سندھ کو ۶ اور سابقہ صوبہ سرحد کو ۴ دے دی ہیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے ساتھ یہ ناانصافی کیوں کی ہے ؟

Parliamentary Secretary : My answer is very clear but as my friend pointed out, I have tried to explain the situation at present. I don't know why he has not been able to understand it. Anyhow, if he likes I am prepared to repeat. The position upto 24th April 1965 was exactly the same as you say; I quite agree with that. But after 24th April 1965, this matter went upto the Council of Ministers, and, Sir, on 24th April 1965, this decision was taken by the Council of Ministers in regard to all such vacancies, whether temporary or permanent. Previously there

was a difference. In case of temporary posts, these posts were to be filled on all West Pakistan basis. So far as permanent vacancies were concerned, they were to be filled in by promotion of civil judges from the respective regions.

Mr. Speaker : Judge's promotions took place before 1965.

Parliamentary Secretary : Some before 1965 and some after 1965; that is why this position.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ جہاں تک مستقل اسامیوں کا تعلق ہے اس کے لئے حکومت کی پالیسی ۲۴ اپریل ۱۹۶۵ء کو بھی وہی تھی جو اس کے بعد تھی ۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ لیکن ۲۴ اپریل ۱۹۶۵ء سے پہلے سابق صوبہ پنجاب میں ۴۹ اسامیاں تھیں جن میں سے ۳۹ ان کو دی گئیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سابق پنجاب کے کوٹہ میں سے سابق صوبہ سندھ اور سابق صوبہ سرحد کو یہ اسامیاں کیوں دی گئیں ؟

Parliamentary Secretary : That is the reason. I have said that after the decision of the Council of Ministers, the other policy has been.....

Chaudhri Muhammad Idrees : So far as the permanent vacancies are concerned, the policy is the same.

چودھری محمد نواز ۔ آپ سیدھا جواب دیں بار بار ایک ہی بات کو دھرانے سے کیا فائدہ ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ چودھری محمد ادریس صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جہاں تک مستقل اسامیوں کا تعلق ہے حکومت کی پالیسی اس سلسلے میں ۲۴ اپریل ۱۹۶۵ء اور اس کے بعد کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں ہے تو ان کے کہنے کے مطابق یہ اسامیاں بھی مستقل تھیں تو ان ۴۹ مستقل اسامیوں کے مقابلے میں پنجاب کو ۳۹ کیوں دی گئیں ۔

ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی ۔ اگر اجازت ہو تو میں اس کے بارے میں کچھ عرض کروں ۔

Parliamentary Secretary : Sir, I repeat and clarify the situation, which I have said previously, that upto 24th April 1965, there was a difference between permanent vacancies and temporary vacancies. So far as the permanent vacancies go, the Civil Judges were to be promoted against permanent vacancies in their own regions. That is clear upto that point. Then so far as temporary vacancies are concerned, upto 24th April, they were on all West Pakistan basis, and then after 24th April 1965, when there was a meeting of the Council of Ministers, the decision took place that promotions to senior CSP scale,-that is of course to these posts-should be made in proportion to each regional cadre. That is the position.

Mr. Speaker : On the basis of this answer, that supplementary was put by Mr. Idrees, and I think the answer to Mr. Idrees' supplementary has not been given so far.

Minister of Law : Sir, let this be repeated as a Short Notice Question, and we are prepared to reply on any day. I think the position is not very clear at this stage. This may be repeated.

Mr. Speaker : For what date ?

Minister of Law : Any date, 3rd or 4th.

Mr. Speaker : Let it be a Short Notice Question for the 4th.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : On a point of information regarding this Sir.

Mr. Speaker : Does the Lady Member want to have information or give information ?

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : I want to give information.

Mr Speaker : Then that is not a point of information.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : I wanted to assist the House, otherwise a misunderstanding will be created.

Mr. Speaker : Does the Member want that one Lady Member should become the Parliamentary Secretary ?

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : No Sir.

Malik Muhammad Akhtar : They are very active these days Sir.

Mr. Speaker : If the Lady Member wants to make any statement, I will allow her to make a statement.

ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی ۔ جناب والا ۔ اسی ایوان میں سوالات کے وقفہ کے دوران جو معلومات میں نے جمع کی ہیں ان کے مطابق میں یہ عرض کروں گی کہ مجھے سابق صوبہ سرحد کے بارے میں تو علم نہیں ہے لیکن سندھ کے متعلق مجھے یہ علم ہے کہ وہاں پر سول ججوں کی یہ اسامیاں عارضی تھیں ۔ اس لئے ہمیں ہمارے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے بھی یہ بتایا گیا کہ وہ ان عارضی اسامیوں کو شمار نہیں کرتے تھے ۔ تو ہمارے سوالات کی بناء پر ہی انہوں نے دونوں cadres کو یک جا کر دیا ۔ لیکن مجھے اب بھی معلوم ہے کہ ہمیں اب بھی ہمارے کوٹہ کے مطابق جج نہیں دیئے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ ۔ آپ نے معزز اراکین کو اگلی باری پر ضمنی سوالات پوچھنے کے لئے تیار کر لیا ہے ۔

SALARY OF MR. M.G. MUSTAFA, MAGISTRATE NOWSHERA

***13062. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state whether it

is a fact that Mr. M. G. Mustafa Magistrate, Nowshera has not been paid his salary since 31st December 1967 ; if so, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : No.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میجسٹریٹ کو یہ تنخواہ کب دی گئی ہے کیونکہ مجھے اس بات کا علم ہے کہ مئی کے آخر تک تو اسے یہ تنخواہ نہیں ملی تھی کیا جون کے شروع میں اسے دی گئی ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, I was of the same impression, and I wanted to be very sure. So we have got in writing from the concerned Officer that the salary for the months January to May 1968, has been received by him. We have got in writing from him that the pay has been received by him.

BENEVOLENT FUND

*13107. **Rais Atta Muhammad Khan Marri Baloch** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the projects in which the amount of the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund is invested ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The only project in which the Fund has made investment is the Alfalah Building. The cost of the building is Rs. 70 lacs approximately. The West Pakistan Government made an out-right grant of Rs. 20 lacs to Part II (Non-Gazetted) of the Fund for the construction of the building. In addition, a sum of Rs. 30 lacs was advanced by way of an interest free loan for this purpose. The balance of Rs. 20 lacs was made up from the income of the Fund from the deductions made from salaries of non-gazetted Government servants. The income of the building is meant exclusively for the benefit of the non-gazetted officials.

Dr. Mrs. Ashraf Abbasi : Will the Parliamentary Secretary be pleased to state the income derived from this building and the expenditure incurred on its maintenance every year ?

Parliamentary Secretary : The income has gone upto Rs. 22,50,000/- per annum now. Of course, when the building was constructed, the income was not upto that level because we had to give the building on rent, and the private sector was attracted. Now the income has gone upto Rs. 22,50,000/-. So far as the maintenance goes, I don't exactly remember the figure, but it is probably nearabout four to five lakhs.

FACTORIES FOR BAHAWALPUR DIVISION

*13127. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the number of such factories in the Province as are (i) being directly run by the West Pakistan Industrial Development Corporation and (ii) are being subsidized ;

(b) the number of factories, out of those mentioned in (a) above, which are set up in Bahawalpur Division alongwith (i) the dates on which each of them was set up, and (ii) their yearly production ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) At present 15 projects, with a paid-up capital/capital cost of Rs. 556.09 million, are being directly run by WPIDC.

WPIDC does not subsidize any factory, but associates private capital investment in its projects.

(b) None of the above factories is located in Bahawalpur Division.

خواجہ محمد جمال کوریجہ ۔ جناب والا ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں کہ بہاولپور کو نظر انداز کر دیا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس کو نظر انداز کرنے کا سوال نہیں ہے ۔ اگر میرے فاضل دوست WPIDC کے کام سے واقف ہوں WPIDC کا کام کرنے کا یہ مقصد تھا کہ وہ ایسے کارخانے قائم کرنے میں مدد دے جن کے لئے پرائیویٹ سیکٹر میں خاص رجحانات نہیں تھے اور ملک کی ضروریات کے لئے ان کی تکمیل ضروری تھی ۔ لہذا ایسے کارخانے کا قیام جو تھا وہ WPIDC نے نہیں کیا کیوں کہ بہاول پور میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کے لئے کارخانہ قائم کیا جا سکتا ۔

C.S.P. OFFICERS

*13131. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of C.S.P. Officers, serving under the Provincial Government ;

(b) the number of Officers, out of those mentioned in (a) above, who belong to Bahawalpur Division alongwith the posts held by them ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) 205.

(b) At present there is one C.S.P. Officer belonging to the Bahawalpur Division. He is posted as Secretary, West Pakistan Public Service Commission, Lahore.

خواجہ جمال محمد کوریجہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ان ۲۰۵ سی ۔ ایس ۔ پی افسروں میں سے ایک کا نام بتا سکتے ہیں جو کہ

سی - ایس - پی ہے اور بہاولپور سے تعلق رکھتا ہے - یہ بھی میں سمجھتا ہوں بہاول پور کا نہیں ہوگا - بہرحال یہ ۲۰۵ میں سے ایک افسر جو ہے اس سے صاف ظاہر نہیں ہے کہ بہاول پور کو آپ کوئی خاص کوٹہ نہیں دے رہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - جہاں تک سی - ایس - پی کے ویسٹ پاکستان حکومت کے تحت سروس کرنے کی بات ہے - اس کیلئے کوئی کوٹہ مقرر نہیں ہے اور فاضل ممبر نے جو نام دریافت کیا ہے میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ متعلقہ سی - ایس - پی افسر کا نام مسٹر امیر یوسف علیخان ہے اور وہ ۱۹۵۶ء کے batch سے تعلق رکھتے ہیں -

خواجہ جمال محمد کوریجہ - جناب والا - کیا حکومت یہ کرنے کو تیار ہے کہ بہاول پور کا کوٹہ مقرر کر دیا جائے کیونکہ وہاں کے لوگوں کا معیار تعلیم کم ہے ؟

مسٹر سپیکر - وہ صوبائی حکومت نہیں کر سکتی -

چودھری عبدالغنی - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ وضاحت فرمائیں گے کہ وہ سی - ایس - پی افسران کا کوٹہ مقرر کر سکتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - سی - ایس - پی افسران کا کوٹہ اس طرح مقرر نہیں ہو سکتا - میں بصد احترام فاضل ممبر سے عرض کرونگا کہ یہ سنٹر کا subject ہے ہم اس کا کوٹہ مقرر نہیں کر سکتے -

Mr. Speaker : The Question Hour is now over. Answers to the remaining questions may please be laid on the Table.

Parliamentary Secretary, (Industries) : Answers to the remaining questions are laid on the Table of the House.

Parliamentary Secretary, (S & GAD) : Answers to the remaining questions are laid on the Table of the House.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up the Short Notice Question by Dr. Sultan Ahmad Cheema. The Member may please read out his question.

APPOINTMENT OF TEHSILDARS OF FORMER PUNJAB AND BAHAWALPUR AS P.C.S. OFFICERS

***13801. Dr. Sultan Ahmad Cheema** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that 27 Tehsildars of former Punjab and Bahawalpur (Region C) were approved for appointment as P.C.S. Officers by the Government on the advice of West Pakistan Public Service Commission in 1967 ; if so, their names and whether they have been posted as P.C.S. Officers ; if not, reasons thereof and the time by which they are likely to be posted as such ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : In May, 1967, the Public Service Commission recommended to Government the names of 23 Tehsildars/Naib Tehsildars from Group 'C' (Punjab and Bahawalpur) for promotion to P.C.S (Executive Branch). These 23 Tehsildars were brought on the Select List. Later on in July, 1967, the Public Service Commission again recommended 4 more Tehsildars for promotion to P.C.S.(E.B.) None of the 27 Tehsildars recommended by the Public Service Commission could be promoted to P.C S. (E B.) because all the promotion vacancies during 1967, 1968, 1969 and 1970 are reserved for Tehsildars/Mukhtiarkars from the Frontier, Sind and Baluchistan who have not received their due share under the Regional Representation Formula. In the past, the Tehsildars/Naib Tehsildars from Group 'C' (Punjab and Bahawalpur) have received more promotions than their

entitlement on quota basis. Their cases of promotion is likely to be taken up for consideration after 1970 when the past im-balance in recruitment is rectified.

It is regretted that the names of Tehsildars borne on the Select List cannot be disclosed because the List is a confidential document on the record of Government.

چودھری محمد ادریس۔ جناب والا ۔ یہ promotions جو آپ نے غلط طریقے سے کی ہیں یعنی region-wise نہیں کیں اس طرح کرنے سے ایک تو اس ریجن کو جس کو آپ نے اس حق سے deprive کیا ہے اس کے آفیسر effect ہوئے ہیں جن کی آپ نے اس وقت پروموشن کی اور اس وقت پنجاب کے یہ تحصیلدار effect ہوئے ہیں جن کی promotion ہونی تھی ۔ یہ آپ کے record میں ایسا کیوں ہوتا رہا ؟

Parliamentary Secretary: This is really unfortunate that it so happened and that is why we are trying to rectify the situation. I have got a very lengthy reply which could give the details but it will take ten minutes and the time of the House would be wasted.

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ۸۰ یا ۱۰۰ اسامیاں ایسی تھیں جو ex-cadre تھیں اس کے علاوہ ۱۱۳ vacancies ہیں جو جولائی ۱۹۶۸ء سے پر ہونی ہیں تو میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ ان vacancies کو کوٹہ میں شمار کیوں نہیں کیا گیا ۔

Parliamentary Secretary: Actually, the Tehsildars would get promotion on the basis of regional representation of 43%. All these

vacancies would not go to Tehsildars. They would get their quota according to the policy laid down by Government.

Dr. Sultan Ahmed Cheema : I have not received a reply to my question.

میں نے عرض کیا تھا کہ ۸۰ یا ۱۰۰ اسامیاں ایسی ہیں جو کہ ex-cadre ہیں ۔ ہر گروپ کے حصے کو calculate نہیں کیا گیا آپ فرمائیں کہ آیا یہ درست ہے یا نہیں ؟

Parliamentary Secretary : I have already given a very detailed reply in my answer to the question. The unfortunate part of the story is that a few more promotions were made from one part of the Province and, just to cope up with the balance, we are now trying to promote Mukhtiarkars/Tehsildars from other regions also so that they come up to the same level. It would be sheer wastage of the time of the House if I were to read out the detailed information. If you so desire, Sir, I will read it out.

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ ۔ اس کا جواب ہاں یا نہ میں دیں کہ calculation کی گئی یا نہیں کی گئی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ہاں بھی آ جائیگی نہ بھی آ جائیگی ۔ آپ سنیں تو سہی ۔

Then permit me to read out this information because it will furnish the necessary details. According to the provisions of the West Pakistan Civil Service (Executive Branch) Rules, 1964, recruitment to the Service is to be made in the following manner :—

(a) Direct recruitment. .. ... — 50%

(b) Promotions from Mukhtiarkars/Tehsildars/Naib Tehsildars on the basis of Regional Representation Formula. 43¾%

(c) Promotion from the ministerial staff. 6¼%

The position of each of the above three categories of Service was examined and reviewed by the former Additional Chief Secretary in November, 1967. It was found that out of 248 vacancies filled since the coming into force of the said rules :—

(a) the number of direct recruits in the service was less than 76 than their entitlement under the rules ; 162.

(b) the number of officers promoted from the Mukhtiarkars/Tehsildars/Naib Tehsildars was, more by 36 than their due share of 108.

(c) among the promoted Tehsildars/Mukhtiarkars the number of officers promoted from Group 'C' (Punjab and Bahawalpur) was more by 28 than their due share of 49 under the Regional Representation Formula. (This excess was largely due to the 1965 Indo-Pakistan War when experienced officers possessing knowledge of the local areas were required suddenly to fill in a large number of PCS (Executive Branch) vacancies in the border Districts for the resettlement of displaced persons).

(d) the number of officers promoted from the rank of Tehsildars/Mukhtiarkars from the Sind, Frontier and Baluchistan was less by 12,7 and 9 than the quota of 42, 26 and 27 respectively admissible to them on Regional basis.

In order to meet the deficiencies in the service and also to conform to the Regional Representation Formula, the former Additional Chief Secretary proposed the following plan for filling in the PCS (Executive Branch) vacancies during 1967, 1968, 1969 and 1970.

(a) Promotions from Tehsildar.

	1967	1968	1969	1970	Total
1. Baluchistan	9	5	5	5	24
2. Sind	9	9	9	9	36
3. Frontier	9	4	5	5	23
(b) Direct Recruitment	6	80	45	22	173
(c) Promotion from Ministerial Staff ...	6	4	4		14
Total	33	104	68	65	270

Sir, in the above plan which was approved by the Governor, all the dromotion vacancies in PCS (Executive Branch) during 1967, 1968, 1969 and 1970, are to be made from amongst the Tehsildars/Mukhtiarkars from Sind, Baluchistan and Frontier. This was done with a view to giving each region its due share in promotion vacancies in accordance with the regional representation formula. With the implementation of the above plan, the existing disparity in regional promotions of Mukhtiarkars/Tehsildars shall be completely wiped out by the end of 1970.

چودھری محمد ادریس ۔ جو plan آپ نے form کیا ہے اس سے ریجن میں تو انصاف ہو جائے گا لیکن کیا انفرادی طور پر ان ۱۲ افسران کو ساتھ جو promote نہیں ہوئے تھے نا انصافی نہ ہو گی ۔ اس طرح پنجاب کے ان افسران کو جو promote نہ ہوئے نقصان ہوا ۔ یہ سب آپ کے کسی افسر کی غفلت کی وجہ سے ہے ۔ ان چھوٹے افسران کو بلاوجہ نقصان برداشت کرنا پڑا ہے ۔

Parliamentary Secretary : Sir, we would consider it and see that no irregularity is done by the Department.

چودھری محمد ادریس - اب جنہوں نے غفلت کی ہے آپ ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کو تیار ہیں یا نہیں ؟

Parliamentary Secretary: I have given the details that in March 1965, certain officers were promoted because they were expert in revenue work and that's how some of the officers had to be promoted.

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو فیصلہ پڑھ کر سنایا ہے - یہ نومبر ۱۹۶۷ء میں ہوا تھا - اس میں بتایا ہے کہ ۱۱۳ vacancies ہیں ان میں ۸۰ یا ۱۰۰ vacancies ex-cadre ہیں - ان کا معاملہ تو اس کے بعد آیا - کیا وہ اس calculation میں آتی ہیں یا نہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جو بھی promotions ہوئی ہیں وہ calculation میں آ چکی ہیں - لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ کوئی پالیسی حرف آخر نہیں ہوتی - اگر کسی ریجن میں افسران کے ساتھ ناجائز سلوک ہو رہا ہے -

We are always prepared to rectify the wrong.

چودھری عبدالغنی - جناب والا - بہاولپور کو پنجاب کے ساتھ شامل کیا گیا ہے کیا وہاں کے پی - سی - ایس افسران کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی ؟ ان میں بعض ایسے افسران ہیں جو ۲۰ سال سے promote نہیں ہوئے -

مسٹر سپیکر - کیا آپ تحصیلداروں کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہیں. اس وقت پی - سی - ایس افسران کا ذکر نہیں ہو رہا -

چودھری عبدالغنی ۔ ہماری یہ گذارش ہے کہ ہمیں ہمارا حق نہیں دیا گیا ہمارے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے اگر آپ اجازت دیں تو ہم ایک سوال پیش کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ایک سوال بھیج دیں ۔

ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ ۔ جو کوٹہ مقرر کیا ہوا ہے یہ رولز مجریہ ۱۹۶۳ء کے مطابق کیا گیا ہے یا کسی اور قانون کے تحت کیا گیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ پالیسی تمام ریجن پر یکساں لاگو ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ دریافت کرتے ہیں کہ یہ کوٹہ کب مقرر کیا تھا؟

Parliamentary Secretary : That was during 1967.

Dr. Mrs Ashraf Abbasi : Will the Parliamentary Secretary be pleased to state the year by which the injustice done to different integrating units in services, will be rectified ?

Mr. Speaker : By 1970.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

SELECTION OF P. C. S. OFFICERS

***13132. Khawaja Jamal Muhammad Koraija :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the West Pakistan Public Service Commission held a written test in 1962-64 for selection of P.C.S. Officers ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the total number of candidates declared successful in the examination (ii) the number of those out of them who were called for interview (iii) the number of candidates out of those mentioned in (b) above, who belonged to Bahawalpur Division and (iv) the number of those out of them who were selected ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) (i) 477. Candidates obtained qualifying marks in the written test.

(ii) 477.

(iii) 9.

(iv) 2.

P.C.S. CLASS I (EXECUTIVE AND JUDICIARY) POSTS ADVERTISED BY WEST PAKISTAN PUBLIC SERVICE COMMISSION

*13144. **Khawaja Jamal Muhammad Koraija** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the yearwise number of P.C.S. Class I (Executive and Judiciary) posts advertised by the West Pakistan Public Service Commission during the period from 1960 to 1968 ;

(b) the number of applications received from Bahawalpur Division for the above said posts ;

(c) the number of applicants, out of those mentioned in (b) above, who passed the said written test ;

(d) the number of applicants, out of those mentioned in (c) above, who were successful in the *viva voce* test ;

(e) the number of posts, out of those mentioned in (a) above, as were filled in alongwith the candidates selected out of those mentioned in (d) above ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

(a)
(b)
(c) As per statement enclosed.*
(d)
(e)

SPECIFICATIONS OF INDIGENOUS OIL STOVES

*13164. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce please refer to answers to my starred questions Nos. 4636 and 6947 given on the Floor of the House on 12th December 1966 and 5th June 1967, respectively and state whether specifications of indigenous oil stoves have been finalised ; if not, reasons for so much delay and the approximate time by which this will be finalized ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : In this connection it is submitted that the preparation of specifications of different articles is a Central subject, and the Pakistan Standards Institution is charged with the responsibility of framing specifications. As per the latest information received by the Provincial Directorate of Industries from that Institution, it is submitted that Pakistan standard for Indigenous Oil Stoves has been drafted and is under the process of finalization which will take six months or so.

Please see Appendix IV at the end.

REPRESENTATION IN SERVICES TO ALL INTEGRATING UNITS

*13180. **Syed Muhammad Murad Shah**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that a circular has been issued to the Heads of Autonomous Bodies in the Province to give due representation in services to all the integrating units; if so, a copy thereof be placed on the Table of the House?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): Yes. A copy of the circular is placed on the Table of the House.

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN
Services and General Administration
Department.
No. SO-XVIII-2-47/67.

From

Mr. S. Ikram-ul-Haque, S.Pk., CSP.,
Chief Secretary to Government,
West Pakistan.

To

All the Chairman of the Autonomous
Bodies in West Pakistan.

Dated, Lahore the 24th February. 1968.

Subject: ZONAL REPRESENTATION IN THE SERVICES OF THE AUTONOMOUS BODIES.

Sir,

I am directed to say that the question of introducing zonal representation system for direct recruitment of Government services as laid down in

this Department's letter No. SOXVIII (S & GAD)-3(6)/62, dated the 19th May, 1964 in the services of the Autonomous Bodies has been examined by Government in consultation with the Chairmen of the Autonomous Bodies and following decisions have been taken :—

(a) RECRUITMENT TO CLASS III AND CLASS IV POSTS IN THE PROJECTS OR OFFICES LOCATED OUTSIDE HEAD-QUARTERS.

(i) It was decided that the recruitment should be confined to the "bonafide" residents domiciled in each Zone, provided that they are eligible and found suitable in accordance with the prescribed qualifications. It is possible that persons for technical jobs may not be available from a particular zone. In such cases the technical qualifications will be the over-riding consideration. If no qualified person is available from within the Zone, a person can be recruited, who is domiciled anywhere in West Pakistan.

(ii) The question of giving share in these services to the ex-Servicemen was also considered. It was decided that ex-Servicemen of the Zone concerned will be given their prescribed share and the ex-Servicemen from other Zones need not be imported.

(b) RECRUITMENT TO ALL CLASS I AND CLASS II SERVICES AND POSTS AND TO HEADQUARTERS POSTS IN CLASS III AND CLASS IV.

(i) It was decided that the block system should normally apply to such vacancies, subject to the condition that suitable eligible candidates are available. If persons of the requisite qualifications whether technicians or non-technicians are not available from a particular Zone, such vacancies will be filled on all West Pakistan basis. In the case of technical appointments, the over-riding consideration would be that the candidates fulfil the requisite qualifications.

(ii) This policy should broadly be followed and in any case no

departure should be made to reduce the due representation of the under-developed areas, provided suitable eligible candidates are available.

It was, however, agreed that the promotion in the Autonomous Bodies will continue to be based on seniority and no regional representation in promotion is possible, because there are no regional sub-cadres in the Autonomous Bodies, as is the case in the Government services.

Your obedient servant,
(S. Ikram-ul-Haque)
Chief Secretary to Government,
West Pakistan.

No SO-XVIII-2-47/67, Dated Lahore the 24th Februrary, 1968.

A copy is forwarded for information and necessary action to all Administrative Secretaries to Government of West Pakistan.

(Bashir Ahmed Khan)
Deputy Secretary (Regulations),
for Chief Secretary to Government,
West Pakistan.

SMALL INDUSTRIES

*13192. **Syed Muhammad Murad Shah**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the number and nature of the small industries in the Province which have been financed by the West Pakistan Small Industrial Development Corporation since its establishment ;

(b) whether it is a fact that the said Corporation has done nothing for the development of the old cottage industries in former Sind area ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The number of small industrial units financially assistted by the West Pakistan Small Industries Corporation since its establishment in October, 1965 is above 200. These include units for the manufacture of specialzed fabrics, Plants for sizing, Warping & Finishing of Textiles, Plastic products, Light Engineering Workshops, Hoisery Factories, Flour Mills, Stationery Products and for the manufacture of Electric Appliances etc. etc.

(b) No, it is not true. To promote the development of existing cottage industries in the former Sind Area, the WPSIC has already established a net-work of handicrafts institutions. The purpose is to make available to the local craftsmen the benefits of modern technology to achieve improvement in their Designs production techniques. These centres also impart training to freshers in the local crafts and thus help in the expansion of production for export or local sale, through its Handicrafts shop at Hyderabad and Karachi. The Corporation offers marketing facilities to the craftsmen and artisans. A list of the institutions established in the former Sind area for the achievement of these objective is given below :—

(*1*) *Handicraft Development Centre, Khairpur.*

This Centre imparts training in the field of bidri work, basketry and furniture making. Up-till now 59 persons have been trained and 5 more are undertraining. Most of the trained workers have started their own production.

(*2*) *Handicrafts Development Centre, Hala.*

This Centre imparts training in the Hala Pottery and Hala sussi handloom weaving to the local inhabitants. Six trainers are at present under training.

(*3*) *Development-cum-Training Centre for Carpet Industries at Hyde r abad.*

This Centre has been established to develop skill in carpet weaving. 144 trainees have so far passed out.

(4) Carpet Centre Mithi, District Tharparkar.

This Centre has also been established to train local people in carpet weaving. The Centre has so far passed out 67 persons fully trained in the art of carpet weaving. 10 more are under training.

(5) Handicrafts Shop at Hyderabad and Mohinjo Daro.

To establish direct contacts between the producers and consumers and to promote the sale of handicrafts, the shop at Hyderabad was established. Another shop at Mohinjo Daro has been established recently. These shops operate as show-windows and marketing avenue of the crafts of Sind Region.

(6) Handicraft Development Centre for Carpet Weaving Nagarparkar.

This Centre has recently been established at Nagarparkar to develop the skill of carpet and drugget weaving. 10 trainees are under training.

(7) Handicraft Development Centre for Desert Embroidery Mirpurkhas.

To improve the commercial value of Sindi Embroidery commonly known as "Desert Embroidery" this Corporation is establishing a Centre at Mirpurkhas. Efforts are being made to give a start to this Centre as early as possible.

(8) Handicraft Development Centre for Glass Bangles at Hyderabad.

This Centre will also introduce modern designs, render guidance in the solution of technical problems as well as impart training to the local people in bangle making.

The above position clearly shows that West Pakistan Small Industries Corporation has made tremendous efforts to develop cottage industries in the former Sind Areas.

BENEVOLENT FUND

*13195. **Syed Muhammad Murad Shah :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the amount contributed by the Government Servants belonging to Divisions of Hyderabad and Khairpur towards the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund since the year 1960 ;

(b) the amount distributed from the said Fund to the said employees for meeting the expenses on marriages, funerals and medical treatment and on account of scholarships, separately ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The requisite information has been called for from the Comptroller, Southern Area Karachi and Commissioners Hyderabad and Khairpur divisions. Complete information has not been furnished so far. A reply will be submitted when all the data is available.

UN-QUALIFIED EMPLOYEES OF INDUSTRIES DEPARTMENT

*13232. **Pir Ali Gohar Chishti :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a number of Class I Junior Scale Officers working against technical posts in the Directorate of Industries and Commerce are not technically qualified ; if so, reasons therefor ;

(b) whether it is a fact that a number of Class II Officers in the said Department possessing technical qualifications are holding non-technical posts ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : All Class I Junior scale posts in the Directorate of Industries and Commerce, West Pakistan, Lahore are specialized posts dealing with surveys, inspections, planning and development etc. etc. Technical qualifications are pres-

cribed in the rules for direct recruitment to these posts. For promotees, no technical qualifications are required under the service rules. Care is, therefore, taken to recruit only suitably qualified persons for appointment to these posts. There is, however no restriction in the Class I rules to the inter transfer of Class I Junior Officers from one post to another. Inspite of this, efforts are always made to appoint persons to different posts who possess necessary qualification/experience for the same.

(b) There is no bar to the appointment of technical officers against class II non-technical posts. In the West Pakistan Industries Class II Rules, both technical and non-technical qualifications are prescribed for recruitment to class II posts.

ASSISTANT DIRECTORS OF DIRECTORATE OF INDUSTRIES AND COMMERCE

*13317. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state whether it is a fact that Mr. M.A. Chauhan and Ch. Sher Muhammad, Assistant Directors of the Supply Wing of the Directorate of Industries and Commerce, West Pakistan, Lahore have not been assigned any duties for the last two months ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No.

EXHIBITION TRAIN

*13420. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Railway Administration has made arrangements for the running of an exhibition train in the Province in pursuance of the decision taken by the Provincial Liaison Committee of Reforms ; if so, the names of the towns which the said train will

touch during its run alongwith the names of the Members of the said Committee and the areas to which they belong ;

(b) whether it is a fact that the said train is not scheduled to stop at Mirpurkhas, which is situated on the broad guage line and is a district headquarter having a population of, 90,000 ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, the reasons therefor and whether Railway Administration intends to make arrangements for the stoppage of the said train at Mirpurkhas also ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. It is a fact that 'Exhibition on Wheels' is being run by the Railway Administration in pursuance of the Jecision taken by the Provincial Government to that effect. The train will touch important towns as shown in the itinirary attached herewith.

(b) So far as the names of the Members and Area to which they belong, it is stated that no such Committee has been constituted. The Director of Industries & Commerce, West Pakistan Lahore however has been appointed Chairman of the 'Exhibition on Wheels Committee' to organise this Exhibition Special, as he is associated with the public as well the Private Sector for participation in successful running of the train.

(c) Yes, it is a fact that the train is not stopping at Mirpurkhas. The itinirary of the train was prepared keeping in view the importance of the towns of the Province. Mirpurkhas is situated on a branch line at a distance of about 35 miles from Hyderabad where Exhibition Special is scheduled to stop for 2 days. The inhabitants of Mirpurkhas can conveniently come to Hyderabad to see the Exhibition Special. Keeping this in view Mirpurkhas has been omitted from the itinirary of the train, as the special is not covering that section of the railway.

TENTATIVE PROGRAMME FOR EXHIBITION SPECIAL TRAIN IN CONNECTION WITH 10TH ANNIVERSARY OF CELEBRATION

Date	Section	Station	Proposed timings	No. of days
15.9.68	LHR–LYP	Lahore	LHR Dep : 0.30	4 days
		Lyallpur	LYP Arr : 5.40	2 days
17.9.68	LYP–SRQ	Sargodha	LYP Dep : 1.00	1 day
			SRQ Arr : 5.00	
18.9.68	SRQ–LLM	Lalamusa	SRQ Dep : 1.20	1 day
			LLM Arr : 7.45	
19.9.68	LLM–JMR	Jhelum	LLM Dep : 1.10	1 day
			JMR Arr : 3.00	
19/20.9.68	JMR–RWP	Rawalpindi	JMR Arr : 23.55	3 days
			RWP Dep : 6.00	
22.9.68	RWP–CBG	Campbell-pur.	RWP Dep : 0.50	½ day
			CBG Arr : 3.50	
22.9.68	CBG–NSR	Nowshera	CBG Dep : 23.20	½ day
			NSR Arr : 15.15	
23.9.68	NSR–PSC	Peshawar	NSR Dep : 1.30	1 day
			Arr : 3.00	
24.9.68	PSC–KHCT	Kohat	PSC Dep : 1.00	1 day
			KHCT Arr : 9.30	
25.9.68	KHCT–DKL	Daudkhel	KHCT Dep : 1.10	½ day
			DKL Arr : 8.00	
25.9.68	DKL–MWI	Mianwali	DKL Dep : 16.00	½ day
			MWI Arr : 17.30	

26.9.68	MWI—MZJ	Muzaffar-garh.	MZJ Dep : MUL Arr :	1.00 14 30	½ day
27.9.68	MZJ—MUL	Multan	MZJ Dep : MUL Arr :	2.40 3.15	½ day
29.9.68	MUL—BWPR	Bahawal-pur	MUL Dep : BWPR Arr :	2.40 6 00	½ day
30.9.68	BWPR—RYK	Rahimyar-Khan	BWPR Dep : RYK Arr :	1.00 5.30	½ day
30.9.68 1.10.68	RYK—SUK	Sukkur	RYK Dep : SUK Arr :	23 00 4.40	1 day
2.10.68	SUK—NWS	Nawabshah	SUK Dep : NWS Arr :	0.30 5.00	½ day
3.10 68	NWS—TDM	Tandoa-dam	NWS Dep : TDN Arr :	2.00 3.30	½ day
4.10.68	TDM—HDR	Hyderabad	TDM Dep : HDR Arr :	16.00 17.15	2 days
6/7.10 1968	HDR—KC	Karachi	HDR Dep : KC Arr :	23 30 4.30	4 days
11.10.68	KC—SHP	Shikarpur	KC Dep : SHP Arr :	0.30 22.30	½ day
12.10.68	SHP—JCD	Jacobabad	SHP Dep : JCD Arr :	12.25 13.30	½ day
13.10.68	JCD—SIB	Sibi	JCD Dep : SIB Arr :	3.15 8.00	½ day
*13.10.68	SIB—QTA	Quetta	SIB Dep :	16.30 23.50	1 day
*14/16.10 1968	QTA—LHR		QTA Dep : LHR Arr :	22.40 23.55	

RESTRICTIONS ON DISPLAY OF OFFICIAL DESIGNATION ON VEHICLES

*13422. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state : —

(a) whether it is a fact that recently the Provincial Government has issued instructions to the effect that no Officer should mention his designation on the number plate of his official or private vehicle ;

(b) whether it is a fact that checking arties have been appointed by Government to see that the said instructions are fully complied with ; if so, the nature of the staff so appointed in each such district ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) No. only a copy of the circular instructions issued by Government in this behalf has been endorsed to Assistant Inspector General of Police (Traffic) West Pakistan for information and necessary action. The latter has in turn forwarded copies of these instructions to all Deputy Inspectors General of Police Senior Superintendents of Police/Superintendents of Police, Motor Mobile Patrol Inspectors and Traffic Sub-Inspectors for information and necessary action vide his endst. No. 3109-74/EB dated 29-5-1968.

TENURE POSTS

*13426. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the posts of Commissioners, Deputy Commissioners, Superintendents of Police and the Officers in the West Pakistan Civil Secretariat are tenure posts ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, what is the tenure and

the names of Officers of the said categories who are overstaying and reasons for their overstay ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) The posts of Commissioners, Deputy Commissioners and Superintendents of Police are not tenure posts. The following posts in the West Pakistan Civil Secretariat are tenure posts :—

1. Chief Secretary and Additional Chief Secretary.

2. Secretaries, Additional Secretaries, Joint Secretaries and Deputy Secretaries.

3. Advisors.

4. Section Officers who are not members of the Secretariat Service.

(b) The tenure of the above mentioned posts is as under :—

1. C S. and A.C.S.	...	4 years
2. Secretaries, Additional Secretaries, Joint Secretaries and Deputy Secretaries	...	3 years
3. Advisors.	...	4 years
4. Section Officers who are not members of the Secretariat Service.	...	3 years

The following Officers are overstaying beyond their periods of tenure. Reasons for overstay have been indicated against each :—

1. Mr. Z.A. Chana, PCS Joint Secretary, Law Department.	He belongs to the P.C.S. (Judicial) and has been allowed to stay beyond the tenure period because of his special skill in legal drafting.

2.	Mian Muhamı ad Saadullah, TQA, PCS, Deputy Secretary (Estt :), S & GAD.	Allowed to overstay in the interest of administration.
3.	Mr. Bashir Ahmad Khan, T.Pk, PCS, Deputy Secretary (Regulations), S. & GA Department.	-do-
4.	Lt. Col. Abdul Haye Khan, GAR, Deputy Secretary, Irrigation and Power Department.	-do-
5.	Ch. Sher Muhammad, Canal Collector.	He is working as Technical Section Officer. No other Canal Collector of adequate experience is available. Steps are, however, being taken to transfer him out of the Secretariat.
6.	Mr. S.M. Sirajuz Zaman	He is working as Technical Section Officer and will be transferred out of the Secretariat very shortly.
7.	Khalifa Allauddin	He is due to retire from service on 27.9.68. Since he is nearing retirement, he has been permitted to stay in the Secretariat.
8.	Kh. Altaf Hussain	He is a Technical Section Officer and is working for the revision of Science Text Books and their moderanization. No suitable substitute is available.
9.	Begum Mumtaz Bashir	She is working as Section Officer (Tech :) Her husband is working at

		Lahore and in accordance with the Government policy that husband and wife may be allowed to work at one station so far as possible, she has been allowed to stay in the Secretariat.
10.	Mr. Sadiq Ali Shah	He is working as Technical Section Officer. No suitable substitute is available.
11.	Mr. Muhammad Latif Abbas	He has received training in planning from abroad and is doing technical work. No equivalent post in the field is available for him.
12.	Mr. Sher Muhammad Malik	He is working as Technical Section Officer. He is being transferred to the field.
13.	Mr. S.H. Zaidi	He will retire from service on 21.4.1969, and has, therefore, been allowed to stay in the Secretariat.
14.	Mr. Bashir Amad Khan, PCS.	He hails from former NWFP and is dealing with matters relating to tribal affairs which is a specialized job. Efforts were made to have PCS Officers belonging to former NWFP but without success as officers from that Region are not willing to serve at Lahore.
15.	Dr. (Mrs) N.H.A. Khan	She is working as Technical Section Officer. No equivalent post is available for her in the field.

16.	Dr. G.M. Junejo	He is working as Section Officer (Technical . There is no equivalent post in the field.
17.	Mian Mahmud Ahmad	-do-
18.	Dr. Faiz Ali Shah	He has specialized in the field of planning. The question of selecting a suitable substitute is under consideration.
19.	Dr. M.A. Shakoor	He is due for retirement this year.

Inter se SENIORITY OF P.C.S. (E. B) OFFICERS

*13430. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the *inter se* seniority of the P.C.S. (E.B.) Officers of 1948 batch to 1952 batch in former Punjab area is still undetermined and their further promotions continue to be made according to the ad-hoc seniority last prepared from time to time ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to fix *inter se* seniority of the said Officers and a complete list of these Officers be placed on the Table of the House ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) No.

(b) Does not arise.

INTEGRATED GRADATION LIST OF P.C.S. (E. B.) OFFICERS

*13431. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the total number of P.C.S. (E. B.) Officers of all the integrating units entered in the integrated gradation list of P.C.S. (E. B.) is more than their total cadre strength ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, what was the sanctioned strength of the P.C.S. (E.B.) cadre of each integrating unit at the time of Integration and what is the excess number of Officers in the said cadre brought on the said gradation list ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b)	Pre-integration sanctioned strength	Excess number of officers included in the Gradation List.
(i) Former Baluchistan & Baluchistan State Union.	24	9
(ii) Former Khairpur State Sind and Karachi	37	6
(iii) Former Punjab and Bahawalpur State	249	6
(iv) Former North-West Frontier Province	55	26

OFFICERS REFUSED EXTENSION IN SERVICE IN INDUSTRIES DEPARTMENT

*13546. **Haji Sardar Atta Muhammad**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the names and designations of Officers in the Industries Department who were not granted extension in service after attatning the age of retirement during 1967 alongwith reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Mr. Bashir Muhammad, Assistant Director of Industries, Hyderabad, is the only officer who was not granted extension in service after attaining the age of retirement because his record of service was not considered satisfactory by the concerned Committee.

PROMOTION OF CLERKS AS ASSISTANTS IN THE WEST PAKISTAN CIVIL SECRETARIAT

*13588. **Mr. Nisar Muhammad Khan** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that large number of clerks belonging to Integrating Units in the West Pakistan Civil Secretariat are suffering a considerable financial loss due to the non-implementation of the decision given by the West Pakistan High Court in Writ Petition No. 446 of 1962 in respect of their promotions as Assistants, if so, the names of the said clerks alongwith the dates on which their promotions as Assistants fell due in view of the aforesaid decision of the High Court and the financial loss so far sustained by each of them ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): Yes. In implementing the decision given by the High Court in Writ Petition No. 446 of 1962 a difficulty first arose how the qualified and unqualified Junior Assistants of the former Baluchistan and the former Baluchistan States Union should be integrated. When this had been solved, differences of

opinion arose between the Services and General Administration Department and the Law Department in respect of the question how the Selectee and Non-Selectee Clerks of the former Sind should be integrated. Upon the advice of the Advocate General, which was obtained under the Rules of Business, the Law Department has since withdrawn its original advice and the Services & General Administration Department has now issued the final seniority list of Senior Clerks. All the Clerks have already been promoted as Assistants, but on the basis of the fresh seniority list now issued the date from which each of them should have been promoted on the basis of his seniority and performance, will be worked out, proforma promotion given from the due date and his salary re-fixed. The names of the Clerks, who could not be promoted, and whose dates of promotion as Assistants could not worked out earlier, is given in Annexure 'A'. The dates from which the promotion to the rank of Assistant actually fell due to them on the basis of their final seniority and performance will take the Services and General Administration Department sometime to work out. It is not, therefore, passible, at this stage, either to give the due dates of their promotion or to state the financial loss incurred by each. The orders will now be issued expeditiously giving *proforma* promotion to the Clerks concerned from earlier dates on the basis of their seniority and performance.

ANNEXURE 'A'

List showing names of Clerks who could not be promoted and whose dates of promotion as Assistants could not be worked out earlier.

S. No.	Name	S. No. in the Gradation List of 1967	Unit of Origin.
1	Mr. Ghulam Qadir	272	(B)
2	Mr. Faqir Muhammad	288	(B)
3	Mr. Maqbool Amanat Kazi	289	(B)
4	Mr. Anwar Hussain	290	(B)

5	Mr. Muhammad Ilyas	291	(B)
6	Mr. Muhammad Bashir	292	(B)
7	Mr. Rasool Bakhsh	293	(B)
8	Mr. Mian Muhammad	294	(B)
9	Mr. Meraj Uddin	295	(B)
10	Mr. Khurshid Anwar	1 (among Senior Clerks)	(BSU)
11	Mr. Muhammad Ismail	296	(BWP)
12	Mr. Muhammad Ayyaz Khalil	298	(F)
13	Mr. Mahfooz Ahmad	299	(F)
14	Mr. Muhammad Anwar	300	(BWP)
15	Mr. S.M.H. Zaidi	302	(S)
16	Syed Shafiqul Abbas Rizvi	303	(S)
17	Mr. Mahfooz Jan Durrani	307	(F)
18	Mr. Abdul Qayyum Kakazai	311	(F)
19	Mr. Najam Uddin	3 (among Senior Clerks)	(F)
20	Mr. Muzaffar Hussain Rizvi	314	(BWP)
21	Mr. Muhammad Shafi Moghal	315	(S)
22	Mr. Shafi Ullah	326	(F)
23	Mr. Sharaf Uddin	4(among Senior Clerks)	(F)

24	Mr. Noor Ahmad	329	(F)
25	Mr. Abdul Qayyum	330	(F)
26	Mr. Nisar Ahmad Baig	331	(BWP)
27	Mr. Lal Bakhsh	332	(BWP)
28	Mr. Mushir Ahmad	334	(S)
29	Mr. Hafeez Ahmad Munawar	336	(BWP)
30	Mt. Abdul Saleem	337	(BWP)
31	Mr. Muhammad Ramzan	338	(BWP)
32	Mr. N.A. Abbasi	339	(S)
33	Mr. Abdul Rehman Qazi	6 (among Senior Clerks)	(S)
34	Mr. Ghulam Rabbani	341	(F)
35	Mr. Sardar Muhammad	342	(F)
36	Mr. Athar Ali Khan	350	(S)
37	Mr. Ghulam Rabbani Baig	351	(BWP)
38	Mr. Muhammad Ayyub	352	(F)
39	Mr. Muhammad Shafique	353	(BWP)
40	Mr. Taj Muhammad Baloach	8 (among Senior Clerks)	(S)
41	Mr. Iqbal Muhammad	354	(B)
42	Mr. Rafiq Ahmed Qureshi	358	(BWP)
43	Mr. Ashraf Ali Qureshi	9 (among Senior Clerks)	(S)

44	Mr. Hamza Khan Jalbani	337	(S)
45	Mr. Muhammad Saeed Khan	379	(BWP)
46	Mr. Maqbool Ahmad Khan Eusoofzai	10 (among Senior Clerks)	(S)
47	Mr. Ghulam Haider	382	(BWP)
48	Mr. Mushtaq Ahmad	11 (among Senior Clerks)	(BWP)
49	Mr. S. A. Pakistani	393	(S)
50	Mr. Muhammad Iqtidar Ali Khan	13 (among Senior Clerks)	(S)

FIXATION OF SENIORITY OF CLERKS OF FORMER SIND SECRETARIAT

*13590. **Mr. Nisar Muhammad Khan:** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration please refer to the answer to my starred question No. 9799 given on the Floor of the House, on 1st November 1967 and state :—

(a) whether the question regarding fixation of seniority of selectee and non-selectee clerks of the former Sind Secretariat has been decided by the Council of Ministers ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the provisional seniority list of senior and junior clerks prepared in pursuance of the High Court decision has been made final ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) The matter was to be referred to the Council of Ministers to resolve the difference opinion between the Law Department and the Services and General Administration Department, It has, howevr, since been resolved in accor-

dance with the prescribed procedure and it is no longer necessary to refer the matter to the Council of Ministers.

(b) A revised seniority list has been prepared and issued.

ARREST OF MR. ABDUL KARIM, PATWARI BY ANTI-CORRUPTION ESTABLISHMENT FOR ACCEPTING BRIBE

*13613. **Mian Muhammad Shafi** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some time ago Mr. Abdul Karim, Patwari of Chak No. 68/10-R, Tehsil Khanewal, District Multan, was arrested by the Anti-Corruption Establishment for accepting bribe from a resident of of the said Chak ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the names of Government Officials who are stated to have been present at the time of his arrest, and (ii) the names and designations of Officers who arrested him and the present stage of the case ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) (i) The following officers were present at the time of the arrest of Mr. Abdul Karim, Patwari :—

1. Mr. Moeen Afzal, C.S.P., S.D.M., Khanewal.

2. Inspector Niamat Ullah, Circle Officer, Anti-Corruption Establishment, Multan.

3. Foot Constable Muhammad Ali No. 281.

(ii) Mr. Moeen Afzal, C.S.P., S.D.M., Khanewal, ordered the arrest of the accused official. He was taken into custody by Inspector Niamat Ullah, Circle Officer, Anti-Corruption Establishment, Multan.

(iii) The case is pending trial in the court of the Special Judge-cum-Enquiry Officer, Anti-Corruption, Multan.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE REPORTS.

Mr. Speaker : There is a motion for extension of time by Chaudhri Muhammad Idrees ; yes please.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir, I beg to move :

> That time for presentation of the Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Land Revenue (Amendment) Bill, 1968, (Bill No. 20 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker : The question is :

> That time for presentation of the Report of the Standing Committee on Revenue on the West Pakistan Land Revenue (Amendment) Bill, 1968, (Bill No. 20 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

REPORT OF THE STANDING COMMITTEE ON PUBLIC ACCOUNTS FOR THE YEAR 1961-62. (*presentation*)

Mr. Speaker : We will now take up the Orders of the Day. Mr. Zain Noorani.

Mr. Zain Noorani : Sir, I beg to present the Report of the Standing

Committee on Public Accounts on the Appropriation, Commercial and Finance Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1961-62 and the Audit Reports thereon.

Mr. Speaker : The Report of the Standing Committee on Public Accounts on the Appropriation, Commercial and Finance Accounts of the Government of West Pakistan for the year 1961-62 and the Audit Reports thereon, stands presented to the House.

SCHEDULE OF AUTHORISED EXPENDITURE FOR THE YEAR 1968-69 (RAILWAY) (*laying on the Table*)

Mr. Speaker : Next item please, the Minister for Railway.

Minister for Railway (Mr. Muhammad Khan Junejo): Sir, I beg to lay on the Table the Schedule of Authorised Expenditure for the year 1968-69 (Railway).

SCHEDULE OF AUTHORISED EXPENDITURE FOR THE YEAR 1968-69 (GENERAL) (*laying on the Table*)

Mr. Speaker : Next item, the Minister for Finance.

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, as required under Article 43 (3) read with Article 89, I lay on the Table of the House the Schedule of Authorised Expenditure for the year 1968-69, authenticated by the Governor.

WAPDA AUDIT REPORT, BALANCE SHEET, REVENUE ACCOUNTS AND APPROPRIATION ACCOUNTS FOR THE YEARS 1958-59, 1959-60, 1960-61 AND 1961-62 (*laying on the Table*)

Mr. Speaker : Next item please.

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, I beg to lay on the Table.

(i) WAPDA Audit Report 1963 ;

(ii) Balance-Sheets of Water and Power Wings, Revenue Accounts of Power Wing and the Appropriation Accounts for the years 1958-59, 1959-60, 1960-61, and 1961-62.

THE WEST PAKISTAN FINANCE BILL, 1968.

Mr. Speaker : Next motion please.

Minister for Finance : Sir, I beg to move :

> That the West Pakistan Finance Bill, 1968 be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is :

> That the West Pakistan Finance Bill, 1968 be taken into consideration at once.

ملک محمد اختر (لاہور ۔ ۲) ۔ Opposed ۔ جناب سپیکر ۔ آج مغربی پاکستان کی حکومت کے فنانس بل پر پہلا موقع مہیا کیا گیا ہے کہ جنرل ایڈمنسٹریشن یعنی صوبائی نظم و نسق اور ہمارے مالیات کو مکمل طور پر زیر بحث لا سکیں ۔

جناب سپیکر ۔ فنانس بل میں چند ایسے taxes کو continue کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جن کو موجودہ اسمبلی ۱۹۶۲ء سے پاس کرتی چلی آ رہی ہے اور جناب والا ۔ یہ چھ ٹیکس یہ ہیں :۔

Land Revenue Tax

Motor Vehicle Levy

Stamp Act

Provincial Excise

Entertainment Tax and

Property Tax

جناب والا ۔ ذرا سی repitition ہو گی لیکن مجھے پھر اس ہاؤس کو یاد دلانا پڑتا ہے کہ ان کے علاوہ بھی ۳۸ دوسرے ٹیکسز اور cess ڈیوٹیز اس صوبے کے عوام سے حاصل کئے جاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ہماری حکومت نے ان چھ ٹیکسوں کہ جو کہ ۱۹۵۸ء سے inforce تھے continue رکھا ہے بلکہ ان میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔ جناب والا۔ میں صرف دو منٹ میں ہاؤس کو یاد دلاؤں گا کہ یہ Provincial Taxes receipts جو ہیں یہ ۱۹۶۰-۶۱ء میں ۷۹ء۳۴ کروڑ تھیں اور ۱۹۶۷-۶۸ء میں ۷۹ء۳۴ کروڑ سے ۳۶ء۵۶ کروڑ revised estimate میں ہو گئیں ہیں ۔ جناب والا ۔ اسی طرح سے یہ مجھے گذارش کرنا ہے کہ انہوں نے بدستور ان چھ کے چھ ٹیکسوں میں اضافہ کیا ہے ۔ مثلاً ایکسائز فیس میں ۱۹۶۲ء میں انہوں نے سالانہ ایک کروڑ کا اضافہ کیا ہے ۔ اور اسی طرح سے ریلوے کے کرایوں کو ۱۹۶۲ء میں revise کیا اور ۴۴ لاکھ سالانہ ان کو ملتے رہے ۔ اور اسی طرح سے ڈیولپمنٹ cess میں ۲۵ فیصد سے ۳۵ فیصد کا اضافہ ہوا اور اس طرح ۶۴ لاکھ سالانہ کا اضافہ ہوا اور یہ اضافہ تا حال ۳۲۰ لاکھ روپے کا ہے ۔ اسی طرح واٹر ریٹ میں ۱۰ فیصد کا ۱۹۶۳ء سے اضافہ کیا گیا اور ۵ سال میں ۵۷۵ لاکھ روپے کا

اضافہ ہوا ۔ شوگر کین ڈیولپمنٹ cess میں انہوں نے ٦٦ لاکھ روپے سالانہ ١٩٦٤ء سے اضافہ کیا ہے اور اس طرح ٢٦٤ لاکھ کا اضافہ ہوا اور اسی طرح بجلی کی ڈیوٹی پر ١٩٦٤ء میں ایک پیسہ فی یونٹ residential consumption پر اضافہ ہوا اور چار پیسے فی یونٹ industrial units consumption میں اضافہ ہوا جناب والا ۔ اس اضافہ سے ٨٦ لاکھ تا حال وصول ہوئے ہیں اور اس میں ٣٢٤ لاکھ کا اضافہ ہو چکا ہے واٹر ریٹ کو ١٠ فیصد سے بڑھا کر ١٩٦٥ء سے ١٨٧ لاکھ سالانہ کے حساب سے تین سال میں ٥٦١ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے اور ہوٹل ٹیکس میں گذشتہ تین سال میں ١٠ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے اور ٹوٹل اضافہ ٣٠ لاکھ روپے روپے کا ہوا ۔ ایڈیشنل اسٹامپ ڈیوٹی میں گذشتہ تین سال میں ٤٠ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے اور ٹوٹل اضافہ ١٢٠ لاکھ روپے ہوا ہے ۔ موٹر وہیکل میں ٦٨ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے اور تین سال میں ٢٠٤ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے بہر حال ان کے اپنے دستاویزات کے مطابق اور قرطاس ابیض کے صفحہ ٥ کے مطابق اور ان کے اعداد و شمار کے مطابق کل ٣٥٠٤ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا۔ یعنی ٣٣ کروڑ کا اضافہ گذشتہ ٨ سال میں کیا گیا ہے اور یہ سب اضافہ پراونشل ٹیکسز میں ہوا ہے ۔

جناب والا ۔ اس تصویر کی عکاسی کرتے ہوئے میں اب اگلے نکتہ پر آتا ہوں اور میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں کہ انہوں نے عوام کے ذریعہ معاش کے لئے اور عوام کی آمدنی بڑھانے کے لئے کسی قسم کی کارروائی نہیں کی لیکن انہوں نے ان کو ٹیکسوں کے بوجھ تلے دبا دیا ہے ۔ یعنی جناب والا ۔

جن کی آمدنی ۱۰۰ روپے سے کم ہے ان کے ٹیکسوں میں آپ نے ۳۰۵ فیصد کا اضافہ کیا ہے ۔ اس سے صوبے کے عوام کی آپ نے کمر توڑ کر رکھ دی ہے اب جناب والا ۔ دوسرا نکتہ جس کا جواب دینا میرا اخلاقی فرض ہے یہ ہے اگر چہ اس سے حکومت کی ستائش ہو گی مگر مجھے یہ اعداد و شمار پیش کرنا ہوں گے تا کہ غلط فہمی کا ازالہ ہو جائے جناب والا ۔ مجھے اور خواجہ صاحب کو مطعون کیا گیا کہ ہم لوگوں نے کچھ ایسی باتیں کہی ہیں جن سے regionalism کی بو آتی ہے لیکن وہ بات اس طرح سے نہیں تھی جناب والا ۔ میں اس بات کو دہراتا نہیں ہوں بلکہ صرف اس بات کی وضاحت کرتا ہوں کہ جو انہوں نے allocations کی ہیں اور ان پر region-wise تبصرہ کروں گا ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ صفحہ ۴۷ اگر آپ ملاحظہ فرمائیں حالانکہ مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے میں کہتا ہوں کہ آپ اس سے زیادہ allocations کریں ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ regional developmental allocation پر نظر ڈالیں تو ۱۹۵۴-۵۵ء کے اعداد و شمار یہ ہیں جیسا کہ میں نے کہا کہ اس سے گورنمنٹ کی تحسین ہو گی لیکن اسکو میں اس ہاؤس میں پیش کروں گا ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرنٹیئر کو ۵۵ - ۱۹۵۴ء میں capital receipts ۲۶۹۸ لاکھ دیں ۔ اور revised receipts ۵۶۹۵ لاکھ اس طرح ٹوٹل ۸۶۹ لاکھ تھا ۔ ان میں سے جو ڈیولپمنٹ کے اخراجات ہو رہے تھے وہ ۲۶۲۷ لاکھ تھے ۔ ہیلتھ اور ایجوکیشن پر ۸ کروڑ ۹ لاکھ کے بجٹ میں سے ۵ کروڑ ۶۲ لاکھ فرنٹیئر پر خرچ ہوئے تھے لیکن اب فرنٹیئر کو گذشتہ تین سال میں ڈیولپمنٹ کے لئے ۳۵ لاکھ دئے گئے ۔

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ ہم آپ کے شکر گذار ہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ خود آپ اپنے دام میں صیاد آگیا ۔

ملک محمد اختر ۔ میں دام میں نہیں آیا ۔ میں تو صرف allocations بتا رہا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ون یونٹ کے قیام سے کیا کسی ریجن کو نقصان ہوا ہے ۔ ون یونٹ کے قیام سے میں یہ ثابت کروں گا کہ اگر ون یونٹ نہ ہوتا تو ریجنل ڈیولپمنٹ کا امکان ہی نہ ہوتا ۔ ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے جو کوئٹہ شہر کے واقعات بتائے ہیں تو ہم نے گویا کوئی disservice کی ہے ۔ اب جناب والا ۔ آپ سندھ کی capital receipts کو دیکھیں کہ ۱۳ کروڑ ۶۷ لاکھ تھیں اور revenue receipts نو کروڑ ستر لاکھ تھیں اور ان کی total receipts ۲۳ کروڑ ۳۷ لاکھ تھیں اور اسی طرح جو ڈیولپمنٹ پر اخراجات ہوئے ہیں وہ ۱۶ کروڑ ۲۰ لاکھ تھے اور ایجوکیشن اور ہیلتھ پر ۱۴۹۰ لاکھ روپے تھے یعنی ۱۸ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے ڈیولپمنٹ کی بجائے ہم نے گذشتہ تین سال میں سندھ کو ۸۴ ۔ کروڑ روپے دئیے ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں بلوچستان کی فیگرز پر کچھ عرض کرتا ہوں کہ ان کی capital receipts صفر تھیں لیکن revenue receipts ۵۲ لاکھ تھیں ۔ ان کی development پر ۵۲ لاکھ کی بجائے ۹ لاکھ روپیہ خرچ ہوتا تھا اور ون یونٹ کے قیام کے باعث کوئٹہ کو ۲۴۷ کروڑ یہ ۶۸ ۔ ۱۹۶۷ء میں اور ۶۹ ۔ ۱۹۶۸ء میں ۸۶۸ کروڑ ۔ یعنی دو سالوں میں

۱۵ کروڑ - - - اور اگر تیسرے سال کو بھی آپ شامل کر لیں تو رقم ۸۵ کروڑ ہو گی یعنی جناب والا - ایک صوبہ جو ۸۲ لاکھ revenue yield کر رہا ہے جس کے تین سال کا revenue اڑھائی کروڑ یا ۳ کروڑ سمجھ لیں تو ہم نے اس صوبے کی ڈیویلپمنٹ کے لئے خصوصاً ون یونٹ کے قیام کے بعد taxes resources میں سے ۲۵ کروڑ دیا ہے - جناب والا - اس کے بعد میں بہاول پور کی فیگرز پر آتا ہوں - اس کی capital receipts ۲ کروڑ ۳ لاکھ تھیں اور revenue receipts ۶ کروڑ ۶ لاکھ - اور ٹوٹل ۸ کروڑ ۱۰ لاکھ - اور جو اخراجات ترقیاتی کاموں پر ہوئے وہ ۸۷ لاکھ تھے - یعنی جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ ایک کروڑ ۵۱ لاکھ روپے بجٹ کے اخراجات ہوتے تھے اور ۶ کروڑ والئے ریاست کی جیب میں جاتا تھا - جناب والا - میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ہمیں گذشتہ تین سالوں میں ۱۲ کروڑ ترقیاتی کاموں کے لئے ملا ہے - جناب والا - ۵۵-۱۹۵۴ء کے ضمنی بجٹ میں ایسی ریاستوں کے تمام ریجنوں کے اخراجات دیئے ہوئے ہیں اور اس کے متعلق چھپی ہوئی سٹیٹمنٹ موجود ہیں - جناب والا - میں نے اعداد و شمار کے حاصل کرنے میں کافی وقت صرف کیا ہے تقریباً ۸ گھنٹے صرف ہوئے ہیں - اس کے بعد جناب والا - خیرپور ریجن کا ملاحظہ فرمائیں - اس کی capital receipts جو ہیں جناب والا - وہ صفر ہیں اور revenue receipts ایک کروڑ ۵۱ لاکھ اور اخراجات ۳۲ لاکھ کے ہیں جو انہوں نے تعلیم پر کئے ہیں اور میرے پاس پچھلے سال کی اور اس سال کی فگرز خیرپور کی ہیں جو کہ وقت کی کمی کے باعث میں شاید پیش نہ کر سکوں -

ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی - پنجاب کا بھی بتا دیتے تو بہتر تھا -

ملک محمد اختر ۔ لیکن انہوں نے انکم ٹیکس سے زیادہ خرچ نہیں کیا ہے ۔

میں دراصل عرض کر رہا تھا کہ یہ سب کچھ ون یونٹ کے قیام کی وجہ سے ہے ۔ سر آرچی بلڈ رونلڈ جو ماہر اقتصادیات تھے ان کے تعاون سے یہ سب کام عمل میں لایا گیا ۔ میرے پاس اسمبلی کی ۱۹۴۸ء کی debates ہیں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے :۔

"It had been suggested to the Quaid-e-Azam in 1948 by Sir Archibald Rowland, the adviser on economic affairs, but somehow the idea could not be put into practice. The idea of integration began to take shape when the "Muhammad Ali Formula" provided four units in West Pakistan instead of so many recommended by the Basic Principles Committee during Khawaja Nazim-ud-Din's regime. But important sections of the politicians in West Pakistan saw in the existence of four units there a constitutional stronghold of regionalism and provincialism, and, from the point of view of constitution-framing, the question of representation of all these units was also defying all solutions ; they therefore began to sponsor the One Unit scheme for West Pakistan. The first official announcement in this regard was made in 1934, but no agreed solution could be found. However, the second Constituent Assembly, on October 3, 1955, passed the Establishment of West Pakistan Act, and thereby abolished the autonomous provincial sub-division of West Pakistan and established One Unit instead. It was enforced from October 14, 1955.

This is a signal piece of administrative genius of the sponsors of the scheme and it was almost a necessity as a prerequisite to the framing of the

Constitution, as it was only in this way that the task of constitution-making could be adequately and satisfactorily tackled.

On the administrative side, with the abolition of Provinces, various Governors, Cabinets and Assemblies were replaced by a unified administrative system, with one Governor, one Cabinet and one Assembly. That would guarantee a smoother administration. From the economic point of view, various parts of West Pakistan are complementary to each other and the integration of their economy would be achieved more easily with administrative unification of all these parts. At the same time the country would economise in salaries and other administrative expenses. The entire Province would develop on a uniform basis and no part would be left to its own resources in relation to development activities in that area."

تو جناب والا ۔ یہ بات متعلقہ ہے جس کے لئے میں نے یہ پیراگراف پڑھا ہے ۔ اس کے بعد اس نوٹ میں یہ بھی دیا گیا ہے کہ یہ دراصل انگریزوں نے اس صوبے کے مختلف جغرافیائی حصے بنائے ہوئے تھے اگرچہ یہ جغرافیائی تقسیم نہ تھی ۔ انگریزوں نے اپنی سہولت کے لئے اپنی سہولت کے پیش نظر سابق صوبہ سرحد کو جو کہ پنجاب کا حصہ تھا ۱۸۴۹ء سے ۱۹۰۱ء تک سیاسی وجوہات کی بناء پر پنجاب سے علیحدہ کیا ہوا تھا ۔ اسی طرح سندھ کا صوبہ تھا تو جناب صدر یہ تھا پس منظر جس کے لئے ون یونٹ قائم ہوا اور اس کے بعد جو ترقیاتی کام ہوئے وہ بھی اسی دور میں ہوئے یعنی جناب والا ۔ میری مراد developmental achievements سے ہے ۔ میرے دوستوں کو فراخ دلی سے یہ قبول کر لینا چاہئے کہ ون یونٹ کے قیام کا سہرا سیاست دانوں کے سر پر ہے ۔ انہوں نے ایک سکیم کا آغاز کیا آپ نے اس کو اقتصادی

طور پر سنبھالا اور اس پر عمل درآمد کیا اور جو کچھ منصوبہ آپ کے پیش نظر تھا اس کے مطابق آپ نے کام کیا اور اس کام کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج جو پسماندہ ریجن ہیں ان کو ہم اپنے برابر یعنی جناب والا ۔ ہم ان کو at par لانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ مجھے اس سلسلے میں بتانا ہے کہ یہ developmental expenditure ہوتے کہاں سے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں نہیں کہتا کہ یہ ریجن ہم پر انحصار کرتے ہیں ۔ ہمیں کسی قسم کی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے ملک میں انتشار پیدا ہو ۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم تو ایک خاندان ہیں یہ ون یونٹ کا ہی نتیجہ تھا جو ملک میں اس قدر ترقی ہوئی ۔ جناب والا ۔ میں صرف اپنے دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ تمام resources pool نہ کئے جاتے تو آئندہ ۲۰۰ سالوں میں بھی ان تمام ریجنوں میں ترقی نہیں ہو سکتی تھی ۔ جناب والا ۔ اب مجھے ایک حرف شکایت موجودہ حکومت کے ساتھ ہے اگر اجازت ہو تو عرض کروں ۔ جناب والا ۔ کسی دوست نے جو کہ نہایت ہی حب الوطن ہیں اور میرے بڑے عزیز دوست ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ حکومتی پارٹی سے بھی زیادہ میرے قریب ہیں لاہور کے دوستوں کے علاوہ ۔ انہوں نے مجھ سے اور خواجہ صاحب سے یہ کہا کہ ہم regionalism کو ہوا دے رہے ہیں ۔ میں جناب والا ۔ ان کی خدمت میں ۱۳ جون ۱۹۶۸ء کے مشرق سے ایک تراشہ پیش کرتا ہوں جو بنیاد تھا میری اس تقریر کا اور جس کی اساس پر میں نے تقریر کی ہے :۔

"بعض قبائلی سردار عوام کو حکومت سے
تعاون نہ کرنے پر اکسا رہے ہیں ۔

گورنر مغربی پاکستان کے مشیر خان آف قلات میر احمد یار خان نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ترقیاتی منصوبوں کو مؤثر بنانے کے لئے اپنے وسائل کو بروئے کار لائیں ۔

انہوں نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ کہا کہ صوبائی اور مرکزی حکومتوں نے گذشتہ دس سالوں میں سابق بلوچستان کے عوام کی بہتری اور علاقہ کی ترقی کی طرف پوری توجہ دی ہے ۔ جسے اس سے قبل کی حکومتیں نظر انداز کرتی رہیں ۔

خان آف قلات نے کہا ہے کہ مقامی طور پر ترقیاتی کاموں میں صرف اس لئے دلچسپی نہیں لی جا رہی کہ بعض قبائلی سردار عوام کو اس بات پر ابھار رہے ہیں کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون نہ کریں ۔"

جناب والا ۔ یہ نوٹ فرمائیں کہ "مقامی طور پر ترقیاتی کاموں میں صرف اس لئے دلچسپی نہیں لی جا رہی کہ بعض قبائلی سردار عوام کو ابھار رہے ہیں کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون نہ کریں ۔" یہ وہ الفاظ تھے جن کی بنیاد اور اساس پر ہم نے کوئٹہ کے ۲۷ اور ۲۶ مئی کے واقعات کو اس ہاؤس میں دھرایا ۔ آج کے اخبارات میں یہ خبر ہے کہ کوئٹہ کے علاقہ میں مزید ایک ماہ کے لئے کرفیو کا نفاذ کیا گیا ہے ۔

اب میں گورنر مغربی پاکستان کی ایک سٹیٹمنٹ اس ہاؤس میں پیش کرتا ہوں ۔ یہ دو تھیں لیکن ایک مجھے مل نہیں سکی ۔ وہ بھی ۶ مارچ ۱۹۶۸ء کو یہ کہتے ہیں :-

"Discussing the internal affairs the Governor called upon the lawyers to fight against parochialism and regionalism.

He said that certain elements in order to build themselves up were apt to indulge in parochialism to create chaos and confusion, which, if not checked in time, could tear the country apart sooner or later.

Giving the example of India, he stressed that such tendencies would destroy Pakistan internally and would thus weaken her militarily.

He stressed that both the Provinces and Regions within the two Wings must work as a solid, inseparable block and stand up against those who for their selfish motives encourage secessionist tendencies.

As far as the Government was concerned, the Governor told his audience it would go to any length to crush such tendencies."

جناب والا ۔ اگر میں اس ہاؤس میں کھڑا ہو کر ان رجحانات کو crush کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں تو کہا جاتا ہے کہ یہ regionalism کا ارتکاب کرتا ہے ۔ ان تمام باتوں کے کہنے کے بعد میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ آپ یہ غور فرمائیں کہ ہم regionalism کو ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ ہم نہیں چاہتے کہ لسانی باتوں پر تفریق پیدا کی جائے ۔ مگر وہاں کے حالات کے پیش نظر میں دو اور امور پر بھی بات کرنا چاہتا ہوں ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا

ہوں کہ کوئٹہ کے علاقہ میں بعض قبائل محمد زئی ۔ گل زئی سلیمان خیل اور ہزاروی وغیرہ ہیں ۔ یہ ہزاروی قبیلہ جو ہے یہ جناب گورنر صاحب کا قبیلہ ہے ۔ پھر وہاں لوکل ۔ نان لوکل ۔ اور domicile کی تفریق بھی ہے ۔ جن قبائل کا میں نے ذکر کیا ہے انہیں ۱۹۶۴ء میں لوکلز کے حقوق دیئے گئے ہیں ۔ یہ قبائل جو ہیں یہ وہ اشخاص ہیں جو افغانستان سے آتے ہیں ۔ مگر وہ اپنی شکل و شباہت کی بناء پر پہچانے نہیں جا سکتے ۔ اگرچہ وہ عارضی پرمٹ پر یہاں داخل ہوتے ہیں مگر انہیں لوکلز کے حقوق دے دیئے جاتے ہیں ۔ اب اگر جناب والا ۔ میں یہ شکایت کروں کہ ہندوستان سے آنے والے افراد کو یا اس صوبہ کے دیگر حصہ جات مثلاً پنجاب وغیرہ سے جا کر وہاں بسے ہوئے افراد کو تاحال لوکلز کے حقوق نہیں دیئے گئے اگرچہ وہ ایک سو سال سے وہاں رہ رہے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ اس بڑی قربانی کے پیش نظر جو ہم اپنے اپنے فرنٹیئر اور کوئٹہ کے بھائیوں کیلئے کر رہے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ اس شکایت میں حق بجانب ہوں گے ۔ ان لوگوں کو لوکلز کے حقوق نہ دینے کے باعث نہ تو ان کے بچوں کو وہ سہولتیں میسر ہیں ۔ جب بچے سکول میں داخل ہوتے ہیں تو ان سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ کا کیا درجہ ہے ۔ آپ کس درجہ کے شہری ہیں ۔ مجھے یہ بالکل مستند ذرائع سے معلوم ہوا ہے ۔ ان کی فیس میں بھی فرق ہے ۔ وظائف میں بھی فرق ہے ۔ وہاں دس لاکھ روپے کے وظائف ہیں جن میں ان نان لوکلز کو شامل نہیں کیا کیا جاتا ۔ اور آگے اگر دیکھیں تو وہ زرعی زمین وہاں پر نہیں خرید سکتے ۔ اس کے بعد ان سرداروں کو ۔ جن میں سے اکثر محب وطن ہیں مگر چند ایسے ہیں جن کے متعلق میں کہوں گا کہ وہ غدار ہیں ۔ ان سرداروں کو ٹرانسپورٹ

چلانے کی تمام کی تمام سہولتیں اور امپورٹ لائسینس دیئے جاتے ہیں اور ان کو زمین خریدنے کی بھی سہولتیں ہیں ۔ اور متروکہ جائیداد بھی تمام کی تمام ان کو الاٹ کر دی گئی ہے ۔ موجودہ حکومت اپنے سیاسی مقصد براری کے لئے ایسا کر رہی ہے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے یہ تفریق اس لئے وہاں رکھی ہے کہ وہ ان قبائلیوں کے ذریعے سے وہاں پر اپنی حکومت رکھنا چاہتے ہیں ۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس میں حق بجانب نہیں ہیں ۔ اب جناب والا ۔ میں دوسرے نقطہ کے متعلق چند الفاظ جلدی سے کہہ دوں ۔

Mr. Speaker : The Member may please try to conclude.

Malik Muhammad Akhtar : We are three persons and we will be having three hours.

Mr. Speaker : The Member had to consume half an hour and that is practically over.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, give me ten minutes more because I will not speak for the second time.

Mr. Speaker : Nobody is going to speak for the second time.

Malik Muhammad Akhtar : I would request for ten minutes.

Khawaja Muhammad Safdar : The Chair may kindly give him ten minutes from my time.

Mr. Speaker : Yes, five minutes more.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, ten minutes more.

جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج اخبارات میں کورپشن

کے بارہ میں ایک بہت اہم سٹیٹمنٹ مسٹر رنگون والا کی آئی ہے۔ ہماری حکومت جو ٹیکس عوام سے وصول کرتی ہے اس میں سے ڈیڑھ سو کروڑ روپیہ پرائیویٹ بنکوں میں invest کیا ہوا ہے۔ اس کے متعلق مسٹر رنگون والا کا ایک بیان ہے :-

"The manner in which bank deposits have been and are still being secured is not only a slur on the entire banking business in the country but has also led to catch-as-catch-can competition with no holds barred."

جناب والا ۔ اس سے بڑا سرٹیفکیٹ آپ کے محکمہ کے سربراہوں کو کرپشن کا کیا مل سکتا ہے ۔ یہ ایک ذمہ دار شخص نے سٹیٹمنٹ دی ہے bank deposit کے طور پر جو رقومات دیتے ہیں اس پر دو فیصد سے تین فیصد تک یہ رشوت حاصل کرتے ہیں ۔ اب میں صرف ایک حوالہ دینا چاہتا ہوں میرے پاس مکمل لسٹ ہے جن میں ۸۰ اشخاص کے نام درج ہیں جن میں سے ۱۰ اشخاص اس سے متعلق ہیں ۔ میں ان ۱۰ کا بھی نام نہیں لونگا ۔ وہ ۱۰ اشخاص یا تو ڈپٹی کمشنرز ہیں یا کمشنر ہیں یا autonomous bodies کے چیئرمین ہیں ۔ وہ ذمہ دار افراد ہیں جنہوں نے کم و بیش ۷۲ لاکھ روپے نیشنل کمرشل بنک کی لاہور کی برانچ میں deposit کرایا جو آج ضائع ہو گیا ہے ۔ ان میں کچھ پولیٹیکل لوگوں کے نام بھی ہیں لیکن پولیٹیکل لوگوں نے آخر کاروبار کرنا ہوتا ہے اگر کسی پولیٹیکل شخص نے abuse of powers کی ہیں یا اپنا ذاتی اثر و رسوخ استعمال کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ بھی قابل مواخذہ ہیں ۔ اس میں ۱۰ بڑے افسران کی لسٹ ہے جو ڈپٹی کمشنر سے اعلیٰ درجے کے افسران ہیں جن کے نام بھی میرے پاس

موجود ہیں - میں حکومت سے اور وزیر مالیات سے مطالبہ کرتا ہوں کہ کم از کم اس حد تک جس حد تک ان افسران کے advances ہیں اس کے متعلق بتائیں کیونکہ وہ اپنی باڈیز کے سربراہ تھے - جو روپیہ وہاں پر invest کیا اس کی فہرست اس ایوان میں پیش کریں - پھر کچھ لوگ ایسے ہیں جو بعض autonomous bodies کے ممبر تھے ان کے ذمہ بھی لاکھوں روپیہ کی رقم ہے - ۷۲ لاکھ روپیہ کی جو رقم ہے اس کے چھ سات حصہ دار ہیں ان میں سے دس یا پندرہ لاکھ روپیہ کے قریب پولیٹیکل لوگوں کے پاس ہے اس کے علاوہ آٹھ یا دس لاکھ روپیہ ایسے افسران کے پاس ہے جنہوں نے ۲ یا ۳ فیصد رشوت کے علاوہ ان رقومات کو حاصل کیا - جناب والا - ۷۲ لاکھ ۸۲ ہزار ۶ سو ۷۳ روپیہ اس بنک کا ان آفیسرز اور پولیٹیکل لوگوں کے پاس ہے - جناب والا - تین کروڑ روپیہ ان دو کلاسسز یعنی پولیٹیکل لوگوں اور گورنمنٹ افسران جو کراچی میں محکموں کے سربراہ ہیں میں ان کا نام بھی نہیں لینا چاہتا ان کے پاس ہے - آپ اندازہ لگائیں کہ یہ ۶ کروڑ ۴۷ لاکھ روپیہ کی رقم عوام کی صرف ایک بنک میں ڈوب گئی ہے جس کے لئے رنگون والا کا ایک document پیش کروں گا - یہ آج کی سٹیٹمنٹ ہے - انہوں نے یہ رقم دو سے تین فیصد رشوت دے کر حاصل کی ہے - ۶ کروڑ کی رقم اگر ۳ فیصد رشوت سے حاصل کی گئی ہو تو اس کے متعلق آپ اندازہ لگائیں اس پر ۲۰ لاکھ روپیہ پہلے ہی رشوت بن جاتی ہے یعنی بنک نے ۲۰ لاکھ روپیہ رشوت دے کر deposits حاصل کئے ہیں - اس کے بعد اپنے آپ کو continue کرنے کے لئے غیر مستحق افراد کو قرضہ جات دیئے یعنی ان کو غیر محفوظ قرضہ دے دیا - یہ اس حکومت پر سب سے بڑا

slur ہے ۔ جناب والا ۔ ہم نے تاریخ اسلام دیکھی ہے ۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ تھے ان پر یہ اعتراض ہوا کہ جو کپڑا آپ کے حصہ میں آیا تھا اس سے یہ قمیض نہیں بنتی تھی مزید کپڑا آپ نے کہاں سے حاصل کیا ہے ۔ جناب والا ۔ آج میں گورنر مغربی پاکستان کو اس ایوان میں کھڑا ہو کہتا ہوں کہ اگرچہ ہماری constitutional powers کم ہیں لیکن آپ صوبہ کے ایگزیکٹو ہیڈ ہیں ۔ اگر وہ پورے طور پر اس رشوت کا سدباب نہیں کریں گے تو حشر کے دن ہمارا ہاتھ ان کے گریبان پر ہو گا ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Don't be sentimental, Malik Muhammad Akhtar.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں ان سے التجا کرتا ہوں کہ وہ صرف اس سیکنڈل کو ختم کر دیں ۔ باقی بینکوں کو چھوڑیئے ۔ ان bureaucrats میں سے چند سادہ لوح انسان بھی قابو آ جاتے ہیں ۔ ابھی امپروومنٹ ٹرسٹ نے چند سادہ انسانوں کو پھانس لیا ہے جن کے کندھوں پر بندوق رکھ کر وہ اپنے deposits دینا چاہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ سارے بینکوں کو چھوڑیئے ۔ ان تمام ۱۵۰ کروڑ کے deposits کو چھوڑیئے ۔ صرف نیشنل کمرشل بنک کے متعلق جناب وزیر مالیات صاحب انکوائری کریں ۔ اگرچہ یہ مرکزی subject ہے لیکن جہاں تک autonomous bodies کا تعلق ہے autonomous bodies بیسک ڈیموکریسی کے نیچے آتی ہیں ۔ autonomous bodies بیسک ڈیموکریسی کے علاوہ پارلیمنٹری سیکرٹری کے ماتحت ہیں ۔ صوبہ کے فنانسسز کی ذمہ داری براہ راست وزیر مالیات صاحب پر ہے ۔ میں نہیں کہتا کہ پولیٹیکل لوگ اپنا کاروبار نہ کریں لیکن آپ پتہ لگائیں کہ misuse of power کس نے کی ہے وہ اس کا تو analysis کر سکتے ہیں ۔ اگر کسی

کی حیثیت ایک لاکھ کی ہے اس نے پانچ لاکھ روپیہ قرض لے لیا تو یہ بھی misuse ہے ۔ اگر کسی کی آمدنی پانچ صد ماہوار تھی اس نے دو صد قرض لے لیا تو وہ justified ہے ۔ لیکن دیکھیں کہ انہوں نے misuse تو نہیں کیا ۔ abuse تو نہیں کیا ۔ جناب وزیر مالیات صاحب میں آپ کی خدمت اقدس میں پر زور گذارش کرتا ہوں کہ خدارا آپ لوکل باڈیز کے رولز میں ترمیم کریں اور رولز کو جلد از جلد frame کریں ۔ آپ نے مرکزی حکومت کے ساتھ مل کر جو بھی فیصلہ جات کرنے ہیں آپ ان قرضہ جات کا جو ضیاع ہو رہا ہے اس کے لئے کوئی مؤثر قدم اٹھائیں ۔

سید رحیم شاہ (پشاور ایجنسی - ۹) ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ریاستوں اور قبائلی علاقوں کی حالت ایسی نہیں ہے جیسے حمزہ صاحب سمجھتے ہیں اس کے متعلق ہمارے قبائلی محکمہ کے وزیر جناب غلام سرور خان صاحب نے بھی وضاحت کی ہے میں بھی جناب کی وساطت سے اسی سلسلہ میں کچھ عرض کروں گا ۔

جناب والا ۔ قیام پاکستان کے وقت جب مسلمانوں پر ہندوستان میں ظلم و تشدد ہو رہے تھے تو میں حمزہ صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ اس وقت کہاں تھے شاید آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سکھوں کے فراق میں آنسو بہانے میں مصروف تھے جبکہ ریاست کے حکمرانوں نے کافی تعداد میں بسیں اور دوسری امداد بھیج کر اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں ۔ بہنوں اور بچوں کو ہندوؤں اور سکھوں کے پنجہ تشدد سے آزاد کرا کر پاکستان پہنچایا ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس لئے نواب کے حوالے کر دیا ۔

سید رحیم شاہ ۔ آپ جب کچھ کہتے ہیں ہم خاموش رہتے ہیں اور آپ کی باتیں سنتے رہتے ہیں ہم کبھی بیچ میں بولے نہیں ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ بول کیا سکتے ہیں آپ تو پڑھ رہے ہیں ۔

سید رحیم شاہ ۔ اب ہمیں بھی بولنے دیجئے ۔ اس واقعہ کا اس ایوان کا ایک معزز رکن چودھری وحید اللہ میرا اچھا گواہ ہے ۔ میں حمزہ صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۴۸ء میں جب کشمیر کی جنگ چھڑ گئی آپ اس وقت کہاں تھے ۔ (شاید ہندوؤں اور سکھوں کی کامیابی کے لئے دعا مانگنے میں مشغول تھے ۔) جبکہ ریاستوں کی فوجیں اور قبائلی عوام سربکف ہو کر کشمیری بھائیوں کے لئے دشمن کے ساتھ لڑے ۔ اور خاص طور پر سوات کی فوج نے اس میں کافی فتوحات حاصل کی تھیں اور جب ۱۹۶۵ء میں دشمن کے ساتھ جنگ ہوئی تو اس وقت بھی ہماری ریاست کی فوج چھمب اور جوڑیاں کے علاقے میں دشمن کے ساتھ بر سر پیکار رہی ۔ علاوہ ازیں ہم نے دفاعی فنڈ میں بھی پاکستان کو کافی رقوم چندے کے طور پر دیں ۔ یہ اسی لئے کہ ہم اپنے آپ کو پاکستان ہی کا جزو سمجھتے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے ہم ابتداء ہی سے پاکستان کے لئے مالی اور جانی قربانی دینے والوں میں صف اول ہی میں رہے ہیں ۔ میں جناب کی وساطت سے جناب حمزہ صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ ہر وقت عوام میں انتشار نہ پھیلائیں اور ریاستوں اور قبائیلی عوام کا پیچھا چھوڑ دیں اور ان کے جذبات کو بلا وجہ ٹھیس نہ پہنچائیں ۔ کیونکہ حمزہ صاحب نے ممبران کے ہوسٹل جسے پیل ہاؤس کہتے ہیں اس کے grassy ground میں خود اس بات کا

اعتراف کیا ہے کہ چونکہ وہ حزب مخالف سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے وہ ہر بات کی مخالفت کرتے رہتے ہیں اور یہ کہ ان کے دماغ خراب ہو چکے ہیں اور ان کو سیدھی بات بھی الٹی ہی لگتی ہے ۔ ہمارے ذہنوں میں یہ چیز اس طرح جاگزین ہو چکی ہے کہ اب یہ نکالے نہیں نکل سکتی . . . .

مسٹر حمزہ ۔ یہ محض بہتان ہے ۔

سید رحیم شاہ ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان کے کہنے کے مطابق اگر وہ ان باتوں کو اپنے ذہن سے نکالنا بھی چاہیں تو بھی نہیں نکال سکتے۔ انہیں کے کہنے کے مطابق ہم لوگ ان کی ان باتوں کو جو کہ وہ یہاں پر کرتے رہتے ہیں کیونکر صحیح تسلیم کریں ۔ کیونکہ یہ تو ان کی عادت بن گئی ہے کہ ان کی زبان سے ہر وقت الٹی باتیں ہی نکلتی رہتی ہیں ۔

جناب والا ۔ اب میں آپ کے سامنے ریاست سوات کی مختصر سی کیفیت بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ریاست سوات پاکستان کا خوبصورت ترین حصہ ہے اور دل کش مناظر سے مالا مال ہے ۔ ہر سال بیرونی ممالک کے سیاح اور پاکستانی بھائی معہ اپنے اہل و عیال کے وہاں پر سیر و تفریح کی غرض سے جاتے ہیں اور یہ لوگ چاہے ریاست سوات کے کسی حصے میں بھی جائیں ہم لوگ ان کو اپنا مہمان سمجھ کر ان کی ہر ممکن امداد کرتے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے کرم سے آج تک وہاں پر کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری مہمان نوازی ، انسانی خدمت اور انسانی ہمدردی کا یہ صلہ دے رہے ہیں ۔ حالانکہ دنیا کے مختلف خطوں سے جس قسم کی وارداتوں کی خبریں سننے میں آتی ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں لیکن کیا حمزہ صاحب

کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش کر سکتے ہیں کہ ریاست سوات میں کسی ایک سیاح کو بھی کوئی اس قسم کا ناخوشگوار واقعہ پیش آیا ہو کہ جس طرح کے واقعات آئے دن دنیا میں باقی حصوں میں سیاحوں کے ساتھ رونما ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سب ریاست سوات کے حکمران کی حسن کارکردگی، حسن انتظام اور عوام کے ساتھ پرخلوص رابطہ رکھنے کی ایک عدیم المثال حقیقت ہے . . .

مسٹر حمزہ - تو پھر ہمیں بھی ان کے حوالے کر دیں -

سید رحیم شاہ - جناب والا - ریاست سوات کی آبادی تقریباً ساڑھے چھ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے - ریاست سوات کے حکمران کے حسن ساوک اور حسن کارکردگی کی بدولت ریاست نے زندگی کے ہر شعبے میں معتدبہ ترقی کی ہے - وہاں پر عوام کو مفت تعلیم دی جاتی ہے اور اس ریاست نے تعلیمی میدان میں جس قدر ترقی کی ہے اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ریاست میں اس وقت سکولوں کی کل تعداد چار سو تیس ہے - جس میں سے تیس ہائی سکول ہیں چھیالیس مڈل سکول ایک سو چوبیس لوئر مڈل ، ایک سو چھبیس پرائمری سکول اور ایک سو چار لوئر پرائمری سکول ہیں - ایک ڈگری کالج ، دو انٹرمیڈیٹ کالج اور اس کے علاوہ طالبات کے لئے ایک ہائی سکول ایک مڈل سکول اور ایک لوئر مڈل سکول بھی موجود ہے - علاوہ ازیں دینی تعلیم کو بھی فراموش نہیں کیا گیا اور اس مقصد کے لئے دو مذہبی دارالعلوم بھی ہیں جن میں ریاست کے مقامی طلباء کے علاوہ بیرونجات کے طلباء کافی تعداد میں تعلیم حاصل کرتے ہیں - میں نے جن سکولوں اور کالجوں کا ذکر کیا ہے وہ اس قدر صاف ستھرے بنائے گئے ہیں کہ ہر راہگیر کے لئے کشش اور جنت نگاہ کا سامان مہیا کرتے ہیں -

جناب والا ۔ اپنے محدود وسائل کے باوجود بھی ریاست سوات کے حکمران نے ریاست میں نہایت عمدہ ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کر رکھی ہیں جہاں پر مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج معالجہ مفت ہی نہیں ہوتا بلکہ ان کو ہر ممکن دیگر سہولتیں بھی بہم پہنچائی جاتی ہیں اور ان کی رہائش کا اعلیٰ انتظام ہونے کے علاوہ بڑی ہمدردی سے ان کی تیمار داری کی جاتی ہے ۔ اس وقت ریاست میں کل سترہ ہسپتال ہیں جن میں چھ سو دس بستروں کا مکمل طور پر انتظام کیا گیا ہے ۔ علاوہ ازیں تقریباً ہر ہسپتال میں پرائیویٹ وارڈز بھی موجود ہیں علاوہ ازیں وہاں پر چوالیس شفاخانے بھی عوام کو طبی سہولتیں پہنچانے کی غرض سے شب و روز سر گرم عمل ہیں ۔ ان ہسپتالوں میں ماہر ڈاکٹر تعینات ہیں اور آپ کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ وہ ریاست کے مقامی باشندے ہوتے ہوئے بھی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کئے ہوئے ہیں ۔ مزید بر آں یہ حقیقت معلوم کرکے بھی آپ کو یقیناً خوشی ہو گی کہ ریاست سوات کے ڈاکٹر آپ کے لاہور کے میو ہسپتال میں اور صوبے کے دیگر ہسپتالوں میں اپنا کام احسن طریق پر انجام دے رہے ہیں ۔ میں اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بھی مسرت محسوس کرتا ہوں کہ ریاست کے کئی ہسپتالوں میں ایکسرے اور لیبارٹریوں کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے جن سے ریاست کے مقامی عوام کے علاوہ پاکستان کے دیگر شہروں کے عوام بھی استفادہ کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ ریاست کے کونے کونے کو ایک دوسرے سے مربوط کیا گیا ہے اور آمد و رفت کا نہایت ہی تسلی بخش انتظام وہاں پر موجود ہے ۔

جناب والا ۔ ریاست سوات کا نظم و نسق اس درجہ بہتر ہے کہ بیرونی

ممالک کے لوگ اور ہمارے اپنے پاکستانی بھائی، جو کہ سیاحت کی غرض سے وہاں پر جاتے ہیں وہ ریاست کا نظم و نسق دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں کیونکہ دیگر باتوں کے علاوہ وہاں پر مقدمات کا فیصلہ بہت عجلت سے کیا جاتا ہے اور رشوت اور مقدمات کی کھینچا تانی کا سلسلہ وہاں پر بالکل ہی محدوم ہے۔ اس سلسلے میں اس معزز ایوان کے بیشتر اراکین میرے گواہ ہیں کیونکہ جنہوں نے ریاست سوات کو بچشم خود دیکھا ہے وہ اس حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ جناب والا۔ اگر میں اسی طرح سے ریاست کے دیگر امور کے متعلق عرض کروں تو اس کے لئے مجھے بہت سا وقت درکار ہوگا۔ لیکن وقت کی تنگی کا احساس کرتے ہوئے میں مختصر طور پر ہی اپنے خیالات کا اظہار کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں تا کہ حمزہ صاحب کی کچھ اصلاح ہو سکے۔

جناب والا۔ خداوند تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ

یا یھا الذین آمنو اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم

یعنی خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو (مسلمانو) اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں صاحب حکومت و اختیار ہیں انکی بھی اطاعت کرو تو میں یہ گذارش کروں گا کہ ہم سب نے ہی اپنے عمل اور کردار سے بہترین پاکستانی بننا ہے تا کہ ہم پاکستان پر اور پاکستان ہم پر فخر کر سکے۔

جناب والا۔ یہ تو آپ بھی جانتے ہیں کہ

ان الحکم الا اللہ

یعنی حکومت تو صرف اللہ ھی کی ہے اور اسی کا حکم سارے عالم میں نافذ ہے ۔ وہ فرماتا ہے کہ جب حکومت مضبوط ہو تو ملک میں امن و امان قائم رہتا ہے جس کی وجہ سے حکومت عوام کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے بہتر کام کر سکتی ہے جو کہ عوام کی خوشحالی کا باعث بنتا ہے ۔ اس لئے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ

لا تفسدو فی الارض بعد اصلاحھا ۔

یعنی ملک میں امن و امان اور اصلاح ہو جانے کے بعد فساد اور انتشار مت پھیلاؤ اسلئے میں آپ کی وساطت سے حمزہ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ عوام میں انتشار پھیلا کر ان میں بے چینی پیدا کرنے سے احتراز کریں ۔ اور عوام کے ساتھ متحد ہو کر اور حکومت کے ساتھ مل جل کر پاکستان کے ھلالی پرچم تلے متحد و متفق ہو کر پاکستان کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش کریں ۔ اور اس بات کا تو اللہ گواہ ہے کہ صدر مملکت نے اپنے دس سالہ دور حکومت میں عوام کے مفادات کے لئے بے پناہ کام کئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج ساری دنیا نے پاکستان کو مثالی ترقی کرنے پر خراج تحسین پیش کیا ہے ۔ لہذا ہم ایسے محسن ملک و ملت محترم فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی قیادت پر مکمل اعتماد کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اس نازک دور میں ایک ایسا قائد عطا فرمایا ہے ۔ اس کے علاوہ ہم جناب محمد موسیٰ گورنر مغربی پاکستان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جو صدر مملکت کے احکامات کی پوری پوری تعمیل کرتے ہوئے ملک و ملت کی بہتری

اور بہبودی کے لئے شبانہ روز کوشاں رہتے ہیں ۔ ہم اہلیان سوات ایک بار پھر حکومت کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم حسب سابق حکومت پاکستان کی ہر طرح امداد و تعاون کے لئے تیار ہیں اور اگر اس سلسلے میں کسی جانی یا مالی قربانی کی بھی ضرورت پڑی تو ہم سب کے سب اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے سے بھی دریغ نہیں کریں گے ۔ پاکستان پائندہ باد ۔

میر خدا بخش تالپور (تھرپارکر ۔ ۳) ۔ جناب سپیکر۔ میں جناب وزیر خزانہ کرمانی صاحب سے مخاطب ہو کر بات کرتا ہوں کہ اول تو ۱۹۶۷ء کے بجٹ پر بحث کے دوران اسمبلی میں اپنے حلقے کے لئے جو بھی کسی ممبر نے کہا ہے ۔ جناب گورنر صاحب نے اسے منظور کر لیا ہے ۔ جو سکیمیں بھی ممبروں نے دی ہیں وہ منظور کر لی گئی ہیں۔ میں نے بھی کرمانی صاحب کو لکھ کر دیا تھا کہ انٹرمیڈیٹ کالج ٹنڈو جام کی عمارت کے لئے خان محمد علی خان صاحب کو ہم نے بار بار کہا ہے لیکن ابھی میں نے بجٹ میں دیکھا ہے تو کوئی بات اس ضمن میں نظر نہیں آئی ۔ دوسرے ٹنڈو جان محمد میں گرلز سکول جس کے لئے خان محمد علی خان کو بار بار کہا ہے کیونکہ میں سوائے جائز بات کے اور بات نہیں کرتا کہ لڑکیوں کو تکلیف ہے آپ مہربانی کرکے اس کو ہائی سکول منظور فرمائیں اور یہ سب باتیں گورنر صاحب کو بھی میں نے لکھ کر دی ہوئی ہیں ۔ اب میں وزیر تعمیرات سے گذارش کروں گا کہ جھڈو اور ڈگری کی جو سڑک ہے ۔ اس کو پختہ بنانے کے لئے کمشنر صاحب نے بھی لکھا ہے حیدر آباد میں اول نمبر یہ سڑک ہے مسٹر محمد خان جونیجو اور خان غلام سرور خان

جب ڈگری میں آئے تو انہوں نے اعلان کیا کہ ڈھلو سڑک ابھی ہم لینے والے ہیں اور جلدی پکی ہو جائے گی ابھی میں نے بجٹ دیکھا ہے تو اس میں لکھا ہے کہ یہ سڑک ۱۹۸۰ء تک بھی تیار نہیں ہوسکے گی میں نے مسٹر محمد خان جونیجو کو کہا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے انہوں نے پھر وعدہ کیا ہے کہ ہم ضرور پختہ کریں گے میں کرمانی صاحب کو یاد دلاتا ہوں کہ کتنی دفعہ اس سڑک کے لئے ہم نے کہا ہے ۔ جس طرح کل خواجہ صاحب نے کہا تھا ۔ پتہ نہیں کہ ہماری زندگی کتنی ہے ۔ کرمانی صاحب کی زندگی کتنی ہے اس سڑک کو پختہ کرنے کا آپ نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے آپ اگر بجٹ دیکھیں گے تو خود آپ کو بھی افسوس ہوگا میں گذارش کروں گا کہ جو گورنر صاحب نے سکیم اس سڑک کے بارے میں منظور کی ہے کہ ۱۹۷۰ء کے دوران میں اس کو عملی جامہ پہنایا جائے گا اس پر عملدرآمد کرانے کی کوشش کریں ۔ محترم جناب صدر محمد ایوب خان کا جو منشور ہے اس کو آپ ضرور پورا کریں اور خاص طور پر اسمبلی میں الفاظ کو کاغذی کارروائی نہیں بنانا چاہئے ۔ عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرنی چاہئے ۔ لہری پانی کے لئے میں عرض کروں گا کہ ہم مانتے ہیں کہ جمراؤ میں ترقی ہوئی ہے۔ مگر ابھی بھی جمراؤ میں جو ضرورت ہے وہ پوری ہونی چاہئے اگر نہیں ہو گی تو تمام لوگوں کو تکلیف ہو گی جس طرح کہ جمراؤ میں ہوئی ہے اس کو عملی جامہ پہنانا چاہئے کل منسٹر صاحبہ ہاؤس میں موجود نہ تھیں میں صحیح بات کہہ رہا ہوں کہ جھڈو اور ڈگری میں عالیشان ہیلتھ سینٹر بنا ہوا ہے لیکن ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کا مکمل بندوبست نہیں ہے لوگوں کو دور دور جانا پڑتا ہے ہیلتھ سینٹر بھی بنا گورنمنٹ

کا کافی خرچ ہوا اور عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہوا وہ ٹھیک نہیں ہے اس لئے ڈائریکٹر ہیلتھ ریجن کو آپ سختی سے تاکید کریں کہ ڈاکٹروں کا انتظام کرے تاکہ لوگوں کو کچھ سہولت ہو ۔ اب ہم امید کرتے ہیں کہ جو ہمارا جائز حق ہے وہ دیا جائے گا نگرپارکر ، چھاچھرو ، میٹھی ڈیزرٹ اچھی تحصیل ہے وہاں واٹر سپلائی کا کوئی بندوبست نہیں ہے یہاں پانی کی بہت ضرورت ہے اب وہاں واٹر سپلائی کا جلدی انتظام ہونا چاہئے میں امید کرتا ہوں کہ ابھی ہاؤس میں وزیر صاحب مکمل جواب دیں گے تاکہ لوگ بھی سنیں اور کام ہونے لگے اور اس کو عملی جامہ پہنانا چاہئے ان معروضات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔ ۶) جناب سپیکر ۔ حکومت نے ایک بہت ہی اچھا پولٹری فارم تیار کیا ہے اس کو اردو میں مرغی خانہ کہتے ہیں ۔ جناب سپیکر۔ اس میں مختلف نسلوں کی مختلف عمروں کی اور مختلف رنگوں کی مرغیاں ہیں اور اس پولٹری فارم کو تازہ ترین سائنسی اصولوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے مرغیوں کو پالا ہے اور یہ انڈے بھی دیتی ہیں ۔

Mr. Speaker : There should be no ironical expression.

Mr. Hamza : Not at all Sir.

جناب سپیکر ۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ یہ مرغیاں جن کو عوام کے سرمایہ سے یا ان کے دئیے ہوئے ٹیکسوں سے پالا جاتا ہے جب یہ بولتی ہیں تو عام طور عوام کا نام لیتی ہیں جمہوریت کا نام لیتی ہیں اور کاشت کار بھائیوں کا نام لیتی ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میرا روئے سخن.....

رائے منصب علی خان کھرل ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب جو کچھ فرما رہے ہیں ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ کس قسم کا مرغی خانہ ہے اور کہاں ہے اور جناب والا ۔ انہوں نے جو آواز نکالی ہے مجھے تو پہاڑی کوے کی آواز لگتی ہے اس میں کوئی انسانی آواز شامل نہیں ہے میں یہ عرض کروں گا کہ اس قسم کی باتیں نہ کریں جو بات وہ کہنا چاہتے ہیں وہ صاف کہیں اور کھل کر کہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ میرا روئے سخن کسی خاص فرد اور خصوصی طور پر قابل صد احترام معزز رکن خواتین یا دوسرے معزز اراکین کی جانب نہیں ہے ۔ میں انتہائی ادب سے معافی کا خواستگار ہوں کہیں ان کو یہ احساس نہ ہو کہ مرغی خانہ کی مثال خواتین سے متعلق ہے آپ کی جانب میرا روئے سخن قطعاً نہیں ہے معزز خواتین اس ایوان میں شاذ و نادر ہی تقریر کرنے کی زحمت گوارا کرتی ہیں یہ دراصل ایوان کے متعلق بھی نہیں یہ تو ملکی حکومت کے بارے میں ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس مرغی خانہ کی جو مرغیاں ہیں وہ عام طور پر جمہوریت اور کاشت کار برادری کا نام اپنی ہیں اور ان کو پالنے والے یقینی طور پر ہمارے ملک کے کروڑوں عوام ہیں جو کہ حکومت کو تمام کے تمام وسائل مہیا کرتے ہیں لیکن ان کی ایک خاصیت جو انتہائی تکلیف دہ ہے حالانکہ انکو پالنے والے عوام ہیں جو کہ کچے مکانوں میں رہتے ہیں جھونپڑیوں میں رہتے ہیں ان کے کپڑے پھٹے پرانے ہوتے ہیں ۔ لیکن جب اس مرغی خانہ کی مرغی نے انڈا دینا ہوتا ہے تو یہ ایک جھونپڑی میں یا کچے مکان میں انڈا دینا پسند نہیں کرتی بلکہ اونچی اور پختہ عمارت میں جا کر انڈا دیتی ہے ۔

Mr. Speaker: So far I have not been able to make anything from the Member's speech. After all, it should be intelligible.

مسٹر حمزہ ۔ ویسے یہ میرا کام نہیں ۔ میں نے اشارہ کر دیا ہے ۔ اگر میں اس کی مزید وضاحت کروں تو مجھے ڈر ہے کہ آپ فوراً مجھے ڈالٹ دیں گے جناب سپیکر عرض یہ ہے کہ مجھ پر اس ایوان میں الزام لگایا جاتا رہا ہے ۔ حالانکہ اس سال گندم کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے میں نے کاشت کاروں کو خراج تحسین پیش نہیں کیا ۔ کاشت کار برادری کی تحسین کے نغمے اس ایوان میں نہیں گائے ۔ میں ان معزز اراکین سے یا اپنے بزرگ سے جو کاشت کاروں کے بہت بہی خواہ ہیں پوچھتا ہوں کہ آپ ان کو خراج تحسین تو بہت پیش کرتے ہیں لیکن جب زمین کی تقسیم کا وقت آتا ہے تو وہ زمین افسران کو بہت ہی رعائیتی نرخوں پر دی جاتی ہیں یا بڑے بڑے کارخانہ داروں کو نیلامی کی صورت میں تحفے کے طور پر پیش کر دی جاتی ہے ہمیں یہ بتایا جاتا ہے ۔

"دب کے واہ نے رج کے کھا"

جناب سپیکر ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کیا "دب کے واہنے" کیلئے بازو میں طاقت کی ضرورت نہیں ؟ کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ جو کاشت کار ہل کو چلاتا ہو ۔ اس کے جسم میں طاقت ہو ؟

جناب سپیکر ۔ حقیقت حال یہ ہے کہ صوبہ کے بیشتر کاشت کار اس قسم کی زندگی گذار رہے ہیں یا انہیں گذارنے پر مجبور کیا جا رہا ہے کہ ان کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا ۔ میں قائد ایوان

اور وزیر خوراک سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں نہیں کہ پنجابی کاشت کار محنت و مشقت کے لئے مشہور ہے - آج سے چند سال پہلے اسے اپنی جسمانی طاقت برقرار رکھنے کے لئے دودھ کا کٹورا میسر آتا تھا - اور آج اسے لسی بھی میسر نہیں آتی - اس ایوان میں جلسوں میں اور ریڈیو پر تو یہ بتایا جاتا ہے کہ "دب کے واہ تے رج کے کھا" وہ کاشت کار جس کو لسی بھی نصیب نہ ہو آپ اس سے کیسے توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ زمین کے سینے کو اپنی طاقت سے ہل کے ذریعہ چیر دے - دوسروں کو تو آپ یہ نصیحت کرتے ہیں - کہ رج کے کھا - وہ کاشت کار جس کا قطعہ زمین ایک یا دو بیگھہ ہے یا جس کاشت کار کی اپنی زمین ہی نہیں اور اس کو کسی وقت بھی زمین سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے اور جس کو اس کی محنت کا پورا معاوضہ بھی میسر نہیں آتا وہ کہاں سے رج کے کھائے گا - آپ نصیحت تو کر سکتے ہیں لیکن ان کے لئے وسائل اور ضروریات زندگی مہیا کرنا کیا آپ کی ذمہ داری نہیں - میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ موجودہ حکومت سے منسلک ہونے سے پہلے بھی بڑے اہم عہدوں پر سرفراز رہے ہیں- آپ نے جو زمین زرعی اصلاحات کے بعد حاصل کی ہے اس کا صرف ۱۷ یا ۱۸ فیصد حصہ مزارعین میں تقسیم کیا گیا ہے - باقی زمین مختلف محکموں کو دے دی ہے یا نیلام کی گئی ہے - اور ابھی تک ۸ لاکھ ۶۵ ہزار ایکڑ زمین تقسیم ہی نہیں کی گئی - جو زمین مزارعین کو دی گئی تھی اس میں سے ۹۴ ہزار ایکڑ آپ نے واپس لے لی ہے -

جناب سپیکر - ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ہم کاشت کاروں کے بڑے ہی

خواہ ہیں ۔ آج سے چند دن پہلے خواجہ محمد صفدر صاحب نے وزیر مال سے ایک سوال کیا تھا جس کے جواب میں ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ صوبائی حکومت کے سرکاری ملازمین کو جو زمین دی گئی ہے اس کے لئے ۹۹ روپیہ تک تنخواہ پانے والے اہل کاروں کو تقریباً ۱۳۰۰ ایکڑ زمین دی گئی تھی اس کے مقابلہ میں افسران جو دو ہزار روپیہ تک تنخواہ لیتے ہیں کو تیرہ ہزار ایکڑ سے کچھ زیادہ زمین دی گئی جو کہ چھوٹے ملازمین سے تقریباً دس گنا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ جب اس ملک میں اللہ کے فضل سے اچھی فصل ہو جاتی ہے تو حکومت کی بدانتظامی کی وجہ سے کاشت کار برادری پریشان ہوتی ہے ۔ اگر فصل کم ہو تو بھی اس کا خمیازہ عوام کو بھگتنا پڑتا ہے ۔ آج سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے لائل پور میں ۳۰ روپیہ من کے حساب سے گندم فروخت ہوتی تھی ۔ وزیر خوراک جب وہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے کاشت کاروں کو مشورہ دیا کہ آٹا مہنگا ہے گنا چوسا کرو ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں نے کبھی نہیں کہا ۔ کیا آپ وہاں تھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں نے اخبار میں پڑھا تھا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں نے بالکل نہیں کہا ۔ یہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے دانت نہیں ہیں ۔

تو اس کو یہ مشورہ دیا کہ گڑ کھاؤ ۔ صدر صاحب نے بھی مکی کھانے کا نسخہ تجویز کیا تھا ۔ مکی کی غذائیت تو مسلمہ ہے ۔ اس کے لئے بڑی بڑی دلیلیں پیش کی گئی تھیں ۔ میں وزیر خوراک سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ گڑ کھانے کی عادت تو ڈالنا چاہتے ہیں لیکن گڑ چینی یا کھانڈ کہاں سے لائیں گے ۔ کسی کاشت کار اور مزدور کو اپنے جسم کو طاقتور رکھنے کے لئے چینی کھانڈ کہاں سے میسر ہو گی ۔ کسی کاشت کار اور مزدور کو اپنے جسم کو طاقتور رکھنے کے لئے چینی کھانڈ کی اشد ضرورت ہوتی ہے یہ چیز ضروریات زندگی میں سے ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ بے شک ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس وقت گڑ کی قیمت ۴۵ روپیہ سے ۵۰ روپیہ من تک ہے ۔ آپ نے مشورہ تو دے دیا کہ "دب کے کھاؤ" مگر وہ کہاں سے کھائے ؟

وزیر زراعت و خوراک ۔ دب کے نہیں رج کے کھا ۔

مسٹر حمزہ ۔ وہ دب کے بھی کھا سکتا ہے ۔ یہ پنجابی زبان ذو معنی ہوتی ہے ۔ کئی معانی نکل آتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ فائد ایوان اور ہمارے وزیر خوراک کوشش تو کرتے ہیں اس میں شک نہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ کاشت کاروں اور مزارعین کے ساتھ صرف زبانی ہمدردی ہوتی ہے عملاً سرمایہ داروں اور کارخانہ داروں کا ساتھ دیتے ہیں یا پھر ان کی ہمدردی افسران اور جاگیرداروں کے ساتھ ہوتی ہے ۔

Minister for Food & Agriculture : I deny it.

مسٹر حمزہ ۔ یہ تو آپ کے عمل سے ثابت ہوتا ہے ۔ آپ کی پالیسی سے ظاہر ہوتا ہے ۔ زمینوں کی تقسیم کی پالیسی سے ظاہر ہوتا ہے ۔ اب میں وزیر خوراک کی دوسری کارروائیوں کی طرف آتا ہوں ۔ اس سال فصل اچھی ہوئی اور آپ نے بتایا ہے کہ گندم خریدنے کے لئے ۴۰ کروڑ روپیہ کی رقم مختص کی گئی ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ نہیں ۔ ۶۰ کروڑ روپیہ ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس سے حکومت نے ۱۳ لاکھ ٹن گندم خریدنے کا انتظام کیا ہے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس وقت آپ کے پاس محض ۳۳۴۷۹۰ ٹن گندم یا دوسری اجناس کو ذخیرہ کرنے کا انتظام ہے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ وہ مکانات یا Sheds یا Housetype Godowns بھی اس میں شامل ہیں جو پچھلے ۵ سالہ منصوبہ میں تیار کئے گئے تھے اور وہ تقریباً تمام کے تمام برآمد شدہ گندم سے بھرے پڑے ہیں ۔ آپ یہ بتائیں کہ آیا گوداموں کی مکانیت کافی ہے ۔ میں ایوان میں یہ عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ نے جتنے Godown بنائے ہیں ان میں ۲۳۱۶۴۰ ٹن گندم رکھنے کے لئے Bins ہیں ۔ باقی تمام ایسے Godowns ہیں جن میں گندم کے ضائع ہونے کا احتمال ہے ۔ اگر آپ نے ۱۲ یا ۱۳ لاکھ ٹن گندم خریدنے کا انتظام کیا ہے ۔ تو آپ اسے کہاں store کریں گے ؟ اگر آپ کی کوششوں سے اور اللہ کے فضل سے اتنی اچھی فصل ہوئی ہے تو آپ نے اسے store کرنے کا کیوں انتظام نہیں کیا ؟ آپ ایوان میں برملا اس بات کا اعتراف کریں ۔ گندم کی خرید میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی ہے کہ آپ کے پاس مناسب گودام نہیں

ہیں جن میں گندم کو خرید کر رکھا جا سکے اور آج آپ مجبور ہیں کہ مل مالکان کو بھی چھٹی دے دیں کہ وہ تمام کی تمام ملکی گندم بازار سے خرید کر اس کی milling کریں اور جو غیر ممالک سے زرمبادلہ صرف کرکے گندم آپ نے منگوائی ہے وہ سڑتی رہے ۔ میں آپ پر یہ الزام لگاتا ہوں کہ آپ نے ۱۷ روپے من گندم کی جو ضمانت کاشتکاروں کو دی تھی اور وہ وعدہ جو آپ نے کاشتکاروں سے کیا تھا وہ پورا نہیں ہوا بلکہ اس کے برعکس کاشتکاروں کو گندم کے محض ۱۵ روپے فی من وصول ہو رہے ہیں اور اس طرح آپ نے اس قوم کا اور غریب کاشتکاروں کا جن کے ساتھ آپ کو بڑی ہمدردی ہے کم سے کم ۷ کروڑ روپے کا نقصان کیا ہے اور محض کاشتکاروں کا نہیں بلکہ ۷ کروڑ روپے آپ اس غریب قوم کے مزید ضائع کریں گے جس کے روپے سے آپ گندم خرید کر گوداموں میں رکھیں گے جس کے ذخیرہ کرنے کے سائینٹفک انتظامات نہیں کئے گئے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ یہ تو ان کی حسن کارکردگی ہے ۔ مجھے آج ہی اس ایوان میں یہ بتایا گیا ہے کہ ڈبلیو ۔ پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی نے ۱۹۶۳ء میں نمک تقسیم کرنے کے انتظامات اپنے ہاتھ میں لے لئے تھے یا حکومت نے اس کے ذمہ لگائے تھے اور یہ بھی کہا گیا کہ ۱۹۶۳ء میں نمک کی قیمت ۵ سے ۶ روپے فی من تھی اور آپ کی ڈبلیو ۔ پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی کے حسن کارکردگی سے اور حکومت کی برکت سے اسی حکومت نے سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ ۱۹۶۸ء میں نمک کی قیمت ۱۰ روپے فی من تک بڑھ گئی یعنی نمک کی قیمت میں ۱۰۰ فی صد اضافہ ہوگیا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب

نے پورا سوال نہیں پڑھا یہ قیمت صرف ایک مہینے کے لئے بڑھی تھی اور اس وقت بھی ۵ - ۶ روپے من قیمت ہے - لیکن حمزہ صاحب فرما رہے ہیں کہ قیمت ۱۰ روپے فی من ہو گئی تھی -

مسٹر حمزہ - خدا کا شکر ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ صرف ایک ماہ کے لئے قیمت بڑھی تھی مگر مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ اس کی قیمت کافی لمبے عرصہ تک بڑھی رہی بلکہ آج بھی نمک کی قیمت ۸ روپے فی من ہے - جناب سپیکر - آپ جانتے ہیں کہ نمک انسانی استعمال کی اشد ضروری چیز ہے اور مغربی پاکستان میں اللہ کے فضل و کرم سے نمک کے پہاڑ موجود ہیں لیکن ان کی نااہلی کا اندازہ لگائیے کہ نمک بھی مغربی پاکستان کے لوگوں کو دس روپے فی من مہیا کرتے ہیں اور اس پر یہ نازاں ہیں کہ یہ قوم ترقی کر رہی ہے آپ کو یہ پتہ ہو گا کہ متحدہ ہندوستان میں جب انگریزوں نے اسی نمک پر ٹیکس لگایا تو اس غلامی کے دور میں اس ٹیکس کے خلاف انتہائی احتجاج کیا گیا تھا آج اس قوم کو اس حد تک جگڑ دیا گیا ہے کہ نمک جو ۱۹۶۳ء میں دو آنے سیر بکتا تھا اس کو اب یہ دگنے داموں پر مہیا کرتے ہیں لیکن اس پر کوئی احتجاج نہیں ہوتا -

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) - آپ احتجاج کر تو رہے ہیں-

مسٹر حمزہ - سید رحیم شاہ ناراض نہ ہوں تو میں عرض کروں کہ جہاں تک قبائلی علاقوں کی ریاستوں اور فرنٹیئر کی ریاستوں کا تعلق ہے اللہ

کے پیغمبر کا حکم ہے کہ جب کوئی چیز آپ اپنے لئے پسند نہ کریں تو وہی چیز دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کی جائے ۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اس ایوان میں بیٹھ کر جب قانون سازی میں حصہ لیتے ہیں ۔ ووٹیں دیتے ہیں قانون بناتے ہیں اگر یہ قانون اتنے دقیانوسی ہیں بیکار ہیں بے معنی ہیں لغو ہیں کہ آپ ان کو اپنے علاقوں میں نافذ نہیں کرتے تو آپ انہیں صوبوں کی دیگر آبادی کے لئے کیوں پسند کرتے ہیں اور آپ کو کیا اخلاقی حق ہے کہ آپ ایسے قانون بنانے میں شریک ہوں اور اس ایوان میں بیٹھ کر ان کے حق میں ووٹ دیں ۔ یہ ان کی دوعملی ہے یہ تضاد ہے اور اس کے باوجود ایوانوں میں کھڑے ہو کر میرے جیسے حقیر انسان پر بعض الزامات لگانا انہوں نے پسند کیا ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ جانفشانی سے تقریر کرتے یہ کیا کہ کسی نے لکھ کر تقریر دیدی اور اسکو یہاں آ کر پڑھ دیا ۔ مجھے علم ہے میں نے اس آئین کا حلف اٹھایا ہے میں اسکے بیشتر حصوں کو نہیں مانتا ان میں نقائص ہیں میں چاہتا ہوں کہ جدوجہد کرکے اس کے نقائص کو رفع کیا جائے لیکن ایک جانب ہم اس آئین کا حلف اٹھاتے ہیں اور دوسری جانب جناب وزیر مال اور قبائلی امور نے ہمیں بتایا تھا کہ والئی سوات بادشاہ نہیں ۔ یہ ایک لقب ہے جس طرح عبدالغفار خان کو باچہ خان کہتے ہیں مجھے یہ بتایا جائے کہ پشاور میں اس قسم کی خبریں بھی اخبارات میں چھپی ہیں ۔

یہ تاجپوشی جس کا ذکر کیا گیا ہے کس کی تھی اس ملک میں

تاجپوشی کا حقدار کون ہے۔ ہم تاجپوشی کرنے والوں کو ملک کا غدار سمجھتے ہیں ۔ تاجپوشی کے لئے جن اخبارات میں یہ خبر چھاپی جاتی ہے میرا بس چلے تو میں ایک منٹ کے لئے اس کو برداشت نہ کروں ۔

Mr. Speaker : Don't be emotional.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ افسوس کا مقام ہے کہ ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے اور دوسری جانب یہ تاجپوشی کا سلسلہ جاری ہے اور پھر بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی ۔ اس قوم کے جسم پر ایک زخم نہیں دو زخم نہیں ہیں اس کے جسم پر ہزاروں زخم ہیں اور بہت گہرے زخم ہیں جیسا کہ کسی نے کہا ہے

پنبہ کجا کجا نہم تن ہمہ داغدار شد

تھوڑے دن ہوئے مولانا کوثر نیازی ریاست سوات میں، تشریف لے گئے اور وہاں انہوں نے یہ تاویل پیش کی کہ قرآن میں کسی جگہ بادشاہت کی نفی نہیں کی گئی ۔ آپ لوگوں کو ایک طرف بادشاہت کی جانب لے جاتے ہیں اور دوسری جانب آپ کہتے ہیں کہ یہ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان ہے ۔ آج ایک سرکاری عالم سرکاری مولوی سرکاری ملا جس کو آپ نے لائسنس دئے ہیں وہ سوات میں اس قسم کے بیانات دیتا ہے جو کچھ آپ اس کو سکھا دیتے ہیں وہ آپ کی خوشنودی کے لئے کہہ دیتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبدالقیوم) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جب ایک صاحب یہاں موجود نہیں ہیں جو اپنے آپ کو defend کر

سکیں ۔ ان کے متعلق یہ کہنا کہ کوثر نیازی سرکاری مولوی ہیں ۔ ان کو لائسنس ملے ہیں یہ میرے خیال میں زیادتی ہے ۔

Minister for Finance : Sir we are not discussing the budget of Swat State .....

میں جناب والا عرض کروں گا کہ یہ بالکل irrelevant ہیں

and the Member was introducing heat unncessarily.

میں ان سے آپ کی وساطت سے عرض کرونگا ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ جب سید رحیم شاہ تقریر کر رہے تھے تب آپ نے ان کو کیوں منع نہیں کیا ؟

Mr. Speaker : Next point, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب ریاستوں کا نظام اتنا اچھا ہے تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ریاست قلات ۔ مکران ۔ ریاست خیر پور ۔ ریاست بہاولپور خاران اور ریاست دیر ختم کرنے کی وجہ جواز کیا تھی کیا آپ کو علم نہیں کہ ہندوستان کی آبادی ہم سے کم سے کم ۴ گنا زیادہ ہے ہندوستان میں جو قومیں بستی ہیں ان کے مذاہب مختلف ہیں ان کے رسم و رواج ان کی زبانیں مختلف ہیں ۔ اسی ہندوستان میں ۶۷۰ ریاستیں تھیں ۔ وہاں قبائلی ریاستیں بھی ہونگی وہاں غیر قبائلی ریاستیں بھی موجود تھیں میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں یکسالیت کا سبق پڑھاتے ہیں آپ ان ریاستوں کو ختم کیوں نہیں کرتے ۔

ہمیں بتایا جاتا ہے کہ ان ریاستوں کے عوام پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہیں - یقیناً وہ ہمارے بھائی ہیں لیکن خدارا ہمیں بتاؤ کہ آپ نے ان ریاستوں کے حکمرانوں کو عوام کے سر پر کس گناہ کی پاداش میں مسلط کر دیا اور ان کو یہ کس گناہ کی سزا دی گئی ہے -

جناب سپیکر - یہ بڑے بڑے نواب یہ بادشاہ انگریزوں کے پیدا کردہ ہیں - انگریزوں نے اپنے مخصوص مفادات کے پیش نظر ان لوگوں کو بادشاہتیں بخشی تھیں - یہ عوام کے نمائندے نہیں ہیں - اور بادشاہ کبھی بھی عوام کے نمائندے نہیں ہو سکتے اور نہ یہ بادشاہ کہلا سکتے ہیں یہ عوام کی توہین ہے بیسویں صدی کے اس حصہ میں بادشاہت کا نام لینا مناسب نہیں - میں کسی بادشاہ کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں - اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں ریاست میں جاؤں تو میں اس بادشاہ کی تابعداری کروں اور اس سے کہوں کہ میں تیرا تابعدار ہوں اور اس کو جھک کر سلام کروں لیکن حکمرانی اللہ کی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا - آپ مجھے یہ سبق دیتے ہیں کہ اللہ حاکم ہے - تمام حکمرانوں کا حاکم اللہ ہے - کیا ان کو یہ پتہ ہے کہ حکمران اللہ ہی ہے اور اسی کی آسمان اور زمین پر حکمرانی ہے - آپ اس کے حکم کے خلاف حکم دیتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کلمہ حق کو ٹھکراتے ہیں عوام محض غلامی میں جکڑے ہوئے انسان ہیں وہ غلام در غلام ہو چکے ہوئے ہیں - آج یہ ہمیں بھی غلامی کی دعوت دیتے ہیں کہ تم بھی غلامی اختیار کرو - آپ کے سفید

چہرے ہوں گے آپ کے پاس دولت ہو گی ۔ غربت میں زندگی بسر کرنے والوں کا مقابلہ ان سے کیسے ہو سکتا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ آپ کیسے حکمران ہیں ۔ کیا آپ پر کوئی قانون لاگو نہیں ہوتا ۔ اگر نہیں تو مجھے بتائیے کہ اس قسم کے قانون کو ہم کیسے مان سکتے ہیں ۔ آپ کی جتنی مرضی من مانی کرتے رہئیے لیکن میں یہ بتا دوں کہ ہم آپ کی کوئی بات سننے کو تیار نہیں ۔ آپ ایوان میں ہی ایسی باتیں کر لیتے ہیں ۔ باہر جا کر آپ اس قسم کی باتیں نہیں کر سکتے ۔ چاہے آپ کو لکھ کر ہی کیوں نہ تقریر دیدیں وہ بھی آپ نہیں پڑھ سکیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ پہلے تو میں نے کاشت کار برادری کے بارے میں عرض کیا تھا اب میں چاہتا ہوں کہ ان کے ساتھ ہی ساتھ میں دوسرے محنت کش طبقے کے بارے میں بھی عرض کر دوں جو کہ اس ملک کی آبادی کا بہت بڑا حصہ ہیں ۔ وہ محنت کش مزدور جو کہ کارخانوں میں کام کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کہاں کام کرتے ہیں حمزہ صاحب ؟

مسٹر حمزہ ۔ کارخانوں میں کام کرتے ہیں ۔ آپ نے ان کو حقوق تو کیا دلوانے ہیں ۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ حکومت اور صنعت کار اور کارخانہ دار یہ سب ایک ہی ہو گئے ہیں ۔ وہ ایک دوسرے سے ایسے مل گئے ہیں کہ ان کو اب پہچانا نہیں جا سکتا کہ حکومت کون ہے یا جاگیردار کون ہے یا افسر کون ہے ۔ وہ محنت کش کو اس کا حق نہیں

دلوا سکتے - آپ برا نہ مانیے - ہم اس چیز کو سمجھتے ہیں اور ہماری یہ سوچی سمجھی رائے ہے اور یہ ہمارا تجربہ ہے کہ آپ مزدور کو کارخانہ دار سے اس کا حق نہیں دلوا سکتے - اگر محنت کش اپنے حقوق کی حفاظت کر سکتے ہیں تو وہ محض انجمن سازی ہی سے کر سکتے ہیں لیکن ان کے راستہ میں آپ کی حکومت اس قسم کی روکاوٹیں ڈالے ہوئے ہے کہ مزدور اکٹھے ہو کر اپنے حقوق کی حفاظت نہیں کر سکتے اور اگر انجمن سازی کسی شکل میں اس صوبہ میں موجود ہے تو وہ اپنے حقوق اور اپنے مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال پر نہیں جا سکتے - جہاں ہڑتال کا حق بھی ایسا بہانہ تراش کر ان سے سلب کر لیا گیا ہو اور ہڑتال تقریباً ناممکن العمل ہو گئی ہو وہاں پھر بھی اگر یہ کہا جائے کہ اس ملک میں عوام خوش حال ہیں تو یہ بات کس قدر بے بنیاد ہے - میں اپنے قابل صد احترام اور شریف النفس وزیر جناب محمد علیخان سے ایک گلہ کرتا ہوں آپ تبلیغ کیا کرتے ہیں کہ طلباء کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہ کیا جائے - میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کی حکومت طلباء کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر رہی ہے اور کرنا چاہتی ہے - آپ نے تقریر بہت خوبصورت فرمائی لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ کے محکمہ نے سکولوں اور کالجوں کے ہیڈ ماسٹروں اور پرنسپلوں کے نام چٹھی جاری کی ہے جس میں خاص اخبارات کے نام بتائے گئے ہیں کہ وہ محض وہی اخبارات پڑھ سکتے ہیں اور وہی اخبارات ان کی لائبریریوں کے لئے خریدے جا سکتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس

طریق سے بچوں کو تصویر کا ایک ہی رخ دکھلانا چاہتے ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے ہمنوا بنیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ "نوائے وقت"، جو کہ آزاد پالیسی کا مالک ہے اس کی تمام تر پالیسی ملک اور قوم کے خلاف ہے کیا آپ کو یہ علم نہیں بلکہ میں وزیر اطلاعات سے پوچھتا ہوں کہ جب وہ بچے گھروں میں ہوتے ہیں بازاروں میں چلتے ہیں وہ اس اخبار کو پڑھ سکتے ہیں تو پھر اس اخبار کو آپ نے اس صوبہ میں شائع ہونے کی اجازت کیوں دی ۔ آپ ایک ظلم کرتے ہیں ۔ دوسرا ظلم کرتے ہیں اور آپ کے دل اتنے سخت ہیں کہ آپ کو رحم نہیں آتا ۔ میں یہ کہوں گا کہ آپ کے اس طرز عمل سے صورتحال کی اصلاح ہونی ممکن نہیں ہے ۔ آپ نے ہماری معروضات پیش کرنے کے باوجود اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ آپ میں جواب دینے کی جرات ہی نہیں ہوتی ۔ کوئٹہ ، حیدرآباد ، لاہور ، پشاور میں جو علاقائی تعصب پیدا ہوا ہے اس کی تمام تر ذمہ داری آپ پر ہے ۔ طلباء ایک ایسی طاقت ہیں جو حکومت کے خلاف اور اس کی بدعنوانیوں کے خلاف آواز بلند کرتے رہے ہیں ۔ آپ نے ان میں انتشار ڈالا تاکہ لڑکے آپس میں لڑتے رہیں ۔ یہ چٹھی کیسے جاری ہو گئی یہ چٹھی کسی طریقہ سے ہمارے ہاتھ میں آ گئی ۔ آپ یہ کبھی ماننے کے لئے تیار نہیں ۔ میں اپنے قابل صد احترام اور حزب اختلاف کے سابقہ بہت مشہور رکن جناب احمد سعید کرمانی کی

خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ ریڈیو بھی حکومت کا نہیں یہ عوام کا ہے۔

Mr. Speaker : Is the Member discussing something about the Radio.

مسٹر حمزہ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ ادارے قوم کی امانت ہیں۔ یہ آپ کی ذاتی ملکیت نہیں۔ جو حکومت سے اختلاف رکھتے ہیں وہ بھی ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ آسٹریلیا ایک ایسا ملک ہے جہاں کہ قانون ساز ادارے کی تمام تقاریر ریڈیو پر نشر کر دی جاتی ہیں قوم کے سامنے براڈ کاسٹ کر دی جاتی ہیں۔

Mr. Speaker : The Member cannot refer to Radio programmes.

مسٹر حمزہ۔ قوم نے ہمیں منتخب کیا۔ وہ روپیہ مہیا کرتی ہے۔ وہی منصف ہے تو وہی جج ہے اور وہی بہترین عدالت ہے وہی فیصلہ کریگی کہ کون آدمی قوم کے مفاد کے لئے کام کرتا ہے آپ کون ہیں جو آپ قوم سے روپیہ بھی لیں اور قوم پر پابندیاں بھی لگائے جائیں۔ آپ نے کیوں ان سے ووٹ دینے کا حق سلب کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط طریقہ ہے۔ آپ اپنے اختیارات کو غلط اور ناجائز طور پر استعمال کرتے ہیں اور عوام الناس میں بددلی پیدا کرنے کے موجب بنتے ہیں اور ان کو غلط کام کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ وہ اس طرح سوچیں جس طرح کہ آپ سوچتے ہیں۔ آپ کہیں گے کہ حمزہ تو روز انہی مسائل کو دہراتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں اپنی باتوں کا جواب چاہتا ہوں۔ آپ

ایک جانب تو اخبارات پر پابندی لگاتے ہیں اور دوسری طرف مجھے خدا کے واسطے بتائیے کہ لائلپور کے اخبار نویسوں کو روٹ پرمٹ آپ نے کس خدمت کے صلہ میں دئیے ہیں ؟ آپ کی حکومت نے ہی دئیے ہیں ۔ اخبار کے مالکوں نے بس کمپنی بنائی ہے اور کمپنی کا نام حق ٹرانسپورٹ رکھ دیا گیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس ملک میں حق اور ناحق کا معیار ہی بدل گیا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ اخبار نویس حق پر مبنی اپنا کاروبار کرتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ یہ انہی کا کاروبار ہے جو آپ کی تعریف کریں روٹ پرمٹ لے کر وہ کسی کارخانہ دار یا کسی کمپنی کے سپرد کر دیتے ہیں اور گھر بیٹھے بٹھائے ان کو روپیہ آ جاتا ہے ۔ آپ اتنے خوبصورت وزیر ہیں آپ روٹ پرمٹ کیوں نہیں لیتے ؟ کیا آپ کو روپیہ کی ضرورت نہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ خدا مجھے بچائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ مگر اخبار نویس تو اتنے بدنام لوگ ہیں کہ ان کو دینا آپ پسند کرتے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جو پسند کرتا ہے اس کو کیسے روکا جا سکتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ذرا مجھے اس کا جواب دیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جو لینا چاہیں انہیں محروم نہیں کرنا چاہئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس ملک میں کسی شخص کو باضمیر نہیں رہنا چاہئیے ۔ آپ نے تنبیہ کیا ہوا ہے کہ باضمیر کو دبالیں گے X X X X X* کو اس قسم کے لالچ دے کر نوازیں گے ۔

Mr. Speaker : The words used by Mr. Hamza are unparliamentary. The word 'Be ghairat' is expunged from the proceedings of the Assembly.

مسٹر حمزہ ۔ اس ملک کی آزادی کی کیفیت بتاتا ہوں کہ کیا ہے ۔ اگلے دن کوئٹہ قلات کے علاقہ کے لئے ایک ہنگامی قانون پیش تھا ۔ اس میں خواجہ صاحب نے ترمیم پیش کی کہ جب کوئی مقدمہ جرگہ کے روبرو پیش ہو تو ملزم کو وکیل کی خدمات سے استفادہ کرنے کی اجازت دی جائے ۔ حکومت نے بڑی فیاضی کے ساتھ اس بات کو مان لیا ۔ خواجہ صاحب بڑے خوش ہوئے ۔ پھولے نہیں سماتے تھے ۔ میں انہیں دیکھ رہا تھا ۔ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ یہ بہت بھولے اور سیدھے سادھے آدمی ہیں ۔ انتہائی تجربہ کار ہونے کے باوجود وہ یہ نہیں سمجھ سکے کہ حکومت کے اسلحہ خانے میں کس کس قسم کے ہتھیار ہیں ۔ اگلے دن آپ نے خبر پڑھی ہو گی کوئٹہ میں مسٹر غوث بخش بزنجو جو نیشنل اسمبلی کے ممبر تھے ۔ انہیں جرگہ نے چودہ سال کی سزا دی اور ساتھ ہی یہ سفارش کی کہ انہیں سی کلاس میں رکھا جائے ۔ آپ جرگہ کے ممبران کی جرات اور طاقت دیکھیں اور اس ملک کی بے حمیتی دیکھیں ۔ وہ فرماتے کیا ہیں کہ جو وکیل ہمارے روبرو پیش ہوا تھا اس کا لب و لہجہ ٹھیک نہیں تھا وہ حمزہ کی

*Expunged as ordered by the Speaker.

طرح باتیں کرتا ہے۔ اس کا وکالت کا لائسنس منسوخ کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ ہم نے اخبار میں یہ تو نہیں پڑھا۔

مسٹر حمزہ۔ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ورنہ یقیناً یہی کہتے۔ باتیں تو ٹھیک کہتا ہے لیکن لب و لہجہ ٹھیک نہیں ہے۔

وزیر خزانہ۔ جو باتیں آپ یہاں کرتے ہیں یہ کورٹ میں allowed نہیں ہوتیں۔

مسٹر حمزہ۔ آپ یہ کیفیت دیکھیں اور اندازہ لگائیں کہ قانون کا وقار کس حد تک گر گیا ہے۔ یہ آزاد مملکت ہے جرگہ کے ممبر جو بیشتر ان پڑھ ہوتے ہیں ان کا یہ فیصلہ ہے۔ اب جناب وزیر امور داخلہ جنہیں خواہ مخواہ پڑھا لکھا میں وزیر بنا دیا گیا ہے۔

Mr. Speaker : No personal remarks.

مسٹر حمزہ۔ آپ یقین کیجئے وہ میری طرح بہت دکھی ہیں۔

Mr. Speaker : No personal remarks. The Member should conclude his speech now.

مسٹر حمزہ۔ جناب سپیکر۔ یہ سارے لوگ خوش ہو رہے ہیں ان کا بھی جی چاہتا ہو گا اگرچہ منہ سے نہ کہیں لیکن ان کا جی چاہتا ہو گا کہ میں تقریر جاری رکھوں۔

مسٹر سپیکر۔ ابھی ہم نے خواجہ صاحب کی تقریر سننی ہے۔

Minister for Finance : Sir, the Leader of the Opposition must speak. That would be an important speech.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر امور داخلہ نے فرمایا کہ چونکہ آبادی بڑھ رہی ہے ۔ اس لئے جرائم بڑھ رہے ہیں اب کیفیت تو یہ ہے کہ لاہور میں غنڈے تھانیدار کو بر سر عام قتل کر دیتے ہیں ۔ کچہری میں لوگوں کے سامنے ایک شخص کو قتل کر دیا جاتا ہے ۔ اے ۔ آئی ۔ جی کی کار چوری ہو جاتی ہے (قطع کلامی) میری تو کار نہیں ۔ سائیکل چوری کر سکتے ہیں ۔ پیپلز میں سے ٹیلی ویژن چوری کر لیا گیا ۔ بد اخلاقی کی یہ کیفیت ہے ۔ قوم کا کردار کتنی تیزی سے گر رہا ہے ۔ میں انتہائی دکھ کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایک لڑکے اور لڑکی نے والٹن کے قریب خود کشی کی ۔ تھوڑی دیر کے بعد جب لاشیں اٹھائی گئیں تو ان کی گھڑی اور پستول ناپید تھے ۔ آپ کہیں گے اس میں حکومت کا کیا ہاتھ ہے ۔ حکومت کی یہ سوچی سمجھی پالیسی ہے جس پر وہ سختی سے عمل پیرا ہے کہ اس ملک میں با غیرت لوگ نہ رہیں ۔ روٹ پرمٹ اخبار نویسوں کو دیتے ہیں ۔ جس ملک میں یہ کیفیت ہو جائے اس کا پھر خدا حافظ ۔ میں اپنے علاقے کا ایک واقعہ بیان کرتا ہوں تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کمالیہ کا ایک تھانہ ہے وہاں چوری ہوتی ہے چور اسلحہ خانہ توڑ کر اسلحہ لے جاتے ہیں ۔ ریذیڈنٹ میجسٹریٹ کی عدالت سے تمام مثلیں اٹھا کر لے جاتے ہیں ۔ اگلے روز آپ نے اخبار میں دیکھا ہو گا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایس ڈی ۔ ایم کے اہلکار پستول اور بندوق کے لائجائز لائسنس جاری کرتے رہے ۔ اب ان میں

سے ایک آدمی پکڑا ہوا ہے -

خواجہ محمد صفدر - وہ پانچ ہزار لائسنس جاری کر چکے ہیں -

مسٹر حمزہ - یہ تو کیفیت ہے ہمارے نظم و نسق اور امن عامہ کی اور عوام کے مال و جان اور عزت کی حفاظت کی - میرے ایک سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا تھا کہ ۱۹۵۶ء میں ۲۳۱۳ قتل ہوئے تھے - ۱۹۶۷ء کے آخر تک ۳۴۴۳ قتل ہوئے - اور ان میں وہ قتل شامل نہیں ہیں جو قبائلی علاقے میں ہوئے -

وزیر قبائلی امور (خان غلام سرور خان) - وہاں قتل نہیں ہوئے -

مسٹر حمزہ - آپ نے اس ایوان میں تسلیم کیا تھا کہ درہ آدم خیل کے ایک واقعہ میں ۶ آدمی مارے گئے تھے - بنوں میں جو قبائلیوں کی متواتر تین دن جنگ ہوئی اس میں کم از کم پچیس تیس آدمی مارے گئے اور ۷۰ زخمی ہوئے - آپ کو شاید علم نہیں کہ پولیس کو یہ ہدایات ہیں کہ وہ چوری کا پرچہ درج نہ کریں - خصوصی طور پر ان چوروں کے خلاف جو حکمرانوں کے ساتھ اور تھانیداروں کے ساتھ مل کر چوری کرتے ہیں - کیوں کہ وہ بھگا وصول کرکے بڑی مہربانی سے مال واپس کر دیتے ہیں - جواب کسقدر آسان ہے کہ چونکہ آبادی بڑھ رہی ہے اس لئے قتلوں میں اضافہ ہو رہا ہے یہ ان کی ناکامی ، نااہلی اور بے تدبیری کا منہ بولتا ثبوت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس پولیس کی نفری اتنی نہیں ہے کہ ہر

آدمی کے پیچھے ایک سپاہی مقرر کریں ۔

جناب سپیکر ۔ خدا وہ دن نہ لائے جب ایک آدمی کے ساتھ ایک سپاہی ہو کیونکہ اس صورت میں سب آدمی بھوکے مر جائیں گے اور آبادی محض سپاہیوں کی رہ جائیگی ۔ آپ نے محکموں کے بیشتر اہلکاروں کو درندے بنا دیا ہے اور انہیں رشوت کی چاٹ لگا دی ہے ۔ بددیانتی اتنی عام ہے جس کی انتہا نہیں جتنا کوئی افسر بد دیانت ہوتا ہے حکومت اس کی اتنی ہی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور اسے ملازمت میں توسیع دیتی ہے اور اسے لاہور میں خصوصی طور پر تعینات کیا جاتا ہے جہاں وہ مخلوق خدا کو لوٹتا ہے اور اسے کامیاب افسروں میں شمار کیا جاتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس ایوان میں یہ بتایا گیا کہ رشوت ستانی کی روک تھام کے لئے ایک کمیٹی یا کمیشن مقرر کیا گیا ہے ۔ جس کے چیئرمین ایک بوڑھے سی ایس ۔ پی مسٹر فدا حسن ہیں ۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس سے کیا فائدہ ہوگا ۔ جتنے افسران کے خلاف رشوت ستانی کے الزامات لگے ان میں سے صرف ایک دو کو سزا ہوئی باقی سب کو چھوڑ دیا گیا ۔ کیونکہ آپ ان افسران کی عزت و احترام کرتے ہیں آپ ان سے اتنا ڈرتے ہیں ۔ آپ ان کی اتنی عزت و احترام کرتے ہیں مگر نیکوں کی عزت نہیں ۔ شریفوں کی عزت نہیں ۔ محنت کشوں کی عزت نہیں ۔ کاشتکاروں کی عزت نہیں کرتے ۔ صرف افسروں کی عزت اور وہ کن افسروں کی عزت جو رشوت کھاتے ہیں ۔ یا جو رشوت خوری کے مقدمات میں ملوث ہیں ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب

نے اس ایوان میں ان کے نام بتلانے سے گریز کیا۔ ہم دست بستہ عرض کرتے ہیں وہ بچارے ہمارا کہنا تو مانتے ہیں لیکن حکمران اس قدر طاقت ور ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ افسران کے نام شائع نہ کئے جائیں ان کی بے حرمتی ہو جائے گی۔ یہ رشوت خوروں کی عزت کے محافظ ہیں لیکن یہ اس قوم کی عزت کو محفوظ نہیں کر سکتے۔ آپکے طرز عمل سے یہ ثابت ہے کہ تمام برائیاں آپ نے ہی پیدا کی ہیں۔ حکومت ان کو پالتی پوستی ہے اور پھر ان بھیڑیوں کو انسانوں پر چھوڑتی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ آبادی بڑھتی ہے اس طرح آبادی کم ہو جائے گی فکر نہ کیجئے۔ میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ نے اس ایوان میں آج سے تقریباً پانچ سال پہلے جرگے کا قانون پاس کیا تھا جس کے بارے میں ہمیں بتایا تھا کہ آپ اس قانون کے ذریعہ رشوت خور افسران کو پکڑیں گے آپ کو اس چیز کا اچھی طرح سے علم ہے کہ رشوت خور افسران کے شائد ایک یا دو کیس جرگہ کے سامنے پیش کئے گئے ہیں لیکن اسکے نتائج ہمارے سامنے نہیں آئے۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ میرے سامنے بیٹھنے والے بعض معزز حضرات بہت نیک دل ہیں۔ شریف النفس ہیں۔ قانون کے پابند ہیں اور وہ اس ملک اور قوم کے بہی خواہ ہیں۔ جناب منظور احمد صاحب قیصرانی نے ایک مسودہ قانون اس ایوان میں پیش کیا تھا اور کہا تھا کہ جو رشوت خور پکڑا جائے اس کو بر سر عام گولی مار دی جائے اور اس کی جائیداد ضبط کو لی جائے۔ میں نے ان سے کہا آپ پرانے زمانے کی یاد ہیں۔ آپ بہت نیک سیرت واقع ہوئے ہیں آپ اس حکومت کے ساتھ یا اس حکومتی پارٹی میں شامل ہو کر

اس قسم کی لیک خواہشات رکھنے یا تمنائیں رکھنے پر مبارک باد کے مستحق ہیں ۔ میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں لیکن میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ اس حکومت سے یہ قانون پاس کروا لیں تو میں آپکو مان جاؤں گا ۔ بلکہ آپ کو ولی اللہ مانوں گا ۔ لیکن ان بیچاروں کی مانتا یا سنتا کون ہے ۔ میں نے اس دن بھی یہ کہا تھا کہ رشوت کو ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے رشوت اس قدر عام ہو چکی ہے اس لئے کسی کو گولی نہیں ماری جا سکتی ۔ آپ ایسا کیجئے چند ایک افسران جو رشوت نہیں لیتے ان کو گولی مار دیں تاکہ حمام میں سارے ننگے ہو جائیں اور رشوت کا طعنہ دینے والا کوئی نہ رہے ۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ جناب صدر ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس روز بھی چند باتیں کہی گئی تھیں ۔ جناب والا ۔ میرا روئے سخن جناب حمزہ صاحب کی طرف ہے ۔ لیکن میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ اس روز بھی حمزہ صاحب نے بہت سی باتیں قبائلی علاقوں کے متعلق کیں یا قبائلیوں کے متعلق کیں ۔ ان کے متعلق میں نے اس روز بھی عرض کیا تھا کہ اس سے پہلے کہ حمزہ صاحب قبائلی علاقوں سے متعلق کچھ فرمائیں ان کو اس علاقے کے متعلق علم ہونا چاہئے ۔ علم کے بغیر باتیں کہہ دینا کوئی مناسب معلوم نہیں ہوتا ۔ وہ باتیں غلط ہوتی ہیں۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں اور پر زور الفاظ میں اسکی تردید کرتا ہوں کہ

حمزہ صاحب جو کچھ فرماتے ہیں وہ سو فیصد غلط ہوتا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اس حکومت کی وجہ سے ہر ایک انسان کے بدن سے خون بہہ رہا ہے ۔ میرا اپنا خیال یہ ہے کہ موجودہ وقت میں اگر کسی انسان کے بدن سے پسینہ بہہ رہا ہو تو حمزہ صاحب کو وہ بھی خون نظر آتا ہے ۔ ان کو ہر چیز دوسرے رنگ میں نظر آتی ہے اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ حمزہ صاحب کے خیالات ان کی لا علمی کی وجہ سے درست نہیں ہیں ۔

جناب والا ۔ میرے دونوں محکموں کے متعلق حمزہ صاحب نے فرمایا ہے ۔ ریونیو کے متعلق فرمایا ہے کہ سرکاری زمینیں لوگوں کو نہیں دی جا رہی ہیں ۔ میں ریونیو کے متعلق اس قدر عرض کرتا ہوں کہ بہت سے لوگوں کو بلکہ ہزاروں لوگوں کو حکومت نے زمینیں دی ہیں ۔ دو کنال کے بدلے میں سو کنال ۔ چار کنال کے بدلے سو کنال اور ۱۰ کنال غیر آباد زمین کے بدلے میں بھی سو کنال پنجاب کالونی میں زمینیں ملی ہیں ۔ اگر یہ رعایت نہیں ہے یا یہ غریب کاشتکاروں کے ساتھ رعایت نہیں ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ حمزہ صاحب اور کیا چاہتے ہیں ۔ اگر دو چار کنال کے بدلے میں سو کنال زمین پنجاب کے علاقے میں دی جائے تو کیا یہ کاشتکاروں کے ساتھ رعایت نہیں ہے ۔ کیا یہ کاشتکاروں کی امداد نہیں ہے ۔ میں حمزہ صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ مجھے ایک مثال ہی بتائیں کہ کبھی پہلے ایسا ہوا ہے ۔ اگر ایسے ہوا ہے تو میری بات غلط ہو گی ۔ اگر حکومت نے کبھی

کاشتکار سے جو اس کا مالک ہو اس سے بغیر کسی قانونی جواز کے زمین لے لی ہو اور اس کو معاوضہ نہ دیا گیا ہو تو بھی حمزہ صاحب کی بات ٹھیک ہے ۔ اگر حمزہ صاحب کو پسینہ بھی خون نظر آئے تو اس کا میرے پاس علاج نہیں ہے اور نہ ہی اسکا علاج جناب کے پاس ہے ۔

جناب والا ۔ قبائلیوں کے متعلق میں نے اس روز بھی عرض کیا تھا کہ حمزہ صاحب کو ہرگز اس علاقے کے متعلق علم نہیں ہے ۔ پشاور میں ایک دفعہ چلے جانے کے بعد یہ دعویٰ کرنا کہ میں قبائلستان کے متعلق ایکسپرٹ بن گیا ہوں یہ بالکل غلط دعویٰ ہے ۔ ان کو پہلے آزاد قبائل کہا جاتا تھا۔ "آزاد" لفظ کوunder lineکرانا چاہتا ہوں ۔ ان کو آزاد قبائلی علاقے کہا جاتا تھا جب انگریز آیا تو انگریز نے ان علاقوں میں قدم قدم پر لڑائیاں لڑیں پھر انگریز کے ساتھ ان لوگوں نے معاہدے کئے اور وہ تحریری معاہدے تھے ۔ ان پر وہ لوگ کار بند رہے یا نہ رہے یہ الگ بات ہے لیکن یہ لوگ انگریز سے ہمیشہ بر سرپیکار رہے ۔ ہمیشہ ان کے ساتھ لڑائیاں ہوتی رہیں ۔ انہوں نے ایک دن بھی انگریز کو چین سے نہ بیٹھنے دیا ۔ اب وہ وقت بھی گذر گیا ہے ۔ اگر اور قصے سناؤں تو بہت وقت صرف ہو گا یہ ایک ذرا سا قصہ ہے ۔

جناب والا ۔ آپ نے سنا ہو گا کہ خان برادرز پنڈت جواہر لال نہرو کو ۱۹۳۶ء میں قبائلی علاقے کے دورے پر لے گئے ۔ اسکی تفصیل تو مجھے معلوم ہے اگر میں اسکی پوری تفصیل میں جاؤں تو وقت زیادہ لگے گا ۔

خان برادرز جواہر لال نہرو کو ہر ایک ایجنسی میں لے گئے ۔ مالاکنڈ ایجنسی میں بھی لے گئے ۔ خیبر ایجنسی شمالی وزیرستان اور جنوبی وزیرستان میں بھی لے گئے ۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی جو گت بنی وہ ہر ایک کو معلوم ہے ۔ یہاں لیڈی ممبرز صاحبہ بھی بیٹھی ہوئی ہیں ان کے حیاء کی وجہ سے مناسب نہ ہوگا کہ میں عرض کروں کہ انہوں نے ان کے ساتھ کیا کیا کیا ۔ یہ پاکستان بننے سے پہلے کی بات ہے میں اس لئے ذرا زور سے کہنا چاہتا ہوں کہ قبائلی میرے خیال میں بہت اچھے پاکستانی ہیں (خوب ۔ خوب) جس طرح سید رحیم شاہ صاحب نے چیلنج کیا ہے کہ جب یہ لوگ پاکستان کے لئے لڑ رہے تھے تو خدا جانے حمزہ صاحب کہاں تھے ۔ رحیم شاہ صاحب کے سوال کا جواب حمزہ صاحب نے نہیں دیا ہے ۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ وہ اس وقت کہاں تھے ۔ ان کا سوال اپنی جگہ پر قائم ہے ۔ حمزہ صاحب کو اس کا جواب دینا چاہئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں اس وقت طالب علم تھا اور پڑھتا تھا۔

وزیر مال ۔ بہر حال یہ ان قبائلیوں کی ہمت ہے کہ انہوں نے پنڈت جواہر لال کی گت بنائی ۔ وہ ہندوستان کے وزیر اعظم تھے ۔ جس غرض کے لئے وہ گئے تھے یا جس غرض کے لئے ان کو لے جایا گیا تھا اس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ پاکستان کے بنتے ہی کشمیر کا قصہ شروع ہوا ۔ مجھے اس بات کا ذاتی طور پر علم اس لئے ہے کہ مجھے ایبٹ آباد میں ڈپٹی کمشنر بنا کر بھیجا گیا۔ میں نے ۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو چارج لیا

۲۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو یہ قصہ شروع ہوا۔ یہ سب کچھ میرے سامنے ہوا۔

جناب والا۔ جو کردار ریاست سوات نے ادا کیا اس کا بھی مجھے علم ہے۔ ریاست سوات کے ایک ہزار نوجوان تھے۔ ان کا اپنا کمانڈر تھا۔ ٹرانسپورٹ خوراک اور اسلحہ سب کچھ ان کا اپنا تھا۔ یہ لوگ شروع سے لیکر آخیر تک لڑتے رہے (خوب۔ خوب) ان کے کئی لوگ مارے گئے۔ انہوں نے ایک کوڑی بھی پاکستان کی حکومت سے نہیں لی۔ اور میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ خود ہی گئے تھے۔ میں نے اس روز بھی عرض کیا تھا اور آج پھر اس کا اعادہ کرتا ہوں کہ ہزاروں کی تعداد میں قبائلی خود گئے تھے اور آپ نے یہ بھی سنا ہو گا انہوں نے تلواریں اور بندوقیں ہاتھ میں لے کر ان کی توپوں پر حملے کئے تھے جس کی وجہ سے وہ مکھیوں کی طرح ہزاروں کی تعداد میں مارے گئے۔ اب اگر حمزہ صاحب ان باتوں کو تسلیم نہیں کرتے تو یہ ان کی مرضی ہے۔ اسی طرح سے ہر علاقے سے وہاں پر لوگ گئے ہیں اور ہر علاقے کے لوگ وہاں پر مرے ہیں اور پھر وہ اپنی ہی بندوقیں لے کر گئے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک روز خواجہ صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ ہر پاکستانی کو سپاہی بنائے اور ہر پاکستانی کو اسلحہ فراہم کرے تاکہ وہ تیار سپاہی ہوں اور بوقت ضرورت کام آئیں۔ تو میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ لوگ تو پہلے سے ہی آپ کے

سپاہی ہیں جو کہ میرے خیال میں حمزہ صاحب کو پسند نہ ہو گا ۔ میں آج یہاں پر حمزہ صاحب کی اور ان کی لیت کی پر زور مخالفت کرتا ہوں ۔ میں کہتا ہوں کہ وہ طلباء کا مسئلہ بار بار چھیڑ کر ان میں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں اور میرے پاس اس بات کا ثبوت موجود ہے اور بار بار قبائلی علاقوں کی باتیں کرکے وہ وہاں پر بھی انتشار پھیلانا چاہتے ہیں وہ جو جی میں آئے زبانی باتیں کرتے رہیں اور بظاہر اگر وہ یہ کہیں کہ وہ پاکستان کے غم میں گھلے جا رہے ہیں تو حقیقت یہ نہیں ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ میں اپنی حدود سے تجاوز کر رہا ہوں جس کے لئے میں معافی کا خواستگار ہوں لیکن چونکہ یہ مضمون ہی کچھ ایسا ہے کہ میں یہ سب کچھ عرض کرنے پر مجبور ہوں کیونکہ حمزہ صاحب بار بار اس بات کو یہاں پر چھیڑتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بات کو بار بار چھیڑنے کا اور کوئی جواز نہیں ہے سوائے اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں بھی شکوک و شبہات پیدا کئے جائیں اور ان کے درمیان بھی انتشار پھیلایا جائے ۔ ورنہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو پاکستانی ہیں ۔ جنہوں نے آپ کی خاطر اپنا خون بہایا ہے جنہوں نے آپ کی خاطر ہر وہ کام کر دکھایا ہے جس کی کہ پاکستان کو ضرورت تھی ۔

جناب والا ۔ حمزہ صاحب نے پھر بنوں کا قصہ چھیڑا ہے ۔ حالانکہ میں نے اس روز بھی عرض کیا تھا کہ اب ان لوگوں کی وہ حالت نہیں ہے جو کہ پاکستان کے قیام سے پیشتر تھی ۔ یہ لوگ آپ کے سامنے اس

معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ آپ ان کو دیکھ رہے ہیں آپ ان سے باتیں کر لیجئے آپ کو ہر گز بھی یہ احساس نہ ہو گا کہ وہ کسی لحاظ سے بھی آپ سے کم مہذب ہیں ۔ آپ نے سنا ہوگا کہ کسی زمانے میں انگریزوں نے ان علاقہ جات پر قابو پانے کی غرض سے کئی ایک پالیسیاں مرتب کی تھیں اور آپ نے اس سلسلے میں فارورڈ پالیسی اور کاوز بارڈر پالیسی کے نام بھی سنے ہوں گے ۔ اس طرح آپ نے اور پالیسیوں کے نام بھی سنے ہوں گے ۔ لیکن انگریز ان علاقوں میں اپنی ہر قسم کی پالیسی چلا کر بھی ناکام ہی رہا اور وہ وہاں پر کچھ بھی نہ کر سکے اور نہ ہی اپنی مرضی کے مطابق وہاں پر اپنا اثر و نفوذ قائم کر سکے ۔ موجودہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ان علاقہ جات کو ترقی دیکر ہی اپنے ساتھ ملایا جائے تاکہ ان کا معیار زندگی بھی اس قدر بلند ہو جائے کہ جس کی بناء پر وہ آپ کے ساتھ مل بیٹھ کر کام کر سکیں ۔ لیکن شاید حمزہ صاحب نہیں چاہتے ہیں بلکہ وہ الٹی سیدھی باتیں کرکے ان کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ان کے درمیان انتشار پھیلانا چاہتے ہیں تاکہ حکومت اور ان کے مابین شکوک و شبہات کو جگہ دی جا سکے اور حکومت کے لئے ان کے دل میں شکوک جاگزین کئے جائیں ۔ میرے خیال میں اس کے سوا ہر گز کوئی دوسرا مقصد نہیں ہو سکتا ۔ جناب والا ۔ تو حکومت کی یہ پالیسی ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ جو جرائم ان علاقوں میں ہوا کرتے تھے اور جس کے سلسلے میں میں نے آپ کو اس روز ایک واقعہ بھی سنایا تھا جس کا حوالہ آج

انہوں نے پھر دیا ہے ۔ آج پھر انہوں نے اسی واقعہ کو دھرایا ہے ۔ اور یہ میرے سامنے کی بات ہے کہ آدھ گھنٹے کے اندر اندر بیس آدمی مارے گئے تھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ بنوں کے حق میں دلیل دی جا رہی ہے ۔

وزیر مال ۔ یہ پرانی بات ہے ۔ اور یہ اس بات کے ثبوت میں عرض کر رہا ہوں کہ جب ہزاروں آدمی بیٹھے ہوں اور کوئی جا کر اس طرح سے لوگوں کو بند کرکے ختم کرتے ہوں تو کیا یہ حکومت کا کارنامہ نہیں ہے کہ اب وہاں پر ایسا نہیں ہوتا ۔ اگر حمزہ صاحب کو یہ کارنامہ نظر نہیں آتا تو نہ سہی ۔ میں نے تو عرض کیا ہے کہ حمزہ صاحب کو پسینہ خون نظر آتا ہے اور ان کو سفید پسینے کا رنگ بھی کالا ہی نظر آتا ہے ۔ اب اس کا کیا علاج کیا جائے کہ جب آنکھوں کے سامنے اس قدر اندھیرا چھایا ہو کہ کسی کو روشنی بھی نظر نہ آئے تو اس میں کسی کا کیا قصور ہے ۔ تو میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ہماری حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ان لوگوں کو ترقی دیں اور ان کا معیار زندگی بلند کریں اور اسی لئے ان لوگوں کو آپ کے صوبے میں اراضی دی گئی ہے کہ ہمارا اس سے محض یہی مقصد ہے کہ یہ لوگ یہاں کی فضاء اور یہاں کے ماحول سے مانوس ہوں اور یہاں پر رہ کر آپ کا رنگ اور آپ کا اثر ان پر پڑے تاکہ ان کے ذہنوں پر پہاڑوں اور جنگلوں کے جو خیالات چھائے ہوئے ہیں ان کے اثرات زائل ہوں ۔ حکومت کی یہی منشاء ہے اور اسی غرض سے حکومت نے ان کو

آپ کے دوش بہ دوش اس معزز ایوان میں بھی لا بٹھایا ہے تاکہ آپ کا رنگ ان پر آہستہ آہستہ چڑھے اور جس ماحول اور جس فضا میں وہ رہ رہے ہیں اس کا اثر زائل ہو سکے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ہم پر تو کسی کا رنگ نہیں چڑھا ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ وہ اس قدر سیاہ واقع ہوئے ہیں کہ ان پر کسی کا رنگ چڑھ ہی نہیں سکتا ۔ وہ بالکل jet black میں اس لئے ان کے رنگ پر کوئی اور رنگ چڑھ ہی نہیں سکتا ۔ لیکن ان لوگوں پر آپ لوگوں کا رنگ ضرور چڑھ گیا ہے جس کی میں نے مثالیں بھی عرض کر دی ہیں اور اگر حکومت کی یہی پالیسی رہی جو کہ اس وقت ہے تو یہ رنگ مزید چڑھتا رہے گا اور حمزہ صاحب کی انتشار پھیلانے کی جو کوشش ہے وہ انشاءاللہ اس میں ناکام رہیں گے ۔

Mr. Hamza : Question !

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر صاحب ۔ میں اپنی تقریر شروع کرنے سے پیشتر حکومت کی نظم و نسق کی پالیسی کے متعلق چند گذارشات اس ایوان کے سامنے کرنا چاہتا ہوں ۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق تھل ضلع جیکب آباد میں ایک باپ کی آنکھوں کے سامنے اس کے فرزند کو کلہاڑیوں سے ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا لیکن باپ پدری محبت سے تڑپتا رہا اور اپنے بچے کو قتل ہوتے دیکھتا رہا اور وہ لوگ کلہاڑیوں سے اس کے بچے پر وار پر وار کرکے اس کو قتل کر گئے ۔ یکم

مئی کو یہ واقعہ تھل شہر میں پیش آیا ۔ مقتول کا نام امیر بخش تھا اور وہ ایک قومی رضا کار تھا ۔ وہ اپنے باپ کے ساتھ راستے پر سے گذر رہا تھا کہ اچانک اس پر کلہاڑیوں کی لگاتار ضربات سے اسے قتل کیا گیا اور قاتل فرار ہو گئے۔ میں نے اس سلسلے میں ایک تحریک التواء بھی پیش کی تھی لیکن وزیر داخلہ نے اس بات کو چھپانے کی غرض سے محض اس کا جواب دیکر ہی اسے ٹالنے پر اکتفاء کیا ۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ تھلے شہر کے قریب الہٰی بخش نامی ایک شخص کو دن دھاڑے قتل کیا گیا ۔ وہ ایک چرواہا تھا اور اپنے مال مویشی کو چراگاہ میں چرا رہا تھا کہ اچانک اس پر حملہ کیا گیا ۔ تیسری گذارش یہ ہے کہ تھانہ شادی پلی میں یہ رپورٹ درج کرائی گئی کہ وہاں پر ایک شخص کو اغواء کرکے اس کو قتل کیا گیا ہے ۔ اور یہ قتل بھی دن دھاڑے بر سر عام ہوا ۔

جناب والا ۔ ایک سو سولہ ڈاکو بندوقوں سے مسلح ہو کر اڑتیس بیل گاڑیوں کو جن میں کہ اناج بھرا ہوا تھانے کر چلتے بنے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر سید یوسف علی شاہ کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

یہ کہاں ہوا ہے ؟ جیکب آباد میں ۔ ہمارے محترم دوست حمزہ صاحب نے ہر چیز وضاحت سے بیان کی ہے اس لئے میں اس ہاؤس کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ۔ ورنہ اس ملک کے عوام کی تمام زندگی خطرے سے

بھری ہوئی ہے ۔ جناب والا ۔ میں اس سے پہلے گذارش کروں گا کہ یہ بھی میرے فرض منصبی میں ہے کیونکہ یہ جیکب آباد ہمارے ڈویژن خیرپور میں ہے ۔ تو اس قانون کی کمزوری کی وجہ سے ایسے حالات نمودار ہوتے ہیں ۔ ورنہ وہاں خیرپور ڈویژن کے D.I.G مسٹر عارف انیس رحمان ایک بڑے مخلص ، باہمت ، ایماندار اور ہر فرقہ پرستی سے پاک افسر وہاں ڈویژن کے انچارج ہیں ۔ وہ اس لئے بے بس ہو جاتے ہیں کہ قلات اور کوئٹہ میں گورنمنٹ کا کوئی انتظام نہیں ہے ۔ وہاں کے لوگ یہاں سے لوٹ مار کرکے لے جاتے ہیں ۔ اور وہاں ان کی داد رسی نہیں ہوتی ہے ۔ وہ وہاں جا نہیں سکتے ۔ میں سمجھتا ہوں اس افسر نے ایسے کارنامے دکھائے ہیں جن کو پوشیدہ رکھنا ناانصافی ہے جیسا کہ خرکاروں کو انہوں نے گرفت میں لیا ہے اور ان کو ۷۷ برس کی سزا ہوئی ہے ۔ تھانہ گوٹکی کے نزدیک ۱۸ لڑکوں کو خرکاروں کے ہاتھوں سے آزاد کروایا گیا اور ۹۵ خرکاروں کو اپنے ہاتھ میں لیا ۔ مسٹر خالق سلیمان سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیں ۔ میں ان کی بھی تعریف کرتا ہوں اور حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ایسے لوگوں کو منتخب کرتی ہے اب وہ انہیں کتنا وقت چلنے دیتے ہیں یہ تو حکومت کی مرضی پر ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ کم از کم ان کے آلہ کار نہیں بنیں گے اور ان کی مرضی کے مطابق لوگوں کو سیاسی گرفت میں لینے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے اس ہاؤس میں آئے ہوئے تین برس ہوئے ہیں اور

مجھے شرم آتی ہے کہ میں صرف اپنے حلقہ کے متعلق گذارشات کروں ۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں بھیجا ہے پورے ویسٹ پاکستان کی خدمت کرنے کے لئے ۔ اور ان کی ضروریات یہاں بیان کرلے کے لئے ۔ تعجب اور افسوس کا مقام یہ ہے کہ پاکستان کو بنے ہوئے ۲۱ برس ہو گئے ہیں اور جس کے لئے مسلمانوں نے قربانیاں دیں اور اس پاکستان کی دیوار کو کھڑا کیا ہے لیکن افسوس کہ وہ خیالات خواب کی طرح مٹ گئے ہیں جن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ ملک بنایا تھا ۔ اس پاکستان کو صحیح پاکستان بنانے کے لئے ایک دفعہ پھر چیلنج کرنا پڑے گا تب کہیں جا کر یہ صحیح پاکستان بنے گا ۔ ورنہ میں اس کو پاگستان سمجھتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ پاکستان بنانے کا مقصد تو یہ تھا کہ یہاں قرآنی قانون نافذ ہو گا ۔ آئین خدا اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق ہو گا خلفائے راشدین کے عمل پر یہ حکومت چلائی جائیگی مگر پاکستان بننے کے بعد انگریز تو چلے گئے ۔ لیکن افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی جو اس وقت سروس والے تھے پاکستان کو آزاد کرانے کے بعد بھی لوگوں کو زد و کوب کرتے تھے اور جیل میں ڈالتے تھے اور دوسرے ہمارے اوپر حکمران ہو گئے ہیں اور جن لوگوں نے قربانی دی ہے جیل میں پڑے اور بڑی مصیبتیں کاٹیں ان میں سے ایک بھی مجھے نظر نہیں آتا ہے سوائے اس حکمران طبقے کے جو اس حکومت میں تھا اور اب بھی حکومت چلا رہا

ہے گو تب وہ کسی اور طریقہ سے حاکم تھے کوئی ملٹری میں تھے کوئی سول سروس میں تھے کوئی پولیس میں تھے لیکن دوسری صورت میں وہ پھر ہمارے اوپر مسلط ہو گئے ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں جو انہوں نے وعدے کئے تھے کہ قرآن اور سنت کے خلاف کوئی قانون رائج نہیں کیا جائے گا تو اب تک انہوں نے قرآن اور سنت کے مطابق کون سا قانون رائج کیا ہے ؟ ابھی تک وہ انگریزوں کے قوانین چل رہے ہیں اور قران اور سنت کا نام لینے والے کو جیل کے اندر ٹھونس دیتے ہیں ان کے اوپر یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ سوشلسٹ ہیں کیمونسٹ ہیں ۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ بتائیے کہ کیمونزم کس کو کہتے ہیں ؟ کیا یہ مسلمان کمیونسٹ ہیں ؟ کمیونزم کا نام غلط لینا میرے خیال میں ان لوگوں کو زیب نہیں دیتا اسلام اور چیز ہے میں نیچے والے اہل کاروں کو اس کا ذمہ دار نہیں بناتا میں برسر اقتدار جو ہیں ان کو ذمہ دار ٹھہراتا ہوں ۔ وہ مجھے اس کا جواب دیں یہ تمام رقوم جس کے اوپر آج ہم بحث کر رہے ہیں یہ بیت المال ہے اگر ہمارا حکومتی ٹولا اس کو بیت المال نہیں سمجھتا تو وہ خود اس کو سمجھنے کی کوشش کرے میں ان سے زیادہ گذارش نہیں کروں گا لیکن وہ کوشش کریں کہ اس کو یہ بیت المال سمجھیں ۔ نہ صرف یہ جو ہمارے حکمران ہیں وہ سمجھیں بلکہ ہم بھی اس کو بیت المال سمجھیں ہمیں خیال رکھنا چاہئے کہ ہم یہاں ان کی چوکیداری کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں اور ان کو ایک ایک کوڑی کی

جواب دھی کرنی پڑے گی اگر ایسی بات نہیں ہے تو ہمارے لئے قیامت کے دن بھی وہاں جواب دھی کرنی ہو گی ۔

جناب والا ۔ میں خلفائے راشدین کے فرمودات کے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی تقریر میں بیان کرتے ہیں کہ بیت المال میں خلیفہ کا کیا حق ہے ۔ "میرے لئے اللہ کے مال میں سے اس کے سوا کچھ حلال نہیں ہے کہ ایک جوڑا کپڑے کا گرمی کے لئے اور ایک جوڑا سردی کے لئے اور قریش کے ایک اوسط آدمی کے برابر محض اپنے گھر والوں کے لئے لے لوں پھر میں بس مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں " آپ اندازہ لگائیے ۔ ایک جوڑا کپڑے گرمی کے لئے اور ایک جوڑا سردی کے لئے ۔ اور پھر ہماری رہائش کو دیکھئے ۔ ہمارا لباس دیکھئے ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک اور تقریر میں فرماتے ہیں ۔

"میں اس مال کے معاملہ میں تین باتوں کے سوا کسی چیز کو صحیح نہیں سمجھتا ۔ حق کے ساتھ لیا جائے ۔ حق کے ساتھ دیا جائے ۔ اور باطل سے اس کو روکا جائے ۔ میرا تعلق تمہارے اس مال کے ساتھ وہی ہے ۔ جو یتیم کے ولی کا تعلق یتیم کے مال کے ساتھ ہوتا ہے ۔ اگر میں محتاج نہ ہوں تو اس میں سے کچھ نہ لوں گا ۔ اگر محتاج ہوں۔ تو معروف طریقہ پر کھاؤں گا ۔"

اب آپ دیکھیں ۔ کہ آیا آپ نے جو روپیہ جمع کیا ہے ۔ حق کے ساتھ خرچ کرتے ہیں ۔ اور کیا حق کے ساتھ یہ آمدنی حاصل کی ہے اس میں شراب اور جواء بھی آ جاتا ہے ۔ یہ غلط ٹیکس لگاتے ہیں ۔ اس کے بعد عرض کروں گا ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی تنخواہ کا معیار وہی رکھا ۔ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تنخواہوں کا تھا ۔ آدھی آدھی پنڈلیوں تک اونچا تہمد پہنے رہتے تھے اور وہ بھی اکثر پیوند لگا ہوا ہوتا عمر بھر کبھی اینٹ پر اینٹ رکھنے کی نوبت نہ آئی ایک مرتبہ ایک صاحب ان سے ملنے گئے تو دیکھا کہ ایک بوسیدہ چادر پہنے بیٹھے ہیں اور سردی سے کانپ رہے ہیں شہادت کے بعد آپ کے ترکہ کا جائزہ لیا گیا تو صرف سات سو درھم نکلے جو آپ نے ایک غلام خریدنے کے لئے پیسہ پیسہ جوڑ کر جمع کئے تھے ۔

اب دیکھئے خلفائے راشدین کا انصاف کیا تھا ۔ جب وہ گورنر بنا کر بھیجتے تھے تو ان کو کیا تبلیغ کرتے تھے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جن لوگوں کو عامل بنا کر کہیں بھیجتے تھے ۔ تو ان کو خطاب کرکے کہتے تھے ۔

میں تم لوگوں کو امت محمد رسول صلی اللہ

علیہ وسلم پر اس لئے عامل مقرر نہیں کر رہا ہوں
کہ تم ان کے بالوں اور ان کی کھالوں کے مالک
بن جاؤ ۔ بلکہ میں اس لئے تمہیں مقرر کرتا ہوں
کہ تم نماز قائم کرو لوگوں کے درمیان حق کے
ساتھ فیصلے کرو اور عدل کے ساتھ ان کے حقوق
تقسیم کرو ۔

ایک گورنر کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لکھا ۔

اپنے اور رعیت کے درمیان لمبے چوڑے پردے
حائل نہ کرو ۔ حکام کو رعیت سے پردہ کرنا
نظر کی تنگی اور علم کی کمی کا ایک شاخسانہ
ہے ۔ اس پردے کی وجہ سے ان کو صحیح
حالات معلوم نہیں ہوتے ۔ چھوٹی چھوٹی باتیں
ان کے لئے بڑی بن جاتی ہیں ۔ اور بڑی باتیں
چھوٹی ہو جاتی ہیں اچھائی ان کے سامنے
برائی بن کر آتی ہے ۔ اور برائی اچھائی
کی شکل اختیار کر لیتی ہے ۔ اور حق باطل کے
ساتھ خلط ملط ہو جاتا ہے ۔

اب آپ اندازہ لگائیں ۔ کہ ہم کس ملک کے نمائندے ہیں ۔ ایک موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام گورنروں کو حج میں طلب کیا اور مجمع عام میں کھڑے ہو کر کہا ۔ کہ "ان لوگوں کے خلاف جس شخص کو

کسی ظلم کی شکایت ہو وہ پیش کرے ۔ پورے مجمع میں سے صرف ایک شخص اٹھا اور اس نے حضرت عمروبن العاص کی شکایت کی کہ انہوں نے ناروا طور پر مجھے سو کوڑے لگوائے تھے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اٹھو اور اس سے اپنا بدلہ لو ۔ عمروبن العاص نے احتجاج کیا کہ آپ گورنروں پر یہ دروازہ نہ کھولیں مگر انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود اپنے آپ سے بدلہ دیتے ہوئے دیکھا ہے ۔ اے شخص اٹھ اور بدلہ لے ۔ آخرکار عمروبن العاص کو ہر کوڑے کے بدلے میں دو اشرفیاں دے کر اپنی پیٹھ بچانی پڑی ۔"

اب آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ کیا آپ کسی تھانیدار کو کسی عام آدمی کے سامنے طعنے دے سکتے ہیں ۔ آپ کہتے ہیں اس نے وردی پہنی ہوئی ہے اور اس کو طعنے دینے سے انتظام خراب ہو جائے گا دوسری طرف ان لوگوں کا انصاف دیکھیں جن کا ڈنکا مشرق سے مغرب تک بجتا تھا وہ خدا سے ڈرتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ خدا کے سامنے جواب دہ ہیں بتائیے کیا آپ بھی ان کی طرح تنخواہیں لیتے ہیں وہ تو ایک جوڑا گرمی کیلئے ایک جوڑا سردی کے لئے اور اوسط درجہ آدمی کے برابر معاش حاصل کرتے تھے سارے وقت کا کھانا بھی نہیں ملتا تھا اب یہاں اپنے غریب ملازمین کو دیکھیں ان کا مشکل سے گذارہ ہوتا ہے اور آپ عیش کی زندگی بسر کرتے ہیں بڑی بڑی دعوتوں میں شامل ہوتے ہیں وہ پیسہ کہاں سے آتا ہے ان غریب لوگوں کے خون اور پسینہ سے کمائی

ہوئی آمدنی سے آتا ہے اب آپ کو اس ملک یا قوم سے کیا محبت ہو گی آپ کو کیا الجھن ہو گی اس کا اندازہ خود لگائیں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کو بھی اور آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کو اور تمام حکمرانوں کو گذارش کرتا ہوں کہ یہ دنیا عارضی ہے اس لئے ہر آدمی کو اچھا نمونہ پیش کرنا چاہئے آپ نے اپنا نمونہ پیش کرکے چلے جانا ہے خدارا اپنے اوپر رحم کھائیں اپنی اولاد پر رحم کھائیں اور اولاد کو اس بات پر آمادہ نہ کریں کہ وہ روٹ پرمٹوں کے پیچھے بھاگتے پھریں جو لوگ ان کی سرپرستی کرتے ہیں مجھے حق ہے کہ میں ان کا نام لوں لیکن اس وقت اخلاق اجازت نہیں دیتا کہ میں نام لوں مجھے کسی کا ڈر نہیں ڈر صرف خدا کا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اخلاق سے باہر نہ جاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کہاں شکار کھیلتے تھے لیکن ہمارے یہاں وزیر صاحبان جب شکار کھیلنے کے لئے جاتے ہیں تو تین چار آدمی مارے جاتے ہیں ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ ہم عوامی نمائندے ہیں اور عوام سے محبت ہے مجھے اس کا جواب دیں نارا تعلقہ تھرپارکر میں تین آدمی زخمی ہوئے کسی نے نہیں پوچھا کہ کیا ہوا ۔ کسی کو کوئی عوضانہ نہیں دیا گیا قیامت کے دن آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے یا اس غریب قوم کے لئے آپ کے پاس کیا جواب ہے شکار کھیلنے کے لئے کئی زمینداروں کو ۲۰ ہزار ایکڑ زمین دی ہے جہاں

وہ جا کر عیاشی کرتے ہیں اپنی انکم بڑھاتے ہیں ۔ شکار کھیلتے ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہاں کوئی شخص ایک انچ زمین کا مالک نہیں قوم مالک ہے میں یہ بات کہہ کر اپنا فرض اتارتا ہوں اور آپ کے کندھوں پر ڈال دیتا ہوں ۔ خدا آپ سے ایک ایک انچ کا حساب لے گا کسی کو ۲۰ ہزار ایکڑ زمین دیتے ہیں کسی Highness کو دس یا پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ دیتے ہیں ۔ لیکن لوگوں کے پاس ایک دن کا کھانا نہیں ان لوگوں نے پاکستان بنایا تھا ۔ یہ ملک ان غریبوں نے بنایا تھا ۔ ہم نے نہیں بنایا تھا ۔

ایک ممبر ۔ آپ بھی تو لاکھ سوا لاکھ روپیہ لے کر چلے جائیں گے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ آپ اپنی buildings دیکھئے ۔ اپنے محلات دیکھئے ۔ ایئر کنڈیشنگ دیکھئے ۔ فرنیچر اور آسائش و آرائش کا سامان دیکھئے ان غریبوں کے پاس کیا ہے ۔ چھوٹی چھوٹی کوٹھریاں ہیں ۔ وہاں نہ پانی ہے ۔ نہ روشنی ہے ۔ نہ ہوا ہے ۔ وہ انتہائی مشکلات میں ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میرے پاس کتنے خطوط آتے ہیں ۔ ہر روز کتنے لوگ آتے ہیں ۔ کوئی قرآن اٹھا کر کہتا ہے ۔ میرا بیل چوری ہو گیا ہے ۔ کسی کو تھانیدار نے لوٹ لیا ہے ۔ میں ان سے کہتا ہوں ۔ اس حکومت کو چھوڑو ۔ خدا سے مانگو ۔ اور دعا کرو ۔ خدا صدر صاحب کے دل میں رحم ڈالے گورنر صاحب کے دل میں رحم ڈالے ۔ اور

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی حکومت قائم کرے ۔ میری خود داری مجھ کو اجازت نہیں دیتی کہ میں کسی کے لئے آپ سے مانگوں آپ کو خود اس طرف آنا چاہئے ۔ آپ نے خود وعدہ کیا تھا آپ نے اس قوم سے وعدہ کرکے اس قوم کو یونٹ بنانے کیلئے اکٹھا کیا تھا آپ اس قوم کو دکھ نہ دیجئے ۔ ہمارے مہاجر آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں لیکن آپ عیاشی میں پڑے ہوئے ہیں آپ ان کو بھول گئے ہیں ۔ ایسے حالات میں آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ آپ دس سالہ جشن منائیں اور اب آخر میں اللہ تعالیٰ کا آپ کو حکم سناتا ہوں :

وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ
فانتھو واتقو اللہ ان اللہ شدید العقاب

جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس
چیز سے روک دے اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرو
اللہ سخت سزا دینے والا ہے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب اب آپ تقریر ختم کیجئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ آپ مساوات کی باتیں کرتے ہیں لیکن میں آپکو اللہ کے کلام سے سناتا ہوں ۔ اور تین آیات پڑھوں گا ۔

و من لم یحکم بما انزل اللہ فا و لئک ھم
الکافرون

جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔

و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظالمون

اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون

اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں۔

اس سے زیادہ میں آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا مجھے شرم آتی ہے کہ میں آپ سے اس کے بعد کچھ کہوں اور اپنے مطالبات پیش کروں۔ آپ اس لائق ہی نہیں ہیں کہ آپ سے مطالبات کئے جائیں۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

Dr. Mrs Ashraf Abbasi (P. W. 152 - Zone - II) : Mr. Speaker, thank you very much for giving me some time to make my humble submission. Sir, when the discussion on the Finance Bill started I had no intention of taking part in it because I believe speech is silver but silence is gold. It is no use uttering words which neither carry sense nor weight. While sitting over here, I was listening to the speech of one of the Members on the other side and I thought it will be ignorance on my part if I did not say a few words as to what I feel about it. You

know it very well, Sir, that recently things have taken a turn when, under the inspiring leadership of Field Marshal Muhammad Ayub Khan and the untiring efforts of General Muhammad Musa, the differences which were in the minds of the people of different integrating units have been narrowed. So, I can't understand what intentions the Member, who I know is in favour of One Unit, had behind his mind to express those facts and figures which carry no meaning. He gave facts and figures about certain units only. What I feel is that when he was just mentioning the expenditure of two hundred crores of rupees why did'nt he give the account of hundreds and hundreds or crores of rupees that are being spent on development. I am afraid the intentions of the Members were very mischevious because I know the wrong impression that would be created by those facts and figures, which the Member on the other side has given, in the mind of the common man of the Central Region; that is, that the representatives of the Central Region on this side are not taking steps to safe-guard their interests. Sir, as you know it very well, elections are very near and, I think, there is no other intention except that the people of Central Region, I mean the common man, should go against the representatives of this side. Therefore, with your permission, I want to make one or two submissions.

Sir, it would have been very well appreciated if the Member would have made reference to all those facts, if he is in favour of One Unit, which would have helped in narrowing the minor differences which occur at this stage. I know that all the intelligent people and all the people at the higher level know it very well that due share is being given to all Regions. Recently when people have started thinking that this is the time that every one in the integrating units should know what is what and what are the rights of every person, of course I appreciate that steps are being taken to bring all the integrating units at par, at this time he should have given a statement which would have been useful in this direction so that this wrong impression should not be carried in the mind of the common man. With your permission I just want to ask one question from the Member on that side. When the capital of the Province is in Lahore doesn't he know that the economic situation of the people living

in Lahore will be improved ? Doesn't he know that class III officials, clerks and stenotypists won't come from the integratiug units and serve over here ? When we are building so many buildings of WAPDA, which are provincial schemes. doesn't he know that the 'mazdoors' will be coming from this region ? By making these submissions I wanted to make it clear that there should be no wrong impression left in the mind of common man of the Central Region. I will now take my seat with these words--

عاقلاں را اشارہ کافی است

ورنہ ہم بھی منہہ میں زبان رکھتے ہیں ۔

خان ملنگ خان (ہزارہ ۔ ۵) ۔ جناب سپیکر ۔ ایک دو روز میں بجٹ کو آخری منظوری دے دی جائے گی اور گورنر صاحب اس پر دستخط کر دیں گے اگرچہ ہمارے علاقوں کے لئے کوئی خاص رقومات نہیں رکھی گئیں اور ان پسماندہ علاقوں کی طرف کچھ زیادہ توجہ نہیں دی گئی ۔ وقت گذر گیا ہے لیکن مجھے ایک گذارش جناب فائننس منسٹر کی خدمت میں کرنی ہے وہ یہ کہ جو تھوڑی بہت رقومات ان علاقہ جات کے لئے اس بجٹ میں رکھی گئی ہیں خدارا ان کی ریلیز کے متعلق جلد احکامات صادر فرمائیں تاکہ وہ خرچ ہو جائیں اور وہ اگلے سال کے لئے surrender نہ ہوں ۔ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ سکیم بجٹ میں شامل کر دیجاتی ہے لیکن اس کو یعنی اس رقم کو جو سکیم کے لئے ہوتی ہے خرچ نہیں کیا جاتا اور رقومات دیر سے دی جاتی ہیں کیوں کہ وہ ریلیز وقت پر نہیں ہوتیں ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رقم خرچ نہیں ہوتی اور پھر اگلے سال کے لئے دوسری سکیم کے ساتھ شامل کر دی

جاتی ہے - تو اس پیر پھیر سے ہمیں بچائیں اور رقومات کی ریلیز کے لئے جلد از جلد احکامات صادر فرمائیں۔ جناب والا۔ کم از کم چھ ماہ کے لئے تو ان علاقوں میں کام بھی نہیں ہو سکتا کیوں کہ وہاں برفباری اور برسات کیوجہ سے کام نہیں ہوتا تو انہی چار پانچ مہینوں میں وہاں کام ہوتا ہے یعنی اکتوبر تک ۔ اگر اس بجٹ کے پاس ہونے کے بعد اور اس پر گورنر صاحب کے دستخط ہونے کے بعد رقومات ریلیز نہ کی گئیں تو پھر یہ رقومات اپنے ٹائم پر خرچ نہیں ہوں گی ۔ دوسری عرض یہ کروں گا کہ ٹرائیبل ایریاز کے ممبران پر حمزہ صاحب نے چند ایک اعتراضات کئے ان کی نوعیت تو اپنی جگہ ہے اصل پوزیشن جو ہے وہ یہ ہے کہ ان کے علم میں کئی باتیں نہیں ہیں ۔ انٹیگریشن کیوقت سے ٹرائیبل ایریاز کو نمائندگی دی گئی تھی اور وہاں کے لوگ اسمبلی میں آئے یعنی ۱۹۵۵ء کے بعد اور ۱۹۵۶ء کا آئین چودھری محمد علی صاحب کے عہد وزارت میں بنا اور ٹرائیبل ایریاز کی نمائندگی کے لئے یہ بات تھی کہ جو قانون اس ہاؤس میں بنائیں وہ ان علاقوں پر لاگو نہیں ہو گا ۔ آج چودھری محمد علی صاحب پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ کے ایک بہت بڑے کارکن ہیں اور جناب حمزہ صاحب بھی اس پی ۔ ڈی ۔ ایم کے کارکنوں میں سے ایک ہیں ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ان کے علم میں یہ بات ہوتی کہ وہ چودھری محمد علی صاحب کے منہ پر کہتے کہ جس چیز کو یہ نا پسند کرتے ہیں جیسے کہ وہ کہتے ہیں کہ جس چیز کو وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے بھی پسند

نہ کریں ۔ تو ان کا حق تھا کہ وہ چودھری محمد علی صاحب کو کہتے کہ ٹرائیبل ایریاز کو نمائندگی آپ نے کیوں دی اس لئے میں آپ کے ساتھ چلنا نہیں چاہتا ۔ یہ تو پہلی بات ہوئی دوسری بات یہ ہے کہ آج کل جمہوریت کا زمانہ ہے اور شعر بھی ہے کہ

سلطانئ جمہور کا آیا ہے زمانہ جو نقش کہن تم کو نظر آئے مٹا دو ۔

بات یہ نہیں ہے کہ میں ان کو کوستا ہوں ۔ میں آپ کے متعلق یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو ان کے ساتھ نہیں چلنا چاہئے اور نہ جانا چاہئے ۔

باقی رقبے کے لحاظ سے میری کنسٹی ٹیونسی سے سوات تھوڑا سا بڑا ہے اور آبادی کے لحاظ سے معمولی ہے لیکن میری کنسٹی ٹیونسی ہزارہ میں میں سمجھتا ہوں کہ ایک یا دو ہائی سکولوں کے سوا کچھ نہیں ہے اور چھوٹی سی ۲۵ میل کی جیپ چلانے کی روڈ ہے ۔ بارش میں اگر جیپ پر کوئی وہاں چلا جائے اور صحیح سلامت پہنچ جائے تو میں ایک ہزار روپیہ جرمانہ دینے کے لئے تیار ہوں ۔ تو مجھے ریاست سوات اور ہزارہ کے متعلق اچھی معلومات ہیں لیکن اپنے حلقہ نیابت کے مقابلہ میں جب میں سوات کو دیکھتا ہوں تو کافی فرق پاتا ہوں ۔ خدا کی قسم ۱۹۵۲ء میں جب ہم الحاق کر رہے تھے تو میں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ہمیں ہزارہ کی بجائے سوات میں شامل کر دیا جائے اس لئے کہ وہ سٹیٹ ترقی یافتہ ہے ۔ وہاں کی انڈسٹریشن کی میں ایک مثال دیتا ہوں ۔ منگورا ایک گاؤں ہے جو کہ سوات سے یعنی سیدو شریف سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے وہاں دو بڑے بڑے

خوانین کا آپس میں جھگڑا ہو گیا ۔ ایک کا لڑکا جو ہے وہ والئے سوات کے باڈی گارڈ میں کیپٹن ہے اور دوسرا جو ہے وہ کسی کالج کا لیکچرار ہے ۔ تو دونوں کا آپس میں ٹکراؤ ہو گیا ۔ سینکڑوں ہزاروں لوگ رائفلیں لے کر باہر کھڑے ہو گئے ۔ فائرنگ شروع ہوگئی اور ایک خان قتل ہو گیا ۔ اب اگر ہمارے علاقے کی طرح ہوتا کہ خان قتل ہوگیا اور خان کو پھانسی ہونی ہے تو پھر خان چھوٹ جاتا لیکن ہوا یہ ہے کہ وہاں خان کو قصاص کے طور پر کھڑا کر دیا گیا اور اس کے بیٹے کو رائفل دے دی گئی کہ تم اپنے باپ کا بدلہ لے لو ۔ تو وہاں کے ایڈمنسٹریشن کی یہ حالت ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس چھوٹی سی ریاست کی کم از کم ہمارے علاقے کی ایڈمنسٹریشن کے مقابلہ میں حالت بدرجہا بہتر ہے ۔ یہ کہنا کہ اس ریاست میں یہ ہے وہ ہے یہ غلط ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ترقی کے لحاظ سے ڈیویلپمنٹ کے لحاظ سے بھی ہمارے علاقے سے سوات زیادہ ترقی یافتہ ہے ۔ وہاں اچھی قسم کی تعمیرات ہیں ۔ اچھی سڑکیں ہیں ۔ تعلیمی لحاظ سے بھی وہ ہم سے بدرجہا اچھا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب صدر ایوب کا ضلع ہزارہ ہے اور دوسری جگہہ ریاست سوات ہے یعنی صدر صاحب کے مقابلہ میں سوات کے جو بادشاہ ہیں وہ زیادہ اچھے منتظم ہیں ۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے ؟

خان ملنگ خان ۔ میں تو خود کہتا ہوں کہ ہماری ایڈمنسٹریشن سے ان کی انتظامیہ مشینری بدرجہا بہتر ہے ۔ میں سچ بات کہتا ہوں میں کوئی

غلط بات نہیں کہتا کہ آپ سمجھیں میں کسی کو کوستا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ سوات کا ایڈمنسٹریشن ہمارے علاقے سے بہتر ہے۔ یہ میری رائے ہے ۔ میں اپنے علاقے کی بات کرتا ہوں بہ نسبت ہمارے علاقے کے ان کے علاقے کی انتظامیہ مشینری بہتر ہے اور ہمارے علاقے میں یہ انتظامیہ مشینری اچھا کام نہیں کر رہی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وہ بہتر منتظم ہیں ؟

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ کیا آپ اپنی تقریر ختم کر چکے ہیں ۔

خان ملنگ خان ۔ ایک دو منٹ اور دے دیجئے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ وقت کم ہے بہتر ہو گا اب اگر لاسی صاحب تقریر فرمائیں ۔

مسٹر محمد هاشم لاسی (لس بیلہ قلات) ۔ جناب والا ۔ ہمارے محترم دوست حمزہ صاحب نے چند باتیں یہاں بیان کیں ۔ میں اپنے محترم دوست حمزہ صاحب کو ہمیشہ یہ گذارش کرتا رہتا ہوں کہ ہم آپ کی باتیں سنتے ہیں خدارا کبھی ہماری بھی باتیں سن لیا کرو ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم تو کبھی کبھی بولتے ہیں لیکن جب وہ بولتے ہیں تو وہ ہمیشہ جذبات میں بہہ جاتے ہیں ۔

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اپنی تقریر پانچ منٹ میں ختم کیجئے ۔

مسٹر محمد هاشم لاسی ۔ اس سے میرا مقصد پورا نہیں ہو گا ۔

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر ۔ نہیں ۵ منٹ میں ختم کیجئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ سارے میرے ممنون ہیں کہ انہیں کارگذاری ڈالنے کا موقع ملا ہے ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ میں آپ کا شکر گذار ہوں ۔ تو جناب والا ۔ میں گذارش کر رہا تھا کہ ہمارے ایک محترم دوست جو قبائلی علاقہ جات سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے اپنے کچھ حالات کے مطابق یہاں کچھ گذارشات پیش کیں جو حمزہ صاحب کو نہایت ہی ناخوش گوار معلوم ہوئیں اور انہوں نے مرغ بالی کے سلسلہ میں وہاں سے اپنی تقریر کا سلسلہ شروع کیا ۔ محترم حمزہ صاحب اس قدر جذبات میں آ گئے تھے کہ وہ کچھ نہیں سمجھ رہے تھے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں ۔ اور جتنے سننے والے تھے انہوں نے بھی ان کی تقریر سے کوئی مطلب یا فائدہ حاصل نہ کیا ۔ ان کو معلوم نہ ہوا کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں ۔ بہر حال انہوں نے ایک بات کہی کہ قبائلی علاقہ جات کے لئے اس ہاؤس میں جو قوانین نافذ کئے جاتے ہیں ان میں حمزہ صاحب بھی شامل ہوتے ہیں خواہ وہ مخالف ہوتے ہیں یا موافق ۔

Mr. Hamza : On a point of personal explanation.

Mr. Senior Deputy Speaker : No interruptions please.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ مجھے سمجھ ہی نہیں سکتے ۔ پھر میرے خلاف اعتراضات کیوں پیش کرتے ہیں ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ میں نے آپ کی باتیں نوٹ کی تھیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ مجھ سے مخاطب ہوں ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ تو جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ قبائلی علاقہ کے رسم و رواج وہاں کا ماحول رہنے سہنے کا طریقہ اس میں بالکل فرق ہوتا ہے بہ نسبت بڑے شہروں کے ۔ اس حکومت نے اور اس حکومت کے نمائندوں نے اور اس ہاؤس کے ممبروں نے ان قبائلی علاقہ جات میں جو قوانین نافذ کئے ہیں وہ ان کے رسم و رواج اور ماحول کے مطابق ہیں ۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جس وقت بھی قبائلی علاقہ جات کے متعلق قانون سازی ہوئی وہ ان کی مرضی اور خوشی کے مطابق ہوئی ۔ اور اس لئے کی گئی تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ اچھے طریقے سے قانون مہیا کیا جائے ۔ تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ انصاف مہیا کیا جائے ۔ ان کے حالات کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے یہ قانون سازی کی گئی ہے اور اس ہاؤس کے ممبران نے بڑے غور و خوض سے اس میں حصہ لیا ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میرا ارادہ اس بحث میں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ خواجہ صاحب نے بھی تقریر کرنی ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Leader of the House now.

(At this stage the Leader of the House and Khan Ajoon Khan Jadoon both rose to speak.)

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, this is the practice that the Leader of the House has always precedence over other Members. I can concede that if he has something novel to say he can avail the chance, if you allow him, after the Leader of the House has spoken.

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میرا اس بحث میں حصہ لینے کا کوئی ارادہ نہ تھا ۔ مگر حاجی صاحب کے ارشادات اور حمزہ صاحب کے ارشادات کے پیش نظر میرے لئے اور کوئی چارہ کار نہیں سوائے اس کے کہ میں آپ کی خدمت میں اور آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی خدمت میں چند گذارشات پیش کروں ۔ حاجی صاحب نے بڑے جوش و خروش سے اور بڑے جذبہ کے ساتھ یہ فرمایا ہے کہ ہم دس سالہ جشن منا رہے ہیں اور یہاں صورت حال اس طرح سے دگرگوں ہے ۔ حاجی صاحب اس ساری چیز کے متعلق سمجھ نہیں سکے ۔ ہم کوئی جشن نہیں منا رہے بلکہ جمہوریت کا یہ تقاضا ہے کہ حکومت اپنی کارگذاری عوام اور قوم کے سامنے پیش کرے تاکہ انہیں اس بات کا اندازہ ہو کہ کیا ہماری حکومت نے جو وعدے کئے تھے وہ پورے ہو رہے ہیں یا نہیں ۔ ہم تو اپنے محاسبے کے لئے اپنی کارگذاری کو قوم کے سامنے پیش کر رہے ہیں اور بعض اعداد و شمار اور چند ان امور کی طرف نشاندھی کر رہے ہیں جو موجودہ حکومت نے گذشتہ دس سال کے عرصہ میں سر انجام دیئے ۔

حاجی صاحب کو جشن کے لفظ سے خواہ مخواہ غلط فہمی ہو گئی ہے ۔ ہمارے جشن کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم اپنی اس کارروائی سے مطمئن ہیں ہم تو اسے قوم کے سامنے پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں تاکہ قوم اسے دیکھنے کے بعد یہ اندازہ لگائے کہ جو ذمہ داری اور جو فرض قوم نے اس حکومت کے سپرد کئے تھے وہ ہم نے بطریق احسن سرانجام دیئے ہیں یا نہیں ۔

نمبر ۲ ۔ حاجی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہم حکومت کرتے ہیں اور حکومت کے متعلق انہوں نے بہت سے ارشادات فرمائے ہیں ۔ جناب والا ۔ ہمارے قائد فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور جناب گورنر محمد موسیٰ صاحب اور وزراء کرام تمام لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ہم خدمت کے لئے حاضر ہیں ۔ ہم حکومت کی خاطر کام نہیں کر رہے ہم تو قوم کی خدمت کی خاطر اپنا فرض ادا کر رہے ہیں اور اس میں حکمرانی کا کوئی جذبہ کارفرما نہیں ۔ نہ انہیں اس کے متعلق شک ہونا چاہئیے ۔ اگر ہم حکمرانی کرتے تو ہمیں کیا ضرورت تھی کہ ہم عوام کے سامنے جواب دہ ہوتے ۔ اگر ہم میں بادشاہت یا حکمرانی کا جذبہ ہوتا تو ہمیں کیا ضرورت تھی کہ ہم اس ایوان کے روبرو اور قوم کے روبرو اپنے آپ کو محاسبہ کے لئے پیش کرتے ۔ (تالیاں) لہذا حاجی صاحب کو کچھ سمجھنے سمجھانے میں غلط فہمی ہوئی ۔ انہوں نے از راہ نوازش جو آیات کریمہ یہاں پڑھی ہیں ۔ ان کے متعلق یہ عرض ہے کہ ہماری حکومت ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہو ممکن انسانی کوشش کر رہی

ہے اور اس سلسلہ میں ہم ان سے بھی تعاون کی تمنا رکھتے ہیں حاجی صاحب جس وقت لابی میں بیٹھے ہوتے ہیں یا باہر ملتے ہیں تو وہ ہموار اور متوازن طبیعت سے بات کر رہے ہوتے ہیں ۔ لیکن جس وقت وہ یہاں تقریر کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو ان پر جذبات اس طرح غالب آ جاتے ہیں کہ وہ حقائق اور اعداد و شمار سے بھی چشم پوشی کر جاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ راز کی بات نہیں ۔ ابھی چند دن ہوئے انہوں نے فرمایا تھا کہ میں فلاں فلاں افسران اور فلاں فلاں حکام کے شعبوں کی تعریف کرنا چاہتا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ انہوں نے کی ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ اگر انہوں نے کی ہے تو قابل قدر کام کیا ہے ۔ اور اس لحاظ سے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے متوان چیز تو رکھی ۔ مجھے امید ہے کہ خواجہ صاحب بھی ان کی تقلید فرمائیں گے ۔ حاجی صاحب نے جو ارشادات فرمائے ہیں میں ان کے متعلق یہ گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کوئی جشن نہیں منا رہے ۔ ہم تو اپنے آپ کو محاسبہ کے لئے پیش کر رہے ہیں ۔ ہم اپنی کارگذاری اور اعداد و شمار پیش کرتے ہیں تاکہ آپ ہماری خامیوں کی طرف اور ہماری فروگذاشتوں کی طرف توجہ دلائیں ۔ یہ ہونا بھی چاہئیے کیوں کہ یہ جمہوریت کا تقاضا ہے ۔

اب میں اپنے نہایت محترم دوست حمزہ صاحب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں وہ نہایت جذبہ سے تقریر فرما رہے تھے ۔ میں ایوان میں داخل ہوا اور ان کا

نشانہ بن گیا ۔ میں یہ عرض کر دوں کہ تمام بیراجوں پر پچاس فیصد سے زیادہ اراضیات چھوٹے کاشتکاروں کے لئے مختص کی جاتی ہیں وہ نیلام نہیں کی جاتیں ۔ انہیں غلط اطلاعات ملی ہیں ۔ دوسرے انہیں یہ خیال نہیں ہوا کہ اس سے پہلے کسی حکومت نے بھی پندرہ کروڑ روپے رورل ورکس پروگرام کے لئے نہیں رکھے تھے ۔ یہ رقم دیہی سہولتوں کو بہتر بنانے کے لئے یا وہاں پر جو لوگ مزدور رہتے ہیں ان کے لئے مزدوری کا بندوبست کرنے کے لئے ہے تاکہ پندرہ کروڑ کی اس رقم سے دیہات کے لوگوں کی اقتصادی حالت کو ۔ جو وہاں کا مزدور یا کاشتکار طبقہ ہے ، ان کی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے ۔ اس کے علاوہ ان کو معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے ۔ یہ جو سب سڈی کا طریق ہے اس کے تحت ہم فرٹیلائزرز اور جراثیم کش دوائیاں وغیرہ دیتے ہیں ۔ اس مد کے لئے بھی تقریباً ۱۳ کروڑ کی ایک رقم اور تین کروڑ روپے کی ایک رقم اور دو کروڑ روپے کی ایک رقم یعنی کل سولہ سترہ کروڑ روپے رکھا گیا ہے اور اس سے فائدہ اٹھانے والے لوگوں میں بھی زیادہ تعداد چھوٹے کاشتکاروں کی ہے ۔ انہی کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچتا ہے ۔ اس لئے ان کا یہ گلہ بالکل ناواجب ہے ۔

علاوہ ازیں انہوں نے خوراک کے متعلق فرمایا ہے ۔ میں نے کئی مرتبہ عرض کیا ہے کہ ہم نے اس کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ۔ گندم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور کاشتکاروں کی جانفشاں کوششوں سے بہت پیدا ہوئی ہے مگر اب انہیں مناسب نرخوں کے لئے

مشکل پیش آ رہی ہے ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ نرخ گرنے نہ پائیں ۔ میرے بھائی کا کہنا ہے کہ میں کاشتکاروں کے متعلق صرف زبان سے کہتا ہوں ۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں زبان سے نہیں ایمان سے کہتا ہوں ۔ (تالیاں) میری یہ خواہش ہے کہ میں ان کی خدمت کو اپنی عاقبت سنوارنے کا ذریعہ بناؤں میرا یہ نظریہ ہے کہ میں اسے ذریعہ نجات بناؤں ۔ ان کی معلومات بڑی وسیع ہیں وہ سب اونچی نیچی باتیں جانتے ہیں ان کے پاس سب طرف سے اطلاعات آتی ہیں شاید انہیں معلوم نہیں کہ میں خود ایک چھوٹا سا کاشتکار ہوں اور تھوڑی زمین رکھتا ہوں ۔ میں ایک متوسط نچلے درجہ کے گھرانے میں پیدا ہوا ہوں ۔ مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ میں چھوٹے کاشتکاروں سے تعلق رکھتا ہوں ۔ مجھے اس بات کی خوشی ہوگی کہ میں ان کی خدمت کر سکوں ۔ میرے متعلق تو کہا بھی جاتا ہے کہ دین اس کا اسلام ہے ۔ زراعت اس کا مذہب ہے اس لحاظ سے جس شخص کے متعلق یہ کہا جائے (میں خود کہا کرتا ہوں) اس پر کسی طریقے سے الزام لگ سکتا ہے ۔ آپ نے فرمایا تھا اور میں اس الزام کی خدا کو حاضر ناظر جان کر پوری ذمہ داری کے ساتھ تردید کرتا ہوں ۔ (پیٹر ۔ پیٹر) حکومت یا حکومت کا کوئی فرد ایسی کوشش نہیں کرتا ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں کے مفادات کو نظر انداز کیا جائے ۔ میں ساتھ ہی یہ بھی بتلا دوں کہ کوئی حکومت بھی اس ملک میں اس وقت تک نہیں پنپ سکتی جب تک وہ چھوٹے کاشتکاروں کے مفادات کو درخوراعتناء نہیں سمجھے گی ۔ کیونکہ وہ ہماری معیشت کی

اساس ہیں ۔ اصل میں حمزہ صاحب کچھ مفروضات بنا لیتے ہیں پھر ان مفروضات پر یہاں آ کر محلات تعمیر کر لیتے ہیں ۔ میں ان کے لئے بڑی دعا مانگتا رہتا ہوں کہ اے اللہ میرے دوست حمزہ صاحب کو اس مایوسی کے چکر سے نکال قوم میں اس وقت خود اعتمادی کا جذبہ ابھر رہا ہے تو اس میں اس کو حصہ دار بنا ۔ اس کارخانے میں اس کو حصہ دار بنا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ کرمانی صاحب کو تو دعا لگ گئی ہے ۔ (قہقہہ)

وزیر زراعت و خوراک ۔ تاکہ یہ بھی قوم کے ساتھ جو اس وقت خود اعتمادی کا جذبہ ابھر رہا ہے اس میں شریک ہوں۔ میں ان کے لئے دعا ہی کر سکتا ہوں وہ تو اپنے خیالات بدلتے نہیں ہیں ۔ خبر نہیں وہ کیوں مایوس اور مضطرب رہتے ہیں ۔

جناب والا ۔ انہوں نے خوراک کے متعلق بھی کہا تھا کہ ان کے پاس کوئی انتظام نہیں ہے ۔ بلکہ انہوں نے صحیح فرمایا ہے ۔ ہمارے پاس چھ لاکھ ٹن گندم کو سٹور کرنے کی گنجائش ہے مگر ہم نے انتظام کیا ہے چاہے وہ انتظام اتنا تسلی بخش نہیں ہے جتنا کہ ہونا چاہئے ۔ اب ہم نے ۱۰ لاکھ ٹن کا انتظام کر دیا ہے ۔ بفضل تعالیٰ اس وقت تک ساڑھے چار لاکھ ٹن گندم خرید کی جا چکی ہے اور ہر روز گندم خریدی جا رہی ہے ۔ ۶۰ لاکھ روپے کے قریب اس وقت حکومت نے گندم کی خرید کے لئے رکھے ہیں ۔ میرے خیال میں یہ مثال کبھی نہیں پیش کر سکتے کہ ۶۰ لاکھ روپیہ اس گندم

کی فصل کو اٹھالے کے لئے حکومت نے علیحدہ رکھا ہے جو ہر روز اس پر صرف ہو رہا ہے ۔ بات یہ ہے کہ صرف یہ کہہ دینا کہ نہیں ہو رہا ہے وہ درست ہوتا ہے اور آسان ہوتا ہے مگر میں بڑی توجہ اور احترام سے سنتا رہا ہوں کہ کسی طور پر میری نشاندھی کر دیں اور ساتھ ہی ساتھ اس بات کی بھی نشاندہی کر دیں کہ اس طرح کیا جائے تو کام ہو سکتا ہے تو میں اس بات کو بڑی خوشی سے قبول کر لیتا ۔ مگر ان کا منفی انداز ہوتا ہے اس لحاظ سے وہ کبھی اس طور پر سوچتے نہیں ہیں ۔ انہوں نے ارادہ کیا ہوا ہے کیونکہ وہ نمائندے ہیں ۔ میں کسی روز ان کے حلقہ انتخاب میں جانے کی کوشش کروں گا اور میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں ان سے پوچھوں گا کہ آپ نے حمزہ صاحب کو محض اسی خاطر بھیجا ہے کہ ہمیں جا کر چار گالیاں سنا آئیں ۔ کیا ان کو یہ بھی کہہ کر بھیجا ہے کہ آپ کسی وقت ان کی بہتری یا اپنی بہتری کے لئے ہمیں کوئی بات سمجھائیں ۔ ان کا اعلیٰ دماغ ہے ۔ زرخیز دماغ ہے ۔ روشن دماغ ہے ۔ ان کا ضمیر روشن ہے ۔ سارے جہاں کی صفات اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کر دی ہیں ۔ ہم تو سب جہاں کے گناہ گار انسان ادہر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ سارے جہاں کی خوبیاں میرے دوست میں موجود ہیں ۔ جب اتنی خوبیاں موجود ہیں ۔ لیاقت ہے ۔ فراست ہے دیانت ہے ۔ درد ہے پھر اس کے مطابق میری راہنمائی بھی کیجئے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ باوجود آپ جتنی بھی مایوسی کی باتیں کریں ہم مایوس ہونے والے نہیں ہیں ۔ ہم انشاءاللہ خود اعتمادی کے راستے پر چلنے کی

کوشش کریں گے ۔ ہم آپ سے بھی استدعا کرتے ہیں کہ آپ ہماری راہنمائی کیجئے جیسے ہمارے ادھر کے دوست ہماری راہنمائی کرتے ہیں . . .

مسٹر حمزہ ۔ میں تو اکثر حاضر ہوتا رہتا ہوں اور تجاویز بھی پیش کی ہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ مجھے افسوس ہے کہ باہر تو آپ اچھے بھلے ہوتے ہیں ۔ خیر نہیں حاجی عطا محمد صاحب اور حمزہ صاحب دو انسانوں کو دیکھتا ہوں کہ باہر یہ میرے دوست بھی ہیں ۔ یہ اچھی بھلی باتیں کرتے ہیں اور تجاویز بھی پیش کرتے ہیں لیکن یہاں کیوں نہیں تجاویز پیش کرتے ۔ وہاں تو مجھے بڑے مشورے دیتے ہیں ۔ اور میں ان کی قدر کرتا ہوں ۔ وہ صحیح فرماتے ہیں لیکن اس چھت کے نیچے آ کر ان کا کچھ ایسا ماحول ہو جاتا ہے ان کو سوائے اس کے کچھ اور نظر نہیں آتا کہ تمام برائیاں ادھر ہی ہیں ۔

جناب والا ۔ میرا بولنے کا ارادہ نہیں تھا میرے دوست جناب خواجہ محمد صفدر صاحب نے بھی تقریر کرنی ہے ۔ میں اس لحاظ سے ان کا مشکور ہوں کہ خواجہ صاحب نے مجھے اپنے وقت میں سے موقع دیا کہ میں پانچ دس منٹ میں کچھ گذارشات پیش کر سکوں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب نے بیان کیا ہے کہ . . . .

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ خان لجون خان صاحب آپ پانچ منٹ میں اپنی تقریر ختم کیجئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں کچھ اعتراف کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ پہلے تقریر کر چکے ہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں جشن کے لفظ سے بھولا ہوں ۔ میں ساتھ ہی ملک صاحب سے گذارش کروں گا کہ جو چھوٹے ملازم ہیں ان کی طرح چھوٹی کوٹھی میں رہیں ۔ موٹے کپڑے پہنیں ۔ ایک وقت کا کھانا کھائیں ۔ اس عمل سے جشن منائیں ۔ ابھی یہ فرما رہے تھے کہ تجویز ہم پیش کریں لہذا میں یہ تجویز پیش کئے دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

خان اجون خان جدون (مردان ۔ ۳) ۔ جناب صدر ۔ قبائلیوں کے متعلق بہت کچھ باتیں ہو چکی ہیں ۔ حمزہ صاحب نے کئی دفعہ اس ایوان میں ذکر کیا ہے میں ان کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ قبائلی علاقے اور ریاستیں پاکستان بننے کے وقت جس حالت میں تھیں وہ protection ان کو ۱۹۵۶ء کے آئین میں دی گئی تھی کیونکہ وہاں کے حالات ہی ایسے تھے ۔ کیونکہ انگریز کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت تھے بلکہ انگریز ان کو

ہمیشہ منتشر رکھتے تھے وہ آپس میں لڑاتا تھا ۔ پاکستان بننے کے بعد انہوں نے پاکستان کی وفاداری کے لئے جو کام کئے ۔ پاکستان کے استحکام کے لئے جو کام کئے اس کے تحت ان کو آئین میں protection دی گئی ۔ یہ ایک آئینی مسئلہ ہے ۔ ان کے نمائندے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ قوانین ان پر لاگو نہیں ہوتے ۔ یہ مرکزی حکومت کا مسئلہ ہے یہ مسئلہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے ۔ ہم نے صرف یہ دیکھنا ہے کہ ہماری حکومت ان علاقوں میں امن و امان کے سلسلہ میں کیا کر رہی ہے ان علاقوں میں ترقیاتی کاموں کے سلسلہ میں کیا کر رہی ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قبائلی علاقے اور ریاست سوات میں بہترین امن و امان ہے ۔ لوگ وہاں بڑے امن و امان کی زندگی گذار رہے ہیں ۔ یہ ایک علیحدہ سوال ہے کہ یہ قوانین وہاں نافذ نہیں ہوتے لیکن ان کے اپنے قانون اور رسم و رواج کے تحت جو وہ زندگی گذار رہے ہیں وہ بہت امن و امان کی زندگی ہے ۔ جو منصوبے انہوں نے بنائے ہیں ان میں حکومت ان کی ترقی کا خیال رکھے اس لئے انہوں نے اپنے نمائندے اس ایوان میں بھیجے ہیں تا کہ قبائلی علاقے کے لوگوں کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر مناسب حد تک لایا جائے ۔ یہ جناب والا ۔ قبائلی علاقوں کے متعلق گذارشات تھیں ۔

جناب والا ۔ اب میں وزیر زراعت صاحب کی توجہ ایک مسئلہ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ تمباکو گروور کا مسئلہ ہے ۔ وزیر زراعت صاحب کو علم ہو گا کہ تقریباً پچھلے چند سالوں سے تمباکو گروور کو اپنے

فصل کی مناسب قیمت نہیں ملتی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے لئے کوئی خاص قانون نہ تھا ۔ اس کے لئے کوئی انتظام نہ تھا ۔ میں نے اس ایوان میں پچھلے سال ایک بل پیش کیا تھا کہ حکومت اس بات کا اہتمام کرے کہ تمباکو گروور کو اپنی فصل کی مناسب قیمت ملے ۔ اس سلسلہ میں میرا بل ابھی زیر غور تھا کہ مرکزی حکومت نے ایک تمباکو بورڈ آرڈیننس نافذ کر دیا ۔ یہ بڑی اچھی بات ہے اگر یہ مسئلہ وہ حل کر سکیں ۔ میں عرض کروں گا کہ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ اس سال تمباکو گروور نے ہڑتال کر رکھی تھی وہ تقریباً تین چار ہفتے رہی وہ ہڑتال اس لئے تھی کہ کارخانے داروں نے تمباکو خرید کرنے کے لئے مناسب قیمت offer نہیں کی تھی اسکے علاوہ ملکی تمباکو جو گریڈ ۵ اور ۶ کا تمباکو تھا اس کو خرید کرنے سے انہوں نے انکار کر دیا ۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ جو تمباکو رہ جائے گا وہ اسے بہت ہی سستے داموں خرید لیں گے جس سے ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ شاید ہماری صوبائی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ مرکزی حکومت نے ایک تمباکو بورڈ آرڈیننس نافذ کیا ہوا ہے تو وہی اس مسئلے کو کنٹرول کرنے کی مجاز ہے حالانکہ یہ مسئلہ ہمارا اپنا مسئلہ ہے اور ہمیں خود ہی اسکو حل کرنا چاہئیے ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے دنوں تمباکو اگانے والے حضرات راولپنڈی بھی گئے تھے اور انہوں نے جناب گورنر صاحب کی خدمت میں ایک عرضداشت بھی پیش کی تھی اور جس پر کارروائی بھی ہوئی تھی جس کے لئے ہم گورنر صاحب

کے مشکور ہیں ۔ لیکن جب وہ اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ وہ اعلیٰ درجے کا تمباکو خریدیں گے لیکن جس قیمت پر وہ چاہیں گے وہ نچلے درجے کا تمباکو خریدیں گے تو اس بات کی بھی بیحد ضرورت ہے کہ تمباکو اگانے والوں کے مفادات کا تحفظ بھی صوبائی حکومت کرے اور جو ملکی تمباکو ہے اس کی فروخت کا بھی انتظام کرے ۔ میں حکومت کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ تمباکو پیدا کرنے والوں کو ان کی جنس کی مناسب قیمت نہیں ملتی ہے ۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو تمباکو برآمد کرنے کی اجازت نہیں ہے ۔ صرف ایک پارٹی کو ہی اس کی اجازت ہے اس لئے وہ جس قیمت پر بھی چاہتے ہیں تمباکو خرید کرتے ہیں ۔ اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ ایک سے زیادہ پارٹیوں کو اس کی برآمد کی اجازت دیں تاکہ تمباکو پیدا کرنے والوں کو زیادہ سے زیادہ مناسب قیمت موصول ہو سکے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ آج صبح جب میں حاضر ہوا تھا تو میرا ارادہ تھا کہ میں اپنی تیار کردہ تقریر ایوان میں کروں گا لیکن اب میں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے ۔ اب تیار کردہ تقریر نہیں کروں گا ۔ لیکن جو باتیں ابھی ابھی اس معزز ایوان میں کہی گئی ہیں میں ان کے متعلق اپنے خیال اور اپنے ذہن کے مطابق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ چونکہ میں نے یہاں پر بہت سی تقریریں کی ہیں اس لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ میں آج بھی اس ایوان میں تقریر کروں میرے معزز دوستوں اور معزز اراکین نے جو تقاریر آج کی ہیں میں نے انہیں بڑے غور سے سنا ہے ۔ تو اس

وجہ سے میں نے اپنی تیار کردہ تقریر آج ترک کر دی ہے اور دو ایک باتیں مختصر سے وقت میں اس معزز ایوان کی خدمت میں کروں گا ۔

جناب والا ۔ میرے چند معزز دوستوں نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ حمزہ صاحب نے قبائلی علاقے کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ درست نہیں ہیں ۔ ۔ ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ صبح خواجہ صاحب کا ارادہ تھا کہ وہ ایک گھنٹہ تقریر فرمائیں گے لیکن اب وہ فرما رہے ہیں کہ انہوں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں التماس کروں گا کہ وہ ضرور ایک گھنٹہ تقریر فرمائیں اور اس مقصد کے لئے آپ سے استدعا کروں گا آپ ایوان کا وقت ایک گھنٹے کے لئے بڑھا دیں تو اس ایک گھنٹےمیں سے نصف گھنٹہ وزیر خزانہ صاحب کو دے دیں تاکہ ہم خواجہ صاحب کی تقریر سے استفادہ کر سکیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ لیکن ریاستوں کا نام نہ لیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ بہت بہت شکریہ ۔ لیکن میں نے جیسا کہ عرض کیا ہے میں اب تقریر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہوں ۔

زندگی ہوئی تو پھر کبھی سہی ۔

یار زندہ ، صحبت باقی ۔

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کچھ اس قسم کا تاثر یہاں

پر پیدا ہوا ہے یا کم از کم مجھے یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ جیسے ہماری جانب سے کچھ اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہو کہ جو کہ میرے بعض دوستوں کو ناگوار خاطر گذرے ہیں یا کچھ ایسی باتیں کی گئی ہیں کہ جو ان علاقوں کے مفاد کے خلاف یا ان کے لئے مضر رساں ہوں ۔ تو حقیقت یہ ہے کہ میرے رفیق کار میرے دوست اور بھائی حمزہ صاحب نے جو کچھ بھی ارشاد فرمایا ہے وہ نہایت دلسوزی کے ساتھ اور اپنے ان بھائیوں کی ہمدردی اور ان کے مفادات کی غرض سے کہے ہیں جو کہ ان علاقوں میں بستے ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ ایک دوست ایک مسئلے کے متعلق ایک رائے رکھتے ہوں اور دوسرا دوست دیانتداری کے ساتھ دوسری رائے رکھتا ہو ۔ اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے ۔ کیونکہ اختلاف رائے اکثر اوقات رحمت کا سبب ہوتا ہے ۔ اس طرف سے جو کچھ کہا گیا ہے ۔ اس کی غرض و غایت اگر اختصار کے ساتھ عرض کی جائے تو وہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ان علاقوں کی بہتری ہو ۔ ان علاقوں کی ترقی ہو ۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے ہاں بہتر صورت حال ہے اور حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ پاکستان میں صورت حال بہتر ہے تو پھر ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہی صورت حال ان علاقوں میں ہمارے ان بھائیوں کی بھی ہو جو کہ قبائلی علاقوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں یا جو وہاں پر رہے ہیں یا ریاستوں میں وہ رہے ہیں ۔ اس لئے جو کچھ بھی کہا گیا ہے وہ محض نیک نیتی پر مبنی ہے ۔ وہ کسی کا دل دکھانے یا دل آزاری کی غرض سے نہیں کہا گیا ۔ یہ محض

ایک مسئلہ ہے کہ جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے اس کے متعلق دو رائیں قائم ہیں اور کوئی مہربان دوست بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسکے متعلق ۱۹۴۸ء میں دو رائیں نہیں تھیں یا ۱۹۵۶ء، ۱۹۵۸ء یا ۱۹۶۸ء میں اس کے متعلق دو رائیں نہیں تھیں یا نہیں ہیں ۔ سیدھی سی بات ہے کہ ہمارے کچھ علاقے ایسے ہیں جن کے متعلق کم از کم میں یہ سمجھتا ہوں ان کو قبائلی علاقہ کہنا نہ صرف یہ کہ اس علاقے کی توہین ہے بلکہ پاکستان کی بھی توہین ہے ۔ انہیں بھی اتنا ہی ترقی پذیر ہونا چاہئیے جتنا کہ اس سر زمین کا چپہ چپہ ترقی پذیر ہے ۔ اگر ہم پسماندہ ہوں تو وہ ہمارے ساتھ ہوں اگر ہم ترقی یافتہ ہیں تو بھی وہ ہمارے ساتھ ہیں ۔ ہماری صرف یہی خواہش ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی خواہش نہیں ہے ۔ بعض دوستوں نے اعتراض کے طور پر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ۱۹۵۶ء کے آئین کے تحت بھی اس آئین یا مرکزی اسمبلی کا نافذ کیا ہوا قانون قبائلی علاقوں یا ریاستوں پر عائد نہیں ہوتا تھا ۔ یہ بالکل درست ہے ۔ اسی لئے ہم نے عرض کیا ہے کہ یہ مسئلہ بیس سال سے چلا آ رہا ہے کہ ہم نے قبائلی علاقوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے ۔ یہ رائے پہلے بھی موجود تھی اور اب بھی موجود ہے ۔ میں آپ کو یاد دلاؤں کہ ۱۹۵۶ء سے پہلے یا مجھے یہ کہنا چاہئے کہ ۱۹۵۸ء سے پہلے اس زمانے کی حکومت کی یہ پالیسی تھی کہ ان قبائلی علاقوں کو آہستہ آہستہ settled districts کی سطح پر لایا جائے ۔ یعنی تدریجاً افہام و تفہیم کے بعد اور حسن سلوک کے بعد ان علاقوں

کو settled districts کے ساتھ ملحق کیا جائے ۔ ان کو بھی اس سطح پر لایا جائے جیسے ہمارے دیگر اضلاع مثلاً لاہور ، حیدر آباد ، پشاور وغیرہ ہیں ۔ تو اس پالیسی پر عمل کرتے ہوئے اس زمانے کے حکمرانوں نے بعض علاقوں کو settled districts میں شامل کر لیا ۔ اگرچہ ان کو قطعی طور پر تو شامل نہیں کیا گیا لیکن ایک حد تک ان کی قبائلی حیثیت کو ختم کرکے ان کو merged areas قرار دیا ۔ اگر ان لوگوں کو موقع ملتا تو شاید ایسے اور علاقے بھی merged areas بن جاتے اور صرف جدون کا علاقہ یا ضلع ہزارہ کا قبائلی علاقہ بھی merged areas نہ ہوتے بلکہ دوسرے علاقے بھی merged areas بن جاتے اور آہستہ آہستہ تدریجاً یہ علاقے دوسرے اضلاع کے ساتھ مساوی سطح پر آ جاتے لیکن وہ دور ختم ہوا ۔ ایک نیا دور شروع ہوا ۔ جو کہ موجودہ دور ہے ۔ اب جناب والا ۔ اس دور میں شکایت ہمیں صرف یہ ہے کہ جو پالیسی پہلی حکومتوں نے روا رکھی تھی یا جاری رکھی تھی ۔ کہ آہستہ آہستہ تدریجاً افہام و تفہیم کے حسن سلوک کے بعد اپنے بھائیوں کو اس سطح پر لایا جائے ۔ جس سطح پر دوسرے علاقے میں وہ ترک کر دی گئی یا کم از کم اس پر عمل درآمد بند ہو گیا ۔ ایک بات تو میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا ۔ اب دوسری بات قبائلی ریاست کے متعلق ہے یہاں میرے معزز بھائیوں نے اور دوستوں نے اور اس ایوان کے معزز ارکان نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ ہمارے ہاں ایک ریاست ہے وہاں نظم و نسق بڑا اچھا ہے ۔ وہاں تعلیم زیادہ ہے ۔ وہاں صحت بہت عمدہ ہے ۔ سبھی کچھ ہے ۔ اور وہ ترقی یافتہ ریاست ہے ۔ اس لئے اس کے متعلق کیوں ذکر کیا جاتا ہے ۔ دوسرے

لفظوں میں یہ کیوں کہا جاتا ہے ۔ کہ اس کو بھی پاکستان کے دوسرے حصوں کے ساتھ سیاسی طور پر معاشرتی طور پر ثقافتی طور پر ایک سطح پر لے آیا جائے ۔ تو میں اس کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ مغربی پاکستان میں ایک ریاست ہوا کرتی تھی ۔ جسے بہاول پور کہتے تھے ۔ آج بھی وہاں کے رہنے والے یہ دعوی کرتے ہیں ۔ وہ علاقہ خاصا ترقی یافتہ ہے ۔ تعلیم مفت تھی ۔ جس قدر بھی تھی ۔ میرے خیال میں تھوڑی تھی ۔ صحت کا نظام وہ کہتے ہیں بڑا عمدہ تھا اسمبلیاں وہاں بنی ہوئی تھیں ۔ اور اس ریاست کے حکمران آئینی طور پر ایک آئین کے تحت حکومت کرتے تھے ۔ وہاں ہائی کورٹ بھی تھی ۔ سبھی کچھ تھا ۔ تمام قوانین جو کہ ہم اپنے آپ کو اگر متمدن کہتے ہیں ۔ تہذیب یافتہ کہتے ہیں ۔ تو ہمارے تقریباً تقریباً تمام قوانین وہاں نافذ تھے ۔ وہاں گورنمنٹ پارٹی تھی ۔ حزب اختلاف تھی ۔ سب کچھ تھا ۔ لیکن پھر بھی اسے ناکافی سمجھا گیا ۔ اور اس ریاست کا الحاق صوبہ مغربی پاکستان سے ضروری سمجھا گیا ۔ اب اگر کوئی صاحب یہ کہیں کہ چونکہ فلاں ریاست تہذیب یافتہ ہے ۔ مہذب ہے ۔ ترقی یافتہ ہے ۔ اس لئے اس کو صوبے کے ساتھ شامل نہیں کرنا چاہئے ۔ تو یہ فلسفہ کم از کم میری سمجھ سے بالاتر ہے ۔ میں اپنے عجز کا اپنی limitation کا اظہار کرتا ہوں ۔ کہ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ۔ پھر بہاول پور کے امیر کو ان کی ریاست کیوں نہ لٹا دی جائے ۔ ابھی حال ہی میں خان آف قلات کو کوئٹہ اور بلوچستان ڈویژن کے لئے گورنر صاحب نے اپنا مشیر مقرر فرمایا ہے ۔ ایک اچھا قدم ہے ۔ میں اسے پسند کرتا ہوں ۔ لیکن کیا اس فلسفہ یا اسی منطق کے تحت خان آف قلات کے دوست یا بہی خواہ یہ نہیں کہہ سکتے

کہ ہماری ریاست پر کیوں قبضہ کر رکھا ہے ہمیں بھی واپس دلا دو اور جناب والا ۔ اس ایوان کے رکن ایک ریاست کے ولی عہد ہیں وہ پہلی ریاست تھی قلات status میں سے جس نے قائداعظم کے اس اعلان پر کہ ریاستیں پاکستان میں شامل ہوں سب سے پہلے قائداعظم کی آواز پر لبیک کہا تھا ۔ اور پاکستان کے ساتھ اپنا الحاق کیا تھا میں حد درجہ اپنے پاکستانی قبائلی بھائیوں کی خدمات کا معترف ہوں کہ انہوں نے ہر موقع پر جب کبھی بھی کوئی کٹھن موقع آیا ہے اس قوم پر اس ملت پر انہوں نے پوری طرح بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ دوسرے علاقوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر پاکستان کی خدمت کی ہے اس کے لئے قربانیاں پیش کی ہیں میں اعتراف کرتا ہوں اعتراف ہی نہیں کرتا بلکہ تحسین کہتا ہوں لیکن ان قربانیوں کا عرض ان کے لئے انعام ہونا چاہئیے اکرام ہونا چاہئیے کہ قربانیوں کے عوض انہیں سزا نہیں ملنی چاہیئے کونسا علاقہ ہے کونسا ملک ہے جو اپنے کسی خطہ کی قبائلیت پر ناز کرتا ہو دنیا میں کتنے ملک ہیں بتا دیجئے جو کہتے ہوں کہ ہم نے ازمنہ وسطے کی ایک یاد گار اپنے ملک کے اندر قائم کر رکھی ہے ۔ ایک عجائب گھر کھول رکھا ہے کونسا ملک ہے کیا ہم اس پر فخر کریں کہ ہمارے بھائی جو ہم پر اپنی جانیں قربان کرتے ہیں ان کی حالت زار یہ ہے کہ تن پر چیتھڑے ہیں ان کی سنگلاخ پہاڑیوں میں روٹی نہیں پیدا ہوتی ۔ اور وہاں آبپاشی کا کوئی انتظام نہیں کیا ہم اس بات پر گھمنڈ کریں کیا اس بات پر ہم ناز کریں کہ وہ جب کبھی جوش میں آتے ہیں تو قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں یہ تو کوئی فخر کرنے والی بات نہیں ہے ان کو ووٹ کا حق نہیں ہے آخر شہریت کا ابتدائی حق ووٹ ہے کئی لاکھ ہمارے بھائی ان علاقوں میں بستے ہیں ان میں سے کتنوں کو ووٹ کا حق حاصل ہے ان میں کتنوں کو بنیادی حقوق حاصل ہیں

میں سے کتنوں کو زندگی کی آسائشیں مہیا کی گئی ہیں مگر ہم نے ان کو اسی طرح رکھنا ہے جس طرح آج سے کئی سال پہلے تھے تو وہ انگریز بھی ایسا کرتے رہے کیا ہم انگریزوں کی پیروی کریں انگریز تو ان کے بھائی نہیں تھے وہ ہمارے بھائی ہیں ہمیں ان کے ساتھ کوئی بہتر سلوک کرنا چاہئیے ہم جب کبھی یہاں اپنے ان بھائیوں کے متعلق گذارش کرتے ہیں تو تمام ان احسانات کا اعتراف کرتے ہوئے جو کہ ان کے ہمارے سر پر ہیں بات کرتے ہیں در اصل ہمیں ان احسانات کا بدلہ دینا چاہئیے تھا ۔ جناب والا ۔ اگر میں اپنے بھائیوں کی یہ دلیل قبول کر لوں کہ مغربی پاکستان سے جس ریاست کا میں ذکر کر رہا تھا کہ سوات کے حالات بہتر ہیں تو کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ یہ سارے صوبے کا نظام والئی سوات کو کیوں نہ دے دیا جائے ۔ تا کہ وہ بہتر انتظام کر سکے کیونکہ ہم تو نہیں کر سکتے میرا خیال ہے کہ کسی logic کے ذریعہ دیکھ لیجئے آپ ایک ہی نتیجہ نکالیں گے اگر والئی سوات اپنے علاقے میں مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں سے بہتر انتظام قائم کئے ہوئے ہے نظم و نسق ان کا بہتر ہے ہم سے محکمہ صحت کی کارگذاری بہتر ہے تعلیم ہم سے بہتر ہے وہ ہر لحاظ سے ہم سے ترقی یافتہ ہیں تو پھر یہ نتیجہ نکلنا چاہئیے کہ سارے مغربی پاکستان کو والئی سوات کی نذر کر دینا چاہئیے کہ صاحب ہمارا بھی یہ جو نظام بگڑا ہوا ہے اس کو ذرا سنوار دیجئیے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبدالقیوم) ۔ آپ سارا انتظام امریکہ کو دے دیجئیے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں تو اس حق میں ہوں پاکستان ایک جمہوری ملک ہے آئین یہ کہتا ہے کہ جمہوری ملک ہے اگر یہ جمہوری ملک ہے تو یہاں کے باشندے یہاں کے حاکم ہوں گے نہ کوئی والئی ریاست ہو گا ۔ نہ کوئی شہنشاہ ہو گا نہ کوئی بادشاہ ہو گا ۔ نہ کوئی ولی عہد ہو گا ۔ نہ کوئی اور ۔ میری صرف دلیل یہ ہے میں نے تو جناب والا ۔ اپنے دوستوں کی دلیل ان کی خدمت میں پیش کی ہے کہ اس کا نتیجہ یہ بر آمد ہو سکتا ہے یہ نتیجہ برآمد کرنا عین عقل کے مطابق ہے ۔ اس لئے میں زیادہ اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا صرف یہ عرض کرنے کی میری خواہش تھی ۔ جو کچھ بھی یہاں عرض کیا گیا ہے وہ اپنے بھائیوں کی دل آزاری کے لئے نہیں کیا گیا ۔ اگر کسی دوست کی دل آزاری ہوئی ہو تو میں نہایت صمیم قلب سے ان سے معافی چاہتا ہوں غرض نیک نیتی کی بناء پر اصلاح احوال تھی اس موضوع کو بند کرتا ہوں ۔ ابھی میں نے نوٹ کیا تھا میرے محترم بزرگ قائد ایوان نے مزارعین کا ذکر کیا تھا وہ یہاں سے تشریف لے گئے ہیں لیکن پھر بھی میں عرض کئے دیتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ وقت قلیل ہے ان کو بار بار گلہ ہے کہ ہم کوئی تجویز ان کے سامنے نہیں رکھتے ۔

Minister for Finance (Mr Ahmed Saeed Kirmani): I hope, not an embarrassing one.

Khawaja Muhammad Safdar: Not an embarrassing one.

یہ تجویز اس ایوان میں پیش کی جا چکی ہے ۔ کہ ۱۹۵۶-۵۷ء میں سابقہ پنجاب میں ہو سکتا ہے دوسرے regions میں بھی

ہو بعض لوگوں کو بعض سکیموں کے تحت مثلاً بے دخل مزارعین کو یا grow more food کی سکیم کے تحت کچھ اراضیات دی گئی تھیں ۔ کسی کو ۸ کسی کو ساڑھے سترہ کسی کو ۶ اور کسی کو ۱۰ ایکڑ اراضی کے رقبہ جات دئیے گئے تھے ۔ یہ رقبہ جات مختلف اضلاع میں پھیلے ہوئے ہیں ان کے متعلق جہاں تک میری اطلاع ہے یہ اطلاع ریونیو بورڈ سے حاصل کردہ ہے ان میں سے ۸ ہزار خاندانوں کوگذشتہ سال سے بےدخل کیا جا رہا ہے۔ اور گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے کہ میونسپل کمیٹی درجہ اول سے ۵ میل کے radius اور درجہ دوم کی میونسپل کمیٹی سے تین میل کے radius کے اندر جو ایسی اراضیات ہیں وہاں سے یہ لوگ بے دخل ہو جائیں خیال فرمائیں کہ ۸ ہزار خاندانوں کو بے دخل کیا جا رہا ہے ۔ حکومت کو خود ان زمینوں کی ضرورت نہیں ۔ ان زمینوں کو صرف نیلام کیا جا رہا ہے ۔ ۲۵ ایکڑ یا ۲ یا ۴ مربع کے قطعات بنا کر انہیں نیلام کیا جا رہا ہے ۔ حکومت کو یا تو ان اراضیات کی فوری طور پر ضرورت ہوتی شہروں کو بڑھانے کے لئے یا کارخانوں کو نصب کرنے یا کسی دوسرے قومی مفاد کے پیش نظر تو ان مزارعین کو بے دخل کیا جاتا تو شاید ٹھیک ہوتا ۔ کیونکہ قومی مفاد سب سے پہلے ہے لیکن غریب مزارعین جو کہ ۸ ہزار خاندان ہیں ان سے یہ زمینیں لے کر بڑے بڑے زمینداروں کو ٹھیکہ پر نیلام کے ذریعہ حکومت دے رہی ہے ۔ ان غریبوں نے کیا قصور کیا تھا جن کو آپ نے پہلے ٹھیکہ پر زمین دی ہوئی ہے اور وہ غریب زمیندار چار چار آٹھ آٹھ ایکڑ زمین کاشت کر کے خود محنت کرتے ہیں اور اپنے بچوں کی مدد سے زمین کا سینہ چیر کر اناج پیدا کرتے ہیں۔ مگر گورنمنٹ ان سے اراضی چھین کر دوسرے کاشتکاروں کو جو نیلام میں

زیادہ قیمت پر خریدیں گے یا وہ امیر آدمی یا کارخانہ دار یا وہ زمیندار جن کے پاس پہلے ھی سینکڑوں ایکڑ زمین ہے ان کو یہ اراضی دے رھی ھے ۔ میری یہ تجویز ہے اور بار بار اس کا اعادہ کیا گیا ہے کہ ان مزارعین کو اس زمین سے بے دخل نہ کریں ۔ جس ٹکڑہ زمین کی قوم کو ضرورت ھے وہ حاصل کر لی جاوے۔ باقی اراضیات پر ان غریب مزارعین کو بیٹھا رھنے دیا جاوے۔ خواہ وہ مزارعین کی حیثیت سے ھی رہیں مگر اس اراضی کو کسی صورت میں نیلام نہ کیا جاوے یہ ایک مثبت تجویز ہے ۔ آپ کی نئی تجویز سے بڑے بڑے زمیندار پیدا ہوں گے ۔ قائد ایوان نے فرمایا تھا کہ وہ غریب برادری کی خدمت کرنا اپنا مذھب سمجھتے ہیں اور فرمایا تھا کہ ایمان سے میں ان کی خدمت کرنا چاھتا ھوں اور کر رھا ھوں ۔ میں ان کی خدمت میں نہایت دردمندانہ درخواست کروں گا کہ وہ چھوٹے کاشتکاروں سے زمین چھین کر بڑے زمینداروں کو نہ دیں ۔ اگر وہ میری تجویز پسند کرتے ہیں تو اس پر عمل درآمد کیا جائے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ نواب زادہ صاحب آپ ۵ منٹ تقریر فرما لیں ۔

نواب زادہ چودھری اصغر علی (گجرات ۔ ۱) حضور والا ۔ میں کوشش کروں گا کہ اپنی تقریر کو جلدی ختم کروں ۔ آپ کی عنایت ھے کہ آپ نے مجھے تقریر کا وقت دیا ہے ۔

حضور والا ۔ میں صرف حمزہ صاحب کے ایک ارشاد کے سلسلہ میں کچھ عرض کروں گا اور ان کی باقی تقریر کا جواب حکومت دے گی ۔ یا اور کوئی صاحب دیں گے ۔ کیونکہ میرا حکومت کی مشینری سے کوئی تعلق نہیں میں

بھی اسی طرح کا ممبر ہوں جس طرح کے حمزہ صاحب ہیں ۔ اور میں بھی یہ خیال کرتا ہوں ۔ میں بھی اپنی قوم اور اپنے بچوں کا اسی طرح خیر خواہ ہوں جس طرح حمزہ صاحب ہیں حمزہ صاحب نے اپنے ارشادات میں فرمایا تھا کہ کالجوں کے بچوں پر کچھ پابندی لگا دیں ۔ بچوں کا والد ہونے اور ایک کالج سے تعلق ہونے کی وجہ سے میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

حضور والا ۔ کالج سے میرا اس زمانہ سے تعلق ہے جس وقت میں بھی آپوزیشن میں شمار کیا جاتا تھا ۔ جس وقت تمام کالجوں کے طلباء نے agitation کی تھی لیکن ہم نے کوشش کی تھی کہ گجرات کالج کے طلباء agitation میں حصہ نہ لیں ۔ یہ قوم کے بچے ہیں ۔ ان کو سکولوں اور کالجوں میں تعلیم کے لئے داخل کیا جاتا ہے ۔ ان کو کسی کارخانہ میں ملازم نہیں کرایا جاتا ۔ تا کہ ان بچوں کی تربیت اچھی ہو ۔ والدین اپنا روپیہ خرچ کر کے ان کو تعلیم کے لئے بھیجتے ہیں اس لئے نہیں بھیجتے کہ وہاں کالجوں میں جا کر agitation کا حق حاصل کریں ۔ میں تعلیم سے تعلق رکھنے والے شخص کی حیثیت سے اور اس وجہ سے بھی کہ میں بچوں کا باپ ہوں جو تعلیم حاصل کرتے ہیں اور طالب علم ہیں ۔ یہ عرض کروں گا کہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بچوں پر جس قدر پابندی رکھ سکیں ضرور رکھیں ۔ کیونکہ یہ نہایت ہی اچھا ہو گا ۔ پچھلے سالوں میں آپ کو یاد ہو گا کہ دو دو ماہ تک کالج بند رہے ۔ اور اس کی وجہ سے والدین کا روپیہ ضائع ہوا اور بچوں کی تعلیم کا حرج ہوا ۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ بعد میں یہ سوال پیدا ہو گیا ۔ کہ سب امتحانات کو دو مہینہ تک التواء میں ڈال دیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے اخبارات میں ایک اشتہار پڑھا ہو گا ۔ "اس کے پڑھنے سے بہتوں بھلا ہو گا،، ۔ میری گذارشات سے بعض ممبران کا بھلا ہوا ہے اور ان کو تقریر کے لئے قیمتی موقع ہاتھ آیا ہے جو سال بھر نہیں آ سکا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ اس لئے کہ آپ کا خطبہ فکر انگیز اور خیال افروز تھا ۔

نوابزادہ چودھری اصغر علی ۔ میں نے آپ کو کوئی جواب دینے کی کوشش نہیں کی ہے بلکہ حقیقتاً مجھے یہ تکلیف ہوئی ہے کہ اگر بچوں کو ایجیٹیشن کا حق دیا جائے گا تو سوائے تباہی کے اور کچھ نہیں ہو گا یعنی بچے جو ابھی ڈگریاں حاصل کر رہے ہیں جو ابھی اپنے دماغ کو پوری طرح تیار کر رہے ہیں ان کے لئے ایجیٹیشن کا حق خواہ حکومت کے خلاف ہو یا نہ ہو مناسب نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ گورنمنٹ تو کہتی ہے کہ بچے پیدا ہی نہ کرو تو پڑھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ گورنمنٹ کہتی ہے کہ تھوڑے بچے پیدا کرو ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ تو بچوں کو پکڑ پکڑ کر آپریشن کر دیتے ہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ آپ اپنے آپ کو محفوظ رکھئے (قہقہہ)

نوابزادہ چودھری اصغر علی ۔ جہاں تک بچوں کے پیدا کرنے کا

سوال ہے گورنمنٹ کہتی ہے کہ اولاد پیدا کرو بچے نہ پیدا کرو ۔ حضور عالی ۔ زیادہ بچے پیدا ہوئے ہیں تو دیکھا ہے کہ وہ سڑکوں پر پھرتے رہتے ہیں کوئی ان کو پوچھتا تک نہیں ہے ۔ اگر زیادہ بچے ہوں گے تو اگر سائیکل کے نیچے آ جائیں گے تو ان کو کوئی نہیں پوچھتا اور ان کو راستے سے ہٹانے والا کوئی نہیں ہوتا اگر وہ ٹانگے کے نیچے آ جائیں تو ان کو کوئی ہٹانے والا نہیں ہوتا اس لئے گورنمنٹ کہتی ہے کہ اولاد پیدا کرو فالتو بچے پیدا نہ کرو ۔

مسٹر حمزہ ۔ غریبوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ آپریشن کرا لیں اور دولتمندوں سے کہا جاتا ہے کہ تم بچے پیدا کرو ۔

نوابزادہ چودھری اصغر علی ۔ حضور والا ۔ میرا ایک کالج سے بھی تعلق ہے میرے بہت سے غریب بھائی میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بچےکی فیس معاف کر دیجئے ان کی تنخواہ دو دو سو اڑھائی اڑھائی سو ہوتی ہے میں ان سے جب پوچھتا ہوں کہ کتنے بچے ہیں تو وہ کہتے ہیں چھ چھ سات سات بچے ہیں تو میں ان سے کہتا ہوں کہ میرے پاس تو ایک ایسا بچہ بھی ہے جس کی نہ ماں ہے نہ باپ تو پہلے یہ حق اسکا ہے کہ میں اسکی فیس معاف کروں ۔ ایسی حالت مین جب ان کی اس تنخواہ میں گذر نہیں ہوتی تو حکومت کہتی ہے کہ بچے کم پیدا کرو ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ ان سے کہہ دیا کیجئے کہ فیملی پلاننگ کیجئے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ نوبزادہ صاحب اب اپنی تقریر ختم کیجئے ۔

نوابزادہ چودھری اصغر علی ۔ حضور عالی ۔ خواجہ صاحب نے ایک بات یہ فرمائی ہے کہ اس حکومت کا انتظام والئی سوات کے سپرد کر دینا چاہئے ان کا انتظام اچھا ہے ۔ بلا شبہہ اچھا انتظام کرنے والے حضرات سے امداد حاصل کی جا سکتی ہے لیکن خواجہ صاحب کے ارشاد پر اس لئے عمل نہیں ہو سکتا کہ آپ کے قواعد و قوانین جمہوری ہیں اور سوات سٹیٹ میں ان کے اپنے قوانین ہیں تو اپنے جمہوری اختیارات کو سوات سٹیٹ کے سپرد کر دینا مناسب نہیں ہے اسکا سوال نہیں پیدا ہوتا ۔ یعنی ایک طرف تو آپ کوئی پابندی نہیں چاہتے اور دوسری طرف پاکستان کو والئی سوات کے سپرد کر دینا چاہتے ہیں ۔ اس کے علاوہ میں نے ایک چیز عرض کی ہے تو اس کے متعلق ہاؤس نے شکایت کی مگر اس کا علاج نہیں بتایا ۔ قائد ایوان کے قول کے مطابق کوئی بات یہاں کرنے کے بعد اسے ادھورا نہیں چھوڑ دینا چاہئے ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ یہاں بڑی رشوت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ نوابزادہ صاحب اب آپ تشریف رکھیئے ۔

نوابزادہ چودھری اصغر علی ۔ جناب میں ایک منٹ میں ختم کر دوں گا تو مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس کا تو گورنمنٹ کو احساس ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ آیا کوئی صاحب اس کے لئے کوئی تجویز پیش نہیں کرتے کہ اس کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے ۔ یہ ایک طاعون کی بیماری ہے یا ملیریا کی بیماری ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, Minister for Finance now.

آوازیں ۔ جناب رائے منصب کو بھی تقریر کا موقع دیجئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ چونکہ یہ پشاور گئے تھے اس لئے ان کو ضرور اجازت دیجئے ۔

Minister for Finance : That is unparliamentary. I don't know what to say to him. We all ignore what he has said. Sir, the sense of the House appears to be that Rai Mansab Ali should also be given three or four minutes, I have no objection.

رائے منصب علیخان کھرل (شیخوپورہ ۔ ۳) ۔ جناب والا ۔ اس ملک میں حزب اختلاف نے ایک چڑیا گھر بنا رکھا ہے جس میں مختلف قسم کے درندے اور پرندے پال رکھے گئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ بلبلیں بھی ہیں ۔

رائے منصب علیخان کھرل۔ یہ درندے اور پرندے جب بولتے ہیں ۔ ۔ ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ بولنے کو تو گدھے بھی بولتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبدالقیوم) ۔ گدھے تو ہنہناتے ہیں ۔

رائے منصب علیخان کھرل ۔ یہ درندے اور پرندے بولتے ہیں تو ناخوشگوار اور بھیانک آوازیں نکالتے ہیں تو ان آوازوں کو سننے والے یہ محسوس کرتے ہیں کہ چاروں طرف ویرانہ ہے یہاں کوئی آبادی نہیں ہے زندگی کا اصول نہیں ہے زندگی نہیں ہے ۔ زندگی کی تگ و دو نہیں ہے جناب والا ۔ یہ تاثر پرندے اور درندے دینے کی کوشش کرتے ہیں جو بالکل غلط ہے اور میں اس تاثر کو لوگوں کے ذہنوں سے مٹانا چاہتا ہوں ۔ اور دعا

کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں ان درندوں اور پرندوں کی آوازوں سے محفوظ رکھے ۔

آوازیں ۔ آمین

رائے منصب علیخان کھرل ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب نے اپنی تقریر میں کاشتکاروں کے متعلق کچھ فرمایا تھا ۔ پہلے تو انہوں نے یہ کہا کہ ان کو کھانے کو نہیں ملتا لیکن وہ محنت مشقت کرتے ہیں ان کی زندگی اس طرح سے ہے کہ وہ پریشانیوں میں مبتلا ہیں ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ان تمام اعتراضات کے باوجود ان تمام مشکلات اور دقتوں کے باوجود جو آج کے کاشتکار کو درپیش ہیں میں یہ کہنے کی جسارت کروں گا اور جرات کروں گا کہ آج کا کاشتکار پہلے کی نسبت اچھی زندگی بسر کر رہا ہے وہ خوشحال ہے اور اس کے بیشتر مسائل حل ہو چکے ہیں آج اس کو زراعت کیلئے اور کاشتکاری کے لئے بہترین مواقع میسر ہیں اس کو بہترین کھاد اور بیج اور دیگر زرعی آلات میسر ہیں ۔ اور اس بناء پر اور اس سلسلے میں اس نے کافی ترقی کی ہے ۔ دوسری بات جو انہوں نے کی وہ تقسیم اراضی کے متعلق تھی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں بھی حکومت نے ضروری مسائل کو مدنظر رکھا ہوا ہے اور ان کے حل کے لئے کوشش کر رہی ہے ۔ ایک بات انہوں نے مہنگائی کی نسبت کی ۔ ان کا اشارہ تھا کہ ضروریات زندگی بہت مہنگی ہیں ۔ تو میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جیسا کہ قائد ایوان صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ عالمی مسئلہ ہے اور تمام دیگر ممالک میں قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے اور یہ رجحان ہر جگہ پایا جاتا ہے ۔ آپ صرف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ وہ چیزیں جو زمیندار پیدا کرتے ہیں ان کی قیمتیں

گر جائیں اور باقی تمام چیزوں کی قیمتیں اسی طرح رہیں ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Question !

رائے منصب علیخان کھرل ۔ حمزہ صاحب نے گڑ چینی گندم کا ذکر کیا جو کاشتکار پیدا کرتا ہے آپ چاہتے ہیں کہ ان کی قیمتیں گر جائیں اور کاشتکار کو نقصان پہنچے حالانکہ حکومت چاہتی ہے کہ کاشتکاروں کو آسانیاں ہوں اور ان کی اشیاء کی قیمتیں مناسب ہوں ۔

(At this stage Mr. Speaker occupied the Chair)

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, I am really thankful to you that you have provided me an opportunity to express my views with regard to the objects and reasons of this Finance Bill as well as to answer to the various statements, rather criticism, levelled by the Members of the Opposition against the Government. You are well aware Sir that the taxes, which are of course of a temporary nature, were levied under the West Pakistan Finance Act, 1967 and that was done in order to meet the heavy commitments of the Provincial Government in the field of development and specially to finance the increased expenditure on education, health, irrigation and roads. Now, Sir, under this Bill, nothing is being done or nothing is being achieved except to continue those temporary taxes in order to meet the commitments of the next financial year. Of course, there has been a slight departure from the West Pakistan Finance Act of 1967, which was passed last year, and that departure is that by this Bill, which will become an Act today, the Government will have the power to utilize the proceeds of the sugar-cane development cess towards the construction, improvement and maintenance of roads-cum-bridges used primarily for sugarcane traffic. That is the only slight modification otherwise in all aspects this Bill is identical to the West Pakistan Finance Act of 1967. It was really very shocking and painful that none of the Members sitting on that side has touched on the provisions of this Bill. Should I take it that they have nothing to say against it ? Should I

conclude that by their silence they have agreed in principle to all that this Bill contains? Sir, I would have certainly dealt at length with the principles underlying the provisions of this Bill had any Member, particularly from the Opposition, touched upon that aspect of this Bill but since in their wisdom they have chosen to remain silent, I would not like to touch this aspect of the matter and would now proceed to answer the criticism that has been levelled against us during the debate.

Sir, today, three stalwarts, rather four stalwarts, of the Opposition have participated in the debate. The speech of the Leader of the Opposition was both brilliant and balanced. I would be doing injustice to this House and to myself also if I do not acknowledge or admit that the Leader of the Opposition has today made very useful suggestions and I assure him, through you, that the Government will give its utmost consideration to what he has said. (*applause*)

Khawaja Muhammad Safdar : Thank you very much.

Minister for Finance : I was very happy, when he was speaking today, that he was motivated by considerations of descency, truthfullness and regard for the interest of the people. Really I was very happy. Therefore, you will excuse me if today I do not touch the points which he has raised because those points were not in the nature of criticism but they were primarily suggestions to the Government. Of course, he has touched upon the state of affairs obtaining vis-a-vis some of the States which, if I am not mistaken, under Article 242 of the Constitution are termed as Tribal Areas. I am not in a position to answer him for two reasons. Firstly, from this side of the House, my learned and able colleague, Khan Ghulam Sarwar Khan has already given a suitable and befitting reply and, secondly, I honestly feel that the proper forum to raise such discussion is not this Assembly. The proper forum to raise this issue is the National Assembly. Sir, had you not occupied this Chair just now, I would have certainly said some-thing about this matter but since you do not permit any Member to speak about a matter in an irrelevant manner, therefore, I feel extremely discouraged to proceed beyond what I have said just now. Before I jump to the other points I would most

respectfully, through you, remind the Leader of the Opposition, for whom I have great respect and regard, that the treatment which the present States are receiving at the hands of Pakistan Government and the West Pakistan Government is more or less the same which was being extended to them during the time when the friends and colleagues of the Leader of Opposition were ruling this country. I wish the sentiments and the ideas which he has expressed today should have been expressed by him during those times. So, wo have not effected a major departure. We are giving some treatment which you did in your hay days.

Now Sir, I come to what has been stated by my other friends. I would like to repeat that despite what has been said by the Leader of Opposition, my honest and fair view is that his speech was very helpful, thought-provoking and full of suggestions and I again repeat that the Government will give whatever he has said, due consideration.

Now Sir, I turn to the points raised by my friend Malik Muhammad Akhtar. Sir, when I use the word 'friend', I mean it, not in a formal sense or traditional way. He is a friend, of course.

Mr. Speaker : The Minister is not using it in a traditional way other people are jealous of it. (*laughter*)

Minister for Finance : Perhaps I am doing it deliberately. Sir, Malik Muhammad Akhtar has stated many things and if we take away the words which he used repeatedly then 70 per cent of the speech has to be ignored ; i.e. there are words such as :

جناب والا ۔ آپ کو پتہ ہے ۔ جناب والا ۔ آپ کو علم ہے ۔ جناب والا آپ اندازہ فرمائیں ۔

if we take away these words and sentences, then there is left nothing to take notice of. However, he stated two basic things which, of course, I will be failing in my duty if I do not make a mention of.

Minister for B.D. and Local Govt. : That means that 70 per cent of the speech is repied to. (*laughter*)

Minister for Finance : And 30 per cent is to be replied to and I am observing that the Member is sharing my sentiments by giving a mischievious smile, of course.

Mr. Speaker : That is unparliamentary.

Minister for Finance : I withdraw it Sir.

Sir, he said that there has been no increase in the incomes of the people of the Province. Sir, I have stated on many occasions, inside the House as well as outside the House, and it has been stated on the floor of the National Assembly too, that the income of the people has increased and there is no doubt about that. But we don't say that this is the final thing, much has to be done and we believe in increasing it further and we are honest about it. GNP has increased considerably. Then today, he put up a strong case for the continuance of One Unit. Well, we are thankful to him. This Sir, is a part of the Constitution to which we have all taken oath ; One Unit is a reality. But in order to make it really very strong so that each and every individual of the Province would love to die for it, it is essential that three things must be done. These things are Sir, being, done ; you will excuse me if I repeat them as there is no other way open to me. These are the things which I termed as the guiding principles which were initiated and formulated by the Governor of the Province, General Muhammad Musa Khan last year when I was directed by him to present the budget before this august House. I know, Sir, that it is very unpleasant to repeat them but certain truths have to be repeated in the interest of the truth itself.

These principles Sir, are —

(i) we should focus our attention on the large majority of the people who live in rural areas ;

(ii) basic food requirements of the people should be met and that too, at reasonable prices ; and

(iii) the development must cover all areas of the Province and accelerate the growth of relatively less-developed areas.

Sir, this is the policy which we are pursuing and this is the reason that my esteemed and respected colleague Dr. Mrs. Ashraf Abbasi, we pleased to observe that the mis-givings which existed previously about One Unit in the smaller integrating units, are rapidly disappearing, and that the margin has considerably narrowed down. It is all because of this policy that the Government is paying more attention to the relatively less-developed areas.

Now Sir, I will come to the point about the National Commerical Bank affairs. In the first place, this is the concern or the headache or the function of the State Bank of Pakistan. The Provincial Government has nothing to do with it. Then the Member stated in that connection there are certain officials and certain politicians who misused their positions and took heavy loans from the said bank resulting in the failure of the bank. He demanded forcefully that it was high time that the list of such persons be made public. Sir, as I have just submitted the Provincial Government has nothing to do with this bank. But Sir, I assure you and the Member as well, that the Provincial Government will not stand in the way of State Bank of Pakistan if it publishes the list of those persons who received heavy loans from this Bank, but I would like to make one point clear that there was no deposit of the Provincial Government in this bank. The Provincial Government's deposits were never put in this bank. So whatever has gone wrong with this bank, does not even remotely affect the Provincial Government. True that he has expressed anxiety that the Provincial Government should make rules in order to regulate the depositing of the money which the autonomous bodies would like to deposit with any bank. Sir, let me assure him through you, that the existing rules are quite effective ones. If my learned friend has some solid and sound suggestion to make in this behalf, the Provincial Government will be too glad to accept them. But the fact remains that no money of the Provincial Government was lying in this bank when it was declared as a failure.

Mr. Speaker : The time of the House is extended by 15 minutes.

Minister for Finance : Then Sir, I come to Mr. Hamza. He says

that the labour in the Province has not been given the right to strike. Sir the right is very much there. What we have done is that we have set up a machinery by which we have been able to create situations or circumstances, whereby the labour itself will feel that there is no point in resorting to strike. Sir, you will give me the credit for having been associated for a very long time with the Trade Unions Movement in the country, and on the strength of my experience and on the strength of the views that I have been able to gather from the renowned Trade Union Leaders of the Province, I can say without any fear of contradiction that the present Labour Laws have been by and large hailed by the entire labour community of the Province. Well if Mr. Hamza, who has no experience of the Labour Movement, does not find any reason or sense or utility in those laws, then I have nothing but sympathy for him. But his inexperience should not be the reason for imposing this argument that the present labour laws are not helpful for heathy growth of the Trade Union Movement in the Province. He went on to talk about the circumstances. He made a mention of a particular Urdu Paper of Lahore, that that has been debarred from being read by them. (*interruptions*).

Sir, from whom I should borrow the emphasis, from whom I should get the appropriate and effective words to assure my learned friends, particularly the Leader of the Opposition, that the Government has never stated to a single individual not to read that particular paper. We have never said that. We have never preached that this paper should not be read. People, including the labour, the students, the workers, the peasants, the Industrialists, all are at liberty to read that particular Urdu Paper. The Government has no ill-will against it. But, of course, the Goverenment will see that the Press Laws, which have been promulgated, enacted or made in the interest of the freedom of the press, are abided to and followed in letter and spirit. Sometimes, we make rules and laws to protect the liberty We have to save liberty through certain measures and these measures are also there vis-a-vis the freedom of the press. If these measures are violated and infringed, that will result in the squeezing of the liberty of the press, and the Government as it is today, supported by millions of people of this Province, would not be a party to a by which the freedom of the press is flouted.

Then Sir, incidently, he talked about the purchases of wheat and to that aspect of the speech, the Leader of the House has very ably answered. But since the Leader of the House had a very limited time, he had to conclude his speech earlier than he wanted to, he sent me a word asking me that while speaking I should also make a mention of this fact for the information of this august House, that on the wheat front, out of 60 crores of rupees which we have been given to purchase wheat, 45 crores have already been spent. I do not repeat that the arrangements of storing this wheat are quite adequate and the concern expressed by the Members of the Opposition are all ill-found.

Then Sir, I come to Haji Atta Muhammad Lund; Sir, he is basically a religious man and has so far not adjusted with the environments of this House but I don't condemn him for that. He frequently converts his speech into 'sermons' but we need that too; it is good to hear to the Holy Prophet's (may peace be upon him) sayings. Sir, he has raised two points, which require a reply. He has said that we are celebrating the Decade of Reforms while two things are happening to India ; firstly, that the Muslim girls and women, who were abducted on the eve of partition, are still there and that they are being subject to all sorts of brutalities ; secondly, the conditions of the Muslim in India is really very deplorable.

Sir, with regard to the first fear that he has expressed, let me restate the facts because it has already been said on numerous occasions, and of course, the credit goes to the previous Government as well. A very effective machinery was set up once by the West Punjab Government then by the Punjab Government, and then by the Unit Government, to recover the abducted girls from India. Sir, everyone knows that those efforts yielded good results. It is only in very rare cases where for some unfortunate reasons an abducted girl found it difficult to come to this part of the country that those girls could not be brought back. Otherwise, almost all willing abducted girls had been brought over to this part of the country. I don't claim credit for it. I don't say that this was done by the present regime because this was an issue, which was alive during the days of the previous Governments. Sir, those things have been settled to a great extent.

Then, Sir, he said that in India Musalamans are being subjected to brutalities and atrocities. Well, I don't dispute the correctness of the statement, but the question is : has this Government ever failed to lodge an effective protest with the Indian authorities ? Has this Government ever failed to arouse the international conscience on this issue ? Sir, you know very well, and I am sure this House also knows very well that whenever the Government of Pakistan learnt that the Musalmans of India are being subjected to atrocities, it, without any loss of time, lodged the strongest possible protest with the Indian authorities as well as informed the United Nations Organization. We have not been failing in our duty on this front. But as was rightly put by the Leader of the House, we are not celebrating this Decade in the sense the word 'celebration' is being understood. We are only trying to enlighten our public that during the last ten years, this regime has done this much in the field of education, this much in the field of communications, this much in the field of agriculture, and this much in the field of Health. Sir, I don't know in which country this right of the Government to project its achie ements is being denied. If this Government and this regime is only trying to make people conversant with what this Government has done for them, the Government in which they reposed their confidence, I fail to understand what wrong this Government is doing. The Government, as a Government responsible to the people must take the people and its supporters into confidence, and must apprise the public what this regime is doing and has been doing for them.

Now, Sir, I have nothing more to say because nothing was said substantially from that side. As I said earlier, they did not touch upon the provisions of the bill and, therefore, Sir I would like to end my speech, but before I conclude, I want to assure the Members of this august House that whatever suggestions they have put forward, they will receive the most sympathetic consideration of the Government.

Sir, permit me also to thank them for the great pains they took in making those suggestions to the Government. I am really thankful to them. I am also thankful to the Members of the Opposition and particularly the Leader of the Opposition, whose opening speech on the general discussion of the Budget was by all standards a brilliant exposition of the

views of the Opposition in the province; I am also thankful to him. And Sir, I will be guilty of colossal mis-conduct if, before I resume my seat, I did not offer my sincere thanks to you for the great patience, for the great indulgence that you have been showing to all of us, and particularly to me. Thank you very much Sir.

Mr. Speaker : I will now put the motion to the vote of the House.

The question is :—

That the West Pakistan Finance Bill 1968 be taken into consideration at once.

The motion was carried.

Mr. Speaker : There are a few amendments given notice of by Malik Akhtar and Haji Atta Muhammad. All these amendments are out of order because they did not have the recommendation of the Governor.

Now I will take up the bill clause by clause. Clause 2.

The question is -

That clause 2 do stand part of the Bill.

The motion mas carried.

Mr. Speaker : Claus 3. The question is -

That clause 3 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Clause 4. The question is —

That clause 4 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Clause 5. The queation is —

That clause 5 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Clause 6. The question is —

That clause 6 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Clause 7. The question is —

That clause 7 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Clause 8. The question is —

That clause 8 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Clause 9. The question is —

That clause 9 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Clause 10. The question is —

That clause 10 do stand part of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : First Schedule. The question is —

That First Schedule be the First Schedule of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Second Schedule. The question is —

That Second Schedule be the Second Schedule of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Preamble. The question is —

That Preamble be the Preamble of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Short Title, Commencement & Extent. The question is —

> That Short Title, Commencement and Extent be the Short Title, Commencement and Extent of the Bill.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion please.

Minister for Finance : Sir I beg to move—

> That the West Pakistan Finance Bill, 1968 be passed.

Mr. Speaker : I will put the question straightaway. The question is —

> That the West Pakistan Finance Bill, 1968 be passed.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again on Monday, at 800.a.m.

The Assembly then adjourned (at 1.45 p. m.) till 8 00 a.m. on Monday, the 1st July, 1968.

APPENDIX I

(Ref: Starred Question No. 11782)

APPENDIX 'A'

SCHEME FOR THE AWARD OF EDUCATION SCHOLARSHIPS AND GRANTS TO THE CHILDREN OF NON-GAZETTED GOVERNMENT SERVANTS

The following terms and conditions shall apply to the award of educational scholarships and grants to the children of non-gazetted Government servants :—

(1) Scholarships may be awarded to the children of non-gazetted Government servants while still in service or after their demise or invalidation.

(2) The applications for scholarships should be submitted to the Divisional Boards on the prescribed form.

(3) A statement of scholarships and other grants sanctioned for educational purposes should be submitted to the Provincial Board in due course for information.

(4) The rates of scholarships for different classes/courses and for purchase of books should be as follows :—

Serial No.	Classes/courses	Amount of scholarships per mensem	Amount for books
		Rs.	Rs.
1	Primary —	5.00	10.00
2	Middle	10.00	30.00
3	High	15.00	50.00
4	Inter	15.00	75.00
5	Degree (Arts/Science) — ..	20.00	100.00

6	Post-Graduate	25.00	100.00
7	Professional Education, Commerce, Polytechnic.	25.00	75.00
8	Engineering	50.00	actual up to Rs. 200.00
9	Medicine	50 00	Ditto.

(5) In addition to the above the Divisional Boards may make *ad hoc* grants for the purchase of books only in deserving and suitable cases where it is not found possible to sanction a scholarship.

(6) No rigid limit as regards the number of scholarships for the different classes/courses should be laid down. The Divisional Boards may take decision in this behalf keeping in view the number and nature of applications received and the financial limitation.

(7) Relative merit in the last public examination should be the main criterion for the award of scholarships.

(8) Satisfactory progress from year to year should be laid down as a condition for the continuation of scholarships especially in the case of Professional Education, Engineering, Medicine, etc.

APPENDIX 'B'

APPLICATION FOR THE GRANT OF SCHOLARSHIP FROM THE WEST PAKISTAN GOVERNMENT SERVANTS BENEVOLENT FUND, PART I/II

See *Rule 3(d) of the West Pakistan Government Servants, Part I (Disbursement) Rules, 1965*

See *Rule 4(d) of the West Pakistan Government Servants, Part II (Disbursement) Rules, 1966.*

1. (a) Name of the applicant ----------

   (b) Date of birth ----------

2. Father's name ----------

3. Whether father is alive, dead or invalided out of service. ----------

4. Post held by father at present/ post last held by father. ----------

5. Present pay/pension/pay last drawn by father and whether regular contributor to Benevolent Fund. ----------

6. Date of death/in validation of father. (In case the father is dead it should clearly be stated whether he died while in service). ----------

7. The amount of gratuity/family pension sanctioned by Government. ----------

8. The amount of various types of aid sanctioned by the Benevolent Fund for the dependents of the deceased/invalided official, if any. ----------

9. (a) Class/Course for which scholarship is needed. ----------

(b) Duration of the course (Exact date of commencement and termination must be given). ----------

(c) Institution where it is proposed to pursue studies. ----------

(d) Details of any other scholarships received. ----------

10. The duration and course of further studies intended to be pursued. ----------

11. Details of Board/University Examination passed, if any, with divisions obtained and dates of passing the examinations. ----------

In case scholarship is sought for degree, postgraduate, professional, engineering or medcal classes a certified copy of the detailed marks obtained in the last examinction passed should be attached. ----------

Attested copies of certificates of examinations passed and of any testimonials from heads of institutions attended should be attached. ——————————

Full information should be furnished if there is any unusual gap between the dates of various examinations passed. ——————————

12. In case of application for renewal of scholarship, number and date of previous sanction. ——————————

I do solemnly affirm and verify that the contents of the above application are true to the best of my knowledge and belief and that I have concealed nothing.

Signature and name of the applicant——————————
(In block letters).

Son/daughter/wife/widow of——————————

Address ——————————

Dated——————————

Countersigned :—

Signature of father/mother/guardian——————————
(Name in block letters)

Dated——————

CERTIFICATE OF HEAD OF INSTITUTION WHERE THE APPLICANT IS STUDYING

CERTIFIED that the applicant————————————son/daughter of————————————————is a student of————————————Class in this institution and that he/she is not receiving scholarship from any other source. In my opinion he/she is a fit person for the grant of scholarship applied for.

He/she was admitted to the present class on———————————— the academic year of which commences on———————————— and terminates on————————.

Signature and designation with official seal————————————

(Name in block letters)

Dated————————

---

*CERTIFICATE OF HEAD OF OFFICE OF APPLICANT'S FATHER

I CERTIFY and attest the details furnished above at Serial Nos. 1 to 12 from the record available in this office and recommend/do not recommend the case.

Signature and name of the Head of Office/Controlling Officer (with official seal)————————————

Dated————————

---

*The certificate should be issued by the "Head of Office" in the case of Gazetted Government Servant's children and by the Controlling Officer in other case.

NOTE—(1) Children of serving and retired Gazetted Government Servants are not eligible for scholarships from the Benevolent Fund.

(2) In case of the Non-Gazetted officials scholarships are available only for children of serving decease of inavalided persons. Children of retired officials are not eligible.

APPENDIX 'C'

	D. I. Khan	Rawal-pindi	Khair-pur	Bahawal-pur	Lahore	Sargodha	Quetta	Peshawar	Kalat	Karachi	Hyder-abad	Multan
1. Primary ...	17	...	...	..	115	26	6	—	..	17	28	...
2. Middle ...	23	14	5	33	148	13	19	...	33	14	8	...
3. High ...	14	15	16	17	159	12	7	—	10	12	6	...
4. Inter ...	12	3	13	18	82	22	5	—	...	12	5	...
5. Degree ...	4	8	1	9	30	11	...	...	...	13	1	...
6. Post-graduate ...		1	1	2	15	4	...	..	—	2	1	...
7. Professional Tech. Commerce, Poly-Technic.	4	3	4	9	8	11	—	...	5	5	...	...
8. Medicines ..		1	1	6	7	9	...	—	...	2	1	...
9. Engineering ...		3	3	1	4	...	...	...	...	..	3	...
Total ...	74	48	49	95	568	108	37	—	48	77	58	...

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 12980)

A NOTE ON ESTABLISHMENT OF SALT DEALERSHIP SCHEME REGARDING ENROLEMENT OF WHOLESALE AND RETAIL DISTRIBUTORS OF SALT.

SALT DEALERSHIP SCHEME

Before independence, each district had its own appointed salt dealer, and when indents were received from these traders within a month supplies were received then. The size of the market was considerably larger and production and supply went smoothly hand in hand, with prices at a reasonable level.

With Independence in August 1947, the whole structure of the salt trade was suddenly thrown into confusion since most of the salt dealers had been Hindus. There was no one to place an indent, and the people were clamouring for salt. At the time it was decided to send salt supplies according to the indents of the already migrated Hindu dealers, and then to auction it at the place of destination.

THE BACKGROUND

This led to the creation of a new class of salt traders within six months, who became, therefore the new salt dealers.

As there luck would have it, there came about an acute shortage of salt in northern India, and Indian traders offered fantastic prices for Pakistan salt. Thus the new salt dealers in Pakistan found it possible to sell a wagon of salt costing Rs. 400 for Rs. 4000 at the Wagah border without any trouble.

This, however, was an uncomfortable position for India, both financially and as regards salt prices in India. The India Government accordingly offered a Government-to-Government deal for salt supply, but, under strong pressure from the traders the Pakistan Government rejected the offer with the consequence that India stopped taking salt from Pakistan in 1950.

In the wake of this cessation of salt supply to India, indenting by the

traders suddenly fell and the Khewra mine operated only for two weeks in a month.

At this stage, some influential and moneyed people hit upon another plan. They put forward the argument that when production capacity was so large, why should not the salt trade be made free for anyone who liked to deal in it ? The Government once again accepted the demand, but again with serious consequences.

As the new distribution scheme was introduced gradually internal demand increased, so that from a 17 lakh maunds demand in 1950 it had gone upto 27 lakh maunds in 1958 from the Khewra mine alone. Now, the big moneyed people entered the trade and backed by huge finances placed large orders so that gradually they came to monopolize the trade. This monopoly was strongest at Lahore, and for a time it was they who controlled almost the entire Punjab market. Some idea of what happended will be had from the fact that in 1960-61 almost 8000 indents valued at Rs. 1.4 crores were received as against the normal figure of 4000 to 5000 indents per year. Obviously some people were "cornering" salt.

The situation resulted in a great scarcity of salt in the interior of the Province, and the public raised a big clamour for setting right the whole mess. As a consequence a new policy was quickly framed which still allowed free trade, but under it quotas for each district were fixed and they were placed on the seniority list so that supplies could be despatched to each district regularly and in their turn : this arrangement ensured that salt would reach every district at least once a month.

About the same time, the availability of railway wagons for salt transport increased and the miners could correspondingly increase their output which they did to 47 lakh maunds in 1961-62.

But, as pointed out earlier, the indenting during the free-trade period had reached a very high peak owing to attempts by various groups to monopolize salt. This entire back-log has not yet been cleared. So once again there was pressure from the trade circles to clear the standing orders. While the salt mines management was satisfied with the supply position, under government orders however mines were run for

additional sbifts and the back-log was cleared. Consequently the market was flooded and stocks piled up : but, significantly, retail price did not fall.

With the market flooded, the traders refused to place any further orders. This brought the mines to a virtual stand-still, when requested for fresh orders, the traders put the condition that first salt production be cut by 1/3rd. This had to be accepted in order to get the mines working again. The income of the mines was inevitably reduced and Management was able to keep going not without great difficulty.

WPIDC STEPS IN

This was the story of salt distribution upto the time the WPIDC took over. As long as the mines remained directly under government control, their various obligations over-ruled the interests of the industry. This changed with the WPIDC take-over.

After the take-over, the Corporation reviewed the situation and found that the industry could not flourish if the same chaotic conditions continued. Indenting had to be regularized so that supply could be planned and regularized. It was found that allowing any and everyone into salt trade was catastrophic.

In view of all this, the WPIDC decided that immediately the prevalent system be abolished and new dealers in every district be appointed on the basis of their experience and record in the salt business. This policy was at once wise and practical because during the previous two decades a new class of salt traders with adequate experience had grown up to replace the migrated Hindu traders.

The new WPIDC distribution scheme was greeted with protests from the big moneyed interests who had originally wanted free trade because through it they saw a chance to establish monopolies. However, this time the WPIDC stood firm and the Government itself fully backed the Corporation on the issue.

Thus came to be established a new order and system in the sphere of salt distribution which has enabled the public to put away all fears about salt shortages, and the salt mines can also now plan their production without fearing violent ups and downs in demand.

APPENDIX III

(Ref: Starred Question No. 13011)

(ANNEXURE - I)

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF INDUSTRIES SANCTIONED IN THE FORMER NWFP INCLUDING TRIBAL AREAS DURING THE PERIOD FROM 1947 TO 1967 ALONGWITH INDUSTRY-WISE BREAK-UP :

S. No.	Name of Industry	Period (No. of Units)			
		1947–55	1955–60	1960–65	1965–67
1.	Sugar.	1	1	1	—
2.	Fruit Canning & Preservation	1	—	2	—
3.	Starch & Glucose	1	1	—	—
4.	Flour Mills	1	—	3	2
5.	Biscuits & Confectionery	—	—	—	1
6.	Choclate	—	—	—	1
7.	Tobacco Re-drying	1	—	1	—
8.	Cigarettes	1	1	1	—
9.	Cotton Textiles	6	3	3	2
10.	Furniture	2	—	1	—
11.	Wood Working & Processing	—	—	3	—
12.	Paper Writing	1	—	1	—
13.	Printing Presses	3	—	—	—
14.	Tanneries	2	—	3	—
15.	Chemicals	3	—	—	—
16.	Industrial Chemical	—	—	1	—
17.	Re-rolling	2	—	—	—
18.	House Ware	1	—	—	—
19.	Telephone Instruments & Apparatus	1	—	—	—
20.	Cold Storages	1	—	4	—
21.	Distillary	—	1	—	—
22.	Engineering Factories	—	1	—	—
23.	Agricultural	—	1	—	—

24.	Electric Fan	—	1	—	—
25.	Electric Furnances	—	1	—	—
26.	Carpets	—	1	—	—
27.	Polishes	—	1	—	—
28.	Toilet Soap	—	1	—	—
29.	Vegetable Ghee	—	—	—	1
30.	Nuts Bolts	—	—	—	1
31.	Cement	—	—	2	—
32.	Precelain, Insulators	—	—	1	—
33.	Soap	—	—	1	—
34.	Oil Refinery	—	—	1	—
35.	Cattle Feeds	—	—	1	—
36.	Wire Cables	—	—	1	—
37.	Marble Cutting & Polishing	—	—	2	—
38.	Specialized Textile Mills	—	—	3	—
39.	Animal Feeds	—	—	1	—
40.	Plastic Footwear & Others	—	—	1	—
41.	Cotton Ginning & Pressing	—	—	1	—
42.	Tin Printing	—	—	1	—
43.	Wire Netting	—	—	1	—
44.	Electric Goods	—	—	1	—
45.	Machine Screws	—	—	1	—
46.	Hosiery Goods	—	—	1	—
47.	Auto Repair Workshop	—	—	2	—
48.	Aluminium Goods	—	—	1	—
49.	Printing & Finishing	—	—	1	—
50.	Pottery	—	—	1	—
51.	Surgical & Bendage, Gauze	—	—	1	—
52.	Drying Cleaning	—	—	1	—
53.	Wire Nails	—	—	1	—
54.	Crown Corks	—	—	1	—
55.	Wire Products	—	—	—	1
	Total :—	28	14	53	9

Grand Total :— =104 Nos.

(ANNEXURE - II)

INDUSTRIES ESTABLISHED BY THE WEST PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION

(Rupees in Million)

S. No.	Location Division-wise	Name of the Project	Capital cost	Date of completion
1	2	3	4	5
		PAPER BOARD AND NEWSPRINT INDUSTRY		
1	Peshawar	Adamjee Paper Board Mills.	18.40	November, 1955
		HEAVY CHEMICAL (OTHER THAN FERTILIZERS) INDUSTRIES		
2	,,	Rosin & Turpentine Factory, Haripur Hazara.	1.20	May, 1956
3	,,	Nowshera Chemical Works Limited, Nowshera.	2.60	February, 1955
4	,,	D.D.T. Factory, Nowshera.	3.02	April, 1955

		ROCK SALT		
5	,,	Quarries at Jatta,		
6	,,	Bahadurkhel and		
7	,,	Karak.	2.11	July, 1962
		INDUSTRIES BASED ON FOREST PRODUCTS		
8	,,	Timber Preservation and Treatment Project Havelian.	1.35	June, 1968
		SUGAR		
9	,,	Charsadda Sugar Mills Limited, Charsadda.	15.05	May, 1956
10	D. I. Khan	Bannu Sugar Mills, Bannu.	26.50	June, 1965
HEAVY ENGINEERING (INCLUDING IRON AND STEEL BUT EXCLUDING SHIPBUILDING) INDUSTRY.				
11	Chitral Area.	Preparatory Survey of Iron ore in Dammer Nissar, Chitral Area.	0.20	September, 1958
		Total :	70.43	

Note :—Industries mentioned at Serial Nos. 1, 3, 4 & 9 were set up by the West Pakistan Industrial Development Corporation but are now under Private Sector management.

Industries mentioned at Serial Nos. 2, 5, 6, 7, 8, 10 and 11 were set up by PIDC/WPIDC and are still under their own management.

APPENDIX

(Ref : Starred Question

P.C.S. (EB) POSTS ADVERTISED
PUBLIC SERVICE COMMISSION,
1960 TO

The yearwise number of PCS (EB) posts Advertised by the W.P.P.S.C. during the period from 1960—68.	No. of Applications received from Bahawalpur Division for the said posts.
1	2
Year 1960	—
32 posts in 1961 (Examn. held in 1962).	27
28 posts in 1963 (Examn. held in 1964).	37
30 were advertised in the first instance in 1965 (Examn. held in 1966)+35 added later as desired by Government.	60
15 were advertised in 1966 (Examn. held in 1967)+15 added taken as desired by Government.	71

Posts for Examination to be held in

IV

No. 13144)

BY THE WEST PAKISTAN
DURING THE PERIOD FROM
1968.

No. of applications out of those mentioned in (2) who passed the written test.	No of Applicants out of those mentioned in (3) who were successful in viva-Voce.	No. of posts out of those mentioned in (1) as were filled in alongwith the candidates selected out of those mentioned in (4).
3	4	5
None advertised in 1960		——
3	Nil	Nil
9	2	2
9	3	1(+2 taken as S.Os).
10	8	1

1968 have not so far been advertised.

STATEMENT SHOWING DETAILS OF PCS THE WEST PAKISTAN PUBLIC SERVICE

Year	Number of posts advertised by the West Pakistan Public Service Commission.	Numer af applications received from Bahawalpur Division for the said posts.
a	b	c
1960	Nil	Nil
1961	6	1
1962	17	29
1963	Nil	Nil
1964	19	24
1965	Nil	Nil
1966	Nil	Nil
1967	Nil	Nil
1968	Nil	Nil

(JB) POSTS ADVERTISED BY COMMISSION DURING THE YEARS 1960-68.

Number of applications out of those mentioned in (c) who passed the written test.	Number of applications mentioned in (d) who were successful in viva voce.	Number of post out of those mentioned in (b) as were filled in along with the candidates selected out of those mentioned in (e).
d	e	f
Nil	Nil	Nil
Nil	Nil	Nil
3	2	1
Nil	Nil	Nil
7	1	1
Nil	Nil	Nil
Nil	Nil	Nil
Nil	Nil	Nil
Nil	Nil	Nil

STATEMENT SHOWING DETAILS OF PCS
THE WEST PAKISTAN PUBLIC SERVICE

Year	Number of posts advertised by the West Pakistan Public Service Commission.	Numer af applications received from Bahawal pur Division for the said posts.
1	2	3
1960	Nil	Nil
1961	32	27
1962	Nil	Nil
1963	28	37
1964	Nil*	Nil
1965	30	60
1966	Nil**	Nil
1966	15	71
1967	Nil	Nil
1968	Nil	Nil

*Actualy 65 persons were
**30 persons are being

(EB) POSTS ADVERTISED BY COMMISSION DURING THE YEARS 1960-68.

Number of applications out of those mentioned in (c) who passed the written test.	Number of applications mentioned in (d) who were successful in viva voce.	Number of post out of those mentioned in (b) as were filled in along with the candidates selected out of those mentioned in (e).
4	5	6
Nil	Nil	Nil
3	Nil	Nil
Nil	Nil	Nil
9	2	2
Nil	Nil	Nil
8	3	1
Nil	Nil	(+ 2 taken as S.Os)
10	8	1
Nil	Nil	Nil
Nil	Nil	Nil

recruited to the PCS (EB)
recruited to the PCS (EB)